عجائب القصص
مطبع منشی نولکشور کانپور میں طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغاز دیباچہ کتاب س... اسم بزرگ اُس واجب الوجود تعالے شانہ کے کہ ہو الاوّل ہو الآخر و ہو
علی کل شئ قدیر شعبہ چمن... ت تقدس آیات اُسی کا ہے شایستگی رکھتا ہے کہ بمقتضاے مصلحت سبحانی ا...
کے جسطرح ابو البشر علی نبینا... علیہ السلام کو اوّل جمیع انبیا و رسل علیہم الصلوۃ والسلام سے بافسر فرازی و تشرف
منصب خلافت و نبوت... اِسیطرح خاتم الانبیا محمد مصطفی صلواۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شایستہ تمکین مسادہ
صفوت و اصطفا و صدر نشینی... ایوان ختم رسالت کا کیا اگرچہ ظہور سعادت نشور سرور کائنات اشرف مخلوقات
علیہ افضل التحیات کا بحسب... ابو البشر اور اور انبیا علیہم السلام سے پیچھے ہوا لیکن اس جہت سے
کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ... اوّل مخلوقات اور واسطہ تکوین کائنات و منشا خلق و ایجاد جملہ عالم و
آدم ہوا اور ظہور جمیع مکنونات... زمین و سماوات وما فیہا شعشہ اُس نور کا ہے اور اخبار میں وارد ہے
کہ روح آنحضرت صلی اللہ علیہ... وسلم کی اُس عالم میں مربی ارواح انبیا اور اُنپر واسطہ افاضہ علوم الٰہیہ
کی تھی اور اس عالم میں سب معا... ارواح سب انبیا نے انکی اقتدا کی حشر میں بھی طوایف مرسلین
لواے محمدی سے استظلال کرینگے اور جو نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پشت آدم علیہ السلام
میں لمعان ظہور پایا میمنت و س... ت اُسی نور کرامت ظہور سے حق سبحانہ تعالے نے آدم علیہ السلام کو
بفضیلت علم اسماے جمیع مخلوقات... تازہ و بسجود ملائکہ سرفراز فرمایا پس در حقیقت ذات مقدس
حضرت کی سب سے اوّل ہے ز... لی نعمت و وظیفہ خواران بسیط خاک سزاوار خطاب قدسی نصاب
لولاک لما خلقت الافلاک شایستہ بحت... ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا...

ایها الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما سید الاشراف جامع الاوصاف المخصوص باعلی المراتب والمقامات المؤید باوضح البراهین والدلالات سیدنا محمد المحمود فی الایجاد والوجود خاتم النبیین وامام المتقین وسید المرسلین رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وعلی جمیع اخوانہ من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین بعد حمد و نعت کے اوپر سخن فہمان والا گہر و نظر دانشگان وانش گستر کے پوشیدہ نہ رہے کہ عمدۃ الحکما رفیع المنزلت گرامی خطاب سابق الالقاب مولف اس نسخہ عجیبہ نے بنا بر انتفاع عموم ناس کے کتاب عجائب القصص کو بزبان ہندی مترجم کیا اور باندراج انتخاب دیگر فوائد و حالات انبیا کے کتب تواریخ معتبرہ سے اس نسخہ بدیع و غریب کو اور نسخ تاریخیہ مشہورہ قصص و حالات انبیا سے تو تفرقہ کا دیا اگر بنا بر استدراک ان حالات کے مطالعہ کتب تواریخ کیا جاوے بخوبی واضح ہو کہ کوئی کتاب نسخہا سے تواریخ مشہورہ سے واسطے دریافت تمامی حالات انبیا علیہم السلام کے بطرز مشرح و مبسوط کافی نہو گی اس سبب سے کہ یہ قصص ہر کتاب میں متفرق باندازہ جداگانہ کسی میں کم اور کسی میں زیادہ مرقوم ہیں اور کوئی کتاب تاریخ کی ایسی نہیں ہے کہ جامع جمیع حالات مرسوم تنقیح روایات ہو اور اس نسخہ بدیع نے اسطرح حظ از حسن ترتیب کا پایا ہے کہ بنظر مراعات ان امور کے لب لباب ہر باب و منتخب ہر کتاب اسمین مندرج ہے علاوہ اسکے رعایت اندراج ہر قسم فوائد کی صفائح اوراق اس تالیف میں مناسب ہر مقام کے عمل میں آئی اور جب خاتمہ نکتہ سنج مولف ممدوح الصدر نے بعد حصول انفراغ تحریر احوال انبیا علیہم السلام سابق کے سر زانو تفکر سے اوٹھایا باندازہ تسطیر حال میمنت مآل حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام کے بسیدہ ریز میں صفحات ان اوراق کا ہوا جو حالات انبیا بطرز ترتیب تقدم و تاخر زمان ظہور انکی کے مذکور ہوئی رعایت اس ترتیب کی مقتضی اسکی تھی کہ حال حضرت خیر البشر کا پیچھے سب کے رقم کیا جاوے اور شرف ذات کامل الصفات آن سرور کا اور اولیت انکی تخلیق و ایجاد کے سائر مخلوقات سے مستدعی تقدیم کی تھی اسواسطے علیحدہ اس نسخہ میں کہ جلد دوم اس کتاب کی ہے رقم پذیر ہوا کہ پایہ شرف منزلت اولیت بھی استقرار پاوے اور سر رشتہ رعایت ترتیب بھی ہاتھ سے نہ جاوے واللہ الموفق وبہ نستعین اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرۃ بحق نبیک محمد المجتبیٰ وصلی اللہ علیہ وآلہ الاجلی واصحابہ الکبر وہا انا اشرع فی المقصود پوشیدہ نرہے کہ جو یہ کتاب بیس باب پر شامل تھی اور انیس باب اسمین کے جلد اول میں بیچ حالات اور پیغمبروں کے بحسب ترتیب مناسب لکھے گئے اور بیسواں جلد ثانی میں لکھا جاتا ہے باب بیسواں ذکر بعضے احوال حضرت خاتم النبیین سرور انام محمد مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام میں اور اسلام باب میں پانچ فصلین میں فصل پہلی بیان نسب شریف اور بارہ حال فرخندہ مآل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہ پیش از ولادت باسعادت اور قبل از بعثت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیت
ظاہر و ہویدا ہوا جاننا چاہیے کہ اولین مخلوقات و اکرمین کائنات نور باسرور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے کہ بیان اسکا بالتفصیل والتوضیح فصل پہلی باب اوّل مین مرقوم ہوا اور اب چونکہ اول آثارات وجود
باجود و احوال اجداد امجاد حضرت سے اطلاع ضرور ہے تو پیشتر سلسلہ نسب شریف مفصل لکھا جاتا ہے
پوشیدہ نرہے کہ نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مواہب علیہ مین اسطرح بیان کیا ہے محمد
بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بفتح میم بن قصے بضم قاف و فتح صاد مہملہ مشدد بن کلاب بکسر قاف
بن مرہ بضم میم و تشدید راے مہملہ بن کعب بفتح کاف و سکون عین مہملہ بن لوی بضم لام و فتح ہمزہ و تشدید
یاے تحتانی بن غالب بن فہر بکسر فا و سکون ہا بن مالک بن نضر بفتح نون و سکون ضاد منقوطہ بن کنانہ بکسر
قاف و دو نون بن خزیمہ بضم خاے منقوطہ و کسر زاے نقطہ دار و سکون یاے تحتانی و بفتح میم و ہاے زدہ بن
مدرکہ بضم میم و سکون دال مہملہ و کسر راے بے نقطہ بن الیاس بکسر الف بقول بعضے و بفتح نزد گروہ ہے
اور یہ لفظ مشتق کیا گیا ہے یاس سے کہ ضد رجا یعنے امید ہے اور صاحب مواہب کے نزدیک یہ قول اصح
ہے بن مضر بضم میم و فتح ضاد منقوطہ بن نزار بکسر نون و زاے نقطہ دار بن معد بضم میم و فتح عین مہملہ بن عدنان بفتح عین
مہملہ و سکون دال یہانتک نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان اہل تاریخ اور صاحبان علم
متفق علیہ ہے اور فوق اسکے معلوم و صحیح نہین مگر اتفاق ہے اس امر پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ابراہیم اور حضرت نوح اور حضرت ادریس اور حضرت شیث علیہم
السلام مین سے ہین **فائدہ** عادت الٰہی تعالےٰ و تقدس اسطرح پر جاری تھی کہ حضرت ام الانسان حوا صلوٰۃ اللہ
علیہا ہر ولادت مین دو فرزند ایک پسر اور ایک دختر توام جنتی تھین الا حضرت شیث علیہ السلام کہ
جد حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین تنہا وجود مین آئے تا نور نبوی انہین اور انکے غیر مین
مشترک نہووے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نسب
شریف کا ذکر کرتے تھے معد بن عدنان سے تجاوز نفرماتے تھے یہین توقف کرتے تھے اور فرماتے کذب
النسابون یعنے دروغ کہا ہے نسب نویسون نے اور اسی طرح مروی ہے مسند الفردوس مین ولیکن
سہیلی کہتا ہے کہ اصح یون ہے کہ یہ قول ابن مسعود ہے اور تھے رسول خدا جبکہ تلاوت فرماتے اس آیت کو آیت الم یاتکم
نبؤ الذین من قبلکم قوم نوح و عاد و ثمود والذین من بعدھم لا یعلمھم الا اللہ ٥
یعنے آیا نہین پہونچی تمکو خبر ان لوگونکی کہ پہلے تمسے ہوئے ہین گروہ نوح اور عاد اور ثمود اور وہ کہ بعد انکے ہوئے ہین نہین جانتا
انکو مگر خدا تعالےٰ اور حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کہتے تھے کہ نسب کرتا ہون مین
اپنے تئین عدنان تک و بالاتر اس سے نہین جانتا اور عروہ بن زبیر کہتا ہے کہ نہین پایا ہمنے کسیکو کہ جانتا ہو
ہووے بعد معد بن عدنان کے غرض کہ عدنان سے تا اسمٰعیل اور انسے تا آدم علیہ السلام اختلاف بہت ہے بعضے

یہاں عدنان اور اسمٰعیل میں تین ذکر کرتے ہیں کہ معروف و مشہور ہیں ان اشخاص اور احوال انکے اور بعضے
کم زیادہ لیکن باہمہ اختلاف جمہور مورخین متفق ہیں انساب پر کہ بیچ تین انبیاء و مرسل ہیں یعنے حضرت اسمٰعیل
اور حضرت ہود اور حضرت ابراہیم اور حضرت نوح اور حضرت ادریس اور حضرت شیث علیہم السلام سلسلہ آبا حضرت
خاتم النبیین بحضرت ابو البشر منتظم ہیں اور اکثر اہل تاریخ اور ابن جوزی نے حاشیہ فصل الاحباب میں عدنان سے
تا حضرت آدم علیہ السلام سلسلۂ نسب اسطرح پہونچایا ہے عدنان بن ادد بن ہمیسع بن سلامان بن ثابت بن حمل
بن قیدر بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن آزر تارخ بن ناحور بن شاروغ بن ارغو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد
بن سام بن نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ بن یارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام
اور دریافت کیا جو امام مالک رحمۃ اللہ سے حال اس شخص سے کہ پہونچاتا ہے نسبت اپنا تا آدم ہیں ناخوش معلوم
ہوا انکو اور کہا کس نے خبر دی اسکے پدر دن اور اسیطرح یہ قول کیا گیا آپ سے پہونچانے نسبت انبیا علیہم السلام
میں بس چاہیے کہ توقف کریں ہم ما فوق عدنان سے بجہت وجود تخلیط اشخاص اور تغیر الفاظ باوجود
کمتر ہونے فائدہ کے بیچ اسکے اور اسیواسطے وحی نکی گئی آنحضرت پر اب احوال بعض ان اشخاص کا کہ
مشہور اور معلوم اور متفق علیہ ہیں ذکر کیا جاتا ہے تفصیل مناقب اور ماثر ان اسامی کی یہ ہے کہ والد
بزرگوار خجستہ آثار فرخندہ اطوار محمد رسول اللہ عبد اللہ تھے اور بہ نبالت اور جلالت نسب اور لطافت گفتار
اور حسن کردار اور مکارم اخلاق اور محاسن اعمال اور شمائل مطبوع اور حرکات موزون جوانان قریش
میں ممتاز اور خوبی اور ملاحت میں یوسف وقت اپنے کے تھے نور کوکب نبوت محمدی طلعت زیبا انکی
سے ظاہر اور شعلۂ آفتاب رسالت احمدی چہرۂ دل افروز انکے سے باہر اور اس اوان میں احبار
السنہ کاہنان حجاز سے اسطرح مسموع ہوتا تھا کہ عنقریب پیغمبر آخر الزمان اس جوان رعنا سے
پیدا ہوگا کیونکہ ہماری کتب دینیہ میں لکھا ہے کہ جبۂ صوف سفید ملبوس حضرت یحیی علیہ السلام
کہ آغشتہ بخون انکے پاس ہے جب اسمیں سے قطرات دم تازہ متقاطر ہوں نبی آخر الزمان قریب
ظہور رکھے ہیں سو اب اس جامۂ خشک میں سے خون سرخ ٹپک رہا ہے یہ وہی جوان ہے کہ جسکے صلب سے ولادت
اس باسعادت کی ہوگی کہتے ہیں کہ جب عبد اللہ حد بلوغ کو پہونچے خواتین قریش اور سیاہ چشمان عرب ایسی
شیفتہ جمال اور طالب وصال انکی ہوئیں کہ دامن اختلاط اپنے ازواج کی صحبت سے اٹھا لیا اور نفیس نفیس
اپنے باکرائم اموال اور رغائب غرائب جمال عرض کرنا شروع کیے ولیکن یہ بتوفیق ربانی امتزاج انکے ہمراہ
ناپسند کرتے تھے سو محترز و مجتنب رہتے تھے اور ذیل عصمت اپنا بلوث بی عفافی آلودہ نکرتے تھے جب نزدیک
ہوا کہ شجاعت فیض سحاب مکرمت انکی در یتیم کا صدف عزت میں پرورش پاوے ستر نفر یہود شام اور دلیران
خون آشام نے عہد باندھا کہ مکہ میں جاویں اور جسطرح ہوسکے عبد اللہ کو ناکام کریں پھر اس غرض سے
روانہ ہوئے اور خوف اشتہار سے شب کو راہ میں قطع منازل کرتے تھے اور دن کو راہ سے منحرف ہوکر پوشیدہ ہوتے تھے تا آنکہ

کہ مجکو اپنے حبالۂ نکاح مین لاؤ انھون نے جواب دیا کہ اتصال ملکہ اگرچہ موجب مسرت و ابتہاج ہے لیکن یہ امر خطیر فی استحباب
و استصواب عبد المطلب کہ مین انکا تابع فرمان ہون امکان نہین رکھتا - فاطمہ نے کہا جو کہ مقتضی وقت تقدیم
پہونچانا چاہیے بعد ازین ہنگام شام انھون نے بارگاہ فاطمہ سے مراجعت کی اور اپنے گھر مین آئے بمقتضائے قضائے
ربانی آمنہ کے ساتھ ہمبستر ہوے اور یہ اُس شب مین حاملۂ بار امانت ہوئین اور اُس نور جہانتاب نے
ناصیۂ عبد اللہ سے جدا ہوکر شکم آمنہ مین قرار پکڑا ۔ بیت ۔ آب حیوان کہ سکندر طلبش می فرمود * روزی خضر
گشت و خضر شد خوشنود * علی الصباح عبد المطلب کی خدمت مین گئے اور جو کچھ کہ فاطمہ سے سنا تھا بعرض پدر بزرگوار
پہونچایا اور بسبب رغبت امر تزویج مین مبالغہ کیا اور بعد از اجازت بہجت و سرور فاطمہ کے پاس گئے اور چنانچہ ہوا تھا پدر
در باب مناکحت بیان کی قرۃ العین حاکم شام نے اسوقت ناصیۂ عبد اللہ کو نور نبوت سے بے ضیا دیکھا ایک
آہ سرد سینۂ درد سے کھینچی اور کہا فرد ۔ حسن احوال تو دیگر شدہ * آنچہ از اول تو بدی اکنون نہ * بعد از انتظار استفسار
جانا کہ قضا نے اپنا کام کیا زمام اختیار اپنے ہاتھ سے دیکر عبد اللہ سے کہا کہ خدائے دانا سے نہان و پیدا گواہ ہے کہ باعث
اس تگ و پو اور جستجو کا نہ وسوسۂ شیطانی تھا اور نہ ہوائے نفسانی بلکہ مقصود سوا وصلت تیری سے مصاحبت اوس
سعادتمندی کی تھی کہ محدب فلک الافلاک سے تا مرکز خاک نمناک جو کہ ہمہ خیر و شر اور خشک و تر ہے وہ اُسکے
او فیض وجود فی بطفیل اسکے انکو لباس وجود پہنایا ہے اور جس ہر چند واسطے تیرے یا فاقۂ حسرت و الم اپنے دیار کو جاتی ہون
لیکن روزگار فرخندہ آثار تیرا ہمیشہ طرب و خرمی مین گذران ہو چنانچہ بقصہ آتی بعد اظہار ما فی الضمیر اور اشارات بطلوع خورشید
زہرہ عبد اللہ کو وداع کیا اور گردش ایام سے باخاطر پریشان بجانب شام پھر گئی اور اپنے وطن مین پہونچکر باقی ایام حیات
بتاسف گذرانے اور مثل اسکے حکایات ام قتال خواہر ورقہ بن نوفل سے اور بروایت رقیقہ دختر نوفل یا قتیلہ یا لیلی
عدویہ کہ اولاد علمائے نصارا مین سے تھی منقول ہین اور بعضون نے وجہ تطبیق ان روایات مختلف مین یون لکھی
ہے کہ غرض نفس مجموع ان سب عورتون سے ہوا تھا اور قبل از انفصال حقیقت نور محمد بن عبد اللہ امور عجیبہ
و غریبہ مشاہدہ ہوتے تھے کہ کتب سیر انپر ناطق ہین اور کہتے ہین آمنہ دختر وہب بن عبد مناف
مین روزگار گذرانتی تھین کہ عبد المطلب نے انکو بنابر عبد اللہ کے خواستگاری کی اور ہالہ بنت وہب کو اپنے
واسطے خطبہ فرمایا اور دونون عقد ایک مجلس مین منعقد ہوے اور سید الشہدا حمزہ ہالہ سے وجود مین آئے
اور خاتم الانبیا آمنہ سے متولد ہوے اور بروایت صحیح پیش از ولادت رسول اللہ عبد اللہ دیار شام مین گئے
اور ہنگام مراجعت اکثر کہتے ہین کہ در وقت توجہ اول جانب سے کے اور بعض کا عقیدہ ہے کہ جب خرما خریدنے کو
مدینہ مین پہونچے وہان ہادم اللذات بہدم قوائم بنیان قصر وجود انکے مشغول ہوا اس سرا مین کہ بدار النابغہ
موسوم تھی مدفون ہوے مدت عمر انکی پچیس سال اور ایک روایت سے تیس برس ثابت ہے اور احوال
عبد المطلب کا اہل تحقیق نے یون لکھا ہے اور وجہ تسمیہ مین اسطرح بیان کیا ہے کہ جب یہ پیدا ہوے لڑکے
سر مین سفید بال تھے اور بعضے کہتے ہین کہ ایک سفید بال سے زیادہ نہ تھا اور بسبب سفیدی کی اسی جہت سے یہ شیبہ موسوم ہوے

اور بعد ازان کہ پس تمیز پہونچے اہل قوم بسبب اتصاف کثرت محامد انکو شیبۃ الحمد کہنے لگے کہ حمد و ثنا کرتی تھی
خلائق انکے نیک افعال پر اور بعضے کہتے ہیں کہ نام انکا عامر تھا - صاحب مواہب لدنیہ کہتا ہے کہ یہ قول ابن قتیبہ
کا ہے اور محمد شیرازی بھی اس امر پر متفق ہے اور کنیت انکی ابو الحارث باسم بزرگترین اولاد کہ حارث تھا اور
بعضوں نے بسبب اشتہار انکا یہ عبد المطلب یہ لکھا ہے کہ باپ انکے ہاشم کہ بعضے اسفار میں مدینہ میں پہونچے
سلمی بنت عمرو بن لبید بنی النجار سے عقد نکاح میں لا کر بعد از ولادت شیبۃ الحمد کے بغزہ مقام گئے اور اثنائے راہ میں مریض ہو کر فوت ہوا
ناتوانی میں پہلو رکھا اور حسرت وطن مالوف میں اس عالم غربت و کربت میں کہا بیت سفر گزیدیم شکست عہد قرب مرا
نگہ کلید بہ بینیم حال سلمی را - اور وقت نزع اپنے بھائی مطلب عبد مناف سے فرمایا اذرک عبدالذی فی یثرب یعنی
جناب مرحمت و شفقت حال بندہ پر کہ مدینہ میں رکھتا ہے مبذول رکھنا اور قول جمہور اصحاب سیر یہ ہے کہ بعد از
فوت ہاشم چند مدت کے بعد ایک شخص کا قریش میں سے مدینہ میں گذر ہوا وہاں آتے ایک طفل لڑکوں میں
سے دیکھا کہ تیر لگا رہا ہے اور کہتا جاتا ہے انا ابن الہاشم اس شخص نے مدینہ سے مکہ میں آکر حریم کعبہ میں
مطلب سے کہا کہ برادر زادہ تیرا اپنے دیکھا ہے کہ تیر اندازی میں مصروف تھا اور آثار رشد و صلاح ناصیہ حال اسکی پر
لائح و ہویدا تھے لیکن علامات فقر و پریشانی اسمیں اسقدر مشاہدہ کیں کہ بسبب پریشانی خاطر ہوا مطلب نے قسم کھائی
کہ میں گھر نہیں جاؤنگا جبتک مدینہ میں سے اپنے بھتیجے کو نہ لے آؤنگا اس شخص نے کہا ابھی اسیوقت میرا اونٹ حاضر
وموجود ہے چنانچہ مطلب اسکے ناقہ پر سوار ہو کر بے توقف مدینہ کو گئے اور بے اطلاع اسکی والدہ اور قرابتیوں کے
شیبۃ الحمد کو اپنے ساتھ سوار کر کے مکہ میں لے آئے اور بنا بر اسکے کہ عبد المطلب جامہ کہنہ اور فرسودہ اور چرک
آلودہ پہنے ہوئے تھے جو کوئی راہ میں دیکھتا تھا باحتمال بندہ مملوک کے پوچھتا تھا کہ یہ کودک کون شخص
ہے مطلب جواب کہتے تھے کہ یہ غلام ہے القصہ مطلب اپنے گھر میں پہونچے جامہ فاخرہ انکو پہنایا اور مجلس قریش میں
لائے کیفیت حال اور حال اپنے سے مدینہ میں بطریق استعجال اسکو مطلع کیا اور بسبب اسکی کہ راہ میں انھوں نے آدمیوں سے
کہا تھا کہ یہ عبد ہے شیبۃ الحمد نے بہ عبد المطلب شہرت پائی اور روضۃ الاحباب میں مرقوم ہے کہ انکی صغر سنی میں
انکے باپ ہاشم نے وفات پائی اور مطلب و مکے چچا نے انکو پرورش اور تربیت کیا اور دستور عرب تھا کہ جو
کوئی کسی یتیم کی پرورش کرتا تھا اس یتیم کو اسکا غلام کہتے تھے اور لکھا ہے کہ عبد المطلب بجلالت قدر و جلالت گفتار و محاسن افعال
اپنے زمانہ میں عدیل نہ رکھتے تھے اور واسطے سلاطین عرب و عجم کے نزدیک بہت آبرو اور محترم تھے اور بہت سی کمال
خیر آنسے صادر ہوئے ازانجملہ ایک حفر چاہ زمزم ہے اور کیفیت مفصل اسکی اسطرح پر ہے کہ زمانی نبوت حضرت ابراہیم
علیہ السلام میں بمیمن قدوم حضرت اسمعیل سے آب زمزم نے حریم حرم میں بہت ظہور پایا چنانچہ بشرح و بسط قصہ حضرت
ابراہیم میں بیان ہو چکا ہے ولیکن جسقدر کہ لائق اہتمام کے ہے لکھا جاتا ہے کہ بعضے مردم قبیلہ جرہم نے ہنگام عبور الی
مکہ بتفحص حیرانی آب پر اطلاع پائی اور وہاں جا کر دریافت سیرابی جو بلی از ہجوم جانوران مرد [illegible] مقام پر
کیا کہ جہاں چشمہ زمزم جاری تھا اور بجاوت ہاجرہ بشروط کہ متصرف اس پانی پر بسبیل تملیک

تلک کب فرود قیام پذیر ہوئے چنانچہ مدت قلیل میں انبوہ خلائق وہاں فراہم ہوئی منقول ہے کہ حضرت اسمعیل
علیہ السلام نے قوم جرہم میں نشو نما پاکر انسے وصلت کی اور بعد از چندگاہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ بنائے
خانہ کعبہ میں اشتغال کیا جبتک کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام زندہ رہے ایالت مکہ اور پیشوائی قبیلہ اور تولیت خانہ
کعبہ انکے ساتھ متعلق رہی اور جب منزل فانی سے بعالم جاودانی خراماں ہوے اونکی حکومت در اولاد نابت پر قرار
پایا اور بعد از نقل نابت بن اسمعیل چونکہ اولاد اسکی صغیر السن تھی منصب ایالت بمضاض بن عمرو جد مادر فرزندان
اسمعیل پر منتقل ہوئی اور اعقاب نابت کہ جہۃ تربیت اسکی میں بفراغ بال زندگانی کرتے رہے بعد از انقضائے
ایام حیات مضاض اور اولاد اسکی بطناً بعد بطن سریر فرمانروائی پر متمکن ہوئے مگر اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام نے بہ
حقیقت امر حکومت میں اپنا حصہ باوجود شوکت و کثرت بپاس حقوق قرابت مضاض امور ریاست میں انکے ساتھ نزاع اور خصومت
نکرتے تھے ہر گاہ ہجوم اولاد اسمعیل اس مرتبہ کو پہونچا کہ فضائے مخصوصہ مکہ میں گنجائش نہیں رہی ناچار حرم سے باہر گئے اور اطراف دیار
عرب میں توطن کیا پس از جلا وطنی انکی ایک مدت کے بعد قبیلہ جرہم اور احفاد مضاض نے مکہ میں طرح ظلم و فساد اور
جور و بیداد کی ڈالی اور دست تصرف منذورات خانہ کعبہ میں کہ اطراف و جوانب بلاد سے آیا تھا دراز کیا اور خیانت کرنی اوقاف
بیت اللہ میں شروع کی اور اثر تعدی انکا بمقیم و مسافر پہونچنے لگا اراذل و اشراف قبائل نے کہ نواحی مکہ اور حوالی
حرم میں اقامت رکھتے تھے ہر چند اس جماعت کو سرزنش کی مفید نہ ہوئی آخر الامر بنو بکر بن عبد مناف بن کنانہ نے
کہ اولاد اسمعیل علیہ السلام میں سے تھا ایک سفیر مع فرقہ شجاعان عرب قوم جرہم کے پاس بھیجا خلاصہ پیغام یہ کہ ہم قبل ازین
بنا بر حسن معاش اور بلاحظہ صلۃ الرحم دربارۂ حکومت کہ بسبب ارشاد استحقاق ہمکو پہونچا ہے مضایقہ کرتے تھے تمنے اسطرح مستقیم
آبا و اجداد سے منحرف ہو کر جور و اعتساف کہ سب ادیان و کل مذاہب میں اور ہر جگہ مذموم ہے بتخصیص مکہ شریفہ میں اپنا شعار
کیا ہے اب بہتر اور مناسب یہ ہے کہ دیار تہامہ سے نکلکر جہاں چاہو توطن اختیار کرو قوم جرہم نے اول عذر کیا اور
پھر بدستور سابق اپنے افعال ناشایستہ پر اڑے رہے بلکہ بجنگ پیش آئے جب ملاحظہ کیا کہ مقاومت بنو بکر کے جد کے ساتھ
ہو طالب صلح ہوئی اور بعد از آمد و شد سفیران اس امر پر اقرار کیا کہ سب قوم جرہم سرحد مکہ سے باہر نکل جاوے اور ان قبائل
عمرو بن حارث کو ہنگام وداع حکومت حسنہ دامنگیر ہوا اور حجر اسود کو رکن سے اکھیڑا اور صورت آہو بره طلا کہ ایک
نے ملوک عجم میں سے بہدیہ خانہ کعبہ میں بھیجی تھی مع چند دستہ سلاح کے کعبہ میں سے نکالکر چاہ زمزم میں پھینکی
اور اسکو مسدود کیا اور سطح زمین ہموار بنا دیا کہ چشمہ آب زمزم مثل آب حیوان نظر سے غائب ہوا اور تا زمان
عبد المطلب اسی طرح بیرہ و خاک تیرہ سے انباشتہ رہا اور جو کہ اس گروہ میں سے کہ جنکے وقت میں ناپدید چاہ ہوا تھا کوئی زندہ
نرہا بلکہ چند پشت انپر گذر گئی تو مردم عہد عبد المطلب کو نام بھی اسکا معلوم نتھا مقام کا تو کیا ذکر ہے لیکن جب
قریب ہوا کہ چشمہ ہدایت محمدی علیہ التحیۃ والسلام بیاض آمال تشنگان بادیہ غوایت کو سیراب کرے عبد المطلب نے
خواب میں دیکھا کہ کوئی قائل کہتا ہے بیر زمزم کے کندہ کرنے میں مشغول ہو عبد المطلب نے اس شخص سے پوچھا کہ زمزم
کے کیا معنے ہیں اتنے میں آنکھ کھل گئی اور یہ خواب سے اٹھکر پھر اندیشہ میں غوطہ زن ہوے کہ آیا

مقصود حضرت زمزم سے کیا ہوتا تاکہ دوبارہ خواب میں ایک شخص نے کہا کہ زمزم ایک مغاک پر آب ہے کہ
برکت قدم جبرئیل سے پیدا ہوا کہ بجز اسمٰعیل علیہ السلام اور اُسکے اتباع کار کے عبد المطلب علیہ الرحمہ اسے پر ہوئے اور کہا
الٰہی یہ خواب مجھپر مکشوف فرما یا اسد بشر غیبی نے تیسرے بار خواب میں علامات موضع اب کو مشرح و حالت
بیان کیا تفصیل اس اجمال کی یہ کہ عبد المطلب سے کہا کہ موضع چاہ زمزم قریب بدو صنم قریش ہے کہ اوسکو
اساف و نائلہ کہتے ہیں اور کل صبح ایک کلاغ اون سمت ایسے رنگوں کے آدمی او منقار زمین پر مارا اور وہاں آپ یہ مور
ظاہر ہو وہ اسمقام کو کندہ کرنا چاہیے دوسرے روز علی الصباح عبد المطلب مع حال معہود پر گئے اور منتظر اشارۂ غیبی
رہے کہ ناگاہ ایک کلاغ ویسے ہی رنگ کا اوس صورت کا ظاہر ہوا اور جسطرح سے کہ خواب میں دیکھا تھا اُسنے
اُن دو بتوں کے نزدیک منقار سے زمین کھودی اور وہاں آثار نشانہ موجود ظاہر ہوا عبد المطلب اپنے فرزند کی سنا کہ اُس زمانہ
میں وہی ایک بیٹا تھا چاہ کی کندہ کرنے میں مصروف ہوئے اور ہر چند قریش نے منازعت کی اور ممانعت
پیش آئے کہ چاہ متصل اصنام خصوص ہونے پاوے کچھ موثر نہوا اور تائید الٰہی سے عبد المطلب ہی اس قوم پر
غالب آئے اور اُسدن انھوں نے نذر کی کہ بعد از حصول ثمرۂ مقصود بستان مطلب سے اگر حضرت واہب
بے منت دس پسر مجھکو کرامت فرماوے تو ایک کو انہیں سے بموافقت اپنے جد خلیل الرحمان کی اُسکی راہ میں قربان
کروں القصہ بعد از جد و جہد بسیار چاہ قدیم ظاہر ہوا اور کچھ ہتھیار قبیلہ جرہم نے وہاں دفن کیا تھا اُنکے
ہاتھ آیا قریش نے اسپر مطلع ہو کر آپ سے کہا کہ اس عطیہ الٰہی میں ہماری حقیقت مقرر کرو کسواسطے کہ ہم سنا
ہے کہ منافع اسچاہ کی زمان سابق میں ہمارے اور تمہارے جد بزرگوار اسمٰعیل پیغمبر کے ساتھ متعلق تھے
انھوں نے اس امر سے انکار کیا اور کہا یہ چاہ وقف بیت الحرام ہے اور یہ دفینہ میں اپنی قوت بازو سے
نکالا ہے اس دولت خداداد کا کوئی مستحق نہیں ہے الا عذر معقول افراط طمع نفسانی سے اُنکو مقبول نہوا اور
انھوں نے طلب ل میں اس درجہ خصومت کی کہ مبہم بنزاع منجر ہوا اور آخرکار اسطور پر قرار پایا کہ اسمال کو
کاہنہ بنت سور بن ہاشم کی پاس کہ حدود شام میں وار دیار ہے لیجاویں تا وہ اُنکے درمیان براستی حکم فرماوے کیونکہ سطیح
کہ اس زمانہ میں جسکو کوئی مشکل درپیش آتی تھی وہ اسکی پاس آ درمیان عرض کرتا تھا اور جو وہ تجویز کرتی تھی فرط
اعتقاد سے بخوشی مان لیتا تھا بنابرین عبد المطلب اور تمامی صنادید قریش نے اسطرف توجہ کی اکثر منازل اس
راہ میں کہ ایک دکان تھا عبد المطلب مانند سعیدہ گرسنہ کہ آب و نان سے خالی ہو وے طے مسافت کرتے تھے ایک دن
تشنگی اُنپر اور انکے اتباع پر غالب ہوئی بے بقدر طاقت و توان صبر کیا کیے اور جب کار با ضطراب پہنچا منازعوں
سے قدرت آب جانا انھوں نے ابرو سے مروت خاک پر گرا کر جواب سرد دیا خلاصہ جواب انکا یہ کہ اگر ہم تجکو
پانی دیویں شاید کہ اس بیابان میں تیری طرح عذاب تشنگی میں مبتلا ہو دیں اونکو اس جواب تلخ سے تلف جان
شیرین یقین ہوا تاکہ پر جاکہ مراجعت بوطن کریں جب اپنا ناقہ اوٹھایا دیکھا کہ دریاے رحمت ایزدی نے جوش
آیا اور زیر قدم شتر کے آب خوشگوار کہ لطافت و عذوبت میں آب حیات اور دریاے فرات پر طعنہ زن تھا

ظاہر ہوا عبد المطلب نے شکر بالک وہاب ادا کیا تا آنکہ جمیع ظروف اپنے اسبابی سے کہ ہر قطرہ انمین سے لولوے آبدار
عمان پر ترجیح رکھتا تھا مملو کیے اور مخالفون سے کہ اپنا پانی جو حرارت آفتاب سی گرم ہو گیا ہو اگرا دو اور اس
چشمہ سے کہ بنہایت سرد اور تازہ ہے بقدر احتیاج بھر لو قریش نے جب یہ صورت برأی العین مشاہدہ کی آنسو آنکھہ
مین بھر لائے اور کہا آفرینندہ آب و خاک اور پروردگار انجم و افلاک نے کہ حاکم عادل ہے ہمارے اور تیرے
درمیان مین حکم فرمایا اب ہمکو تیرے ساتھہ کچھ خصومت اور تنازع نہین ہے اب التماس یہ ہے کہ بمقام بااکرام اپنے
معاودت فرمایئے کہ آیندہ سلوک ہمارا جز اطاعت و انقیاد تمہارے نہوگا اور جو سہو و غلطی کہ ہمسے نسبت تمہارے
وقوع مین آئی ہے معاف فرماؤ عبد المطلب نے اس سفر خیریت اثر سے بخوشی و خرمی مراجعت کی اور بلفظ اطلاق مین
جاہ و شرف انکا نسبت بزمان سابق مضاعف اور از حکومت و ایالت کہ بنجملہ یہ امر مقرر ہوا اور بعضے کہتے ہین
کہ جب چاہ زمزم ظاہر ہوا آہو برہ طلا اور اسلحہ کہ حارث بن عمرو جرہمی نے اس مقام مین دفن کیا تھا تصرف عبد المطلب
مین آئے اور قریش نے اپنا حصہ طلب کیا عبد المطلب نے جواب کہا یا وہ واسطے امر کے کہ حفر چاہ زمزم مین کسی نے مدد
نہ کی بلکہ تمہاری طرف سے ممانعت قوی اسباب مین صادر ہوئی بینچ جہت لاحظ ظاہرا اسپامین بمقتضا ارشہ
کہ انکے درمیانمین متعارف تھا عمل کیا قریش نے اسپنے پر راضی ہوکر اموال کو دو قسم کیا آہو برہ کو خانہ کعبہ سے متعلق
کیا اور اسلحہ عبد المطلب کا ہوا انھون نے بنا بر زینت آہو برون کو بدستور سابق خانہ کعبہ کے دروازے پر لٹکا دیا
کہ وہ بغزال کعبہ مشہور ہوے اور اسلحہ کو بیچکر با حتیاج ضروری مین صرف کیا چنانچہ ایک مدت تک وہان وہ
صورت طلائی لٹکی رہی تا آنکہ ایک سب باتفاق ابولہب دونون آہو برہ لیکر تجار کے ہاتھہ بیچ ڈالے
چنانچہ یہ قصہ مشروحاً اپنے مقام مین مذکور ہوگا بہرحال جب اولاد عبد المطلب نے مرتبہ تعداد سے تجاوز کیا اور
بعد دعشرات ہو گئے انھون نے چاہا کہ بوفاے نذر مشغول ہووین اور قرعہ ڈالکر ایک فرزند اپنی اور
اولاد مین سے قربان کرین جسطرح سے کہ عرب کو اس زمانہ مین عادت تھی بعد از استرضاے فرزندان انکے
درمیان مین قرعہ ڈالا چنانچہ قرعہ بنام عبد اللہ پڑا باپ نے قصد قربان انکا کیا اور یہ فرزند سعادتمند بھی
اس امر پر راضی ہوا لیکن بنی مخزوم کہ خویشان مادری عبد اللہ سے تھے عبد المطلب کو اس حرکت سے
مانع آئے اور عبد المطلب نے صورت واقعہ مفصلہ رائے مشکل کشاے کاہنہ شجاع نام پر کہ شیوہ کہانت مین آنکا
عدیل و نظیر اسکا نہ تھا موقوف رکھا اور جب اس سے یہ ماجرا کہا اسنے جواب دیا کہ دیت ایک آدمی کی تمہاری
قوم مین کیا ہے عبد المطلب نے کہا دس شتر شجاع نے کہا دس اونٹون اور فرزند کی درمیان مین قرعہ ڈالو اگر قرعہ
اونٹون پر پڑے فساد الا دس اونٹ بڑھا کر پھر قرعہ ڈالو اور دیکھو مصرع تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون عبد المطلب
بموجب فرمودہ اسکے عمل کیا اول قرعہ بنام عبد اللہ نکلا تا آنکہ تعداد شتر سو عدد تک پہونچی تو وقت بنام
اونٹونکے برآمد ہوا اور عبد اللہ نے اس مہلکہ سے نجات پائی اور جملہ اتفاقات سے یہ ہے کہ دیت اعراب شریعت حضرت
احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم مین اسیقدر دیت انسان مقرر ہوئی اور منجملہ غرائبات یہ ہے کہ تفسیر عزیزی اور شواہد النبوۃ اور

روضۃ الصفا وغیرہ کتب معتبرہ مین لکھا ہے کہ جب ابرہہ والی یمن پر مستولی ہوا اپنے ارادہ تسخیر سبا
رعایا سے تکیہ مضبوط کیا اور موسم حج مین جو لوگوں کو ادائے مناسک مین مصروف دیکھا انکو بسبب جاہلیت نہایت
دلتنگ ہوئی اور تعظیم خانہ کعبہ پسند نہ کیا چنانچہ اسکی راے سست ہوئی غیرت دامنگیر ہوتی تھی اسپر مقتضی ہوئی کہ
بمقابلہ خانہ کعبہ ایک کعبہ بناوے تا کوئی شخص بطواف وزیارت خانہ کعبہ نہ جاوے اور اوسی خانۂ نو احداث کی
پرستش کیا کرے بنایان مبانی والا کی طلب کی حکم کیا کہ جلد شہر صنعا مین تعمیر کرین مزدورون نے
بنہایت تکلف وتزئین بمرتبہ کہ دیدۂ سپہر برین نے روے زمین پر ویسی بنا کم دیکھی ہو بنائی اور نقاشان
شیرین نگار نے سقف ودیوار اس عمارت رفیع کو بنقوش غریب اور صور بدیع آراستہ کیا اور راز اتمام اس
عمارت کی عرضداشت ابرہہ نے بپاس نجاشی ملک حبشہ ارسال کی کیونکہ اس زمانہ مین حکام دیار یمن تابع ملوک حبشہ
تھے مضمون عرضداشت یہ کہ مینے ایسا کنیسہ بنایا ہے تا مطاف حج وزوار سے مقرر جاوے اور انکو مثوبات اسکی بعاجل
آجل ہو ونگار فرخندہ آثار بادشاہ کو مستوا عمل ہووے نجاشی نے بھی یہ امر پسند کیا اور بمجاز اسکی تعظیم ہو گردا چنانچہ
ابرہہ نے خلائق کو پرستش کنیسہ پر کہ اسکا قلیس نام رکھا تھا دعوت تمام شروع کی اور اطراف بلاد سے طوائف
عباد بعضے بنا بر تقرب بادشاہ و بعضے بجہت تفریح بمعائنہ ایسے خانہ زرنگاری کے صنعا مین آئے اور جب
یہ خبر بلاد عرب مین شائع ہوئی نفیل نامے کہ بنی کنانہ مین سے تھا اسکو تعصب دینی دامنگیر حال ہوا اسنے
خادمان کنیسہ سے بہانہ اوسکے کہ مینے نذر کی ہے کہ ایک رات اور دن اس مقام متبرک مین بعبادت قیام کرون
اجازت شب باشی حاصل کی اور نگہبانون نے اسکو تمام شب تنہا اس کنیسہ مین چھوڑ کر دروازہ بقفل
کردیا اور اپنے گھر چلے گئے نفیل نے اس رات دوا مسہل پیکر بفراغ بال در و دیوار اس گھر کو اپنے
بول و براز سے اندودہ و آلودہ کیا اور بانتظار فتح الباب بیٹھا رہا سحرگاہ در کنیسہ وا
کیا نفیل نے مانند تیر کمان کی گریز کی اور وہ لوگ اس مقام کو نجس وآلودہ نجاست دیکھکر نہایت آزردہ ہوے
اور ابرہہ یہ خبر سنکر آشفتہ ہوا اور چاہا کہ اس حرکت کے عوض مین خانہ کعبہ کی ہتک حرمت کرے اسی اندیشہ
مین تھا کہ ایک اور نیا گل کھلا یعنے ایک قافلہ ساکنان حرم مین سے اس شہر کے متصل شب باش فروکش ہوا
وقت صبح کہ ارادہ کوچ مصمم تھا انہین سے کسی نے آگ روشن کی اتفاقاً ادھر کو ہوا تند چلی اور اوس گھر کو
آگ لگی اور تمام لباس وزیور ستون کا اور فرش فروش اسمکان کا جلگیا اور دھوئین نے نقشہاے رنگین اسکے
تیرہ وتار کردئے مردم قافلہ اس حرکت سے خوفناک ہوکر بھاگ گئے بادشاہ یہ خبر وحشت اثر سنکر کمال غضبناک
ہوا اور کہا کہ یہ حرکت مخصوص نتائج طبیعت عرب ہی لاجرم فرط غضب سے قسم کھائی کہ تو سہی کہ اس سبب سے بنیاد خانہ
کعبہ کو خراب کرون اور اوسپر عزم مصمم کرکے باحضار لشکر حکم دیا اور نجاشی کے پاس بھیجکر صورت حادثہ اور ہمت
اپنی سے اعلام کیا اور فیل سفید کو گویا مجسم تھا ظفر ونصرت سے مجوز بادشاہ سے طلب کیا اور وہ
ہاتی بغایت مہیب وبلند تھا محمود نام اور بلند پیکر بفصاحت صبح تبشکل کوہ وتحمل زمین وفصل زمان

اور بیاض اسکی بمرتبہ مشاہدہ اسکی سے نور بصر متفرق ہوتا تھا کہ ہیبت اسکی سراپردۂ دیدہ مین محال ہوتی
تھی اور رفعت اسکی بدرجہ کہ قوت باصرہ آئینہ زانو سے تجاوز نکرتی تھی نجاشی نے ملتمس ابرہہ پسند دل ہوکر محمود کو
مع چند زنجیر فیل دیگر کوہ پیکر عفریت منظر روانہ کیا اور مین بعد ابرہہ با مردان صف شکن اور پیلان مردافگن ولایت
یمن سے متوجہ جانب مکہ ہوا لیکن دو بادشاہ جلیل القدر اس عزیمت نامبارک پر بالشکر گران بقصد مدافعہ و محاربہ
اسکی روانہ ہوے چنانچہ بعد از تلاقی طرفین جانبین نے بتسویہ صفوف قیام کیا اور نائرہ جنگ و جدال نے باہم اشتعال پایا
بالآخرہ ابرہہ غالب آیا اور وہ دو بادشاہ جنگال القدیر اسکے ہاتھ اسیر و دستگیر ہوے اور ابرہہ نے بنا بر قتل انکے حکم دیا ان دونو نے
بتضرع و زاری کہا اگر بادشاہ ہمارے سر خون سے درگذرے مدت عمر شکر الطاف بندگی بتقدیم پہونچاوینگے ابرہہ نے انکا
خون بخشا اور حکم دیا کہ انکو باطوق و زنجیر زدہ محبوس رکھیں اور آپ بولایت حجاز آگے رفتہ رفتہ السیف کو تاخت و تاراج
کیا اور زراعتین اور مواشی اور نواحی و حواشی انکی سب لوٹ لئے چنانچہ انہین سے دو سو اونٹ عبد المطلب کے لوٹ لئے
ایک جماعت نے قبائل عرب مین سے چاہا کہ بمخالفت پیش آوین لیکن جب دیکھا کہ تیر تدبیر ہدف مراد پر نہین لگیگا
ناچار سپر مقاومت ڈال دی اس اثنا مین ابرہہ نے بعد ربائی حمیر کو بطریق سفیر قریش کے بھیجا محصل رسالت
یہ کہ مین اس حالت مین بجنگ و قتال نہین آیا ہون بلکہ غرض انہدام کعبہ ہے اگر تم بھی محاربہ پر مائل ہو تو سامان
اسکا مہیا ہے اور حناطہ کو ہمراہ حمیر کیا اور کہا کہ اگر قریش ارادہ مصالحت کہین سرداران قوم کو لے آنا
چنانچہ حناطہ نے مکہ مین آنکر ابرہہ کا پیغام انکو پہونچایا اور قریش کو در مقام صلح پاکر عبد المطلب کو اپنے
ساتھ لشکر مین لایا انھون نے بنا بر اس محبت کی ان دونو کی ساتھ رکھتے تھے انسے ملکر اپنی حرمیات مین
استعلام کیا ان دو نفر نے کہا کہ ہم صحبت بادشاہ سے دور ہین لیکن اسکے مقربون مین ایک انیس نامی ہے اگر
مصلحت ہو تو تمہاری اس سے سفارش کر دیوین تا شمہ فضائل حمیدہ اور شمائل پسندیدہ تمہاری بادشاہ
کے کان تک پہونچا دیوے عبد المطلب نے کہ خود طالب اس امر کے تھے کہا بہتر القصہ انیس نے بموجب سفارش
کچھ درباب علو مراتب اور سمو مناقب عبد المطلب بادشاہ سے انکی تقریب کر کے رخصت ملاقات حاصل کی اور
انکو اسکی مجلس مین لیگیا عبد المطلب مرد بلند بالا نہایت منظر شکوہ مند تھے جب نظر ابرہہ انپر پڑی اور آثار مجد و جلال
انکی ناصیہ مین مشاہدہ کئے تخت پر سے اتر بیٹھا اور عبد المطلب کو اپنے پہلو مین بٹھایا اور بنا بر اسکے کہ زبان
عربی کا فہم نرکھتا تھا ایک ترجمان انکے درمیان مین معین ہوا اور جانبین کی حکایت مین مصروف ہوے ابرہہ
عبد المطلب پر ایسا شیفتہ و فریفتہ ہوا کہ اسنے اپنے دل مین قرار دیا کہ اگر درباب خانہ کعبہ شفیع ہوونگے تو اسکی
خرابی بھی موقوف کرے اور اپنی مملکت کو پھر جاوے لیکن عبد المطلب نے اسوقت اپنا اونٹ کہ لشکری انکو تاراج کر لیگئے تھے
سے طلب کئے اور مطلق ذکر خانہ کعبہ کا نہ کیا ابرہہ انکی اس التماس سے ایسا رنجیدہ ہوا کہ عنان شکیب اسکی ہاتھ سے نکل گئی
اور بر سبیل عتاب عبد المطلب سے کہا کہ تو سید اور سردار قریش کا ہے اور شرف عزت تجھ سے قریش کا وجود خانہ کعبہ سے
اور مین آیا ہون صرف واسطے خرابی اس مقام کے اور تو نے کچھ بھی اس باب مین نکہا تجھ نے بنا بر اپنے چند شتر کے قیمت

انکی میزان خرد مین چندان گران نہین ہے مبالغہ کیا یہ امر تم جیسے آدمی سے نہایت غریب بدیع ہے انھون نے
جواب دیا کہ اس گھر کا خداوند توانا اور بینا اور دانا ہے کہ محافظت اسکی کرتا ہے اور ضرر اعدا سے نگاہ مین رکھتا ہے مین
خداوند چند شتر ہون سو مانگتا ہون فرد حدیث ہین مفاعیل فاعلاتن بود من از کجا سخن بلک و مملکت زکجا
ابرہہ نے انکے اونٹ دلوا دیے اور عبدالمطلب نے حدیث اعوہ احد زبان پر لا کر مراجعت کی اور اشارہ کیا کہ اہل حرم
سب متفرق ہو گئے اور بعضی اطراف کوہستان مین جا چھپے اور بعضون نے آنکر مسجد الحرام مین در کعبہ کو پکڑ لیا
اور بحفظ مناجات اور رفع حاجات اشتغال کیا اور شر شریران بدخصال سے پناہ بحضرت بادشاہ ذوالجلال چاہی
کرتا تھا کہ اس حال مین ناگاہ انکی نگاہ طیر ابابیل پر پڑی کہ بتعجیل تمام جدہ کی طرف سے کہ متصل بندر دریاے شور
اور سمت غربی مکہ کی واقع تھی جوق جوق اور فوج فوج بجانب اصحاب فیل چلے جاتے ہین اور بعضی کہتے ہین کہ
وہ جانور سبز رنگ تھے اور بعضی روایت کرتے ہین کہ سیاہ رنگ باگردن ہاے منیر تھے اور مواہب علیہ مین لکھا ہے
کہ ان جانورونکی منقار زرد تھین مثال مرغ کی اور پنجے انکے مانند کتون کی اور سر انکے شیر ببر کی جیسے اور بعضی
کہتے ہین کہ وہ جانور سبز تھے با منقار ہاے زرد ہر ایک چمگادڑ سے چھوٹا اور ٹڈی سے بڑا کہ کسی نے ویسے
جانور کبھی نہ دیکھے تھے اور تفسیر مولانا یعقوب چرخی مین لکھا ہے کہ چمگادڑ جیسے تھے سر انکا مثل سر
مرغ اور کفدست انکی کتے جیسے اور بعضے کہتے ہین کہ سفید تھے ولیکن چونکہ کلام اللہ ناطق ہے اس بات پر
کہ ابابیل تھے اسمین شک نہین کہ یہ جانور غیر چمگادڑ تھے جسکو عرف اطبا مین خطاف بضم خاے معجمہ اور طاے مہملہ مشدد
کہتے ہین اور عربی اسکی ابابیل ہے عبدالمطلب بمجرد رویت ان طیور کے بہ نشاط و سرور بعد از رفع نیاز بدرگاہ مالک
کارساز جانب کوہ حرا راہی ہوئے اور اکثر صنادید قریش انکے گھر مین جاکر چھپ رہے القصہ وہ طائر
زرین بال ہنگام صبح افق شرق سے طالع ہو کر بصوب ولایت تیمور نظران مین آئے اور فیل گردون سے
جہتہ قلع و قمع سپہر رو صفحہ حیات مخالفان خرطوم انتقام دراز کی صبح کو بحکم ابرہہ ہاتیون کو بلباس ہاے
الوان آراستہ کر کے اور محمود کو سب فیلون پر مقدم رکھکر روان ہوے اور لشکریان پیادہ و سوار ہو کر مثل
دریاے جوشان حرکت مین آئے فیل محمود نامی با محمدت حوالی بیت الحرام مین ورتہ کھڑا ہو رہا اور بعضی کہتے ہین
کہ اسنے اس وقت بسمت خانہ کعبہ سجدہ بھی کیا ہرچند فیلبانون نے بکمال قبال مین حیلہ گری کی مگر اول فیل محمود
نے اصلا حرکت نہ کی اور اسکی نہ پڑھی اور اس جگہ برابر رہنے سے کسی بات سے حرکت نہ کی اور سواے
جانب کعبہ جس طرف کو اشارہ کرتے تھے وہ دوڑ جاتا تھا اسی اثنا مین لشکر الہی کہ عبارت طیر ابابیل سے
تھی پیدا ہوا اور ہر جانور کے پاس ایک سنگ گل خشک سے چونچ مین اور دو سنگ پنجون مین دونون پنجون
مین کہ ہر سنگ پر انکے سنگدلون کا نام بکلک قدرت لکھا ہوا تھا اور کہتے ہین کہ وہ سنگ [illegible] مسور کی دال
سے بڑے اور چنے سے چھوٹے تھے جب وہ جانور عماراتِ لشکر ادبار اثر پہنچے انکو سنگباران کیا جس سوار کے
سر پر وہ پتھر گرا معاً ناف چارپاے سے باہر نکل گیا اور جس پیادہ کے سر پر آیا اسکی سوراخ مقعد سے روان ہوا

اور مجموع لشکریان مع چار پایان سواے محمود کی بقہر الٰہی و غضب بادشاہی حق فی کرہ گرفتار ہوکر واصل جہنم
ہوا اور ابرہہ اگرچہ اس سفر سے بھاگا لیکن انھین چند روز مین مرغ روح اسکا بچنگال عقاب موت گرفتار ہوا
اور صورت واقعہ اسکی یون لکھی ہے کہ اس وزہول ناک مین اپنی لشکرگاہ سی الگ ہوکر باستعجال تمام بجانب حبش
روان ہوا اور ایک طیران طیور مین سی طوق ملازمت اسکا اپنی گردن مین ڈالکر عقب اسکی گرفتہ کی با ہمراہ آباد
راہ مین ایک مرض صعب ابرہہ پر مستولی ہوا چنانچہ دست قضا کہ بفحوای کریمہ آیت ید اللہ فوق ایدیہم اسپر ناظر ہی اسکی
انگلیونکی بند بند جدا ہوگئی اور نہ مردہ اور نہ زندہ حبشہ مین پہونچکر بپایہ سریر نجاشی حاضر ہوا اور سرگذشت لشکر اور حکایت
طیور غیب بادشاہ سی بیان کرنے لگا اور وہ استماع اس خبر سے مقام تحیر اور تعجب مین تھا کہ ناگاہ اس جانور نی
ابرہہ کے سر پر وہ سنگریزہ چھوڑ دیا اور یہ بھی فی الفور اپنی یارون سی ملحق ہوا اور کچھ اسکا حیلہ و مکر کہ بیچ ضمن
قرار مقام نزول عذاب کے اسباب تخلصی اپنا سمجھا تھا موثر نہ پڑا بلکہ باعث ندامت و خواری زیادہ ہوا جیسا
کہ خدا تعالیٰ نے بیچ سورۂ فیل کے بہ تفصیل فرمایا ہی آیہ الم تر کیف فعل ربک باصحٰب الفیل ایا نہ دیکھا تو
اسے محمد کہ کیا کیا رب تیرے نے ساتھ صاحبان فیل کے یعنی ساتھ اس لشکر کی کہ فیل کو آگے آگے بنا بر ہدم خانہ کعبہ
کے لاتے تھے اور لفظ دیکھنے مین اسطرف اشارہ ہی کہ واقعہ عظمیٰ اساس تیری نبوت کا ہی اور منظور دکھانی اس کرشمہ
سے اثبات پیغمبری کا ہے گویا ربوبیت الٰہی کہ تیرے حق مین مبذول ہی بمدد غیبی آسمان سے یہ نازل فرمائی
اور جو کہ تجکو اتفاق پڑیگا کہ بجہت فتح ایک لشکر کسی کریگا کوئی مخالفت و مزاحمت غیب سے در پیش نہ آویگی آیت
الم یجعل کیدھم فی تضلیل آیا نہ کر دیا مکر انکا اندیشون کو بیچ گمراہی اور بیحاصلی کے یعنی تعمیر خانہ واحداث
خانہ کعبہ کے اور حکم کرنا رعایا کو کہ اس گھر کا طواف کرین کہ ایک تدبیر تھی بغایت قوی ابطال حرمت اس خانہ
معظم مین لیکن وہ سب رائگان گئی اور خفت بجز خفت انکو حاصل زیادہ ہوئی اور ہر چند عقلا کو ضائع ہونے
سعی باطل اپنے مین عبرت کافی حاصل ہوتی ہی مگر چونکہ وہ عقل سلیم نہ رکھتے تھے واسطے تنبیہ انکی عقوبت شدید
آسمان سی انکو نصیب ہوئی چنانچہ فرماتی ہین آیہ وارسل علیہم طیرا ابابیل اور بھیجا انپر مرغان پرندہ کو
کہ جوق جوق آتے تھے لفظ ابابیل اصل لغت مین بمعنی جوق جوق ہے اور واحد اسکا مستعمل نہین ہے
بقیاس معلوم ہوتا ہے کہ واحد اسکا ابیل یا ابول یا ابالہ ہی اور عرف مین اس لفظ کو اس جانور پر کہ جانوران
غیبی بصورت اسکی سنگ لئے ہوئی آتے تھے اطلاق کرتے ہین اور جو کہ اصحاب فیل نے قوی ترین حیوانات
کو کہ ہاتھی ہی بنا بر ہدم خانہ کعبہ قرار دیا تھا الہٰ مستقیم حقیقی نی انکی جواب مین جانوران کو چلک و ناتوان کو بہ
ضد ضد سلاح کہ سنگریزہ خورد تھی مسلط فرمایا تا لوگ جانین کہ بتائید الٰہی اضعف مخلوقات اقوی موجودات کو مغلوب
کرتے ہین اور بدون تائید اسکی قوی ترین مخلوقات کی قوت کچھ کام نہین آتی آیت ترمیھم بحجارۃ من سجیل
مارتے تھے وہ جانور لشکریون کو ساتھ پتھرون کے کہ جنس سجیل سے تھی اور سجیل معرب سنگ گل ہے یعنی وہ خاک اور
مٹی کہ متحجر ہوکر بشکل سنگ ہو جاوے کہ جسکو ہندی مین کھنگر کہتی ہین اور جوق جوق نازل کرتی ہین ان

جانورون مین حکمت تھی کیونکہ یہ مقدر تھا کہ بعد از سنگ اندازی مردم لشکر متفرق ہو کر باطراف و جوانب فرار
کرینگے ناچار جانور بھی متفرق و پراگندہ ہونگے اور از بسکہ بافوق انکے پرواز کرینگے تو کوئی اُنمین سے کہین چھپ نہین سکیگا
اور تاثیر ان سنگریزہ ہاے خردگی اسقدر انکے بدن مین پیدا ہوئی کہ بیان اسکا اس آیت مین ہے آیت فجعلہم کعصف
ماکول پس گردانا لشکریونکو مانند کاہ خوردہ شدہ یعنی مثل اسکاہ کے کہ جسکو دواب کھاتی ہین اور آخر باقی رہتی ہے
اور کنایہ تفرق اجزاے بدن سے بحدیکہ شکل بدن قایم نرہا اور یہ تاثیر بھی جملہ خوارق عادات سے ہے یا ان
سنگریزونمین ایک ایسا آسیب مخلوق ہوا تھا کہ بمجرد پہونچنے کے بدن پر اجزاے جسم پاش پاش ہوجاتے
تھے اور مین اور خشکی اسدرجہ سرایت کرتی تھی کہ تماسک و التصاق اعضا بالکلیہ زایل ہوتا تھا اور یہ
قصہ نمونہ تھا مثوبات الٰہی سے اور مشتمل تھا چند خوارق عادات پر پہلے یہ کہ ان ہاتیون کا آنا اور قریب مکہ
کے نجانا اور دوسرے آنا ایسے جانور ساتھ کثرت اور ہجوم کے طرف دریا سے کہ سبب ظاہر
ہوجائے بود و باش انکی نہ تھی اور بعد اس واقعہ کے بھی ان جانورونکو کسی نے نہ دیکھا تیسرے لانا اُن
سنگریزون کا کہ معدن بھی انکا معلوم نہین چوتھے یہ تاثیر قوی ان کنکریون مین عطا کی تھی اور اہل تحقیق نے
مرقوم کیا ہے کہ وہ حجارہ ابابیل بنابر عبرت استعجاب اکثر اہل قریش نے رکھچھوڑے تھی اور تا زمان بعثت
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بلکہ بعد وفات اکثر اصحاب کی نظر سے گذرتے تھے اور چونکہ مرسوم عرب یہ تھا
کہ جس سال مین کوئی واقعہ عظیم ظہور مین آتا تھا ابتداے تاریخ اُس سے مقرر کرتے تھے تو اس برس کا
نام عرف اعراب مین عام الفیل مشہور ہوا از جمہور اہل مکہ اور تواریخ اسلام مین ہے کہ سانحہ اصحاب فیل
پچپن یا چالیس روز پہلے ولادت باسعادت آنحضرت سے ظہور مین آیا اور حقتعالی نے برکت مقدم حضرت
سے بلیہ اصحاب فیل مکہ اور اہالی اُسمقام سے دفع فرمائی اور جملہ علما اس معنی کو داخل علامات نبوت آنحضرت
جانتے ہین اور ایک قول یہ ہے کہ قصہ اصحاب فیل اور تولد پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک روز مین واقع ہوا
اور بعضے کہتے ہین کہ تیس برس بعد ظہور مین آیا اور ایک جماعت کے نزدیک چالیس برس پہلے ولادت حضرت سے
یہ حادثہ واقع ہوا تھا لیکن یہ تینون قول ضعیف ہین اور قول اول صحیح ہے واللہ اعلم روایت کرتے ہین
کہ بعد اس واقعہ عظمیٰ کے کہ اصحاب فیل پر نازل ہوا قریش نے قلعہ جبال سے ہرچند نظر بجانب آسمان
کی اور ہاے دوربین سے مشاہدہ ظہور کیا کچھ نظر نہ آیا بنابراین چاہا کہ بہت اجتماعی اُس جانب توجہ کرین
اور عبد المطلب نے کہ صادی احوال و خواتیم اعمال بلاحظہ کرچکی تھی بنابر کسی مصلحت کی تسکین قریش کی اور کہا
کہ شاید اعدا کے خیال آوے کہ سکون انکا مستلزم حیلہ ہووے کہ انسے ضرر ہمکو لاحق ہووے اور یہ جانتین کہ
ہمکو ابرہہ کے ساتھ فی الجملہ معرفت سابق ہے قرین ثواب یہ ہے کہ اول مین جا کر کیفیت اوضاع معلوم کرون اور بعد
تحقیق لاؤن قریش کو رای عبد المطلب مستحسن پڑی یہ تنہا اس لشکرگاہ مین گئے اور جو زر بقدر یہ کہ انکے ہاتھ آیا
اُنھون نے ایک مقام پر بنظر اغیار سے مستور مدفون کیا اور جب اس مہم سے فارغ ہوئے اور واپسی پھر کے جمیع قریش کو

کمال بیرحمی سے قتل کیا انھون نے فی الفور وہان کے تمام متروکات اموات لوٹ لیا اور علی اختلاف قدر رتبہ
تقسیم کیا مگر جسقدر کہ عبدالمطلب انکے اموال سے متمتع ہوئے کسی اور کو ایسا فائدہ نہوا چنانچہ اس سبب سے کثرت مال
اور زیادتی منال اور عالیشان اور وسعت مکان انکو بہت ہوا بعد ازین لکھا ہے کہ جب ابرہہ سیف ذو یزن پر
کہ وہ وہان ملوک حمیر و یمن سے تھا مستولی ہوا اور ذو یزن کو بنا بر شرف خاندان اسطرح بچشم احترام دیکھتے
تھے اور اس زمانہ مین ایک خاتون تھی نہایت جمیلہ و حسینہ کہ اسکی پیشانی پر داغ کیا چاہتے تھے ابرہہ
یہ سنکر اس جمیلہ کا طالب ہوا اور حکم دیا کہ ذو یزن اس عورت کو چھوڑ دیوے لہذا ذو یزن غصہ ہو کر اول
بدرگاہ قیصر روم دادخواہ ہوا اور وہان سے مایوس ہو کر ناگیا بخدمت نوشیروان رجوع کی اور اسنے بھی بنا بر تباعد
ہر دو مملکت اور تباین ہر دو ملت انکی داد مین اہمال کیا کیونکہ یہ مقام دار الملک حبشہ سے مسافت بعید پر رکھتا
اور اتفاقاً نسبت ذو یزن درکیش آتش پرستی نوشیروان مین تفاوت بیش از بیش ذو یزن تھا لہذا ایران مین رہا
اور بعد ازین اسنے بساط زندگانی سطے کی اور سیف ذو یزن زمان حکومت مسروق بن ابرہہ مین بعد وفات
اپنے باپ کے زمرۂ ملازمین نوشیروانی مین منتظم ہوا اور اخر الامر اس شہریار دادگستر نے اسپر رحم کھا کر چھ
سو نفر ارباب شجاعت و جلادت کو کہ بمکافات قصورات محبوس تھے چھوڑ دیا اور ایک پیر سالخوردہ کو اپنے
سپہ سالارون مین سے ہرمز نام کو فن تیراندازی مین عدیم النظیر تھا انپر امیر کیا اور حکم دیا تا سب مع سیف
مین راہ دریا سے کہ بمنزلہ نزدیک تر ہے متوجہ حبشہ و یمن ہووین اور غرض نوشیروان کی انکے بھیجنے سے یہ تھی
کہ اگر دیار حبشہ مین لشکر کو کچھ آسیب عائد ہو تو موجب ملامت و ندامت نہووے اور مع ہذا یہ گروہ انتقام
طالب اپنے کیفر کردار کو پہونچے چنانچہ بموجب فرمودہ بسواری سفاین راہ دریا سے متوجہ حبشہ ہوئے
ولیکن صرف چھ کشتیان ساحل مراد پر پہنچین اور باقی غرق آب فنا ہوئین ہرمز اور سیف ذو یزن نے
جہت آسایش و آرام چندروز حدود حبشہ مین ایک موضع مناسب اختیار کیا اور وہان فوج دلیرون
اس سرزمین کی بھی اس لشکر سے ملحق ہوئی اور خبردارون نے احوال ورود اس عسکر کا بسمع بادشاہ
حبشہ پہونچایا اور اسنے اس حدیث سے متاثر ہو کر ایک قاصد ہرمز کے پاس بھیجا خلاصہ پیغام یہ کہ اس
کودک سیف نے تجکو اور تیرے بادشاہ کو فریفتہ کیا اور اگر تو میری سپاہ کی کثرت جانیگا تو مقام اعدا
مین آویگا اور مین ننگ رکھتا ہون کہ تیرے ساتھ محاربہ کرون اگر تو جانب وطن اپنے پھر جاوے تو زادراحلہ سے
تیری مدد کرون اور اگر اس مملکت مین بصلاحیت رہے تو تجکو معزز تر اس سے کہ ولایت عجم مین ہے رکھون
القصہ جب قاصد نے ہرمز کے پاس اکر پیغام پہونچایا اسنے ایک مہینے کی طلب کی اور مسروق نے اسکو
مہلت دی مگر اس ایک ماہ مین بہت حمیری سیف سے ملگئے اور بعد انقضاے اس مدت کی مہم نے حرب
قرار پایا مسروق نے اپنے بیٹے کو دس ہزار سوار ساتھ دیکر بحرب مخالفان بھیجا اور ادھر ہرمز نے بھی اپنے
بیٹے کو دس ہزار سوار کی سنا اسکے مقابلہ اور مقاتلہ کو روانہ کیا ہرگاہ دونون سپاہیون مین باہمدگر مقابلہ

ہوا سپاہ عجم نے لشکر حبشہ کو ایسا تیرباران کیا کہ جمعیت انکی منہزم ہوئی اور پسر مسروق مارا گیا اور فوج ابرہہ
نے مع پسر ہرمز تعاقب ہزیمت زدگان کرکے انکو بھی قتل کیا مسروق اندوہناک تخت جگر سے دوسرے
روز نو دس ہزار سوارون کے ساتھ ہرمز کے مقابلہ مین آیا جہان پہلوان نے بھی پانچہزار آدمی حمیری
اور چھ ہزار عجمی سے مسروق کا مقابلہ کیا اور ہرمز نے عصابہ لیکر اپنے منہ پر باندھا کہ بھوین اور آنکھین
اسکی دھپ گئی اور بنابراسکے کہ ضعف باصرہ رکھتا تھا پوچھا کہ مسروق کونسا ہے اور کس مقام پر ہے
اوسکو مجھکو دکھاؤ اسکے لشکر نے کہا وہ فیل پر بیٹھا ہوا ہے اور تاج مرصع اسکے سر پر ہے اور ایک یاقوت
خوشرنگ اس تاج مین لگا ہے کہ اسکے پیشانی پر آویزان ہے ہرمز نے اس یاقوت کو دور سے دیکھا کہا فیل
مرکب بزرگ ہے اسوقت اسکی طرف قصد کرنا بیجا ہے بعد لحظہ کے مسروق ہاتی پر سے اتر کے گھوڑے پر بیٹھا لوگون نے
صورت واقعہ تبدیل رکوب کو ظاہر کیا اسنے کہا کہ اسپ بھی مرکب عز و شرف ہے کچھ دیر اور توقف کیا چاہیے
جب مسروق گھوڑے پر سے اوتر کر خچر پر سوار ہوا ہرمز نے کہا سچ ہے اور مرکب ذلت و حقارت ہے اب
کمان مجھے دو کہ وقت کار ہے اور کمان لیکر کہا کہ قبضہ اسکا محاذی یاقوت کرو تا تیر امیر اخطا نہ کرے دو ہمراہان
اس حال کے اپنی خواہش سے کہا کہ بعد تیر چھوڑنے کے اگر سپاہ حبشہ اپنی مقام پر سے متحرک ہو کر بادشاہ کی گرد آوے
تو جاننا کہ تیر نے کام کیا والا تعجیل تمام اور تیر مجھکو دینا بالجملہ بلیت جو بوسیلہ پیکان انگشت او گذر کرد از شہرہ شست او
عقاب اجل کی عبارت تیر جہاں پر سے ہی آشیانہ کمان سے پران ہو کر نشانہ پر پہونچا اور دماغ پر غرور بادشاہ کو بہ
کیا فور ترک چشم تو ہر تیر غمزہ کا مدہ است + درون سینہ شکست انچنان کہ دل میخواست + مسروق خچر پر سے
گر پڑا اور سب لشکر حبشہ نے گرد اسکے مجمع کیا سیف ذو یزن اور ہرمز نے جب یہ صورت مشاہدہ کی تیغ انتقام
نیام سے کھینچکر لشکر پر فرو پڑے اور سپاہ حبشہ نے فرار کیا اور اتنا قتال و جدال ہوا کہ کشتون کے پشتے لگ گئے
اور دریا سے خون مقتولون سے روان ہوا سیف ذو یزن نے مظفر و منصور صنعا مین آکر قصر عمدان مین کہ
دیدہ نظارگی نے زیر گنبد اخضر نظیر اس عمارت رفیع کا نہ دیکھا تھا سریر سلطنت پر تمکن کیا اور اعیان و اشراف
اطراف و اکناف بلا وجہت تہنیت عروس مملکت بدرگاہ بادشاہ رفیع المقدار متوجہ ہوئے از انجملہ صنادید
قریش بھی مثل عبد المطلب بن ہاشم و وہب بن عبد مناف زہری اور امیہ بن عبد الشمس اور رطلیہ اور خویلد
اور عبد اللہ بن جدعان وغیرہ عازم قصر عمدان ہو کر بعد طے منازل و مراحل شہر صنعا مین پہونچے اور بملاقات
بادشاہ کی وجہ ہمت گرد آکر حاضر بارگاہ ہوئے حاجب نے اجازت دستبوس حاصل کرکے اس جماعت کو
گردنکشان آفاق کی دست بسینہ روبرو کھڑے تھے حاضر کیا قریش نے تحف و ہدایا گذرانے اور عبد المطلب
نے اس محفل مین رخصت طلب کی بادشاہ نے کہا اگر تو آداب عرض مجلس سلطانی سے عہدہ برآمد ہو سکے
تو ممانعت نہین ہے عبد المطلب بعبارت مرغوب تہنیت جلوس اسطرح بجا لائے کہ آواز تحسین و نفقاس انجمن مین
باوج علیین پہونچی مضمون اس رباعی کا انھون نے ادا کیا قطعہ گرچہ ملشیت نگرد کس تعریف + کہ مرا حیثیت پایہ بمقدار

سنمنم خود معروف ہشت + جون قسیمی کہ آید از گلزار + جب بادشاہ نے انکے کمال حسب پر وقوف پایا اور کیفیت نسب دریافت کی عبدالمطلب نے یمن سے عرض کیا سیف نے عنایات بادشاہانہ مبذول فرماکر کہا میری خالہ کا بیٹا ہے کیونکہ مادر بادشاہ اشراف قبیلہ بنی النجار سے تھی پھر بادشاہ نے انکے ایسے مسرور و بتسبیح ہوکرانکو دار الضیافت مین بھیجا اور وہان کے مہتمون کو حکم دیا کہ باحتیاج جملہ ماکولات و مشروبات سے ایسا سرانجام کرو کہ انکو کچھ حاجت نرہے اور تا عرصہ یکماہ نہ اجازت ملاقات دی اور نہ رخصت انکو عطا کی جب مدت مذکور منقضی ہوئی ایکدن عبدالمطلب کو خلوت مین طلب کیا اور تمہید مقدمات کرکے کہا امور مخفی اور قضایا مختفی سے جو سینہ مرات ضمیر پر ارتسام پایا ہے انکے اظہار مین توقف اعتبار اندیشہ ناک ہون جو کہ تم مخزن اسرار حکم اور مجمع محاسن سیم اور منظہر مروت ہو اور اصل مقصود بہ جو ہر وہ ان تجویز نہین کرتی کہ تمسے پوشیدہ رکھون بیت سیرت در مین سینہ کہ گفتن نتوانیم گفتن نتوانیم و نہفتن نتوانیم + اور اس اسرار پر جز اہلبیت اور ارباب وفا کسے اطلاع رکھنی چاہئے کہ اصلا و مطلقا روبروئے آشنا و بیگانہ اسپر کچھ زبان پہ نہ لاؤ بلکہ اپنے سایہ کو بھی اس راز سے محرم نہ کرنا پھر بادشاہ نے با آنکہ اخفا مین مبالغہ کیا اول کار بطریق مجمل بیان فرمایا کہ عنقریب ایک امر عالم شہود پر جلوہ پذیر ہوگا کہ موجب فخر و مباہات اخیار دنیا مین اور سبب رفعت درجات ہو لی عقبے مین ہوگا اور ساکنان ام القری ساتھ زیادتی اختصاص اس موہبت عظمی کے مستثنی ہو و نگے بتخصیص تیرا وہ دمان شریف گھرون سے عرض کیا کہ واضح تر ارشاد ہوتا اصل مدعا مشہود ہو بادشاہ نے عبدالمطلب کو مقام طلب توضیح و تفصیل مین پاکر فرمایا ہرگاہ کہ حریم محترم اور مکہ مکرم مین وہ مہمان کریم فضائے غیب سے بارگاہ شہود جلوہ فرما ہوگا کہ درمیان کتف اسکے خال ہو اور جن و انس کو بعثت اسکی ایک انس پیدا ہوگا بواسطہ ظہور اس صاحب سعادت کے شرافت تجکو باوج سموات پہونچا دے گی عبدالمطلب نے کہا الحمدللہ والمنہ کہ خزانہ افضل ملک متعال سے باخلعت گرانمایہ اور افسر قیمتی کہ موجب سرفرازی میرے اور میرے عقاب کا ہے بوطن مالوف مراجعت کرتا ہون اگر ہدایت و احترام مجلس عالی نہوتا حقیقت حال سے اسطرح پر استدلال کرتا کہ ہیچ نوع شائبہ شک و ریب اوسمین نہوتا بادشاہ نے کہا کہ اب وہ وقت ہے کہ ایک تو نزلت خلیل خلعت موسی قدم عیسی آدم محمد اسم حسن رسم تولد کرچکا اور شائبہ کر پیدا ہوگیا ہو اور ایک علامات اوسکی یہ ہے کہ ہدایت سن مین مان باپ سے جدا ہوے او جد و عم اسکے بکفالت حال خجستہ مال اسکے اشتغال کرین اور بمحض عنایت خداوندی منصب بلند نبوت فائز ہووے اور باوجود اسکے کہ لکھنا نہ جانتا ہو قلم نسخ صحف سابقہ پر کھینچے خلق کو متابعت شیطان سے بعبادت رحمان رجوع فرماوے اور طبقات امم پر کہ اسکے ساتھ مخالفت کرین غالب آوے اور بتون کو توڑے اور بتخانون کو برباد کرے اور حرارت آتش پرستان باب تیغ آبدار مثل بون اسکی کے منطفی ہو وے اور اگر ہم

اقسام تمجید حضرت حسین ستانی میں ہو لیکن کوئی دقیقہ دقائق عبودیت سے نا مرعی نہ چھوڑے عبد المطلب نے کہا
کہ امید ہے مراحم خسروانہ سے کہ زبان گوہر فشان بادشاہ سے معنی اس سے بھی واضح تر ارشاد ہوں سیف
ذو یزن نے کہ برب القرب خداوند کعبہ ہمارے نزدیک صحت کو پہنچا ہے کہ جو کچھ اسکا توریت اور
انجیل کہ میں نے تجھسے کہا ہے محض حق ہے اور عین صدق جان کیونکہ یہ حدیث کتب الٰہی اور اخبار سماوی
سے کہ فہم شخص لبسر صداد اک اسکے نہ پہنچے ہمکو معلوم ہوا ہے عبد المطلب از سر خضوع بجا لا کے بشکست
و خشوع خاک پر رکھکر سجدۂ تعظیم میں آ گیا بادشاہ نے کہا سر اپنا اوٹھا اور سر مکنون سے اگر کچھ خبردار
ہے تو شرف اعلام ارزانی فرما انحضرت نے سر اوٹھایا اور تقریر کی کہ میرا ایک فرزند تھا عبد اللہ نام بہت
کیاست و فرزانگی باوصف مروت و مردانگی جمع رکھتا اور مجھکو سب میرے فرزندوں میں دوست تر تھا
بنا بر اہتمام و انتظام حال اس عزیز کے آمنہ بنت وہب بن عبد مناف کو کہ بحلیۂ جمال و عفاف آراستہ
تھی اسکی سلک ازدواج میں لایا ولیکن جب آمنہ حاملہ ہوئی وہ قرۃ العین اور ثمرۂ فواد میرا عنفوان شباب
اور ریعان جوانی میں بساط زندگانی طے کر کے رخت حیات بعالم بقا لے گیا اور مجھکو پسماندہ اندوہ و غم
کیا اور بعد انقضائے اسواقعہ ہائلہ کے ایک فرزند پیدا ہوا جمیع الخصائل ان علامات سے کہ بادشاہ
نے بیان فرمائیں اور محمد موسوم ہوا اسم مطابق مسمّٰی ہے وہ اب آمنہ سے حد طفولیت سے گذر کر
بمقام صبی انتقال کیا ہے ارباب فراست اوسکو صاحب کیاست آثار سیادت اور انوار سعادت بشرۂ بہا
اسکے سے مشاہدہ کرتے ہیں اور بنا بر اسی ہوا نسب کہ مجھکو اسکے ساتھ ہو واقع ہے ایسا جانتا ہوں
کہ عبد البشر اسکا [illegible] حیات میں سے عبد المطلب نے جب اسکا کلام سنا کہا سیف ذو یزن نے کہا
کہ صورت واقعہ ہو دے پوشیدہ بہت رکھنا کیونکہ جماعت اسکے ساتھ نہایت عداوت رکھتی ہے
اور اپنی قوم سے اپنا تو نہیں سے کچھ نہ کہنا اور انکے حسد سے ڈرتے رہنا اور جان اور آگاہ رہو کہ جب
بعثت علیہ السلام مبعوث ہوگا تو قریش اسکے ساتھ مخاصمت کرینگے اور اسکے دفع میں بہت فتنہ و فساد
اوٹھاوینگے اور آنحضرت بسبب ضرورت کے مکہ سے نکلکر قدم بادیہ یثرب میں رکھینگے تا آنکہ اہل یثرب
اونکی متابعت میں آوینگے اور ہم دین بنیں اس سرزمین میں نہایت قبول کرینگے اسوقت میں اگر حیات
مستعار مساعدت کرتا تو لشکر تربیت دیکر یثرب میں پہنچتا اور انتظار قدوم سعادت لزوم کھینچتا اور نصرت دین
میں کوشش اور تاخیر اس امر میں اس سبب سے کہ نہ لیا زمان وعدۂ حضرت آثار خجستہ انجام
نیا دن قضا نوشتہ ایست بدین نام [illegible] کہ پیش آید و [illegible] پھر [illegible]
صاحب وہ دان طہارت او تمام وصیت [illegible] اس بشارت کی تمامی اشخاص قریش کو [illegible]
کیا اور ہر ایک کو بانعام دس غلام اور دس کنیز اور دس بردہ یمانی اور پانچ رطل طلا اور دس رطل نقرہ
اور ایک ظرف پر عنبر اور سو اونٹ سرفراز کیا اور جتنا ان سبکو انعام کیا تھا اسکے برابر عبد المطلب کو

دیا اور انسے التماس کیا کہ سال آیندہ دار الملک صنعا مین آکر تجدید اہل ملاقات کو استقبال کرین پھر سبکو دوست کام
بجانب مکہ واجب الاحترام رخصت کیا اور قضاے ایزدی سے اُسی سال مین مرغ روح اُس بادشاہ حمیدہ خصال کا
شکارگاہ مین بدام صیاد اجل گرفتار ہوا کہ تفصیل اس سانحہ حیرت افزا کی مناسب اس مقام کے نہین ہے اور بعضے
کہتے ہین کہ عبد المطلب کو مرگ نے امان نہ دی کہ دوبارہ بملاقات بادشاہ جاتے الا اسمین شک نہین کہ انکو سمعان سنیہ
دی خبرون سے وثوق تعبیر خواب کہ پیشتر از ولادت حضرت نبوی علیہ السلام دیکھا تھا زیادہ ہوا اور چونکہ ان اوراق مین
مرۃ بعد اخری منامات صادقہ سلک تحریر مین آوینگی ذکر شمہ حقیقت منام اور اسکی اقسام کا شاید کہ نزدیک خردمندان
صافی ضمیر چندان مناسب نہ معلوم ہووے بلکہ واقفون کو وسیلہ زیادتی معرفت اور ناواقفین کو بمقتضاے قول
مشہور کہ علم شی بہتر از جہل اوست موجب مزید مفاد ہو لہذا اے ارباب ہوشیاری اور بیداری پر مخفی نہ رہے کہ خواب
عبارت ہے باز رہنے حواس ظاہر کے مشاہدہ محسوسات سے بواسطہ میل کرنے روح حیوانی کے بسوی باطن
پس اگر نفس اس حال مین کسی صورت کو ملاحظہ کرتا ہے تو اسکو خواب کہتے ہین اور خواب بمعنی ثانی دو قسم پر منقسم
ہوتا ہے راست اور دروغ خواب راست وہ ہے جب نفس بشری شواغل حسی سے فراغت پاوے تو بہ مناسبت ذاتی
اصلی کے بملاء اعلی اور منتسبان عالم بالا اور اتصال روحانیات نفسی صورتون پر کہ مبادی عالیہ مین منطبع ہین مطلع
ہووین چونکہ یہ قضیہ نزدیک فرقہ صوفیہ اور جمیع حکماء کے مقرر ہوا کہ مجموع صور حوادث عالم کون و فساد نفوس
فلکی مین مرتسم ہین چنانچہ خیال مین کہ عقب حس مشترک مقدم دماغ ہر بنی نوع انسان کے ہے اور جو کچھ کہ اس
حس مین حواس ظاہر سے ظاہر ہو پہنچتا ہے مرتسم خیال ہو جاتا ہے اور سب صور اشیا اسمین ارتسام پاتے ہین
اور جب نفس ناطقہ قوی ہوتا ہے اور متخیلہ ضعیف پس جو جواہر شریفہ عالیہ عالم دم مین نفس پر قابض ہوتے
ہین وہ اسمین کچھ تصرف نہین کرسکتا اور نہ بصورت دیگر قدرت انتقال رکھتا ہے بلکہ اسیطرح حافظہ کو تفویض کر دیتا
ہے اور نائم بعد از بیداری اس نقش کو کہ نفس فلکی سے نفس بشری پر انعکاس پایا ہے اپنے خیال مین
موجود پاتا ہے یہ خواب ہوتا ہے راست غیر محتاج بہ تعبیر اور اگر متخیلہ بھی قوی ہووے اور اس صورت مین
کہ نفس فلکی سے نفس بشری پر انعکاس پایا ہو تصرف کرے اور لباس ہاے مناسب انکو پنہا کر خیال کو سونپے
یہ خواب ہوتا ہے راست محتاج بہ تعبیر ان مقدمات سے لازم آیا کہ خواب راست بھی دو قسم پر تقسیم پاوے
جیسا کہ خواب مطلق منقسم ہے اور رائے ارباب دانش پر پوشیدہ نہین کہ رویاے صادقہ مخصوص منجملہ ان
فلاسفہ شریعت و ملل ہوتا ہے جب قوت متخیلہ قوی ہو اور نفس ضعیف متخیلہ نفس کو نابر رعایت قدیم خواب مین
اپنی حرکات تشبیہ اور تمثیل اور ایضا اور تفصیل سے مشغول کرکے مطالعہ عالم معقول سے اسکو مانع آوے کیونکہ
متخیلہ کا یہ کام ہے کہ پیوستہ اشیا کو باہم تشبیہ دیوے اور اشیاء متضادہ کو بالکلیہ باہم ملتئم کرے کبھی ہووے کہ اجزاے ملتئمہ کو
جدا کر دیوے اور تصویر نفس اسوجہ سے خالی ہووے مصرع زہے تصور باطل زہے خیال محال + اور کبھی ہو کہ کوئی
خلط اخلاط اربعہ مین سے بدن پر مستولی ہووے اور متخیلہ بمقام مناسب اُس خلط کے مختلف صورتین

نفس کو دکھاوے مثلاً جیسا خون بدن مین غلبہ پاوے اور اُسکے بخارات رنگین صاعد ہووے دماغ ہون
اور نفس ناطقہ نے بدستیاری متخیلہ بیداری مین کسی صورت کا ادراک کیا ہو وہ صورت عالم خواب مین حس مشترک
مین منطبع ہو تو خواب مین اشکال سرخ رنگ یا آتش ملاحظہ ہووے اور زرد صورتیں از دیاد صفرا صورت پذیر ہوں اور بارانی
بلغم مین دریا و باران اور کثرت سودا مین تیرگی و سیاہی اور صورتین مہیب دکھائی دیتی ہین پس فحواے ان سطور
سے واضح ہو کر رویا کا وہ تین طرح پر ہوتا ہے یعنی ایک تو بسبب ضعف نفس ناطقہ کر قوت متخیلہ اسمین
تصرف کرتی ہے اور دوسرے غلبہ اخلاط بدنی سے اور تیسرے جو مذکور کہ اوقات بیداری مین ہوتے ہین بسبب
فرط توجہ طبع کے وہی امور یا باندک اختلاف دیکھتا ہے مصرع جو سیر و بتلا سیر جو خیز و بتلا خیز و بہرحال منجملہ منامات
صادقہ مستغنی التعبیر کے ایک خواب عبد المطلب کا ہے کہ صورت واقعہ اسکی یہ ہے کہ ایکدن حجر مین مشاغل سے فارغ
ہوکر یہ سوتے تھے کہ قلم قضا نے انکی لوح خاطر پر ایک سطر عجیب لکھی اور مرآت ضمیر انکا ساتھ ایک صورت بدیع کے
نقش پذیر ہوا یہ بادل حلیم ایک کاہنہ پاس گئے کہ فن تعبیر مین عدیم المثال روزگار تھی کاہنہ آثار خوف و
رعب انکے بشرہ پر مشاہدہ کرکے پرسان حال ہوئی عبد المطلب نے کہا کہ مین نے ایک خواب دیکھا ہے کہ اُسکی ہیبت سے
پریشان خاطر ہون اور مین نے اسطرح پر دیکھا ہے کہ ایک زنجیر سفید میری صلب سے ظاہر ہے اور اُسکے چار طرف
ہین ایک جانب اسمین سے فلک سے پیوستہ اور ایک طرف تا ثری اور ایک سرا اسکا ملحق بمشرق اور سر دیگر ملتصق بمغرب
ہے اور مین بچشم تعجب اسکو دیکھتا ہون کہ ناگاہ وہ زنجیر ایک درخت سبز و خرم ہو گیا کہ مشتمل تھا جمیع آثار پر کہ عالم
نباتات مین ہوسکتے ہین اسمین موجود ہین اور دو پیر روشن ضمیر فرخ لقا با صفا اس درخت کے نیچے
کھڑے ہین اور مین نے اُن دونون سے نام و نشان انکا پوچھا ایک نے کہا میرا نام نوح ہے اور دوسرے نے
فرمایا کہ میرا نام ابراہیم خلیل ہے پھر مجکو کہا کہ اے عبد المطلب یہ درخت وہ اصل شریف ہے کہ آبا و اجداد سے
تجھ تک پہونچا اور تیری پشت سے ظہور پایا اور قرن بقرن اور صلب بصلب بعہد و میثاق انتقال پاتا رہا کاہنہ نے
کہا اگر اس امر مین تو صادق ہے تو ایک شخص تیری نسل سے ظاہر ہوگا کہ بقیان صوامع ملکوت اور ساکنان صوامع
ناسوت غاشیہ اطاعت اُسکا اپنے دوش پر ڈالین اور حلقہ اطاعت اُسکا کان مین پہنینگے اور وہ زنجیر دلیل ہے
استحکام قواعد دین اور کثرت انصار پر اور حلقے اسکے مشعر ہین ثبات امر اور استحکام کار اُس صاحب سعادت کے پر جو کہ اُسکے
مخالفت کرے مانند قوم نوح بطوفان عدم اور گرداب فنا گرفتار ہو اور جو کہ اسکی فرمانبرداری کرے آتش جہنم
سے بگلستان خلیل ہو اور وہ سعادتمند احیاء امر اسم ملت ابراہیمی مین بشرط التفات اور حسن اہتمام بجا لاوے
کہ تا انقراض عالم قصور و انہدام قواعد قصر نبوت اور ارکان امانت اسکے مین راہ نپاوے اور راویان
اخبار صادقہ روایت کرتے ہین کہ زمان عبد المطلب مین بسبب غلبہ قریش اس گروہ پر کہ انکے ساتھ
مجادلہ و قتال کے لیے آئے تھے یہ تھا کہ نور نبوت انکے چہرہ پر بشکل مستدیر کہ افضل اشکال ہے ظاہر ہوتا
اور از روے تجربہ کوئی اہل مکہ مین سے کچھ شک نرکھتا تھا اور جب واقعہ صعب و سخت

در پیش آنہا ساکنان ام القریٰ دست بدعا اٹھا کر اُسکو نزد حضور مجیب الدعوات شفیع کرتے تھے اور دفع ہم و مشکل
بطریق احسن کفایت ہوتی تھی مصداق اس مقال کا یہ کہ ایک نوبت مکہ میں قحط غلہ اس مرتبہ ہوا کہ مردم تمنائے نان سے
بجائے فضائے فرادیس و جنان مشغول ہوتے تھے و ما احسن قبل بیت چنان قحط سالی شد اندر دمشق کہ یاران
فراموش کردند عشق ۔ اور کار خشک سالی حد کو پہونچی کہ تمہی زبان بیوہ اور یتیمونکی انکھوں میں ترستا تھا
اور جب اشتیاق نان و گوشت سے جان بلب اور دل و فغان آنہا صناوید قریش اور سرداران عرب عبد المطلب
کے ساتھ کوہ شبیر پر جاتے اور انکو بتضرع و تخشع وسیلہ گردان کر منعم بیمنت سے وہ ہوا مست کہ
بالذات واسطہ سبب حیات جہانیان ہے مسئلت کرتے اور دعا اُس جماعت کی باسرع اوقات قرین اجابت
ہوتی اور بسبب نزول باران رحمت کشت زار امید ساکنان حرم خرم و شاداب ہوتا اور یہ محض برکت
قرب زمان ظہور سید المرسلین و خاتم النبیین صلوات اللہ و سلامہ علیہ الیٰ یوم الدین سے صدور پاتا تھا اور یکفایت
کہ نتائج لطف ایزدی سے عبد المطلب بوجود دس پسر اور چھ دختر مسرور و مستبشر ہوئے اول پسر انکے
فرزندون میں کہ بخلعت ہستی متخلع ہوا حارث تھا اور اسنے حفر چاہ زمزم میں اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ
سعی بلیغ کی اور ابوسفیان اور مغیرہ اور نوفل جملہ فرزندان حارث سے تھے اور ابوسفیان سال فتح
مکہ میں مسلمان ہوا اور سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُسکے باب میں فرمایا کہ ابوسفیان سید
جلسا اہل جنت سے ہے اور حالات اور قصایا اُسکے عام آئندہ مسطور ہونگے انشاء اللہ تعالےٰ اور
یہ وہ ابوسفیان نہیں ہے کہ پدر معاویہ سلطان شام ہے اور دوسرا ابولہب اور اُسکو ابو عتبہ بھی
کہتے تھے اور جملہ سارقان غزال خانہ کعبہ سے ایک یہ ہے کہ باعث دزدی اسکا یہ تھا کہ ایک شب ابولہب
ہمراہ قریش کے کھانا کھاتا تھا اور کنیزگان مغنیہ سرود کرتی تھیں جب اسباب طرب تمام ہوا اور نقدی
رائج تہان دو آہو بیرہ طلا سے کہ عبد المطلب نے چاہ زمزم سے نکالے تھے نظر نہ آئی لاجرم وہ غزال کعبہ
چرا کر بیچ ڈالے اتفاقاً عبد المطلب سرائے اہل حبش کے دروازے پر گذرے اور آواز اُن عورتون کے
گانے کی سُنی کہ یہ وہ ابیات گا رہی تھیں کہ مشتمل تھیں اس امر پر کہ وہ فعل منکران سے صادر ہوا عبد المطلب نے
اور اہل قوم کو اس معنی سے آگاہ کیا اور اس گروہ کو پکڑ کر فراخور حال تنبیہ اور تادیب کی اور فرزندان ابولہب سے
عتبہ اور عتیبہ ہیں کہ ماں انکی ام جمیل تھی پھوپھی معاویہ کی اور خواہر ابوسفیان کی کہ فحوائے آیت حمالة
الحطب اسکے حال کا مبین ہے اور تفصیل اس مجمل کی اسطرح پر ہے کہ ام جمیل یعنی زن ابولہب
عداوت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں نہایت کوشش کرتی تھی یہانتک کہ پشتارہ خارستان اور خسک
مغیلان سے لا کر بہنگام شب راہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں پراگندہ کرتی تا جب وقت صبح دولتخانہ سے
مسجد الحرام میں جاوین وخار پائے مبارک کو آزار پہونچاوین کہتے ہین ایک دن اُسنے خار کا بار سر پہ
رکھا اور رسن اُس پشتارے کی اپنے گلے میں محکم باندھی کہ ناگاہ وہ اسکے سر پر سے گر پڑا اور اُس سے

اُسکا کلا گھٹ گیا اور یہ اس خفگی سے راہی دوزخ ہوئی اور اسیطرح سے ابولہب بھی تا آخر عمر خصومت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مقرر رہا یہانتک کہ بارہا اُسنے بنابر ہلاک آپکے قصد کیا لیکن محافظت الٰہی مانع آئی اور بیچ تفسیر عزیزی کے تفسیر سورۂ تبت مین لکھا ہے کہ جب سورۂ شعرا مین آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی یعنی اور ڈرا تو اسے محمد خویشان نزدیک اپنے کو عذاب خدا سے آیت واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین فان عصوک فقل انی بری مما تعملون یعنی اپنے بازو نیچے رکھ انکے واسطے جو تیرے ساتھ ہون ایمان والے پھر اگر تیری نافرمانی کرین تو کہہ دے مین الگ ہون تمہارے کام سے لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف فرما ہوئے اور ہر ایک کو اپنے اقارب مین آواز دی اور سب جمع ہوئے بعد ازان فرمایا کہ اگر مین کوئی خبر دور از عقل تمسے کہون اُسکو باور رکھو مثلاً اگر کہون کہ لشکر جرار تمھاری تاخت و تاراج کے واسطے عقب اس پہاڑ سے پہونچا ہو اسکو باور رکھو گے کیونکہ تم سب نشیب مقام ایستادگی نہین جانتے کہ پہاڑ کے پیچھے کیا ہی اور مین فراز کوہ پر ہی کھڑا ہون دور کا حال مجھی نظر آتا ہے پس جو کچھ کہ مین کہون قابل اعتبار ہی سب نے کہا درست ہی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس تمکو ڈراتا ہون عذاب خدا سے کہ اگر میری طاعت نکروگے اور بقرآن شریف ایمان نہ لاؤگے تو تمپر عذاب نازل ہوگا اور تمھیں اسوقت کچھ نہوگا ابولہب کہ نام اسکا عبدالعزی ہی کہ یہ عم علاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اُسنے حرف سخت آنحضرت کی جناب مین کہا کہ آیا اسی کاربار کی واسطے ہمکو بلایا اور جمع کیا تھا ہلاک ہوجیو تو اسے محمد یہ سورت اس خبیث کے جواب مین نازل ہوئی قال اللہ تعالیٰ تبت یدا ابی لہب یعنی ہلاک ہوجیو ہاتھ ابی لہب کے وتب اور ہلاک ہوجیو ابولہب ما اغنی عنہ مالہ وما کسب یعنی کچھ فائدہ نکیا اس سے مال اسکے نے اور جو کچھ کہ کسب کیا نام اور جاہ اور اولاد اور اتباع اور یار اور دوستوں کو اور بعضوں نے اسمین امر سے مال کسبی اور مال موروثی مراد رکھا ہے اور بعضی فرزند سے مراد لیتے ہین ہرکیف ہر ایک ان سے محتمل ہے اب بیان ہے نفی مال و ملبوسات اسکے کا فرماتے ہین کہ اگرچہ یہ چیزین دنیا مین اسکو فی الجملہ نفع کرینگی تو بھی آخرت مین کہ بیشتر محل حاجات اور جائے استقرار و ثبات ہی اصلا نفع نکرینگی کیونکہ سیصلی نارا ذات لہب ہی کہ داخل ہوا آتش مین یعنی بجبر و قہر اسکو آگ مین ڈالین اور انتظار روز قیامت اُسکے حق مین نکرین بخلاف اور کافرون کے ذات لہب صاحب شعلہ ہائے عظیم کیونکہ سفر اُسکا اور ونکی کفر سے زیادہ رکھتا تھا بجہت قرب قرابت اور کمال اطلاع احوال و عادات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور علاوہ اس سے بنابر مزید عداوت اسکے اور علاوہ ازین اسباب زیادتی عذاب اسکی یہ ہین کہ انکی محبوبہ کو سامنے اسکے عذاب مین جلاوینگے اور اسیواسطے فرمایا وامراتہ حمالۃ الحطب مراد یہ کہ وہ عورت کہ ہیزم کشی کرتی دنیا مین یشتارہ خار لاتی تھی اور راہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پہ آگندہ کرتی تھی دوزخ مین مقابل اسکے ڈالی جاویگی فی جیدہا گردن اُس عورت مین کہ جاسے باندھتے قلاوہ جواہر وزیور ہی حبل من مسد رسی

ہوگی پوست سخت خرما سے کہ اسکو محکم بٹا ہوگا اور خاصیت اس رسن کی یہ ہوگی کہ جب عرق میں تر ہوگی زیادہ
تمدد یعنی انقباض پیدا کریگی اور موجب خفگی گلو بغایت ہوگی اور مطابق اس حرف کے کہ اسکی شان میں آیا
اسی طرح سے دنیا میں واصل جہنم ہوئی واسرار علم سیر اور تاریخ میں مذکور ہے کہ دو دختر آنحضرت صلی اللہ
علیہ حضرت رقیہ اور ام کلثوم ساتھ دو فرزندوں ابولہب کے کہ عتبہ اور عتیبہ نام رکھتی تھیں نامزد ہوئی تھیں
ابولہب نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اگر تم میری رضامندی چاہتے ہو اس علاقہ سے دست بردار ہو والا
تا دم مرگ تمہارا منہ نہیں دیکھنے کا پسر کلان نے کہ عتبہ تھا سکوت کیا اور پسر دوم کہ عتیبہ تھا ازراہ کمال
بیحیائی اس جگہ سے اٹھکر آنحضرت کے پاس آیا اور بے محابا کہا کہ میں نے تیری دختر کو چھوڑا اور الفاظ ناسزا وہ
وہ ملعون زبان پر لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بار خدایا ایک کتا اپنے کتوں میں سے اسپر
مسلط فرما کہتے ہیں اسکو شام میں ایک شیر نے پھاڑ ڈالا اور تیسرا بیٹا عبد المطلب کا [illegible] ہے کہ کثرت
خیر و احسان سے اسکو حجل کہتے اور اسکی اولاد نہیں ہوئی چوتھا پسر انکا مقوم ہے کہ اور سید الشہدا حمزہ
ایک ماں سے ہیں اور حال مقوم غیر ازیں کچھ معلوم ہوا پانچوان ضرار ہے اور یہ بھی شعرا سے مشہور عرب تھا
ہے اور کنیت اسکی ابوطاہر اور یہ بھی لاولد رہا چھٹا زبیر اور یہ بھی جملہ شعراے عرب سے ہے ساتوان
ابوطالب اور انکے چار فرزند حضرت علی اور عقیل اور جعفر اور طالب اور دو دختر ام ہانی کہ والدہ انکی فاطمہ
بنت اسد بن ہاشم ہے کہ مومنات مہاجرہ سے ہے اور ذکر ابوطالب اور کیفیت و اہتمام انکا نسبت بحال
حضرت خیر الانام بالتفصیل عنقریب بسمت گذارش پاوے گا انشاء اللہ تعالی آٹھوین عبد اللہ ہین [illegible]
قوم و قبیلہ سے تھے و بغیر از سید کونین انکے کوئی فرزند نہ تھا نوین حمزہ کہ بڑے پہلوانان عرب سے ہین
اور کنیت انکی ابو عمارہ اور انکا ایک فرزند تھا عمارہ نام اور ایک دختر مسماۃ [illegible] دسوین
عباس کہ کنیت انکی ابوالفضل تھی کہ تین برس پہلے عام الفیل سے متولد ہوئے اور بعد از انکہ چھیاسی
منزل منازل زندگانی سے طے کی تھی کہ زمان خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں درمیان
مدینہ کے وفات پائی اور حضرت عثمان نے انپر نماز گذاری اور عباس کے چھ فرزند تھے عبد اللہ اور
فضل اور قثم اور معبد اور عبد الرحمن اور ایک دختر ام حبیبہ نام اور مادر انکی ام فضل بنت حارث
خواہر میمونہ کہ امہات مومنین سے ہے اور اسامی دختران عبد المطلب یہ ہین صفیہ عاتکہ [illegible] امیمہ
اروی اور یہ سولہ فرزند عبد المطلب کے خواتین متعددہ سے پیدا ہوئے تھے اور انکے فرزند بعضے جاہلیت
میں اور برخے اسلام میں زمرہ اشراف و اعیان انام میں انتظام رکھتے تھے چنانچہ چھ تن انہیں سے قبل بعثت
فوت ہوئے اور چار پسر زمان نبوت احمدی میں ہے ایک عباس کہ رؤس خلفاء انکے القاب سے اشتہار رکھتے ہین
اور دوسرا ابولہب کہ باتفاق کافر ہے اور تیسرا حمزہ اور چوتھے ابوطالب کہ انکے ایمان میں اختلاف ہے
کیونکہ بعضے علماء معتزلہ اور کافہ امامیہ کا اعتقاد یہ ہی کہ ایمان لائے تھے اور جمیع ائمہ اہل سنت و جماعت

اس امر میں کہ تا آخر عمر اپنی اجداد کی ملت پر تھے اور دونو طائفہ اپنے اثبات و اعتقاد پر دلائل قائم
کرتے ہیں کہ تشریح اسکی لائق اس مختصر کے نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم و لیکن اتفاق سبکا اسپر ہے کہ بیشک
عبد المطلب نسبت آنحضرت رسالت پناہ محبت مفرط رکھتے تھے اور محبت و شفقت انکی حضرت پر اس مرتبہ کی تھی کہ
اپنی اولاد صلبی سے انکو بہتر جانتے اور گاہ گاہ کہتے اور پیار کرتے کہ اس کو کہ میں شان عظیم دیکھتا ہوں اور عنقریب
بمدارج سروری اور مدارک نیک اختری ترقی کریگا کہتے ہیں کہ ایک سایہ خانہ کعبہ پر فرش ہوتا تھا اور اسپر وسادہ
واسطے نشست عبد المطلب و انکی اولاد کے بچھاتے تھے اور یہ عادت اور انکی اولاد اسپر نہیں بیٹھتی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس فرش پر بالاترا کثر چار زانو بالکمین تمام جلوس فرماتے اور اعمام حضرت خیر الانام
آپکو اس حرکت سے منع کرتے تو عبد المطلب انکو اس ممانعت سے مانع آتے اور اگر عبد المطلب سوتے ہوتے
تو بجز آنحضرت کے کوئی یارا اور قدرت نرکھتا تھا کہ انکو بیدار کرے اور اگر خلوت میں جاتے تو سوا حضرت کے
وہان کوئی بار نپاتا تھا اور پیوستہ عبد المطلب حرکات اور سکنات معجز آیات حضرت سے آثار سیادت و سروری پاتے
کرتے اور بہ سبیل تفاخر آشنا و بیگانہ سے اسکو تقریر فرماتے اور آخر ایام حیات اپنی مین کفالت آنحضرت کو ابو طالب
حوالہ کیا کہتے ہین جب مرض نے مزاج عبد المطلب پر استیلا پایا اور طبیعت انکی دفع بیماری قوی سے عاجز
آئی اپنے فرزندونکو جمع کیا اور کہا اب وہ حالت کہ ناگزیر مخلوقات ہے نزدیک پہونچی اور ضمیر مین کوئی دغدغہ
نہین ہے غیر اس اندیشہ محمد کے کہ اسکا باپ اور ماں نہین اس جہت سے میری خاطر نہایت پریشان ہے چاہئے کہ تم سب
فرزند قبول کرو کہ بعد از فوت میرے تعہد اسکے قیام کرو ابو لہب اور بعضے اخوان نے اگرچہ قبول کیا مگر انکو
ملتمس انکا پسند دل نہ پڑا جب ابو طالب نے دیکھا کہ مطلوب برادران بانجاح مقرون ہوا لا جرم بعرض پدر بزرگوار
پہونچایا کہ رضائے سرور قریش و دیار عرب ہو تو اعلائے شان محمدی اور ارتفاع مکان محمدی اور اہتمام
ترتیب ثمرۃ الفواد اور سعی ترفیہ میں دو چند مراد مین حسب مقدور و الامکان بتقدیم پہونچا دون اور روا نرکھون
کہ غبار ملال احوال و مال اسکے پر بیٹھے عبد المطلب کو یہ التماس موافق طبع آیا کہا کہ ہمیشہ سوانح حالات
اور حدوث واقعات مہم با وجود صغر سن کے مستشار میرا تھا اس امر مین اسکے ساتھ بھی مشورہ
کرتا ہون دیکھون کہ وہ کیا مصلحت دیتا ہے یہ کلام کرکے بسوئے خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے
اور کہا تیرے داغ فراق او رسوز مہاجرت کو جہان فانی سے عالم جاودانی لیجاتا ہون بعد از موت میری
اپنے کون سے چچا سے میل رکھتا ہے تا میں اس سے مراسم حفاظت تیری مین شرائط تاکید بجا لاؤن خواجہ
علیہ التحیۃ والسلام اٹھے اور ابو طالب سے معانقہ کیا اور انکی زانو پر جلوس فرمایا عبد المطلب نے کہا الحمد للہ کہ
رضا تیری میرے اختیار کے موافق ہے مصرع ہر چہ رضا سے تو ہست رضائی ما ہمان + پھر ابو طالب
سے کہا کہ محمد کو مین تجھے سپرد کرتا ہون چاہئے کہ شرائط تحفظ اسکے مین لوازم تحفظ بجا لاوے ایسا کہ
وقوع سعی اور کمال اہتمام تیرے سے مراعات اس فرزند مین کوئی دقیقہ نامرعی نرہے اور آگاہ ہو کہ

اندک مدت مین یہ سید قوم بلکہ سرور عالم ہوگا اگر اقبال تیرا مساعدت کریگا تو زمان ظہور اسکی کو پاویگا اسوقت
تجکو معلوم ہوگا کہ دانا ترین اہل عالم اسکا مین تھا ابوطالب نے وصیت پدر بصمیم قلب سے قبول کی اور
ہاتھ پکڑ کر عہد و میثاق باندھا بعد از وقوع پیمان عبدالمطلب نے کہا اب سکرات سہل ہوا اور تلخی جانکنی
مجھ پر آسان ہوئی اور روئے مبارک حضرت رسول کو چومنا شروع کیا اور کہا کہ کسیکو اسنے
فرزند نہین ہے خوشبو اور خوشرو تجھ سے مین نے نہین پایا جب وصیت تمام ہوئی نقد زندگانی [illegible]
اجل سپرد کی مدت عمر انکی ایک سو بیس برس کی تھی حضرت رسول مقبول آٹھ برس کی عمر مین انسے
جدا ہوئے اور بروایت کشف ابوطالب مین تا زمان قرب ہجرت مکہ مین بفراغ بال مقیم ہوا اور ابوطالب
نے تا مدت العمر اپنی بوفا سے عہد و پیمان قائم کیا یہ تھا حال عبدالمطلب کا کہ بقدر ضرورت لکھا گیا اور ہاشم
کہ پدر بزرگوار انکے تھے نام انکا عمرو ہی اور ہاشم اسواسطے کہتے ہین کہ ہشم بمعنی نان ریزہ کرنے کے ہین اور
روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ نام انکا عمران ہی بسبب رفعت رتبہ کی کہ رکھتے تھے انکو عمران العالی کہتے تھے
کسواسطے کہ یہ سال قحط اور عسرت مین بسوی دیار شام جاکر بالکسی نان اندازہ شتران کثیر پر لادکر حرم مین
لاتے اور روز دو اونٹ ذبح کر کے پکاتے اور نان ہائے خشک کو ثرید بناکر ہر روز ہر فرد فقیر کو تقسیم کرتے
اول جسنے کہ عرب مین مہمانون کو یہ ثرید ضیافت کی ہی تھے اور اسی جہت سے ملقب باسم ہوئے اور یہ سخاوت انکی
ضرب المثل اور حسن مین بھی بدل الشعاع انوار مصطفوی جبین انکی بھی ایسی درخشان تھی کہ جو کوئی انکو دیکھتا تاب نظر نہ لاتا اور
پیشانی زمین پر رکھتا بعضے سلاطین ترسا کہ مقلد ملت نصاری تھے اس سعی کو افتخار سماوی جانکر
بمصاہرت انکی راغب ہوا تھا اسی محل سے ایک قاصد انکے پاس بھیجا اور وہ مخدرہ کہ اپنی شبستان عصمت
مین رکھتا تھا انبر عرض کی ہاشم نے قبول کرنے التماس اسکی سے اعراض کیا آخر الامر بواسطہ اس خواب کے
کہ مدینہ مین دیکھا تھا سلمہ کو کہ اشراف قبیلہ نجار سے تھی اور زیور عقل و کیاست سے محلی حبالہ نکاح مین لائے
مشروط باین امر کہ وضع حمل خانہ سلمہ مین ہووے اور بعد از عقد اس خاتون کو مکہ مین لیگئے جبکہ اسکو حمل
عبدالمطلب رہا بنا بر اس شرط کے کہ واقع ہوئی تھی اسکو مدینہ مین لائے اور جب عبدالمطلب پیدا ہوئے
ہاشم بجانب شام گئے مقام غزہ مین کہ توابع دمشق سے ہی مریض ہو کر ہنگام نزع وصیت کی کہ کمال اسمعیل پیغمبر اور
علم اور کلید خانہ کعبہ کہ باپ سے بیٹے کو منتقل ہوتا آتا ہی عبدالمطلب کو تفویض کرین اور ایام جوانی مین عالم
فانی سے انہون نے رحلت کی اور قبر انکی اس دیار مین معروف و مشہور ہے اور بعضے کہتے ہین ہاشم
پیش از ولادت عبدالمطلب شام مین گئے اور مرض موت مین کمان اور علم اور کلید اپنے بھائی کو سپرد کیا اور
اپنی حکومت بھی انکی رائے پر قرار دی پھر ان اشیاء مذکور نے انسے بعبدالمطلب انتقال پایا اور انکی چار بیٹے
تھے اسد کہ پدر مادر امیر المؤمنین علی کرم اسد اور فضلہ اور صیفی اور عبدالمطلب کہ ہمارے پیغمبر کے
جد ہین اور نام عبد مناف انکے پدر بزرگوار کا مغیرہ ہی اور کنیت انکی عبد الشمس ہے اور مناف نام ہے ایک صنم کا

اصنام میں سے اور نہایت حسن و جمال سے کہ رکھتے تھے انکو قمر بھی کہتے تھے اور انکے بھی چار فرزند تھے ہاشم
کہ جد عبد اللہ ہیں اور عبد الشمس کہ جد بنی امیہ ہے اور نوفل کہ جد جبیر بن مطعم ہے اور مطلب کہ جد اعلیٰ امام شافعی ہے
کہ شافعی مطلبی اسی جہت سے مشہور ہوئے اور حکومت کہ انکے باپ سے انکو منتقل ہوئی ملوک اطراف نے انکی مخالفت
عبد مناف سے با درستی کی اور کہتے ہیں کہ ہاشم اور عبد الشمس توام پیدا ہوئے تھے اور پیشانیاں انکی باہم بہنگام
ولادت چسپیدہ تھیں اور روضۃ الاحباب میں مرقوم ہے کہ مشہور اسطرح ہے کہ شمشیر سے دونوں کی پیشانیاں جدا ہوئیں
ہرچند لوگوں نے سعی کی افتراق آخر حاصل ہوا آخر الامر بشمشیر جدا کیا لیکن
اسوقت بعضے ارباب بصیرت نے بلاحظہ صورت تفریق بسیف کہا کہ یہ امر اس کی علامت ہے کہ اولاد ان دونوں
بھائیوں کی ظاہرا باہمی تقصیر اپنی آپس میں شمشیر اور مہمات اپنے باہم بحکومت تیغ بانفصال پہونچاوینگے چنانچہ
انجام کار بمقتضائے العقل یکشف الکرامات اسی طرح ظہور میں آیا اور انکی نسل میں بھی اثر اسکا
باقی رہا مصداق اس مقال کے وہ قضایا ہیں کہ درمیان حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و ابو سفیان
اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سلطان شام معاویہ اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور یزید پلید کے
میں واقع ہوئے کہ تفصیل انکی بیچ کتب سیر مشحون ہیں اور قصی بمعنی بعید ہے نام انکا زید ہے اور
لقب مجمع اور قضاعہ اور انکو قصی اور مجمع اسواسطے کہتے ہیں کہ قریش بعد از پراگندگی سعی انکی سے جمع
ہوئے اور صورت واقعہ اسطرح پر ہے کہ ایکمرتبہ بنی خذیفہ کو مکہ سے خارج کر قریش کو جمع کر کر منازل کو انپر
قسمت کیا اور ایک جماعہ کو کہ زیادہ شرف اختصاص رکھتے تھے مکہ میں جگہ دی اور بعضوں کو انہی مرتبہ میں
نازل ہوتی ظاہر مکہ میں جائے تعین کی اور زمرہ اول قریش اباطح اور فرقہ دوم کو ظواہر اور وجہ توصیف
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بالطحی اسی جہت سے ہے اور قصی انکو اس سبب سے کہتے ہیں کہ بعد از فوت پدر
اور ملازمت اور جدہ و شام میں جا کر چند مدت وہیں رحل اقامت ڈالا جب انکو نقصی یعنی مساعدت
قبیلہ اور قوم سے حاصل ہوئی یہ قصی لقب ہوئے بنظر اسکے کہ قصی بمعنی ابعد یعنی دور کیا ور اقصاہ سے
اور یہ دور پڑے تھے اپنی قوم سے اور وہ مکان کہ قریش نے جائے فیصل قضایا کے کلیہ قرار دیا تھا
انہوں نے اسکو بنا کیا دار الندوہ مجلس قوم اور جائے سخن انکے کو کہتے ہیں ندوہ لغت میں بمعنی سخن
گفتن اور ندی اور نادیہ بمعنی مجلس ہے لکھا ہے کہ قصی نے ایکدن ایام حیات میں اپنے اہل بیت کو جمع کیا
اور تقوی اور پرہیزگاری وصیت کی اور غضب الہی سے ڈرایا اور بعد از تمام نصیحت اپنے ہر ایک
فرزند کو ایک مہم پر نامزد کیا اور نقابت و امالت کو عبد مناف قرار دیا اور علم و ربانی شہادت کو
عبد الدار اور رفادہ کہ عبارت ضیافت حجاج ہے عبد العزی تفویض فرمایا اور سقایت لعزم اور
حجابت کعبہ اور رفادہ اختراعات انکے سے ہے اور کلاب بکسر کاف بمعنی مہر کر خصومت کرنا یا جمع کلب
اور کلب بالفتح بمعنی سگ اور مراد معنی کثرت ہیں جیسے کہ سباع بالکسر جمع سبع ہے سے بمعنی

درندہ نام کرتے ہین اور دا ب اعراب تھا کہ اپنے فرزندونکی اسطرح پر نام رکھتے ہین ایک اعرابی سے پوچھا کہ تم اپنے فرزندون کے نام ایسے بدشکل کلب اور ذیب کیون رکھتے ہو اور اپنے غلامون کو ایسے نیک نام مثل مرزوق و رباح کسواسطے موسوم کرتے ہو جواب دیا کہ نام کرتے ہین ہم اپنے فرزندونکے بنا بر تجدید دشمنونکے اور غلامون کے اپنے واسطے اور نام کلاب حکیم ہے اور بعضے کہتے ہین عروہ اور یہ سرو فخر قریش اور اشراف قبیلہ عدنان تھے اور بعد ازانکہ دیدہ کلاب بجمال قصی روشن ہوئے کہا بشارت ہو تجھکو معشر قریش کہ تمہیں فرزند کو شرف حاصل ہوگا بواسطہ صاحب ملت کے اسنے ظہور مین اویگا اور تمہاری اولاد بھی اس شرف سے محروم نہوگی جو کہ اسکی مکافات کریگا آفات حاجل و اجل سے سالم رہیگا اور وای اس شخص پر کہ بہ شکر و جفا کرے وعناد اور سرکشی کرے لیکن حقیقت اس کلام کی تا ظہور اسلام مخفی اور پوشیدہ رہیگی اور مدارج بزرگوار انکے مرہ ہین آثار النبوت اور مدارج مین لکھا ہے کہ یہ اول وہ شخص ہے کہ جمع کیا قوم عرب کو اور شرف یہ نہ تھی جمعہ کا نام روز جمعہ ہے جمع کرتے تھے اس روز مین قریش کو اور خطبہ پڑھتے تھے انپر اور نصیحت کرتی تھی انکو بہ بعثت پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم اور آگاہ کرتے تھے انکو کہ وہ اولاد میری سے ہے اور حکم کرتی تھی انکو بمتابعت حضرت خاتم الانبیا اور ایمان لانا ساتھ انکے اور انشا کرتے تھی اس باب مین اشعار کہ انمین سے ابیات ہین یہ شعر یالیتنی شاھد افحوای دعوتہ * اذا قریش تبغی الحق عند لانا * اور لکھا ہی کہ قریش جمیع امور مین بر اسکے دوربین انکے عمل کرتے اور انکے فرمان واجب الاذعان سی سرتابی نہ کرتے تھے اور یہ سطر انجام اسباب معیشت فقرا و مساکین مین ہمیشہ آمادہ رہتے تھے کہ سالہا سے قحط مین الوان اطعمہ انکی خوان ضیافت پر مہیا رہتا تھا اور ہمیشہ اپنی اولاد کو ارتکاب اعمال خیر و احسان اور طاعت خالق اور رعایت خلائق پر ترغیب دیتی انھون نے قریب سفر آخرت اپنی اہلبیت کو جمع کیا اور کہا کہ مین نے اپنی آبا و اجداد سے اسطرح سنا ہی کہ ایک پیغمبر عالیقدر ہماری نسل سے ظاہر ہوگا کہ عرب طاعت اسکی سعادت جانینگے اور کرانقیاد اسکی باندھینگے میری وصیت یہ ہی کہ نطفہ نبوت کو ارحام طاہرات مین کہ کفار اور سفہا سے نہون تفویض کرنا اور انکو معلوم ہو جسکی اصل کریم ہے اسکا قلب قبیح ہے اور جو کہ کسی کام مین افراط کریگا وہ طمع عنا مین گریگا اور جو کہ عواقب امور سے اندیشہ ناک ہوگا مقام عزت مین رہیگا اور کہا عمر بن یحیی نے کہ دین ابراہیم اور اسمعیل اجداد تمہارے کو تغیر دیا اور اپنی اولاد کو گمراہ کیا تمکو چاہیئے کہ بملت حنفی تمسک پکڑو کہ میرا باپ بھی تجھکو اسکی وصیت کی تھی اور لکھا ہے کہ انھون نے کلاب سے اپنی آخر عمر مین کہا کہ جو منصب سیادت میرے ساتھ تعلق رکھتا تھا تو تجکو رعایت زیر دستون مین طریقہ دیانت بمقتضائے وصیت اسلاف بہت لحوظ تھا اور سفہا قبیلہ کو افعال شنیع سے مانع آتا اور مجالس قوم استماع علم سے عزیز رکھتا تھا اب میرا ہنگام رحلت نزدیک ہے اور قریب ہی کہ تیری نسل سی ایک شخص ظاہر ہو کہ سروری شرق و غرب ارض بلکہ تمامی ملک و ملکوت اسکے ساتھ تعلق پکڑے اور تجکو میری وصیت یہ ہے کہ تو اپنے فرزند کو وصیت کرے تا بقرن ان پند اباً بعد بطن

عہد و شیاق لیوے کہ مردان اعمام اور دختران عمات کو کہ ہم کفو ہیں وصیت کریں کہ ہر امر میں عقل اور
علم کو کار فرماویں کہ فلاح نہیں پاتا وہ شخص کہ بمقتضائے علم عمل نہیں کرتا اور مخفی نرہے کہ سیر خواد شت
تیرے واسطے یہ ہیں صدق ستلزم عزو شرف اور فہم موجب مجد و بزرگی اور جود قرین فیروزی اور حسن خلق
مستوجب محبت خلق خدا عزاسمہ ہے دوست کوہ کوئی ہوئے کہ معرفت ایمان رکھی اور دشمن وہ ہی کہ راغب
لذات ہووے اور والد بزرگوار انکے کعب اشراف اور صنادید قریش میں تھے اور مرجع الیہم امور اور والد
بزرگوار انکے لوی مرجع اور ملجا قریش اور حاکم مطاع اور مقبول القول تھے اور والد بزرگوار انکے غالب
بمعنی شدت اور سختی عیش اشراف اور صنادید قریش سے تھے اور قبائل عرب مرجع الیہم امور میں انکو
گردانتے اور والد بزرگوار انکے فہر ہیں اور اہل تاریخ کی ایک جماعت اسپر ہے کہ لقب انکا قریش ہے اور
جملہ قریش اپنے نسب کو انسے نسبت کرتے ہیں اور جو کہ فرزند فہر نہیں ہے اسکو قریشی نہیں کہتے ہیں بلکہ کنانی
کہتے ہیں اور بعضوں کے نزدیک قریش لقب نضر بن کنانہ ہے اور انکی اولاد کو قریشی کہتے ہیں اور قریش کی وجہ
تسمیہ انکی بیچ قریش چند وجہ ذکر کرتے ہیں مشہور یہ ہے کہ قریش نام ایک جانور بحری کا ہے کہ وہ
مچھلیاں کھاتا ہے اور اسکو کوئی جانور نہیں کھاتا اور یہ غالب آتا ہے سب جانوروں پر اور غالب ہے
اوسپر کوئی جانور اور صراح میں بعضے شعرا متقدمین سے اکثر ابیات شاہد اس معنی پر انشا کی ہیں اور بعضے
کہتے ہیں کہ یہ جمع ہوے حرم میں بعد اسکے کہ متفرق ہوے تھے تقرش بمعنی جمع ہونا اور فراہم گردانیدہ
کے ہے اور بنا بر اسکے کہ اہل تجارت اور کسب تھے قریش بمعنی کسب کرنے اور جمع آنے کے بھی آیا ہے اور
بعضے کہتے ہیں جب خلق حج کے واسطے آئی اس قوم نے تفتیش حال فقرا کی اور انکو کچھ دیا تو تقرش
بمعنی تفتیش کے ہے اور صراح میں لکھا ہے کہ تقریش ورغلانا اور اقتراش سعی کرنا قصد ہے اور انکو انکے والد نے
مرض موت میں وصیت کی کہ اے صفات نفس زکی یہ ہے کہ قبل از وقوع مصائب اس سے پرہیز کرے جب
بے اختیار کوئی حادثہ لاحق ہو تو عروۂ وثقائے صبر و تحمل کو پکڑے چوکہ میں باز رہ ہوتی ہیں ہو ن وظیفہ
یہ کہ ہرگاہ خوف اشتغال نائرۂ فساد اہل فساد مکنون ضمیر ہو چاہیے ہے کہ اطفال اسکا آب شکیبائی عمل
میں آئے اور بے صبری اور بیصرفگی نکیجاوے ولیکن یہ دولت اسوقت حاصل ہو کہ تعلق اور تقاضا لذات کو
اطراف و جوانب بدن سے بعید نہ جانے اور ہر ذیحیات کو اہل ممات سے تصور کرے اور تصور سے بال پر قانع ہو کر
وظائف شکر بجالاوے کہ وہ قلیل نہ اوس کثیر سے ہے کہ قناعت سے منتظم نہو یگا تخصیص کر اوسکی پاس
ہو اور والد بزرگوار انکے مالک ہیں روضۃ الصفا میں لکھا ہے کہ قریش عبارت انسے ہے اور اطلاق لفظ
قریش کے فہر پر دو وجہ مناسب لکھی ہیں کہ انکی مناسبت سے انکی اولاد کو بھی قریش کہتے ہیں اول یہ کہ دریا میں
ایک دابہ ہے کہ دوابِ بحری پر مستولی ہے اور وہ بقریش منسوب ہے جب فہر بن مالک قریش و اسمٰعیل اور
تمام اکثر قوم عرب پر یا پایا اسکو قریش کہنے لگے [illegible] کہ قریش را خود ہی تقریش سے اور تقریش بمعنی تفتیش ہے

اور جو کہ یہ جو یائی حال مردم کما ینبغی کرتے اور مراسم رعایت بجا لاتے تو بقریش ملقب ہوئی اور بعضے کہتے ہیں کہ
مشتق ہے قریش سے بمعنی کسب یعنی جو اپنے متعلقوں کو اکثر تجارت بھیجا کرتی تھی تو لوگ انکو قریش کہنے لگے
چوتھی یہ وجہ مختار الیہ اور صحیح ہے کہ نزدیک بعضے از اہل لغت قریش بمعنی فراہم کرنے کے ہے اور نضر نے بنا بر اسکے
کہ اولاد اقربا و تمامی اپنے کو جمع کیا اس اسم کے ساتھ ملقب ہوئے اور والد بزرگوار انکے نضر ہیں کنیت انکی
ابو نضیر ہے روایت کرتے ہیں کہ نضر ایک شب اپنے حجرے میں سوتے تھے ایک آواز سنی کہ یا ابو نضیر ہمنے
تجھکو مخیر کر دیا درمیان ملک ظاہری اور عزت ابدی کے کہا یا رب قد اخترت ابقی الابد یعنی کرنے
میرے تحقیق اختیار کی ہیں نے وہ چیز کہ باقی ہے ہمیشہ اور ہنگام وفات اپنی اولاد کو جمع کیا اور بصلاح
وانصاف خلق ترغیب اور بخل و حسد سے ترہیب کی اور سیادت عرب انسے تعلق رکھتی تھی اور مرجع الیہ
انکی تھی اور ایک روز انہوں نے قبل از رحلت قوم کو جمع کیا اور کہا کہ تم فرزندوں ابراہیم و اسمعیل پیغمبر ہو
کہ مجد و بزرگی آبا و اجداد سے تمکو پہونچی پس اپنے ملحوظ رکھو اور بشکرانہ اسکے سرداری عرب نے تمہیں قرار دیا امر احکام الہی
کی تعظیم کرو اور خالصاً للہ باعمال صالحہ تقرب ڈھونڈھو اور امور منکرہ و ناشائستہ سے اعراض اپنی نفس پر
واجب جانو اور عقود دائم اپنا در دیگر اور جو کہ تمسے قطع کرے اسکے ساتھ ہم پیوند ہو اور اکفا سے شادیاں
اپنے بیٹے بواسطہ قلت اموال اعراض کرو کہ مال باطل اور زائل ہے اور والد بزرگوار انکے کنانہ بن خزیمہ باکثرت
صفات نیک قوم عرب میں مشہور رکھتی اور بالخصوص صفت سخاوت اور وسعت اخلاق ایسی غالب انکی طبیعت پر تھی
کہ اوقات تنگدستی میں بھی بذل و ایثار میں بقدر مقدور دریغ نکرتے تھے اور حالات عیش و تعب میں کلمہ
مگر وہ ہیچ حق اعدائے انکی زبان پر نہ آیا تھا بالجملہ آخر ایام حیات میں انہوں نے بھی حسب عادات آبائے
کرام اپنے وصایا سے سپاہت نور محمدی اپنی اکثر اولاد کو کی اور بروقت ورود قابض ارواح نقد حیات کو
تفویض اسکے کیا اور والد انکے مدرکہ ہیں کہ نام انکا عامر یا عمرو ہے اور انکو مدرکہ اسواسطے کہتے ہیں کہ جو
عز و شرف انکے آبا و اجداد رکھتے تھے اسکو انہوں نے دریافت کیا اور متصف اسکے ہوئے اور بعضے کہتے
ہیں کہ ایکدن ایک خرگوش کے پیچھے دوڑے اور اسکو پایا اسواسطے انکا مدرکہ خطاب ہوا اور اس لفظ کی تعبیر
پائی اور بہر تقدیر پائی ہوئی اس کلمہ میں سبقت کیونکہ اسکے یہ معنی کلام عرب میں متعارف ہیں اور والد بزرگوار انکے الیاس
ہیں روایت کرتے ہیں کہ ہرگاہ دیدہ ابوین بعد از یاس مشاہدہ جمال فرزند انکی روشنی پذیر ہوئی لاجرم بالاسم موسوم
کیے گئے اور بعد از اکتساب فضائل اور عروج معارج شرف ابنائے بنی اسرائیل کو کہ شریعت ابراہیم و طریق مستقیم
سے منحرف ہو گئے تھے اور سالک مسالک وادی ضلال تھے باتباع ملت خلیل الرحمن دعوت کی جب کہ خوبی دانش
اور کمال انکی عرب پر ثابت ہوئی تو حکمی اور رای دانی کو متابعت انکی پابندی اور یہ ممدوح آفاق و عصر ہوئے چنانچہ قصائد شعرائے عرب
انکی مدح میں بہت ہیں اور پہلے وہ شخص ہیں کہ بنا بر ہدیہ خانہ کعبہ اونٹ بھیجے اور آخر زندگانی میں بیماری سل انکو عارض
ہوئی انکی بی بی نے کہ خندف نام تھا نذر کی کہ بعد از موت شوہر کسی سقف کے سایہ میں نرہے اور اپنے نفس کو

کسی کے عقد مین نہ لاوے اور لباس سکلات کبھی نہ پہنے غرضکہ بعد از فوت شوہر خندف نے اپنی وفات تک زیر
قیام کیا اور فیافی حیرت اور وادی سرگردانی مین پھرا کی تا آنکہ وہ بھی رحیل ملک بقا ہوئی اور انکی والد مضر
بہت تقویت ملت حنفی مین ساعی ہوئی اور شریعت ابراہیمی نے اُنسے رونق بہت پائی اور اول سبے فدائ
شتر جہت خانہ کعبہ انھون نے کیا اور بعضی کہتے ہین حد شتر بھی انکے مخترعات سے ہے اور والد انکی نزار ہین اور کنیت انکی
ابو ربیعہ ہے اور ابو آباد بھی کہتے ہین لکھا ہے کہ نزار انکا اسواسطے نام رکھا کہ ہنگام ولادت انکی والد نے شکرانہ
مین ہزار شتر قربانی کئے خلائق نے باسراف انکو منسوب کیا انھون نے کہا ایسی نعمت کے مقابل مین کہ خدا تعالی
نے مجکو ارزانی فرمائی ہے مین ابتک اسکو اندک شمار کرتا ہون اور آثار النبوۃ مین لکھا ہے کہ نزار مشتق ہے نزر
سے کہ بمعنی اندک ہے مشہور ہے کہ جب نزار پیدا ہوے انکے باپ نے انکی دونون آنکھون مین نور محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مشاہدہ کیا اور بکمال سرور و ابتہاج انکو حاصل ہوا مساکین اور فقرا کو طعام کھلایا اور کہا یہ سب
اس فرزند کے حق مین اندک ہے اسی رعایت سے نزار انکا نام رکھا کہتے ہین کہ نزار مال بہت رکھتے تھے اور
درحال نزع وصیت کی تھی کہ نقود مضر کو دیوین اور خیول ربیعہ کو اور عبید آباد کو اور تمامی اموال اور
فرزندون کو اور والد انکے معد ہین اور معنی اسکے نقل اور ثمر تازہ کے ہین چونکہ بمرتبہ کمال تازہ رو تھے
موسوم اس نام کے ہوئے اور از بسکہ بمشاہدہ خندہ روئی انکے جن و انس انگشت تعجب دانتون مین
پکڑتے تھے کنیت انکی ابو قضاعہ ہے اور انکے آٹھ فرزند تھے از انجملہ مشہور ہین قضاعہ عمر بن معد اور آباد بن معد
اور نزار بن معد اور روایت کرتے ہین کہ ابناے معد نہایت شجاع اور دلیر تھے چنانچہ ضحاک بن معد با چہل
نفر ایک جماعت کثیر بنی اسرائیل پر کہ کمیت قلم تحریر تعداد انکے سے عاجز آئی اور کمیت انکی احاطہ حصار سے
افزون چڑھ گئے اور بعد کوشش و کوشش مفتوح ہوئے اور اموال غنایم انکا غارت و تاراج کیا اور
بقیۃ السیف یہود کو اسیر و دستگیر لیگئے بنی اسرائیل نے استغاثہ انکی زیادتی کا اپنے پیغمبر وقت سے کیا تا نبی خدا انکے
حق مین دعا کرے کہ بلا ان پر نازل ہووے انکے پیغمبر نے رو بقبلہ ہوکر چاہا کہ بموجب درخواست انکی قیام کرے
ناگاہ وحی الہی نازل ہوئی کہ اس طلب سے دست بردار ہو کہ جو خاتم النبیین اور افضل ترین اولین و
آخرین انبیا جملہ اولاد اور احفاد اُسکے سے ہوگا دعا سے بد انکی حق مین قبول نہوگی اور معد بیٹے عدنان
کے کہتے ہین کہ ایک دن عدنان ایک جا تنہا جاتے تھے یہودیون نے کہ انسے عداوت قلبی رکھتے تھے انکے
عقب مین جاکر انکو دو پہاڑون مین گھیر لیا عدنان نے اتنا محاربہ کیا کہ انکا گھوڑا گر پڑا اور متوجہ قلہ کوہ
ہوئے دشمنون نے پہونچکر انکو ایسا ستایا اور تنگ کیا کہ اُسوقت بدرگاہ حافظ حقیقی ملتجی ہوئے اور
بصد رجوع بجناب الہی یک ہاتھ غیب سے پیدا ہوا اور انکو اٹھا کر قلہ کوہ پر لیگیا اور ایک آواز ہولناک
بگوش اشقیا پہونچی کہ سب اُسکے خوف سے ہلاک ہوگئے الحاصل یہ بھی ایک ثمرہ تھا معجزات باہرہ حضرت
خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور عدنان سے نسب شریف بالاتر نہین بیان کیا جاتا بروایت صحیح

کسواسطے کہ اہل علم الانساب کو اسمین اختلاف ہے جیسا کہ حدیث نبوی سے واضح ہے اور ظاہر بواسطہ کسی مصلحت کے
حکمت الٰہی بھی اس امر مین مقتضی نزول وحی نبوی اور آنحضرت سے بھی پہونچا تا سلسلۂ انساب جدا کا متصل تا
ابو البشر نہ پہنچایا اسواسطے قلم مشکین رقم نے بھی اس مقام مین سر رشتہ خاموشی بیگفتگو کھینچا ولیکن یکسیت خوشخرام قلم
میدان بیان پر وقایع صادقہ اجداد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مین کہ قبل از ولادت باسعادت حضرت خاتم رسالت
نخر وجود و باجود آنحضرت دکھی تھی شب بر تعبیرات غیر امین جولان پاتا ہے پوشیدہ نرہے کہ ایک خواب مرثد ابن عبد
کلاب سے افواہ رجال سے مسموع ہے کہ مرثد موصوف کہ ملکات عرب مین ایک بادشاہ ذیشان و شوکت تھا ایک رات
اسنے ایسا خواب ہائل دیکھا کہ اسکی مہابت سے مثل بید لرزاں بعد از بیداری صفحۂ خیال کو حالات مفصلہ منام سے
معرا پایا غیر ازین کہ خوف عظیم اسکی خاطر پر مستولی تھا لہذا اسنے اپنی ماں سے کہ علم کہانت سے کچھ بانصیب بھی
تھی اپنی پریشانی سے بیان کیا اور تعبیر کا طالب ہوا اُسنے بواسطہ نسیان خواب جواب سے عاجز ہوکر تمامی کاہنان
بلاد عرب کو بلایا اور ماجراے گذشتہ اُنسے بیان کیا سب نے متفق اللفظ ہوکر کہا اگر صورت واقعہ سے ہمکو آگاہ کر دے
البتہ اُسکی تعبیر مین ہم ذہن لگاتے چونکہ خواب بالکل فراموش ہوا ہے تمہاری طرح ہم بھی اس باب مین کچھ کہہ
نہین سکتے پس چون انکشاف اس مطلب کا ضمیر مرثد مین راسخ رہا یہ ایکروز تنگدل ہوکر بہم شکار شہر سے باہر آیا
صحرا و بیابان مین طواف کر رہا تھا کہ ناگاہ نظر اسکی ایک آہو پر پڑی اُسنے بارادۂ شکار اُسکے پیچھے گھوڑا ڈالا اور
تا دور اسکے تعاقب مین تنہا گیا چنانچہ اہل لشکر بہت پیچھے رہ گئے اور یہ کثرت حرکت اور شدت حرارت
آفتاب سے بیتاب ہوکر متلاشی سایہ ہوا کہ ذرا وہان استراحت کرے اس اثنا مین دامن کوہ اسکا گذر ہوا اور دو تین
گھر کہ وہان آباد تھے دکھائی دیے یہ اسطرف متوجہ ہوکر ایک دروازے پر ان گھرون کے سوار کھڑا رہا کہ استقبال
اس حال کے ایک عجوزہ ایک گھر مین سے نکلی اور اُسنے عرض کیا بیت رواق منظر چشم من آشیانۂ تست
کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست + مرثد بن کلاب بموجب کہنے اس عورت کے وہان اُترا اور اندرون خانہ
جاکر فرش پر باستراحت تمام آرام لیا اور گرمی شکارگاہ سے آسودہ ہوکر کچھ دیر سو رہا جب بیدار ہوا
اور آنکھ کھولی اپنے سرہانے ایک دختر بیٹھی دیکھی کہ طراوت رخسار اسکی بہشت برین پر طعنہ زن تھی
اور نسیم زلف عنبرین اسکی ہواے اردی بہشت سے حکایت کرتی تھی اُسنے مرثد سے کہا کہ ای شہریار
واجب التعظیم امید کہ اسباب تفرقہ سے محروس و مامون ہے کچھ آرزوے طعام ہو تو ارشاد ہو
مرثد اس سخن سے کہ مستلزم اُسکی معرفت کا تھا متوہم ہوا کہ مبادا کوئی دشمن مجھپر مستولی ہو جاوے اور
اوج سلطنت سے تحت حضیض ذلت گرا دے لاجرم جواب سے تغافل کر کے بجانب دیگر ملتفت ہوا دختر نے
کہا اے بادشاہ وہم کو خاطر اشرف مین راہ نہ دینی چاہیے اور طریق اندیشہ مسدود کرو کہ نیر بخت بلند تیرا
مرتفع ہے رجا سے واثق ہے کہ ہم عطایاے ارجمند تیرے سے محظوظ و منتفع ہووینگے اور بعد اس مقال کے
الوان اطعمہ حاضر کیے جب بادشاہ تناول طعام سے فارغ ہوا دختر نے ایک قدح شیر خالص اسکی پینے کیواسطے

دیا عزیز کو لطف تقریر اور حسن دلپذیر دختر بہت پسند آیا حتی کہ تمنا سے مناکحت اسکی ذاسکے ضمیر مین سوغ
پایا پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے جواب دیا کہ عفیرہ فرخندے کہا وہ شخص کہ تو جسکو ملاکت دمیزرین خطاب کرتی ہے
جانتی ہے کہ کون ہے دختر نے کہا بادشاہ با استقلال ہے کہ جمع کا ہنان اور رہبران عرب کو بنابر انکشاف
عقدۂ ضمیر اپنے کے جمع فرمایا تھا اور اس مشکل کا حل اسنے نہوا وہ آپ ہی تو ہین فرخندے کہا اس
واقعۂ مبہم سے تجھکو کچھ منکشف ہوا ہے عفیرہ نے کہا ہان خواب میں کہ دیکھا تھا ہول فراوان وجود شہریار
شہریار تھا اگر حکم ہووے تو شمہ اُسمین سے کہون فرخندا استماع اس حدیث سے مسرور و بتہج ہوا اور اسکو
بیان کا مبالغہ کیا اُسنے کہا اے بادشاہ تو نے خواب مین دیکھا کہ بگولہ پیدا ہو گا اور بالآخر متعاقب ہوا
آسمان متوجہ ہو کر قریب افق پہونچے اور انمین سے آگ چمکتی تھی اور دھوان انمین سے نکلتا تھا اور بعد ازین
ایک چشمہ آب رواں صاف مشاہدہ کی اور مقارن اس حال کے ایک آواز سنی کہ خلائق کو اُسکے
پانی پینے پر دعوت کرتی اور کہتی تھی کہ جو کوئی اس پانی مین سے بتدریج تجرع کرے یعنی بعدل ہوئے سیراب
ہووے اور جو کہ بظلم و تکلیف شرب ہووے اور حرص کو اپنا شعار کرے انجام مین خسران و ضلال اسکو
نصیب ہوگا فرخندے کہا صورت واقعہ یہی تھی جو تو نے بیان کی اب تقریر خواب صادق کو بہ تعبیر موافق
مقرون کر عفیرہ نے کہا کہ وہ بگولا عبارت بادشاہون سے ہے اور آتش مخالفت اور موافقت
انکی اور چشمۂ آب عبارت ہے منہل شریعت بیضا سے اور وہ کہ خلق کو پانی پینے پر دعوت کرتا تھا
ایک پیغمبر شفیع مبعوث ہووے کہ مردم کو بانجوۂ شریعت دعوت فرماوے جو کہ صاحب اعتدال و انصاف ہو
متابعت اُسکی کرے اور تشنگی بادیہ غوایت سے خلاصی پاوے اور جو کہ مرتکب افراط ہوا اسکی ساتھ مخالفت
کرے اور غریق بحر ضلالت ہووے فرخندے سوال کیا کہ یہ پیغمبر بصلح مبعوث ہوگا یا بحرب عفیرہ نے جواب دیا
کہ بعزت فرزندۂ آسمان رسم خونریزی کی کہ خلاف حکم الٰہی ہو بر طرف کرے اور دختران ملوک مانند کنیزان لیجاکر
بردہ بناوے کہ جو کوئی اسکی مخالفت کرے بذلت و خواری گرفتار آوے پھر فرخندے کہا خلق کو کس چیز پر
دعوت فرماویگا کہا ترغیب بصوم و صلوٰۃ وصلۂ رحام و کسر اصنام اور رجوع مخصوص بطرف حضرت
ملک العلام دیگا اور احکام اجتناب اور ارتکاب عبادت اوثان اور فرمان دوری ملاہی و مناہی کریگا
اسنے کہا کونسے قبیلہ مین سے ہوگا جواب دیا کہ اولاد مضر بن نزار سے ہے اور وہ اپنی قوم سے محاربات کریگا تا آنکہ محکوم
حکم قضا شیم اسکے ہونگے پھر پوچھا کہ جب وہ مصروف تادیب قوم اپنی ہوگا نصرت و معاونت اُسکی کون فرماویگا
کہا وہ اشراف کہ دیدۂ بصیرت اُنکا بنور معرفت روشنی پذیر ہوگا القصہ جب جواب و سوال جانبین تمام ہوئے
فرخندہ اندیشہ مین گیا کہ عفیرہ اکو کس طرح خطبہ فرماوے اور اسنے یہ امر افراست دریافت کیا کہا اے بادشاہ خواہندہ میرا
ایک غیور بلیاک ہے تم اسکے ہم پایہ ہو سکوگے یہ بات سنکر اسنے سر دامِ دام وا کیا اور جھٹ پٹا اور سبیل تعجیل سوار ہوکر اپنی
سپاہ سے ملحق ہوا اور مدت تک پھر بدیہ عفیرہ اسکے پاس بھیجے اور حکایت اس شاہ مالیجاہ سی بر صفحات روزگار

یادگار رہے اور ایک خواب ربیعہ بن نصر ہے اخبار رجال سے مسموع اور متون کتب مین مکتوب ہے کہ ایک
حکام دیار عرب سے یمن کا تھا ایک مرتبہ اسنے بھی خواب ہولناک دیکھا اور بسبب اتفاق بر وقت بیداری اسکو
فراموش ہوا واسطے رفع تردد کے اسنے معبران ولایت اپنی کو جمع کیا اور ان سے انکے صورت واقعہ انسے کہی تعبیر
خواب سے استعلام چاہا انہون نے کہا کہ خواب نامعلوم کی کیا تعبیر کرین ربیعہ نے غضبناک ہو کر کہا غرض تربیت
تمہاری سے اس مدت تک یہی تھی کہ جو کوئی مشکل درپیش آوے تو اسکے حل مین اقدام کرو اگر یہ واقعہ
مبہم رہیگا تو تمکو سیاست کرونگا ایک نے انمین اسکو سطیح اور شق نشان دیکر کہا کہ یہ دو شخص دانا ترین
روزگار ہین عجب نہین ہے کہ حل اس عقدہ بالانحل کا انکے ناخن تدبیر سے ظہور مین آوے بنا بران ربیعہ نے
اول سطیح کاہن کو طلب کیا اور مافی الضمیر اپنے سے استعلام کیا سطیح نے جواب دیا کہ تو نے اسطرح سے خواب
خواب دیکھا کہ آتش یا ریک آئی رنگ اسکا مانند سبو دا اور تمام خلق یمن کو جلا دیا اور بعضے کہتے ہین سطیح نے کہا
اے بادشاہ تو نے مشاہدہ کیا ہے کہ ایک چیز سوختہ مانند خاکستر تاریکی سے باہر آئی اور مجموع اہل دیار تیرے نے
اسمین سے کھایا اور بعضے کہتے ہین سطیح نے کہا کہ انگر سیاہ تاریکی سے نکلی اور اس سے زمین تہامہ یعنی یمن کو
آگ لگی اور تمام صاحبان استخوان کے کاسہ سر کو جلا دیا بالجملہ جب سطیح نے اسکی خواب کو جسطرح دیکھا تھا
تقریر کیا ربیعہ نے کہا تو نے سچ کہا اب تعبیر اسکی کیا ہے اسنے قسم کھا کر کہا کہ حبشہ سے ایک لشکر آویگا اور تیری مملکت
مالک ہووے بادشاہ استماع اس سخن سے پریشان خاطر ہوا اور پوچھا یہ حادثہ میرے زمانہ مین ظہور پاویگا
یا بعد میرے اسنے کہا کہ ساٹھ برس بعد تیرے زمانہ کے سیف ذو یزن یمن پر مسلط ہوگا پھر ربیعہ نے کہا بادشاہ
زنگبار کے پاس ملک حبش پائدار دوام رہیگا یا نہین جواب دیا بعد ہفتاد و چند سال کے سیف ذی یزن
جانب عدن سے آویگا اور مملکت حبشیہ پر مسلط ہوگا ربیعہ نے پھر پوچھا کہ حکومت خاندان سیف ذو یزن
مین دائم رہیگی یا مدت قلیل مین زوال پذیر ہوگی جواب دیا کہ بعد از حکومت سیف ذی یزن باندک
فرصت ملک مین ایک پیغمبر عالیقدر مستقل ہوگا ربیعہ نے سوال کیا کہ وہ عالیجاہ کونسی قوم مین ہوگا کہا
اولاد غالب بن فہر سے اور مملکت اُسپر راستی قرار پکڑیگی تا روز قیامت ربیعہ نے جو کہ ملت حنیفہ سے
بیگانہ تھا اور بقیامت ایمان نرکھتا تھا اس کلام سے تعجب کیا کہ قیامت بھی کچھ شے ہے کہ ہوگی سطیح نے کہا
قیامت ایکدن ہوگا لولانی کہ خالق کائنات سب مخلوق اولین و آخرین کو اُسمین جمع فرماکر حساب افعال
و اعمال انکا کریگا نیکوکار بپاداش کردار نیک جنات عدن مین جاوینگے اور بدکردار بجزاے بد بدرکات
جہنم مین گرفتار ہونگے بادشاہ کو تعجب زیادہ ہوا سطیح نے کہا سوگند کھاتا ہون مین بسرخی آخر روز
اور سیاہی اول شب کہ بہشت اور دوزخ حق اور جو کچھ مین نے کہا صدق ہے جب سطیح جواب و سوال بادشاہ
سے فارغ ہوا شق کو طلب کیا اور اسنے بھی خواب بادشاہ کو اسطرح تعبیر کیا کہ باقوال سطیح
موافق تھا اور شمہ ہول روز رستاخیز بھی بیان کیا بادشاہ کو جو ان مواعظ عمدہ سے انتباہ کامل

حاصل ہوا تو بہت سا رویا اور یہ نبوت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سائر حالات اور خرابی
ایمان لایا اور اندیشہ ناک ہوکر اپنی اولاد کو بجانب بابل عجم بھیجکر ایک گروہ اولاد ساسان مین سے کہ اس زمانہ مین بادشاہ
تھا سفارش کی شہریار عجم نے برعایت سفارش اس جماعت کو کنار فرات پر ایک مقام دلکش مین اتارا کہتے ہین
نعمان بن منذر فرزندان ربیعہ مین سے ہے اور صاحب روضۃ الاحباب نے اس خواب کو بہ نفر بن ربیعہ منسوب کیا
ہے اور چونکہ سطیح عجیب الخلقت اور نہایت مہارت عظیم کہانت مین رکھتا تھا چنانچہ کمال اسکا اس خبر یا سے
غیب مذکورہ سے ظاہر ہے اور آئندہ بھی مقام لائق مین یہ مذکور ہونگے لاجرم تفصیل احوال خاص
اسکے کی نظر بصیرت مین مناسب متصور ہوئی جاننا چاہیے کہ ارباب اخبار نقل کرتے ہین کہ ولادت
سطیح کاہن ایام سیل عرم مین ہوئی اور اُسنے تا زمان طلوع کوکب درخشان حضرت مقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ
والسلام زندگانی پائی اور عمر اسکی چھ سو برس تک پہونچی بعضے کہتے ہین عرم نام ایک بند کا ہی کہ بلقیس نے
دیار سبا مین بنا کیا تھا اور یہ یقین مقرون ہوئے کہ بخشندہ بے منت نے اہل سبا کو منظور نظر عنایت فرما کر
ساکن مقبول اور بساتین مرغوب اور اشجار پر اثمار اور فواکہ بیشمار ارزانی کیے تھے اور اپنے رسول مقبول کو
اُس جماعت پر ارسال کیا ولیکن کم قسمتون نے قدر نعمت الٰہی نجانکر نصائح نبوی سے اعراض کیا تھا بنا برآن
دریاے قہر الٰہی متلاطم ہوا اور سیل عرم نے پہونچکر منازل اور مواطن اس قوم ناعاقبت اندیش کی خراب کردے
اور چونکہ عذاب استیلاے آب سے بچے منجملہ انکے سطیح بھی ہے کہ اُس دیار سے ہمراہ جماعت سفر کرکے شہر
شام مین متوطن ہوا منقول ہے کہ اسکے اعضا مین کہین استخوان نہ تھے الا کاسہ سر اور ہاتھ اور انگلیان اور
بعضے کہتے ہین کہ مثل دُم اُسکا سینہ مین تھا اور قدرت قیام وقعود مطلق نرکھتا تھا مگر جبکہ اُسمین ہوتک بار سے
تو متحرک ہوتا تھا لکھا ہے ہرگاہ چاہتا کہ کہانت کرے اور امور مخفیہ پر خبر دیوے اسکو مانند مشک پر آب
جنبش دیتے اور بسان جامہ پیچیدہ مجالس مین لیجاتے اور یہ وہ مرد ہے کہ کہتا تھا ایک جنون مین سے
کہ زمان مکالمہ حضرت عالم الغیب با موسی علیہ السلام کوہ طور پر استراق سمع کرکے مغیبات پر واقف ہوا تھا
وہ مجھکو قضایاے نہانی سے خبر دیتا ہے اور مین آدمیون سے کہتا ہون اور بعضے کتب مین مرقوم ہے
کہ جب سطیح نے وفات پائی علم کہانت بالکل جاتا رہا لیکن یہ حرف مخالف جمہور مورخین ہی اصح اسطرح
ہے کہ بزمان بعثت حضرت خواجہ کائنات سب کاہن اخبار امور مخفیہ سے ممنوع ہوئے حیثیت چنانچہ ہوکر
اُس مقال کا ذکر ابو عامر راہب ہی کہ جنون سے اخبار غیر کاذب اسکو بھی پہونچتے تھے چنانچہ تفصیل
اس محل کی روضۃ الصفا مین لکھی ہے کہ خزیمہ بن ثابت سے منقول کہ ابو عامر راہب نے پیش از
ولادت باسعادت حضرت خاتم الرسالت شرک و بت پرستی سے دست بردار ہوکر ملت حضرت ابراہیم
علیہ السلام رجوع کی اور پلاس پہن کر ہر طرف پھرتا تھا اور احبار یہود اور علماے نصارا سے
خصوصیات شریعت حضرت خلیل الرحمٰن پوچھتا تھا تا انکہ اسکو بعثت نبی آخر الزمان اور احبار دین

ابراہیم سے خبر دی ابو عامر بعد استماع اس خبر کے پیوستہ مدائح بہتر و بہتر وہان عبد مناف کیا کرتا تھا
اتفاقاً ایکدن محفل سران اوس اور خزرج مین مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشغول تھا ابولہاشم جو
نے کہ یہ بھی موجودون مین سے تھا کہا اے عامر اگر تو اس پیغمبر کو دیکھیگا تو تعریف اور توصیف اسکی مین بیشتر مبالغہ
کریگا ابو عامر نے کہا مینے اسکے اتنے وصف سنے ہین اور یہ بولیسے تھے ہین کہ گویا مین اسکے دیدار فیض آثار سے بہرہ [illegible]
مشرف ہوا ہون اور ہر لحظہ اور ہر لحظہ باستلذاذ شرائف ظاہری و باطنی محفوظ و متلذذ رہتا ہون ابولہاشم نے
متعجب ہوکر کہا یہ تو ہوسکتا ہی کہ علما نے اسکے وصف کتب سماوی سے معلوم کیے ہون لیکن استماع اوصاف
اسکا پرون سے خالی از عجائب غرائب سے نہین خلاصہ مطلب یہ کہ حدیث جنیان کو بیان کر ابو عامر نے کہا
مینے ایکمرتبہ شنا کہ ولایت یمن مین ایک شخص مشہور کہانت مین بینظیر پیدا ہوا ہے از روے ملاقات اوسکی دامنگیر
ضمیر ہوئی شہر حرام یعنے ماہ رجب مین کہ عرب نے شمشیرہاے ادا ز نیام مین کی تھین متوجہ یمن ہوا اور چاندنی
راتمین اونٹ دوڑتا ہوا چلا جاتا تھا کہ خواب نے مجھپر غلبہ کیا جب بیدار ہوا ایک بیابان منکر مین دیکھا [illegible]
نظر کی چند جا دور سے آگ مجھکو نظر آئی کہ ہر ایک انمین سے مثل ستارہ درخشان تھی ان آتشون کیطرف روانہ
ہوا جب نزدیک پہونچا اُنکے گرد ایک جماعت مینے دیکھی با صورتہاے مہیب کہ باشکل انسانی مشابہت
کلی رکھتے تھے اس جہت سے ہراس عظیم نے میری خاطر پر استیلا پایا اور ایک خوف قوی میرے اونٹ
پر غالب آیا تا آنکہ شدت دہشت سے وہ بیٹھ گیا اور لرزہ اندام راکب و مرکوب پر طاری ہوا اسحالمین
مینے اپنے اونٹ پر سے گرا دیا بعضے انمین سے میریطرف دوڑے اور مینے فریاد و غوغا کیا چند کس اور
وہین سے واسطے ہٹانے اونٹ کے میریطرف آ لیے اور حمایت مین مصروف ہولیے چار نفر انہین سے
تحیت کہکر میرے پاس بیٹھ گئے اور ایک نے ان چار مین سے مجھسے کہا تو کس قوم مین سے ہے مینے
کہا قبیلہ غسان سے کہا کونسے بطن سے مینے کہا بطن قبیلہ سے اور قبیلہ نام اس عورت کا ہے کہ اوس
اور خزرج فرزند اسکے ہین پوچھنے والے نے کہا تو کیا دیکھتا ہے اٹھون اور تجکو قتل کرون مینے کہا
نہین آخر مینے تمھارے ساتھ پناہ اختیار کی ہے جب یہ کلام مینے کیا مقصود میرے سے استفسار
کرنے لگے مینے صورت حال ظاہر کی اور کہا ہم اخبار مغیبات مین قول کاہنون پر اعتماد رکھتے ہین
کہ وہ تمسے سنتے ہین اور ہمسے کہتے اب بوسیلہ تمھارے بعض قضایاے آئندہ بواسطہ تمسے پوچھا
چاہتا ہون تین شخصون نے انمین سے چوتھے کیطرف اشارہ کیا کہ دانا ترین ہم مین وہ ہے اس سے
سوال کر مینے اپنا مطلب اس سے پوچھا اسنے کہا اے ابو عامر ہر آئنہ شتاب ہو کہ اون شتران بارکیا میان
کہ آدمیون کو جنگ پر تحریص کو جاوین اور البتہ فرود آوے ایک شخص انپر کہ مہار ہر یہ خود کے دماغ مین
کرے اور خاموش کرے شخصون کو بدرستیکہ ظاہر ہووے وہ شخص کہ شکنندہ گردن کشان روم
و فارس ہوا ابو عامر کہتا ہے مینے پوچھا کہ یہ شخص بادشاہ ہوگا کہا نہین پیغمبر ہوگا بنی ہاشم سے

باشرف اور وقار پھر ہمنے استفسار کیا کہ صفات آسکے کیا کیا ہونگی کہا درخشان رو ہوگا اور میانہ قد
جب دیکھیے باآرام دیکھیے اور کبھی ہو کہ سبب دیکھے اگر کسی سے آزردہ ہو صبر کریگا اور مقام انتقام میں
تعجیل روا نرکھے اور اسکی چشمان نازنین میں کحل مطبوع ہوگا اور مہر نبوت درمیان دو کتف اسکے مختوم
اور ناخواندہ و نانویسندہ ہو ایک دن تحسین لاوے نبوت وہ ہو دوسرے کہ پیروی اسکی کریگا اور مخالفت اسکے
دست سے فرشتے لکھتے ہیں کہ نویسندگان اعمال عباد میں ابو عامر کہتا ہے کہ جب یہاں تک پہونچا وہ
پیر روشن ضمیر اٹھا اور ان تینوں نفر کے ساتھ روان ہوا اور میں رہ گیا سب غائب ہوگئے اور میں
بقیہ شب وہاں بسر کی اور علی الصباح بجانب وطن مراجعت کی اور آخر اس حکایت کو بعضے ارباب سیر
یوں لکھا ہے کہ اسنے یا انکہ ایسا ماجرا اسے شگفت دیکھا اور سنا ولیکن سعادت متابعت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے بسبب شقاوت ازلی محروم رہا اور بغلبہ حسد سے ایمان نہ لایا بلکہ کفار کو حضرت کے
محاربہ پر تحریص کیا تا انکہ یہ ابو عامر فاسق اشتہار پایا چنانچہ مفصل عنقریب مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی
اور ایک طرفہ عجائبات سے یہ ہے کہ ہشام بن ابی العاص کہتا ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے
مجکو معہ ایک قریش کے ہرقل کے پاس بھیجا بسفارت تا اوسکو باسلام دعوت کروں جب میں غوطہ دمشق
میں پہونچے سر پر جبلہ بن ایہم غسانی کہ آخر ملوک شام اور باجگذار قیصر تھا پہونچا مثل بادشاہان فیج
مقدار جالس سریر سلطنت پایا اور اسنے بعد دریافت خبر وردہ ایک معتمد بادشاہی کو ہمارے پاس
بھیجا تا حقیقت حال اور کیفیت رسالت ہماری سے آگہی پاوے ہمنے سوگند کہائی کہ ہم کلام
نکرینگے مگر شاہ جبلہ سے اور اگر یہ امر میسر نہوویگا تو ناکام پھر جاوینگے جبلہ نے ہمکو بلایا اور ہمارے
ساتھ کلام کیا اور ہمنے اوسکو باسلام دعوت کی اسنے قبول نہ کیا اور ہمنے جو دیکھا کہ تمام لباس اوسکا
سیاہ ہے سبب سیاہ پوشی دریافت کیا اسنے جواب دیا کہ تمھیں کیا نہیں دکھائی دیتا کہ میں کیسا
پہنے ہوئے ہوں میں نے قسم کھائی ہے کہ اس لباس کو اپنے جسم پر سے نہ اوتارونگا جبتک
کہ تمکو حدود شام سے جلا وطن نہ کرونگا ہمنے کہا تو نے عجب خیال باطل کیا ہے اگر خدا چاہے تو ہم
اس مملکت کو تجھ سے چھین لینگے بلکہ تیرا ملک ہی اپنے تصرف میں لاوینگے کیونکہ ہمارے پیغمبر نے
اسباب میں بشارت دی ہے جبلہ نے کہا تم نہ وہ لوگ ہو کہ اس ملک کے مالک ہوگے کسواسطے
کہ وہ جماعت موعود دن کو روزہ رکھینگے اور رات کو افطار کرینگے ہمنے کہا ہاں ہم وہ اسیطرح ہیں
ہے جب یہ سخن ہمنے کہا اسکا منہ زرد ہوگیا کہا اوٹھو اور اپنا مطلب حاصل کرو اور ایک شخص کو
حکم دیا کہ ہمکو ہرقل کے پاس لیجاوے جب دار الملک قیصر پہونچے رفیق شاہی نے کہا لائق ادب شناسی
نہیں کہ شتر سوار شہر میں جاؤ چاہیے کہ پیادہ ہو کر صورت حال معروض پیشگاہ قیصر کرو ہمنے کہا
فرستادگان عرب تغیر مرکب نہیں کرتے بالجملہ ہم اونٹوں پر سوار شمشیریں حمائل کیے ہوئے شہر میں

آسکے قصر قیصر سے نیچے اونٹوں کو بٹھایا اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر زبان پر جاری کیا مجرد اسکے
غرفہ کو شکست اور ایک روایت سے مجموع قصر قیصر مانند نخل ترکہ باد تند سے حرکت میں آتا ہے اسی ارتعاش سے
اس حال میں کہ قیصر اس دریچہ میں سے متوجہ رہگذر تھا یہ واقعہ بچشم خود آسنے دیکھا اور ایک شخص کو ہمارے
پاس بھیجا کہ اپنی ملت اور جو مدعا رکھتے ہو عرض کرو ہمنے جواب دیا کہ ہمکو اس طرف سے [illegible]
[illegible] اجازت نہیں ہے کہ بجز قیصر اور سے ادا ہے پیغام کریں قیصر نے یہ کلام سنکر [illegible]
ملاقات دی جب اسکی مجلس میں آئے ہمنے دیکھا وہ اریکہ شاہی پہ بیٹھا ہے اور ایک [illegible]
ہیکل دریائے تخت ایستادہ ہے اور بادشاہ مع مجموع ارکان دولت لباس سرخ پہنے ہوئے ہے ہر گاہ
چشم قیصر ہم پر پڑی قہقہہ مارا اور ترجمان سے کہا پوچھ لے کہ تمنے بموجب عادت اپنی ہمکو سلام کیوں نہ کیا ہمنے کہا
ہماری تحیت تمپر حلال نہیں ہے چنانچہ تمہاری ہم پر قیصر نے کہا تحیت تمہاری نسبت بہ بادشاہ کسطرح ہوتی
ہمنے کہا السلام علیک کہا پھر وہ کسطرح جواب دیوے کہا انھیں لفاظ سے پھر پوچھا بزرگتر میں کلمہ تمہارا
کیا ہے ہمنے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر جب یہ کلام ہمنے کہا غرفہ کو شکست دوبارہ حرکت میں آیا ہرقل
کہا ہر گاہ تم اپنے گھر میں یہ کلمہ کہتے ہو وہاں بھی یہ صورت مشاہدہ ہوتی ہے ہمنے کہا ہاں ہر گز [illegible]
نہیں دیکھتے کہا کاش ہر ہنگام کہتے اس کلمے کو کہ تمہارے سر پر گر پڑتے اور ادہا ملک میرا زائل ہو جاتا
ہمنے کہا کیوں جواب دیا کہ قوت نیمہ ملک تجہیز آسان تر ہے آشکارا ہونے نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اور دین اسکے سے پیغام کہتا ہے کہ ہرقل نے بعد ان حکایات کے پوچھا کہ نماز اور روزہ تمہارا کیونکر ہے ہمنے جو طور
سے کہ واقع میں ہے بیان کیا اسوقت ہمکو ایک منزل دلکش میں اتروایا اور مدارات شاہانہ بجا لایا
اور تین دنکے بعد ہمکو اپنے پاس بلایا اور چند حکایتیں پوچھیں جب اسکا جواب باصواب پایا تو اسنے ایک صندوق
چوبی طلا کار خانہ دار منگوایا اور اسکے ہر خانہ میں سے ایک پارہ حریر سیاہ نکالا اور اسکو کھولا اس حریر پر
ایک مرد کی تصویر سرخ چہرہ فراخ چشم بلند گردن بے محاسن دو گیسو تا فرق رخسار [illegible]
بغیر ہی پیدا تھی کہا جانتے ہو یہ کسکی صورت ہے ہمنے کہا نہیں کہا یہ صورت ابو البشر آدم علیہ السلام کی ہے
پھر اسیطرح ایک اور پارہ سیاہ نکالا کہ اسپر شبیہ ایک مرد سپید با موے جعد اور چشم سرخ اور سر بڑا [illegible]
محاسن نیکو کشیدہ تھی کہا یہ تصویر نوح نبی کی ہے اسیوضع سے بہت تصویریں دکھائیں اور نام انکے بتائے تا آنکہ
صورت ایک مرد کی نکالی تھا یہ سفید خوب چشم کشادہ ابرو فراخ پیشانی بلند بینی تازہ روی کہا یہ صورت ابراہیم
خلیل کی ہے پھر ایک پارہ حریر پاکیزہ نکالا کہ اسپر صورت بابرکت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی [illegible]
وجلال مصور تھی کہا جانتے ہو یہ کون ہے ہمنے کہا یہی صورت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے
ہمکو شدت رقت ہوئی اسنے جب یہ حال مشاہدہ کیا باکرام اسکو اٹھایا اور پھر بیٹھکر کہا تمکو خدا کی قسم [illegible]
بتاؤ کہ یہ صورت محمد صلعم کی ہے ہمنے کہا بخدا اسیطرح ہے گویا اسکو عالم [illegible]

دیکھا کیا اور کہا فی الواقع یہ صورت اسی پیغمبر عالی قدر کی ہے اس معاینہ سے غرض تمہاری آزمائش تھی پھر اورہ
تصویر نکالی ایک مرد گندم گون مشکین موے خوب چشم تیز نظر ترش رو کہ پیوستہ دندان جسطرح لب خشمگین چہرہ
چہرہ تھا کہا یہ صورت موسی کلیم اللہ کی ہے اور یہ پہلو شبیہ موسی کے ایک صورت اسکی مشابہ تھی لیکن ظاہر معلوم
ہوتا تھا کہ شانہ اسپر روغن ملا ہو کہا یہ صورت اسحق علیہ السلام کی ہے پھر ایک اور صورت ظاہر کی مشابہ با اسحق
علیہ السلام اور کہا یہ صورت یعقوب کی ہے پھر ایک اور شبیہ دکھائی معتدل القامت سفید پوست مائل سرخی بارونق خوب
و زیب درخشان کہ تواضع اسکے بشرہ سے لایح تھی کہا یہ صورت اسمعیل جد پیغمبر تمہارے کی ہے بعد ازین ایک صورت حسین مشابہ بصورت
حضرت آدم علیہ السلام نکالی اور کہا یہ شبیہ یوسف علیہ السلام کی ہے پھر ایک پارہ حریر سفید نکالا کہ اسمین تصویر تھی ایک مرد سرخ رو
باریک ساق جفتہ چشم بزرگ شکم میانہ قد با شمشیر حامل کہا یہ صورت داؤد علیہ السلام کی ہے بعد ازین صورت ایک شخص بزرگ
سر گھوڑے پر سوار ہمکو دکھائی اور کہا یہ سلیمان ہے پھر ایک اور شبیہ سفید سیاہ چشم بسیار مو خوش قماش نکالی اور کہا
یہ صورت عیسی علیہ السلام کی ہے القصہ جب ہمنے صور انبیا علیہ السلام مشاہدہ کین قیصر سے پوچھا کہ یہ صورتین کسنے
کھینچین اور تمنے کسطرح بہم پہنچائین کیونکہ ہمنے اپنے پیغمبر کی صورت کے مشاہدہ سے قیاس کیا کہ ہر شبیہ صحیح موافق
صاحب صورت کے ہے ہرقل نے جواب دیا کہ مسموع نقاب سے ایسا ہوا ہے کہ حضرت آدم نے واہب الصور سے
مسئلت کی کہ اسکے فرزندون کی صورتین کہ بشرف نبوت مشرف ہونگی اونکو دکھا دے باریتعالی نے ایجابا لمسئلۃ
پیغمبرونکی صورتین انکو عنایت کین لہذا بلاد مغرب مین بیچ خزانہ آدم کے محفوظ تھین تا آنکہ سکندر ذوالقرنین
نے وہان پہونچکر اونکو نکالا اور پھر حضرت دانیال پیغمبر کے ہاتھ آئین انھون نے انکو ان پارہ ہاے حریر
پر کھینچا اور باحتیاط تمام محفوظ رکھا بعد انکے تصرف ملوک مین آئین اور آخر کو منتقل ہوکر ہم تک پہونچین
لیکن مجکو صحت مشابہت مین انکی تردد تھا اب جو تمنے مطابقت شبیہ پیغمبر آخر الزمان ساتھ انکی صورت
مبارک کے بیان کی مجکو وثوق کامل ہوا اور خاطر نے تسکین پائی پھر کہا اے کاش مجھکو خداے تعالے
توفیق ارزانی فرماوے کہ دست تصرف مملکت سے کوتاہ کرتا اور عبودیت کمترین شخص کی تہ دل سے بتقدیم پہونچاتا
ہشام کہتا ہے کہ ہنگام رخصت انصراف ہرقل نے ہمکو بانواع الطاف خسروانہ اختصاص دیا جب ہمنے
مراجعت کی اور بخدمت حضرت صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کے پہونچے صورت حال مشرحا معروض
کی حضرت صدیق رضی اللہ تعالے عنہ روئے اور کہا بیچارہ ہرقل اگر خدا تعالی سے چاہتا کہ کچھ خیر اسکو
پہونچے دولت اسلام سے فائز ہوتا پھر کہا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب
میرے صفات کو خوب جانتے ہین چنانچہ توریت اور انجیل مین حضرت عزت نے اسکی خبر دی ہے
کعب الاحبار روایت کرتا ہے کہ خلیل الرحمن نے حالت نزع مین اپنے فرزند کو جمع کیا پھر ایک روایت
ہے تابوت سکینہ اور ایک عبارت سے صندوق منگوایا اور اوسکو کھولکر اون سے کہا اس تابوت مین
نظر کرو انکی اولاد نے جب اسمین نگاہ کی بعد پیغمبران خانے دیکھے آخر نبوت مین خانہ حضرت رسالت پناہ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا یاقوت سرخ سے کہ گویا آنحضرت نماز پڑھتے ہیں اور جانب یمین حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالے عنہ کو دیکھا کہ انکی پیشانی نورانی پر مرقوم تھا کہ یہ اول وہ شخص ہے کہ وہ پیغمبر کی ملت اور متابعت قبول
کریگا اور پیش آن سرور صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہ کو دیکھا کہ ایک شمشیر دوش پر رکھے ہوئے اور جبین
مبین پر لکھا ہوا کہ یہ برادر عم زاد رسول خدا ہے موید بتائید ربانی اور ایک پہلو میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالے
عنہ کو مسلح با چہرہ نور آگین اور عقب میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کو بصورت متبرک آیات
کلام الٰہی پڑھتے دیکھا اور گرد آنحضرت کے اکابر اصحاب گھوڑوں پر سوار کہ ہر ایک کی پیشانی سے انوار سعادت
پیدا و ہویدا تھے کہا بطنًا بعد بطن اپنی نسل میں یہ وصیت کرتے رہنا کہ جو کوئی اُنمیں سے سعادت بعثت
پیغمبر آخر الزمان حاصل کرے اُنکو ہمارا سلام پہونچا وے اور انکی ملت حنیفہ کو طالبًا اور راغبًا قبول کرے
پوشیدہ نرہے کہ جو تفصیل حلیون انبیا علیہ السلام کی اور وجود تصویرات کا بیان لکھا گیا از روے
کتب تواریخ ہے ورنہ روایات معتبرہ علما سے بہت مختلف ہے اور نیز موافق حلیہ اکثر پیغمبرون کے
کہ ضمن قصہ اُنکے میں لکھا گیا ہے نہین ہے بظاہر مورخون نے بسبب تعداد روایات نقل اسکی مناسب
سمجھی ہوگی اس فقیر بے بضاعت نے بھی اتباعًا لاہل التاریخ تحریر ان حکایات و روایات میں خامہ سائی
کی ہے اب عطف عنان تیز گام کمیت قلم اس وادی سے کرکے شروع مقصود اصلی کہ عبارت اخبار
و آثار ما تقدم میلاد مبارک آن سرور سے ہی کیا جاتا ہے واضح ہو کہ از جملہ آثار پیدائش آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بموجب اخبار کاہنان یہ ہے کہ تخمینًا ہزار برس پہلے آپ کی ولادت باسعادت کے
ایک ملوک جبار اسوقت سے کہ موسوم بہ ورع اور ملقب بہ تبع تھا عالم جہان گردی میں وارد دار الملک
مکہ ہوا بحسب اتفاق سکنا ے ام القری سے کوئی آدمی واسطے استقبال اُس بادشاہ باجاہ و جلال کے
نہ آیا اور اصلا رسم مدارات بجا نہ لایا بارگ سطوت شاہی انکی بے اعتنائی سے حرکت میں آئی اور از رو
غایت غضب اُسنے ارادہ ویرانی اس ملک اور مسماری خانہ کعبہ کا کیا مقارن اسی اندیشہ فاسدہ
کے اسکو مرض جسمانی مہلک ایسا لاحق حال ہوا کہ قریب بمرگ پہونچا اسی حالت اضطراب میں کسی
خدارسیدہ نے اسکو مطلع کیا کہ نجات اس بیماری جانگزا سے بغیر از توبہ ارادۂ خرابی اس مملکت
سے امکان نہین ہے چنانچہ اسی وقت بادشاہ تائب ہوا اور شفاخانہ شافی حقیقی سے کہ خداوند اس
بیت الحرام کا ہے نعمت صحت اسکو عطا ہوئی چنانچہ بظہور ایسی کرامات نمایان کے تعظیم خانہ خدا میں اسنے
مبالغہ کیا اور ساتھ مُدلباس قیمتی مکلف سے کعبہ کو ملبس کیا اور اسی زمانہ سے الباس اسکا
درمیان اشراف و ملوک مروج و مرسوم ہوا پس از چند روز کہ بادشاہ مذکور نے نہضت بطرف یثرب کی
قریب چار ہزار صاحبان فضیلت و چہار کس از علما ے با دانش و حکمت کہ سردار انکا شامول نام یہودی
تھا خاص مدینہ میں پہونچا اکابر علما و مشاہیر حکما نے بالاتفاق عرض کیا کہ از روے کتب معتبرہ

ہمکو معلوم ہے کہ یہ مقام دار الہجرت خاتم پیغمبران و مدفن مقبر کا اس سرور سرور انکا ہوگا ہمکو اجازت دو کہ
یہین رحل اقامت ڈالین تا شاید ہماری نسل مین سے کوئی قسمت والا سعادت زیارت اس خلاصہ
موجودات سے بہرہ ور ہو اور یہ عرض کر کے شاسول مع ہمراہیون کے وہان رہ گیا بادشاہ نے بھی
ایک نامہ مشتمل بر کمال ضراعت و انکسار واسطے گزراننے خدمت بابرکت آنحضرت کے سپرد اُسکے
کیا اور کہا کہ وصیت کرنا اپنی اولاد کو کہ باحتیاط اسکو رکھین اور بروقت شرف سعادت ملازمت گذراننے
غرضکہ اسی طرح انکی نسل کے ہاتھ مین آیا حتے کہ وہ نامہ ابو ایوب انصاری کہ اکیسوان فرزند شاسول
یہودی سے تھا پہونچا اور بوساطت ابو سکی قبیلہ بنی سلیم مین بملاحظہ مقدس حضرت خاتم الانبیا گذرا اور آپنے
تین مرتبہ حضرت نے فرمایا مرحبا بالاخ الصالح یعنے آفرین ہے برادر نیکو کار نیک اندیش پر کیفیت قبل از وجود
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بہت آثار از روے اخبار ثابت ہین کہ یہ مختصر لائق ذکر مجموع انکے کے
نہین ہے لہذا اب احوال انتقال نور محمدی صلب عبد اللہ سے شکم آمنہ مین لکھا جاتا ہے روضۃ الاحباب
اور مدارج النبوت اور دیگر کتب سیر مین لکھا ہے کہ تحویل نطفہ زکیہ محمدیہ کی صلب عبد اللہ سے صدف رحم
آمنہ مین ایام حج مین درمیان اوسط ایام تشریق شب جمعہ کو ہوئی اسی سبب سے امام احمد بن حنبل
رح شب جمعہ کو فاضل تر لیلۃ القدر سے کہتے ہین کہ جو خیرات اور برکات اور کرامات اور سعادات کہ
اس رات مین اہل عالم پر فائض اور نازل ہوئے کسی اور رات مین تا روز قیامت نازل اور
فائز نہونگے اور یہین جہت شب میلاد حضرت کی بہتر شب قدر سے ہوئی اخبار مین آیا ہے کہ اس
رات کو ملک اور ملکوت مین منادی ہوئی کہ تمام عالم کو بانوار قدس منور اور فرشتے زمین و آسمان کے
اظہار سرور و ابتہاج بکثرت کرین اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ علم سبز محمدی لیکر فرشتونکے ساتھ
دنیا مین جاوین اور اس علم کو مسقف خانہ کعبہ پر کھڑا کرین اور ساری دنیا مین خوشخبری دین کہ نور محمدی
نے رحم آمنہ مین قرار پایا اب برگزیدہ خلائق بہترین امتون پر مبعوث ہوگا خوشا نصیب اُس
امت کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سا جسکا پیغمبر ہوا اور خازن بہشت کو حکم ہوا کہ دروازے فردوس
برین کے کھولے اور عالم کو بفوائح و روائح معطر کرے اور جمیع طبقات سموات اور بقاع زمین کو بشارت
دے کہ آج کی رات نور محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شکم مادر مین آیا مروی ہے کہ جس رات نور محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم جاگزین بطن والدہ ہوا اُس رات کی صبحکو تمام بت روے زمین کے واژگون ہوے
اور شیاطین صعود آسمان سے ممنوع ہوئے اور تخت بادشاہون بت پرست کے الٹ گئے ابن عباس سے
منقول ہے کہ حق تعالے نے اُس رات چار پایون روے زمین کو گویا کیا اور سب نے کہا بخدا رب کعبہ کہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے نطفہ انکا شکم مادر مین آیا اور یہ شخص سراج اہل روی زمین ہے اور بہترین
امت پر مبعوث ہوگا اور اُس رات وحوش و طیور آپسمین بشارت دینے لگے اور اسی طرح اہل دریا ایک

دوسرے کو خوشخبری سناتے اور کہتے تھے کہ اب وہ وقت آیا کہ ابو القاسم پیدا ہوگا روایت ہے اُس رات تخت
ابلیس کہ درمیان زمین و آسمان کے ہوا پر معلق تھا نگون سار ہوا اور وہ مردود چالیس رات دن جبل ابو قبیس پر
بحالت اضطراب در عذاب شدید مبتلا ہو کر واویلا کرتا اور وا مصیبتا کہتا رہا اور کہتے ہیں کہ شیطان پر ایک فرشتہ
موکل تھا اسکو اُس فرشتہ نے قعر دریا میں غوطہ دیا پھر منہ شیطان کا کالا ہو گیا اور جب غم و اندوہ اسپر زیادہ
از حد گذرا اسکی ذریت نے جمع ہو کر سبب اس الم و مصیبت کا پوچھا شیطان نے کہا کیا پوچھتے ہو ایسی خرابی
کہ ہرگز کبھی نہوئی تھی کہا کیا ہوا ہے تب اسنے حال مفصل بیان کیا کہ آج کی رات آمنہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی
آخر الزمان سے حاملہ ہوئی عزت دنیا اور آخرت کی اُسکے ساتھ ہے ایسا شخص پیدا ہوتا ہے کہ جسکے سبب سے
پرستش لات و منات اور عزی اور ہبل کی موقوف ہوئی اور سارے بتونکو توڑیگا اور سب دینوں کو منسوخ اور
اور شرک اور کفر اور زنا اور قمار بازی اور شراب خواری کو حرام کریگا اور ہمارا جانا آسمان پر اخبار غیبی کے سننے
کیواسطے ابھی سے موقوف ہوا ہے اور وقت صعود حکم ہوا ہے کہ شہاب ثاقب یعنی انگارے ہمپر پھینکیں
اور علم کہانت جو ہماری طرف سے عالم میں جاری تھا بسبب موقوفی آمد و رفت بالائی آسمان بالکل جاتا رہا اور
اور تمام عالم عدل و انصاف سے معمور اور آیندہ ہماری اغوا سے ہاتھ ظلم اور جور کا کہ غیر بیشمار دراز ہوتا تھا کوتاہ
ہوگا اور تمام زمین مساجد اور عبادت حق سے آباد ہوگی اور انوار ایمان و اسلام سے تمام خلقت دلشاد رہیگی اور نیکبخت ہونگے
روز بروز کمال ہوگا اور ہمیں کا ہوگا ہر دم زوال کتب معتبرہ مثل روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ میں مرقوم ہے کہ
جمہور اہل سیر اور تواریخ متفق ہیں اس امر پر کہ حضرت خاتم الرسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہینے ربیع الاول
میں پیدا ہوئے اور بعض علما بھی اس قول پر دعوی اتفاق رکھتے ہیں لیکن بعضے کہتے ہیں کہ ولادت
باسعادت حضرت کی ماہ مبارک رمضان میں ہوئی ہے اور دلیل اس طائفہ کی یہ ہے کہ علوق نطفہ محمدیہ
کا رحم آمنہ میں ایام حج میں عشرہ عرفہ یا اوسط ایام تشریق میں واقع ہوا اور باتفاق اہل سیر و
تواریخ ثابت ہے کہ مدت حمل حضرت کی نو مہینے کی پوری تھی یا کم و زیادہ اس حساب سے ماہ تولد رمضان ہوتا ہے
مگر اصح ربیع الاول ہے صاحب روضۃ الاحباب نے ان دو قول مختلف میں تطبیق یوں دی ہے کہ کفار نسئے
یعنی تاخیر و تقدیم ماہہاے حرام میں کرتے تھے اور اس پیش و پیش سے حج اوقات مختلف میں ہوتا تھا اور
تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بموجب احکام شرعی ہمیشہ ایک برس بارہ مہینے کا ہوتا ہے پورا اور شریعت
ابراہیمی میں چار ماہہاے حرام ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم و رجب مقرر تھے اور ان مہینوں میں جنگ و جدال
ممنوع تھا لوگ واسطے حج وعمرہ کے دور و نزدیک سے بخوف خطر آمد و رفت کریں الا کفار نے یہ گمراہی
اختیار کی تھی کہ اگر لڑنا انکو ان ماہہاے ممنوعہ میں منظور ہوتا تو حیلہ کرتے انکی تبدیل میں یعنے
یعنی کبھی مقدم کرتے صفر کو محرم پر اور کبھی موخر کرتے ذیقعدہ کو ذی الحجہ پر چنانچہ خداتعالی سورہ توبہ میں
فرماتا ہے آیت انما النسی زیادۃ فی الکفر ۰ یعنے سوا اسکے نہیں کہ آگے پیچھے کر لینا زیادتی ہے

بیچ کفر کے یعنی یہ مہینا ہٹا دیتا ہے سو یہ ایک بات ہے کفر کے عہد مین پس نظر بر بن تقدیم و تاخیر بابہا اسے حرام
احتمال ہے کہ سال ولادت حضرت مین حج ماہ جمادی الآخری مین واقع ہوا ہو اس تقدیر پر ربیع الاول
مین پورے نو مہینے ہوتے ہین اور تاریخ مین بھی اختلاف ہے بعضون نے کہا بارھوین ربیع الاول اور
بعضون نے دوسری اور بعضے کہتے ہین آٹھوین اور بعضے دسوین لیکن قول اول یعنی بارھوین اشہر
و اکثر ہے اور عمل اہل مکہ ابتک اسی تاریخ پر ہے چنانچہ بارھوین شب کو زیارت موضع ولادت شریف
کی کرتے ہین اور اسی رات کو مولود پڑھتے ہین اور سب اوضاع اور آداب مولد بجا لاتے ہین آیات مدارج
النبوت مین مذکور ہے اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ تولد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کا مکہ مین اس مکان مین ہے
کہ مشہور بسرای محمد بن یوسف تنزار ہے اس عمارت کی ابتک زیارت کرتے ہین اور اس مقام کو متبرک
جانتے ہین اور وہ سرا ایک کوچہ مین واقع ہے کہ اسکو زقاق المولد کہتے ہین اور وہ کوچہ ایک
شعب مین ہے کہ مشہور بشعب بنی ہاشم ہے مدارج النبوت اور روضۃ الاحباب مین منقول ہے کہ عادت
اہل مکہ سے ابتک زیارت اُس مقام کی اور تعمیل آداب دیگر مثل خواندن مولود وغیرہ ہے لیکن جو کہ
معمول اصاغر و اکابر حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما ہو صحیح و مستند ہے اور روضۃ الاحباب
مین لکھا ہے کہ پیش از انکہ آمنہ حاملہ ہون پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریش بلاے قحط و خشک
سالی مین مبتلا تھے چنانچہ درخت انکے باغون کے خشک اور چارپائے لاغر ہوگئے تھے جسوقت یہ حاملہ
ہوئین مینہ خوب برسا اور نہرین جاری اور درخت سرسبز و شاداب ہوئی حق تعالی نے برکت قدوم
حضرت پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم سے خیر بسیار قریش پر ارزانی فرمائی چنانچہ وہ سال سنۃ
الفتح مشہور ہوا اور آمنہ سے روایت ہے کہ جسوقت یہ حاملہ ہوئین تو کچھ ثقل درد جو کہ اکثر عورتونکو مدت
حمل مین ہوتا ہے انکو اصلا محسوس نہ تھا اور کچھ آثار حمل معلوم نہ تھے بعد اسکے جب چھ مہینے گذرے
درمیان خواب اور بیداری کوئی شخص مجھسے کہتا تھا کہ کون تیرے پیٹ مین ہے اور کس سے
تو حاملہ ہوئی ہے مین نے کہا مین نہین جانتی ہون وہ شخص کہنے لگا کہ تو حاملہ ہوئی ہے سید اور پیغمبر
اس امت سے چنانچہ اُس روز سے مجکو یقین ہوا کہ حاملہ ہون اور جب زمان ولادت نزدیک آیا
وہ شخص پھر نظر آیا اور اسنے مجھسے کہا کہ تو کہ عربی اعیذہ بالصمد الواحد من شر کل حاسد
یعنی پناہ پکڑتی ہون اور سونپتی ہون مین اُسکو صمد واحد کو شر ہر حاسد سے اور محمد نام بھی کہدا اور نام اسکا
توریت اور انجیل مین احمد ہے اور قرآن مین اہل آسمان و زمین کے حمد و ثنا اسکی کرینگے اور آمنہ
سے منقول ہے کہ حضرت میرے پیٹ مین تھے کہ مین نے خواب دیکھا کہ ایک نور مجھ سے نکلا کہ تمام
عالم اس سے روشن ہوا اور اسقدر روشنی ہوئی کہ محل بصرہ کے کہ مضافات شہر شام
سے ہین براے العین مین نے دیکھے اور اہل تواریخ لکھتے ہین کہ سواے آنحضرت کے آمنہ

حاملہ نہیں ہوئیں اور کوئی اور لڑکا آپنے سوا حضرت کے پیدا نہیں ہوا محمد بن اسحق سے منقول ہے کہ حضرت
ابھی پیٹ میں تھے کہ عبداللہ نے وفات پائی اور بعضے کہتے ہیں دو مہینے کے تھے معارج النبوۃ میں
مرقوم ہے کہ یہ قول اصح اقوال ہے وفات عبداللہ کی مدینہ میں ہوئی قریش کے ساتھ گئے تھے تجارت کو
گئے تھے جب یثرب میں داخل ہوئے بیمار ہوئے عبدالمطلب نے خبر بیماری کی سنکر اپنے فرزند اکبر حارث کو انکے
لینے کے واسطے مدینہ کو بھیجا اور انکے پہونچنے سے پہلے وفات پا چکے تھے عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ جب عبداللہ
نے وفات پائی فرشتوں نے کہا ربنا یتیم ہوا نبی تیرا اور حبیب تیرا حقتعالے نے فرشتوں کو جواب میں فرمایا
میں حافظ اور نصیر اور کفیل اسکا ہوں درود اور سلام اسپر بھیجو اور برکات اسکے حق میں چاہو اور دعا کرو اور
مولد ابن جوزی محدث نے لکھا ہے کہ جسوقت آمنہ کو درد زہ پیدا ہوا تنہائی سے گھبرا کے خدا کی جناب میں
رجوع کی اور کہنے لگی کہ کاش بیٹیاں عبد مناف کی اسوقت میرے پاس ہوتیں یہ کہتی ہی تھیں کہ کیا
دیکھتی ہیں کہ عورتیں خوبصورت کہ بال انکے سیاہ اور سرخ رخسارے تھے اسقدر حاضر ہوئیں کہ سارا گھر بھر گیا
اور وہ عورتیں کہنے لگیں کہ ہم حوریں ہیں حقتعالی نے بہشت سے تمہاری خدمت کے واسطے ہمکو بھیجا ہے اور ہم
سب تیرے فدا ہیں اور عثمان بن ابی العاص اپنی ماں فاطمہ بنت عبداللہ ثقفی سے روایت کرتا ہے کہ جسوقت
آمنہ کو آثار وضع حمل ظاہر ہوئے میں انکے پاس حاضر تھی اتفاقا اسوقت نظر کی میں نے طرف آسمان کے
کیا دیکھتی ہوں کہ تارے میل بجانب زمین کرتے ہیں یہانتک کہ زمین پر گر پڑینگے اور مروی ہے کہ تارے
کنارے ایسے نزدیک ہوئے تھے کہ میں خیال کرتی تھی کہ میرے سر پر گر پڑینگے اور آمنہ سے روایت ہے
کہ وقت درد زہ کے اور قریب زمان ولادت ایک آواز دہشتناک سنی گئی کہ جسکے سننے سے خوف اور ترس بہت سا
مجکو معلوم ہوا پھر دیکھا میں نے ایک مرغ سفید پیدا ہوا اور اسنے اپنے بازو میرے پیٹ سے ملے
وہ خوف اور ترس مجھسے دور ہوا پھر وہ مرغ ایک جوان نرم اور نازک اور خوش شکل ہو گیا اور اسکے
ہاتھ میں ایک پیالہ شراب طہور کا تھا سفید زیادہ دودھ سے اسکو میرے ہاتھ میں دیا اور کہا کہ پی لیجئے
پیا تو اسکا مزہ میٹھا شہد سے تھا پھر کہا کہ سیر ہو کے پی لیجئے اور پیا پھر کہا کہ خوب سیر ہو کے پی
پھر میں نے خوب سیر ہو کے پیا پھر اسنے میرے پیٹ کیطرف ہاتھ پھیلا اور اسکو ملنے لگا اور کہنے لگا
اظہر یا سید المرسلین اظہر یا سید العالمین اظہر یا خاتم النبیین اظہر یا
رحمۃ للعالمین اظہر یا نبی اللہ اظہر یا رسول اللہ اظہر یا خیر خلق اللہ
اظہر یا نور من نور اللہ بسم اللہ اظہر یا محمد ابن عبداللہ فظہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کالبدر المنیر چنانچہ بارھویں تاریخ ربیع الاول کی بوقت صبح صادق کیوقت کہ روز دوشنبہ کا تھا حضرت
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

فصل دوسری یعنے فضائل اور شمائل آنحضرت میں مدارج النبوۃ میں وغیرہ کتابوں معتبرہ میں لکھا ہے کہ

ولادت باسعادت حضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کی روز دوشنبہ وقت صبح صادق قبل از طلوع آفتاب ہوئی ہے
اور یہ وقت طلوع غفر تھا غفر بفتح غین معجمہ سکون فا و را مہملہ آخر شب مین تین تارے چھوٹے
نکلتے ہین منازل قمر سے اور مواہب لدنیہ سے منقول ہے کہ مولد سب پیغمبرون کا یہی وقت ہے
اور ارباب تنجیم ساعت ولادت حضرت کو اسعد ساعات کہتے ہین اور حق یہ ہے کہ حضرت مشرف بزمان
نہین ہین بلکہ زمان کو شرف آپ کی ولادت سے ہے اور یہی سبب ہو کہ ولادت شریف حضرت کی ان
مہینون مین کہ مشہور بکرامت ہین اور برکت مین جیسے محرم اور رجب اور رمضان واقع نہوئی اور ایام
اگرچہ جمعہ افضل ہے کہ پیدائش حضرت آدم کی اسی دن مین ہے اور راسد نہین بالاتفاق ایک ساعت
ہے کہ جو کوئی اسمین دعا مانگے قبول ہو لیکن با اینہمہ کرامت پھر بھی برابر یوم ولادت حضرت کی کہ روز
دوشنبہ تھا نہین کرتا چنانچہ بلاحظہ شرف اور کرامت ولادت شریف اس دن مین روزہ رکھنا مستحب ہے
حدیث مین آیا ہے کہ حضرت دوشنبہ کے دن اکثر روزہ رکھتے تھے اور اسکے سبب جو پوچھا تو فرمایا
کہ مین پیدا ہوا ہون اس دن مین اور نازل ہوئی وحی مجھپر اسدن مین علماء کرام نے اس حدیث سے تعین
مولد شریف کا اور بیان فضائل اور سائر اوقات کو کہ معمول اہل حرمین شریفین کا ہے استنباط کی ہے
عبداللہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ قریب مکہ کے ایک موضع ہے کہ اسکو وادی فاطمہ کہتے ہین
اسمین ایک راہب تھا کہ نام اوسکا عیص تھا وہ کہتا تھا اہل مکہ سے کہ پیدا ہوگا تم مین ایک مولود
مسعود کہ اطاعت کرینگے اسکی تمام قبائل عرب اور مالک ہوگا وہ عجم کا بھی اور یہی زمانہ اسکی پیدائش کا
ہے اور اسوقت مین جو لڑکا مکہ مین پیدا ہوتا تھا اسکے احوال کو پوچھتا تھا جس دن حضرت پیدا ہوے
عبدالمطلب اس راہب کے پاس گئے اور خبر آپ کی ولادت کی بیان کی عیص بولا کہ یہ وہی لڑکا ہے جسکو مین
کہتا تھا نام اسکا کیا رکھا عبدالمطلب نے کہا محمد عیص بولا کہ قسم ہے خدا کی تحقیق جانتا تھا مین تمھارے
درمیان وجود اس مولود کا تین خصلتون سے کہ مین انکو پہچانتا ہون ایک طلوع اسکے ستارے کا رات
دوسری ولادت انکی دوشنبہ کے دن تیسری نام اوسکا محمد ہے ابونعیم نے حسان بن ثابت سے
روایت کی ہے کہ مین وقت ولادت حضرت کے سات یا آٹھ برس مدینہ مین تھا سنا مین نے
کہ صبح کو ایک یہودی پکارتا تھا اپنی قوم کو قوم نے کہا کیا ہوا ہے تجکو کہ فریاد کرتا ہے اور ہمکو بلاتا ہے
بولا کہ طلع اللہ اللیل نجم احمد یعنے طالع کیا اللہ نے آجکی رات ستارہ احمد کا جب
حضرت مدینہ مین تشریف لائے اسکو یاد کیا پھر حساب لگایا تو وہی رات آپکی ولادت کی تھی اور
اس یہودی نے خبر دی تھی مدارج النبوۃ مین مسطور ہے کہ احادیث صحیحہ مین آمنہ سے روایت ہے کہ
دیکھا مین نے شب وضع حمل مین ایک نور کہ روشن ہوے اس سے قصور شام کے اور عبدالرحمن
بن عوف اپنی ماں سے کہ شفا اسکا نام ہے روایت کرتا ہے کہ جسوقت حضرت پیدا ہوے میرے ہاتھ مین آگئے

سنا میں نے کہ گوینده کہتا تھا ہے کہ اے امنہ تیرے پر رحمت کرے تجکو خدا اور روشن ہوا مشرق سے مغرب
تک کہ دیکھا میں نے قصور شام کو اوسکی روشنی میں اور آمنہ سے روایت ہے کہ جب مجکو درد زہ پیدا
ہوا میں اکیلی گھر میں تھی اور عبد المطلب طواف خانہ کعبہ میں ایک آواز بلند میرے کان میں آئی
اوسکے سننے سے مجکو خوف معلوم ہوا پھر دیکھا میں نے کہ مرغ سفید اپنے بازو میرے دل پر ملتا ہے مگر وہ
خوف و ترس جاتا رہا پھر دیکھا میں نے نور بلند اور دیکھا اپنے پاس عورتیں بلند قامت مانند
درخت خرما کے گویا بیٹیاں عبد مناف کی ہیں تعجب کیا میں نے کہ یہ کہاں سے آئیں ایک بولی میں
میں آسیہ جورو فرعون کی ہوں دوسری نے کہا میں مریم بیٹی عمران کی ہوں اور یہ عورتیں حور
بہشتی ہیں اور آمنہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت پیدا ہوئے چار عورتیں آسمان سے اوتریں میں
اونکو دیکھکر ڈری اور کہا میں نے کہ کون ہو تم کہ ملک کی سی عورتیں نہیں انہوں نے کہا کہ اے آمنہ
تم نہ ڈرو اور خوف نکرو ایک بولی کہ میں حوا ام البشر ہوں دوسری نے کہا میں سارا والدہ اسحق ہوں
تیسری بولی کہ میں ہاجرہ مادر اسمعیل ہوں چوتھی کہنے لگی کہ میں آسیہ بنت مزاحم ہوں حوا کے
پاس طبق سونیکا تھا اور سارا کے پاس ابریق نقرہ اور اسمیں آب کوثر اور ہاجرہ کے پاس عطر
تھا بہشت کا اور آسیہ کے پاس قندیل سبز تھی حضرت کو غسل دیکر آمنہ کی گود میں دیا پھر حضرت
نے سجدہ کیا اور کہا یا رب ہب لی امتی ۔ اے پروردگار میرے بخش تو واسطے میرے امت میری کو
آواز آئی حقتعالی کی طرف سے وهبتك امتك باعلى همتك بخشا میں نے تیری امت کو بسبب کی ہمت
تیری کے اور پھر فرمایا حق تعالی نے اشهدوا یا ملائکتی ان حبیبی لا ینسی امته عند الولادة
فکیف ینساها یوم القیمة گواہ رہو اے فرشتو میرے کہ دوست میرا نہ بھولا اپنی امت کو وقت ولادت
کے پھر کیونکر بھولیگا اپنی امت کو دن قیامت کے کتب سیر میں منقول ہے کہ جب حضرت پیدا ہوئے
سجدہ کیا اور انگشت تسبیح آسمان کی طرف اٹھائی جیسے کوئی عاجزی کرتا ہے پھر آمنہ کہتی ہیں
کہ میں نے دیکھا کہ ایک پارہ ابر سفید آسمان سے اترا اور حضرت کو لپیٹ کر اٹھا لیگیا اور میرے
سامنے سے غائب ہوگیا سنتی ہوں کہ منادی ندا کرتا ہے کہ انکو اطراف مشرق اور مغرب زمین
کے پھراؤ اور مولد انبیا میں رکھو تا انکی تعظیم و دعا برکت کریں اور جامہ ملت حنیفہ کا پہناؤ
اور حضرت ابراہیم پر عرض کرو اور دریا اور صحرا پر گذرانو تا انکا نام اور صفت پہچانیں اور حقیقت
نام اونکا ماحی ہے یعنے مٹانے والے کفر کے اور شرک اور بدعت کے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ آمنہ
کہتی ہیں کہ جب حضرت پیدا ہوئے دیکھا میں نے کہ ایک ابر بزرگ نورانی ہے کہ سنی جاتی ہے اوسمیں
آواز گھوڑونکی اور کاپھڑ بازونکا اور باتیں آدمیونکی پھر چھپا لیا اس ابر نے حضرت کو اور وہ
غائب ہوا میرے روبرو سے پھر سنا میں نے کہ گوینده کہتا تھا سیر کراؤ محمد کو تمام زمین کی اور عرض کرو

اور نکو روحانیت پر اور انس اور جن وملائک پر اور بعضون کو وطیور وحوش پر اور دو انکو کلید نبوت اور نصرت کی
اور کلید خزائن عالم کی اور دیا انکو خلافت اور صفوت و خلق آدم اور معرفت شیث اور شجاعت اور شکر نوح
اور خلّت ابراہیم اور لسان اسمٰعیل اور رضائے اسحٰق اور فصاحت صالح اور حکمت لوط اور بشارت یعقوب
اور جمال یوسف اور کلام اور قوت موسیٰ اور تحمل ہارون اور صبر ایوب اور صوت داؤد اور عبادت یونس
اور جہاد یوشع اور عصمت یحییٰ اور حکمت لقمان اور حب دانیال اور وقار الیاس اور زہد وکرم عیسیٰ
اور خلوط دوا ونکو دیا سب اخلاق سب پیغمبرون مین المختصر جو جو کمال اور خوبی ہر نبی مین تھی سب
سب آپ کی ذات بابرکات مین جمع ہو گئین رباعی خط سبز ولب لعل و رخ زیبا داری + حسن یوسف
دم عیسیٰ ید بیضا داری + خوبی شکل و شمائل حرکات و سکنات + آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری +
پھر آمنہ کہتی ہین کہ ناگاہ ہوا وہ ابر اور لپیٹا حضرت کو پارۂ حریر سبز مین اس حریر سے مانند پانی
چشمہ کے پسینا ٹپکتا تھا اور ایک روایت مین یہ ہے کہ آمنہ کہتی ہین کہ بعد ایک ساعت کے حضرت
کو پھر لائے ایک جامہ سفید صوف مین لپیٹے ہوئے تھے اور گوینده کہتا تھا کیا خوب کیا خوب مقرر ہو
گئی تمام دنیا پر سیاہ تنک کہ باقی نہ رہے کوئی مخلوق اہل دنیا سے تاکہ در آئے آپکے قبضہ مین او مطیع اور منقاد
آپکا ہو پھر آمنہ کہتی ہین کہ دیکھا مینے حضرت کو گویا ماہ شب چہاردہم ہین اور بو مشک اذفر کی آپ کے
بدن سے آتی ہے اور دیکھا مینے تین آدمیون کو ایک کے ہاتھ مین ابریق چاندی کا دوسرے کے
ہاتھ مین طشت زمرد کا تیسرے کے ہاتھ مین حریر سفید تھا پھر نکالی ایک انگشتری کہ اسکے نظارہ صفا
مین ایسا ناظرین کے خیرہ و حیران ہو وین پھر دھویا حضرت کو سات بار اور مہر کی درمیان شانہ کے
اس انگوٹھی سے اور لپیٹا آپ کو اس حریر مین اور لائے اپنے بازو مین اور کہا ایک ساعت پھر مجکو سونپا
اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اس طشت زمرد کے چار گوشہ تھے ہر گوشہ مین موتی آبدار لگے تھے
اسحال مین گوینده نے کہا یہ دنیا ہے اور مشرق اور مغرب اور برو بحر اسکا دوست خدا کے ہر گوشہ
سے اسکے جو چاہیے سو لے حضرت نے ہاتھ بیچ طشت کے رکھا غیب سے آواز آئی کہ بخدا کے کعبہ
آپنے کعبہ کو اختیار کیا کہ حق تعالیٰ نے اسکو قبلہ نماز اور مولد مبارک انکا مقرر کیا حضرت ابن عباس رض
نے فرمایا ہے کہ وہ شخص رضوان داروغہ بہشت تھا اور آمنہ سے مروی ہے کہ ایک ساعت کے بعد جب
آپکو پرون کے تلے سے نکالا انکے کانمین چند باتین کہین کہ مین کچھ نہ سمجھی پھر درمیان دونوں آنکھوں کے
بوسہ دیکر کہا بشارت ہو تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ علم سب پیغمبرونکا تجکو دیا اور علم اور شجاعت
اور سخاوت بہت اور سب اخلاق تیرے سب سے زیادہ ہین اور کنجیان خزانہ کی دے گئے تیرے ہاتھ
مین اور ہیبت اور عظمت تیری آدمیون کے دلمین اسقدر ڈالی ہے کہ کوئی شخص ذکر تیرا
نہ سُنے گا مگر وہ مغلوب خوف و ترس ہوگا اگرچہ تجکو نہ دیکھیگا پھر آمنہ کہتی ہین بعد اسکے اس شخص کو

مین نے دیکھا کہ اسنے منھ اپنا حضرت کے منھ پر رکھا جیسے کبوتر اپنے بچہ کو بھراتا ہے اور مین دیکھتی تھی کہ
حضرت اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور طلب زیادت فرماتے تھے اور عبد المطلب سے منقول ہے کہ مین شب
ولادت حضرت کی خانہ کعبہ مین تھا وقت نیم شب کیا دیکھتا ہون کہ چارون گوشہ دیوار خانہ کعبہ کے بمقام ابراہیم
مائل ہوئے اور سجدہ کیا اور آواز تکبیر ایسے بلند ہوئی کہ اللہ اکبر رب محمد ن المصطفی
الان قد طہرنی ربی من انجاس الاصنام وارجاس المشرکین یعنے اللہ اکبر اللہ اکبر
پروردگار محمد مصطفی کا تحقیق پاک کیا مجکو میرے رب نے ناپاکی بتون سے اور پلیدی مشرکون سے اور
بت کہ پیراسون خانہ کعبہ تھے پارہ پارہ ہوئے اور کلان تر سب بتون کا کہ نام اسکا ہبل تھا منھ کے بل گر پڑا اور
آواز آئی آمنہ سے محمد پیدا ہوئے اور سحاب رحمت اور طشت فردوس سے آیا کہ انکو دھوئین عبد المطلب
کہتے ہین یہ جو مین نے دیکھا اپنی آنکھون کو ملنے لگا کہ یہ خواب ہی یا بیداری جب تامل کیا معلوم ہوا کہ مین
جاگتا ہون اور جو کچھ دیکھا سو بیداری مین دیکھا بعد اسکے یہ خانہ کعبہ سے متوجہ خانہ آمنہ ہوئے
دروازہ بند پایا پکارا کہ اے آمنہ دروازہ کھولو انھون نے کھولا عبد المطلب کہتے ہین کہ جب دروازہ
کھولا پہلے نگاہ میرے موضع نور محمدی سے آمنہ کے منھ پر پڑی اثر اس نور کا انکے چہرہ مین نہ دیکھا
بیطاقت ہوا اور کہا واغوثاہ اے آمنہ وہ نور کیا ہوا آمنہ بولی کہ میرا فرزند پیدا ہوا مین نے کہا میرے پاس لاؤ
کہ اسکو دیکھون اور اسکے جمال باکمال سے مسرور ہون آمنہ نے جواب دیا کہ ابھی آپ اسکو نہ دیکھ سکینگے
انھون نے کہا کیا سبب آمنہ نے یہ قصہ کہا کہ جسوقت حضرت پیدا ہوئے ایک شخص میرے پاس آیا
کہ قد اسکا مانند درخت خرمہ کے تھا کہ گیا ہے کہ اس لڑکے کو گھر سے باہر نہ نکالنا اور تین دن تک کسی آدمی کو
نہ دکھانا مجھکو سنکر غصہ آیا اور تلوار کھینچکے کہنے لگا کہ اس فرزند دلبند کو جلد دکھا دو نہین تو تلوار سے تمکو
ہلاک کرتا ہون جب آمنہ نے یہ حال میرا دیکھا گھبرا کے کہا کہ فلانے مکان مین جا کے دیکھو [illegible]
مکان کا کیا اندر سے ایک شخص نہایت باعظمت وہیبت ظاہر ہوا کہ اس طرح کا [illegible]
کبھی نہین دیکھا تھا شمشیر برہنہ اسکے ہاتھ مین مجھپر حملہ کیا اور کہا [illegible]
مان کہان آتے ہین مین نے جواب دیا کہ مین آتا ہون اپنے فرزند کے دیکھنے کو وہ شخص بولا اٹھئے لوٹئے
پھر جاؤ کہ جب تک مقربان بارگاہ صمدی اسکی زیارت سے مشرف نہو لینگے کوئی بنی آدم اسکو ہرگز
نہ دیکھیگا عبد المطلب کہتے ہین کہ اسوقت لرزہ میرے بدن پر طاری ہوا اور ہاتھ سے میرے تلوار
گر پڑی اور مین باہر آیا کہ قریش کو اس حال سے آگاہ کرون ولیکن [illegible] چاہا کہ حال کو تقریر کرون لیکن
ہرگز طاقت گویائی نپائی کہ اس بات کو بیان کرون القصہ بعد تین دن کے [illegible] حضرت کو دیکھا
نہایت خوش ہوا اور اٹھا کے خانہ کعبہ مین لیگیا اور حق تعالی کی پناہ مین سونپا اور محمد نام رکھا اور
دروازے کعبہ پر کھڑا ہو کر شکر خدا تعالی کا بجا لایا پھر انکو وہان سے لاکر آمنہ کو سپرد کیا اور [illegible]

نہایت تاکید کی اور کہا میرے اس فرزند کی بڑی شان ہوگی منقول ہے کہ جسوقت حضرت صلعم
پیدا ہوئے اثر نجاست مثل خون وغیرہ حضرت کے بدن مطہر پر نہ تھا اور مستور بہ لباس نور تھی کسی
کی نظر آپکے ستر پر نہ پڑی اور جب ماں کے پیٹ سے زمین پر آئے سجدہ کیا اور آواز بلند کہا اشھد ان
لا الہ الا اللہ انا محمد رسول اللہ اور جب دائی نے قصد نہلانے کا کیا حضرت نے کہا غسل دیا گیا
ہوں میں آب رحمت سے تھا میں بیچ ازل کے طاہر اور پیدا ہوا ہوں میں طاہر صفیہ حضرت کی پھوپی سے روایت ہے
کہ حضرت کے تولد کے بعد ایسا نور پیدا ہوا کہ اسکی روشنی میں کئی چیزیں عجیب و غریب میں نے دیکھیں پہلے
حضرت نے سجدہ کیا اور امتی امتی کہا اور جسوقت پیدا ہوئے حضرت کا نور چراغ کے نور پر غالب
تھا میرے میں نے چاہا کہ آپکو غسل دوں غیب سے آواز آئی کہ ہم نے اسکو شستہ اور پاک بھیجا ہے اور
جمہور اہل سیر متفق ہیں اس بات پر کہ حضرت مختون اور مقطوع السرہ پیدا ہوئے یعنی ختنہ کی ہوئی اور
آنول نال کٹے ہوئے اور انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا ہوا میں مختون
اور نہ دیکھا کسی نے میرے ستر عورت کو اور لکھا ہے کہ حکمت اسمیں یہی تھی کہ کوئی مخلوق اس محبوب خدا
کی زیب و زینت دینے میں شریک نہو بالجملہ جسقدر آیات اور آثار کہ وقت ولادت حضرت کے ظاہر ہوئے
زیادہ اس سے ہیں کہ حیطہ شمار میں آئیں بعضی انمیں سے یہ ہیں کہ بعد حمد بیان آئے اور از انجملہ اشہر
آثار سے یہ ہے کہ آپکے تولد کے وقت محل نوشیروان کے ہل گئے اور چودہ کنگورے گر پڑے یہ اشارہ
اس امر کا تھا کہ اسکی اولاد میں چودہ آدمیوں کی بادشاہی کی نوبت رہیگی و بعض کہتے ہیں تک سلطنت کا سلسلہ
اسکے خاندان میں رہا باقی تا زمان خلافت امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ اسکی اولاد
کی بادشاہی رہی اور چودہ تخت نشین سے اسکی اولاد میں زیادہ نہوئے یہ مدارج النبوت میں مواہب
لدنیہ سے منقول ہے اور صاحب روضۃ الاحباب نے نقل کی ہے کہ تا زمان خلافت حضرت
امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالے عنہ زمانہ بادشاہی اولاد نوشیروان کا رہا اور از انجملہ یہ ہے کہ دریاچہ
ساوہ خشک ہوا اور جنگل سماوہ میں کہ رودخانہ خشک ہزار برس سے تھا اس سے پانی جاری ہوا اسمیں
یہ اشارہ تھا کہ انہار کفر کی خشک ہو جائینگی اور دریا اسلام کے جاری رہینگے اور از انجملہ یہ ہے
کہ آتشکدہ فارس کہ ہزار برس سے گرم تھا آگ اسکی بجھ گئی اور بازار آتش پرستوں کا سرد ہوا جب
ایسے سوانح بر روے کار آئے تو کسری کہ فرمان رواے ملک فارس تھا گھبرایا اور نہایت خائف
اور ترسان ہوا ولیکن از روے حزم و احتیاط کہ لازمہ مراسم سلطنت تھا خوف ملتو نہ ضمیر کو کسی سے
نہ کہا اتفاقا انھیں ایام میں قاضی القضات اسکے وقت نے کہ سردار موبدان تھا خواب دیکھا کہ
شتر تند سرکش عربی گھوڑوں کو کھینچتے ہیں یہانتک کہ دجلہ سے گذر گئے اور بلاد سے منتشر ہوئے اور
موبدوں نے تعبیر اُسکے خواب کی یہ کہی کہ بلاد عرب میں ایسا حادثہ ہو کہ اسکی سبب سے ملک عجم منہزم

اور مغلوب ہو جاوے نوشیروان نے دریافت اس حال کے واسطے اپنے آدمی کاہنون کے پاس بھیجے
خصوصاً سطیح کے پاس کہ علم کہانت مین یکتاے روزگار تھا اور اپنا نظیر و عدیل اس علم مین نرکھتا تھا
اور حال اس شخص کا نہایت عجیب و غریب تھا کہ سابقاً مذکور ہوا القصہ کسریٰ نے عبدالمسیح کو سطیح کے پاس
بھیجا جس وقت رسول کسریٰ کے وہان پہونچا اسکو سکرات موت مین پایا وقت ملاقات بعد عرض سلام
ابلاغ تحیت نوشیروان کیا سطیح نے جواب نہ دیا عبدالمسیح نے چند بیت پڑھین کہ مشتمل احوال کسریٰ اور اسکے
سوال پر تھین اُسنے ان بیتون کو سُنا جنبش کی اور کہا عبدالمسیح آیا ہے بجانب سطیح سوار اوپر شتر وامانده
رفتار کے بتحقیق کہ سطیح قریب اُسکے ہے کہ قبر مین داخل ہو فرستادہ ملک بنی ساسان یعنی نوشیروان کا بسبب
اضطراب اور تزلزل ایوان اور گرنے کنگرون اور انطفاے آتشکدۂ فارسیون کے اور خواب قاضی کے کہ دیکھا ہے
اونٹ سرکش عربی گھوڑون کو کھینچتے ہین یہانتک کہ دجلہ سے گذر گئے اے عبدالمسیح جس وقت کہ پیدا ہو تلاوت
یعنی قرآن پڑھنا اور ظاہر ہو صاحب شفیع عصی یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور رواں ہو
رود خانہ سماوہ اور خشک ہو جاوے دریاچہ ساوہ اور سرد ہو آتشکدۂ فارس تو نہین مقام فرس اور شام
مقام سطیح نہو یعنی حکومت فرس کی زمین بابل سے منقطع ہو اور سطیح رخت حیات کا سراے دنیا سے جو
لیجاوے اور علم کہانت زمین شام مین نرہے اور چودہ آدمی حکومت کرین مرد و زن اور عوض انکی اُسکی نسل
مین اور بعد اُسکے شداید امور پیدا ہون غرضکہ جو کچھ آنے والا تھا سو آیا اسکا کچھ علاج نہین سطیح نے
یہ کلام تمام کیا اور مر گیا اور عبدالمسیح نے مراجعت کی اور کسریٰ کے پاس آکر تمام قصہ بیان کیا اہل تاریخ
نے از روے تحقیق لکھا ہے کہ حق تعالی نے ملک عجم کو [illegible] آخر ملوک فارس تھا سعد بن وقاص
کے فتح فرمایا اور اسکو [illegible] آسیابان سے آخر زمان سلطنت امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ
تعالی عنہ کے [illegible] قتل کیا احوال [illegible] صاحب مدارج النبوۃ نے اسطرح سے لکھا ہے کہ
پہلے حضرت کو ثویبہ کنیز ابولہب نے دودھ پلایا [illegible] کہ جسنے حضرت کے تولد کی خبر
پہلے ابولہب کو دی تھی اور اُسنے یہ بات سنکر فرط خوشی سے ثویبہ کو آزاد کر کے حکم دیا تھا کہ حضرت کو دودھ
پلا دے حقتعالی نے بدل اس سروری ابولہب سے روز ولادت کہ دوشنبہ تھا اُسدن کا عذاب
قبر اُس سے موقوف کیا [illegible] بڑی سند ہے کہ شب میلاد حضرت کی سرور اور بذل
اموال کرنا موجب تخفیف عذاب کا ہو گا [illegible] ابولہب کو کہ کافر قطعی تھا اور قرآن مین سورہ تبت اسکے
حال بد آمال مین نازل ہے اور [illegible] اسکی شقاوت کی مقام اُسکے لکھی جاویگی جب حضرت کی تولد کی
خوشی کی باعث تخفیف عذاب شدید مین ہوئی تو کیا حال مسلمانون کا کہ حضرت کی میلاد سے مسرور ہون
اور موافق مقدور کے طعام اور نقد اور جنس خرچ کرین لیکن چاہیے کہ مجالس مولود شریف
کی بدعات اور امور ممنوعہ محرمہ سے خالی اور پاک ہون تا موجب خوبیان طریقۂ اتباع سلف ہو اور

واضح ہو کہ اسلام ثویبہ میں اختلاف ہے بعضے محدثین اسکو مجانبات سے کہتے ہیں اور کتب سیر میں یا
کہ حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برعایت حق رضاعت اسکا اکرام کرتے اور مدینہ سے اسکے واسطے جامہ و انعام
ارسال فرماتے اور وفات اسکی بعد واقعہ خیبر کے ہوئی آٹھوین سال ہجرت مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم جب بغزوہ فتح مین مکہ کو تشریف لائے پوچھا کہ اسکے خویشون سے کوئی ہے کسی کو نہ پایا اور ثویبہ نے حمزہ بن
عبد المطلب کو بھی دودھ پلایا ہے اس جہت سے درمیان آنحضرت اور انمین اخوت رضاعی ثابت ہی
اور مروی ہے کہ سات دن حضرت نے اول اپنی والدہ شریفہ بی بی آمنہ کا دودھ پیا بعد اسکے چند روز
ثویبہ کنیز ابولہب نے دودھ پلایا بعد اسکے یہ سعادت نصیب حلیمہ سعدیہ کی ہوئی اور قصہ حلیمہ سعدیہ کا
کتب سیر اور موالید مین بتفصیل تمام بروایات متعددہ منقول ہے یہان بطریق انتخاب روضۃ الاحباب
اور مدارج النبوۃ سے نقل کیا جاتا ہے کہ مکہ کے سردارونکا یہ معمول تھا کہ اپنی اولاد کو دودھ پلانے کیلئے
اطراف و جوانب کی دائیونکو سپرد کرتے تھے اور اسمین بہت سے فوائد متوقع تھی منجملہ اسکے یہ کہ اطراف
مکہ مین بسبب صفائے آب و ہوا اور کثرت میوون کے نشو و نماے اطفال بخوبی تمام ہوتا تھا فصاحت
اور بلاغت و قوی کی زیادہ تر شہر سے مشہور تھی اور خاص مکہ شریف مین یہ معمول تھا کہ قبیلہ بنی سعد کی
عورتین شیر دار ہر سال دوبار ربیع و خریف مین شہر مکہ مین آتین اور وہانکے سردارونکے اطفال کو بعد تقرر
اجرت دودھ پلاتین اور پرورش کیواسطے اپنے اپنے گھر لیجاتین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہی کہ جب حضرت پیدا ہوے کل کائنات اور سائر مخلوقات حضرت کے دودھ پلانے اور پرورش
کے واسطے راغب ہوئی تھی اور سبب اس رغبت کا یہ تھا کہ بعد پیدا ہونے کے جب حضرت کو آمنہ کے پاس سے
اٹھا لیجا کر تمام مواضع مشرق اور مغرب مین پھرایا اسوقت ایک منادی حق تعالی کی طرف سے ندا کرتا تھا
کہ اے گروہ خلائق یہ شخص محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے خوشحال ان چھاتیون کا کہ اسکو دودھ پلاوینگی
خوشحال ان ہاتھون کا کہ اسکو پرورش کرین اور خوشحال ان مکانون کا کہ یہ شخص وہان رہیگا
جب یہ ندا مخلوقات نے سنی سب شیر دار آرزومند دودھ پلانے کی اور سائر مخلوقات آرزومند پرورش
کی ہوئی اور ہر ایک عالم مخلوقات سے مانند چرند و پرند ابر و ہوا اور سوا انکے دعوی حقیقت اور اولویت
اپنی اپنی کا نسبت دوسرے کے کرتا تھا کہ غیب سے آواز آئی کہ تم سب اس خواہش اور آرزو سے
باز رہو اور یہ تمنا نہ کرو کہ یہ سعادت ازلی حلیمہ سعدیہ کی نصیب ہوئی ہے اور اس بی بی نیکبخت سے
بروایت ابن عباس منقول ہے کہ بحسب اتفاق سال ولادت حضرت کے مین اور ہمارے اہل قبیلہ کمال سختی اور
مشقت مین مبتلا تھے اور بسبب قحط سالی کے تردد اور پریشانی سے اوقات بسر ہوتی تھی اور
ایسا ہی حال ہمارے ناقہ کا تھا کہ بسبب لاغری کے شیر اسکا بالکل خشک ہو گیا تھا ولیکن ان سب
تکلیفون پر صبر و شکر کرتے تھے اور نوبت افلاس کی یہانتک پہونچی تھی کہ باوجود حمل مجکو مین ان بچار رہا

تا آنکہ پیدا ہوا اور مجھکو شدت گرسنگی سے یا اثر درد زہ سے بیہوشی طاری ہوئی کہ زمین اور آسمان میں تفرقہ
دشوار تھا راتون کو کثرت گریہ طفل اور شدت گرسنگی سے نیند نہ آتی ایک رات کمال ضعف اور سستی سے
آنکھ میری لگ گئی تو خواب میں کیا دیکھتی ہون کہ ایک آدمی نے مجکو اٹھا کر ایسے آب مین کہ پانی اسکا دودھ
سے سفید تر تھا غوطہ دیا اور مجھسے کہا کہ اسکو پی کہ دودھ سے سفید تر تھا غوطہ دیا اور مجھسے کہا کہ اسکو پی کہ دودھ
زیادہ ہو اور خیر و برکت تجکو حاصل ہو اور وہ شخص تعجب و تحریص کرتا تھا کہ اور پی تجھے آخر وجل کہ اسکا ذائقہ شہد سے شیرین
تر اور خوشگوار تھا اسوقت اس شخص نے کہا کہ مجکو پہچانتی ہے مینے کہا کہ نہین وہ بولا کہ مین تیرا شکر کی شکل ہون کہ حالت
مشقت مین کرتی تھی اے حلیمہ از جانب بطحا تو کہ روان ہو کہ تیری روزی وہان کشادہ تر ہوگی اور ایک نور
روشن وہانسے اپنے ساتھ لاویگی مگر اس راز کو سب سے مخفی رکھنا پھر اُسنے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھکر
کہا کشادہ کریگا حقتعالے تیرا رزق اور جاری کریگا شیر پس جب مین بیدار ہوئی اور ہی اپنا حال دیکھا
نہ وہ گرسنگی باقی رہی اور نہ وہ خشکی پستان تو نہین بلکہ تروتازگی ظاہر و باطن مین پیدا ہوئی اور میرے اہل قبیلہ کی جو
سختی اور پریشانیمین اوقات گذرتی تھی بعضی عورات میرے اصلاح احوال کو دفعۃً دیکھکر از روے تعجب استفسار
کرنے لگین اور مین جو مامور بکتمان راز تھی مینے کسی سے کچھ نہ کہا القصہ مین اپنے قبیلہ کی عورتون کے ہمراہ
روانہ ہوئی اور جب حوالی بطحا مین پہنچی سُنا مینے کہ ہاتف غیب ندا کرتا ہے کہ خبردار اور آگاہ ہو کہ خداے
عزوجل نے برکت مولود قریش سے کہ وہ آفتاب روز اور ماہتاب شب ہے اس برس کو تمہیر آسمان وخوب
فراغت کیا ہے خوشا وقت اُن چھاتیون کا کہ اوسکو دودھ پلاوین اے عورات بنی سعد کی دوڑو اور شتابی
کرو تا اس دولت اور سعادت کو پہونچو جسوقت عورتون نے یہ مژدہ سُنا باتفاق اپنے شوہرون کے
شتاب تر متوجہ حرم مکہ ہوئین لیکن میری مادہ خر کہ بہت ضعیف اور لاغر تھی آہستہ سب کے پیچھے چلتی تھی
اور ساتھ کی عورتین آگے آگے جاتی تھین اور مین اپنے مرکب کو بسبب تاکید شوہر ہر چند ہانکتی تھی مگر
طاقت نہ رکھتا تھا کہ قافلے سے جا ملے اور انکے ساتھ چلے اس حالت مین چپ و راست سے یہ
آواز غیبی میرے کان مین آئی کہ گوینده نے کہا ہنیئاً لک یا حلیمہ خوشا حال تیرا اے حلیمہ ناگاہ
شگاف میانہ دو پہاڑ سے ہوا اور ایک شخص مجھپر ظاہر ہوا کہ قد اُسکا مانند نخل باسبق تھا اور اسکے ہاتھ
مین ایک حربہ نور کا تھا میرے مرکب کے پیٹ پر مارا اور کہا اے حلیمہ حق تعالی نے تجکو بشارت دی ہے
اور مجھکو حکم ہوا ہے کہ شیطان اور سرکشون کو تجھسے دور کرون چنانچہ اسوقت مینے اپنے شوہر سے
کہا کہ تم سنتے ہو جو مین سنتی ہون شوہر نے کہا نہین مگر مین تجکو ہولناک دیکھتا ہون کیا ہے مینے مختصر
حال کہا پھر میرے مرکب نے چلنے مین شتابی کی جبکہ وہ فرسنگ کہ رہا وہان مقام کیا شبکو اس منزل مین
مینے یہ خواب دیکھا کہ ایک درخت سبز بہت سی شاخون والے نے میرے سر پر سایہ کیا اور ایک
درخت خرما دیکھا کہ ایک انواع طرح کا اسمین لگے تھے اور عورتین بنی سعد کی گرد میرے جمع ہین اور کہتی ہین اے حلیمہ

تو ہماری مالک ہے اور اس درخت سے ایک خرما میری گود میں گر پڑا میں نے اوٹھا کر کھا لیا زیادہ تر شہد سے شیرین تھا اور اوسکے ذائقہ کی حلاوت میرے منہ سے نہ گئی جبتک حضرت میرے پاس رہے لیکن میں نے اس واقعہ کو بھی کسی سے ظاہر نہ کیا اور اپنے دلمیں کہا کہ حقتعالی نے جو چاہا ہے بالیقین ظاہر ہوگا کیونکہ جب میں مکہ میں داخل ہوئی دیکھا کہ عورتیں میری قبیلہ کی کہ مجھسے پہلے وہان پہونچی تھیں اونھون نے اطفال قبائل اشراف اور مالدار قریش کے سب لیے تھے میں نے ہرچند تلاش کی کوئی لڑکا نپایا بہت غمناک اور آزردہ خاطر ہوئی اور وہان آنکے نادم ہوئی اسی افسوس میں تھی کہ ناگاہ ایک مرد کو دیکھا بہت باعظمت و شوکت میں نے پوچھا یہ کون ہیں کسی نے بتایا کہ عبد المطلب بن ہاشم سردار مکہ کے یہی ہیں انحضرت نے باواز بلند کہا کہ اے عورتو تو شیر دار بنی سعد تم میں سے کوئی باقی ہے کہ ہمارے لڑکے کو لیوے حلیمہ نے کہا کہ میں اوس قبیلہ سے باقی ہون میرا نام پوچھا میں نے کہا حلیمہ تبسم کیا اور کہا بخ بخ خصلتان سعد وحلیمة فيهما عز الدهر وغنی لا یعنے خوش خوش دو خصلتیں نیک ہیں نیکبختی اور بردباری کہ عزت سرمدی اور عظمت ابدی ہے اور اسی طرف اشارہ ہے جو حدیث میں آیا ہے انا من قریش و استرضعت فی بنی سعد بن بکر یعنے میں قریش سے ہون اور دودھ پلایا اور پرورش کیا گیا ہون قبیلہ بنی سعد بن بکر میں پھر عبد المطلب نے کہا اے حلیمہ میرے پاس ایک لڑکا ہے یتیم کہ نام اوسکا محمد ہے میں نے اوسکو عورتون قوم تمہاری کو دکھلایا کسی نے قبول نکیا اور یہی کہا کہ یہ یتیم ہے اسکی دودھ پلائی میں نفع ملیگا پھر عبد المطلب نے کہا اے حلیمہ تو شرافت اور بزرگی خاندان رکھتی ہے اس لڑکے کو قبول کر شاید اسکے سبب سے تجکو غنا حاصل ہو میں نے کہا کہ اپنے شوہر کی مشورہ کرکے جواب دونگی جب اس سے پوچھا حقتعالے نے اسکے دلمیں حضرت کی محبت بغیر دیکھے ڈالدی کہ اوسنے نہایت خوشی سے مجکو اجازت دی اور کہا کہ جلد جا اور اوس فرزند دلبند کو دودھ پلا اسیوقت میں بخوشی تمام عبد المطلب کے پاس آئی اور کہا کہ اوس لڑکے کو لاؤ عبد المطلب بھی رضامندی زن عسعت سے ایسے خوش ہو کہ چہرہ اونکا چمکنے لگا اور کہا کہ اے حلیمہ تو نیکبخت ہے اس لڑکیکو لیتی ہے حق تعالے سب رنج و مشقت تجھسے دور کریگا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ انھون نے سجدہ شکر کیا اور سر اوٹھا کر آسمان کیطرف کہا کہ خداوندا اس لڑکے کو باسعادت و کرامت کر بعد اسکے وہ کھڑے ہوئے اور شادی سے کہا اہلا و سہلا یا حلیمہ اور میں اونکے ہمراہ آمنہ مادر رسول اللہ کے گھر میں داخل ہوئی دیکھا میں نے ایک بی بی صاحب جمال کو کہ گویا ماہ نو جبین نورانگین سے سا یاح تھا بیٹھی ہین میں عبد المطلب نے انسے سب ماجرا بیان کیا انھون نے بھی مجکو دیکھکر کہا اہلا و سہلا یا حلیمہ پھر ہاتھ میرا پکڑکر اوس مکان میں لیگئیں جہان حضرت تشریف رکھتے تھے میں نے دیکھا کہ آپ لپٹے ہوئے ہیں صوف میں کہ سفیدی اوسکی دودھ سے زیادہ اور بوے مشک اس سے پیدا تھی اور بستر حضرت کا حریر سبز کا تھا کہ اوسکے بیچ کے پھل سے ستے تھے اور آواز غطیط یعنے خرخر کی آتی تھی یہ عادات شریف سے تھا کہ وقت خواب ایسی آواز گلے سے آتی تھی اور تا کبرسن یہی عادت رہی اور یہ اثر انفراج اور انفتاح مجاری دم کا ہے اور خصلت محمود ہے بالجملہ میں دیکھتے ہی آپکے حسن و جمال باکمال پر فریفتہ ہوگئی اور

چاہا کہ حضرت کو بیدار کرون پاس جاکر آہستہ سے ہاتھ اپنا انکے سینہ پر رکھا حضرت مسکرائے اور آنکھیں کھولین اور میری طرف دیکھا اور انکی آنکھون سے ایک نور نکلا کہ صعود کیا اُسنے جانب آسمان پھر مینے حضرت کی دونون آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور اپنی گود مین دودھ پلانیکے واسطے لیلیا اور پستان راست حضرت کی منھ مین دی حضرت نے دودھ پلایا پھر مینے چاہا کہ پستان چپ دہان مین دون آپ نے اوسکو نہ لیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حقتعالیٰ نے ابتدا حال مین آپ کو الہام عدالت کیا تھا کہ حضرت نے برعایت انصاف ایک بھائی کو اپنے شریک کیو اسطے یعنے برادر رضاعی کے لیے چھوڑ دیا اور ہمیشہ یہی معلوم رہا آپ شیر پستان راست سے سیر ہوتے تھے اور میرا لڑکا شیر پستان چپ پیا ہی اکتفا کرتا اور مینے فرط محبت چاہا کہ حضرت کو اپنے مقام مین لیجاؤن اور اپنے شوہر کو دکھلاؤن آمنہ نے ارشاد کیا کہ اے حلیمہ مکہ سے باہر جانا کہ ابھی مجھکو تمسے بہت باتین اس فرزند کے مقدمہ مین کرنی ہین اور فرمایا تین رات پہلی سے مینے خواب مین دیکھا تھا کہ مجھسے کہتی ہین کہ اپنے فرزند کو دودھ والی عورت قبیلہ بنی سعد سے کہ منسوب بابو ذویب ہو سونپ کہا کہ ابو ذویب کنیت میرے باپ اور میرے شوہر کی ابو ذویب ہے اور خواب تمہارا راست اور درست ہے بعد اس کلام کے مین حضرت کو شاد شاد اپنی منزل مین لے آئی جب میرے شوہر نے حضرت کو دیکھا نہایت خوش ہوا اور سجدہ شکر کیا اور کہا ایسے حسن وجمال کا ابتک کوئی لڑکا مینے نہین دیکھا اور اُسکی برکت قدم سے ہماری اونٹنی بھی شیر دار ہو گئی ہے کل تک ایک قطرہ شیر کا اسکے پستان مین نتھا اب دودھ سے بھر گئین چنانچہ اسکو ہمنے دوہا اور دودھ پیا اور سیراب ہوئے اور نیند بھر سوئے اور جو جب تک آمنہ کی بین کئی دن متوقف رہی ایک شب کیا دیکھتی ہین کہ آس پاس آپکے تمام نور محیط ہے اور ایک مرد سبز پوش حضرت کی سرہانے کھڑا ہے مینے اپنے شوہر کو چپکے سے بیدار کرکے کہا کہ اوٹھا اور دیکھ جو مین دیکھتی ہون شوہر بیدار جاگا اور کہنے لگا کہ اے حلیمہ خاموش رہ اور اپنے راز کو پنہان کہ جس روز سے یہ لڑکا پیدا ہوا ہی احبار یہود کو کھانا پینا گوارا اور آرام وقرار نہین ہوا اور ہم اس طفل کے طفیل سے امیدوار فضل وکرم حق تعالے کے ہین القصہ مین تین دن یا سات دن مکہ مین رہی اور ہر روز عجائب کرشمے اور غرائب سانحے دیکھا کی اور انکو بی بی آمنہ سے آکر کہا کی اور وہ بھی مجھسے حکایات عجیب وغریب مدت حمل اور وقت تولد کے بیان فرماتین اور آن اسرار کے پوشیدہ رکھنے کو نہایت تاکید کرتین آخر آمنہ نے حضرت کو میرے ساتھ رخصت کیا اور خدا کو سونپا مین اپکو لیکر سب عورتون کے ساتھ اپنے وطن کو چلی اور حضرت کو اپنی مرکب کے آگے گود مین بٹھا کر روانہ ہوئی اور وہ مرکب جو ضعیف ولاغر تھا بکمال چستی وچالاکی چلتا تھا یہانتک کہ سب ساتھ والون کے مرکبون سے آگے رہا ایسا لاکی مرکب سے سب عورتین قبیلہ کی تعجب کرکے پوچھتی تھین کہ یہ وہی مرکب ہے کہ تنے کیونکر طاقت رفتار اسمین تھی مین کہتی کہ ہان وہی ہے ایکدن مینے سنا کہ وہ مرکب کہتا تھا بخدا کہ میری شان عظیم ہے اور یہ بھی سنا کہ وہ کہتا تھا زندہ کیا مجھکو پروردگار میرے نے فربھی اور توانائی میری کو پھیرا اے عورتو تم غافل ہو نہین جانتی ہو کہ مجھپر خاتم النبین سید المرسلین حبیب العالمین سوار ہے اور سوا سے اسکے اسرار اور ہین

داہنی اور بائیں طرف سے آوازیں آتی تھیں کہ اے حلیمہ تیری قوم میں بسبب اس لڑکے تیری قدر
بزرگ ہوئی ایکدن اسی سفر میں جو گلہ گوسفند پر سے گذر ہوا بکریاں میرے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ اے
حلیمہ تو جانتی ہے کہ یہ رضیع کون ہے یہ محمد رسول پروردگار زمین و آسمان بہترین فرزند آدم اور افضل میں
انس و جان ہے اور ایکروز ناگاہ راہ میں ایک پیر ضعیف کھڑا تھا حضرت کو دیکھکر کہنے لگا کہ یہ لڑکا بیشک
ختم المرسلین ہے اور جب وادی صدرہ میں پہونچی اس مقام میں چند علما حبش فروکش تھے انھوں نے حضرت کو
دیکھکر کہا کہ یہ لڑکا بلاشبہ پیغمبر آخر الزمان ہے اور جسوقت وادی ہوران میں داخل ہوئے ایک اور پیر ضعیف
حضرت کو دیکھکر کہنے لگا کہ یہ لڑکا خاتم الانبیا ہے اور اسی کے پیدا ہونے کی خبر حضرت عیسیٰ نے دی ہے اور
میں جس منزل میں اُتری اُس مکان کو حقتعالیٰ نے سرسبز کیا پھر جو اپنے قبیلہ میں پہونچی حقتعالیٰ نے حضرت کے
قدم کی سعادت سے میری بکریوں اور جانوروں اور مال میں برکت بخشی جب قوم نے یہ حال دیکھا سب اپنی بکریوں کو میری بکریوں کے
ساتھ چرانے لگے اور میرے گھر آکر حضرت کے پائے مبارک دھوکر اپنے جانوروں کے حوض میں پانی ڈالتے
پھر انکی بکریوں نے بھی بچے دئیے اور موٹے تازے ہوکر دودھ بہت دینے لگیں حلیمہ کہتی ہیں حقتعالیٰ
نے حضرت کی محبت اسقدر میرے دلمیں ڈالی کہ سب کاموں سے فارغ ہوکر آپ کی خدمت
ہزار جان سے کرنے لگی اور رات دن سوائے پرورش حضرت کے اور دھیان نہ رکھتی تھی اور یہ بات عجیب مشاہدہ
ہوئی کہ حضرت بمقتضائے عادت اطفال اپنے کپڑوں میں بول و غائط نہیں کرتے تھے بستر اور لباس آپکا تمامی مدت
رضاعت میں کبھی نجاست آلودہ نہوا ہر روز ایک وقت معینہ پر بول و غائط سے فراغت کرتے
اور گریہ اور بدخلقی نہیں کرتے تھے اور بعد پینے دودھ کے جب میں ارادہ کرتی کہ دہن مبارک کو پاک کروں
یا منھ کو دھوؤں غیب سے کفالت اسکام کی ہوتی اور اتفاقاً اگر ستر عورت حضرت کا کبھی ظاہر ہوجاتا
تو آپ بغصہ فرماتے اور ڈھانپ لیتے اور بعض روایت میں آیا ہے کہ غیب سے ڈھانپا جاتا اور نشو نمو کا
حال یہ تھا کہ ایکدن میں اسقدر بڑھتے کہ اور لڑکے ایک مہینے میں اور مہینے میں اسقدر بالیدگی ہوتی
کہ اور لڑکونکو ایک برس میں چنانچہ دوسرے مہینے حضرت اپنے گھٹنوں کے زور سے زمین پر چلنے لگے
اور تیسرے مہینے میں اپنے پاؤں سے کھڑے ہوگئے اور چوتھے مہینے ایکبار ہاتھ دیوار پر رکھکر چلے اور پانچویں
مہینے بقوت تمام پھرتے چلنے لگے اور پہلے کلام جو حضرت نے فرمایا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین
وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا اور یہ بھی میں نے سنا کہ حضرت نصف شب کو کہتے لا الہ الا اللہ قدوساً
نامت العیون والرحمن لا تاخذہ سنۃ ولا نوم اور کلام کرنا ساتھ تسبیح حمد کے اور اشارہ
کرنا جانب مہتاب اور میل قمر اسجانب کو کہ آپ اشارہ کرتے اور ہلانا فرشتوں کا آپکے جھولا اور تکلم بوقت تولد معجزات
مشہورہ ایام ولادت سے ہے اور حضرت نو مہینے کے ہوئے تھے کہ بفصاحت تمام کلام بلاغت نظام کرتے تھے
اور جب چلنے لگے اطفال کو جو کھیلتے اور لہو ولعب میں مشغول دیکھتے آپ ان سے دور ہوتے اور لڑکوں کو کھیلنے سے

منع کرتے اور جو لڑکے آپکو کھیلنے کو کہتے تو آپ فرماتے کہ مجھکو کھیلنے کیواسطے نہیں پیدا کیا ہے اور عادت شریف
سو لڑکپن ہی میں تھا کہ جو چیز لیتے سیدھے ہاتھ میں لیتے اور جب بولنے لگے تو جو چیز لیتے بسم اللہ کہکے داہنے ہاتھ سو لیتے
اور ایک دن اتفاق عجب ہوا کہ حضرت میری گود میں بیٹھے تھے کہ کتنی بکریاں ادھر سے گذریں ایک بکری نے آپکے
پاس آکر سجدہ کیا اور سر زمین پر رکھا اور حضرت کے پیر کو بوسہ دیا اور چلی گئی اور غریب تر یہ ہے کہ ایک دن حضرت نے مجھسے پوچھا
کہ مادر مہربان کیا سبب ہے کہ بھائی ہمارے دنکو گھر میں نہیں رہتے ہیں میں نے کہا بکریاں چرانے کو جاتے ہیں
حضرت نے فرمایا ہم بھی بھائیوں کے ساتھ شبانی کرنے صحرا کو جاوینگے میں نے بلحاظ اسکے کہ خاطر شکنی ہو اس بات کو
قبول کیا وقت صبح کے حضرت کا منہ ہاتھ دھلایا اور بالوں میں کنگھی کی اور سرمہ چشم خدا بین میں لگایا اور کپڑے سفید
پہنائے اور ہار مہرہ یمانی کا واسطے محافظت اور دفع چشم زخم کے گلے میں ڈالا حضرت نے فی الفور اس ہار کو نکال کر
پھینک دیا اور فرمایا جو میرا حافظ و نگہبان ہے وہ میرے ساتھ ہے پھر حضرت عصا ہاتھ میں لیکر بھائیونکے ساتھ متوجہ
صحرا ہوئے اور قریب آبادی بکریونکے چرانے میں مشغول ہوئے دوپہر کے وقت ضمرہ بیٹا میرا دوڑتا گرتا پڑتا بدحواس
روتا ہوا گھر میں آیا اور گریہ وزاری سے کہنے لگا کہ اے مادر بھائی محمد حجازی کی خبر لے کہ قریب ہے تو اسکو جیتا
نپائیگی اور کام اسکا تمام ہو جائیگا میں یہ بات سنکر گھبرا گئی اور اس سے حال مفصل پوچھا اسنے کہا کہ محمد ہمارے ساتھ
چراگاہ میں تھے کہ ناگاہ دو شخص نکلے پاس آکر انکو اٹھا کر لیگئے اور پہاڑ پر لیجا کر لٹایا اور انکا پیٹ چیرا پھر آگے
مجھکو معلوم نہیں کہ حال کیا گذرا یہ سنکر میں اور میرا شوہر سخت سراسیمہ ہوئے اور ترسان و لرزان حضرت کیطرف
دوڑے جب افتان و خیزان حضرت کے پاس پہونچے حضرت کو زندہ پایا اور دیکھا کہ حضرت پہاڑ پر جلوہ فرما اور
طرف آسمان کے نگاہ کرتے ہیں اور چہرہ مبارک متغیر ہے مجھکو دیکھکر تبسم کیا اسوقت میں دوڑکر انکو لپٹ گئی اور
نہایت پیار سے حضرت کے سر و چشم سے بوسہ دیا اور سب ماجرا پوچھا آپ نے فرمایا اے مادر مہربان بھائیوں کے
ساتھ میں کھڑا تھا کہ ناگاہ دو شخص اور بروایتے تین شخص ظاہر ہوئے نہایت نیک اور خوشرو سچ یہ ہے کہ نام انکا حضرت
جبرئیل اور میکائیل تھا ایک کے ہاتھ میں ابریق نقرہ اور دوسرے کے پاس طشت زمرد لبریز برف سے تھا
وہ مجھکو بھائیوں کے درمیان سے اٹھا کر پہاڑ پر لیگئے اور ایک نے بلطف و نرمی لٹا دیا اور میرا سینہ تا ناف
شق کیا اور پھر میں نے سب اپنی آنکھ سے دیکھا مگر کچھ درد و الم میں نے نہیں پایا پھر ہاتھ میرے پیٹ میں داخل
کرکے رودوں کو نکالا اور برف کے پانی سے دھوکے صاف کرکے بجاے خود رکھدیا پھر دوسرا شخص اٹھا اور
ساتھی سے کہنے لگا کہ ہٹ جاؤ جو کچھ تمکو حکم تھا بجا لائے اسنے ہاتھ میرے پیٹ میں ڈالا اور میرے دلکو بیچ مقام سے نکالا
اور شق کیا ایک نقطہ سیاہ خون آلودہ اس سے نکالکر پھینکا اور کہا ھذا حظ الشیطان منک یا حبیب اللہ یعنی حصہ
شیطان کا ہے تجھسے اے دوست خدا کے بعد اسکے میرے دلکو معرفت حق اور یقین صادق اور نور ایمانی سے بھر کر اپنے مقام میں
رکھدیا اور خاتم نور سے مہر کی کہ اسکی خوشی اور سرور ہنوز اپنے عروق اور مفاصل میں پاتا ہوں پھر ہاتھ میرے سینے کے شگاف
پر پھیرا وہ روزن فی الفور بھر گیا اور سینہ میرا جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا اور خط باریک سینے سے تا ناف تک باقی رہا چنانچہ

انس بن مالک سے کہ حضرت کے خدمتگار تھے روایت ہے کہ مین نے اثر سوزن کا سینہ مبارک پر دیکھا ہی اور ایک روایت
مین یون ہے کہ پہلے شکم مبارک کو آب برف سے دہویا بعد اسکے آب زلال سے حضرت کے دل مبارک کو دھو کر سکینہ سے بھرا
اور وہ سکینہ ایک چیز تھی مانند ریشہ گلاب کہ اسکو حضرت کے دل پر چھڑکا بعد اسکے حضرت کو دس شخص امت کے ساتھ
تولا حضرت وزن اور مقدار مین اُن دس پر غالب آئے اس طرح سے تولتے تولتے لاکھ آدمیونکے ساتھ تولا انپر
بھی غالب آئے پھر کہا کہ چھوڑ دو اگر انکو تمام امت کے آدمیونکے ساتھ تولوگے سب پر غالب ہونگے پھر ان شخصون نے
حضرت کی دونون آنکھونکو بوسہ دیا اور کہنے لگے واحبیباہ لا تخف یعنی ای دوست تو نہ ڈر اور کہا کہ اگر معلوم کرے
کہ کیا کیا خوبیان تیرے واسطے آمادہ ہین ہر آئینہ آنکھ تیری کھل جاوے پھر انہون نے مجھکو چھوڑ کر آسمان کیطرف پرواز
کی اور مین انکو دیکھتا تھا اور اہل تحقیق نے لکھا ہی کہ یہ شق صدر حضرت کا چار برس کی عمر مین اور ایکبار قریب بعثت کے
اور ایک مرتبہ شب معراج مین واقع ہوا اور تفصیل اسکی کتب سیر اور تفاسیر مین مرقوم ہے القصہ جب حلیمہ حضرتکو پہاڑ سے لیکر
آئین اور زنان قبائل اور شبانونکی حال حضرت کا اور لوگونکو معلوم ہوا انکے شوہر اور قوم کو آدمیون نے کہا کہ انکو کاہن کے پاس لیجاکو تا حال
دریافت ہو حضرت نے کہا کچھ اندیشہ نہین الحمد للہ مین آپکو صحیح اور سالم پاتا ہون پھر آدمیونکے سمجھانے سے آخر حلیمہ کو مستعد کیا یہ ناچار
ہوکر حضرت کو کاہن پاس لیگئین اور تمام ماجرا بیان کیا اسنے کہا کہ یہ لڑکا اپنا حال آپ بیان کرے حضرت نے تمام قصہ
بیان کیا وہ کاہن اپنے مقام سے کود کر اُٹھا اور حضرت کو زور سے اپنے سینہ سے لگایا اور بآواز بلند پکارا کہ ای قوم عرب
اس لڑکے کو مار ڈالو اور مجھکو بھی اسکے ساتھ قتل کرو کہ اگر اسکو چھوڑ دوگے اور یہ حد بلوغ پہونچیگا تو عقلمندونکو
احمق کہیگا اور تمہارے دین کو باطل کریگا اور تمکو ایسے خدا کیطرف بلائیگا کہ تم اسکے شناسا نہوگے اور ایسے دین کی دعوت
کریگا کہ تم اسسے بہت منکر ہوگے حلیمہ نے جو یہ باتین سنین حضرت کو اوس کاہن سے لیکر کہنے لگین کہ تو دیوانہ ہے
جو ایسی باتین کرتا ہے اگر مین تیرا یہ حال و خیال جانتی تو تیرے پاس ہرگز نہ لاتی اور البتہ اس لائق ہے کہ تجھکو
کوئی قتل کرے پھر حضرت کو وہ اپنے گھر مین لائین اور مکہ مین لیجانے کا قصد کیا وقت شب غیب سے آواز
آئی کہ منہا بہتر و برکت بنی سعد سے جاتا ہے اور ای بطحا و مکہ خوشوقت ہو کہ نور و زینت تجھ مین پھر آتا ہے القصہ
حلیمہ حضرت کو اپنے گھر سے لیکر مکہ کیطرف روانہ ہوئین جب حرم کے متصل پہونچین حضرت کو دروازہ حرم کے پاس
بٹھا کر قضاے حاجت کو گئین فراغت کرکے جو آئین حضرت کو وہان نہ دیکھا جماعت آدمیونکی وہان بیٹھی تھی
انسے پوچھا کہ میرا لڑکا کیا ہوا ان آدمیون نے کہا کہ لڑکے کا کیا نام ہے بولین محمد بن عبداللہ تحقیق اسواسطے
یہان لائی تھی کہ اسکی مان اور دادا کو سونپ دون اور عہدۂ امانت سے فارغ ہون اب مین کیا کرون بخدا
ابراہیم اگر اسکو نپاؤنگی تو آپ کو ہلاک کرونگی ہر چند حلیمہ نے چپ و راست ڈھونڈھا اور تلاش کیا اور ہر ایک
سے پوچھا ہرگز آنحضرت کا پتا نپایا آخر ناامید ہو کر رونے لگین اور واحمداہ اور واولداہ کہکر چارون طرف
پکارتی تھین یہانتک کہ جماعت مردون اور عورتون کی انکے پاس جمع ہوئی ناگاہ کیا دیکھتی ہین ایک پیر مرد
عصا اسکی ہاتھ مین انکے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے زن سعدیہ تجھکو کیا ہوا ہے کہ ایسا روتی ہے اور جزع و فزع

کرتی ہی حلیمہؓ نے کہا کہ محمدؐ بن عبد اللہ بن عبد المطلب مین نے اسکو دودھ پلایا تھا یہان سے گم ہوا اور سراغ اسکا معلوم
نہین ہوتا وہ پیر مرد بولا کہ اے حلیمہ غم نہ کھا مین تجکو بتاتا ہون اُس شخص کو کہ جانتا ہے کہ وہ لڑکا جس مقام مین ہو اسکے
طفیل سے تیرا لڑکا گم ہوا تجکو ملیگا حلیمہ نے کہا کہ مین تیرے قربان وہ کون شخص ہے اسکا نام و نشان مجکو بتلا اور مجکو
اسکے پاس لیچل اس پیر مرد نے کہا کہ وہ ہبل ہے کہ سب بتونکا سردار ہے گم ہوئی کا سراغ بتاتا ہے چنانچہ وہ پیر مرد حلیمہ کا
ہاتھ پکڑ کے ہبل کے پاس لے گیا اور اُسنے سات بار طواف اُس بت کا کیا اور بہت سی ثنا اور صفت اسکی بیان کی بعد اسکے
کہا اے بزرگ تیرے احسان اور قوم قریش پر بہت ہین یہ عورت قبیلہ بنی سعد سے تیرے پاس آئی ہے اسکا لڑکا محمدؐ بن
عبد اللہ گم ہوا ہے اسکا اگر سراغ ملے تو بہت تمہاری تعظیم و تکریم بجا لاوے مجرد سننے نام مبارک حضرت کے ہبل اور تمام بت کہ
کعبہ مین تھے سرنگون گر پڑے اور انکے اندر سے یہ آواز آئی کہ اے پیر دور ہو ہمارے پاس سے اور محمدؐ کا نام یہان نہ لے یہ وہ شخص
کہ ہم بتونکو توڑیگا اور ملت کفر اور شرک کو باطل کریگا اور بت پرستونکو قتل کریگا یہ سنکر وہ پیر مرد وہانسے باہر آیا
اس حال مین کہ لرزہ اسکے بدن مین تھا اور دانت اسکے کانپتے تھے اور عصا اوسکے ہاتھ سے گر پڑا جب ہوش
مین آیا کہنے لگا کہ اے حلیمہ تیرے لڑکے کا حافظ خدا ہے اسکو ضائع نکریگا تو خاطر جمع رکھ تجکو تیرا لڑکا ضرور ملیگا
جب حلیمہ نے یہ ماجرا سنا اپنے دلمین اندیشہ کیا اور سوچا کہ اب طرح اس حال کی عبد المطلب کو ضرور ہے انسے اس بات کا
چھپانا مصلحت نہین حلیمہ عبد المطلب پاس گئے اُنھون نے حلیمہ کو نہایت سراسیمہ اور پریشان حال دیکھا کہ گھبرائی
ہوئی آتی ہے اور محمدؐ اوسکے پاس نہین ہے مضطرب ہوکر کہا کہ تیرا کیا حال ہے اور محمد کہان ہے اسنے کہا اے ابو الحارث
مین انکو تمہارے پاس لاتی تھی مگر دروازہ حرم کے پاس بٹھا کر قضاے حاجت کو گئی تھی وہانسے جو آئی انکو نہ دیکھا
اور جو کہ بعد ڈھونڈنے کے ہرگز سراغ نہ ملا ناچار ہوکے آپکی خدمت مین بنا بر اطلاع حاضر ہوئی ہون عبد المطلب
اس خبر وحشت اثر کو سنکر کوہ صفا پر چڑھے اور قریش کو پکارے کہ یا آل غالب تمام قریش نے انکی ندا کی اجابت کی اور
انکے پاس جمع ہوکر کہنے لگے کہ اے سید کیا حال تمکو پیش آیا آپ مضطرب ہوکر اندرون مسجد حرم کے گئے اور سات بار طواف
خانہ کعبہ کیا آواز سنی کہ ہاتف غیبی کہتا ہے کہ اے گروہ آدمیونکے غم نہ کھاؤ کہ محمدؐ کا خدا ہے کہ اوسکو ضائع نہ کریگا عبد المطلب بولے
کہ اے ندا کرنے والے محمدؐ کہان ہے ہاتف نے کہا کہ وادی تہامہ مین درخت کیلے کے تلے بیٹھے ہین یہ سنکر وہانکو روانہ
ہوے اثناے راہ ورقہ بن نوفل بھی ہمراہ ہولے جب وادی تہامہ مین پہونچے دیکھا کہ حضرت کیلے کے تلے بیٹھے ہین اسکے
پتے چنتے ہین عبد المطلب نے کہا تم کون ہو فرمایا مین محمدؐ بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہون انھون نے کہا کہ میری جان تمپر فدا ہو
مین عبد المطلب تمہارا دادا ہون پھر یہ حضرت کو اپنے آگے سوار کرکے روانہ ہوے اور مکہ مین لا کر بہت سا
سونا اور اونٹ بہت سے صدقہ کیے اور حلیمہؓ کے ساتھ کمال احسان و انعام پیش آئے پھر اُسے وطن کو رخصت کیا
اکثر راویان معتبر نے یہ قصہ اسی طرح تحریر کیا ہے ولیکن کسی شخص نے کشف اسرار گم گشتگی حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نہین کیا عالم الغیوب ہی کو خوب معلوم ہے کہ اسمین کیا اسرار تھا روضۃ الاحباب
مین لکھا ہے کہ شیما بنت حارث بن عبد العزی سعدی مین آئین اصحاب سے انکے ساتھ

بے اعتنائی کی شیما نے کہا کہ مین خواہر رضاعی تمہارے نبی کی ہون کبھی نہ پایا ورنہ کیا جب حضرت کی پاس آئین آپنے انسے
احوال پوچھا اور بعض علامات سے پہچانا پھر اُنکی تعظیم کی اور چشم پر آب ہوکر فرمایا کہ ہمارے ماں باپ کا حال بیان کرو
شیما نے عرض کی کہ حلیمہ اور انکے شوہر نے وفات پائی بعد دریافت حال حضرت نے انکو بخوبی رخصت کیا اور تین غلام اور
ایک کنیز اور دو اونٹ اور چند بکریان عنایت کین اور انکا نام خدافہ ارشاد کیا اور لقب شیما باقی رہا لیکن صحیح یہ روایت ہی
کہ حلیمہ سعدیہ بعد غزوہ طائف کی اپنے شوہر اور بیٹے کے ساتھ حضرت کی خدمت مین مشرف ہوئین حضرت نے انکی نہایت
تعظیم وتکریم کی اور اپنی ردائے مبارک بچھاکر انکو اُسپر بٹھایا اور وہ سب مشرف باسلام ہوئے واضح ہو کہ دفتر اول
اور مدارج النبوت مین جو تصویر حلیہ مبارک کی بتفصیل مرقوم تھی اُسکا خلاصہ بعبارت سلیس رسالہ مصنفہ علمائے
المتقین اور سلالۃ المتورعین شاہ سلامت اللہ صاحب مین مسطور تھا حرف بحرف بنظر اختصار اس مقام مین لکھا
جاتا ہی اول قد مبارک میانہ تھا نہ بہت بلند و دراز اور نہ قصیر و کوتاہ باوجود اسکی آپکی قامت رعنا کا یہ معجزہ تھا کہ جب
کھڑے ہوتے یا چلتے سب آدمیون مین آپکا قد بلند نظر آتا اور کسی کا قد حضرت کی قامت شریف کی برابر نہوتا اور جب مسند
ارشاد وہدایت پر جلوہ فرما ہوتے تمام جماعت مین سر مبارک بلند اور اونچا معلوم ہوتا کسی طرح سے غیرت الٰہی نے آپکا
ہمسر پیدا کیا تھا یہانتک کہ آپکا سایہ بھی نہ تھا تا شائبہ ہمسری اور برابری کا اس سے ہو اور نہوتا سایہ کا دلیل
واضح ہے اس بات پر کہ کسی چیز کو خدا نے آپکا مثل پیدا نہ کیا دوسرے سر مبارک بزرگ تھا اور بزرگی دلیل ہی وفور
عقل اور تیزی فکر کی ہے بسبب قوت دماغ کے کہ حامل جوہر عقل ہے اور مراد بزرگی سر سے کہ احادیث مین وارد ہی نفی صغر اور
حقارت ہی یعنی سر آپکا چھوٹا اور حقیر نہ تھا نہ یہ معنی بہت بڑا خارج حد اعتدال سے ہو اور یہ قاعدہ کلیہ تمام اعضا
جسم شریف مین ملحوظ رہے کہ کمال اعتدال خلقت مین تھے تیسرے موی مبارک آپکی سر کے گھونگھر والے نہ نرم و فروہشتہ
یعنی سیدھے تھے کہ اصلا پیچ نرکھتے ہون اور نہ بہت پیچیدہ اور سخت جیسے حبشیونکے ہوتے ہین بلکہ درمیانہین تھے
نہ بالکلیہ کھلے ہوئے نہ بہت اینٹھے ہوئے اور آپکے بال ہمیشہ نورآگین اور چمکتے تھے اور لپٹین خوشبو کی اونسے
آتی تھین اور بالونکا یہ معجزہ تھا کہ جب انکو دھوکر بیمار کو پلاتے فی الفور شفا ہوتی اور درازی موی سر کا سے
درمیان گوش و دوش کے تھی اور گاہے موے شریف کو سدل کرتے یعنی اطراف سر پر چھوڑ دیتے اور گاہی فرق فرماتے
یعنی بعضے بالونکو بعضونسے جدا کرتے اسطرح کہ درمیان مین ایک خط باریک پیدا ہوتا کہ جسکو زبان عربی مین
مفرق اور ہندی مین مانگ کہتے ہین اور یہ مفرق سنت حضرت ابراہیم کی ہی اور دونو جانب دو گیسو اور گاہی
دونو طرف چار گیسو چھوڑے تھے چنانچہ حدیث ام ہانی مین آیا ہی کہ حضرت مکہ مین تشریف لائے آپکے چار
گیسو چھوڑے تھے اور سر کے بال رکھنا سنت اور عادت قدیم عرب کی ہے لیکن چاہیے کہ خبرگیری بالونکی
رکھی یعنی روغن ڈالے اور شانہ کرے اور حضرت بہت کرتے تھے اور جسکی بال ژولیدہ و پریشان دیکھتے ناخوش
ہوتے اور جسکو دیکھتے کہ روز و شب پیچ بالونکو بناتا ہی اور خوشبو ڈالتا ہی اور شانہ کرتا ہی یعنی بالونکو بنانی اور سنوارنی مین
مشغول رہتا ہی اس سے بیزار ہوتے توسط آپکو پسند تھا اور حلق سر مبارک کا سوا حج اور عمرے کے ثابت نہین ہوا

چوتھا روے شریف حضرت کا مرات جمال الہی اور آئینہ انوار نامتناہی تھا صحیحین میں براء بن عازب سے روایت
کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوبرو اور خوشتر بنی آدم اور حدیث ابی ہریرہ میں آیا ہے نہیں دیکھا میں نے
کسی چیز کو بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث میں اشارہ ہے کہ حسن و خوبی حضرت کی جمال کی
غالب اور فائق سب اشیا پر تھی کوئی چیز دنیا میں ایسی نہیں کہ جسکا حسن و خوبی برابر حسن و خوبی حضرت کے ہو
اور کہا ابو ہریرہ نے کہ ایسا چہرہ آپکا روشن اور تابان تھا کہ گویا آفتاب اسمیں سیر کرتا ہے اور دوسری حدیث
میں آیا ہے کہ جب تو دیکھے آپکے چہرہ کو دیکھے تو کہ گویا آفتاب طلوع کرتا ہے مقصود اس تشبیہ سے بیان روشنی
اور اشراق و لمعان روے مبارک کا ہے اور حدیث بخاری میں وارد ہے کہ پوچھا براء بن عازب سے کہ تھا روے
حضرت کا مانند شمشیر کے کہا نہیں بلکہ تھا مثل قمر کے ظاہر ہے کہ تشبیہ شمشیر میں معنی تدویر فوت ہوتی تھی اور قمر
جامع لمعان و تدویر دونوں کا ہے اسواسطے تشبیہ سے طرف قمر کے عدول کیا خلاصہ احادیث صحاح میں تشبیہ
چہرہ مبارک کی باشیاء متعددہ واقع ہے یعنی آفتاب و ماہتاب و شمشیر و آئینہ ماہ شب چہارم پارہ قمر الماہ
اور مقصود ان تشبیہوں سے براقت اور لمعان و صفا اور تدویر چہرہ مبارک سی جانا چاہیے کہ تدویر چہرہ
مبارک ایسی تھی کہ گول مانند دائرہ کے ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ چہرہ مبارک فی الجملہ گول تھا اور بہت دراز نہ تھا
معلوم ہوا کہ غرض اثبات و تدویر سے نفی زیادت طول ہے اور تشبیہوں میں غور درکار ہے کہ وجہ تشبیہ ہر ایک چیز
میں علیحدہ ہے اور فائدہ اختیار تشبیہ مختلفہ میں یہ ہے کہ روے مبارک حضرت کا جامع صفات حسن و جمال
تھا اور یہ کلمہ نسبت تحقیق ہے اور اسی سے تطبیق درمیان احادیث مختلفہ کے تشابیہ و شریف میں وارد ہین
حاصل ہوتی ہے اور ایک بات اور اس مقام میں قابل سننے اور یاد رکھنے کی ہے کہ تشبیہات بطور شعرا اور موافق عرف عادت
کی ہین ورنہ فی الحقیقت عالم میں کوئی چیز دنیا میں مماثل صفات خالقیہ حضرت کی نہیں ہے کہ واقع میں وجہ تشبیہ اور جامع پیدا کرکے تشبیہ
بالجملہ چہرہ مبارک نہ بہت پرگوشت اور نہ بہت گول تھا بلکہ مائل بتدویر تھا اور رنگ چہرہ شریف کا مائل بسرخی تھا
اور ایسی چمک دمک نور کی آپکے چہرہ میں تھی کہ نگاہ کسی کی طاقت التفات نہ رکھتی تھی اور چہرہ آپکا مثل آئینہ صاف
اور روشن تھا کہ عکس ہر چیز کا اسمیں معلوم ہوتا بلکہ صفائی اس آئینہ خدا نما کی یہانتک پہونچی تھی کہ صورت نور خدا
کی صاف اسمیں نظر آتی تھی چنانچہ حدیث میں من رآنی فقد رای الحق یعنی جس شخص نے دیکھا مجھکو پس تحقیق
مشاہدہ کیا حق کو کاشف اس رمز کی ہے پانچویں جبین نور آگین انوار خدا سے مالا مال مانند حوصلہ دل
عشاق واضح اور کشادہ تھی اور کعب بن مالک سے روایت ہے کہ جب چین آپکی پیشانی میں پڑتی ایسا دکھائی دیتا
کوئی ٹکڑا چاند کا ہے اور خوشبو آپکی پیشانی نور افشان کی مشک عنبر زعفران گلاب عطر سے زیادہ تھی چنانچہ
عورتین بجاے خوشبو اور عود عطر پان کے آپکی پیشانی کے پسینہ کو بدن میں اور بالون میں ملتی تھیں منقول
ہے کہ ایک عورت بمقدور تھی اسکو بروز نکاح اپنی دختر کے خوشبو میسر نہوئی حضرت کی خدمت میں آئی
اور ایک ظرف میں آپ کی جبین نور آگین سے چند قطرہ عرق کے لیجا کر اس عروس کے بدن میں مل گئی

پشت کمان اسکی اولادین ویسی ہی تو نظر آتی رہے ابرو آپکے قریب پیوستگی شکل کمان گویا محراب سجود عارفون
عاشقون کے تھے اور عبارات احادیث کی اسمقام مین مختلف واقع ہین بعض احادیث مین ملی ہوئی ابرو اور
اور بعض مین جدے ہوئے وارد ہین وجہ تطبیق ان دونون روایتونمین اسطرح پر ہے کہ مراد نفی نزدیکی اور
غایت پیوستگی ہے یعنی نہ بہت ملی تھی اور نہ بہت جدا تھی ان دونو اعتبار سے مقرون اور غیر مقرون کہ
حدیثون مین وارد ہے صحیح ہوا ہے اور اسیواسطے قریب بہ پیوستگی کہا گیا کہ دونون روایتونمین
تطبیق ہو جاوے خلاصہ یہ کہ ابرو آپکے پتلے پتلے ظاہر مین ملے ہوئے نظر آتی اور حقیقت مین جدا تھی اور درمیان
دونو ابرو کے ایک رگ تھی کہ حالت غضب مین نمود ہوتی اور صورت خدا کی قہر کی اس سے نظر آتی چشم آنکھین
حضرت کی ہموارہ نظر حق مین مشغول تھین سیاہی و سپیدی انکی بکمال اعتدال تھی اور دور سے چشم این
تو شہاکی ساتھ ہموار تھی اور روایات حدیث اس بات مین بھی بہت مختلف وارد ہین بعض روایات مین عظیم العینین
آیا ہے یعنی بزرگ چشم اور مراد بزرگی چشم سے نفی خردی ہے نہ یہ کہ نہایت بڑی کہ باہر حدقہ کی ہون سابق گذرا کہ
کلیہ اعضا چشم شریف مین اعتدال اور توسط ہے اور ایک حدیث مین وارد ہوا اشکل العینین شکلہ بفتح شین سرخی کہ سفیدی
آنکھ کی ہو اور بعض روایات مین اشہل العینین آیا ہے شہلہ کہ سرخی سیاہی مین ہو شاعرون نے معشوقونکی آنکھ
کی تعریف مین نرگس شہلا باندھا ہے اور مشہور اشکل العینین ہے اشکل وہ چیز ہے کہ اسمین سرخی اور سپیدی مخلوط
ہو یا وہ چیز کہ سپیدی اسکی مائل سرخی ہو اور بعضی روایات مین ادعج العینین وارد ہے ادعج بہت سیاہ چشم کو کہتی ہین
قاموس مین بمعنی فراخ چشم بھی اعتبار کیا ہے اور اکحل العینین بھی آیا ہے یعنی آنکھین حضرت کی ایسی تھین کہ گویا سرمہ لگا ہوا
اور سرمگین چشم معشوقونکی آنکھ کی تعریف مین مشہور ہے بالجملہ جو صفات چشم محبوبون مین باندھتے ہین وہ سب
بلا تصنع حضرت کے آنکھون مین مجتمع تھے اور وجہ تطبیق ان روایات مین باعتبار جامعیت حضرت کی
آنکھون کے سب اوصاف کو ظاہر ہے اور یہ سب بیان حدقہ اور شکل درمیان حضرت کی آنکھونکا تھا صفت
ابصار مین بخاری نے ابن عباس سے اور بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت کی ہے کہ حضرت تاریکی مین
ایسا دیکھتے تھے جیسا روشنی مین یعنی اندھیرے اور اجالے مین برابر نظر آتا تھا اور لکھا ہے کہ حضرتکی نظر پیش و
در پشت سے برابر تھی یعنی آگے اور پیچھے برابر دیکھتے تھے چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت مقتدیون سے
فرماتے کہ سبقت نہ کرو مجھسے رکوع و سجود مین کہ مین تمکو آگے اور پیچھے سے یکسان دیکھتا ہون اور حق یہ ہے
کہ حضرت کا دل احاطہ اور وسعت ادراک مین اسطرح پر تھا کہ شش جہت تو حکم ایک جہت کا تھا اور بروایت صحیح یہ
ثابت ہے کہ حضرت ثریا کے تارے گیارہ یا بارہ دیکھتے تھے اور بوقت بنائی مسجد مدینہ مین قبلہ کو بچشم خود دیکھکر
سمت قبلہ درست فرمائی اور نظر حضرت کی بسوے زمین زیادہ تر نظر سے بسوے آسمان تھی اور جو حدیث مین آیا ہے کہ نگاہ
انکی بجانب آسمان رہتی تھی مراد اس سے انتظار وحی ہے اور نیچی نگاہ رکھنا حالت روزمرہ تھی اور موجب اسکا حیا
اور حضوری ہے اور اکثر عادت حضرت کی ملاحظہ تھا یعنی گوشہ چشم سے دیکھنا اور باعث اسکا نہایت حیا اور غایت وقار ہے

ایسا عمل حضرت کا جو فعل تھا محبوب تھا ساتوین پلکین آپکی درازش سائبان بکمال آرائش و زیبایش تھین
اور بکلمہ اہدب الاشفار یعنی دراز مژگان حضرت کی پلکونکی تعریف مین وارد ہے آٹھوین گوش مبارک نہایت مناسب
اور خوبصورت تھے انکا معجزہ یہ تھا کہ دور و نزدیک سے برابر سنتے تھے حدیث مین آیا ہے کہ مین دیکھتا ہون اُس
چیز کو کہ تم نہین دیکھتے اور سنتا ہون مین اُس چیز کو کہ تم نہین سنتے اور حدیث مین وارد ہے کہ ایک دن حضرت
مع صحابہ کرام بیٹھے تھے ناگاہ طرف آسمان کے نگاہ کر کے فرمایا کہ اسوقت مین نے آسمان کے دروازے
کھلنے کی آواز سنی اور یہ دروازہ آگے نہین کھلا تھا اور اس دروازے سے ستر ہزار فرشتے واسطے متابعت
نزول سورہ انعام کے اُترے اس مقام سے حضرت کی قوت شنوائی اور بینائی دونون معلوم کیا چاہیے واقعی ہے
یہ قوت شنوائی اور بینائی حقتعالی نے حضرت کو عنایت کی دوسرے شخص کو نصیب نہین ہوئی اور بیداری
اور خواب مین برابر سنتے تھے حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا آنکھین میری سوتی ہین اور دل میرا جاگتا ہے
اسی سبب سے حضرت کا ناقض وضو نہ تھا نوین بینی مبارک بلند تھی اور اسپر نور کا ابھار تھا جو کوئی بتامل
دیکھتا جانتا کہ بہت بلند ہے حالانکہ بہت نہ تھی وہ بلندی نور کی تھی جو بلند نظر آتی تھی دسوین رخسارے
حضرت کے نرم و نازک بکمال نظارت و لطافت اور نہایت آب و تاب سے رشک گلہائے بہشت سے تھے
اور ایسے رخشا اور درخشان نور الٰہی سے تھے کہ جنکی روشنی چاند کی روشنی پر غالب تھی گیارھوین دہن مبارک
کشادہ تھا یعنی نہایت تنگ کہ بدنما ہو نہ تھا حدیث جابرؓ مین آیا ہے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ضلیع الفم
یعنی فراخ دہان نکتہ کشادگی دہن شریف مین یہ ہے کہ وسعت دہن نزدیک عرب کے مردون مین ممدوح ہے
اور تنگی دہن خوبی عورتون کی ہے اور تنگدہنی گو کہ شعرا معشوقون کی تعریف اعتبار کرتے ہین گویا یہ مراد انکی
نزدیک عورتون کے حکم مین داخل ہین بارھوین لعاب دہن شریف شفا سے بیمار اور دوا سے
درد دل عاشق زار تھا منہل اور منبع معجزات اسکو کہتے ہین چنانچہ روز خیبر حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھین
دکھتی تھین حضرت نے بزاق دہن مبارک سے انکی آنکھون مین ڈالا فی الفور اچھی ہوگئین اور دایہ طفلان شیرخوار
کو حضرت کی خدمت مین لائی حضرت نے اپنا آب دہن اُنکے منھ مین ڈالا اسقدر سیراب ہوئے کہ تمام روز دودھ
نہ مانگا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پیاسے تھے حضرت نے زبان شریف اُنکے دہن مین رکھی انھون نے
اُسکو چوسا پیاس جاتی رہی اور تمام روز سیراب رہے اور روز حدیبیہ ایک کنوان تھا کہ کثرت پانی بھرنے سے
خالی ہوگیا اور پانی اُسمین باقی نہ رہا جب یہ حال حضرت کو دریافت ہوا اُس کنوئین پر تشریف لائے اور پانی
طلب کر کے کلی اپنے دہن مبارک سے اُس کنوئین مین ڈالی اور فرمایا ایک ساعت توقف کرو پھر کنوان جوش
مین آیا سب آدمیون اور جانورون نے پانی پیا جبتک وہان مقام رہا پانی کم نہوا اور حضرت کے پاس
ایک کنوئین مین سے پانی کا ڈول بھر کر لائے آپنے اُس ڈول مین سے پانی پیا اور آب دہن شریف سے
اسمین ڈالا پھر اُس ڈول کے پانی کو اُس کنوئین مین ڈالا اُس کنوین کے پانی سے بوئے مشک آنے لگی اور

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کے گھر مین کنوان تھا کہ اسکا پانی کھاری تھا اسمین ایک قطرہ آب دہن حضرت کا ڈالا دن کھاری
پانی ایسا میٹھا ہوگیا کہ اس پانی سے کسی کنوئین کا پانی مدینہ مین میٹھا نہ تھا اور اسطرح کے معجزے بہت سے
کتب سیر مین مرقوم ہین تیرھوین دندان نور افشان کشادہ اور نہایت روشن اور چمکتے تھے وقت کلام گویا
نور ٹپکتا تھا چنانچہ مفلج الاسنان اور مفلج الثنایا حدیثون مین وارد ہی یعنی اگلے دانت آپکے جدا جدا تھے اور کشادہ
تھے اور حکمت اسمین یہ تھی کہ شعاع تجلیات کہ دل نور منزل مین جلوہ گر تھی راہ کشادگی دندان مبارک سے چہرہ
شریف پر نور افشان رہے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ مین وارد ہی کہ جب حضرت منھ کھول کر بات کرتے دیکھا جاتا
کہ کشادگی دونو دانتون اگلے سے نور نکلتا ہے اور طبرانی کے اوسط مین روایت کی ہے کہ منھ مقدس حضرت
کے مہر دہان شریف اور احسن اور الطف سب آدمیون سے آدمیون کے مونھون سے تھی چودھوین عادت
شریف سے اکثر اوقات مین تبسم تھا تبسم مبادی ضحک سے ہی اور حد ضحک کی یہ ہی کہ دانت خوشی ہونے مین ظاہر
ہون اور آواز بلند نہو اور اگر آواز کسی حالت مین گوش زد ہو اسکو قہقہہ کہتے ہین اور اگر آواز اصلا پیدا
نہو وہ تبسم ہے جسکو ہندی زبان مین مسکراتے بولتے ہین پس مجمل خندہ حضرت کا اکثر اوقات اور احوال مین بطور تبسم
کے تھا اور کبھی حد ضحک کو پہونچا ہو لیکن قہقہہ ہرگز ثابت نہین حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہین کہ مین نے نہین
دیکھا حضرت کو ہنستے اسطرح کہ دیکھے جاوین لہوات آپکے لہوات بفتحات جمع لہات بفتح اللام یعنی اسکے
پارہ گوشت کہ اعلاے حنجرہ مین انتہاے دہن سے ہی اور مراد اس حدیث سے نفی قہقہہ کی ہی اور تبسم تھا
کشادہ رو اور خندہ پیشانی بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ہنستے تھے دیوارین روشن
ہو جاتین اور دانتون کا دیوارون پر ایسا پڑتا جیسے عکس آفتاب پندرھوین گریہ بھی حضرت کا جنس ضحک
سے تھا یعنی رونے مین آواز بلند نہوتی فقط آنسو آنکھو سے حالت گریہ مین گرتے تھے اور سینہ شریف سے
ایک آواز بلند خوش دیگ سی کے مسموع ہوتی اور سبب گریہ حضرت کا شفقت اور رحمت امت پر تھی اور اکثر سماع
قرآن سے اور احیاناً نماز شب مین روتے تھے سولھوین صورت شریف اصوات تھی کان احسن الناس صوتا
یعنی تھے حضرت بہترین مردم از روے آواز اور شمائل مین تر آدمیو نکے از روے کلام کے کوئی آدمی مانند حضرت کی خوش آواز
اور خوش کلام نہ تھا اور اصدق الناس لہجہ کہ آپکے وصف مین واقع ہی مراد اس سے یہ ہی کہ زبان شریف راست تر
اور درست تر زبانون کی تکلم مخارج حروف مین تھی اور مثل لہجہ بمعنی فصاحت آتا ہے انس بن مالک سے روایت ہی کہ نہین
بھیجا حق تعالی نے کسی پیغمبر کو مگر خوش رو اور خوش آواز تا آنکہ بھیجا تمہارے پیغمبر کو خوش رو اور خوش تر آواز زیادہ تر
سب سے اور آواز مبارک بے تکلف پہونچتی تھی اس مقام تک کہ وہان کسی کی آواز پہونچتی نہ تھی خاص کر خطبہ پر جو
جو وعظ و نصیحت فرماتے اسقدر آواز بلند ہوتی کہ عورتین اپنے گھرو نمین سنتی تھین اور جب خطبہ پڑھا منا مین ایام
حج مین سب آدمیون نے حضرت کی آواز سنی اپنے منازل مین اور دور نزدیک سے کوئی شخص نہ تھا کہ جسکے کان مین آپ کی
آواز نہ پہونچی ہو اور وہ جو حدیث مین آیا ہی کہ حضرت منا مین خطبہ پڑھتے تھے اور جناب امیر علیہ السلام اسکو تعبیر کرتے

مراد اس سے تفسیر اور توضیح کلام شریف ہے جیسا سنوانا اور اسکا ستر صورتوں میں حسب نقصان انسان اور جوامع کلم اور بدائع بیان اور
غرائب حکم حضرت کی بالاتر اس سے ہے کہ ہاتھ فکر اندیشہ کسی طلیق و ذلیق کا دامن حصر و احصا اسکے تک پہنچ سکے تعریف
اور توصیف آپکی فصاحت و بلاغت کی حیطۂ امکان اور تخمین قیاس سے خارج ہے حقتعالے نے کسیکو فصیح و بلیغ تر
آپ سے پیدا نہیں کیا ایکبار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ
ہمارے درمیان میں سے باہر نہیں گئے اور کوئی فصیح و بلیغ ہمارے بیچ میں اور مقام سے نہیں آیا اسقدر
فصاحت آپکو کہانسے حاصل ہوئی فرمایا کہ زبان اسمٰعیل محو و مندرس ہوگئی تھی لائے جبرئیل میرے پاس اسکو بالکل
اور میں نے اوسکو یاد کرلیا اور فرمایا ادبنی ربی فاحسن تادیبی یعنے ادب سکھایا مجھکو میرے رب نے اور نیک کیا
میرے ادب کو علم عربیت کہ متعلق علم فصاحت و بلاغت ہے اسکو ادب کہتے ہیں اور فرمایا پرورش پائی میں نے بنی سعد
بن بکر میں کہ قوم حضرت کی مرضعہ حلیمہ سعدیہ کی تھی یہ قبیلہ افصح عرب مشہور تھا اور کلام شریف ایسا واضح مفصل
مبین ہوتا تھا کہ اگر سامع چاہتا جدا جدا آپکے کلمات کو شمار کرلیتا اور بمقام احتیاط میں ایک ایک کلمہ تین تین
بار فرماتے تا سامع خوب سمجھ لے اور طرز بیان ہمیشہ تھا وقت ضرورت باقتضائے فہم سامع کلام کو بتکرار ارشاد کرتے
تھے اور خصائص کلام شریف سے ہے کہ حدیث میں آیا اوتیت جوامع الکلم یعنے دیئے گئے ہیں مجھکو کلمات جامع
مراد جوامع الکلم سے یہ ہے کہ لفظ تھوڑے اور معنے بہت ہوں علمائے حدیث نے حضرت کی جوامع الکلم میں سے
جمع کرکے کتب و دفاتر موشح اور مزین کیے ہیں انتہا ریش مبارک انبوہ تھی یعنے طول و عرض میں
سب طرف سے بھری ہوئی اور خوب گھن کی بکمال زیبائش تھی حدیث ابن ابی ہالہ میں وارد ہے کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثیر اللحیۃ یعنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثیر اللحیۃ مراد کثیر اللحیۃ
سے بسیار ہی انبوہ موے مبارک اور دراز دائم بالونکا ہے اور شفائے قاضی عیاض سے منقول ہے کہ انبوہ ریش مبارک
نے سینہ شریف کو بھر لیا تھا اور درازی ریش مبارک میں قدر معین ثابت نہیں و لطائف النبی میں لکھا ہے
کہ ریش مبارک بقدر چہار انگشت از روے طبیعت یعنے از روے خلقت کے تھی اسقدر سے کم و زیادہ نہیں
ہوتی تھی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی کہتے ہیں کہ اس روایت کی سند پائی نہیں جاتی اور ارسال لحیۃ
موجب حسن و جمال ہے خصوصاً اسصورت میں کہ انبوہ ہو اور یہ روایت منافی اسکی ہے کہ شفائے قاضی
عیاض سے منقول ہوا اور منافی روایت ترمذی کی ہے کہ کتاب مذکور میں ہے کہ حضرت لیتے تھے اپنی لحیۃ کو
طول و عرض سے یعنے طول اور عرض سے قصر کرکے ہموار فرماتے تھے اور لبوں میں قصر شارب یعنی سلب کرتے تھے
اور فرماتے تھے کہ جو کوئی نہ کاٹے اپنی مونچھوں کو وہ ہم سے نہیں اور صحیحین میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا مخالفت
کرو مشرکوں کی اور ایک روایت میں مجوس کی دراز کرو داڑھیوں کو اور پست کرو مونچھوں کو اور مبالغہ کرو
پست کرنے مونچھوں میں اور نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے مبالغہ کرو قلع اور پست کرنے مونچھوں میں اور چھوڑ دو داڑھیوں کو انکے حال پر راقم الحروف کہتا ہے

کو فضلہ اور رسائل صحیحہ میں اختلاف روایات ہے لیکن معمول اکثر مشائخ اور اسلاف کا معلوم ہوتا ہی اور منقول ہی کہ ریش
مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی انکے سینہ کو بہر کیا تھا اور اسیطرح حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور اسیطرح عثمان رضی اللہ تعالی
عنہ کی ریش مبارک تھی اور حضرت محبوب سبحانی کی بھی ریش مبارک طویل و عریض تھی جیسا کہ تفریح الخاطر
میں مذکور ہے اور حضرت کے خضاب کرنے میں اقوال علما مختلف ہیں تحقیق یہ ہے کہ آپنے خضاب نہیں فرمایا کیونکہ
کہ سفیدی حضرت کی موے مبارک سر اور ریش میں خضاب کو نہیں پہونچی تھی تمام سر اور ریش مبارک میں چودہ یا سترہ یا
اٹھارہ بال سفید ہوے تھے یا اسقدر بھی نہیں سے کم تھے جب دہان فرماتے سفیدی بالونکی پوشیدہ ہوجاتی تھی
خضاب کی نہ تھی اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ صحیح شریف میں ہے بال سفید تھے اگر چاہتا میں گن لیتا اور
اسیقدر آپکے سر مبارک میں اور خضاب نہیں کیا حضرت نے قائلین خضاب جو کہتے ہیں کہ حکایا انس رضی
بال شریف کو انکے پاس تھے وہ مخضوب تھے جواب اسکا یہ ہے کہ وہ مخضوب نہ تھے بلکہ ممزوج و مخلوط الطیب
تھے بسبب اختلاط خوشبو کے ایسے دکھائی دیتے تھے کہ گویا مخضوب ہیں اور احتمال ہے کہ انکو مخضوب کیا ہو
انس نے تاکہ محکم ہوجاویں اور دیرپا ٹھہریں اور اسیطرح بعض احادیث کو روایت خضاب پر کرتے ہیں اول
ہیں تحقیق محققین یہی ہے کہ آپنے خضاب نہیں فرمایا اور موے مبارک ریش و سر کے اسقدر سفید نہ تھے
کہ لائق خضاب ہوتے اور حضرت قصر شوارب اور اظفار روز جمعہ فرماتے تھے اور بعض روایات میں پنجشنبہ
آیا ہے اور کیفیت ناخن تراشی میں کچھ ثابت نہیں لیکن اسقدر کہ ابتدا سبابہ سے کرتے اور ختم انگشت
مہا اسی ہاتھ کے فرماتے اور مسواک اور شانہ حضرت سے جدا نہیں ہوتا تھا اور جب اوہان کرتے ریش مبارک
میں شانہ فرماتے اور آئینہ میں جمال شریف کہ مطلع انوار الٰہی اور مظہر اسرار نامتناہی ہے تھا دیکھتے تھے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسمہ و جعلہ الشیوخ میں گردن شریف رشک مینائے بہشت کمال خوبی مع اعتدال میں درخشاں
اور درخشاں تھی اور سفید صفائی اور آب و تاب رکھتی تھی کہ جسکی صفائی کے روبرو شرمندہ تھا گویا چاندی کا
لکڑا تصویر کا عالم تھا اور حدیث ابن ابی ہالہ میں آیا ہے کان عنقہ جید دمیہ فی صفاء الفضۃ یعنی تھی گردن
دمیہ کی صفائی چاندی میں دمیہ بضم دال جت کو کہتے ہیں کہ بنایا ہو عاج سے کذا فی النہایہ اور صاحب قاموس
کہتا ہے کہ رخام یعنی سنگ سفید سے اور مقصود تشبیہ سے فقط مبالغہ ہے صفت میں اور تحسین
میں اور حاشیہ شمائل وغیرہ میں ہے کہ دمیہ یعنی تمثال یا آہو بچہ کے لکھا ہے سند اسکی کتب لغت میں
نہیں ملتی اور ما بین الکتفین شانہ مبارک کے نیچے آنے بال اور دونوں میں کچھ جدائی تھی چنانچہ آپکے بیان میں بعید
ما بین المنکبین وارد ہے یعنی درمیان دونوں شانوں کے بعد اور مسافت تھی اور بعضوں نے بعید بصیغہ
تصغیر پڑھا ہے اور بعضوں نے اوسکو تعبیر بالصدر کیا ہی غرض صدر اگرچہ وصف جدا گانہ ہے
لیکن ان دونوں وصفوں میں تلازم ہے یعنی ایک دوسرے کو لازم ہے یا ہیں پیرہن بغل شریف کمال سفیدی
ہمرنگ بدن کے تھی اور یہ از جملہ عجائبات اور خواص حضرت سے ہے کہ بغل سب آدمیونکی مائل بسفیدی ہوتی ہے

اور بعضون نے لکھا ہے کہ بال آپ کی بغل مین تھے لیکن اس روایت مین کلام ہے اور بعض احادیث مین آیا ہے
بلند المطلبیۃ کندہ کرتے تھے اپنی بغلون کے بالون کو اور حضرت کی بغلونسے خوشبو مشک کی آتی تھی چنانچہ
بعضے صحابہ سے روایت ہے کہ اپنے مجھکو اپنے ساتھ سلایا حضرت کی بغل کا پسینا مینے سونگھا بوے مشک اس سے
آتی تھی پچیسوین سینہ مبارک عریض و چوڑا اور فی الجملہ ابھرا ہوا تھا اور فائدہ اس ترکیب مین یہ ہے
کہ سینہ مبارک مجمع علوم و معارف اور منبع تجلیات اور معدن اسرار ذات مطلق تھا اس سبب وسعت کشادگی
مناسب ہوئی کہ وسعت ظرف بقدر وسعت مظروف چاہیے چھبیسوین شکم مبارک نہایت ہموار اور صاف
برابر سینہ کے تھا چنانچہ حدیث مین وارد ہے سواء البطن والصدر یعنے برابر شکم اور سینہ مراد اس سے ہموار ہے حدیث ام ہانی
مین آیا ہے کہ دیکھا مینے شکم مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گویا کہ قراطیس بالکل گر کرتے ہوے رکھی مین کنایہ
کمال نرمی اور صفائی سے ہے یعنے شکم مبارک کمال نرم اور صاف تھا اور حدیث ابن ہالہ مین آیا ہے دقیق المسربہ
بفتح میم و سکون سین مہملہ و راے مہملہ مضموم یعنے نقط و بار موحدہ وہ بال کہ اوپر سے سینہ کے تا ناف مرور یعنے اونکا
ایک خط باریک لنبا ابتداے سینہ سے تا ناف دستکاری نقاش ازل سے کھینچا تھا باقی سینہ اور شکم صاف تھا
لہذا حدیث شریف مین آیا ہے عاری الثدیین والبطن سوی ذلک یعنے سوا اوس خط باریک بالون کے
چھاتی اور پیٹ پر کوئی بال نہ تھا ستائیسوین پشت مبارک آپکی گویا نقرۂ گداختہ تھی یعنے نہایت سفید اور صاف
اور ہموار تھی اور استخوان شانہ مضبوط اور پر گوشت تھے اور دونون شانون مین مہر نبوت چنانچہ حدیث مین آیا ہے
کتفیہ خاتم النبوۃ وھو خاتم النبیین یعنے درمیان دونون شانون کے مہر نبوت تھی اور آپ خاتم الانبیا ہین
اور وہ ایک چیز ابھری ہوئی تھی اجزاے بدن شریف سے رنگ و صفائی مین مانند بدن کی تھی اسکو خاتم نبوت کہتے
تھے اور یہ مہر نبوت ایک آیت آیات الہی سے تھی حاکم نے مستدرک مین وہب سے روایت کی ہے کہ مبعوث نہوا کوئی
پیغمبر مگر اسکی علامت نبوت کی دست راست مین تھی لا ہمارا پیغمبر کہ علامت نبوت انکی درمیان دونون شانون کے
تھی اور بعض روایات مین عند کتفہ الیسرے اور بعض مین کتفہ الیمنی وارد ہے اور یہ دونون روایتین منافی روایت بین الکتفین
کہ اشہر روایت ہے نہین ہین کسواسطے درمیان دونون کے ہونا مستلزم اوسکا نہین کہ ٹھیک اور بیچ مین دونون کے
اگر مائل بائین طرف یا داہنی طرف شانہ کی ہو تب بھی درمیان شانون کے ہونا اوسپر صادق ہے اور تشبیہ مہر نبوت
مین روایات مختلف ہین بعضونمین مانند تکمۂ حجلۂ عروس اور بعضونمین مثل بیضہ کبوتر یا کبک آیا ہے اور ہم رنگ
بدن شریف صفائی اور نورانیت مین تھی اور اسپر چند خال اور کئی بال اسطرح سے جمے تھے کہ صورت حروف کی
نمودار تھی جیسے کہا جاتا ہے کہ اسپر لکھا ہوا تھا ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بعضون نے کہا اسپر لکھا تھا
اللہ وحدہ لا شریک لہ حیثما توجہت فانک منصور یعنے جسطرف تو متوجہ ہو پس تو فتحیاب ہے محدثین نے لکھا ہے کہ مہر
نبوت علامت حضرت کی معرفت اور تصدیق کی ہے کہ یہ وہی پیغمبر ہے کہ جسکی بشارت اگلی کتابونمین ہے اور
صیانت اور حفاظت قلب اور ظن و انکار سے ہے جیسے کسی چیز پر مہر کرین تا خلل و فساد اسمین راہ نپاوے

اور حق یہ ہے کہ مہر نبوت ایک سر عظیم مخصوص حضرت کی تھی حقیقت حال اسکی حقتعالی کو معلوم ہے چھبیسوین
دونون ہاتھ آپکے دراز تھے اور درازی ہاتھ کی کمال جود وسخا اور قوت غلبہ پر دلیل ہے صریح کلائیان پوری
اور دراز تھین ہتھیلیان پر گوشت اور نرم اور نازک پھیلی پھیلی اور خوشبودار تھین چنانچہ صحیحین مین انس
بن مالک سے روایت ہے ما مسست دیباجۃ ولا حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا
شممت مسکا ولا عنبرا الطیب من رائحۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے نہین لگایا مینے
دیبا اور حریر کو کہ زیادہ ہو نرم ہتھیلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ سونگھا مینے مشک اور عنبر کو کہ خوشبودار زیادہ
ہو خوشبو صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتے شفقت سے اسکا سر خوشبودار ہو جاتا اور صحیح
مسلم مین روایت ہے کہ مسح کیا حضرت نے رخسارہ جابر بن سمرہ کو جابر کہتا ہے کہ پائی مینے دست مبارک کی سردی اور خوشبو
کہ گویا باہر لائے ہین اسکو طبلہ عطار سے اور نزدیک طبرانی اور بیہقی کے آیا ہے وائل بن حجر سے کہ مصافحہ
کرتا ہون مین حضرت سے اور مس کرتا ہے میرا بدن حضرت سے پھر سونگھتا ہون اپنے ہاتھ کو اس سے پاتا ہون خوشبو
خوشتر مشک سے اور سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ ایکبار حضرت میری عیادت کو تشریف لائے اور رکھا دست مبارک میری پیشانی پر پھر
مسح کیا میرے منہ کو اور سینہ کو پس ہمیشہ پاتا ہون سردی دست مبارک کی اپنے جگر مین اس ساعت تک مستورد بن شداد
اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ مین آیا حضرت کے پاس اور مس کیا مینے دست مبارک کو تھا نرم زیادہ ابریشم
اور سرد زیادہ برف سے اور مروی ہے کہ ایکدن حضرت نے قتادہ بن ملحان کے منہ کو ہاتھ لگایا تھا اسکا چہرہ اسقدر روشن ہو گیا کہ
عکس ہر چیز کا اوسمین نظر آنے لگا ستائیسوین انگلیان دست مبارک کی دراز اور باریک تھین نہایت خوشنما تھین چنانچہ اسکی تعریف
مین مروی ہے سائل الاطراف یعنے کنارے اعضا کے کہ عبارت انگلیون سے ہے دراز اور روان تھی اور بعض
روایات مین طویل الاصابع وارد ہے معجزہ حضرت کی انگلیون کا مشہور ہے کہ چاند کو شق کیا اور سنگریزون نے آپکی
انگلیون مین تسبیح کی اور گھائیون سے پانی ابلا چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ ابریق مین ایک وضو کی مقدار پانی
تھا اور تین سو آدمی اسوقت حاضر اونکو حاجت وضو کی ہوئی حضرت نے اسقدر پانی مین ہاتھ رکھا اسوقت آپ کی
گھائیون سے پانی نکلتا تھا یہانتک کہ ان سبھون نے بفراغت تمام سے وضو کیا اور جابر سے روایت ہے کہ ایکبار صحابہ کو
روز حدیبیہ مین تشنگی ہوئی اور آپکی ایک پیالہ اگل تھی اسمین تھوڑا سا پانی تھا حضرت نے دست مبارک اسمین رکھا
فی الفور پانی نے بکثرت تمام انگلیون سے مانند چشمہ کے جوش مارا سبھون نے پیا اور وضو کیا جابر کہتے ہین اگر ایک لاکھ
آدمی ہوتے تو پانی کفایت کرتا اور ہم سب پندرہ سو آدمی تھے اٹھائیسوین ساق مبارک کی تعریف مین آیا ہے
فی ساقیہ حموشۃ حموشہ بمعنے خطی باریکی ساق یعنے دونون ساق حضرت مین باریکی تھی اور مروی ہے
کانھما جمارۃ جمارۃ بضم جیم وتشدید میم میانہ درخت خرما کا اوسکو شحم النخل عربی مین اور گابھا کھجور کا
ہندی مین کہتے ہین بالجملہ دونون ساق کمال لطیف اور باریک اور کم گوشت تھین نہ دراز نہ عریض بعض اس سبب سے
رفتار مین سرعت تھی اور چلنے مین قدم رکھتے قوت سے خوب جما کر آگے جھکے ہوئے گویا بلندی سے پستی کیطرف اترتے ہین

باوجود اسکے تیز رفتار ہیں تک آہستہ رو نرم چال تھی اٹھائیسوین قدم مبارک اور اسکی وصف مین روایات ہیں
کہ قدم شریف دونون دراز اور پرگوشت اور انگلیان پاؤن کی دراز اور باریک تھیں اور انگشت سبابہ سب انگلیون سے
دراز تھی اور خنصر پرگوشت اور پرسے پاؤن ڈھلکتے ہوئے کہ انپر پانی نہ ٹھہرتا اور ایڑیان چھوٹی کم گوشت تھیں جابر سے
روایت ہے کہ میرے باپ جنگ احد مین شہید ہوئے قرضدار یہودیون کے تھے ایک باغ خرمے کا انکی ملک مین چھوڑا تھا وہ باغ پھلا
یہودیون نے چاہا کہ سارا باغ قرض مین لگا لین مین نے کہا کہ چند سال کی پیداوار مین قرض ادا کر لین یہودیون نے نہ مانا آخر
قصہ حضرت کے حضور مین آیا آپنے فرمایا کہ خرمے کاٹ کر خرمن کرو پھر حضرت اس باغ مین تشریف لائے اور ایک ایک کلان خرمن کے
گرد پھرے اور قدم شریف اسپر رکھا اور فرمایا کہ قرضخواہونکو بلا کر خرمے اس خرمن سے انکے قرض مین لگا دو جابر کہتے ہین کہ مین نے ایسا ہی
دینے لگا حق تعالی کی قدرت سے سب قرض انکا اسی انبار سے ادا ہو گیا اور مین دیکھتا تھا اس انبار کی طرف گویا اسمین سے ایک
خرما بھی خرچ نہین ہوا اے مسلمانون دیکھو ایک کرشمہ اثر برکت قدم شریف کا ہے اور اسطرح کے معجزے بہت سے کتب سیر مین
مرقوم ہین اور حضرت نہایت باوقار و باتمکین تھے اور اسی انداز سے خرامان ہوتے اور جب راہ مین چلتے صحابہ کرام اسکے
آگے روانہ کرتے اور آپ سب کے پیچھے چلتے اور حدیث مین وارد ہے کہ حضرت فرماتے کہ پیچھا میرا فرشتون کے لیے چھوڑ دو یعنی
آپکے پس پشت فرشتے ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو آگے چلنے کا حکم تھا اور حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ نہ دیکھا مین نے
کسیکو شتاب تر راہ چلنے مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گویا نوردیدہ ہوتی تھی زمین آپکے واسطے اور ہم سب
مشقت مین ڈالتے تھے اپنی جانکو اور دوڑتے تھے کہ حضرت کے ساتھ چلین اور آپ بے تکلف بطور خود چلتے تھے
اور اضطراب رفتار مین نہین کرتے تھے یعنی آپ باوصف سرعت رفتار بے رنج اور بدون مشقت چلتے تھے اور تمام بدن
حضرت کا پرگوشت اور دہرا اور کھنچا تھا کنار و سینے گوشت لٹکا نہ تھا انتیسوین جسم شریف پر اتفاق رکھتے ہین
چنانچہ وارد ہے کان ابیض ملیحا یعنی رنگ مبارک حضرت کا سفید نمکین تھا ملاحت ایک وصف ہے کہ بیان اسکا حیطۂ
تحریر سے خارج اسکی کیفیت وجدانی ہے نہ بیانی بالجملہ رنگ شریف حضرت کا سفیدی خالص نہ تھی کہ آلودگی
نہ رکھتی ہو بلکہ سفیدی ملیح تھی کہ اسکو تفسیر کیا ہے ساتھ مائل بسرخی کے چنانچہ مروی ہے کہ سفید تھا رنگ شریف
مشرف بحمرت یعنی مختلط بسرخی تھی اور بنظر اس اختلاط کے سمرت وصف رنگ شریف مین واقع ہے یعنی گندم گون
ظاہر ہے کہ اختلاط سفیدی اور سرخی سے گندمی رنگ پیدا ہو سکتا ہے اور اسیواسطے بعضون نے لکھا ہے کہ مراد سمرت سے
حمرت ہے کہ مختلط بہ بیاض ہو اور غرض اس بیان سے رفع تعرض بیان احادیث خلاصہ رنگ شریف سفید مختلط
بسرخی تھا کہ اسی کو گندم گون بھی کہا ہے اور حق یہ ہے کہ رنگ بدن مین اس رنگ سے بہتر کوئی رنگ نہین ہے اور
نورانیت لون شریف نور ماہ شب چہاردہم پر غالب تھی براء بن عازب کہتے ہین کہ مین نے حضرت کو شب ماہ
مین حلہ سرخ یعنی دھاریدار پہنے دیکھا پھر دیکھتا تھا حضرت کو ایک نظر اور چاند کو ایک نظر قسم خدا کی کہ جسم
شریف حضرت کا چاند سے زیادہ روشن نظر آتا تھا الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ قاعدہ اور دستور ہے
کہ جو کوئی حاکم اپنے نائب و کارندے کو سرفراز کرتا ہے تو ایسا معاملہ مہربانی خاص کا اسکے ساتھ عمل مین لاتا ہے کہ

سب آدمی معلوم کرین کہ یہ شخص مخصوص اور مصاحب خاص مالک کا ہے اسکا ساختہ پرداختہ بالکلیہ مالک کو منظور و مقبول ہے
اور اسکی محبت یا عداوت مالک کی محبت یا عداوت ہے اسیطرح پاک پروردگار نے کہ مالک اور حاکم سارے جہان کا ہے اپنے
پیغمبر حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تمام مخلوقات سے برسالت منتخب اور برگزیدہ کرکے اپنی خاص مہربانی کے
ساتھ مخصوص کیا تا سب معلوم کرین کہ یہ پیغمبر محبوب اور مخصوص خالق کون و مکان و مالک زمین و آسمان کا ہے
یہانتک کہ اسکی رضامندی خدا کی رضامندی اور اسکی ناخوشی خدا کی ناخوشی ہے اور فضیلتین حضرت کو جو حقتعالی
نے بخشی ہین دو قسم ہین ایک وہ کہ اور انبیا بھی اسمین شریک ہین لیکن آپکو اور انبیا سے زیادتی اسمین وحدت اور صفت
مین ہے علاوہ یہ جو کمال ایک ایک پیغمبر کی ذات مین جدا جدا تھے وہ سب حضرت کی اکیلی ذات مجمع صفات مین
مجتمع اور یکجا ہوے فضیلت اس اجتماع کی انفراد پر جو ہے ظاہر ہے مثلا بیس چراغ بیس مکانون مین
جدا جدا روشن ہون اور انھین بیسون کو ایک مکان مین روشن کرین فضیلت اُس مکان کی کہ جسمین بیس
چراغ روشن ہین روشنی مین ان مکانون پر کہ وہان ایک ایک چراغ اکیلا روشن ہو معلوم اور یقین ہے
اسیطرح حضرت کی ذات با صفات نسبت ذوات سائر انبیا کے قیاس کیا چاہیے چنانچہ خلافت اور ملک اور
حسن خلقت اور کلام عبادت اور شکر جو آدم علیہ السلام اور داود اور سلیمان اور یوسف اور ابراہیم اور موسی
اور نوح علیہم السلام کو جدا جدا دیا گیا یہ سب کلام ذات سرور کائنات مین یکجا فراہم ہوا اور دوسری قسم وہ کہ مخصوص
حضرت کے ساتھ ہے اور کسی نبی کو اسمین شرکت نہین جیسے انواع ولایات اور محبوبیت مطلق اور اصطفا اور رویت
اور قرب تام اور شفاعت عظمی اور جہاد اور سوا انکے اور کمالات کہ بجاے خود مصرح ہین اور تفصیل بعضونکی انہین سے
رسالہ تحریر الشہادتین مین مسطور ہے مخصوص حضرت کے ساتھ ہین اور صفات خلیقہ ہین جیسے آگے اور پیچھے
سے اور اندھیرے اجالے مین برابر دیکھنا اور بغل شریف کا سفید بیرنگ صاف ہونا اور جماہی کا تمام
عمر مین نہ آنا اور احتلام کا نہونا اور پسینے سے عنبر اور مشک کی خوشبو کا آنا اور زمین کا بوقت قضاے حاجت
شگافتہ ہونا اور بول و غائط کا غائب ہونا اور اُس مکان سے بوے مشک کا آنا اور اثر فضلہ کا زمین پر نہ دیکھنا
اور ختنہ کیے ہوے اور ناف بریدہ پیدا ہونا اور وقت تولد سجدہ کرنا اور انگشت شہادت بطرف آسمان اٹھانا
اور کلمہ پڑھنا اور کلام کرنا اور فرشتون کا مہد حضرت کو ہلانا اور چاند کا آپکے ساتھ باتین کرنا اور بوقت اشارہ
آپکی طرف مائل ہونا اور گہوارے مین کلام کرنا اور پارہ ابر کا وقت گرمی آفتاب کے ہمیشہ آپکے سر پر سایہ کرنا اور
سایہ درخت کا آپکی طرف متوجہ ہونا اور حضرت کے بدن اور کپڑون پر مکھی کا نہ بیٹھنا اور جس جانور پر سوار ہونا
اس جانور کا مدت سواری بول و براز نہ کرنا اوصاف مشہورہ سے ہین اور بروایات صحیح ثابت ہے
کہ حضرت قبر مین زندہ ہین اور قبر مین نماز پڑھتے ہین اور حضرت کے مزار مبارک پر ایک فرشتہ متعین ہے
جو کوئی درود و سلام آپپر بھیجتا ہے وہ اُسکو آپ کے حضور مین پہونچاتا ہے اور حضرت کے پاس عرض کیے جاتے ہین
اعمال امت کے اور آپ انکے واسطے استغفار کرتے ہین اور مناقب علیہ اور فضائل جمیلہ حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم سے یہ ہے کہ حقتعالے نے قرآن شریف مین آپکی حیات اور بقا کی قسم کھائی آیت لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون قسم حیات تیرے کی تحقیق وہ اپنی مستی مین بہکے ہوئے ہین جمہور اہل تفسیر متفق ہین اس بات پر کہ یہ قسم ہے پروردگار عزوجل سے بمدت حیات اور بقائے حضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کے اور یہ غایت تعظیم اور نہایت تکریم ہے جیسے عاشق اپنے معشوق کی قسم کھائے اور کہے تیری جان کی قسم اے مسلمانو قدر و منزلت اس قسم کی پہچانو اسرار کو کہ اس راز دنیاز سے واقف ہین معلوم ہے کہ اس قسم سے کیا مراد ہے ابن عباس سے روایت ہے کہ پیدا نہ کیا حق تعالی نے کسی ذات کو گرامی تر نزدیک اپنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اسکی حیات کی قسم کھائی نہ غیر اسکی اور ابوالجوزا کہ اجلہ تابعین سے ہین کہتے ہین کہ سوگند نہ کھائی حقتعالی نے کسی کے حیات کی سوائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسواسطے کہ حضرت گرامی تر اور بزرگ ترین خلق ہین نزدیک حق جل وعلا کے اور قرطبی نے کہا کہ قسم کھانا حقتعالی کا بحیات حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان صحیح ہے کہ ہمارے واسطے کہ قسم کھائین ہم آپکے حیات کی اور امام احمد کہتے ہین کہ اگر کوئی قسم حضرت کے حیات کی کھاوے منعقد ہوتی ہے اور اگر کھائی ہو تو کفارہ واجب ہوتا ہے بسبب ہونے حضرت کے ایک دو رکنون شہادت کا اور معمول اہل مدینہ ہے کہ حضرت کی قسم کھاتے ہین اور کہتے ہین بحق اسکے کہ پوشیدہ کیا ہے جسکو اس قبر نے اور بحق ساکن اس قبر کے یعنی قبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور عنوان سورہ لا اقسم بہذا البلد وانت حل بہذا البلد سے یعنی مین قسم کھاتا ہون اس شہر کی اور تو حلال ہونے والا ہے بیچ اس شہر کے جو بات ظاہر ہے زیادہ تر اس سے تشریف اور تعظیم مقصود نہین کہ مقید کیا حقتعالی نے قسم کو بہ بلد حرام اور بلد امین جسکا نام ہے بوقت حلول اور نزول حضرت کے اس شہر مین اسی جاسے کہتے ہین کہ شرف المکان بالمکین اور مواہب لدنیہ مین حضرت عمر سے روایت ہے کہ انھون نے عرض کی حضرت کی خدمت مین کہ بابی انت وامی پہونچی فضیلت آپکی نزدیک خدا کے اس مرتبہ کو کہ قسم کھائی خدا نے آپکے حیات کی نہ حیات سائر انبیا کی اور پہونچی فضیلت آپکی نزدیک خدا کے اس حد کو کہ سوگند کھائی آپکی خاک پاک کی اور کہا آیت لا اقسم بہذا البلد یعنی قسم کھانا بلد کی کہ عبارت زمین سے ہے کہ اسپر چلتے ہین قسم کھانا خاک پا کی ہے اور یہ قسم ایک سر مکنون اور راز مکتوم ہے کہ نظر کوتاہ بینون کی اسکے ادراک سے قاصر ہے جو عارف ہین اور پاک نظر واقف انداز راز ونیاز عاشق و معشوق ہین وہی ان باتونکی کیفیت اور لذت پاتے ہین یہ جو کچھ مذکور ہوا مدارج النبوۃ مین مسطور ہے اور منجملہ خصائص حضرت کے یہ ہے کہ عالم ارواح مین اول آپ پیدا ہوئے اور پہلے الست بربکم کہا ہے مین پروردگار تمھارا کے جواب مین بلےٰ آپ نے کہا اور سیر معراج مخصوص آپکے ساتھ تھی سواری براق بھی آپکی مخصوص تھی اور اوپر آسمانون کے جانا اور حد قاب قوسین او ادنےٰ کو پہونچنا اور دیدار الٰہی سے مشرف ہونا خلاصہ آپکا ہے اور فرشتونکا فوج حشم ہونا اور آپکے ساتھ ہو کر کافرون سے لڑنا مخصوص حضرت سے ہے اور شق قمر ایسے معجزے عجیب و غریب جو آپ سے ظاہر ہوئے ہین کسی اور پیغمبر سے ظاہر نہین ہوئے اور پہلے

قبر سے سر اُٹھانا اور پہلے قیامت میں بیہوشی سے افاقہ پانا اور سواری براق اور ستر ہزار فرشتوں کا جلو میں ہونا
اور جانب راست عرش کرسی پر بیٹھنا اور مقام محمود سے مشرف ہونا اور لواء الحمد ہاتھ میں دینا اور حضرت آدم
اور تمام اُنکی ذریت کا اُس لوا کے ساتھ میں ہونا اور سب انبیا کا ساتھ اپنی امتوں کے آپکی پیش ہونا اور پہلے دیدار خدا
آپ ہی سے شروع ہونا اور بشفاعت عظمیٰ مخصوص ہونا اور انبیا کا صراط سے گذرنا اور حضرت فاطمہ آپکی صاحبزادی
کا صراط پر آنا اور سب خلق کو حکم آنکھیں بند کر لینے کا ہونا اور پہلے دروازہ بہشت کو آپکا کھولنا اور دن قیامت
کے مرتبہ وسیلہ مشرف ہونا یہ سب مخصوص حضرت کے ساتھ ہے اور مرتبہ وسیلہ کا نہایت بلند ہے کہ سوا آپکے اور کسی پیغمبر کو
میسر نہو اور حقیقت اجمالی اس مرتبہ کی یہ ہے کہ حضرت قیامت کے دن حقتعالی کی طرف سے بمنزلہ وزیر کے بادشاہ کی طرف سے
ہونگے اور بالجملہ بعد خدا کے سب مخلوقات سے افضل اور اشرف اور اکمل اور اکرم ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور انکا
مناقب اور مدائح اور کمالات اور معجزات اور اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ اور شمائل ستودہ اور خصائل محمودہ
حضرت علیہ السلام کے زیادہ از حد اور بیشمار ہیں اور مقدور بشر نہیں ہے کہ اسکو احاطہ کرے اور معجزات حضرت
کے جو کتب احادیث و سیر میں قلم بند ہیں چند ہزار ہیں مسلمانوں کو لازم ہے کہ موافق ارشاد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
عمل میں لاکر شفیعہ کر خیر آپکا کریں اور مدام درود و سلام میں مشغول ہوں الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ فصل
تیسری اخلاق عظیمہ اور صفات کریمہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان میں جاننا چاہیے کہ خُلق بضم خا سیرت
باطن کو کہتے ہیں جیسا کہ خَلق بفتح خا صورت ظاہر کو اور قاموس ساتھ دونو پیشوں اور بجزم کے بمعنی سجیہ اور
طبع کے لکھتا ہے اور خلق کے معنی عقلا کے نزدیک یا یہ ملکہ ہے کہ بسبب اسکی افعال بسہولت اور آسانی صادر ہوں
اور اسکا بیان کتب معقولات میں کیا گیا ہے اور اختلاف اقوال اسمیں ہے کہ خلق غریزی ہے کہ حقتعالی نے
ہر شخص کو اسپر پیدا کیا ہے یا مکتسب کہ ہر آدمی بکسب و ریاضت حاصل کر سکے قول بعضوں کا یہ ہے کہ غریزی ہے
ایسا ہی مفہوم ہوتا ہے حدیث مرویہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ قسمت کیے حقتعالی نے درمیان تمہارے اخلاق جیسے قسمت کیے ارزاق اور فرمایا کہ اگر کوئی تم سے کہے
کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہل گیا یقین کرو اُس خبر کو اور اگر بیان کرے کہ فلانے شخص نے خو اپنی چھوڑ دی باور نہ کرو
یہ روایت بخاری میں ہے مگر ارسال رسل سے غرض یہی ہے کہ تہذیب اخلاق حاصل ہو اور یہی نتیجہ صحبت علما اور فقرا
تتبع سنت سید الورے ہے اور اعتقاد کرنا چاہیے کہ مکارم اخلاق و محامد صفات صورت اور سیرت اور جمیع
کمالات و فضائل و محاسن حاصل ہیں تمام انبیا و رسل کو لیکن بعض کو بعض پر تفضیل و تفوق ہے قال اللہ تعالیٰ تلک
الرسل فضلنا بعضهم علی بعض یعنی یہ سب پیغمبر بڑائی دی ہمنے ایک کو اوپر دوسرے کے اور یہ بات بھی عقیدہ میں
داخل ہے کہ کوئی ولی درجہ اور مرتبہ کسی نبی کو نہیں پہونچتا اور شفا سے قاضی عیاض مالکی میں مسطور ہے کہ اخلاق انبیا
علیہم السلام کے سب مطبوعہ و مجبول ہیں مکتسب اور ریاضت سے حاصل نہیں اور فطرت اور اصل خلقت میں بحد غایت
اکتساب و ریاضت کے بسبب فیض نامتناہی جل جلالہ اور برگزیدگی کے اور بسبب کثرت و قوت و عظمت اور انطباع

فرمایا ہو ما اوذی نبی مثل ما اوذیت یعنی نہیں ستایا گیا کوئی نبی میرے برابر اور حدیث مروی ہے حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا میں آیا ہے کہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قضیہ مال و منال اور اسکی مثل میں کبھی انتقام نفرماتے
تھے واسطے اپنے نفس کے مگر اُس صورت میں کہ کوئی شخص حلال کو حرام اور حرام حلال سمجھے اس سے انتقام فرماتے واسطے
خدا کے اور سب صبروں سے بڑا ہے اور صعب تر صبر حضرت کا غزوۂ احد میں تھا کہ کافر محاربہ و مقاتلہ کرتے تھے اور طرح
طرح کی آزار و تکلیفیں دیتے تھے باوجود اسکے عوض میں اسکے شفقت و رحم کی راہ سے عذر رکھکر اُنکے حق میں دعا فرمائے
اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون یعنی بار خدایا ہدایت کر میری قوم کو کہ وہ نہیں جانتی اور توریت میں لکھا ہے
کہ مقابلہ جہل میں حلم آپکا زیادہ ہوتا تھا جسقدر کوئی جہل کرتا آپ حلم زیادہ فرماتے چنانچہ ایک یہودی سے
بوعدہ معین آپنے خرما خریدے اور رسول اُسکا حوالہ کر دیا آپکے تسلیم خرما سے اور یا دو تین دن پہلے وعدہ سے واسطے
لینے خرموں کے اور تقاضا شدید کیا اور دامن قمیص مبارک و ردا پکڑلی اور بنظر تیز و تند سے دیکھکر کہا اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم تم حق میرا نہیں دیتے اور تم اسکے اولاد عبد المطلب جیسے گریز دادا ہے حقوق میں پس حضرت عمر
رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اے دشمن خدا میرے سامنے پیغمبر خدا کے حق میں ایسے کلمات گستاخانہ کہو ہو اور بانہ کہتا ہے
قسم خدا کی اگر مجھے خوف بے فرمانی حضرت کا نہوتا جدا کر دیتا سر تیرا اپنی تلوار سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بآرام و آہستگی دیکھتے تھے اور از راہ تبسم فرماتے تھے کہ اے عمر نہیں لائق تھا کہ مجھکو تحسین دو اور اس مرد کو تحسین
تقاضا امر کرنے پس جاو اور ادا کرو حق اُسکا اور بیس صاع زیادہ حق سے اسکو دو بسبب ڈرانے اور تہدید کی کہ تمھاری
جانب سے واقع ہوئی ہے پس حضرت عمر رضی نے موافق حکم پیغمبر خدا کے عمل کیا اور کہا یہودی نے کہ سب علامات نبوت نبی
آخر الزمان کی توریت سے میں جانتا تھا مگر یہ دو خصلتیں کہ انکا امتحان کیا میں نے اور عمر رضی اللہ عنہ کو گواہ
کر دانکر کلمہ شہادت زبان پر جاری کیا اور اسلام لایا اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ پیغمبر صلعم اٹھے اور ہم بھی
حضرت کے ساتھ اُٹھے دیکھا کہ ایک اعرابی نے آکر ردائے مبارک حضرت کی کھینچی اور بسبب خشونت چادر کے
گردن شریف میں خراشیدگی ظاہر ہوئی اُسوقت حضرت نے طرف اعرابی کے متوجہ ہوکر پوچھا کہ کیا غرض ہے تیری
کہا یہ دونوں اونٹ میرے باردار کر دو آپ نے فرمایا جبتک تو مجکو اس حالت کشش سے رہا نہ کریگا اعرابی نے کہا بخدا
میں تمھیں نہیں چھوڑنے کا تا وقتیکہ یہ دونوں اونٹ میرے باردار ہونگے پس حضرت نے ایک آدمی کو بلاکر حکم دیا کہ ایک میں
خرما اور دوسرے میں جو بھر دو اور منجملہ عفو و صفح حضرت سے ہے درگذر کرنا لبید بن الاعصم یہودی سے کہ آپکو جادو کیا تھا
اور ایک یہودی عورت سے کہ بکری کے گوشت کے اندر حضرت کو زہر دیا تھا اور روایت ہے کہ یکبار حضرت قیلولہ سے بیدار ہوکر
کیا دیکھتے ہیں کہ ایک اعرابی تلوار کھینچے سر مبارک پر کھڑا ہے اور یہ بات کہتا ہے کہ اب کون روکے اور بچا سکتا ہے
آپکو مجھسے فرمایا اللہ پس گر پڑی تلوار اُسکے ہاتھ سے اور پکڑ لیا حضرت نے اُسکا ہاتھ اور ارشاد کیا کہ اب کون شخص
مانع اور بچانیوالا ہے تجکو میرے ہاتھ سے پس پڑا وہ شخص لرزتا ہوا اسوقت پیغمبر خدا نے از راہ السماح خلق کے
اسکو عفو فرمایا اور ہر چند آپ چاہا اور سختی کفار و منافقین پر جانب حقتعالی سے مجاز و ماسور تھے آیت

یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم اے نبی جہاد کر ساتھ کفار کے اور منافقین کے اور سختی کر
اوپر اُنکے لیکن بسبب محبوبیت ذات شریف کے اخلاق محمودہ پر درگذر فرماتے اور شیوہ منافقین کا اور سختی کر
ساتھ یہ تھا کہ غیبت میں ساحر و کاہن و مجنون کہتے اور جب روبرو آتے تملق و تعریف کرتے اور دوروئی انسان میں ایسی
بدخصلت ہی کہ اکثر نفوس اس سے متنفر ہوتے ہیں اور مکافات اسکی ہیں بدی کے ساتھ پیش آتے ہیں جزاء سیئۃ
مثلہا یعنی بدلا برائی کا برائی ہے ویسی ہی مگر حضرت اُسکے عوض میں عفو و رحمت و استغفار فرماتے بیت
بدی را بدی سہل باشد جزا + اگر مردی احسن الی من اسا + حدیث بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے آیا ہی کہ ایک مرد نے اذن چاہا آپ پاس آنے کا آپنے اذن دیا جب وہ سامنے آیا اور بنظر مبارک اوسپر پڑی
فرمایا یہ مرد بد ہی اپنی قبیلہ میں جب آکر بیٹھا انبساط و مناشطت اسکے ساتھ فرمائی جب چلا گیا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
نے راز سے آگاہی چاہی حضرت نے ارشاد کیا کہ میں فحاش اور درشت خو نہیں کہ لوگ مجھسے اجتناب و پرہیز کریں غرض آپکی تالیف قلوب
تھی تا سرگشتگان تیہ ضلالت مستعد خدمت بابرکت ہوکر محلی باسلام اور محلی بایمان ہووین اور تنبیہ و سرزنش ہے امت
مرحومہ کو سرکشی اور تجبر و تکبر سے اور امر ہے مدارا اور تلطف پر لیکن فرق ہے مدارات و مداہنت میں باعتبار دنیا
اور دین کے کہ مدارات امور دنیاوی میں محمود ہے اور مداہنت امور دینی میں مذموم بیان تواضع فی الصراح
تواضع فروتنی نمودن و نرم گردی کردن اور قاموس میں بمعنی تذلل اور انضاع جھکانا اونٹ کا اپنی پیٹھ کو تو
پانوں اسکی گردن پر رکھیں اور اشتقاق اسکا وضع سے کیا ہے کہ بمعنی فرو نہادن کے مستعمل ہی اور ضد اسکی کبر ہی
اور صنعت کہ ملتا ہی ساتھ تواضع کے لیکن تواضع وسط ہی کبر اور صنعت میں اور منجملہ تواضع آپکی سے ایک یہ
کہ جب مخیر کیا حق تعالی نے اُنکو درمیان نبوت ملائکہ اور نبوت عباد کی حضرت نے نبوت عباد اختیار فرمائی اور
کبھی آپ نے کسی خادم پر غصہ نہیں کیا اور نہ مارا واسطے انتقام نفس اپنے کے مگر واسطے دین خدا کے لوگوں نے
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حال خلق سرور عالیمقام کا پوچھا جواب پایا کہ ذات والا صفات حضرت تھی نرم ترین
بسام و ضحاک اور کبھی آپنے پاؤں مبارک دراز نہیں کیے مجلس اپنے اصحاب کی میں اور جب کسی صحابی یا اہل نے آپکو پکارا
جواب میں اُسکے لبیک فرمایا اور سبکو آپ تالیف کرتے تھے اور اکرام کرتے کریم ہر قوم کو اور اُسے والی کرتے اس قوم پر
اور سب ہمنشینوں کو از راہ عنایت و التفات تفقد فرماتے اور نصیب حصہ انکا دیتے ہر گز کوئی گمان نکرتا فاضلیت اور
مفضولیت ایک کا دوسرے پر اور جس وقت کوئی شخص آپ پاس حاضر ہوتا مصابرت فرماتے آپ تک وہ بیٹھا رہتا
آپ بیٹھے رہتے اور جب کوئی سرگوشی چاہتا آپ سے سر مبارک جھکا دیتے جب تک وہ عرض حال سے فارغ ہوتا
سر مبارک بلند فرماتے اور سب سے بتازہ روئی اور کشادہ پیشانی پیش آتے اور زانوے مبارک اپنا کسی کے زانو سے بڑھا کر
نہ بیٹھتے اور انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں دس برس خدمت آپکی میں مشغول رہا کبھی آپنے اُف نکہا اور نفرمایا
کہ یہ کیوں کیا اور وہ کیوں نکیا اور اکرام کرتے جو کوئی آپ پاس آتا اور بچھا دیتے کپڑا اپنا واسطے اسکے اکثر اوقات اور
تکیہ مبارک از راہ مکرمت مرحمت فرماتے اور کبھی واسطے خاطر آنے والے کے نماز کو تخفیف کرتے اور استفسار انکے

حاجت کا کرتے اور جب فارغ ہوتے اُس حاجت سے پھر نماز کو تشریف لیجاتے اور عیادت کرتے مساکین کی اور مجالست
فرماتے ساتھ فقرا کے اور اجابت کرتے دعوت غلام کی اور بیٹھتے اصحاب میں ملکر اور بیٹھتے اخیر مجلس میں اور سوار ہوتے
حمار پر اور ردیف و خلف بٹھا دوسرے کو سوار کر لیتے اور روایت ہے قیس بن سعد انصاری سے کہ اکابر انصار میں تھا کہ ایک
دن حضرت میرے گھر تشریف لائے تھے بوقت مراجعت سعد میرا باپ واسطے سواری آپکی حمار لایا آپ اُسپر سوار
ہوئے سعد نے مجھے کہا کہ اے قیس آپکے ساتھ جا حضرت نے مجھے فرمایا کہ سوار ہو لے میں نے انکار کیا بلحاظ ادب آپنے فرمایا
سوار ہو لے یا اُلٹا پھر جا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ یوں فرمایا سوار ہو پیچھے آگے کہ تو مالک سواری کا ہے اور صاحب دابہ اولی ہے
آگے بیٹھنے میں اور اسیطرح ایک سوار جاتا تھا آپکو دیکھکر نیچے اُترا اور آپ سوار ہوئے اور اس صحابی کو آگے اپنے
بٹھایا اور عجیب و غریب تر اس سے یہ ہے کہ محب طبری نے مختصر السیر میں نقل کی ہے کہ ایک دن حضرت حمار بے پالان پر سوار
طرف مسجد قبا کے تشریف لیجاتے تھے اور ابو ہریرہ رضہ پیادہ پا حضرت کی رکاب میں ساتھ تھے فرمایا تجھے اپنے ساتھ
سوار کر لوں میں نے عرض کیا جو خوشی آپکی فرمایا سوار ہو پس ارادہ کیا ابو ہریرہ رضہ نے سوار ہونیکا سوار نہو سکا آپ سے
لپٹ گیا دونوں زمین پر گر پڑے اسیطرح دوسری مرتبہ اتفاق ہوا تیسری مرتبہ پھر آپنے یہی فرمایا کہ سوار ہو میں نے
قسم کھائی خدا کی کہ جسنے برسالت مشرف کیا ہے تمہیں تیسری مرتبہ مجھے آپکو گرانا منظور نہیں اور طبری میں یہ بھی مذکور ہے
کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں تھے امر کیا یارونکو واسطے اصلاح ایک بکری کے پس اُٹھا
ایک اصحاب میں سے اور کہا میں اسے ذبح کرونگا دوسرے نے کہا میں پاک کرونگا تیسرے نے کہا پکانا اسکا مجھپر لازم ہے
آپنے کہا لکڑیاں لانا ذمہ میرا ہے صحابہ نے عرض کی کہ ہم اس کام کو کفایت نہیں کرتے آپنے فرمایا البتہ تم کفایت
کرتے ہو لیکن مجھے خوش نہیں آتا کہ میں ممتاز ہو کر تم سے جدا بیٹھوں اور اس کام میں ساتھ تمہارے شریک نہوں ایسے
بندے سے خدا بھی ناخوش ہوتا ہے اتفاقاً ایک مرتبہ تسمہ پاپوش مبارک کا ٹوٹ گیا ایک صحابی نے عرض کی کہ میں اسے
درست کردونگا مجھے عنایت کیجئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات مجھے ناگوار ہے کہ از راہ امتیاز میں الگ بیٹھوں اور
کسی سے کام خدمت لوں ایک مرتبہ ایلچی نجاشی بادشاہ حبشہ کیطرف سے آئے تھے آپ بذات خود واسطے خدمت کے مستعد
ہوئے صحابہ نے خواہش کی کہ ہمیں اجازت ہو حضرت نے جواب میں فرمایا کہ ان لوگوں نے خدمت و تکریم ہمارے
یارونکی بہت سی کی تھی میں چاہتا ہوں کہ مکافات اُسکی بذات خود بجالاؤں غرضکہ اکثر کام آپ بذات خود
کرتے تھے دودھ دوہتے بکریوں اور سیتے کپڑوں اور دیتے گھانس اونٹ اپنے کو اور اسے پابند کرنا اور خادم کے ساتھ
کھانا پکانا اور خمیر کرنا اسکے ساتھ اور مدد کرنا خدمات میں اور سودا اپنا آپ خرید لانا بازار سے اور سواے اسکے
بہت کام کبھی بذات خود اور کبھی بغیر خود اور کبھی مشارکت غیر کیا کرتے تھے اور مواہب میں لکھا ہے کہ صدور
ایسے کام کا حضرت سے کبھی کبھی ظہور میں آتا تھا غلام و خادم آپکے اکثر یہ کام سرانجام دیتے تھے تو شیدن سراویل
کہ جسے تنبان کہتے ہیں اُسمیں اختلاف ہے ابن قیم جوزی کتاب الہدی میں لکھتا ہے کہ خرید کرنا سراویل کا دلالت
کرتا ہے اس بات پر کہ شاید پہنی ہو مگر یہ روایت ضعیف ہے اور ابو ہریرہ رضہ نے آپ سے مقدمہ سراویل میں سوال کیا

کہ رات دن اور سفر و حضر مین عادت شریف استعمال سراویل کی ہی یا نہین جواب یا کہ نعم یعنی ہان اور ابن حبان و طبرانی نے
بھی اس حدیث کو باسانید ضعیفہ لائے ہین لیکن مدار اُس حدیث کا اوپر یوسف بن زیاد واسطی کی ہی اور وہ راوی بہت
ضعیف ہی اور کہا ہی امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو جسدن شہید کیا پانون مین انکی سراویل تھی اور تحقیق اس کلام کی شرح
سفر السعادت مین بہت کی گئی ہی جسے منظور ہو وہان دیکھ لے اور ہیبت آپکی جمال باکمال مین بدرجہ غایت تھی کہ بڑے بڑے بہادر
و دلاورونکا بوقت حضور ہی زہرہ آب ہوتا تھا ولیکن باوجود اسکی تواضع اور خلق اس مرتبہ تھا کہ ہر چند ملاحظہ آثار رعب ہیبت ہر ایک
حضرت کمال التفات سے تسکین فرماتے تھے چنانچہ لکھا ہی کہ ایک روز ایک شخص آپکے پاس آیا بمجرد نظر جمال باکمال لرزنے کانپنے لگا
آپ نے دلاسا دیا اور کہا کانپنا اور ڈرنا مت مین بادشاہ نہین ایک عورت قریشیہ کا بیٹا ہون اور حضرت کی پاس ایک عورت کہ اُسکی
عقل مین فتور تھا آئی اور کہا مجھکو تمسے ایک حاجت ہی حضرت نے فرمایا بیٹھ جس کوچہ مدینہ مین کہ چاہی تو بیٹھون اور تیری قضاء حاجت
کرون پس بیٹھے ہی حضرت اُس عورت پاس جبتک کہ وہ اپنی عرض حاجت سے فارغ ہوئی اور روایت بخاری مین آیا ہے کہ کنیزان
مدینہ آتی تھین حضرت کے پاس اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر واسطے عرض حاجت اپنی کے جہان چاہتین لیجاتین آپ انکار نفرماتے اور
آپ بسبب کمال تواضع کے ہر بیوہ و مسکین اور آزاد لونڈی کے ساتھ جس جگہ کہ وہ لیجاتی گو باہر مدینہ کی ہو چلے جاتے اور
ناخوش اور نارضامند حاجتمندونکو نہ پھراتے اور عادت تھی کہ اکثر ساکنان اہل مدینہ اپنے ظروف و آوند پانی سے
بھر کر واسطے بیمارون کے آپ کی خدمت مین لایا کرتے اور حضرت بپاس خاطر عین موسم سرما مین ہر ایک ظرف
پانی مین جدا جدا ہاتھ ڈالتے تا دلشکنی کسی کی نہو گو کہ افراط سردی سے گزند دست مبارک کو پہونچی اور حسن معاشرت ازواج
مطہرات کے ساتھ بہت رعایت فرماتے لڑکیان انصار کی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ساتھ آکر کھیلا کرتی تھین اور
لے لیتے استخوان گوشت ہاتھ عائشہ صدیقہ سے اور تناول فرماتے جس ظرف اور ظرف مین کہ عائشہ کھاتین اُسی
ظرف سے اُسی ظرف مین آپ نوش فرماتے حالانکہ عائشہ حالت حیض مین ہوتین اور بسا اوقات مسواک اپنی
ہاتھ سے دیتے تا عائشہ اپنی لعاب دہن سے اُسے نرم کر دیتین بعد ازان شستہ دہن مبارک مین لیکر مسواک فرماتے یہ نہایت محبت
اور تواضع پر دلالت ہے اور تکیہ فرماتے کنار عائشہ رضہ مین اور بوسہ لیتے اُنکا حالت صوم مین اور عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا رخسار اپنا دوشہای مبارک پر دھر لیتین اور بپشت حضرت کے اوٹ مین تماشہ بازی حبشہ کا دیکھتین
اتفاقاً ایک مرتبہ عائشہ صغر السن تھین کہ از راہ ملاطفت انکے ساتھ مسابقت فرمائی عائشہ رضی اللہ عنہا آگے
نکل گئین اور بار دیگر کہ اس زمانہ مین عائشہ رضی اللہ عنہا اندک فربہ تن دار ہو گئین تھین دوبار مسابقت فرمائی حضرت
آگے نکل گئے اور فرمایا اب ہم تم برابر ہوئے اور ایک مرتبہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق افروز خانہ عائشہ رضہ
ہوئے تھے کہ ام سلمہ رضہ نے کچھ طعام بھیجا عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک ہاتھ مارا کہ وہ طعام سب گر گیا اور کاسہ ٹوٹ گیا
حضرت نے کچھ نفرمایا اور کاسہ دوسرا گھر سے عائشہ رضہ کے لیکر اور ایک روایت مین آیا ہے کہ کھانا بھی اُنکے گھر
سے لیا اور بعض کہتے ہین اُسی پیالہ کے ٹکڑے جمع کیے اور کھانا زمین سے اٹھایا اور خادم کو دیا اور فرمایا
حاضران مجلس سے از راہ اعتذار کے کہ ام المومنین نے غیرت و بے تاملی کی اور اس مین دلیل ہے اوپر

مجہول ومخلوق ہونے عورتون کی بیدائی پر مردونکو چاہیے کہ بوقت آثار انکی غبط وغیرت کے صبر کرین اور سوا مواخذہ
درگذر مین اسواسطے کہ ہر شخص بوقت غلبہ غصہ کے محجوب العقل اور مغلوب الغضب ہوجاتا ہی حدیث مین آیا ہی کہ ایک مرتبہ سودہ
رضی اللہ عنہا نے شوربا حضرت کیواسطے بھیجا تھا عایشہ صدیقہ نے بتکرار سودہ رض سی کہا کہ اول تم کھا لو سودہ نی نہ مانا عایشہ نے
کہا نہین تو منہ تمہارا اس شوربے سے آلودہ کرونگی غرضکہ عایشہ رض نے انکی منہ پر شوربا ڈالکر تمام منہ سودہ رض کا آلودہ کردیا
حضرت دیکھکر ہنسے اور فرمایا تم بھی عایشہ کا منہ شوربے سے آلودہ کردو یہ تھا معاملہ حضرت کا ازواج مطہرات کے ساتھ کہ
کبھی مواخذہ اور معاتبہ نفرماتے غیرت ومزاج پر انکی اور سیرت حضرت کی ساتھ اہل وعیال و اصحاب و فقرا و مساکین و ایتام
و اراذل و اضیاف و زوار کے اس غایت کمال کو پہونچی تھی کہ فوق اسکے متصور کسی بشر کا نتھا اور تمام اخلاق و اعمال
حضرت کے دال و پر معجزات اور علامات نبوت کے تھے اور معاملہ مباسطت و مخالطت و محادثت و مزاح کا کہ اصحاب کے ساتھ
وقوع مین آیا تھا محض مقصود دلجوئی اور خوشخوئی تھی درمیان مزاح و ملاعبہ حضرت کی ہزارون برکات و آثار مضمر تھے
ایکبار آپ غسل خانے مین تھے کہ زینب بنت ام سلمہ کہ ربیبہ حضرت کی تھین آئین بطریق مزاح حضرت نے منہ پر انکی پانی
چھڑکا اسکی برکت سے آبروی جوانی اور رونق بڑھاپے تک قائم رہی اور متغیر نہوئی اور محمود بن ربیع کہ صغار صحابہ سی
تھے پانچ برس کا سن انکا تھا کہ آپ انکے گھر مین تشریف لائے اور محمود کے گھر مین ایک کنوان تھا ڈول مین اسکے
کچھ پانی باقی تھا حضرت نے دہن مبارک مین لیکر ازروے خوش طبعی کے منہ پر محمود کے ڈالدیا اسکی برکت سے
حافظہ حاصل ہوا کہ وہ قصہ یاد رکھا اسی سبب سے وہ صحابہ مین گنے جاتے ہین اور انکی حدیث بخاری مین مذکور ہے
اور ایک بات تواضع حضرت کی یہ تھی کہ کبھی طعام کو عیب نفرماتے کہ شوربا ہی یا ترش یا کم نمک ہی یا غلیظ یا رقیق اگر خوش آتا تناول
فرماتے ورنہ چھوڑ دیتے اسمقام سے ثابت ہوتا ہی کہ نام رکھنا اور برا کہنا اور عیب نکالنا طعام مین خطا اور خلاف سنت ہی
اگرچہ نسبت پکانے والے کے عیب کرے کہ کیا برا پکایا ہی مفت بیجا ضائع اور برباد کیا یہ کہنا روا ہے لیکن اسمین
خاطر شکنی پکانے والے کی ہوتی ہے اولی یہ ہے کہ نہ کہے اور غایت تواضع حضرت سے یہ ہی کہ کبھی دنیا کو زبان مبارک سے
برا نہ کہتے کہ اہانت و تحقیر و مذمت اسکی زبان خلق سے بسا اوقات بیساختہ زبان پر آجاتی ہی اور ارشاد کرتے تھے
کہ دنیا کو سب وشتم نہ دو کہ مرکب ہی واسطے مومن کے پہونچاتی ہے اسکو ساتھ خیر کی اور نجات دیتی ہی شر سے
اور ایسا ہی منع فرماتے سب دہر سے کہ حدیث قدسی اسپر دال ہی لا تسبوا الدھر فانا الدھر یعنی دشنام دہر نہ کہو کیونکہ
کہ خالق دہر کا مین ہون زہر بے حکم میرے کچھ کر نہین سکتا اور در دولت سرا عالی پر کوئی حاجب و دربان نہ تھا
جیسے کہ لوگوں کا اغنیا کے دروازون پر مقرر رہا کرتے ہین لا انا دولتخانہ عالی مین موقوف اذن و اجازت حضرت پر تھا
تا مبلو اہل وعیال کچھ اسکے آنے سے اپنی شغل سے باز نہین اور یہ بھی قول حضرت کا داخل تواضع مین ہے کہ فرمایا
لا تفضلونی علی یونس بن متی ولا تخیرونی علی موسی یعنی بزرگی نہ دو مجھے اوپر یونس بن متی کے
اور نہ بہتر گردانو مجھے موسی پر اور قول حضرت انا سید ولد آدم یعنی مین سردار اولاد آدم کا ہون اور مانند اسکے
اور اقوال جو دلالت آپکے فضل پر کرتے ہین سب انبیا اور رسل پر ہے تحقیق اس بحث کی اسکے مقام پر آویگی انشاء اللہ تعالی اور

تواضع سے تھا مبادرت و مسابقت کرنا آپکا سلام علیک پر ساتھ ہر وارد کے کہ مبادا وہ تقدم سلام پر کر بیٹھے اور
والسلام ہر شخص کا فرماتے غرض ذات شریف حضرت سراسر رحمت ہے اپنی امت کے حق مین نشانیون مین جود و سخا دونو کی ایک
سخی ہین یعنی جوانمردی اور کہا ہے کہ سخا صفت غریزی ہے اور مقابل اسکے شح یعنی بخل اور حرص کہ وہ بھی جبلی ہے
لوازم نفس انسانی سے اور اطلاق سخی کا حق تعالی پر جائز نہین مگر جواد کا کہ معنی اسکے دنیا ہے غرض کہ وہ بھی ہے صفات
حق تعالی سے ہے کہ تمام نعم ظاہرہ و باطنہ اور کمالات حسی و عقلی خلائق پر افاضہ فرماتے ہین بار تعالے کے
اجواد الاجودین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے ہین اور بعد آپکے علما حدیث مین اللّٰہُ اَجوَدُ جوداً
ثم انا اجود بنی آدم واجودھم من بعدی رجل علم علماً فنشرہ یعنی اور سبحانہ جل شانہ سخی تر ہے اور دے
بخشش کے میں ہین سخی ترین پسران آدم ہون اور بعد میرے وہ مرد کہ سیکھا علم میرے پیچھے یا اسے یعنی لوگونکو تعلیم
کیا اور سکھایا اور بخاری و مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کان احسن الناس و
اجود الناس و اشجع الناس یعنی تھے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سب لوگون نیکوتر اور سخی تر اور دلاور تر اور راز
اسمین یہ ہے کہ نفس آپکا شریف ترین نفسون کا اور مزاج آپکا عادل ترین مزاجون کا تھا اور جو شخص ایسا ہو فعل
اسکا البتہ بہترین افعال اور شکل اسکی بہترین اشکال اور خلق اسکا بہترین اخلاق ہو اور کیون نہ ایسا ہو کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع جمیع کمالات حسی و روحی اور حاوی خوبی صورت و سیرت تھے اور مستغنی
فانیات سے ساتھ باقیات صالحات کے اور مکتفی باللہ اور جود ماسوے اللہ سے اور احادیث صحیحہ مین آیا ہے کہ
آپ سوال کسی سائل کا نفرماتے اور اسکے جواب مین لفظ لا زبان حق ترجمان پر جاری نہوتا اسی صفت کا بیان ہے
کہ کسی شاعر نے منظوم کیا ہے بیت نرفتہ لا بزبان مبارکش ہرگز + مگر در اشہد ان لا الہ الا اللہ + اور اگر فرضاً
اسوقت کچھ حاضر نہوتا سکوت فرماتے اور بقول معروف و جمیل سے عذر فرماتے صاف انکار نکرتے
اور بعضون نے یہ بھی کہا ہے کہ تکلم بلفظ لا بسبب منع کے عطا سے نتھا اور اسلیے یہ بھی لازم نہین آتا کہ بقصد
اعتذار بھی زبان سے نکلا ہو اور اسی واسطے معذرت ایک گروہ مین کہ طلب سواری کو خدمت شریف مین حاضر ہو کر عرض
کیا تا جہاد کفار مین شریک آپکے ہووین فرمایا اجد ما احملکم علیہ یعنی نہین پاتا مین کوئی سواری کہ سوار کرون
تمھین اسپر اور باوجود اسکے آپکے ہووین فرمایا کہ لا اجد ما احملکم اور نہ لا احملکم فرق ظاہر ہے کہ قول سے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ اگر کچھ سواری موجود ہوتی تمہارے دینے مین دریغ نکرتا اور قول دوسرا صریح رد و انکار پر دلالت کرتا ہے اگرچہ
مقدمہ مشعر ہین کہ آپ سے سواری چاہتے تھے لا احملکم انکے جواب مین ارشاد کیا تھا اور بعض روایات مین بقید قسم
آیا ہے کہ واللہ لا احملکم فرمایا محمود اسکی توجیہ یہ ہے کہ باوجود علم سائلین کے اس باب مین کہ حضرت پاس سواری بالفعل
موجود نہین گستاخانہ طلب سواری مین مبالغہ کیا اسواسطے تاکید بقسم فرمائی تا طمع سائلین کی قطع ہو جاوے پس یہ صورت
عموم حدیث سے مستثنٰے و مخصوص ہے ایسا ہی مواہب لدنیہ مین مذکور ہے شیخ عبدالحق قدس سرہ تحقیق اس حدیث مین
یہ بیان کرتے ہین صواب یہ ہے کہ بیان کلمہ لا کا زبان شریف پر نفی بخل و خست ہے میدان عزت حال حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم سے جیسے بخلا و ضنفاً کیا کرتے ہین اور یہ جو آیا ہے ہر شخص جو چیز مانگتا تا دیا کرتے مراد اثبات جود ہے یعنی دنیا ظاہر
کا کہ وہ شخص لائق اسکی ہو اور بسا اوقات حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام بمصلحت وقت یا بمصلحت سائلین دیکر
مین دیکھتے تھے جیسے طالب عمل و حکومت کو انتظام مسلمانون اور حال اس شخص مین خلل راہ نپاوے اور کبھی منع کرتے
تا وہ شخص دریائے طمع و گرداب حرص مین ڈوب نجاوے جیسے حکیم بن حزام کہ مقبول درگاہ اور ہمشیرہ زادہ خدیجہ کبریٰ تھے
کچھ مانگا نہ دیا اور فرمایا دیتا ہون لیکن اسکے ساتھ کدورت و کراہت ہوگی اور ابوذر کہ زہاد و کبیر صحابہ تھے طالب عمل ہوے
آپ نے فرمایا کہ تم مرد ضعیف ہو طالب عمل نہ ہو اور کسی سے کچھ نہ مانگا کرو یہانتک کہ اگر تمھارا تازیانہ زمین سے گرا اوپر
گر تیرے آپ اٹھاؤ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی چیز کسی جماعت پر بخشش فرما
رہے تھے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کسی کے واسطے کہ اسکے افلاس پر آگاہ تھے طالب ہو کر عرض کیا مومن
فیما اعلم یا رسول اللہ یعنی وہ شخص میری دانست مین مومن ہے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور تین مرتبہ تکرار کی آپ نے فرمایا کہ بہت شخص ایسے ہین کہ مین نہین دوست رکھتا ہون اور نہین دیتا صلاح
حال اسکے نہ دینے مین ہے دو بار برابر قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کہ مومن کہا خود اور مسلم فرمایا گویا استفہام ہے
متعلق ہونا حضرت کا باخلاق الٰہی معلوم ہوا حق تعالیٰ اپنے بندونکو دوست رکھتا ہے اور نہین دیتا باوجود غنی اور جود
حکام نبوی سے اور بہتونکو دشمن و مبغوض رکھتا ہے اور اشیا رنعم فانیہ اسقدر فرماتا ہے کہ محسود ابنای روزگار ہوتے ہین جسطرح
طبیب مریض کو روکتا ہے اور منع کرتا ہے استعمال اشیاء ضارہ سے اسیطرح حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حکیم اپنی
امت کے ہین منع و عطا مین اندازہ حکمت رعایت فرماتے تھے بخاری مین یہ حدیث انس رض سے مروی ہے
کہ ایک مرتبہ بہت سا مال بحرین سے حضرت کے پاس ظاہر کیا گیا بعد ملاحظہ حکم فرمایا کہ اسی مسجد مین ڈال دو بعد نماز
وہان تشریف فرما ہو کر بیٹھے جو سامنے آیا اس مال سے اسے دیا اور محروم نہ کیا اثنای اس حال مین عباس بن
عبد المطلب نے بھی اس مال سے مانگا حضرت نے انکے کپڑے مین بہت سا ڈالدیا کہ اٹھا نہ سکے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
کسیکو اجازت دو میرے ساتھ لیکر چلے آپنے فرمایا یہ نہین ہو سکتا جسقدر تم اٹھا سکو لیجاؤ یہ ارشاد واسطے قطع
طمع عباس اور تہدید و تادیب انکی تھا پس اٹھایا حضرت عباس نے اپنے دوش پر اور لیچلے حضرت انکی طرف دیکھتے اور تعجب
فرماتے تھے انکی حرص پر غرضکہ سب مال مستحقین اور سائلین کو دیدیا یہانتک کہ ایک درہم باقی نرہا اور روایت ابن ابی شیبہ مین
آیا ہے کہ وہ درہم سنگے بھیجے ہوئے علا بن حضرمی کے خراج بحرین سے اور وہ اول مال تھا کہ لایا گیا تھا حضرت
کے پاس اور ظہور اثر جود و فتح باب کرم حضرت کا روز حنین زیادہ حد حصر قیاس سے تھا ہر شخص کو اعراب سے سو اونٹ
اور ہزار ہزار بکریان دین اور مولفۃ القلوب کہ ضعیف الایمان تھے انکو واسطے تالیف ہدایت کی کہ بسبب مال دنیا کے
انکا دین ثابت وقائم رہے سب سے زیادہ دیا چنانچہ صفوان بن امیہ کہ زمرہ ضعیف الایمان سے تھا اسے سو بکریان
ایک مرتبہ دین اور سو دوبارہ اور مغازی واقدی سے منقول ہے کہ اسدن صفوان کو اتنا دیا ہے از شتر و گوسفند
عطا فرمایا واسطے ازالہ درد و مرض کفر کے کہ اسے لاحق تھا اور ابو سفیان اور بیٹے اسکے بھی اسی قبیل سے تھے

ایکدن ابوسفیان آیا اور کہا یا رسول اللہ آج کے دن تم قبیلہ قریش میں سبسے زیادہ مالدار ہو احسان سے ہمین بھی
بہرہ مند کرو یہ سنکر حضرت علیہ السلام متبسم ہوئے اور بلال کو فرمایا کہ چالیس اوقیہ نقرہ اور سو اونٹ اسے دو
ابوسفیان نے عرض کیا کہ یزید میرا بیٹا ہے وہ بھی امید عطا رکھتا ہے فرمایا سو اونٹ اور چالیس اوقیہ اسے دو اور پھر عرض کی کہ دوسرا
بیٹا میرا معاویہ ہے وہ بھی امید اپنے حصہ کی رکھتا ہے حکم دیا کہ چالیس اوقیہ نقرہ اور سو اونٹ اسے بھی دو اسوقت ابوسفیان بولا
کہ میری جان باپ تم پر قربان ہوں خدا کی قسم آپ کریم و رحیم ہیں جنگ اور زمانہ صلح میں خدا آپکا تمہیں جزا خیر دیوے اور یہ
دینا حضرت کا اہل ہوازن پر انکے قیدی کہ چھ ہزار تھے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار بکریان اور چار ہزار اوقیہ نقرہ اور علی
ہذا القیاس فتح حنین میں پانچ لاکھ دینا ہوا ہے لہذا یہ ثابت ہوتا ہے غرض کہ سخاوت و کرم حضرت کا اسکے خبر سے انواع
شنیدہ اور شجاع متنوعہ سے سائلین کو مالا مال مستغنا فرماتے تھے بطریق ہدیہ کے کاہو بطور صدقہ کبھی بسبیل قرض و کاہے
بطریق ہدیہ چنانچہ اتفاقاً ایکروز کوئی عورت ایک طبق خرما تر کہ مرغوب الطبع حضرت کا تھا حضور میں لائی اپنی عوض میں
زر و زیور کہ فتح حنین سے آیا تھا دست مبارک بھر کے اسی دیا غرضکہ اس عالم میں ذات شریف تکلیف و رنج اٹھاتے اور غیر کو
راحت و آرام پہونچاتے تھے الحاصل اور اشرف اور ارفع و اعلیٰ اولاد آدم کی صفات و اخلاق میں ذات مقبول حضرت خاتم الانبیا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی بیان شجاعت و قوت فی الصراح شجاعت پر دلی و دلیری نمودن در جنگ و فی الشفا
فضیلت قوت غضب و انقیاد او مر عقل او فی القاموس شجاع بفتح شین سخت دل نزد مردان۔ رہی شجاعت و قوت و دلاوری
و مردانگی حضرت کا اندازہ تحریر اور حیطہ تقریر سے باہر ہے اکثر مقاموں دشوار و سخت میں دلاور دلیر سراسیمہ و مضطر ہوکر روگردان
و فرار ہوتے اور حضرت بذات خود مثل کوہ البرز استقلال و استقامت فرماتے اور استعانت و استمداد حقتعالی سے چاہتے کہ
ایک مشت خاک و سنگریزے چشم اعدائے دین اور دشمنان اہل کین کی خیرہ و تیرہ کرتے کہ وہ تاب مقاومت نہ لاکر فرار میدان جنگ
سے غنیمت جانتے حکایت ہے کہ ایک رات مدینہ میں شور ہوا اور شہر کو کسی جوہ یا دشمن سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تن تنہا سب سے جلد و آگے اٹھے اور شمشیر گردن مبارک میں حمائل فرمائی اور گھوڑا ابوطلحہ کا بطلب لیکر سنگ کاٹھی بنا سوار
ہوکر بجانب آواز قصد و ارادہ کیا اور تشریف لیگئے اور بوقت مراجعت لوگ راہ میں ملے آپ نے ارشاد کیا کہ اب کچھ قصد نہیں
الٹے چلے آؤ کہتے ہیں وہ گھوڑا ابوطلحہ کا بہت کم قدم اور سست رو تھا برکت سواری حضرت کی ایسا سبک گام اور
تیز رو ہوگیا کہ کوئی گھوڑا اسکی جلد رفتاری اور سبک خرامی کی برابری نکر سکتا تھا اور یہ از معجزات حضرت سے تھا
اور حقیقت میں جسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوت بخشیں اور مدد فرمائیں ہر چند وہ شخص کیسا ہی ضعیف و سست و ناتوان و نامرد
کیوں نہو حق تعالیٰ حضرت سے ایسا قوی اور توانا اور کامران و کامگار ہوجاوے کہ کوئی ہمسر و برابر اسکی نہ رہے ہیبت و مرد دل سے
و دلیری میں مردوں خوش خوان و شیری میں تھا اور حضرت زور بازو اور قوت میں ایسے یکتا و بے ہمتا تھے کہ کشتی گیران عالم
اور پہلوانان بنی آدم آپ کے زور و قوت کے سامنے پشہ و مگس سے کم معلوم ہوتے تھے اور محمد بن اسحق اپنی کتاب میں لایا
کہ مکہ معظمہ میں رکانہ نام ایک شخص تھا کہ صنعت مصارعت و کشتی گیری میں عدیم و سہیم اپنا نہ رکھتا تھا اکثر لوگ بلاد
و امصار واسطے کشتی اور زور آزمائی کے آتے سبکو پشت پہ گراتا ناگاہ ایکدن شب میں تنہا بکریوں سے شخص حضرت کے سامنے آیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا اے رکانہ تو خدا سے نہیں ڈرتا اور دعوت اسلام قبول نہیں کرتا رکانہ نے کہا خانہ دلی اور با
یہ کلمہ زبان سے کہا کہ اپنی صدق دعوت نبوت پر اگر کوئی گواہ رکھتے ہو تو لاؤ حضرت نے فرمایا کہ تیرے واسطے یہی کافی
ہو کہ ہم تم کشتی اور آویزش باہم کریں اگر مصارعت میں تو مغلوب ہوا میں غالب آؤں اسوقت تو ایمان لائیگا کہا ہم
نے مان لیا پس فرمایا آپ نے واسطے کشتی کے طیار ہوا آمادہ ہو رکانہ مستعد کشتی ہوا باوجودیکہ حضرت لباس مبارک بدن شریف
پر رکھتے تھے ساتھ پیچ و تاب کے رکانہ نے اگرچہ سطوت و صلابت پکڑکر زمین پر گرایا کہ وہ بمعائنہ حال نہایت اشتعال کے
حیران و متعجب ہوگیا اور رہائی اپنی آپ کے دست مبارک سے چاہی چنانچہ حضرت نے چھوڑ دیا اور پھر اوسکے اعتقاد
استقلال کے واسطے کہ پھر کر مصارعت باہم کی ولیکن ہر مرتبہ حضرت ہی غالب آئے آخر الامر اسنے مشاہدہ زور
بازو سے نبوت متحیر و مضطر ہو کر کہا عجیب شان حضرت کی ہے کہ کوئی بشر ایسا ہمیں ساتھ آپ کے کسی امر میں نہیں کر سکتا اور حال
اسلام رکانہ معلوم نہیں کہ آیا بعد مشاہدہ ایسے عجائب کے مشرف باسلام ہوا یا نہوا احادیث میں اسقدر بیان ہو لکھا گیا
اور اہل تحقیق سے مروی ہے کہ سوا رکانہ کی اور زور آوروں اور پہلوانوں سے بھی آویزش و کشتی حضرت کی واقع
ہوئی ہے چنانچہ ابو الاسود جمحی ایک مرد سخت و زورمند تھا ہمیشہ زمانہ میں تھا کہ بوقت استادگی اسکے پوست گاؤ پر اگر دس
مرد قوی چاہتے کہ پوست کو اسکے زیر پا سے کھینچکر اسی حرکت و جنبش دیں ممکن نہتھا ایکدن حضرت کو بلا کر کہا اگر آپ مجھے
بر زمین لاویں ایمان لاتا ہوں میں حضرت نے اسیوقت بزور قوت ہاشمی اُسے زمین پر ڈالا اگرچہ بدبخت باوجود
اسکے بھی دولت ایمان سے نصیب نہوا اور یہ قصہ ابو الاسود کا دلالت رکھتا ہے بہ سبیل استفہام پہ لکھا گیا ہے ذکر حیا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حیا بمعنی شرم کے مستعمل نہیں مستعمل ہے اور مادہ اُسکا حیات ہے اور اسی جا سے استعمال حیا کا
باران کی جگہ آتا ہے کہ سبب حیات ہے لیکن وہ مقصور ہے اور یہ ممدود ہے اور حیا لغت میں بمعنی تغیر و انکسار استعمال کیا
جاتا ہے کہ عارض ہوتی ہے آدمی کو ترس و توقع اپنے سے اشیاء معیوبہ و مکروہہ اور یہ اثر ہو حیات قلب کا جسکا دل
زندہ ہے خلق و حیا اوسمیں زیادہ ہے اور شرع میں حیا نام ایک خلق کا ہے کہ باعث اُسکے آدمی فعل زبون اور تقصیر
حق ہر ذی حق سے باز رہے ذات حضرت میں دونو طرح کی حیا علی الوجہ بالکمال موجود تھی حیاء القلب و اجتناب
مکروہات سے سبب اسی صفت کی آدمی کو حاصل ہوتا ہے الحیاء من الایمان یعنی حیا جزو ہے ایمان کا اور بخاری میں
سعید خدری سے آیا ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرہا یعنی تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سخت تر از روئے حیا زن دوشیزہ سے پردہ اپنی میں اور ذکر فی خدرہا کا مباحثہ شرافیا میں بسبب
عرفیت و عادت کے ہے اور قید اتفاقی و ذکر اس تشبیہ کا ابی سعید سے نسبت حضرت تعالی شانہٗ نہیں اور ذو الفہم ارباب
ادب تعلیم پر پوشیدہ نہیں آتا شائبہ تقصیر مبالغہ بیان مقصود میں یہ قید واقع ہوئی ہے اور مشائخ طریقت و واقفان حقیقت
قدس اللہ اسرارہم سے تفسیر حیا میں بہت کلمات منقول ہیں بعض انمیں سے قید تحریر میں لائے جاتے ہیں
ذو النون مصری قدس سرہٗ نے کہا ہے کہ حیا وجود خوف ہیبت ہے دل انسان میں باوحشت و ندامت بسبب [illegible] ہو یہ جانے
ناموسہ سبحانہ باری عزاسمہٗ کی کہا ہے المحبۃ تنطق والحیاء یسکت والخوف یقلق یعنی محبت گویا کرتی ہے محب کو

بیٹنا و مدح محبوب سکے اور حیا خاموش کرتی ہے بیٹھو و لتقصیر ادا ے حقوق محبوب بین اور خوف مضطرو بی آرام رکھتا ہو تا
و عقاب محبوب سے یحیی ابن معاذ کہتے ہین جو کوئی شرم رکھتا ہے خدا سے طاعت و عبادت مین حیا رکھتا ہو اوس سے خدا معصیت
و تعذیب مین اور صدور حیا کبھی باعث کرم ہوتا ہے جیسے کہ حیا آپکی ایک قوم سے طعام ولیمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا مین
کہ وہ لوگ حاضر تھے اور بسبب درازی قعود انکی حضرت بہت متاذی ہوئے لیکن بمقتضا ے حیا کہ مجبول ذات شریف
تھی کچھ نفرمایا حقتعالی نے ایذا ے حضرت سے اُس قوم کو متنبہ فرماکر کہا آیت فاذا طعمتم فانتشروا
ولا مستانسین لحدیث ان ذلکم کان یؤذی النبی فیستحیی منکم واللہ لا یستحیی من الحق
یعنی پس جب کھانا کھا چکو پس منتشر و پراگندہ ہو اور نہ بیٹھو آرام و چین سے باہم باتین کرنے کو یہ فعل تمہارا
ایذا دیتا ہے پیغمبر کو پس وہ حیا کرتا ہے تمسے اور خدا نہین شرماتا سچ سے آدمی کو لازم ہے کہ ہر دم عیوب نفس اپنے سے آگاہ و مطلع رہے اور
جو بات کہ انسانکو اپنے حق مین بری معلوم ہووے دوسرے کیطرح حقمین روا نہ رکھے اور ہمیشہ معائب خلق سے چشم پوشی و تغافل
کرتا رہے - انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت پاس آیا کہ اثر صفرت زردی کا اسکے کپڑے پر اسقدر نمایان تھا
کہ زعفرانی ہو گئے تھے آپ نے دیکھکر کچھ نفرمایا جب وہ چلا گیا ارشاد کیا کہ اس شخص سے کہدو کہ یہ کپڑے دھو ڈالے اور
ایک روایت مین یہ آیا ہے کہ اُتار ڈالے ایسی بات منہ پر کسی کی مجلس مین نفرماتے کہ ہمنشین خجل و شرمندہ ہووے
اور روایت معتبر نے لکھا ہے کہ حیا حضرت کی ذات مین بمرتبہ کمال تھی کہ کبھی کسیکو مخاطب کر کے معین سمجھکر کبھی نصیحت
نفرمائی اور نام لیکر منع نکرتے بلکہ بکلام عام و عبارت شاملہ بنا بر منع ارتکاب مناہی بعضے اوقات اسطرح فرمایا کرتے کہ وائے
بر حال اُن قومون اور ان گروہون کے کہ سطوت غضب الٰہی سے نہین ڈرتے اور مرتکب افعال منہیہ کے ہوتے ہین اور غرض
اس ارشاد کنایہ سے یہی تھی کہ کوئی مرتکب مناہی اپنے جی مین شرمندہ و خجل ہووے چنانچہ صحیح بخاری مین عائشہ
صدیقہ سے روایت ہے حضرت فحش یعنے کلام نامشروع اور الفاظ مکروہ بالطبع اور تفحش یعنی تکلف ایسے الفاظ زبان
مبارک پر نہ لاتے تھے اور اسواق و بازار مین آواز بلند نفرماتے اور نسبت ذات مبارک اگر کوئی بدی و بدگوئی جو بد
زبانی پیش آتا عفو و درگذر فرماتے ایسے ہی کلام حکایت کیے گئے ہین توریت مین روایت عبد اللہ بن سلام اور عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سے - قلم بریدہ زبان کو کیا طاقت کہ احاطہ حلم و حیا حضرت کا قرطاس سست اساس پر لکھ سکے
کہ کاتب تقدیر پہلے ہی لوح محفوظ مین کلک قدرت سے لکھ چکا ہے اب کیا کسی سے بیان اُسکا ہو سکے صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم شفقت و رافت و رحمت میزان مضامین رافت و رحمت اور مصداق تمہیدات شفقت ذات سید المرسلین
شفیع المذنبین کہ آیۃ وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین یعنے نہین بھیجا ہمنے تجھکو مگر رحمت واسطے
تمام عالم کے اور لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم یعنے آیا تمہارے پاس پیغمبر
تمہاری جنس سے بہت دشوار ہے اُسپر جو چیز کہ رنج مین ڈالے تمہین اور نہایت حرص رکھتا ہے ہدایت مومنین پر اور
کمال مہربانی اور رحمت رکھتا ہے تمپر ایسا کہتے ہین کہ معنے رحمت کے بخشش و مہربانی کرنا ہے اور معنے رافت
بہت بخشنا اور مہربان ہونا - اسی جملہ و مخففہ حضرت کی اپنی امت کی حقمین علاوہ حصا سے باہر ہین بجملہ انکے احکام دشوار لاحق ہین

اور ترک فرمانا آپکا بعض افعال شریفہ کو دوام والتزام سے کہ مبادا امری امت پر فرض ہو جاوے جیسے ترک کرنا
مسواک واسطے ہر نماز کے اور ترک کرنا تاخیر نماز عشا اور منع صوم وصال سے اور بنانا اسکے اور سبب اسکے اور خودا کرنا حقیقتاً سوگو
ولی اور زیادہ کہنا کسی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو باعث رحمت الٰہی اور موجب قرب نامتناہی جناب قدس کبریائی میں
ہوا ہے آپ ہمیشہ نماز رفیق القلب تھے اگر سنتے آواز گریہ کسی لڑکے کی کہ ماں اسکی نماز میں شریک جماعت ہوتی سبب دفع
قرأت حال تصنیع آپکا اس مرتبہ تھا کہ جب قریش حد تکذیب کو پہونچے اور ایذا دینے لگے جبرئیل علیہ السلام با ملک الجبال
آئے اور کہا کہ فرشتہ موکل جبال کو امر ایزد متعال ہو چکا ہے کہ تجھے بہت سید الکونین حاضر ہوا اور کہا اگر حکم آپکا ہو جبال کا
کو کہ متصل ان دو پہاڑوں کے آباد ہے اس قوم پر ڈال دوں تا سب ہلاک ہو جاویں حضرت نے فرمایا میں نہیں چاہتا
ہلاک انکی بلکہ حق تعالیٰ سے یہ امید رکھتا ہوں کہ پیدا کرے اصلاب آبا انکے سے ایسی اولاد کہ عبادت کریں خدا کی اور
ساتھ اسکے کسیکو شریک نہ کریں اور یہ قصہ دراز یہی بیان ہو قسم ہشتم میں بالتفصیل بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور روایت
میں آیا ہو کہ جبرئیل علیہ السلام نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آکر کہا کہ امر الٰہی آسمان و زمین اور پہاڑوں کو صادر
ہوا ہے کہ سب انقیاد امر سامی کریں اور جو ارشاد ہو بجا لائیں اور اعدا آنحضرت کو ہلاک کریں حضرت نے فرمایا چونکہ حق تعالیٰ نے
صبر و حلم مجھے عطا کیا ہے چاہیے کہ طلب عذاب انکے میں تاخیر کروں بلکہ درگذر کروں شاید کہ او سبحانہ تعالیٰ توفیق توبہ انکو
بخشے اور رجوع برحمت کریں آپنی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے
کہ جس امر میں خدا کیطرف سے میں مخیر ہوا آسان ترکو اختیار کیا یعنی ایسی امت کی حقیقت اور مقتضاے شفقت و رحمت میں یہ بھی
داخل ہے کہ حضرت کبھی کبھی انکو پند و نصیحت بایں قسم فرماتے تھے نہ ہر روز بجہت خوف ملالت و کسالت سامعین کے یہی
روایت کی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فی بیان خلق و عہد و وفا و صلہ رحم ناشران مناشر حسن خلق و عہد و وفا اور
ذاکران مآثر صلہ رحم وابتہاے شیدا ابوری نے ایسی روایت کی ہے کہ جب حضرت پاس کچھ بطریق ہدیہ آتی فرماتے
لیجاؤ یہ دوست خدیجہ رضی اللہ عنہا پاس چنانچہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مجھے بنسبت کسی ازواج مطہرات
حضرت کی ایسا رشک نہ آتا تھا جیسا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر بجہت زیادہ یاد کرنے حضرت کی انکو اور اگر کوئی
بکری ذبح کیجاتی بھیجتے گوشت اسکا ان عورتوں کو کہ جو دوست و اخلاص مند خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں اتفاقاً آئی
ایک عورت حضرت پاس کہ آپ اسکے آنے سے نہایت شادان و فرحان ہوئے اور بہت مستفسر حال اس
عورت کی ہوئے جب وہ چلی گئی فرمایا یہ عورت ہمارے پاس آئی تھی زمانہ خدیجہ رضی اللہ عنہا میں اور متکلم کلام محبت
و موانست انجام حسن العہد من الایمان یعنے خوبی وفاء عہد جزو ایمان ہی ہو ہے اور حال حضرت کی شفقت اور
رحمت کا اولاد و احفاد و عیال کے ساتھ یہ ہے کہ باہر ہے اکثر اوقات حضرت مشغول نماز ہوتے کہ امامہ بنت زینب دوش مبارک
سوار ہوتیں جب حضرت سجدہ میں جاتے بٹھلا دیتیں پھر سوار ہوتیں یہ حال محبت و رافت آپکا تھا اولاد و مجاور کو اور ایک
مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ بندیان ہوازن میں شیما بنت حلیمہ بہن رضاعی حضرت کی تھی کہ آپکو تربیت کیا تھا چنانچہ ابن
اثیر نے اسی صحابیات میں ذکر کیا ہو اور اپنی ماں کے ساتھ بشرف اسلام مشرف ہوئی تھی آئی اور اپنے کو جتایا حضرت نے

رداے مبارک اپنی اسکے واسطے بچھا دی اور ارشاد کیا اگر خوش آوے یہاں بہ مکرم و محبوب با بہرہ مند کرون میں تجھے
جمال یا اپنی قوم میں چلی جا اسنے جانا قوم میں اختیار کیا حضرت کچھ متعرض مانع نہوا اور ابوطفیل نے کہا دیکھا میں نے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اس زمانہ میں لڑکا تھا آپکے پاس ایک عورت آئی اپنے آپکے واسطے ردا اپنی بچھا دی وہ
آپ کی بیٹی تھی میں نے حضرت سے پوچھا یہ کون ہے فرمایا میری ماں شیر دہ ابو البر نے منتہیات میں کہا ہے کہ وہ حلیمہ تھی اور بعضوں نے
کہا ہے کہ شیر دہ پیغمبر علیہ السلام کی آٹھ عورتیں تھیں یہ کوئی ایک انمیں سے تھی اور عمر بن السائب سے روایت آئی ہے وہ مادر رضاعی
کے دربار بسط ردا اور نہایت محبت بھی پیدا آئی ہو اور بچھا کرتے تھے حضرت واسطے تو یہ بولا وہ ابو لہب کہ شیر دہ حضرت کی
تھی قسم خوراک و پوشاک سے جب مرگئی پوچھا کوئی اسکا قرابتی باقی ہے کہا کوئی نہیں اور حدیث خدیجہ رضی اللہ عنہا میں آیا ہے
حضرت کو کہا البشر فواللہ لا یخزیک اللہ ابدا انک لتصل الرحم و تحمل الکل و تکسب المعدوم و تقری الضیف
و تعین علی نوائب الحق یعنی خوش ہو اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس قسم خدا کی کہ نہ رسوا کریگا تجھے خدا کبھی واسطے
ہمیشہ تحقیق تو ملاتا ہے رحم کو یعنی حقوق رشتہ داروں کے ادا کرتا ہے اور اٹھاتا ہے گرانی بیچ لوگوں ناتوان کا اور
اور پیدا کرتا ہے ناپیدا کو یعنی معیشت اور مہمانی کرتا ہے مہمان کی اور مدد کرتا ہے اوپر سختیوں اور حادثوں حق کی مانند
ادائے حق قرض و مال اور تقویت ضعیف و مثل اسکے بیان عدل امانت و عفت و صدق جانان
اتفاق اخیار اور ناقلان علامات و آثار حال عدل و امانت و عفت و صدق شفیع گناہگاران آشفتہ روزگار
واسطہ آفرینش زمین با تمکین و گنبد گھومتے یوں خبر دیتے ہیں کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام بہت امانتدار اور بہت
عادل اور نہایت پارسا اور بہت راست گو مردم تھے کہ دشمن و بیگانہ سب مقر تھے کہ صفات ستودہ میں حضرت
اپنا عدیل نہ رکھتے تھے اور پیش از نبوت آپکو موسوم بہ محمد الامین کرتے تھے یعنی امانتدار ابن اسحاق و جمیع اہل سیر
یہ بیان کرتا ہے کہ جمع کیے گئے حضرت میں اخلاق پسندیدہ اور عادات برگزیدہ اور بیان تفسیر قول سبحانہ تعالی مطاع
ثم امین میں یعنی فرمانبرداری کیے گئے ملکوت آسمانوں میں امانتدار اکثر مفسرین یہ کہتے تھے کہ مراد محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہیں چنانچہ قصہ اوٹھانے حجر اسود کا اسپر دال ہے کہ قریش باہم چار قبیلے تھے ہر ایک بوقت بنائے
کعبہ معظمہ یہ چاہتے تھے حجر اسود میں باہم منازع و اختلاف کرتے تھے آخر الامر سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اول جو شخص آوے
اور یہاں ہمیں حکم کرے ہم راضی ہیں ناگاہ جناب رسالت پناہ تشریف لائے سب نے کہا یہ محمد امین ہیں جو کچھ فرماویں ہم
منقاد و تابع ہیں حضرت نے ایک چادر طلب کی اور حجر اسود اسمیں رکھا اور چاروں گوشہ چادر کے ہر ایک رئیس
قبیلہ قریش کے ہاتھ میں دی اور حجر اسود آپ اوٹھا کر جہاں مقام کعبہ کا تھا رکھا اور یہ واقعہ پیش از نبوت سال
تولد حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا میں ہوا تھا اکثر وقائع پیش از زمان اسلام میں قریش حضرت کو اپنا حکم کرتے تھے چنانچہ
یہ قول حضرت کا واللہ انی لامین فی السماء و امین فی الارض یعنی قسم خدا کی تحقیق میں ہر آئینہ امانتدار ہوں
آسمان میں اور امانتدار ہوں زمین میں اسپر دال ہے اور مروی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ ابوجہل ملعون بسا
اوقات بیچ زیادہ ذات عقول فراموشی آپکی شان میں کہا کرتا تھا کہ ہم لوگ تمہاری تکذیب نہیں کرتے اور تمھیں

جھٹلاتے نہیں جانتے بلکہ تم راست گو بتلاتے ہیں کہ تم لائے ہو وہ ناموافق ناپسندیدہ ہمارا ہے تو سبحانہ جل شانہ نے اس آیہ
میں تشفی دینے والا ساد دل سرور انبیا کو فرمایا اور کہا کہ تم غمگین و ملول نہو آیت فانہم لا یکذبونک ولکن الظلمین بایات اللہ
یجحدون یعنی وہ کفار تحقیق تجھے نہیں جھٹلاتے ولیکن یہ ستمگار ہماری نشانیوں سے انکار کرتے ہیں چنانچہ مثل
مشہور ہے ضرب الغلام اہانۃ المولیٰ یعنے مارنا غلام کا اہانت مولیٰ کی ہے سزا اس تکذیب آیات کی جو
کرتا ہے مجھ پر چھوڑ دے آیت ذرنی ومن یکذب بہذا الحدیث قیامت میں حال تکذیب کا معلوم ہو جاویگا
لاتے ہیں اخنس بن شریق نے ابوجہل علیہ اللعنۃ والعذاب الیم سے روز بدر ملاقات کی اور بعد ملاقات
کہا کہ یا ابا الحکم اسوقت یہاں میرے اور تیرے سوا اور کوئی نہیں سچ کہہ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوے رسالت
میں راست گو ہیں یا نہیں ابوجہل نے کہا واللہ صادق و راست گو ہیں اور سوال کیا ہرقل نے ابوسفیان سے اس حدیث میں
کہ پوچھا ہر احوال واوصاف حضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے اور دلیل پکڑی ہر اسکے ساتھ نبوت حضرت پر کہا یہ حال بیان
تم لوگونکا تھا کہ دعوی نبوت وابلاغ رسالت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانتے تھے اور متہم بدروغ نہیں
بتلاتے اور یہ حدیث ہرقل بہت مفید وسودمند ہے شناخت نشانیوں نبوت حضرت میں کہ اول بخاری میں مذکور ہے
اور شرح مشکوۃ میں اس حدیث کو کتاب الجہاد میں لکھا ہے اور باب الکتاب الی الکفار میں اور اس جلد میں بیان
اسکا باب ارسال رسل میں مفصل کہا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور ابوقرہ بن الحارث نے کہ ایک کافر تھا اور غشاوہ کفر اپنی دلپر
رکھتا تھا لیکن بسبب اسکے کہ عاقل منصف تھا کہ وہ غلیظ و شدید تھے کفر و عتو ابوجہل میں قریش سے کہا کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم خرد سالی اور جوانی سے پیری تک پسندیدہ ترین افعال صادق ترین اقوال عظیم ترین امانت دار تم سب میں
اور دین حق اور کتاب صادق لائے اب تم اسے ساحر کہتے ہو بخدا دروغ ہے واللہ وہ ایسا نہیں اور ولید بن مغیرہ کہ
روسا کفار قریش سے تھا بارہا قرآن سنتا اور روتا اور یہ بات کہتا کہ بالیقین یہ کلام بشر و ساختہ مردم نہیں ہے اس کلام میں
وہ شیرینی و دلکشی ہے کہ اور میں نہیں ان لہ لحلاوۃ وان علیہ لطلاوۃ یعنے واسطے اسکے البتہ شیرینی اور خوبی ہے اور
اور حارث بن عامر ایک مشرکوں سے تھا کہ لوگونکے روبرو حضرت کو برا کہتا اور تکذیب کرتا
اور جب تنہا ہوتا یہ بات کہتا کہ واللہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں لائق تکذیب
نہیں یہ معاملہ کفار و منافقین کا حضرت کے ساتھ تھا اور مشرک اور اہل کتاب یہود و نصاری سے
خوب یقین حال رسالت حضرت سے مطلع تھے آیت یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم یعنے پہچانتے تھے آنسرور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جیسا پہچانتے تھے اپنے بیٹونکو اور پشت بپشت تواتر سے مشہور السن تھے اور ہر وقت ہجوم وقت
ومعرکہ اپنے بچونکو وصیت کرتے کہ وقت پانے زمانہ خاتم الانبیا کے یہ عرض کرنا کہ نفر وہ آمد آمد حضرت میں اور مشتاق جمال باکمال
میں ہیں اپنی جان و تن انکو صدقہ کرتے ہیں کہ اگر سلام ہمارا قبول فرماوے اور حدیث میں آیا ہے کہ عفت و پارسائی ذات ستودہ
صفات میں اسمرتبہ تھی کہ دست مبارک آنحضرت نے احیانا کبھی کسی عورت اجنبیہ کا مس نہیں کیا ابو العباس مبرد کہ مشہور ان
علم نحو سے ہے کہتا ہے کہ کسری نے ایام سلطنت میں اتفاقا شاذروی واسطے تفریح سیر کی تھی کہ روز بادہ تیز ہوا خاک واسطے خواب آسائش کے

اور روز ابر واسطے صید شکار اور روز مطر و باران واسطے شراب نوشی اور روز آفتاب واسطے انجاح حوائج اپنی بابت جیسا کہ کسری دنیا
پرست دنیا تھا اور دین نہ رکھتا تھا لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجزیہ فرمایا تھا ہر ایام اپنے کو تین جز پر ایک جز واسطے
عبادت خدا اور دوسرا واسطے اہل و عیال اور تیسرا اپنی واسطے اور اوسکی قسمت فرمایا تھا ایک واسطے ذات شریف
اور دوسرا واسطے حوائج اہل حاجت کے ارشاد اسکا آخر باب حلیہ شریف میں گذرا ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور جعفر
طیار نے روایت کی ہے کہ حضرت سے قصد عمل اہل جاہلیت کا نوجہ میں نہیں آیا بجز دو بار کہ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ غلام کسی مکی
کے ساتھ حضرت کی بکریاں چراتا تھا ایک رات اس سے کہا کہ اس گلہ غنم کو دیکھتا رہ تا کہ میں مکہ معظمہ میں جا کر مثل جوانان دیگر
قصہ کہانی کہوں اور سنوں حضرت باہر نکلے اور اتفاقاً وارد ایک گھر کے ہوئے کہ شادی ہوتی تھی اور تماشا کرتے وہاں لوگ لہو و لعب
شادی کی رسم بازی کرتے تھے اور دف و مزامیر بجا رہے تھے آپ بارادہ سماع بیٹھے کہ حق تعالی جلشانہ نے عنایت اپنی
حبیب کی فرمائی اور غافل ایسا کر دیا کہ بوقت دوپہر حضرت بیدار و ہوشیار ہوئے اور واپس پھرے اور سماع و ملاہی کچھ نہ سنا
اور دوبارہ بھی ایسا ہی اتفاق ہوا تھا کہ حضرت بعنایت توفیق الہی اس سے باز رہے اور قصد و ارادہ اعمال اہل
جاہلیت کا نہ فرمایا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **بیان وقار و تودہ و صمت و مروت و حسن ہدی** سے بیان
صفات وقار و تودہ و صمت و مروت و حسن ہدی سے سلطان چار بالش اصطفا برگزیدہ ملک علی الکل و افضل انبیا
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح زیب بیان فرماتے ہیں وقار بفتح واو رزانت و آہستگی تودہ بضم تا و فتح
ہمزہ و دال مہملہ بھی یہی معنی رکھتا ہے صمت بفتح صاد خاموش شدن مروت یعنی مردمی انسانیت ہدی بفتح ہا و سکون
دال سیرت و راہ روش ابیات رسول میں محترم کردگار + کزو گشتہ بنیاد کون استوار + وجودش جہانرا کلید آمدہ + جہان
از پئے او پدید آمدہ + بلوح کمالش معانی فزون + ہمہ ز حرفی از ان کاف و نون + ہمہ ہستی عالمش نیست + کہ ہست
از پئے او شدہ ہر چہ ہست + چراغ جہان ذات پر نور او + خط شرع طغرائے منشور او + حدیث میں آیا ہے کہ وقار حضرت کا
سب سے زیادہ تھا و مجلس میں کبھی نظر بالا یا پاؤں دراز کرنا عادت شریف نہ تھی اور نشست حضرت کی اکثر بوضع احتبا
تھی یعنے سرین پر بیٹھنا اور زانو اٹھا کر اور پشت و ساقین ملا کر گاہی ہاتھ یا مثل تسمہ وغیرہ کے باندھ لیتے تھے اور کبھی نشست
چار زانو بھی ہوتی تھی اور بوضع قرفصا بھی نشست حضرت کا اتفاق ہوا ہے قرفصا بضم قاف و سکون را مہملہ و ضم فا
و صاد مہملہ و مقصورہ کی یہ تفسیر کی ہے کہ بطور احتبا بیٹھنا تھی کہ اتفاقاً ذکر اسکا گذرا اور بعد اسکے اعرابیہ کا ہے اور حدیث
قیلہ بفتح قاف و سکون تحتانیہ میں آیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیٹھا دیکھا بوضع قرفصا تو
بیٹھا دیکھا کہ خوف و ترس سے میں بیتاب و طاقت ہو کر کانپنے لگی اور حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کثیر السکوت تھے
بے حاجت تکلم نہ فرماتے اور لا یعنے اور بیہودہ گوئی سے اعراض اور کلام حضرت کا فصل تھا یعنی ہر حرف اور ہر کلمہ زیادہ
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ آپ ایسا کلام جیز و مختصر فرماتے اگر کوئی چاہتا ہر کلمہ جدا جدا گن لیتا اور
حدیث ابو ہالہ میں آیا ہے کہ حضرت کا سکوت منحصر چار چیز پر تھا حلم و حذر و تقدیر و تفکر اور ضحک حضرت تبسم تھا
وعلی ہذا القیاس صحابہ کا بھی ضحک تبسم تھا بہ تقلید و اقتدا و اتباع حضرت کے اور مجلس حضرت کی ہمیشہ آراستہ بحلم و حیا و خیر و امانت تھی کوئی

آواز بلند نہ کرتا اور تذکرہ کلمات قبیحہ سے اجتناب کرتا اور جب حضرت درر ریز ہوا غذا و نصائح ہوتی سامعین ایسے سر افگندہ
و سرنگون ہوتے کہ گویا انکے سروں پر جانور اور پرندے بیٹھے ہیں اگر سر بلند کرین ابھی اڑ جاوین اور قاضی عیاض
صاحب شفا نے یہ حال صحابہ تشبیہ و مخصوص بوقت تکلم حضرت کیا ہے اور راویوں نے اپنی کتاب میں مطلق اور دوسری
حدیث میں آیا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت کے روبرو سنگریزہ منھ میں ڈالکر بیٹھتا دم نبار سکین اور یہ
رفتار شریف باوقار بے اضطراب و کسل دلالت تھی اور یہ بھی داخل مروت کہ آپ منع کرتے تھے نفخ یعنی پھونکنے کھانے پینے کی
چیز کو بعلت بکلیت اور حکم کرتے ہر کھانیوالے کو طعام آگے سے کھاوے داہنی بائین نہ بڑھے نہ کھاوے اور مسواک دیا کرتے اور یا اکثر بھی با جسم
یعنی جنبد ہاتھ سے انگشتان کہ حکم دیا تھا اور سیرت و خصلت حضرت کی بہترین سیرتوں اور خصلتوں کی تھی اور حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں آیا ہے
فی الحدیث کلام اللہ وخیر الھدی ھدی محمد یعنی بہترین سخن کلام اللہ ہے اور بہترین سیرت سیرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور جناب حضرت ختم الانبیا دوست رکھتے تھے خوشبو اور اسکے استعمال کو اور ترغیب فرماتی اور اونکو اور یہ کلام معجز نظام ارشاد کرتے
حبب الی من دنیاکم النساء والطیب وجعلت قرة عینی فی الصلوة یعنی دوست کی گئی ہے میری طرف
تمہاری دنیا سے عورتین اور خوشبو کہ مقتضائے طبع نے محبوب و مرغوب کردی ہین نہ مین باختیار خود انکو
محبوب و دوست رکھتا ہون اور کیا گیا ہے قرار و آرام یا تری و خنکی میری آنکھ کی نماز مین اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تھا دمی و مسرت و خوشی لی اور روشنی چشم کہ نماز مین پاتے تھے کسی اور عبادت مین کسیوقت ایسا ذوق شہود نہ پاتے
اور حدیث مین فی الصلوة فرمایا نہ الصلوة بواسطے کہ سرور و آرام ذوق شہود مصلے کا نماز مین فقط بمشاہدہ حضرت حق
جل وعلی حاصل ہے کانک تراہ گویا مصلے حق سبحانہ تعالے کو دیکھتا ہے نہ نفس نماز یا بحصول ثواب و جزا کے
ثواب ہر چند نماز بھی منجملہ نعم جلیلہ حق تعالی سے ہے لیکن بوقت مشاہدہ جمال محبوب آرام و التفات بغیر نہین بلوس نماز
اور چیز ہے اور مشاہدہ حق اور بیان زہد آو حدیث امراد خصال حمیدہ و احاد خلال پسندیدہ زہد او من فصیح لسان
فسیح جنان ارشاد خدا واسطہ آفرینش ارض و سما سے ان سیر مین بقلم تحقیق اور صفحہ تدقیق کیون لکھا
کہ زہد یعنی بے رغبتی دنیا سے حضرت کو اس حد تھی کہ برات و مرت زبان حق ترجمان سے دعا ہے اللھم اجعل رزق
آل محمد قوتا یعنی بار خدایا گردان اور مقرر کر رزق آل محمد کا قوت یعنی اندک کہ سبب اسکی علاقہ جان قائم رہے
نکلنے سے اور با وجود اکتفا بقوت و قناعت بہ کفاف لا یموت بحاجت قوت عیال زرہ مبارک کہ سپہ اسلحے جنگ
و دفاع تھی ایک یہودی پاس گرو کردی تھی کہ بسبب زہد و سخا و ایثار و اتفاق انفکاک کا وقت وفات تک میسر نہوا اور
اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک اس سرای سپنجی مین رہے کبھی تین دن
متواتر روٹی گیہون کی سیر ہوکر تناول نہ فرمائی اور بعض روایات مین نان جو بھی آیا ہے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ ایکبار
جبرئیل علیہ السلام نے بفرمان ملک علام نازل ہوکر آنکی خدمت مین جانب پروردگار عالم سے بعد ابلاغ سلام و تحیت
تحیت اللئام یہ عرض کیا کہ اگر خوشنودی و رضامندی خاطر حبیب کی ہو تو ان پہاڑونکو سونیکا کردون جناب
ایسا عقل و نقل نہ باد وین خدمت مین حاضر رہین یہ پیام آزمائش فرجام حضرت سنکر ساکت و خاموش سرنگون ایسا تکت

رہے جدا از ان لسان است بیان ہے یہ کلام فرمایا کہ دنیا گھر اوس شخص کا ہے کہ جسے گھر نہیں اور مال اُسکا کہ جسے مال نہیں
جمع کرتا ہے دنیا کو وہ کہ اسے عقل و دانائی نہیں ہے کہا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہ یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تا
دیکھے تم میں خدا قول ثابت پر حضرت عائشہ صدیقہ سے آیا ہے کہ ہم آل محمد کبھی ایسا اتفاق ہوتا کہ مدت ایک مہینے تک
آگ گھروں میں نہ جلتی فقط خوراک ہماری خرما وہ پانی تھا اور عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ ایک دن خوان پُرا
کھانے کا عبد الرحمن پاس لائے انہوں نے دیکھکر بہت روئے اور کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت آپکے
بھانکسے فاقوں سے جہان سے رحلت کر گئے روٹی جو کی بھی میسر نہ آئی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت اور آپکے
اہل اکثر راتیں بھوکے رہتے تھے اور طعام شبانگاہ میسر نہوتا تھا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت فاقہ کو
دوست رکھتے تھے کبھی گرسنگی روبرو شکایت نفرماتے فاقہ و گرسنگی سے تمام شب آرام نہ پاتے اور صبح اُس شب کے
روزہ رکھتے کوئی مانع نہوتا۔ اگر آپ جناب الٰہی سے طلب و درخواست فرماتے عنایت کرتا تمام خزانے زمین اور میوے
گلشن اور فراخ و کشادہ کرتا زندگانی حضرت کی میں بہ سبب شفقت و مہربانی یہ حال میں تال دیکھکر رویا کرتی اور کہتی
نفسی فداک یا رسول اللہ یعنی میری جان تمپر قربان ہو یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کاش کے بقدر و قدرت دنیا سے
وتنے سے اختیار فرماتے اور جواب زبان صدق بیان سے ارشاد کرتے کہ مجھے تو خارف دنیا سے فانیہ سے کچھ طمع و تمنا
نہیں کہ میرے بھائی پیغمبر اولو العزم دنیا سے یکسوئی و بے رغبتی کرتے رہے ہیں منتظر ہے افزونی ثواب و عظمت و بزرگی
حق جل و علی کے میں مجھے شرم آتی ہے کہ تن آسانی دنیا میں کروں اور ان سے پیچھے رہوں اور اپنے بھائیوں سے تنہا اور
جدا رہوں میرے نزدیک کوئی چیز فائق و بہتر اس سے نہیں کہ اپنے بھائیوں سے ملوں۔ ایک مہینہ اس بات پر گذرا تھا
کہ حضرت نے وفات پائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ توشک زیر افگندنی
حضرت کہ جس پر وقت شب استراحت فرماتے ایک چیز لیف خرما سے آگندہ تھی اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرش
خانہ رسول خدا پلاس تھا بوقت خواب ہم اسے دو تہہ حضرت کے نیچے بچھا دیا کرتے تھے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ ہمنے
اسے چار تہہ کر دیا جب صبح ہوئی آپنے پوچھا کہ آج میرے نیچے کیا بچھایا تھا غرضکہ ہمنے کہدی فرش قدیم کہ بچھایا کرتی
تھی فرمایا کہ اسے بحال سابق چھوڑ دو اور بچھانے میں تکلیف نہ کرو کہ نرمی اُسکی نے نماز شب سے مجھے باز رکھا اور گاہ گاہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے حصیر پر کہ بافتہ برگ خرما سے تھی خواب استراحت فرمایا ہے کہ نقش و نشان اُسکے پہلوے شریف میں تاثیر
کرتے تھے غرض حال زہد و بے رغبتی حضرت کا دنیا و مافیہا سے کتب مطولہ میں مسطور و مشحون ہے یہ مختصر گنجایش بیان اُسکا نہیں رکھتا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تحفہ و جہا بیان خوف و خشیت و سختی طاعت و شدت عبادت ارباب سیر و اخبار نے صفت
خوف و خشیت و وصف طاعت و عبادت آنحضرت خیر البشر کو سلک تحریر میں یوں منتظم کیا ہے ابیات ای تو بہر مرتبہ عالیمقام + عرش پا
ہمہ ہست از تو دوام + صبح یا و براو تو درخشان شدہ + کفر بارشاد تو ایمان شدہ + طاعت تو بر ہمہ فرض عین + پیروی امر تو آئینہ
دین + مائدہ معرفت از خوان تست + آیت این مرتبہ در شان تست + ننہاک از قدر تو آراستہ + ماہ شب قدر تو ناکاستہ +
خوف و خشیت و طاعت و عبادت حضرت کی بقدر علم و معرفت آپکی تھی پروردگار تعالی و تقدس کے تھے سنے استحقیقت

جو کوئی دانا تر اور بینا سا تر خدا عز و جل ہوتا ہی بڑا خائف و ترسیدہ ہی چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہی آیت اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ
مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا یعنی سوا اسکے نہیں کہ خوف و خشیت اللہ کی اسکے بندوں میں سے علما کو حاصل ہی حدیث بخاری میں
آیا ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت فرماتے تھے اگر تمہیں وہ علم و دانش حاصل ہو جسقدر کہ مجھے ہر آن و ہر لحظہ موجود
رہتا ہی حاصل ہو تو کبھی نہ ہنسو بلکہ ہمیشہ خائف و ترسیدہ رہو اور ہمیشہ حالت گریہ و بکا میں گرفتار رہا کرو اور حدیث ترمذی میں
آیا ہی کہ دیکھتا ہوں میں جو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں میں جو تم نہیں سنتے اور فرمایا اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَہَا اَنْ تَئِطَّ
یعنی آواز کرتا ہی آسمان اور سزاوار ہی اُسکے کہ آواز کرے - اطیط آواز پالان و نالیدن شتر کو کہتے ہیں اور آواز کرنا
آسمان کا بسبب کثرت و ازدحام کسی چیز کی ہو اور نہیں ہی لا لکہ اور گرانی و ثقل اُنکے سے اور یہ کنایہ و اشارہ بیان کثرت سے ہے اگرچہ
وہاں آواز نہو اور فرمایا ہی نہیں ہی آسمانوں میں جا سے چار انگشت جسمیں ملائکہ سے خالی ہو مگر خداے تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں اور
ایک روایت میں آیا ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے سوال کیا کہ کس چیز کا معاینہ حضرت کو ہوتا ہی فرمایا بہشت و دوزخ کا
کہ علم الیقین و عین الیقین دونوں جمع کر دیے ہیں حقتعالیٰ نے میرے واسطے تا خشیت قلبیہ و استحضار عظمت الٰہیہ کی تمہا
اور اسکو سوا سے میرے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک رات حضرت کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ خواب سے بیدار
ہوئے اور مسواک و وضو کیا اور واسطے نماز کے قیام فرمایا میں بھی با قتدا آپکے کھڑا ہوا آپنے قرات سورہ بقر شروع
فرمائی جہاں آیت رحمت آتی وہاں حقتعالیٰ سے طلب و درخواست رحمت فرماتے اور جب آیۂ وعید عذاب پر گذر کرتے تو تعوذ و پناہ
حضرت باری عز اسمہ سے مانگتے عذاب و عقوبت سے پس رکوع میں مثل قیام فرماتے اور بعد از فراغ رکوع قیام مثل رکوع عمل میں
لاتے بعد ازان سجدہ اور نشست بین السجدتین مانند اُسکے اور یہی حال رکعت ثانی کا کہ کبھی سورہ آل عمران اور گاہی سورہ نسا
اور وقتے سورہ مائدہ تلاوت فرماتے اور کبھی تکرار ایک آیہ تمام شب قیام کرتے اور مروی ہے کہ وہ آیت یہ تھی آیت
اِنْ تُعَذِّبْہُمْ فَاِنَّہُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَہُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اگر عذاب کرے تو انکو پس یہ بندے
تیرے ہیں اور اگر بخش دے تو خاص انکو پس تو غالب استوار کار حکمت والا ہی - اور مقصود تکرار اس آیت سے غرض حال امت
اور طلب و درخواست مغفرت اور آمرزش تھا اور آیا ہے کہ نماز میں شکم مبارک سے کبھی آواز جوش دیگ سی اور گاہی آواز آسمانی
آیا کرتی تھی اور حدیث ابن ابی ہالہ میں آیا ہے کہ حضرت پر دوامی و درد و غم بیاسی ہوتا تھا اور اثر دوام اندوہ و الم
متواتر اور آرام و آسائش کم اور اپنی فرمایا ہے کہ میں دن میں ستر مرتبہ اور ایک روایت میں ہے کہ سو بار واسطے امت حقتعالیٰ سے
استغفار کرتا ہوں غرض کہ کبھی خالی غم و محبت و اندوہ سے نہیں اور رسالہ مرج البحرین میں وجوہ اور بھی بیان کیے گئے ہیں اور حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ شیخ طریقہ و حال حضرت سے سوال و استفسار کیا فرمایا المعرفۃ راس مالی والعقل اصل دینی والحب
اساسی والشوق مرکبی وذکر اللہ انیسی والثقۃ کنزی والحزن رفیقی والعلم سلاحی والصبر ردائی والرضا غنیمتی
والفقر فخری والزہد حرفتی والیقین قوتی والصدق شفیعی والطاعۃ حسبی والجہاد خلقی وقرۃ
عینی فی الصلاۃ وثمرۃ فؤادی فی الذکر وغمی لاجل امتی وشوقی علی ربی یعنی معرفت
خدا سے تعالیٰ اصل و سرمایہ مال میرے کا ہے اور عقل جڑ میرے دین کی اور دوستی خدا بنیاد میرے اور

شوق بہ لقائے خدا سواری میری اور ذکر خدا دوست وہمدم میرا اور اعتماد و توکل خدا پر خزانہ میرا اور اندوہ رفیق
وقت میرا اور علم ہتیار میرا اور صبر چادر میری اور خوشنودی خدا مال غنیمت میرے کا اور احتیاج سخیا بندگی میری اور بے
رغبتی ترک دنیا پیشہ اور کاریگری میری اور یقین قوت میری اور راستی شفاعت کرنے والی میری اور بندگی خوبی وجمال میرا
اور جہاد راہ خدا میں سیرت وخو میری اور خنکی اور آرام میری چشم کا نماز میں ہے اور حاصل و میوہ دل میرے کا یادگاری خدا
میں ہے اور غم واندوہ میرا واسطے امت اپنی کے ہے اور شوق میرا طرف پروردگار اپنے کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بیان صفات حضرت کہ قرآن شریف میں مذکور ہیں اور ان طواہر صفات اُس صدر صفہ راستی وصفا مہر رفق
وحیا نقطہ دائرہ اصطفے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ قرآن صدق بیان اور خالق انس وجان بیچ و بحیر آنکا ہے
یوں حیطہ تحریر میں لاتے ہیں کہ ایک حدیث مروی عطا سے کہ جامع اکثر فضائل حضرت کو ہے صحیح بخاری میں آیا ہے اور کہا کہ
وصف کیے گئے حضرت بعض صفات کہ قرآن میں مذکور ہیں آیت یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا و مبشرا ونذیرا و حرزا
للامیین یعنی آگاہ ہو اے پیغمبر تحقیق بھیجا ہم نے تجھکو گواہ اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور پناہ واسطے
ناخواندوں عرب کے و انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق
ولا یدفع السیئة بالسیئة ولکن یعفو ویغفر ادفع بالتی ہی احسن السیئة ولا یقبضه الله حتی
یقیم به الملة العوجاء بان یقولوا لا اله الا الله محمد رسول الله ویفتح به اعینا عمیا و اذانا صما وقلوبا غلفا
یعنے تو بندہ میرا اور فرستادہ میرا ہے اور نام رکھا میں نے تیرا متوکل کہ نہیں درشت خو اور سخت گو اور نہ آواز بلند کرنے والا
بازاروں میں نہیں دور کرتا بدی کو ساتھ بدی کے ولیکن درگذر کرتا ہے اور بخشتا ہے دفع کر ساتھ حسن سیرت کے کہ وہ
پسندیدہ تر ہے بدی کو اور نہیں مارتا ہے اُسے خدا تا اینکہ راست کرتا ہے ساتھ اُسکے امت کی کجی کو تا آنکہ کہیں وہ کلمۂ توحید
اور اقرار رسالت اور کھولتا ہے اور روشن کرتا ہے سبب اُسکے آنکھیں اندھی اور کان بہرے اور دل غافل و پوشیدہ اور بعض طریق
اس حدیث میں یہ زیادہ آیا ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اسدده بکل جمیل واهب له کل خلق کریم واجعل السکینة
لباسه والبر شعاره والتقوى ضمیره والحکمة معقوله والصدق والوفاء طبیعته والعفو والمعروف
خلقه والعدل سیرته والحق شریعته والهدى امامه والاسلام ملته واحمد اسمه اهدی
به بعد الضلالة واعلم به بعد الجهالة وارفع به بعد الخمالة واسمی به بعد النکرة واکثر به بعد القلة
واغنی به بعد العیلة واولف به بین قلوب مختلفة واهواء متشتتة وامم متفرقة واجعل امته خیر امة اخرجت
للناس راست گفتار اور درست کردار کرتا ہوں میں اُسے ساتھ ہر خوبی کے اور بخشتا ہوں میں واسطے اُسکے ہر خوے
نیک اور گردانتا ہوں میں آرام و آہستگی کو پوشش اُسکی اور نیکی کو علامت اُسکی اور گردانتا ہوں میں پرہیزگاری کو نہانی
دل اُسکی اور گردانتا ہوں میں حکمت کو معقول اُسکا اور گردانتا ہوں میں راستی اور وفا وعہد کو طبیعت اُسکی اور گردانتا
ہوں میں عفو و نکوئی کو خصلت اُسکی اور گردانتا ہوں میں راستی عدل و انصاف سیرت و خصلت اُسکی اور حق
شریعت اُسکی اور ہدایت اور رہنمائی پیشوا اور اسلام دین اُسکا اور احمد نام اُسکا ہے اور راست دکھاتا ہوں ساتھ اُسکے

پیچھے گمراہی کے اور دانا کرتا ہون مین ساتھ اسکے بعد نادانی کے اور بلند کرتا ہون مین ساتھ اسکے بعد نیچا کرنیکے اور بلند و بالا لیجاتا ہون مین اور شناسا کرتا ہون مین سبب اسکی جماعت ناشناسا کو اور بہت کرتا ہون مین اونکو بعد کمی کے اور غنی و بے نیاز کرتا ہون مین بسبب اسکے بعد فقر و احتیاج کے اور تالیف کرتا ہون مین ساتھ اسکے دلون مختلفہ مین اور خواہشون پراگندہ مین اور گروہون متفرقہ مین اور گردانتا ہون مین اسکی امت کو بہترین اس امت کی کہ نکالی گئین مین واسطے لوگون کے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ علیہم اجمعین فضل و شرف حضرت کہ بآیات قرآنی ثابت ہے موسسان قواعد ملت فروع واصول و مشیدان معاقد معقول و منقول رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین فضل و شرف جناب رسالت سلطان فرستادگان کو بآیات بینات فرقانی نسبت بامت ثابت ہوتا ہے اسطرح قرطاس سے ساس کے اوپر بقید تحریر لائے ہین قطعہ پایہ این کار بہتر از نیست + کہ بکنہ نیست ہمین کافیست + لائق این کار ترا دیدہ اند + زانکہ ز اوّل تو بخشیدہ اند + ہر کہ عطا بخش و کرم خو بود + بکرم خویش سخی بود + تو بخشیدنی چون + چون تو رحمت بخشش است تو خود چون شدی + فی المواہب واذا فی ما اوتیہ من الخصال الحمیدۃ فقد اجتمع فیہ ما کان متفرقا فیہم فیکون افضل منہم وبان دعوتہ علیہ السلام فی التوحید والعبادۃ وصلت الی اکثر بلاد العالم بخلاف سائر الانبیاء فظہران انتفاع اہل الدنیا بدعوتہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکمل من انتفاع سائر الامم بدعوۃ سائر الانبیاء فوجب ان یکون افضل من سائر الانبیاء انتہی یعنے جو صفت لائے حضرت تمام وہ چیز لائے اسے یعنے سارے انبیا خصلتون ستودہ سے پس تحقیق جمع ہوئی حضرت مین وہ چیز کہ تھی جدا جدا ان انبیا مین پس ہوئے حضرت افضل ان سب سے اور دوسرا سبب فضیلت یہ کہ دعوت حضرت کی توحید و عبادت مین پہونچی اکثر شہرون عالم تک برعکس سارے نبیون کے پس ظاہر ہوا یہ کہ فائدہ دنیا والونکا ساتھ دعوت حضرت کے بدرجہ کمال تھا فائدہ سارے امتون سے ساتھ تمام انبیا کے پس واجب ہوا ہونا آپکا افضل سب انبیا سے آخر ہوا قول صاحب مواہب کا اوّل ان آیات سے کہ حضرت کی رحمت و شفقت بحال امت خبر و بشارت دیتی ہین یہ آیت ہے آیت لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ یعنے بتحقیق آیا تمھارے پاس ایک پیغمبر تمھین مین سے کہ پہچانتے ہو تم مکان و محل و صدق امانت اسکی کہ کبھی تم مین منہم کذب و دروغ نہین ہوا اور پہچانتے ہو آبا و امہات اسکے کو سب ارفع و اشرف و افضل قوم عرب ہین اور طاہر و مطہر ہین کہ انمین زنا اور نقصان اور زبونی جاہلیت نہ تھی جیسے کہ فرمایا خرجت من اصلاب الطاہرۃ الی ارحام الطاہرات ترجمہ یعنے باہر آیا مین پشتون پاک سے طرف رحمون پاک کے۔ اسی جگہ سے شرف ذات و محامد صفات و عظائم اخلاق و محاسن افعال حضرت کے ظاہر و باہر ہوتے ہین اور جگہ دوسری فرمایا آیت لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ یعنے ہر آئینہ تحقیق منت و احسان رکھا حق تعالی نے مومنون پر سبب برانگیختہ کرنے رسول کے انھین کی جنس سے پس سمجھنا رسول مقبول کا انکی جنس و قوم سے ادخل و اقرب تھا تسہیل تصدیق و ایمان و اتباع و امتنان مین اور فرمایا آیت هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ یعنے وہ ایسا خدا

حکمت والا ہے کہ مبعوث فرمایا برانگیختہ کیا ناخواندگان عرب میں پیغمبر انکی جنس سے اور فرمایا آیت کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یعنے جیسے کہ بھیجا ہمنے تم میں پیغمبر تمہارہی جنس سے امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام کہتے ہیں کہ حقتعالی نے بہ علم غیب اپنے عجز و قصور مخلوقات کا معرفت و طاعت میں جانا۔ اور چاہا کہ تعلیم معرفت اپنی سے انھیں خبر دار کرے پس پیدا و مبعوث کیا انھیں کی جنس سے ایسا پیغمبر کہ متخلق خلعت رحمت و رافت کیا اپنی صفات میں سے اور صفیر صادق القول کرا اسکی اطاعت و فرمانبرداری اپنی اطاعت و خوشنودی فرمائی آیت من یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنے جس شخص نے فرمانبرداری رسول مقبول کی اختیار کی پس تحقیق اطاعت حکم خدا بجالایا آیت وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین یعنے نہیں بھیجا ہمنے تجھے مگر رحمت واسطے عالموں کے تمام ہوا ملخص کلام امام علیہ السلام کا پس دولت ہدایت وارشاد و رسالت حضرت مظہر و مصدر رحمت شامل و رافت کاملہ ہے عموماً اگر کوئی از راہ انکار و عناد و تکبر گرفتار و پابند بند شقاوت و ضلالت و حیران و شخص ضلالت ہو اور ظلم و جفا اپنی جانپر گوارا کیا اسکا ارسال کہ واسطے ہدایت کے ہے اسمیں کچھ نقصان و زیان نہیں راہ پاتا جیسے کہ آفتاب واسطے انارت و افاضت و روشنائی عالم کے مخلوق ہے اگر کوئی شخص بہ ظلمت و غشاوہ حیرت اپنی منہہ پھیر لے اور اس نور مشہور سے بسبب علت کوری و ضعف بینائی مستنیر و مستفیض نہوا آفتاب میں کچھہ قصور و فتور نہیں آتا فرد گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ۱۲ اور توجیہ آیت مقدمہ سے تقریر آیت چاہیے سمجھنا آیت وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنے نہیں پیدا کیے ہمنے جن وانس مگر واسطے عرفان و شناخت اپنی کے پس سبب ہر واحد کی فرد یقین ہے اور بصورت مستحق و مستعد للعبادۃ والعرفان فرمائی اور عقل کامل و ادراک شامل کہ مانع غلبۂ شہوت و ثوران غضب ہے عطا کیا گو بوسوسہ شیطانی و ہوائے نفسانی مورد عذاب و عقاب رحمانی ہوجاوین پس ذات رفیع الدرجات حضرت رحمت ہے واسطے مومنون کے بالفعل اور سائر الناس کے بالقوہ یا واسطے مومنون کی رحمت ہدایت اور منافقون اور کافرون کے امان قتل و نہیب اور تعجیل عذاب دنیوی ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بعثت و رسالت حضرت رحمت ہے واسطے مومنون اور کافرون کے در ودفوع عذاب سے کہ امم گذشتہ انبیا بسبب عصیان بد انکی ہلاک ہوگئی ہیں اور بعضے علما بہ حصول رحمت بوجود ذات سید المرسلین سائر اجزا و ابعاض عالم میں کہتے ہیں چنانچہ خاک طاہر و مطہر ہوئی اور پانی طوفان سے باز رکھا گیا اور ہوا ہلاک کفار سے اور آتش جلانے صدقات اپنی زیر آسمان رکھتے ایک آگ آسمان سے آتی اور جلا دیتی کہ یہ علامت و نشان قبول صدقہ و قربانی تھا بس اسواسطے کہ ذات حضرت رافت و رحمت ہے اپنی امت کے حقمین لہٰذا نام و سراج منیر فرمایا کہ بواسطہ خضر وصول الی اللہ حاصل ہوا اور بہ نور جمال باکمال انکے ابصار و بصائر منور و روشن اور فرمایا آیت قد جاءکم من اللہ نور وکتٰب مبین یعنے بتحقیق تمہارے پاس خدا کی طرف سے آیا نور اور کتاب روشن اور فرمایا آیت یا ایہا النبی انا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا یعنے اے پیغمبر بتحقیق ہمنے بھیجا تجھے گواہ اور مژدہ پہونچانے والا اور ڈرانے والا اور پکارنے والا طرف خدا کی طرف

بحکم خدا اور چراغ روشن اور اگر کوئی کہے کہ تشبیہ ذات شریف بہ سراج فرمائی با فتاب و مہتاب کیوں ارشاد کی
کہا جاوے کہ وجہ تشبیہ ایک یہ ہے کہ وجود عنصری آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارضی ہے سماوی نہیں اور دوسری
یہ کہ ایک چراغ سے چراغ بہت بیشمار روشن ہو سکتے ہیں بخلاف شمس و قمر کے بیت یک چراغ است درین خانہ کہ از
پرتوان + ہر کجا سے نگری انجمنے ساختہ اند + اور اگر سراج سے مراد آفتاب لیوین تو بھی بعید نہیں کہ حق تعالے
سراج فرمایا ہے آیت وجعل فیہا سراجا وقمرا منیرا اور گردانا حق تعالی نے آسمانوں میں آفتاب و ماہ کو روشن
پس جیسے کہ آفتاب عالم اجسام میں نور بخشتا ہے اور اخذ نور میں محتاج بغیر نہیں ایسی ذات حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اسیطرح اگر تشبیہ ذات شریف بماہ دیجاوے راست آتی ہے کہ ماہ بجز آفتاب محتاج اخذ نور میں دوسرے کا نہیں
ماخذ اسی سے کے آنسرور انبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم استفادہ نور ذات باریتعالی سے حاصل کرتے ہیں اور نفوس انسانیہ
ارشاد فرماتے ہیں اور تشبیہ ذات مقدس نبوی میں ساتھ نور کے عجب تلمیح ہو کہ حق جل وعلی فرماتا ہے آیۃ اللہ نور السموات
والارض گویا آسمان و زمین اکوان و ادوار میں بجز نور الہی ساری و طاری نہیں کہ وہی ہے سر وجود و حیات
و جمال و کمال اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام مظہر اتم اور واسطہ ظہور اس نور کے ہیں اور تفسیر مثل نورہ الآیۃ میں
مفسرین یوں بیان فرماتے ہیں کہ مثل ایمان قلب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مانند مشکوٰۃ ہے کہ اسمیں مصباح ہے
مشکوٰۃ صدر شریف حضرت ہو اور زجاجہ مثال قلب آنحضرت و مصباح نور معرفت و ایمان کہ آپ کے قلب شریف میں ہے
اسیطرح مواہب میں ہے ساتھ زیادتی تحقیق بیان کی اور آیت الم نشرح لک صدرک یعنے کیا نہ کھول دیا ہمنے
تیرے واسطے سینہ تیرا کہ شرح صدر نعمت عظمی اور امتنان جسیم ہے اور مراد شرح صدر سے توسیع و تفسیح و تفتیح صدر
مبارک ہے واسطے جمع میان مناجات حق و دعوت خلق کے یا پر از انوار معارف و علوم و توحید و معرفت و ابلاغ امر
ازالہ ضیق حصل بکثرت اعراض حق سے اور لگاؤ دل کا غیر کے ساتھ اور آسانی وحی اور اوٹھانا اعباء رسالت و
ابلاغ اور فرمایا آیت و وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک یعنے اور دور کیا ہمنے تجھ سے بوجھ تیرا وہ کہ شکستہ و گران
کرتا ہے پشت تیری آئے عظم و ارفع اسباب شرح صدر ایک نور ہے بندے کے دلمین کہ تابندہ و درخشان کرتا ہو اسکو
جیسے کہ فرماتا ہے واذا دخل النور القلب فتح وانشرح یعنے اور جبکہ نور داخل ہوتا ہے دلمین کھول دیتا ہے
دل کو۔ اور عمدہ سبب انفتاح و انشراح صدر کا پاک ہونا دل کا صفات ذمیمہ و رذیلہ سے ہیں اتم و اکمل و اعلے
اس صفت میں حضرت سید الثقلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور متابعان و پیروان حضرت بھی اس سے
نصیب و بہرہ رکھتے ہیں بقدر محبت و متابعت اور بیان اشکرف اس سخن کا کتاب سفر السعادۃ اور بعض رسائل
فارسیہ میں شرح کیا گیا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے ورفعنا لک ذکرک اور بلند کیا ہمنے نام اور آوازہ تیرا
دنیا و آخرت میں ساتھ نبوت و شفاعت کے اور مقرون و متصل کیا ہمنے اپنے نام کے ساتھ نام تیرا کلمہ اسلام
و اذان و نماز میں ایسا کوئی نمازی و تشہدی و خطیب نہیں کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد
ان محمدا رسول اللہ نہ کہے اور حدیث ابی سعید خدری میں آیا ہے کہ آپنے فرمایا کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نے

میرے پاس آکر کہا کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ کچھ بلندی اپنے نام کی تمکو معلوم ہے میں نے کہا اللہ اعلم یعنے اللہ خوب
جانتا ہے۔ کہا اس سبب سے اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِی یعنے جس وقت کہ میں یاد کیا جاتا ہوں یاد کیا جاتا تو میرے
ساتھ پس گویا ذکر خدا اور اطاعت حضرت کی اطاعت خدا ہے آیت من یطع الرسول فقد اطاع اللہ
یعنے جس شخص نے اطاعت انبیا و حکم رسول مقبول کیا بتحقیق فرمانبرداری اور بجا آوری امر الہی عمل میں لایا پس
اتباع و پیروی سنت سید المرسلین کی باعث ہو محبت رب العالمین با معان نظر و تحقیق فکر دیکھنا چاہیے کہ کس
اعزاز و تکریم الہی دربارۂ حضرت رسالت مبذول و مقرون ہو کہ جابجا بوقت ندا خاتم الانبیا کو صفات و صفت آیت
یا ایہا النبی یا ایہا الرسول موصوف فرمایا ہے اور اور انبیا سابقین نام سے یا آدم یا نوح یا موسی یا عیسی خطاب کیا کسکو
خطاب اور یہ آیت یا ایہا المزمل یا ایہا المدثر میں آثار محبت و لطافت مہربانی ارباب ذوق پر ظاہر ہے حلیہ میں
ابو نعیم نے روایت کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے ارض ہند میں نزول فرمایا متوحش
و متفکر ہوئے حضرت جبرئیل علیہ السلام تلقین و تعلیم اذان نازل ہوئے اور کہا اللہ اکبر دو بار اور اشہد ان
لا الہ الا اللہ دو بار اور اشہد ان محمدا رسول اللہ دو بار الحدیث پس ببرکت اس نام کے وحشت
اور تفکر آدم علیہ السلام کا زائل ہو دور ہوگیا اور اسم سامی حضرت کا عرش اور آسمان پر مکتوب و مرقوم ہے اور
بہشت میں کوئی حور و قصور و شجر و برگ و بار تمامی میں بلکہ طوبی سے خالی نہیں اور بزار ابن عمر سے
روایت کرتے ہیں کہ زبانی حضرت کی سنا ہے کہ شب معراج عروج آسمانی اور تقرب یزدانی
حاصل ہوا کسی آسمان پر نہ گذرا میں مگر اوس پر نام اپنا محمد رسول اللہ لکھا دیکھا ہے اور اشتقاق کیا
حق سبحانہ نے اسم کریم حضرت کا اپنے ناموں میں سے جیسا کہ شاعر [illegible] قصیدہ میں بیان کرتا ہے شعر
فذو العرش محمود و ھذا محمد یعنے پس صاحب عرش یعنی حق سبحانہ تعالی کا نام محمود ہے اور ہمارے آقا محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور حق سبحانہ نے اسما [illegible] اپنے سے حضرت کو ستر ناموں کے ساتھ یاد فرمایا ہے کہ ذکر اسکا
بیان اسما شریف میں آویگا انشاء اللہ تعالی جاننا چاہیے کہ باری عز اسمہ نے نام اپنے حبیب کے ساتھ قسم
بانواع شتی قرآن مجید و فرقان حمید میں یاد فرمائی ہیں از انجملہ ایک آیت یس والقرآن الحکیم ہے جو مواہب
لدنیہ میں کہ کتاب بہت معتبر کتب سیر حضرت خیر البشر سے ہے یوں لکھا ہے کہ ذکر حروف تہجی کا اوائل سور
قرآنی میں خالی فائدہ و حکمت سے نہیں لیکن علم و ادراک انسان اسکی کنہ و باریکی کو نہیں پاتا مگر جسپر کھولے
اللہ تعالی اُسکا بعضے مفسرین سے معانی یس میں چند اقوال منقول ہیں ایک انہیں سے یہ ہے کہ یس معنی یا انسان
ہے لغت بنی طے میں اور یہ قول ابن عباس و حسن و عکرمہ و ضحاک و سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم کا ہے
اور بعضے کہتے ہیں لغت حبشہ میں اور بعض لغت کلب میں اور ابن الحنفیہ اور ضحاک نے معنے یس یا محمد کہے
ہیں اور ابو العالیہ یا رجل اور قتادہ نے کہا وہ اسم ہے اسما قرآن سے اور ابی بکر وراق سے منقول ہے یا سید البشر اور
امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حق تعالی نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا سید کر خطاب فرمایا

اسمین تعظیم وتمجید بہت ہے اور طلحہ ابن عباس سے روایت ہے کہ یہی قسم ہے کہ قسم یاد فرمائی حق تعالےٰ نے آپکے ساتھ
آپکے اسما کی اور کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہزار برس پہلے خلق آسمانون اور زمین سے حق سبحانہ
تعالیٰ نے قسم یاد فرمائی ہے یا محمد انک لمن المرسلین پھر فرمایا والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین اور
یہ وارد ہوا ہے کہ کفار کے وہ کہتے تھے لست مرسلا یعنے نہین تو فرستادہ خدا پس قسم کھائی اللہ تعالےٰ نے
اپنی کتاب مین انہ لمن المرسلین یعنی بدرستی وہ ہر آئینہ پیغمبرون فرستادہ سے ہے علے صراط مستقیم
یعنے اوپر راہ سیدھی کے کہ اوسمین راہ کجی اور عدول حق سے نہین غرضکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین رسالت
کسی نبی کی اپنے انبیا سے تقسیم یاد نہین فرمائی مگر ساتھ اسم مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخر
ہوا کلام صاحب مواہب کا اور کہین ساتھ ثابت حیوۃ وعصر وبلد کے جیسے کہ لعمرک انہم لفی
سکرتہم یعمہون یعنے سوگند زندگانی تیری کی اے محمد وبدرستیکہ وہ کفار گمراہی اپنی مین سرگردان
وپریشان ہوتے ہین جمہور اہل تفسیر کے نزدیک یہ نہایت تعظیم وتشریف ہے جیسے کہ محب سر وحیات محبوب کی
سوگند کھاتا ہے۔ ابن عباس کہتے ہین کہ پروردگار نے پیدا نہین کی کوئی ذات گرامی تر نزدیک اپنے
محمد صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے کہ سوگند کھائی اُسکی حیات کی ساتھ نہ ساتھ غیر اُسکے کی اور آیت لا اقسم
بھذا البلد وانت حل بھذا البلد یعنے سوگند کھاتا ہون مین اس شہر کی کہ تو حلول کرنیوالا ہی شہر کو
زیادہ شرف مرتبت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا کہ مقید کیا قسم کو ساتھ بلد کے کہ بلد حرام وبلد امین
نام اسکا ہے اور معزز ومکرم ہے خدا کی نزدیک بوقت نزول وحلول علیہ الصلوۃ والسلام کے اسمین آیت
ووالد وما ولد یعنے سوگند کھاتا ہون مین باپ اور بیٹے کی بعضون کے نزدیک مراد والد سے حضرت
ابراہیم علیہ السلام اور ما ولد سے ذریت آدم کہ اوسمین حضرت بھی داخل ہین اور بعض کے نزدیک والد سے مقصود حضرت ابراہیم
علیٰ نبینا وعلیہ السلام ہین اور ما ولد سے مطلوب حضرت سید المرسلین۔ مواہب لدنیہ مین حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو کہا کہ بابی انت وامی یا رسول اللہ یعنے پدر ومادر مین
فدا ہے تو پادیا رسول اللہ تحقیق پہونچی ہے فضیلت آپکی اس مرتبہ کمال کو حقتعالیٰ ساتھ آیت لا اقسم
بھذا البلد کے سوگند یاد فرماتا ہے تمام ہوا قول صاحب مواہب کا اور کہا اللہ تعالیٰ نے آیت والعصر
ان الانسان لفی خسر یعنے سوگند عصر کی بدرستیکہ انسان ہر آئینہ زیان کاری مین ہے اختلاف اقوال
ہے تفسیر عصر مین بقول بعض عصر سے مراد دہر ہے فی الصراح عصر روزگار عصران شب وروز دہر بھی شمول
انہیں رکھتا ہے کہ اسمین اعاجیب حوادث ووقائع کہ زبان بیان وحصر احصا انکی سے قاصر ہے اور بزرگی دیا گیا
ہے ساتھ بزرگی کے لا تسبوا الدہر فان اللہ ہو الدہر یعنے سب وشتم نہ دو دہر کو کہ مین خالق دہر ہون اور
دہر مین واقع ہوتے ہین منافع ومضار وصحت وسقم وآفات ومخاویف اور حاصل ہوتے ہین کا
وکمالات اسمین اور ضائع ہونا عمر اور بیکار نشینی وکاہلی کسب کمال مین اور اصلاح حال تصدق

ایمان رسول رب متعال کے ساتھ اور تکذیب اور ناگرویدگی رسول مقبول کی موجب زیانکاریوں اور بربادیوں کا
واسطے فرمایا آیت اِنَّ الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصلحت یعنی بیشک انسان البتہ
زیانکاری میں ہے مگر جو کہ یقین و باور لاوے خدا و رسول پر اور کام کیے نیک وسعود ہیں سوگند یاد کی حقتعالی
نے بزبان خیر البشر والعصر میں اور بمکان لا اقسم میں اور بحیات خیر البریات لعمرک میں اور الم الف اشارہ ہے طرف
اللہ کے ہے لام ساتھ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اور میم ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ق میں ساتھ قوت
قلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور یس با النفاس والنجم اذا ہوی کہ ہوا یعنے سقوط کرنیکے آیا ہوا اور الم نشرح اور
والفجر اور آیہ وما ادراک ما الطارق النجم الثاقب کہ یہی جابجا قسم ہے نجوم وغیرہ یا دوالی وبرات قدر حضرت
صلوٰۃ اللہ علیہ کی قول اعدا اور آیت سورہ نون والقلم وما یسطرون میں قسم کھائی ہے حقتعالی نے اور یہ نفی جنون حضرت
کے اور نبوت اجر غیر ممنون یعنے غیر مقطوع کا خاص حضرت کو اور یہ تحملوں اور مشقتوں اور صبر او بلاؤں اور جفاؤں اور
ابلاغ رسالت کے اور باوجود وقوع ایسے امور ملولہ موذیہ کی اثبات واستقرار اور یہ خلق عظیم کے بسبب خصائص ذات لطیف
سے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مراد ساتھ ن کے دوات ہے کہ قسم یاد کی ساتھ دوات قلم کے
اور جو کچھ کہ وہ کتابت وتسطیر کرتے ہیں اور بقول بعض نون ایک لوح ہے نور سے کہ ملائکہ امر الٰہی کو اسپر لکھتے ہیں مقدرات
کونسے تھے اور یہ قلم نمونہ اس قلم اعلیٰ کا ہے اور نشان ہے نشانیوں الٰہی سے کہ بسبب اسکے احکام شرائع و دین و
ملت و علوم عالیہ و وحی الٰہی و احوال آیندگان اور اخبار پیشینیان اور انکی باتیں اور کتابیں اور صحیفہ آسمانی مرقوم
ہوتے ہیں اور امور دین و دنیا کا متعلق معاد و معاش میں بذریعہ اسی قلم کے استقامت واستقرار پذیر ہوتی ہیں
اور صاحب کشاف نے بیچ تفسیر سورہ اقرا بیان علم بالقلم میں لکھا ہے کہ دقائق حکمت الٰہی اور لطف تدبیرات غیر متناہی
اور نعت رسالت پناہی اور تفسیر کتاب اللہ اور شرح احادیث رسول اللہ اور مقالات اولیا اور مواعظ دین مبین اور
نصائح شرع متین اور قبائح ملت بیگانہ لکھنا اور ثبت کرنا کام اسی قلم راستی رقم کا ہے تا مزید یقین و تقویت
وتکمیل ایمان اور رواج ونضارت گلشن دین ہووے اور لوگ کلام فضول اور ہذیانات نفس نا معقول اور خیالات واوہام
نا معقول کو اپنی زعم فاسد میں انہیں حقائق و معارف کہتے ہیں اور موجب ہدایت انام اور باعث تقویت اسلام
سمجھتے ہیں اجتناب کریں الغرض کہ اکثر سور وآیات قرآنی آپکی تعظیم وتکریم کے اوپر دال وشاہد ہیں چنانچہ
بزرگترین چیزوں اور بلندترین نعمتوں غیر متناہی حق تعالی نے آیت والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ یعنی سوگند ساتھ
وقت چاشت اور ہنگام شب کے جب ڈھانپے ساتھ تاریکی وسیاہی اپنی کے قسم کھائی ہے حق سبحانہ تعالی نے ساتھ دن
اور رات کے کہ دونوں محل ظہور آیات و نعمات کے باوقات مخصوص ہیں اور خبر دی احوال قربت و محبت اشتمال اپنے
حبیب کی سے دنیا و آخرت میں اور فرمایا ما ودعک ربک وما قلی یعنے نہیں چھوڑا تجھے رب تیرے نے
اور نہ دشمن رکھا تجھے بعد برگزیدگی اپنی کے مواہب میں لکھا ہے کہ سوگند یاد کی حقتعالی نے ساتھ دو
آیتوں عظیمہ کی کہ دلالت کرتی ہیں اوپر ربوبیت و وحدانیت و حکمت و رحمت کے اور وہ دونوں رات و دن ہیں

اور تفسیر کیا ہو بعض نے والضحیٰ کو ساتھ روے شریف اور واللیل کو ساتھ موے منیف صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور یہین کچھ استبعاد و دوری نہین ہے یہانتک کہ کہا دشمنون حضرت کے نے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ کو اسکے رب نے چھوڑ دیا پس سوگند یاد فرمائی صبح نہار کے ساتھ بعد ظلمت و تاریکی لیل کے اور ضوء اور روشنی وحی کے بعد بند اور ترک جانے وحی کے ساتھ کسی سبب کے اسباب سے یا کسی مصلحت کے مصالح سے کہ خدا ہی سے خوب جانتا ہے کہ عبارت سوا ہے تمام ہوئی آیت وللآخرة خیر لک من الاولیٰ یعنے ہر آئینہ درجے آخرت کے اور نعمتین وہانکی شفاعت و مقام محمود وہ بہتر بلندتر ہین نعمتون دنیا سے کہ دنیا جاے تنگ گنجائی اور سمائی ان نعمتون عظیمہ کی نہین رکھتی اور نہایت امر تیری ہدایت سے بہتر اور برتر ہے واسطے ہونے تیرے کے ہر ساعت ترقی مراتب کمال دنیا و آخرت مین اور سوا مین منقول ہو آیت ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ ہر آئینہ عنقریب تجھے دیگا رب تیرا یہانتک کہ راضی ہووے تو یہ آیت دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ اللہ تعالے اپنے حبیب کو جو مرضی و محبوب اسکا ہو عطا کریگا اور باتین کہ جہال افترا و بہتان کرتے ہین کہ رضا و خوشنودی حضرت کی دخول امتی اپنی سے دوزخمین نہین یا نہین راضی ہونگے حضرت اگر کوئی میری امت مین سے دوزخمین جاوے پس یہ بات غرور و بازی ابلیس پر تلبیس ہو اسواسطے کہ خوشنودی و رضامندی حضرت کی بیچ خوشنودی حقتعالے کے ہے اور حق سبحانہ تعالے البتہ عصات کو جو مستحق نار مین انہین داخل کریگا مگر یہ کہ مراد عدم خوشنودی و رضامندی سے یہ ہو کہ بعد از ان شفاعت حضرت امتی کو دوزخمین نہین چھوڑینگے پس پروردگار تبارک و تعالی اذن دیگا حضرت کو پس آپ شفاعت فرماوینگے جسکی شفاعت مشیت ایزدی تقاضا کریگی اور جسکے حقمین مرضی اذن خدا نگا نہ پاوینگے شفاعت نہ فرماوینگے مخفی اور پوشیدہ نہو کہ مدارج مین یون لکھا ہے کہ حدیث شفاعت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت عصات بترتیب فرماوینگے جیسا کہ طوائف زانیون اور گروہ سارقون اور جماعت شاربون کے مثلاً یہ لوگ رہ جاوینگے کہ انکی ذات مین خیر و نیکی بقدر ذرہ ایمان یا حبہ ایقان نہین پس پروردگار جل و علی فرماویگا کہ یہ لوگ میرے خاصون سے ہین مین انکی شفاعت و بخشش کرونگا پس نکالے جاوینگے آتش دوزخ سے ساتھ آمرزش پروردگار اور شفاعت سید الابرار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور یہ بات معلوم ہے کہ بدون اذن و رضامندی خدا شفاعت نہو گی مگر یہ کہ حقتعالی نے وعدہ رضا حبیب اپنے سے کیا ہو اور خدا اپنے وعدہ کو خلاف نکریگا ان اللہ لا یخلف المیعاد اور مراد اس قایل کے آنے سے آتش دوزخ مین دوام و ہمیشگی اور مقرر یہ بات ہو کہ گناہگار ہمیشہ دوزخمین نہ جلینگے کہ قول خواجہ حافظ شیرازی سے ظاہر ہوتا ہے بیت کہ نیست بہشت سزاے خداشناس برو + کہ مستحق کرامت گناہگارانند + اور اس روایت مین دو عبارتین آئی ہین ایک یہ کہ حضرت راضی و خوشنود نہونگے کسی کے بھیجنے سے دوزخمین اپنی امت مین سے دوسرے یہ کہ راضی نہونگے حضرت کہ میری امت ہمیشہ دوزخ مین رہے پس سمجھ لو ساتھ باریکی نظر اس نکتہ کو۔ اب تتمہ و بقیہ اس سورہ مین و تحقیقین کہ [illegible] حال آنحضرت مین یتیمی کنار عنایت اپنی مین بعد یتیم ہوجانے کے مندرج ہین بیان کیا اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یتیم سے یکتا پایا ذات شریف کو بیچ نظیر و عدیل [illegible]

جہل وضلالت سے کہ اہل کفر اسپر قائم و مستقر تھے نکالکر بمقام رہنمائی پہونچایا اور ساتھ بخشش مال و گنج قناعت غنائے
ولی سے غنی کیا اور فرمایا آیت الم یجدک یتیما فاوی ووجدک ضالا فہدی ووجدک عائلا فاغنی
یعنے کیا نہ پایا تجھے بے پدر پس جگہ دی تجھے اور پایا تجھے راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی اور پایا تجھے مفلس
تنگدست پس غنی و مالدار کیا تجھے اور پایا تجھے نامعلوم و مفہوم ہو وے کہ درحال یتیمی و بیکسی محروم و نا امید
نہ چھوڑا بعد اختصاص بمرتبہ نبوت و رسالت کیونکر و بیکار چھوڑیگا آیت فاما الیتیم فلا تقہر واما السائل
فلا تنہر واما بنعمۃ ربک فحدث یعنے پس جو یتیم ہو اسکو نہ دبا اور جو مانگتا ہو سوال اوسکو نہ جھڑک
اور جو احسان ہو تجھ پر تیرے رب کا سو بیان کر اسواسطے کہ اظہار نعمت اوسکا بار بار پھر لانا ہو جب شکر گذاری نعمت کا
ہو اور پہونچانا احکام شرع اور تعلیم و ہدایت خلق منجملہ حدیث نعمت ہو اور جو فضل و شرف محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
آیات سورہ والنجم سے ثابت ہے و محقق ہوتا ہے لیکن بنظر عدم گنجائش اسکا اختصار ہو وصول بکنہ حقیقت اسکی ازل
کہا نا قسم کا ساتھ والنجم کے کہ مراد اس سے جنس نجوم ہے یا ثریا کہ اطلاق اسم نجم اسپر غالب ہے یا نباتات بے تنہ
یا قرآن کہ نجما نجما یعنے تھوڑا تھوڑا نازل ہوا یا محمد مصطفے کہ شب معراج آسمان سے نیچے آئے اور اترے یا قلب محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منشرح با نوار و منقطع از اغیار ہے کہ اترے آسمان قدس سے اوپر زمین انس کے بنا بر
ثبات و قیام حضرت کے اوپر طریقہ راہ نمائی کے اور پاک ہونا آپکا گمراہی و بہکانے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور مراد ساتھ آیت وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی کے نہیں بات کہتا خواہش نفس سے مگر وحی
کہ نازل اور بھیجی جاتی ہے اسکی طرف قرآن ہے اور اگر سب کلام و حدیث حضرت کی کہ وحی خفی ہے مراد لیوین سوا
دو تین موضع کے کہ انمیں مستثنی کہیں کہ قصہ اساری بدر اور قضیہ [illegible] قبطیہ اور تابیر نخل انمیں ہیں درست اور بجا
لیکن یہیں لکھا ہے کہ بہتر ہے مراد رکھنے قرآن سے اسواسطے کہ قرآن و حدیث دونوں وحی ہیں فرمایا اللہ تعالے
نے وانزل علیک الکتاب والحکمۃ یعنی اتاری اوپر تیرے کتاب و حکمت مقصود کتاب سے قرآن اور مراد حکمت سے
سنت ہے جیسے کہ اوزاعی نے حسان بن عطیہ سے نقل کی ہے کہ نزول جبرئیل علیہ السلام کا حضرت کے اوپر
واسطے تعلیم سنت کے ویسا ہی تھا جیسے واسطے تعلیم قرآن کے اسجگہ سے معلوم ہوا کہ نطق و گویائی حضرت مخصوص
بقرآن نہیں بلکہ اجتہاد آپکا بھی داخل وحی خفی ہے اور منجملہ تعظیم و تکریم الہی و علامت شان و اظہار فضل و
کرامت و رفع قدر حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ آیت ہے آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون
علی النبی یایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما یعنے بیشک ہستی خدا تعالی و تمام فرشتگان [illegible]
درود بھیجتے ہیں پیغمبر علیہ السلام کے اوپر اے مومنان درود و سلام بھیجو اسپر اور درود تمہاری اور فرشتوں کی یہی ہے
کہ دعا کرو اور چاہو پروردگار سے کہ درود بھیجے اور رحمت کرے اوسکے اوپر لیکن اتنی قوت و قدرت کسکو ان
حضرت کی حرمت شان و رفعت مکان کی موافق درود بھیج اسکو کہ اندازہ ارسال درود بقدر شناخت قدر و مرتبہ آپکے
ہے اور اس مرتبہ کو خدا تعالے خوب جانتا ہے اور پہچانتا ہے اللہم صل علی محمد کما تحب وترضی ان تصلی علیہ و

علیہ کما ینبغی ان تصلی علیہ اللھم صل علی محمد صلوۃ انت لھا اھل وھو لھا اھل وبارک
وسلم یعنے اے بارخدایا رحمت نازل کر اوپر محمد علیہ السلام کے جیسے کہ تو دوست رکھتا اور چاہتا ہے
یہ کہ رحمت بھیجی جاوے اسپر اور رحمت نازل کر اسپر جیسے کہ سزاوار و لائق ہے کہ رحمت بھیجی جاوے اوپر اسکے یا اللہ درود
و رحمت نازل کر اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تو اسکے واسطے لائق ہے اور محمد علیہ السلام اس رحمت کی سزاوار
ہے اور برکت دے تو اسکو اور سلامت رکھ انکو نقائص دنیوی و اخروی سے پس جمع کیا حق تعالیٰ نے عالم علوی اور سفلی کو
اوپر ثنا اور درود آنحضرت کے اور اظہار کیا ذکر اوسکا اولین و آخرین میں اور نشر و پراگندہ کی ثنا اسکی آفاق
میں شرقاً و غرباً دریا و صحرا اور آسمان اور عرش و کرسی لوح و قلم میں اور ڈالی محبت اسکی مومنوں کے دلوں میں جیسے کہ راحت
و لذت پاتی ہیں روحیں انکی اسکے ذکر سے اور خوش ہوتے ہیں بیچ سننے اسکے ذکر کے انشراح انکا اور مست ہوتی ہیں انکی یاد
سے دل انکے اور اوسکے ذکر سے زبانیں انکی متلذذ و خوش ہوتی ہیں گویا پروردگار نے کہا کہ عالم وجود کو بہ اتباع دین تیری کے
پھیر دیا میں کوئی نماز فرض خالی سنت سے نہیں سب لوگ ادائے فرضیں میرا حکم بجالاتے ہیں اور سنت میں تیرا امر پس درحقیقت فرض تو
ساتھ حکم میرے اور امر تیرے کے ہیں درحقیقت تیری طاعت میری طاعت ہے اور تیری محبت میری محبت ہے تمام مفسرین
اور واعظین تفسیر معانی قرآن کہ تیری شان میں نازل ہوا ہے کرتے ہیں اور وعظ و نصیحت پہنچاتے ہیں اور سب
ملوک و سلاطین و فقرا و مساکین تیرے آستانہ ملائک آشیانہ کے اوپر حاضر ہو کر درود و سلام عرض کرتے ہیں اور صبح تربت
روضۂ منورہ تیرے سے روسفید دو جہان ہوتے ہیں اور سب امیدوار تیری شفاعت کی ہیں شرف و رتبہ تیرا ابد
الآبدین باقی و دائم ہے الحمد للہ رب العالمین بیان سورۂ فتح میں اتم و اعم و اکمل کمال جاہ و جلال اور کرامات
و برکات درگاہ رب العزت سے حضرت کے اور وارد و فضائل ہیں سورۂ فتح میں ہیں کہ پروردگار تقدس و تعالیٰ شانہ بیچ خطبہ
بیچ ثنا آپ بیان فرماتا ہے آیت انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر
ویتم نعمتہ علیک ویھدیک صراطا مستقیما وینصرک اللہ نصرا عزیزا یعنے کھولا اور ظاہر کیا تیرے واسطے
کشائش ظاہر تا بخشے تیرے لیے پروردگار تیرا اگلے و پچھلے گناہ تیرے اور پورا اور تمام کرے تجھپر نعمت اپنی اور راہ دکھاوے
تجھے راہ سیدھی اور یاری دیوے تجھے یاری دینا غالب قوی جاننا چاہیے کہ فتوح صوری و معنوی کی جناب
عزت و کبریا سے حضرت خیر الوری کے ادنیٰ فائض میں غیر متناہی ایک انہیں سے فتح بلاد و تسخیر عباد و
حصول غنائم و تقویت دین و تکثیر امت اور شیوع احکام اسلام ہے اور سب سے اعظم اور بڑے فتوحات سے
فتح مکہ معظمہ ہے کہ بعد حصول اسکے تمام قبائل عرب اور طوائف انام جوق جوق اور فوج فوج دین خدا میں داخل ہوئے اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ عالم قدس ہوئے اس سورہ میں وعدہ و بشارت ساتھ حصول اس فتح کے بسبب تحقیق
وقوع کی تعبیر ماضی کی گئی اور فتح مبین کے معنے پیدا آشکارا کہ ظاہر ہے عزت و شوکت اسکے دین متین میں اور یہ
یعنے پیدا اور ہویدا کنندہ بھی آیا ہے یعنے ظاہر کرنے والا عزت و شوکت و غلبۂ دین اسلام کا [illegible]
ہوں لکھا کہ زمرۂ اہل تفسیر نے کہا کہ مراد فتح مبین سے حدیبیہ ہے کہ یہ صلح مقدمہ فتوحات کثیرہ تھی اسواسطے کہ بعد صلح جو لوگ

وارادہ تھا ایمان لانیکا بسبب غلبہ و شوکت و اذیت کفار کے پوشیدہ رکھتے تھے مطلق العنان ہوئے اور مشرکوں کے ساتھ مباحثہ و
مناظرہ بیکار کیا کرتے آیات بینات اُنپر پڑھنے لگے اور اس سبب سے ایک جماعت کثیر گمشتوں بادیۂ ضلالت دغوایت کو ساتھ راہ
سلوک و ہدایت کے فائز ہوئے اور انہیں دنوں میں فتح خیبر کہ معظمات فتوح اسلام سے ہے ظاہر ہوئی اور بعض نے فتح سے یہاں فتح یا بہ
فتح مکہ سے رکھی ہے واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم آخر ہوئی عبارت صاحب روضۃ الصفا کی اور امرزش گناہوں آنحضرت کی کہ آیہ میں
مذکور ہے بہت قول ہیں - بعضے کہتے ہیں مراد گناہوں سے ایک چیز ہے کہ ایام جاہلیت میں پیشتر از نبوت واقع ہوئی امام سبکی رحم
کے نزدیک یہ قول مردود ہے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاہلیت میں اور پیشتر از نبوت و بعد از نبوت معصوم و پاک تھے
اور مجاہد نے کہا مراد ماتقدم سے قضیہ ماریہ قبطیہ یا ام ہے اور ماتاخر سے ارادہ قضیہ زینب بنت جحش ہے کہ اول جبالہ نکاح زید بن حارثہ میں تھی
پس ازان بشرف فراش آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف ہوئی - اور سبکی نے کہا یہ قول بھی باطل ہے اسواسطے کہ قضیہ ماریہ
اور زینب میں ہرگز و مطلقاً گناہ نہ تھا اور جسنے اعتقاد گناہ کیا خطا کی جاراللہ زمخشری نے کشاف میں لکھا ہے اور قاضی
بیضاوی بھی اُسکے تابع ہوا ہے کہ ماتقدم سے مراد جمیع لغزشہا سے گذشتہ ہیں کہ محل عتاب کیا اور امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں
کہ یہ قول بھی مردود ہے بجہت ثبوت عصمت انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کے اور تحقیق اجماع امت دال ہے اوپر عصمت انبیا کے …
حق میں اور اسکے سوا کبائر و صغائر رذیلہ کہ حط کریں انکا مرتبہ اور پستگی سے اور صغائر کے پیچاروں قسم … علیہم …
اور وہ صغائر کہ حط مرتبہ انبیا نہیں کرتے ہیں اختلاف کیا ہے معتزلہ اور غیر معتزلہ سے بہت طرف جواز کے گئے ہیں اور بعض کے
نزدیک مختار منع ہے اسواسطے کہ ہم لوگ مامور ساتھ اقتدا اُنکی کے ہیں ہر کہ اُنسے قول و فعل صادر ہو پس کیونکر واقع ہو اُنسے
وہ چیز کہ ناشایستہ و ناپایستہ ہوا اور ہم ساتھ اقتدا انکو امر کیے جاویں اور جس شخص نے کہ مجوز و بجا سمجھا اوپر حضرات انبیا صلوات اللہ
علیہم اجمعین کے جواز صدور گناہ میں مطلقاً اگرچہ نسبت اس قول کی اُنکی طرف صحیح ہے پس وہ جسنے ذکر کیا ہے اجماع سے
ساتھ اُسکے محجوج ہیں اور مجوزین صغائر اُسپر کوئی دلیل نہیں رکھتے بجز آیہ ماتقدم یا مثل اُسکے اور تحقیق ظاہر ہوا جواب اُسکا
اور جس جماعت نے کہ صدور صغائر غیر رذیلہ تجویز کیا ہے ابن عطیہ نے اُس میں اختلاف کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
آیا وقوع ہوا ہے یا نہیں قول صحیح یہی ہے کہ وقوع نہیں ہوا اور سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ بلا شک و شبہ وقوع نہ پایا ہے اور
خلاف اس قول کے کیونکر خیال کیا جاوے حالانکہ آیت وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی صفت اُسکی ہے
یعنی نہیں کہتا خواہش اپنی سے نہیں قول اُسکا مگر وحی اور فعل اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم سے قولاً و فعلاً اور یقیناً اتباع و اقتدا
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر تھوڑی اور بہت اور چھوٹے اور بڑے میں معلوم ہوتا ہے اور جو کوئی احوال صحابہ رضی
اللہ عنہم کا حضرت کے ساتھ تامل کرے اور وہ پہچانے اور دیکھے حال شریف حضرت کا اول سے آخر تک شرم رکھے … قول
سے کہ کسی بات زبان پر لاوے یا خطرہ کرے مثل ان خطرات واہیہ کے اور یہ کلام مجمل ہے بیان اُسکا یہ ہے کہ … کا
قاعدہ ہے کہ بوقت تکریم و تشریف نیت بعض بندوں کے خاص اپنے کے کہتے ہیں کہ جو تمہارے پچھلے ہیں گناہ بخشے اور
اُنسے ہم مواخذہ نہیں بوجہ یکہ گا ہے اس بندے سے صادر خطا و گناہ کا کبھی نہیں ہوا لیکن از راہ کرم و محبت
کے حال اپنے بندوں کے یہ کلام کہا کرتے ہیں فافهم الله والتوفيق یعنی پس سمجھ تو اور اللہ کے ہاتھ توفیق ہے اور

قول بعض محققین کا یہ ہے کہ مغفرت کنایہ ہے عصمت سے پس معنی آیہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما
تاخر لیعصمک اللہ فیما تقدم من عمرک وفیما تاخر یعنے چاہیے کہ بچاوے تجھے خدا تعالیٰ اول عمر اور آخر
عمر مین اور اسمین نہایت حسن و قبول ہے اسلیے بلغا فی اسالیب بلاغت قرآن کے گنا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے کہا ہے کہ حقتعالیٰ اپنے حبیب کو کہتا ہے کہ تو مغفور ہے اگرچہ تو گناہ نہیں گو بفرض محال گناہ ہوا اور بعضون نے کہا
ارادہ کیا بخشنا گناہ واقع اور غیر واقع کا اور قول بعضے وہ گناہ کہ سہو و غفلت و تاویل ہون انسے حکایت کیا ہے
طبری نے اور اسی قول کو اختیار کیا ہے قشیری نے اور کہا گیا ہے کہ پہلے گناہ تیرے باپ آدم علیہ السلام کے اور پچھلے
تیری امت کے گناہ ہون سواے حکایت کیا ہے سمرقندی نے ابن عطا سے اور بقول بعض امت مراد ہے اور بعضے
نزدیک گناہ سے مراد ترک اولیٰ ہے اور ترک اولیٰ گناہ نہیں ہے سواے اسکے کہ اولیٰ اور اسکا مقابل مشترک ہین اباحت فعل
مین قول ابن عباس سے یہانتک عبارت مواہب ہے اور کنایہ کیا گیا ہے ساتھ لفظ مغفرت و توبہ و عفو کے تخفیف
عذاب سے جیسے کہ علم ان لن تحصوہ فتاب علیکم فاقرؤا ما تیسر من القرآن یعنی جانا کہ ہرگز تم طاقت قیام
تمام شب نہین رکھ سکوگے پس تم پر رجوع برحمت کیا پس پڑھو جسقدر آسان و میسر ہو قرآن سے اور بعضی شارح
نے کہا ہے کہ جس جگہ پروردگار نے قرآن مین ذکر توبہ و غفران انبیا فرمایا ہے وہ کہ زلت و خطا کہ انسے صادر و وقوع
ہوئی ہین بیان کی ہے کہ جیسے قصہ آدم علیہ السلام مین فرمایا وعصی آدم یعنی نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی اور شان
نوح علیہ السلام مین انی اعظک ان تکون من الجاہلین یعنی مین تجھے نصیحت کرتا ہون کہ
ہووے تو نادانون سے اور قصہ یونس علیہ السلام مین فظن ان لن نقدر علیہ یعنی گمان کیا یونس نے
یہ کہ ہرگز نہ قادر ہونگے ہم اسپر اور داؤد علیہ السلام کو کہا ولا تتبع الہوی یعنی پیروی مت کر اور فرمایا نیز [illegible]
خواہش نفس کی اور قصہ موسیٰ علیہ السلام مین فرمایا فوکزہ موسیٰ یعنی پس مکا مارا اسے موسیٰ نے اور شان
سید المکان سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین فتح کو مقدم رکھا اور بعد ازان ذکر غفران ذنوب
گذشتہ و آیندہ فرمایا اور ذنب یعنی گناہ کو مستور و مخفی رکھا اور شیخ عز الدین عبد السلام نے اپنی کتاب مین کہ نہایۃ
السؤل فیما سنح من تفضیل الرسول کہا ہے کہ تفضیل دی ہے خدا نے عز و جل نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو سارے انبیا علیہم السلام کے اوپر بوجوہ کثیرہ اور انجملہ یہ ہے کہ انمین سے یہ ہے کہ
بعفو و آمرزش گناہون اگلے پچھلے حضرت کو خبر دی ہے اور منقول و محکی نہیں کہ ایزد متعال نے خبر دی ہو ایسا کسیکو
انبیا علیہم السلام سے مانند اسکے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ خبر نہیں دی اور اسی جا سے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت انسے شفاعت
طلب کیجاویگی ذکر اپنی خطاؤن کا کرینگے اور اسکے ڈر سے اقدام شفاعت پر نکر سکینگے اور جسوقت خلائق حضرت سید
شفیع المذنبین سے استشفاع چاہینگے آپ فرماوینگے کہ یہ کام میرا ہے اور بیان اسکا یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے پہلے
ثابت کی واسطے حضرت کے فتح مبین بعد اسکے ذکر کیا مغفرت ذنوب کا پس اظہار اتمام نعمت و اثبات ہدایت
صراط مستقیم و بشارت بہ نصر عزیز پس ان سب سے یہ معلوم و مفہوم متیقن ہوا کہ مقصود اثبات ذنوب نہیں بلکہ نفی ذنوب ہے

پس بسبب جلال اللہ سیوطی نے لکھا ہو آیت ویتم نعمتہ علیک یعنی تمام و کمال کروانا اپنی نعمت کا تجھپر اہل تحقیق پر پوشیدہ
نہ ہو کہ تمامی خصائل و کمالات و کرامات و برکات اس کلمہ میں داخل و شامل ہیں اور جو کچھ کہ ذکر خیال کیا جاوے
خصوصیات و شہوات نعم سے مناسب اندیشہ و مقایس فکر عدد اسکے سے عاجز و قاصر ہو اور زبان قال و حال ذکر
بیان سے گنگ و لال یعنی احاطہ ممکن نہ تفصیل ممتنع قال الشاعر شعر فان فضل رسول اللہ لیس لہ ٭ حد
فیعرب عنہ ناطق بفم یعنی فضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں ہو حد کہ فصاحت کرے آخر تک کوئی بولنے والا
ساتھ منھ کے آیت قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا
بمثلہ مددا یعنی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہووے پانی دریا کا سیاہی واسطے لکھنے کلمات میرے رب کے ہر آئینہ
آخر و تمام ہووے پانی دریا کا آگے اس سے کہ آخر ہووین باتین میرے رب کی اگرچہ لاویں ہم مانند اسکے دریا
کے دریا دوسرا واسطے اسکی مدد کے آیت ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ
سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ یعنی اور جو درخت کہ زمین میں ہیں قلم ہووین اور پانی دریا کا اسکی سیاہی
اور بعد ازان مدد کریں اسکو سات دریا نہ تمام ہووین باتین خدا کی۔ مراد ان کلمات سے نزدیک اہل تحقیق کے
فضائل و کمالات و حقائق و معارف ہیں کہ حضرت ذی الجلال والاکرام نے اوپر خاصان درگاہ اپنی کے انبیاء و
اصفیا سیما سید الانبیا محمد مصطفےٰ علیہ السلام کے اوپر اضافہ کیے ہیں والا صفات حق اور شیون ذات مطلق تمثیل و
تنظیر سے کہ مبنی تقدیر سے اور شعر تحدید ہے ہیں منزہ و مقدس ہو اور بعد از شمول تعمیم نعمت کے نعمتوں دنیوی و اخروی
کو تخصیص نعمت ہدایت صراط مستقیم کہ اصل اصول نعم اور ثمر فوزہ فلاح انام اور نتیجہ صلاح عالم و انتظام کارخانہ وجود
ہو اور ہدایت خالی بعثت و ارسال کی ذکر فرمائی اور کہا آیت ویہدیک صراطا مستقیما وینصرک
اللہ نصرا عزیزا یعنی ہدایت کریگا تجھکو خدا راہ سیدھی اور نصرت و یاری دیگا تجھے یاری دینا غالب و بزرگ + ابن
عطار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہو کہ جمع کی گئیں حضرت کے واسطے اس سورہ میں نعمتیں متعددہ کہ فتح مبین نشانیوں
اجابت سے ہیں اور مغفرت علامتوں محبت سے اور اتمام نعمت آثار اختصاص سے اور ہدایت مقدمات ولایت سے
پس مغفرت جمیع نقائص و عیوب سے تنزیہ حضرت کی ہو اور اتمام نعمت بلاغ آپکا ہو بدرجہ کاملہ اور ہدایت دعوت کو
بمشاہدہ اور بلند کی شان حضرت کی ایسی چیز کے ساتھ کہ مرتبہ قرب میں فوق اسکے کوئی مرتبہ و مقام نہیں اور
فرمایا آیت ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم یعنی تحقیق وہ لوگ کہ بیعت
کرتے ہیں تیرے ساتھ اسکے سوا نہیں کہ بیعت کرتے ہیں ساتھ خدا کے خدا کا ہاتھ انکے ہاتھ پر ہو اور فرمایا
آیت ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی جسنے اطاعت و فرمانبرداری اور پیروی رسول مقبول کی
حاصل کی بس تحقیق انقیاد حکم خدا تعالیٰ بجالایا۔ اگرچہ باصطلاح اہل عربیت قبیل مجاز سے ہے لیکن اہل حقیقت
جانتے ہیں کہ یہ کیا رمز ہو واللہ اعلم ازان بعد منت رکھی حضرت اور مومنوں کے اوپر ساتھ انزال و اتمام کے
سکینہ و ثابت و آرام و یقین کے کہ خلاصہ نعمتوں کا ہو اور مدح و ثنا اصحاب کامل النصاب فرمائی ساتھ فضیلت بیعت

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ نتیجہ محبت کا ہی اور باہمی ائتلاف واتفاق اور شدت وسختی کفار نابکار پر کردار کی اور انتظام
کارخانہ دین وملت ساتھ اسکے منوط ومربوط ہوا اور ساتھ اسی صفت کو باصدق یحبھم ویحبونہ کے ہو کہ جو کوئی دوست
رکھتا ہو انھیں خدا اور دوست رکھتے ہیں وہ خدا کو اور منقبت آیت اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین کے
موصوف یعنی فروتنی کرنے والے مومنوں کے اوپر اور غلبہ وسختی کرنیوالے کافروں پر اور وعدہ کیا اُنکے ساتھ مغفرت
واجر عظیم کا دنیا وآخرت میں اور یہ سب بوجہ امتنان وفضل وشرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔
جاننا چاہیے کہ تمام فضائل وکرامات وبرکات کہ حضرت کے اوپر درگاہ خالق اکبر سے فائض ہوئے ہیں اس
کلمہ میں کہ جوامع الکلم سے ہے داخل ہیں آیت انا اعطیناک الکوثر یعنی عطا کیا ہمنے تجھے اے محمد کوثر کہ مراد
ساتھ اسکے خیر کثیر ہے دنیا وآخرت میں اور یہ کلمہ ساتھ اس اختصار وایجاز کے متضمن اظہار وابراز اس امر
کا ہو کہ اگر تمام عالم وعارف عالم شرح وبیان اس کلمہ کا کریں استیفا واستقصا اسکا نہ کرسکیں انا اعطیناک الکوثر
یعنی ہمنے دیے تجھے مناقب متکاثرہ کہ ہر ایک انمیں سے اعظم واکبر ہے تمام ملک دنیا سے اور جو دین ہمنے تجھے
یہ نعمتیں پس مشغول طاعت وعبادت ہماری کا ہو اور رکھنے بگویوں اور حاسدوں سے پاک وہراس مت
رکھ اور عبادت دو قسم ہوتی ہے ایک مالی دوسری بدنی بدنی اشارہ ہو فصل لربک اور مالی طرف وانحر
کے اور ذکر انا اعطیناک ساتھ لفظ ماضی نہ بلفظ مستقبل کہ سنعطیک ہو دلالت رکھتا ہے کہ اعطا حاصل
ہوئی ہے پیش از وجود عنصری حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسے کہ کہا آپنے کنت نبیا وادم
بین الروح والجسد یعنی میں نبی تھا حالانکہ آدم درمیان روح وبدن کے تھا۔ گویا کہا کہ اے محمد
علیہ السلام ہمنے مہیا کیے تیرے واسطے سارے اسباب خیر وسعادت پیش از دخول تیرے کے دائرہ وجود میں
پس کیونکر مہمل ومعطل چھوڑینگے ہم تجھے بعد از وجود اور یہ فضل عظیم اور عطاء جسیم جہت بندگی وفرمانبرداری کے
نہیں ہوئی بلکہ محض احسان وامتنان بوجہ حبیب بے سبب کے اور یہی معنی اجتبا یعنی برگزیدگی کے ہیں اگر کہیں کہ سب
انبیا اور لوگ جو کچھہ کہتے ہیں پہلے وجود عنصری سے انھیں دیا اور بخشا ہوا اسمیں کیا فضل حضرت کا پایا جواب
اُسکا یہ ہو کہ نبوت وکمالات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم ارواح میں ظاہر کیے تھے کہ ارواح انبیا اُس سے
استفادہ واستفاضہ کرتی تھی جیسے کہ حدیث سابقہ سے مفہوم ومعلوم ہوتا ہے اور نبوت انبیاء دیگر کی علم الٰہی میں تھی وجود
خارجی میں نہ تھی مفسرین نے لکھا ہو کہ مراد کوثر سے ایک نہر بہشت میں کہ وصف اُسکا احادیث میں آیا ہے
اور بسبب کثرت واردوں کے وہ نہر موسوم بکوثر ہوئی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہو کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اثناے سیر بہشت ایک نہر میں نے دیکھی کہ ہر طرف اسکے گنبد میں مجوف کے
اور گل اسکی مشک اذفر ہیں میں نے جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا یہ کیا ہو کہا یہ کوثر ہو کہ پروردگار تعالیٰ شانہ
نے تمھیں عنایت کی ہے۔ رواہ البخاری اور مشہور سلف میں یہی تفسیر ہو اور حدیث میں بھی یہی تفسیر واقع
ہوئی ہے اور بعض مفسروں نے کوثر سے مراد اولاد طیبہ اسواسطے کہ یہ سورہ در رد قول اُس شخص میں نازل

ہوا ہے کہ حضرت کو طعن کرتا تھا بعدم اولاد اور ابتر کہتا تھا حق تعالیٰ نے کہا ہے کہ جسنے تجھے ایسی عطا و بخار عطا فرمائی کہ تا
قیامت باقی و دائم رہیگا اور بعض مفسرین کا یہ قول ہے کہ مقصود کوثر سے خیر کثیر ہے اور کوثر لغت میں مبالغہ ہے بمعنی کثرت
اور علیل المعانی میں کہا ہے کہ کوثر اوپر وزن فوعل کے ہے کثرت سے جیسے کہ نوفل نفل سے کہ مقابلہ و قول عرب واقع
ہوا ہے آیت ان شانئک ہو الابتر یعنی جو کوئی تجھے عیب کرتا ہو وہ بے نسل کٹا ہوا انجام کار اسکا وہی ہے اور ابتر اسکو کہتے
ہیں جسکی نسل نہو اور کشاف میں کہا ہے کوثر فوعل ہے کثرت و مبالغہ پر دلالت کرتا ہے یعنی بہت بہت نقل ہے کہ ایک اعرابی
کا بیٹا سفر سے آیا تھا لوگوں نے پوچھا کس حال میں پھر آیا کہا ایا عربالکوثر یعنے آیا ساتھ خیر کثیر کے حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ تفسیر کوثر کو خیر کثیر کے ساتھ کرتے تھے سعید بن جبیر نے انسے پوچھا کہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ کوثر
ایک نہر ہے بہشت میں کہا وہ بھی منجملہ خیر کثیر ہے تو وہ ہیں کہ ہمنے تجھکو دی یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعمتیں اسکی دونوں جہاں کے
بے غایت و نہایت کہ کوئی انبیاء ماتقدم میں مثل اسکے نہیں دیا گیا سوا تیرے اور دینے والا اسکا میں ہوں کہ پروردگار
جہانیاں و واہب امتنان ہوں فصل لربک یعنی پس عبادت و پرستش اپنے پروردگار کی بجا لا کہ عزیز کیا تجھے اپنی
عطاؤں کے اور لواز اور نگاہ رکھ است خلق سے برعکس تیری قوم کے کہ عبادت غیر خدا کرتے ہیں وانحر یعنی او
ذبح کر واسطے اسکے اور بنام اسکے برخلاف اس قوم کے کہ بنام بتوں کے ذبح کرتے ہیں ان شانئک بدرستیکہ
تیرا دشمن کہ تجھے دشمن رکھے تیری قوم سے ہو الابتر یعنی وہی ہے بے نسل و بے برکت قیامت تک تجھکو کوئی پیدا ہوگا نسل
سے سادات اولاد معنوی و اعقاب تیرے ہیں تیرا ذکر مرفوع و بلند ہے اوپر منابر و زبان ہر عالم و ذاکر کے اقطار ارض میں ہر
تک ابتدا بنام خدا کرتے ہیں خطبی و دوبارہ تیرے نام کے ساتھ اور آخرت میں ایسی نعمتوں کے ساتھ سرفراز و منتخب
کریں کہ احاطہ وصف و بیان سے باہر ہے تجھ جیسے کو ابتر کہنا لائق نہیں ابتر تیرا عیب کرنیوالا ہے دنیا و آخرت میں کوئی
نام اسکا نہیں لیتا مگر ساتھ لعنت و نفرین کے ابوبکر بن عباس نے کہا کہ مراد کوثر سے کثرت ہے اور حسن بصری نے
قرآن مراد رکھا ہے اور عکرمہ نے نبوت اور مغیرہ نے اسلام اور حسین بن فضیل نے تیسیر و آسانی قرآن و تخفیف احکام
مراد رکھا ہے اور بعض نے شفاعت اور بعض نے معجزات و بعض نے نبوت و قرآن و ذکر عظیم و نصر پر اعدا ارادہ کیا ہے اور جعفر
نے علما امت کہ العلماء ورثۃ الانبیاء یعنی عالم وارث پیغمبروں کے ہیں روایت کیا ہے حدیث کو احمد
اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور بقول بعض کوثر سے مراد علم ہے بقرینہ ذکر فصل لربک پھر اسکے کہ نتیجہ و ثمرہ علم کا عبادت
ہے اور کوئی چیز کثرت و بسطت صفت علم کو نہیں پہنچ سکتی اور بعضوں کے نزدیک کوثر حسن خلق ہے تو اسطاہر ہے کہ کوثر مخصوص
کسی چیز کے ساتھ نہیں بلکہ شامل تمام صفات و کمالات کو ہے و فصل بیان اُن چیزوں کا کہ دلالت رکھتی ہیں اوپر
عظمت فضل و کرامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہونے آپکے نبی الانبیاء اور ہونا انبیاء اور ہونا انبیاء صلوات
اللہ علیہم اجمعین کا حضرت کی امت سے یہ آیۂ کریمہ ہے آیت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما
اتیتکم من کتب و حکمت ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ و لتنصرنہ قال
ءاقررتم و اخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشہدوا وانا معکم من الشاہدین فمن تولی بعد ذلک

فاولئك هم الفاسقون ترجمہ یعنے یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت کہ لیا اللہ تعالی نے عہد وپیمان
نبیون کا کہ ہر آئینہ جو چیز مین نے دی تمھین کتاب وحکمت سے پھر آوے تمھارے پاس ایک رسول کہ تصدیق کرنیوالا ہو
اُس چیز کو کہ تمھارے پاس ہے ہر آئینہ ایمان لاؤ اُسکے ساتھ اور ہر آئینہ مدد ویاری دو اُسکو کہا خدا تعالی نے
کیا اقرار تمنے اور لیا تمنے اوپر اُسکے عہد وپیمان میرا کہا اونھون نے اقرار کیا ہمنے کہا حقتعالی نے پس گواہ ہو تم اور
مین بھی تمھارے ساتھ گواہ ہونیسے ہون پھر جو کوئی اُلٹا پھرا اُس کے پیچھے پس وہ لوگ فاسقون ہین جمہور مفسرین
اتفاق رکھتے ہین کہ مراد ساتھ رسول کے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ خدا تعالی نے بار سال ہر ایک نبی اور
اُنکی امتون سے عہد ومیثاق لیا تھا کہ جس زمانہ پیغمبر آخر الزمان اور آپ پاؤ چاہیے کہ اُنکی تصدیق واتباع بجالاؤ اور اُس پیغمبر
کو سچا جانو اور نصرت ومدد اُسکی کرو اور آیت من تولی بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون
نسبت باہم ہے پس لینا میثاق کا انبیا سے اور تاکید وتشدید اُسپر قوی وادخل ہے مقصود مین امام سبکی رحمہ اللہ علیہ
نے کہا ہے کہ اس آیہ مین اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برتقدیر حیات انبیا کے اُنکے زمانہ مین مرسل ہین
طرف اُنکے پس رسالت ونبوت حضرت کی عام وشامل ہے تمام خلق کو اور زمان آدم تا روز قیامت اور انبیا اور
اُنکی اُمتین ساری امت حضرت کی ہین اور اُسی جگہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخرت مین آدم اور اُنکے سوا سارے پیغمبر نیچے جھنڈے حضرت
کے ہونگے جیسے کہا آدم ومن دونه تحت لوائی یعنے حضرت آدم اور اُنکے سوا انبیا یا عموما سب نیچے جھنڈے
میرے کے ہونگے اور اگر فرضا انبیا علیہم السلام آپکے زمانہ مین ہوتے یا حضرت اُنکے وقت مین ہوتے سب حضرت پر
ایمان لاتے اور اُنکی نصرت ویاری کرتے اور اسی واسطے فرمایا لو کان موسى حيا ما وسعه الا اتباعى یعنی
اگر ہوتا موسی علیہ السلام زندہ نہ گنجایش تھی اُسے مگر میری پیروی بجہت لینے میثاق کے اور اسی واسطے عیسی
علی نبینا وعلیہ السلام آپ ہی کی شریعت کے اوپر آخر زمان مین نزول فرماوینگے باوجودیکہ وہ نبی کریم ہین اور
اپنی نبوت پر باقی ہین اُس سے کچھ نقصان نہین ہوا اور اسیطرح تمام انبیا بفرض وجود اُنکے زمانہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم مین یا فرض وجود باوجود آپکے اُنکے زمانہ مین ثابت ومقرر ہین اوپر رسالت ونبوت اپنی کے امتون اپنی پر
اور آنحضرت نبی ہین اُنکے اوپر اور رسول طرف اُن سب کے پس نبوت حضرت کی اعم واشمل واعظم ہے یہ مقام تامل و
فکر ہے تا کوئی یہ گمان نہ لیجاوے کہ اسجگہ نفی نبوت سائر انبیا علیہم السلام کی ہے ایسا ہی کہا ہے صاحب مواہب
لدنیہ نے ساتھ زیادہ تحقیق وتفصیل کے اور شیخ عبد الحق قدس سرہ صاحب مدارج النبوۃ نے کہا ہے یہ بات
پوشیدہ نہین کہ ظاہر ایہ اخذ میثاق ہے انبیا سے بقرینہ ظاہر قوم حقتعالی آیت لما اتیتکم من کتاب وحکمة
اور تصریح حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہے کہ مراد اخذ
میثاق سے یہی موافقت وتوثیق عہد یا قصد نصرت ہو وے کہ سب وجود مین آیا اور بہت شخص پیش از وجود عنصری
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان لائے ہین بلکہ تمام خلق سالف کہ بسماع خبر نبوت وفضائل وکمال حضرت
زمان سابق مین مشرف ہوے تھے اور اسقدر کافی ووافی ہے پیچ ہونے انبیا اور اُنکی امتون کے حکم مین اُمت حضرت کے

علیہ السلام کی اور ہونا آپکا رسول نسبت اُنکے اور انبیاء علیہم السلام خود شب اسرا ہی بجسد ثقفی ہین حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ساتھ جمع ہوے اور آپنے امامت کی سبنے اقتدا اپکی اُسوقت مین ایمان لائے اور اتفاق امت ہوا اسپر کہ
حیات وبقاء انبیا بحیات دنیاوی ہے اور اگرچہ درمیان میثاق لینے انبیاء علیہم السلام کے اپنی امتون سے ایمان
حضرت کی بھی فضل وشرف آپکا ہے کہ اور دونکو نہ تھا لیکن درمیان میثاق لینے حق تعالی کو انبیا سے اُسپر اعز واعظم واکبر
پس سمجھ تو اور اللہ کے ہاتھ توفیق ہے وصل قال اللہ تعالی تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض
یعنے یہ جماعت ہے انبیا کہ تفضیل دی ہمنے بعضکو اوپر بعض کے وقال ولقد فضلنا بعض النبیین
یعنی اور کہا ہے البتہ تحقیق فضیلت دی ہمنے بعض انبیا کو بعض کے اوپر یہ دونون آیتین نص قاطع اور دلیل ساطع
ہین اوپر تفاوت مراتب مدارج انبیا ورسل کے اور رد ہوا اوپر قول معتزلہ کے کہ قائل تفضیل نہین اور سبکو مساوی و
برابر جانتے ہین پس ایک قوم یہ کہتی ہے کہ آدم بجہت ابوت افضل ہین اور یہ قول فاسد ہے اسواسطے کہ یہان سخن
فضیلت مین حیث النبوت مین ہے نہ من حیث الابوت مین بسا اوقات بیٹا باپ پر فضیلت ورفعت رکھتا ہے
کمالات مین اگرچہ باپکو باعتبار ابوت بیٹے پر تفوق ہے اور ایک قوم یہ کہتی ہے کہ سکوت وخاموشی اس مقام مین
اولی اور انسب ہے لیکن بعد از نطق نص قرآنی بہ تفضیل بعض کے اوپر اور جاری صمت وسکون مستحسن ومحمود نہین اور فرمایا
اللہ تعالی نے منهم من كلم الله اور بعض پیغمبرون سے وہ ہین کہ کلام کیا حقتعالی نے اُنکے ساتھ مفسرون نے
کہا ہے کہ مراد اُس سے موسی علیہ السلام ہین کہ حق سبحانہ تعالی نے بیواسطہ اُنسے کلام کیا پس آیہ نص ہین ہے اور تخصیص
موسی علیہ السلام کی کہ کلام کیا حق سبحانہ نے اُنکے ساتھ بیواسطے اور حالانکہ ثابت اور متحقق ہوا ہے کلام سید المرسلین
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یا رب العالمین شب معراج مین بیواسطہ مگر وہ کلام موسی علیہ السلام کا بوجہ خاص ہے وہ ہے اور
بسبب اسی وجہ کے خاص ہے اطلاق کلیم اُسپر جیسے کہ کہتے ہین کلام نفسی سنا یا ہے جہت سے اور جسوقت آنحضرت
فوق العرش جلوہ افروز ہوے اور اُسجگہ پہونچے کہ منتہاے علوم خلائق ہے اور کوئی وہان نہین پہونچا پس کلام اور دوسرے
کلام ودرجات وکمالات سے جو کچھ کہ آپکو حاصل ہوا بہ نسبت اورون کے اعلی واتم واکمل ہے چنانچہ اشارہ فرمایا
حق تبارک وتعالی نے ساتھ اُس قول اپنے کے ورفع بعضهم درجات یعنے اور بلند کیے بعضونکے درجے باتفاق
مفسرین کے مراد اُس بعض سے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ اس ابہام مین نہایت تعظیم فضل وبلندی قدر انکی
ہے کہ عارف وماہر اسالیب کلام غریب سے خوب جانتے ہین اور علما نے کہا ہے کہ تفضیل انبیا صلوۃ اللہ علیہم
اجمعین کی تین وجہ سے ہوتی ہے یا باعتبار معجزات یا باعتبار اُمت یا ذات پس آیات ومعجزات حضرت کے اظہر واقوی
وباہر ہین اور امت آپکی ازکی واعلم واکثر اور ذات شریف مخصوص بمراتب علیہ مناقب سنیہ کلام وقلت ہے
اور سوا اُسکے لطائف وتحف سے شک نہین کہ جناب رسالت مآب باعتبار مراتب مناقب یگانہ کل انبیاء سابقہ
مرتبت وشرف رکھتی ہین حدیث شفاعت مین دیکھنا چاہیے کہ محشر مین تمام خلائق مستدعی شفاعت کیواسطے
آدم نوح ابراہیم موسی وعیسی علیہم السلام کے پاس جاکر التماس شفاعت کرینگے اور ہر ایک بعجز وناتوانی اپنی کے تحمل اس بار عظیم

سے اعتراف واقرار کرینگے اور کہینگے یہ کام ہمارا نہین ہے پس سب لوگ مضطر و مضطرب آپکے پاس باہوس ہو کر حاضر ہونگے حضرت سید المرسلین شفیع المذنبین فرماوینگے کہ البتہ بوعدۂ الٰہی آیت ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ ترجمہ کے یہ کام میرا ہے پس بارگاہ عزت مین جاوینگے الیٰ اٰخر الحدیث اور فرمایا انا سید ولد اٰدم یعنی مین سردار اولاد آدم کا ہون وانا اکرم ولد اٰدم یعنے مین بزرگترین ہون اولاد آدم کا وانا سید الناس یوم القیامۃ یعنی اور مین ہون سردار بنی نوع انسان کا دن قیامت کے اور اولی استدلال ساتھ حدیث جو مین دونہ تحت لوائی کے ہے کہ ترجمہ اسکا اوپر گذرا اور بعض نے استدلال کے ساتھ آیہ کریمہ کے کیا ہے آیت کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی تھے تم بہترین امت علم الٰہی مین کہ باہر لائے گئے واسطے ہدایت لوگون کے شک نہین ہے کہ خیریت امت بحسب کمال اُنکے دین مین اور یہ تابع کمال پیغمبر کے ہے کہ اُسکے تابع و پیرو ہین اور امام فخر رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیہ کے ساتھ استدلال کیا ہے کہ حقتعالی نے وصف کیا انبیاء علیہم السلام کو با وصاف حمیدہ کے پس ان محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا آیت اولٰئک الذین ہدی اللہ فبہداہم اقتدہ یعنی انبیا ماتقدم ایسے ہین کہ ہدایت کی اُنھین اللہ تعالےٰ نے پس پیروی اُنکی ہدایت کی کر پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باقتداء تمام انبیائے سابقہ امر کیا اور بجا آوری امر خداے واجب ہے پس بجالائے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیروی جمیع اُن چیزون کے کہ اور انبیاء دیئے گئے ہین خصائل و کمال سے پس تحقیق جمع ہوئین حضرت مین وہ چیزین کہ ہر ایک نبی مین متفرق تھین پس بالاولی فضیلت حضرت کی اور انبیا کے اوپر ثابت و متحقق ہوئی اور یہ استدلال لطیف ہے اول نظر مین ایسا آتا ہے کہ آنحضرت باقتدا و اتباع انبیا امر کیے گئے پس مفضول ہوئے لیکن مراد اس جگہ اقتدا سے موافقت ہے بسبب اسکے کہ انبیاء پہلے حضرت سے تھے اسی سبب سے لفظ اقتدا اطلاق کیا گیا جیسے کہ باتباع ملت ابراہیم امر کیے گئے اور ایک وجہ اور فضیلت حضرت کی یہ ہے کہ دعوت آپکی اکثر بلاد و امصار عالم مین بہ نسبت سائر الانبیا زیادہ ساری وجاری ہے پس انتفاع اہل دنیا کا بدعوت حضرت علیہ السلام اکثر و اکمل و اشمل ہوا انتفاع ساری اُمم سے بدعوت سارے انبیاء کے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سارے انبیاؤن سے افضل و اکرم ہوے ساتھ دلیل خیر الناس من ینفع الناس یعنی بہترین آدمیون کا وہ ہے کہ نفع پہونچاوے لوگون کو لیکن وہ جو قرآن مجید مین واقع ہوا ہے آیت لا نفرق بین احد منہم یعنی تفریق و جدائی نہین کرتے ہم درمیان کسی ایک کے جماعت انبیا سے اور حدیث صحیحین مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہے لا تفضلوا علی الانبیاء یعنی نہ فضیلت دو مجھکو اوپر انبیا کے۔ اور ایک روایت مین ہے لا تفضلوا بین الانبیاء یعنی تفضیل نہ دو درمیان انبیا کے کہ ایک کو دوسرے سے بہتر کہو اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے لا تخیروا بین الانبیاء روایت کی ہے یعنی فیما بین انبیا ایک کو دوسرے سے بہتر مت پکڑو اور یہ حدیث ابن عباس کے کہ مسلم نے روایت کی ہے

آیا ہے کہ نہیں لائق بندہ کو کہ کہے میں بہتر یونس بن متی سے ہوں اور حدیث ابو ہریرہؓ میں بروایت شیخین یعنی بخاری و مسلم
کے آیا ہے کہ جو کوئی کہے میں بہتر یونس بن متی سے ہوں پس تحقیق وہ جھوٹا ہے جواب یا ہے علمانے کہ مراد بقول عزوجل آیت
لا نفرق بین احد یعنی تفریق ایمان میں ہے کہ بعض پر ایمان لاویں اور بعض پر نہ لاویں جیسے کہ فرمایا آیت
ان الذین یکفرون باللہ و رسلہ و یریدون ان یفرقوا بین اللہ و رسلہ و یقولون نؤمن
ببعض و نکفر ببعض ترجمہ یعنی بدرستیکہ جو لوگ کہ کفر کرتے ہیں ساتھ خدا کے اور
اسکے رسولوں کے اور چاہتے ہیں کہ تفریق کریں اللہ اور پیغمبروں اسکے میں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہیں اور
بعض پر نہیں اس سے معلوم ہوا کہ ایمان لانا بعض انبیا کے اوپر اور انکار کرنا بعض کے ساتھ حقیقت میں تکذیب سب
انبیا کی ہے اور جیسے انکار کلمہ اسلام کا اور اسی پر حمل کیا ہے بعض علمانے قول حقتعالی کو آیت وان یکذبوک فقد کذبت
رسل من قبلک یعنی اور اگر جھٹلاتے ہیں تجھ کو فرپس تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر پہلے تجھ سے اور تسویہ و برابری پیغمبروں میں بیچ
ایمان کے منافات نہیں رکھتی اس میں کہ بعض بعض سے افضل ہوویں اور جو ادا کیا گیا ہے احادیث سے با وجود متعددہ بعضوں نے کہا
ہے کہ نہی تفضیل و تخییر سے پیشتر آنے وحی کے تھی حضرت پر کہ تم سید انبیا اور افضل بشر و سید ولد آدم ہو لیکن قائل کو واجب ہے
اثبات کرے تقدیم تاریخ اور بعضوں نے کہا ہے کہ تفضیل ایسی وجہ سے نہ کرے جس سے تنقیص و اہانت مفضول پر وہ فاضل کی لازم
آوے و اللہ اعلم اور بعض نے کہا ہے کہ تفضیل اصل نبوت میں نہیں ہے رسالت میں ہے اسواسطے کہ انبیا میں اصل نبوت تفاضل
نہیں ہے درمیان انکے بلکہ تفاضل بامور زائدہ ہے جیسے کہ بعضے رسل ہیں اور بعضے اولوالعزم اور یہ بات خالی خفا سے نہیں تفصیل
اسکی یہ ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ تفضیل کرتے ہیں ہم جسکا بلند کیا ہے رب العزت نے درجہ بخصائص قرب اور بعض نے کہا ہے کہ ہم
اعتقاد کرتے ہیں خدا تعالی نے تفضیل دی ہے بعض انبیا کو بعض کے اوپر علی الاجمال اور باز رکھتے ہیں اپنے تئیں تفضیل بآراء و
عقول سے بلکہ بحکم کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ کرتے ہیں ہم جیسے کہ مذکور ہوا دلائل سے فتائیہ مسئلہ تفضیل بشر کا
ملک پر کہ جمہور اہل سنت و جماعت اسپر ہیں مشہور و معروف ہے بایں تفصیل کہ خواص بشر کہ انبیا علیہم السلام ہیں افضل
ہیں خواص ملائکہ سے کہ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و حملہ عرش و مقربان و کروبیان و روحانیان ہیں
ایسا ہی تفسیر کیا ہے مواہب لدنیہ میں اور عبارت عقائد یہ ہے و رسل البشر افضل من رسل الملائکة یعنی پیغمبر
بشر میں افضل ہیں ان پیغمبروں سے کہ ملائک ہیں اور شعب الایمان میں اسپر تصحیح کی ہے اور جو قول کہ متقدمین و
متاخرین نے نقل کیا ہے وہ یہ ہے کہ رسل بشر افضل ہیں رسل ملائکہ سے اور اولیا بشر افضل ہیں اولیاء ملائکہ
سے انتہی اختی تمام ہوا قول شعب الایمان والیکا اور قید جمہور اہل سنت و جماعت کی اسواسطے لگائی ہے کہ بعض اشاعرہ
طرف تفضیل ملائکہ کے گئے ہیں اور قول مختار قاضی ابوبکر باقلانی کہ عمدہ اہل مذہب اشاعرہ اور شاگرد
شیخ ابوالحسن اشعری کا ہے یہی ہے اور ابو عبداللہ حلیمی بھی اسی طرف گیا ہے اور کلام امام غزالی سے بعض مواضع
میں ایسا ہی سمجھا جاتا ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ ملائکہ من حیث التجرد والتقرب افضل ہیں اور بشر بحیثیت
کثرت ثواب افضل ہیں اور مراد اہل سنت کے ساتھ فضیلت کی کثرت ثواب ہے جیسے کہ پیغمبر کے یار دو نہیں اور

شیخ تاج الدین سبکی نے جو کہ اعاظم علماء مذہب شافعیہ کا ہے اور علم میں پایہ بلند رکھتا ہے یوں کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو مدت
عمر تک بھی یہ مسئلہ افضلیت کا معلوم نہ ہووے نہ لا نفیاً ولا اثباتاً امیدوار ہوں میں کہ قیامت میں مشکل نہ ہووے گا و اللہ
بنا ہر اس بات کے مسئلہ تفضیل ملک و بشر میں معلوم ہوتی ہے لیکن جو فریقین کی کتابوں کلامیہ میں مذکور ہیں اور ملائکہ بھی
باہم تفاضل رکھتے ہیں سب میں افضل جبرئیل علیہ السلام ہیں کہ انہیں روح الامین و مظہر علم و حامل وحی کہتے ہیں
اور بعض فرشتے و مقرب کہ میکائیل و اسرافیل و عزرائیل ہیں سب ملائکہ سے افضل ہیں اور دور آسمان کے گروہ
ملائکہ میں فاضل و مفضول ہیں۔ جاننا چاہیے کہ رسل انبیا سے افضل ہیں اور رسل میں بھی باہم تفاضل حاصل ہے
لیکن سب سے بہتر ہمارے پیغمبر محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہیں کہ وہ سید المرسلین خاتم النبیین شفیع الخلائق
اجمعین ہیں اور انکی آل و اصحاب نے اتباع کر راہ نمایاں راہ حق اور زندہ کرنیوالے علوم دین کے ہیں اور عدد انبیا
میں بھی اختلاف ہے اور مشہور اس بات میں کہ حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ ہے نزدیک ابن مردویہ کے چنانچہ سوال
کیے گئے رسول خدا عدد انبیا سے فرمایا چوبیس ہزار ہیں عدد مرسلین سے فرمایا تین سو تیرہ اور انبیا کہ قرآن میں
مذکور ہیں نام انکے یہ ہیں آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام اور صالح علیہ السلام اور ہود علیہ السلام اور ابراہیم
علیہ السلام لوط علیہ السلام اسمعیل اسحق علیہ السلام یعقوب علیہ یوسف علیہ ایوب علیہ السلام شعیب علیہ السلام موسی
علیہ یونس علیہ السلام داؤد علیہ السلام سلیمان علیہ السلام الیاس علیہ السلام الیسع علیہ السلام زکریا علیہ السلام
یحیی علیہ السلام عیسی علیہ اور ذو الکفل علیہ السلام نزدیک اکثر مفسرین کے اور قرآن مجید میں آیا ہے کہ قصہ بعض انبیا کا ہم
پر ظاہر کیا ہے اور بعض کا نہیں جیسے کہ اس آیہ میں مفہوم ہوتا ہے آیت منہم من قصصنا علیک الآیۃ اس جا سے
معلوم ہوتا ہے کہ سب انبیا علیہ السلام کا قصہ حضرت کے اوپر ظاہر نہیں کیا وصل اعلم اعلیٰ اس چیز کا کہ اظہار کیا ہے
حق سبحانہ تعالی نے کرامت و بزرگی حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب مجید اور فرقان حمید میں کلمہ
اسری ہے سبحان الذی اسری اور والنجم میں کہ منطوی و مشتمل ہے اوپر عظم قدر و منزلت اور علو رتبت و قرب
و مشاہدہ آیات عجائب قدرت حق جل و علی سے نظم احمد مرسل کہ شیفتہ قلم احمد بنام دو دو حامیم ہم ابلق ایام
بر آخر گردش + ناسفتہ بنقد و فا خر گردش + تیغ کشیدہ قلم انداختہ + فتنہ بہ بخشش علم انداختہ + گوے زمین بردہ
بچوگان جود + عرصہ سیدانش ازل تا ابد + نہ فلک از نام محمد مقیم + ہر دو جہان در علم عاشش و نیم + امی بخشندہ گنج
خدا را کلید + گوہر آن گنج تو کردی پدید + غرہ ماہ از خم ابروی تست + طرہ شام از شکن موی تست + پرتو تو مشعل راہ
ہمہ عقل گرا + تو پناہ ہمہ + از نظر خویش ناز ہم امید + جز کرم تست ہزار امید + این ہمہ گستاخی ما بر گناہ + زان سبب
آمد کہ توئی عذر خواہ + صلے اللہ علیہ وآلہ بارکہ وسلم و عظم و کرم سے حفظ و عصمت آپکی ہر اعدا سے خصوصاً مشرکان مکہ
مدینہ جیسے کہ فرمایا ہے آیت واللہ یعصمک من الناس اور اللہ محافظت و پاسبانی کرتا ہے تیری شر لوگوں کے
سے جس وقت یہ آیہ نازل ہوئی فارغ ہوئے کید اعدا سے آیت و اذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او
یقتلوک او یخرجوک الآیۃ یعنی یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت مکر کیا تیرے ساتھ کافروں نے

تا اُنکے کہ اُنہیں قید یا قتل کرین سمجھے پس نکالین مجھے کہ سبب یہ ہوا لہذا ابتدا سے ایام ہجرت میں تھا جیسے کہ قصہ اسکا معروف
و مشہور ہے اور قول حق تعالیٰ آیت الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ یعنی اگر تم نصرت نہ دو گے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی نہیں کچھ پرواہ تحقیق پروردگار وہی ہے جب اللہ تعالیٰ نے دفع اور دور کی حرج سے انکے حضرت سے اور قصد میں لیا
مشرکون کی ایذا لقین انکے یار کی حضرت میں اور اتفاق انکا امر میں اور راندہ کیا دیا اُنکی تدبیر کو یہانتک کہ
حضرت نے اپنے انکو آگے ہو کر غفلت انکی طلب سے غار میں اور پایا وجود متحقق کے ردگردانی اسکی طلب سے حضرت کو اور نزول آیات
سکینہ و شہود و معیت حق سبحانہ تعالیٰ اور پیدا ہوا عالم معجزات اور آیات بینات کا جو کہ اپنے محل میں مذکور ہوا اور حفظ و عصمت
الٰہی تعالیٰ شانہ میں سے اپنے حبیب کو یہ آیہ ہے آیت اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا
یعنی وقتیکہ کہتا تھا پیغمبر اپنے صاحب یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غار میں غم نہ کھا تحقیق اللہ ساتھ ہمارے
ہے اور مثل اسکے موسیٰ علیہ السلام سے بھی ظاہر ہوا ہے جو وقت برآمد ہونے بنی اسرائیل کے ساتھ اور تعاقب فرعون
و فرعونیوں کا انکو پیچھے لیکن شہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شہود موسیٰ علیہ السلام میں فرق ہے کہ حضرت کی نظر
اول وجود حق تبارک و تعالیٰ پر پڑی کہ ان اللہ معنا فرمایا اور نظر اول موسیٰ علیہ السلام اپنے نفس پر پیچھے
اللہ پر کہ ان معی ربی کہا یعنی بدرستی ساتھ میرے میرا پروردگار ہے ہر چند یہ دونوں مقام شہود و قرب
سے ہیں لیکن اول اتم و اقرب ہے دوسرے سے کہ اول مصداق ما رأیت شیئا الا و رأیت اللہ قبلہ کا یعنی نہیں
دیکھی میں نے کوئی چیز مگر دیکھا اللہ کو پہلے اُسکے اور ثانی مصداق ما رأیت شیئا الا و رأیت اللہ بعدہ کا ہے یعنی نہیں دیکھی
میں نے کوئی چیز مگر دیکھا اللہ کو پیچھے اُسکے اول طریقہ جذب کا ہے اور ثانی طریقہ سلوک کا اور کہا اللہ تعالیٰ نے آیت
ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم یعنی بہ تحقیق دیا ہمنے تجھے سات مثانی سے اور قرآن عظیم
مراد سبع مثانی سات سورہ دراز کہ مقدم ہیں سورتوں قرآنی کے اوپر کہ اول اُنکا الم ہے اور آخر سورہ انفال
یا توبہ کہ دونوں ایک سورہ کے حکم میں ہیں اور مراد قرآن عظیم سے ام القرآن یعنی الحمد ہے یا سبع المثانی ام القرآن
کو سات آیتیں ہیں اسکے سورۃ فاتحہ اور قرآن عظیم باقی قرآن اور تسمیہ قرآن کا ساتھ مثانی کے کئی وجہ سے ہے یا
بسبب اسکے کہ ثنی یعنی مکرر پڑھی گئی ہیں جیسے اسکے یا باعتبار اسکے کہ ثنا کرنے والا ہے حق تبارک و تعالیٰ یا پیغمبر کی کئی ہے
ساتھ بلاغت و اعجاز کے اور کہا اللہ تعالیٰ نے آیت وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا
یعنی اور نہیں بھیجا ہمنے تجھے مگر طرف تمام خلق کے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور فرمایا آیت قل یا
یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا یعنی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدرستی میں بھیجا ہوا خدا
کا ہوں تم سبکی طرف یہ بھی خصائص حضرت سے ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وما ارسلنا من رسول الا بلسان
قومہ لیبین لہم یعنی اور نہیں بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر ساتھ زبان اُسکی قوم کے تا بیان کرے احکام خدا ساتھ
اسکے پس تخصیص کیا اور رسولوں کو ساتھ اُنکی قوم کے اور بھیجا حضرت کو طرف کافہ خلق کے جیسے کہ حضرت فرماتے ہیں
بعثت الی الاسود والاحمر یعنی بھیجا گیا میں طرف سیاہ و سرخ کے سیاہ عرب ہیں اور عجم سرخ و سفید اور فرمایا تمام

نے آیت النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت نزدیک
ہین ساتھ مومنون کے ذاتون اُنکی سے اور ازواج حضرت اُنکی مائین حکم حضرت کا نافذ وجاری ہے جیسے کہ خواجہ کا
اپنے غلام پر اور بعضون نے کہا ہے کہ اتباع حضرت کے حکم کا اولیٰ ہے اتباع رائے اپنے نفس سے اور یہ معنی باب ہے جو
اتباع محبت حضرت مین تفصیل واضح و روشن ہوئین انشاء اللہ تعالیٰ اور ازواج مطہرات حضرت کی مائین مومنون
کی ہین بہ حرمت نکاح ہین حضرت کو بجہت کرامت و خصوصیت حضرت کے اور سبب اُسکے کہ یہ ازواج حضرت کی
ہین آخرت مین اور قراۃ شاذہ مین آیا ہے وھو اب لھم یعنی اور حضرت باپ ہین خاص مومنون کے اور فرمایا
اللہ تعالیٰ نے آیت وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل
اللہ علیک عظیما یعنی اُتاری اللہ نے اوپر تیرے کتاب و حکمت اور سکھایا تجھے جو چیز کہ تو نہ جانتا تھا اور ہے فضل خدا
کا تجھپر بڑا کہ دریافت کسی شخص کی اُسکی کنہ کو نہین پہونچتی اور آیات قرآنی کو کہ متضمن فضل و کرامت آنحضرت کے
اوپر دال ہین بہت ہین احاطہ تحریر مین نہین آسکتے اور حقیقت مین سارا قرآن بعد حمد و ثناء الٰہی بیین اوصاف
و کمالات حضرت رسالت پناہی ہے اُسکے بیان مین درازی کلام بہت ہوتی ہے اسواسطے چند آیات بطور اختصار لکھی
گئین وصل بیچ بیان دور کرنے شبہات کے بعض آیات مبہمات و موہمات قرآنی سے کہ بادی النظر مین رفع و نادانی
مشعر بہ تنقیص و انحطاط درجہ اس حبیب ربانی کے ہین اور حقیقت مین قبیل متشابہات سے کہ علما نے معانی لائقہ و تاویلات
رائقہ کے ساتھ راجع بحق کیا ہے اُنمین سے یہ ایک قول حقتعالیٰ ہے آیت ووجدک ضالا فھدی کہ نسبت ضلالت
سابقہ حضرت کی طرف اور رفع اور دور نا اُسکا ساتھ ہدایت کے کرتا ہے جاننا چاہیے کہ سارے علما اس بات پر متفق
ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ پہلے نبوت ہے اور نہ پیچھے نبوت کے متصف و موسوم بضلالت و گمراہی ہو
ہین اور بشارت و پیدائش حضرت کی توحید و ایمان و عصمت کے اوپر واقع ہوئی ہے اور اسیطرح تمام انبیا و مرسلین
صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اسپر مفطور و مجبول ہین اور کسی اہل اخبار نے نقل نہین کیا کہ کوئی انبیا و مرسلین
سے کہ ساتھ صفت نبوت و رسالت کے اصطفا و اجتبا پایا ہے پہلے اس منصب جلیلہ سے ساتھ کفر و شرک و فسق و ضلالت
کے موصوف و معروف ہوا اور مستند اس باب مین نقل ہے البتہ اختلاف اسمین ہے کہ آیا عقلا جائز ہے یا نہین فرقہ
معتزلہ اسطرف گئے ہین کہ عقلاً جائز نہین کہ یہ بات موجب تبعید اور باعث تنفر ہے اور نزدیک اہل سنت و
جماعت کے جائز ہے کہ حقتعالیٰ ایک شخص کو چاہ ضلالت و گمراہی سے نکال کر اور بذروۂ ہدایت پہونچا کہ بمرتبہ
نبوت و رسالت پہونچا دے لیکن نقل و دلیل سمعی اسپر پائی نہین گئی اسواسطے کہ سب انبیا پیش از نبوت
جہل و کفر و تشکیک بہ نسبت باری اور فسق و معاصی سے کہ موجب نفرت و نقص کا ہے معصوم و مبرا ہے ہین
اور بعد از نبوت کبائر سے مطلقاً اور صغائر سے عمداً و سہواً و نسیاناً اور راستدامت و استمرار غلط و غفلت مین ہیچ
حالت رضا و غضب جد و ہزل اُس چیز مین کہ تعلق بہ تشریع ملت و تبلیغ امت رکھی معصوم و محروس ہین سیما سید انبیا
و افضل رسل صلوات اللہ وسلامہ علیہ و علیہم اجمعین کہ عصمت آپکی سب سے اتم و اکمل اور رتبہ اعلیٰ و ارفع ہے اور جو کوئی نسبت

حضرتؐ کے ساتھ چیز ناپسندیدہ اور سوا ادب کے دم مارے گویا ضلالت وگمراہی مین پڑے اسواسطے کہ ذات
حمیدہ صفات حضرتؐ کی اول سے پاک وآراستہ وپیراستہ مخلوق ہوئی ہے ہاتھ کسی عیب ونقصان کو بدامان عزت
وجلال حضرتؐ کے مجال وصول نہین ہے بسبب تعلیم وآداب اور راہ چاہت کے اور خود ز آغاز آمد مؤدب ہے جاننا چاہیے
کہ یہان ادب قاعدہ ہے کہ بعضے اصفیا سے اہل تحقیق نے ذکر کیا ہے کہ شناخت ورعایت اسکی موجب حل اشکال
اور سبب سلامت حال ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر جہات ربوبیت سے کوئی خطاب وعتاب سطوت وسلطنت واستغنا
واستعلا واقع ہوا بہ نسبت حضرت کے انک لا تہدی من احببت اور لیحبطن عملک اور ولیس لک من الامر
شیٔ اور ترید زینۃ الحیٰوۃ الدنیا مانند اسکے یعنی پس رستی تو اے محمد اختیار ہدایت نہین رکھتا اور ہر آئینہ حبط
ہوجاوینگے عمل تیرے اور نہین واسطے تیرے کوئی چیز امر سے اور چاہتا ہے تو آرایش وزیبایش زندگانی دنیا
کی یا جناب نبوت سے عبودیت وانکسار اور افتقار وعجز وسکنت وجود مین آئی ہے مثل انما انا بشر مثلکم واغضب
کما یغضب العبد ولا اعلم ما وراء الجدار وما ادری ما یفعل بی ولا بکم یعنی سواے اسکے نہین
کہ مین آدمی ہون مانند تمھارے اور غصہ کرتا ہون مین جیسے کہ بندہ غصہ کرتا ہے اور نہین جانتا مین کچھ دیوار
کے پیچھے کیا ہے اور نہین جانتا مین قیامت کو کیا معاملہ کیا جاوے میرے ساتھ اور نہ یہ کہ تمھارے ساتھ کیا معاملہ
پیش آوے اور مانند اسکے ہین نہین لازم کہ اسمین دخل کرین بلکہ اوپر حد ادب اور سکوت وخاموشی کے توقف
کرین خواجہ کو اختیار ہے کہ اپنے بندے کے ساتھ جو کچھ چاہے سو کرے اور کہے اور استعلا واستیلا ظاہر کرے
اور بندہ بہ نسبت اپنے خواجہ کے بندگی وفروتنی وعجز وانکسار دکھاوے غیر کو کیا مجال وطاقت ویارا کہ اس مقام
راز ونیاز مین دخل کرے اور حد ادب سے باہر آوے کہ یہ مقام پانون پھسلنے اکثر ضعیف الایمان اور جاہلون
اور نقصان انکے کا ہے اور اللہ سے ہے امید توفیق عصمت ومدد کی جاننا چاہیے کہ مفسرین نے بیچ تفسیر وتاویل
اس آیت ووجدک ضالا فہدیٰ کے وجوہ کثیرہ بیان کیے ہین اول یہ کہ پایا حضرت کو ضال اور نادان علم
نبوت اور احکام شریعت سے پس ہدایت بہ تعلیم وتلقین فرمائی اور یہ قول ابن عباس اور حسن اور ضحاک اور شہر بن
حوشب سے مروی ہے اور موید اس قول کا قول یہ ہے آیت ما کنت تدری ما الکتٰب ولا الایمان یعنی پہلے وحی سے
طرز دعوت خلق الی الایمان اور روش قرآن تجھے حاصل ومعلوم تھی اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد ساتھ ایمان
کے فرائض واحکام ہین والا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے نزول وحی کے بھی مومن تھے ساتھ توحید حقتعالی
کے اس سے پیچھے فرائض نازل ہوئے کہ علم اسکا آپکو نہ حاصل تھا یا مراد ایمان تفصیلی ہے بشرائع یا مراد ایمان سے صلوٰۃ ہے
جیسے کہ بیچ اس قول سبحانہ تعالیٰ کے آیت ما کان اللہ لیضیع ایمانکم مراد صلوٰۃ ہے طرف بیت المقدس کے اور
حدیث مین آیا ہے کہ حضرت خیر البشر خدا کی توحید کرتے تھے اور بتون کو برا جانتے تھے اور حج اور عمرہ ادا کرتے تھے زمانہ
جاہلیت مین ثانی یہ کہ روایت کی گئی ہے مرفوعاً کہ اتفاقاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ بیچ جد امجد
عبد المطلب کے پاس سے گم ہوے تھے چھٹپن مین حضرت فرماتے ہین مارے بھوک کے قریب ہلاکت ہوگیا تھا کہ راہ دکھلائی

تفسیر میں پروردگار نے ایسا ہی ذکر کیا ہے امام فخر الدین نے اور اسیطرح ہے مواہب میں اور مشہور یون ہے کہ
حلیمہ سعدیہ آپکی اپنے گھر سے حضرت کو مکہ میں لاتی ہیں تا اہل و عشائر میں لاکر سونپے بیچ راہ میں سے حضرت
کھوئے گئے اور ظاہر مراد امام کی بھی یہی ہے۔ ثالث یہ کہ ضلال اسجگہ ضل الماء فی اللبن سے ہے یہ تب بولتے ہیں
جبکہ پانی مغلوب و مستہلک ہو جاوے دودھ میں مراد یہ کہ تھا تو مغلوب کفار میں پس قوت و غلبہ عطا کیا تا ظاہر کیا تو نے
دین محمدی کا رابع وہ کہ جو درخت جنگل میں یکہ و اکیلا ہو اُسے ضالہ محاورۂ عرب میں بولتے ہیں گویا حق سبحانہ فرماتا
ہے کہ تو ای محمد یگانہ و یکتا و بے ہمتا تھا تو اُن شہروں میں مثل اُس درخت کے کہ وحید و فرید ہو جنگل میں اور
ایمان وحید تیرا سیوہ ہے کہ ہدایت کیا حقتعالی نے خلق کو تیری طرف تا بہرہ ور ہووے ساتھ تیرے خامس یہ کہ
بسا اوقات سردار و سرگروہ کو مخاطب کرتے ہیں اور مراد اُس سے قوم ہوتی ہے یعنی ہمنے تیری قوم کو گمراہ پایا پس
ہدایت کیا بسبب تیرے اور شریع تیری کے سادس یہ کہ مراد ضال سے محبت ہے یعنی پایا ہمنے تجھکو مستغرق محبت اور
طالب معرفت اپنی کا اور وجہ تسمیہ محبت کا ضلال کے ساتھ بہت کم آیا ہے کہ گم ہوتا ہے ہستی و قرار و اختیار اپنے سے
لقائے محبوب و معشوق میں جیسے کہ یہ دونوں آیتین اُسپر دال ہیں آیت انا لنریها فی ضلال مبین یعنی بدرستیکہ
ہم دیکھتے ہیں اُس زلیخا کو گمراہی ظاہر میں آیت و انک لفی ضلالک القدیم یعنی تحقیق کہ تو اے یعقوب
گمراہی پہلے میں واقع ہے تو اپنی محبت قدیم بہ نسبت یوسف علیہ السلام اور یہی وجہ خاص مروی ہے عطا سے کہ وہ
تابعین میں سے ہے۔ سابع وہ کہ پایا تجھکو فراموش کنندہ پس یاد دلایا تجھکو اور اس توجیہ کو بحالت لیلۃ المعراج
حمل کرتے ہیں کہ دہشت و وحشت و ہیبت اسمقام سے آپ سب بھول گئے تھے کیا کہیں اور کیا چاہیں اور کسطرح
پیرحمد و ثنائے الٰہی بجالاویں پس ہدایت کیا اُنھیں حقتعالی نے کیفیت ثنا سے اور کہا لا احصی ثناء علیک کما اثنیت
علی نفسک یعنی شمار نہیں کرسکتا میں ثنا و تعریف کا تیرے اوپر تو ویسا ہی ہے کہ ثنا کی تو نے اپنی ذات کو اور شاید
بعض کسی اور وقت میں بھی حضرت سے سہو و نسیان وقوع میں آیا ہو جیسے کہ خطا اجتہادی میں بعض نے کہا ہے پھر آگاہ
کردیا حقتعالی نے حضرت کو اُسپر اور ثابت کردیا حق و ثواب کے اوپر کہ یہ آیہ کریمہ اُسکے امتنان و احسان میں
نازل ہوئی۔ ثامن مراد وہ ہے کہ پایا تجھکو درمیان اہل ضلال کے کہ مظنہ وقوع ضلال ور پڑنا ورطہ جہل و اختلال میں
اُس سے متصور تھا پس معصوم و محفوظ رکھا اُس سے اور ہدایت کی واسطے ایمان آبدار شاید آنکی جیسے کہ اشارہ کیا طرف
اُسکے اُن دونوں آیتوں سے آیت وان کادوا لیفتنونک یعنی ہر آئینہ قریب تھا کہ فتنہ میں ڈالیں تجھکو اور لقد
کدت ترکن الیہم یعنی ہر آئینہ قریب تھا کہ میل کرے تو طرف اُنکے یا مثل اُسکے اور آیات کہ دلالت اسی
مطلب پر رکھتی ہیں۔ تاسع کہ پایا تجھکو متحیر بیان لطائف سے مرسولہ یعنی قرآن میں طرف تیرے پس ہدایت و رہنمائی اور تشفی
اور دلاسا فرمایا ساتھ اُن آیات کے آیت ثم ان علینا بیانہ یعنی پس تحقیق ہمپر ہے بیان اُسکا اور فرمایا وانزلنا
علیک الذکر یعنی اُتارا ہمنے تجھپر ذکر اور یہ وجہ مروی ہے جنید رضی اللہ عنہ سے عاشر مروی ہے حضرت امیر المومنین علی
کرم اللہ وجہہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں نے کسی وقت و حال میں قصد و ارادہ عمل اہل

جاہلیت

جاہلیت کا نہیں کیا اور دو مرتبہ باز رکھا حق تعالیٰ نے اپنے حول و قوت و فضل سے میری تئیں اُس سے اور حائل
اور سائر ہوئی عصمت و ہدایت اُسکی بیچ میں اور اُس عمل میں تا ارتکاب اُس عمل سے باز رہا میں پھر مشرف
کیا مجھکو حق تعالیٰ نے ساتھ رسالت اپنی کے اور ذکر اعمال جاہلیت کا آنحضرت بعنایت الٰہی اُنکے ارتکاب سے باز
رہے اوپر بالتفصیل بیان ہو چکا ہے اسواسطے بیان تکرار لاطائل ہے وصل اور آیات جو ہمین ہے ایک یہ ہے
آیت ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک یعنی اور اتارا اور انکھو رکھا ہمنے تجھسے بوجھ تیرا
کہ باعث شکستگی پیٹھ تیری کا تھا۔ کہ ظاہر میں جو ہم اثبات بار گناہ کہ سبب شکست پشت طاقت حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ہے معلوم ہوتا ہے اسکے ائمہ الہدیٰ علما و مفسرین نے بہت سی وجوہ و اقاویل لکھے ہیں اور بیان کیے
ہیں کہ اُسکے لکھنے سے بسط کلام ہوتا ہے ایک انمین سے لکھی جاتی ہے کہ مراد وزر سے گناہ امت ہیں کہ دائما دل رحیم
حضرت شفیع المذنبین مغموم و محزون رہا کرتا تھا پس ہمین تسلی فرمایا کہ خاطر رافت مظاہر حضرت کو دنیا و آخرت
میں آیہ سابقہ اور آیات لاحقہ کے ساتھ اور فرمایا آیت وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنی نہیں منظور
الٰہی کہ عذاب کرے انکو دنیا میں باوجود ہونے تیرے کے انمین اور فرمایا بعدہ قبول شفاعت آخرت میں آیت
ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ یعنی قریب ہے کہ دیوے تجھے پروردگار تیرا پس راضی و خوشنود ہووے گا تو اور
قول سبحانہ تعالیٰ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی چاہیے کہ بخشے اللہ تیرے واسطے
اگلے گناہ تیرے اور پچھلے یہ آیت عمدہ اور اشہر ہے اس مطلب میں لیکن تاویلیں اُسکی علما نے ذکر کی ہیں ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مراد ذنوب سے بر تقدیر وقوع اور فرض امکان عقل میں نہ از روئے وجود
فعل اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد نہ وقوع و صدور ذنوب ہے و غفلت اور یہی تاویل طبرسی نے حکایت کی اور
قشیری نے اختیار کی ہے اور بعض نے کہا کہ مراد تقدم سے خطیئہ آدم علیہ السلام اور تاخر سے ذنوب امت
یہی حکایت کیا ہے مقدسی نے اور قول بعض کا یہ ہے کہ مراد ساتھ ذنب کے ترک اولی حقیقت میں گناہ نہیں
ہے اسواسطے کہ اولی اور اُسکا مقابل دونوں شریک ہیں اباحت میں قول محقق اور مسلم ارباب تمیز یہ ہے کہ
یہ کلمہ تشریف و تکریم کا ہے لیے اُسکے کہ اُسکے کوئی گناہ ہووے اور تمام تحقیق اس کلام کی ذکر فضل حضرت کے
میں بآیات قرآنی گزری ہے فلیطالع ثمہ وہاں دیکھ لے اور آیت یا ایہا النبی اتق اللہ ولا تطع
الکافرین والمنافقین یعنی اے نبی پرہیز کر اور ڈر خدا سے اور اطاعت و فرمانبرداری کفار و منافقین
کی مت کر۔ کہ موہم امکان عدم تقوی اور وجود اطاعت بمقتضائے صیغۂ امر و نہی ظاہر یہ ہے کہ مراد استمرار
اوپر تقوی کے اور عدم اطاعت کے ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ظاہر میں خطاب ساتھ نبی کے ہے اور مراد
امت ہے اسی واسطے فرمایا آیت ان اللہ کان بما تعملون خبیرا یعنی بدرستی اللہ تمہارے عملوں پر
خبردار ہے۔ اور نہ کہا بما تعمل عجب نادان اور نافہمون سے ہیں کہ اس آیہ کو ظاہر پر حمل کرتے ہیں اور
نسبت توہم نقص اور صدور ذنوب بعلو جناب رسالت مآب اعاذنا اللہ منہا ہم سبکو خدا اُس سے

ہوں ومحفوظ رکھے اور اس قول حق سبحانہ تعالی میں کہ آیت فان کنت فی شك مما انزلنا الیك فاسئل الذین یقرؤن الکتب من قبلك لقد جاءك الحق من ربك فلا تکونن من الممترین ولا تکونن من الذین کذبوا بآیات اللہ فتکون من الخاسرین یعنی اگر ہو تو شک میں اُس چیز سے کہ اُتارا ہمنے تیری طرف پس پوچھ اُن لوگوں سے کہ پڑھتے ہیں کتاب تجھ سے پہلے البتہ تحقیق آیا ہے تیرے پاس راست اور ٹھیک تیرے رب کے پاس سے یعنی قرآن پس نہو تو ہر آئینہ شک کرنیوالوں سے اور ہر آئینہ نہو وے تو اُن لوگوں میں کہ جھٹلایا انھوں نے ہماری نشانیوں کو پس ہوگا تو زیانکاروں سے مفسروں نے اختلاف کیا ہے کہ مخاطب اس کلام کے ساتھ کون ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اُنکے سوا اور جو کہ مخاطب آنحضرت علیہ السلام مراد لیتے ہیں اُنھوں نے تین وجہ سے اوپر اختلاف کیا ہے اول یہ کہ خطاب اگرچہ طرف حضرت کے ہے لیکن مُراد تعریض بغیر ہے جیسے کہ اس آیت میں آیت لئن اشرکت لیحبطن عملك یعنی ہر آئینہ اگر شریک کروائی تو ہر آئینہ ضائع ونابود ہو جائینگے عمل تیرے اور جیسے کہ قول حق سبحانہ تعالی عیسے ابن مریم علیہما السلام کے باب میں آیت انت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللہ یعنی کیا تو ہی نے کہا ہے لوگوں کو کہ پکڑو مجھے اور میری ماں کو معبود خدا کے سوا غرضکہ اس روش کے کلام بہت مستعمل ہیں جیسے کہ بادشاہ کسی امیر کو ایک قوم کے اوپر مسلط کرے اور کہے ایسا ایسا کر اگر ایسا اور ایسا کر یگا تو تیرے حق میں ایسا کرونگا ظاہر میں خطاب امیر کیطرف ہوتا ہے اور مراد رعیت ثانی یہ ہے کہ خدا خوب جانتا ہے کہ اُسکا رسول مقبول شاک یعنی شک کرنیوالا نہیں ہے لیکن بسا اوقات راہ محبت اور پیار سے باپ اپنے بیٹے کو اور مولی اپنے غلام کو کہتا ہے کہ اگر تو میرا بیٹا اور میرا غلام ہے تو میرا حکم بجالا اور اطاعت میری کر باوجودیکہ یقیناً جانتا ہے کہ یہ میرا بیٹا اور وہ میرا غلام ہے لیکن تشدید اً وتاکیداً یہ بات کہتا ہے اسیطرح حقتعالی تعریضاً وکنایتاً فرماتا ہے ثالث کہ مراد اسجگہ ضیق صدر اور تنگدلی ہے ایذا وعدا وت کفار سے یعنی اُنکی ایذا رسانی اور دشمنی پر صبر کر اور پوچھ اُس حال کو پہلی کتابیں پڑھنے والوں سے اور احوال انبیاء ماتقدم سے کہ کیونکر اُنھوں نے صبر کیا اور استقلال رکھا اپنی قوم کی ایذا رسانی اور عداوت رانی کے اوپر بس انجام کار تائید سبحانی ونصرت یزدانی نے اُنکی دستگیری فرمائی اور معاندین انبیاء کو مخذول ومنکوب کر دیا چنانچہ قرآن مصدق ومحقق اُن قصص کا ہے اسیواسطے بوقت نزول اس آیت کے حضرت نے فرمایا لا اشك ولا اسئل یعنی نہیں شک کرتا ہوں اور نہ میں پوچھتا ہوں۔ ابن عباس کہتے ہیں سوگند بخدا کہ آپنے نہ شک کیا اور نہ پوچھا شیخ عبدالحق بن سیف الدین رحمہ اللہ نے یدالصدق والیقین وعصمہ عن الشک والتخمین کہتے ہیں کہ یہاں مراد شک سے وہ معنی ظاہری نہیں ہیں کہ منافی ومباین تصدیق کی ہو دین بلکہ ایک حالت ہے کہ بیش از معاینہ ومشاہدہ کہ موجب اطمینان قلب ہو وے حاصل ہوتی ہے اور موید حمل خطاب پر غیر آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم ایک قول حقتعالی کا ہے آیت قل یا ایھا الناس ان کنتم فی شك من دینی الآیۃ یعنی کہہ اے محمد اے لوگو اگر تم ہو شک میں دین میرے سے ولیکن قول حقتعالی کا آیت ولو شاء اللہ لجمعھم علی الھدی فلا تکونن من الجھلین یعنی اگر چاہتا خدا ہر آئینہ جمع کرتا سب آدمیوں کو ہدایت کے

اور یہ بھی نہ ہونا واؤن سے قاضی عیاض نے کہا ہی مراد یہ نہیں کہ نہ ہو نادان باوجودیکہ اگر مشیت الٰہی تقاضا کرے وہ جمع کرے سب لوگون کو اوپر ہدایت کیواسطے کہ اثبات جہل ہی ساتھ ایک صفت کے صفات حقتعالی سے اور جہل بصفات الٰہی جائز نہیں اوپر انبیاء علیہم السلام کے چہ جائیکہ اور پر سید الوری پس مقصود بیان تغلیظ و تنبیہ حضرت کی ہی کہ اپنے امور مین تشبیہ بشبہات جہال نہ کرین یہ دلیل اس آیت مین نہین کہ حضرت مین صفت جہل ہی کہ اُس سے منع کیا ہی بلکہ امر کیا ہی اوپر التزام صبر کے مخالفت اور اعراض قوم سے کہ باہر کہ باہر آنا اثبات صبر سے عادت و خصلت جاہلون کی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ خطاب امت کو ہی کہ تم جاہلون سے نہ ہو جیسے کہ امور مواضع مین کہا اور مثل اُسکے قرآن مین بہت ہی اور ایسا ہی قول حقتعالی مین آیت وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ یعنی اور اگر اطاعت کرے تو اکثر اُنکی کہ زمین مین ہین یعنی کفار گمراہ کرینگے تجھے راہ خدا کی سے کہ مراد حضرت نہین بلکہ غیر حضرت اور ایسا ہی آیت وان تطیعوا الذین کفروا الایۃ یعنی اور اگر اطاعت کرو تم اُنکی جو کافر ہوئے اور آیت فان یشاء اللہ یختم علی قلبک پس اگر چاہی اللہ مہر کر دے اوپر دل تیرے کے ساتھ صبر کرنے کے اوپر آزار کفار کے اور مثل اُسکے اور آیتین کہ مراد سب جگہ غیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جیسے کہ گذرا اور اللہ تعالی امر و نہی کرتا ہی اپنے حبیب کو ساتھ جس چیز کے کہ چاہتا ہی حالانکہ حضرت سے کبھی وہ چیز وقوع مین نہین آئی جیسا کہ کہا آیت ولا تطرد الذین یدعون ربہم الآیۃ یعنی اور دور مت کر اور مت ہانک اُنکو کہ پکارتے ہین اپنے پروردگار کو صبح اور شام حالانکہ حضرت نے کبھو انھین طرد نہین فرمایا اپنے پاس سے اور قول حق سبحانہ آیت وان کنت من قبلہ لمن الغافلین یعنی اگرچہ تھا تو پہلے اوسکے غافلون سے۔ مراد نہ غفلت آیات حق سے ہی بلکہ مقصود غفلت قصۂ یوسف علیہ السلام سے کہ کبھی مخطور دل مبارک اور مسموع گوش شریف نہ ہوا تھا مگر بوحی الٰہی اور سوا اُسکے سب آیات قرآنی اور اقوال سبحانی ایسے مضامین موہمہ کے اوپر وال ہین کہ اُن سب کے بیان مین طوالت کلام حاصل ہوتی تھی واسطے بعض پر اکتفا کیا گیا وصل بیان مین ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کتب سابقہ مین اور تعظیم و تبجیل اُنکی اور اخبار اُنکی رسالت و کمالات کا توریت و انجیل مین اور اقرار اہل کتاب کا اُسکے ساتھ قال اللہ تبارک و تعالی آیت الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوراۃ والانجیل یامرہم بالمعروف وینہاہم عن المنکر یعنی کہا خدا بابرکت و برتر نے جو لوگ کہ پیروی کرتے ہین بھیجے گئے خبر دینے والے ناخواندہ کی ایسا ناخواندہ کہ پاتے ہین تعریف اُسکی لکھی ہوئی اپنے پاس توریت و انجیل مین حکم کرتا ہے انھین ساتھ امور شرعیہ کے اور روکتا ہی انھین اشیاء نامشروعہ سے اور یہ بڑی دلیل ہی اوپر صدق آنحضرت کے کہ خبر دیتی ہے ساتھ ہونے احوال و صفات اُنکی کتاب یہودی و نصاری مین اور التزام اُسکے ساتھ کہ اگر مطابق نہ واقع ہوتا البتہ موجب نفرت و تکذیب اُنکی کا ہوتا خاص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حالانکہ وہ حقیقت مین خوب جانتے اور پہچانتے تھے احوال صدق نبوت حضرت کا اور ایسا کوئی یہودی نہ تھا کہ وصف آپ کا توریت و انجیل مین نہ پڑھا تھا اور مدینہ طیبہ مین یہود آئے دریافت سعادت ملازمت حضرت اور دیکھنے علامات ظہور اُنکے مین بیٹھے تھے اور ہمیشہ منتظر طلوع کوکب دولت پیغمبر آخر الزمان رہتے تھے اور نصاری کہ معادات و مخالفت رکھتے تھے ساتھ بعثت پیغمبر آخر الزمان کے استفسار

واستفسار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ نزدیک پہونچا ہے وہ وقت کہ سایہ دولت نبی آخرالزمان مین دیار روزگار تم مخالفین
ومعاندین ومکذبین کا نکالین ہم اور اُنکے باپ دادا بوقت ارتحال اس عالم سے وصیت نامے لکھکر اپنی اولاد کو دیتے
تھے اور یہ بات کہتے تھے کہ ہمارا اسلام پیغمبر علیہ السلام کو پہونچانا اور کہنا کہ ہم نے تمہارے اشتیاق مین جان دی
اور با ایمان اس جہان سست بنیان سے کوچ کیا ہے قولہ تعالیٰ یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم
حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کافر آنحضرت کو پہچانتے ہین جیسے پہچانتے ہین اپنے بیٹون کو کہ باوجود اُنکے علم الیقینی شہودی
رکھتے ہین بخلاف باپ دادے کے کہ علم اُنکا بسماع واخبار حاصل ہے لیکن جب اُس نور نے ظہور کیا شقاوت ازلی نے
کشان کشان اُنھین حسد وعناد وتکذیب مین ڈالا اور کفر اختیار کیا اور دیدہ ودانستہ براہ کتمان حق جان کر تحریف وتغیر
کتاب اللہ کر دیا اور محبت دنیای دون اور حب ریاست واثرون مین بدرک اسفل شقاوت وخسارت وذلت
پہنچے ہیں اور باوجود تحریف وتغیر اب تک دلائل نبوت ورسالت اور اعلام شریعت اُنکی کتاب مین واضح ولائح ہین
اور روایت ہے کہ نام حضرت کا سُریانی زبان مین مشفح اور شفح ہے کہ معنی اُسکے محمد ہین اس واسطے کہ شفح اُنکی زبان
مین بمعنی حمد ہے جب حمد خدای تعالیٰ کی کرتے ہین شفحا لاحا کہتے الحمد للہ پس جو شفح بمعنے حمد ہوا مشفح بمعنی محمد ہوے
اور احوال وصفات وعلامات وامارات نبوت حضرت اور زمان بعثت وخروج اُنکا متیقن ومتعین تھا جس
روز کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائے عبد اللہ بن سلام کہ اخبار واشراف یہود اور
اولاد یوسف علیہ السلام سے تھا ایمان لایا اور جس روز سے کہ خروج آنحضرت مکہ مین سنتا تھا اُسی دن سے
منتظر حصول سعادت لقاء شریف تھا بیت دمے بود کہ مشتاق لقا بیت بودم + لا جرم روے ترا دیدم واز جان
رفتم + اور جب بلقاء شریف مشرف ہوا آپ نے پوچھا کہ ابن سلام تو ہی ہے عالم اہل یثرب نے کہا نعم
یعنی ہان فرمایا تجھے سوگند خدا کی دیتا ہون کہ جسنے توریت بھیجی ہے آیا پاتا ہے تو ذکر وتوصیف میری کتاب خدا مین
کہا البتہ گواہی دیتا ہون مین کہ تو رسول خدا ہے اور خدا ظاہر وغالب کرنے والا تیرا ہے اور دین تیرا
سب دینون کے اوپر غالب ہے اور پاتا ہون مین صفت تیری کتاب خدا مین کہ خدا نے بھیجا ہے شاہد
اوپر امت کے بہ تصدیق وتکذیب ونجات وہلاک اُنکی اور بشارت دینے والا مطیعون کا ساتھ ثواب کے
اور ڈرانے والا عاصیون کا ساتھ عقاب کے اور حرزا لامیین کہ مراد اس سے عرب ہین کہ اکثر خواندگی وکتابت نہین
رکھتے اور تعلیم وتعلم نہین جانتے باوجودیکہ جناب حضرت سید الوری پشت پناہ تمام عالم ہین تخصیص لعرب بجہت بعثت
حضرت کے اُنمین اور قرب اُنکا آپ کے ساتھ دیا بجہت غلو وانہماک اس قوم کے جہل وفساد مین اور بعد مقام علم سے اُنکا
دوسری روایت مین آیا ہے کہ ابن عباس نے کعب سے پوچھا کہ کیونکر پاتا ہے تو نعت رسول مقبول کی توریت مین کہا یون
لکھا ہے محمد بن عبد اللہ عبدی المختار مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بالمدینۃ وملکہ بالشام
لا فظ ولا غلیظ ولا سخاب بالاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو یعنی محمد بیٹا عبد اللہ کا بندہ
میرا ہے مختار کہ مولد اسکا مکہ ہے اور مہاجرت اُسکی مدینہ اور ملک اُسکا شام نہین ہے درشت خو اور نہ سخت دل

اور نہ فریاد برلانے والا بازاروں میں اور نہیں جزا دیتا بدی کو ساتھ بدی کے لیکن عفو فرماتا ہے اور درگذر کرتا ہے اور اس توریت
میں مدح امت مرحومہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی ہے کہ امت اُنکی شکرگزار ہوگی غم وشادی وخوشی وناخوشی میں تکبیر
کہنے والی ہر بلندی میں حمد کہنے والی ہر پستی میں رعایت کرتے ہیں آفتاب کی نمازوں میں اور جب پہونچے وقت نماز ادا کرتے
ہیں اگرچہ خاک روبہ میں ہوویں ازار باندھیں نصف ساقوں اپنی کے اوپر اور وضو کریں اوپر اطراف اعضا اپنی کے
مؤذن انکا ندا کرتا ہے جو آسمان میں یعنی جا بے بلند پر صفیں اُنکی قتال و نمازوں میں یکساں ہوویں اور انکیں رات میں زمزمہ
ہووے مثل زمزمہ زنبور مراد اس سے اوراد شب ہیں اور روایت ابوہریرہ میں آیا ہے کہ سنا میں نے رسول خدا صلعم سے
فرمایا جب اُتری اوپر موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے اوپر توریت اور پڑھا اُسے پایا اُسمیں ذکر امت حضرت کا کہا خداوندا
پایا ہوں میں الواح میں ذکر اس امت کا کہ وہ آخر و سابق ہیں یعنی آخر وجود میں اور سابق فضل میں شفاعت کیجاتی ہے انکے واسطے پیتا
ہی مینہ انکی دعا سے اور کھاتے ہیں غنائم اور یہ خواص اُس امت سے ہے کہ آسمان کیا گیا کام انکے اوپر اور حلال ہوئیں غنائم انکے واسطے
اور صدقات نجات ہوویں امم سابقہ کے اور جب ارادہ کرتا ہے ایک انمیں سے بدی کا اور نہیں کرتا وہ بدی مطلق وہ نہیں لکھی جاتی اور وقت
عمل البتہ لکھی جاتی ہے ایک اور جب کرتا ہے ایک نیکی لکھی جاتی ہیں دس اور دیا گیا ہے انکیں علم اول و آخر اور بعض نسخے میں دجال کو
اور بعض روایت میں آیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے الواح توریت میں قریب ستر صفت کے اس امت کی کہ آخرین انکا ذکر کیں اور کہا خداوندا
اس امت کو میری امت گردان فرمان الٰہی آیا کہ یا موسیٰ اس امت کو تیری امت کیونکر گردوں کہ وہ امت میرے حبیب کی ہوگی
پھر دعا کی کہ یارب مجھے اس امت میں گردان پس دیے گئے موسیٰ نزدیک اس کلام کے دو فضیلت کہ آیت

یٰموسیٰ انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی فخذ ما اتیتک وکن من الشاکرین

یعنی اے موسیٰ تحقیق میں نے برگزیدہ و اختیار کیا تجھے سب لوگوں کے اوپر ساتھ رسالت و کلام اپنے کے پس لے اور پکڑ جو چیز کہ دی
ہے میں نے تجھے اور شکرگزاروں میں سے پس کہا موسیٰ نے خداوندا میں راضی ہوا ساتھ اسکے اور ابونعیم سالم بن عبداللہ بن عمر
بن الخطاب سے روایت کرتا ہے کہ ایک مرد نے کعب احبار سے کہا کہ میں نے دیکھا خواب میں کہ گویا لوگ واسطے حساب کے جمع کیے گئے
ہیں پس پکارے گئے کل انبیا اور آئی ہر نبی کے ساتھ امت اُسکی اور دیکھے گئے ہر نبی کے واسطے دو نور اور انکے متابعوں کے واسطے
پیرو نکے لیے ایک نور کہ جاتا تھا انکے ساتھ پس پکارے گئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تھا ہر موے شریف کہ انکے بدن مبارک میں تھے اُس سے
ایک نور اور ہر ایک کو اُسکے متابعین و معتقدین سے دو نور پس کعب نے کہا اور وہ نہ جانتا تھا کہ یہ مرد اپنے خواب سے خبر دیتا ہے
اے مرد تجھے اس نے کسنے خبر دی ہے اُس مرد نے خدا کی قسم یاد کی اور کہا میں نے اپنے خواب میں یہ معاملہ دیکھا ہے پس کعب نے کہا
سوگند بخدا کہ جان کعب کی اُسکے دست قدرت میں ہے یہ صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُسکی امت کی ہے اور یہ صفت انبیا
اور انکی امتوں کی کتاب خدا میں کیا تو نے توریت میں پڑھا ہے غرض کہ کتب سابقہ و صحائف سالفہ سب آپکی فضیلت و نعت کو اوپر مجھ میں
وصل اخبار بشارات سبق علماء یہود میں ساتھ تصدیق اور نبوت حضرت سید ابرار صلعم کے اور عناد و انکار ان اشرار نابکار کا بعد ظہور اس کے
پایدار کے مگر وہ لوگ کہ توفیق و ہدایت قرین حال اُنکے ہوئی اکثر ہیں کہ ہمیشہ ذکر آنحضرت توریت میں درس کہتے تھے اور تکرار کرتے تھے
اور اپنی اولاد کو تعلیم و تلقین کرتے تھے اور حلیہ شریف بیان کرتے تھے اور وقت خروج و بعثت حضرت تعیین کرتے تھے اور

کہتے تھے کہ خروج انکا مکہ سے اور ہجرت طرف مدینہ کے ہوگی اور جب حضرت مبعوث ہوئے ازراہ حسد و عناد یہ بات لگے کہنے کہ یہ وہ شخص موعود نہیں ہے کہ جسکے حال سے ہم خبر دیتے تھے بلکہ ازروے اغراض و انحراف تحریف لگے کرنے لیکن باوجود تحریف و تغیر اب تک دلائل و شواہد اسکے توریت میں لائح و واضح ہیں ابو عامر راہب ایک شخص تھا قبیلہ اوس سے اور کوئی شخص اوس خروج میں زیادہ وصاف راہب سے خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نہ تھا حال اسکا یہ تھا کہ یہود مدینہ کے ساتھ مواصلت و مصاحبت رکھتا تھا اور چھپا کرتا تھا انسے باتیں دین کی اور یہود اوسے صفات رب العلمین سے آگاہ و خبردار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ مدینہ دار الہجرت اسکا ہے - ازان بعد یہود تیما پاس گیا انھون نے بھی مثل اسکے خبر دی پھر بطرف شام گیا اور نصاریٰ سے سوال کیا انھون نے بھی بہ نعت و صفت آنحضرت خبر دی پس باہر آیا اور نکلا وہانسے ابو عامر اور ترہب اختیار کیا اور پلاس پہنا اور کہا کرتا تھا کہ مین اوپر ملت حنیفہ اور دین ابراہیم علیہ السلام کے ہون اور منتظر خروج پیغمبر آخر الزمان کا اور بسا اوقات اسی ابو عامر مخذول نے صفات و مشخصات حضرت کے جنون سے بھی سنے تھے لیکن بوقت ظہور آنحضرت صلعم اپنے حال نکبت مآل پر رہا اور نفاق و انکار اختیار کیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو کس چیز کے اوپر مبعوث ہوا ہے آپ نے فرمایا اوپر ملت حنیفہ کے کہا نہیں بلکہ خلط و آمیزش کر دیا تو نے اسکو اسکے غیر کے ساتھ حضرت نے جواب دیا اور فرمایا بلکہ لایا مین دین کو بیضا و نقی پاک و صاف تجھے کیا ہوا اے ابو عامر وہ اخبار کہ تجھے خبر دیتے تھے اخبار یہود میری صفات سے کہا تو وہ نہیں ہے کہ جسکی توصیف و تعریف یہود بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہے اے ابو عامر کہا مین دروغ گو نہیں ہون تمہارا دعوی دروغ ہے حضرت نے فرمایا خدا دروغ گو کو وحید و طرید و غریب بارے بعد ازان رجوع کی ابو عامر نے مکہ مین اور متابعت اختیار کی دین قریش کی اور دین و ترہب کہ پہلے رکھتا تھا چھوڑ دیا پس آخر ان ملحق بشام ہوا اور وہان جا کر غریب و طرید و وحید ہوا بد دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اسکے حق مین کی تھی اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم و دانش کچھ کام نہیں آتی بغیر توفیق و ہدایت کے آیت واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم یعنی اور حقتعالیٰ ہدایت کرتا ہے جسے چاہے طرف راہ سیدھی کی بیت

این سعادت بزور بازو نیست ✦ گر نہ بخشد خدای بخشندہ - اور بیٹا ابن ابی عامر حنظلہ کہ اسے غسیل الملائکہ کہتے ہین بملازمت خدمت بابرکت حضرت مین حاضر ہوا اور ایمان لایا اور سادات صحابہ سے ہوا اور قصہ اسکے تسمیہ کا بغسیل مشہور و معروف ہے - ابن حبان اپنی صحیح مین اور حاکم مستدرک مین لائے ہین کہ وہ نو کتخدا تھا بلکہ اسی دن تزوج کیا تھا اور اپنی زوجہ سے مضاجعت کی کہ ناگاہ آواز شدت حرب و جنگ کفار روز احد مین سنی بے طاقت ہوا اور فرصت غسل جنابت نہ پائی باہر نکلا اور شریک جنگ ہوکر شہید ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اوپر مکشوف ہوا کہ فرشتے اسے غسل دیتے ہین فرمایا حقیقت حنظلہ کیا ہے اور کس سبب اسے شہدا مین سے مخصوص بغسل کیا ہے اور روایات مین یون آیا ہے کہ جنب تھا جب اسکی زوجہ سے پوچھا اوسنے حقیقت حال عرض و بیان کر دی اور اسی جگہ سے ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ شہید جنبی کو حکم غسل دیتے تھے اور امام شافعی اور صاحبین امام صاحب کے ساتھ خلاف رکھتے ہین اور کہتے ہین وہ غسل کہ جنابت اسکا موجب تھی بجہت خروج دائرہ تکلیف سے ساقط ہوا اور وہ غسل بسبب موت تھا مسقط اسکی شہادت ہوئی پس اور غسل واجب نہو وے اور امام صاحب اسی قصہ حنظلہ کو دلیل و سند لاتے ہین اپنے قول کی اور قول آنحضرت صلعم

کہ بعض روایات میں آیا ہی کہ وہ جنب تھا اول اقوی لیل ہی اسپر ابیات مثنوی کہ در ہزار جلد توان نوشت + دیباچہ صحیفۂ مدح و ثنای تو + در ہر طرف کہ عقل کند استراق سمع + ذکر شنود از سپاہ تو + گرد بیان عالم علوی نمی رسد + از سینہا سے اہل تولا و عای تو + رضوان بہ سمع سرمہ گوش و تبرس بود + در دیدہ ہای خویش کند خاکپای تو + نظم دوسری صفت و ثنا سید و سیدین نقل سید و اقی علوم من لدنی اقتباس + شاہ او ورا و نی سر پر با نزد ولی التماس + سعی وحی و بستہ چو کمک شرک از تو آب دل + امر و نہی او شاہ و قہر ملت را اساس + راز او وفا لقا لی مع اللہ بشمار + زاد او در بار گاہ الی اللہ بیقیاس + طبل فضل و لتش ور آسمانہا میزنند + ور تو اضع در زمین او مشت چون میگرد و آس + گفت حق ای بیج رحمت بیج تو از بہر کیست + گفت یا رب انبہ برای عاصیان بیقیاس + ہکذا فی مدیح الدہر و آثار النبوۃ و مدارج النبوۃ یون ہی بیچ مدیح الدہر اور کتاب آثار النبوۃ اور مدارج النبوۃ میں - احبار کہ توریت و انجیل و زبور اور صحف ابراہیم و آدم و غیرہا سے صفت و مدح حضرت میں آئے ہین نقل کرتے ہین و ہی دانشوران عقل بلند اور طالبان سیر جند پر مخفی و پوشیدہ نہ رہی کہ بعد اخبار قرآن صحیح البیان کہ صفات و احوال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین ناطق ہی اثبات اس مدعا مین راحت کسی کتاب سابقہ اور دلیل قاطعہ کی نہین ہی لیکن واسطے الزام و افحام اُن کفار معاندشعار کے وارد کرنا اسکا درکار ہے تا مومنین موقنین کو بھی زیادہ موجب اطمینان و مزید نورانیت ایمان و ایقان ہووی جاننا چاہیے کہ توریت میں بعد از حذف و تحریف و تبدیل و خیانت اکہ جانب اور اشقیا سے وقوع میں آئی یون لکھا ہی کہ تجلی کی خدا سے تعالی نے سینا سے اور چمکا وہ نور ساعیر سے اور آشکار ہوا فاران سے - معلوم کرنا چاہیے کہ سینا نام ایک پہاڑ کا ہے کہ اُسے طور سینا اور طور سینین کہتے ہین کہ تجلی کی حق سبحانہ نے اس کوہ پر اور کلام کیا اوسکے اوپر عیسی علیہ السلام سے اور ظاہر ہوئی نبوت اور نازل ہوئی انجیل اُسپر اور فاران نام عبرانی ہی خیال بنی ہاشم سے مکہ مین کہ ایک مین اُنہین سے حضرت تعبد فرماتے تھے اور بد و وحی وہین ہوا ہی اور وہ تین پہاڑ ہین ابن ابی قتیبہ کہ علمای امت سے ہین اور پڑھنے والا کتب سابقہ اور مترجم اُنکا اعلام النبوۃ مین لکھا ہی کہ اسمین کچھ چھوٹ و خفا نہین کسی کے اوپر کہ تامل و تدبیر اسمین ثابت ہوا ہی کہ مراد تجلی خدا سینا سے انزال توریت ہی اوپر موسی علیہ السلام کے طور سینا مین اور مقصود اشراق حق سبحانہ ساعیر سے انزال انجیل عیسے علیہ السلام کے اوپر ہی کہ وہ وہان سکونت رکھتے تھے ساعیر مین بیچ ارض خلیل کے ایک گانو ن مین کہ اسے ناصرہ کہتے ہین اور وجہ تسمیہ اس قوم کی نصاری بھی ہی اور ایسا ہی ثابت ہی کہ استعلان اور او سے جبال فاران سے بانزال قرآن ہی و اوپر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ سلم کے اور توریت کے سفر خامس مین آیا ہی کہ خطاب کیا پروردگار عالم نے موسی علیہ السلام کے ساتھ کہ تیرا پروردگار پیدا کرتا ہے اور برپا رکھتا ہی واسطے بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر تیرے بھائیون سے اور ایک روایت مین اُنکے بھائیون سے پس اس کلام سے دلالت واضح ہی اوپر نبوت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ سلم کے اور بعضے یہود کہتے ہین کہ مراد اس نبی موعود سے یوشع بن نون ہے یہ قول باطل ہی اسواسطے کہ یوشع کفو و مثل موسی کا نہ تھا بلکہ خادم اُنکی حیات مین اور موکد اور موید دعوت کا پیچھے وفات سے پس ثابت و متحقق ہوا کہ مقصود نبی موعود محمد ہین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ کفو و مماثل موسی علیہ السلام کے ستھے

نفس پر قدرت ہین اور تحدی بمعجزہ وتشریع احکام واجرای نسخ اور شرائع سابقہ کے اور بہت دلیلین باہر وظاہر ہین کہ
پیغمبر آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ اسمین کچھ شبہہ نہین اور فرمانا حق سبحانہ کا کہ رکھتا ہون مین اپنا کلام اُسکے
منہہ مین دلیل واضح ہی کہ مراد اس سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اسواسطے کہ غرض اس سے یہ ہی کہ وحی کرتا ہون مین طرف
اُسکے کلام بے صحف والواح اسواسطے کہ وہ امی ہی لکھہ پڑھہ نہین جانتا تو حمل وہ جو ذکر کیا ہی ابن ظفر نے کہ ناقل قول یوحنا ہی کہ
وہ حواریون سے ہی انجیل مین مسیح سے یون لاتا ہی کہ مسیح نے کہا کہ طلب کرتا ہون مین اپنے باپ سے کہ دے تمہین فارقلیط دوسرا
کہ ثابت وقائم رہے تمھارے ساتھ ابد تک وہ روح حق ہی تعلیم کریگا تمہین ہر چیز اور کہا پسر جانیوالا ہی کہنا یہ کیا اپنی ذات
سے اور آتا ہی بعد اوسکے فارقلیط اور زندہ کریگا اسرار کو واسطے تمھارے اور تفسیر دیگا ہر چیز کو اور گواہی دیگا میری واسطے
جیسا کہ مین گواہی دیتا ہون واسطے اُسکے اور لاتا ہون مین تمھارے واسطے امثال اور وہ لاویگا تاویل اُسکی کہ مراد بتاویل
قرآن ہی کہ محتمل تاویلات ومعانی بہت کا ہی بخلاف اور کتابون کے پس اگر مجھے دوست رکھتے ہو اجابت کرو اور نگاہ
رکھو میری وصیت اور مین مانگتا ہون اپنے باپ سے کہ دیوے تمہین فارقلیط دوسرا کہ ہووے تمھارے ساتھہ الی آخر
دہر تک اور اختلاف کیا ہی نصاری نے فارقلیط مین بعضے کہتے ہین یعنی حامد ہی اور بعضے یعنی مخلص پس مخلص رسول ہے
کہ آتا ہی واسطے خلاص عالم کے اور یہ تفسیر موافق ہماری غرض کے ہے اسواسطے کہ ہر نبی خلاص کنندہ امت کا ہے کفر وشرک سے
اور یہی بات پر شاہد ہی قول مسیح کا انجیل مین کہ آتا میرا واسطے خلاصی عالم کے ہے اور جب ثابت ہوا کہ مسیح نے اپنے کو فارقلیط
کہا اور باپ سے دوسرا فارقلیط طلب کیا پس مشارکت لفظی ومعنوی حاصل ہوئی اور اگر فارقلیط یعنی حامد ہووے پس کونسا
لفظ قریب تر ہی ساتھ احمد ومحمد کے بھی اس لفظ سے اور اطلاق لفظ پدر کا بہ نسبت باری عز اسمہ محرفات اہل کتاب
سے ہے اور اشارہ ہی ساتھ پروردگار سبحانہ تعالی کے اسواسطے کہ یہ لفظ تعظیمی ہے کہ خطاب کرتے ہین ساتھ اُسکے
معلم کو کہ استفادہ علم اس سے حاصل کرتے ہین یعنی حقیقی پدر کے اور ہمیشہ عادت بنی اسرائیل اور بنی عیص کی تھی کہ
کہتے تھے نحن ابناء اللہ یعنے ہم خدا کے بیٹے ہین اپنی سوء فہم تدبر سے اور یہ جو مسیح نے کہا کہ بھیجتا ہے اُسے میرا
باپ بنام میرے یہ اشارت ہی بشہادت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے حق مین ساتھ صدق ورسالت کے متضمن ہے
اس سے قرآن بیچ تنزیہ اُسکی سے کہ افترا وبہتان کیا گیا ہی اُسکے حق مین اور دوسرے ترجمۂ انجیل مین آیا ہی کہ کہا مسیح نے
آتا نہین فارقلیط جبتک کہ نہ جاؤن مین اور جبکہ وہ آوے توبیخ وتشدید کریگا عالم کو اوپر تخطیہ کے اور نہین کرتا وہ کلام اپنی
طرف سے بناکر اور خبر دیتا ہی حوادث آئندہ اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ نہین کہتا وہ اپنے نفس سے بلکہ کلام کرتا ہی جو کچھ
سنتا ہی خدا کی طرف سے وحی جیسے کہ فرمایا ہی آیت وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی یعنی اور نہین کہتا خواہش نفس سے
وہ کہنا اُسکا مگر وحی کہ وحی کیا گیا ہی طرف اُسکے اور کہا ہی کسی نے تمجید وتقدیس نہین کی باب مسیح مین جیسے کہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی ہی کہ وصف کیا اُسے برسالت اور پاک ومبرا کیا اور اُسکی مان کو نسبت ظن فاسد اُسکی
امت سے پس یہ تمام صفات حضرت کے ہین کہ مسیح نے خبر دی اور کون ہی جسنے توبیخ کیا ہے علمای بنی اسرائیل کو
اوپر کتمان حق کے اور تحریف کلم کی انکے مواضع سے اور بیچ دین سے ساتھ ثمن قلیل کے اور انجیل مین حقتعالی نے وحی کیا

عیسیٰ علیہ السلام کو تصدیق کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اپنی امت کو آگاہ کر کہ جو کوئی انمین سے اور اک زمان حضرت کا کر
ایمان لاوی اسپر اسی سپر کہ بتولی یہ جان لے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہوتا آدم و بہشت و دوزخ کو پیدا نہ کرتا اور
جب مین نے عرش کو ایجاد و پیدا کیا مضطرب تھا قرار نہ لیتا تھا پس عرش کے اوپر لکھا مین نے لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ ساکن ہوا اور قرار پکڑا اور مواہب لدنیہ مین بیہقی اور ابن عباس سے روایت ہی کہ حبیب جارود نصرانی ملازمت
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا اور اسلام لایا کہا سوگند بخدا کہ بھیجا ہے تجھے بحق تحقیق پائی مین نے وصف و تعریف
تیری انجیل مین اور بشارت دی ہی تیرے ساتھ ابن بتول نے اور بیہقی دلائل النبوۃ مین ابو امامہ باہلی سے اور وہ ہشام بن
العاص اموی سے لایا ہی کہ بھیجا گیا مین اور ایک شخص ہمراہ طرف ہرقل قیصر روم کے تا اُسے دعوت اسلام کرین ہم بیس
ایک رات ہرقل نے ہمین اپنے پاس بلایا اور ایک صندوق زر اندودہ کہ اسمین بہت خانہ چھوٹے چھوٹے تھے منگا کر کھولا
کہ اسمین تصویرین آدم سے محمد مصطفی تک سب انبیاء علیہم السلام کی موجود تھین ہمکو ہر ایک تصویر دکھا کر پوچھا کہ آیا اس
تصویر کو جانتے ہو ہمنے جواب دیا کہ نہین جس وقت تصویر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دکھائی اور کہا کہ اسے پہچانتے ہو
ہمنے کہا ہان یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس وہ کھڑا ہو گیا ہمنے اور اٹھا ہرقل واسطے تعظیم شبیہ حضرت کے
اور بیٹھا اور کہا کیا یہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین ہمنے کہا ہان اس شبیہ کو کہ تونے دیکھا گویا زیارت کی زیارت حضرت
مشرف ہوا الغرض پس ایک ساعت اس صورت کو بغور دیکھا اور کہا واللہ یہ آخر صورت ہین صندوق مین تھا ورا انبیاء
علیہم السلام ہین اور سوا اسکے آنکے کہا ہمنے کہان سے یہ تجھے حاصل ہوئی ہین کہا آدم علیہ السلام نے جناب باری
عزاسمہ سے درخواست کی تھی جو انبیاء علیہم السلام کہ اُسکی اولاد مین ہونگے اونکو مجھے دکھلا پس بھیجین حقتعالی نے صورتین
اونکی آدم کے پاس اور رکھین یہ صورتین خزانہ آدم مین جہان کہ سورج چھپتا ہے پس نکالا انکو ذوالقرنین نے اور سونپا
دانیال کو ذکر شریف در زبور وہ جو چوالیسوین مزبور مین حقتعالی نے پیغمبر آخر الزمان خطاب کیا اور فرمایا یہ ہے فاضت
النعمة من سفتيك یعنے بہکتی ہے نعمت دنیا و آخرت دونون ہونٹون تیرے سے من اجل ذلک
بارك الله لك الى الابد اسی سبب سے برکت دی اللہ نے تیرے واسطے ابد تک تقلد ايها الجبار السيف
حمائل کر اسے بزرگ شکستہ بند اپنی شمشیر کو فان شرائعك وسننتك مقرونة بهيبة
يمينك یعنی پس بہ تحقیق تیری شریعتین اور حکمتین ملی ہوئی ہین ساتھ بزرگی اور در واسطے ہاتھ تیرے کے وسهامك
مسنونة اور تیر تیرے کے تیز کیے گئے ہین وجميع الامم يخرون تحتك اور ساری امتین اور تمام عالم منہ کے بل گرتے
ہین نیچے تیرے غرضکہ مراد اس مزبور سے نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ فیضان نعمت شیرین کلامی اور
اور برکت ابد تک اور تقلد سیف کہ عادات عرب سے ہے اور آنحضرت عربی ہین اور کسی امت مین بجز عرب شمشیر
اپنی گردنون مین حمائل نہین کرتے اور حضرت صاحب شریعت ہین کہ ظلمت ساتھ سیف اسلام کے دور کر دی اور یہی
زبور مین آیا ہی کہ داود علی نبینا و علیہ السلام نے بگریہ و زاری بجناب حضرت باری عرض کیا کہ یارب جلد بھیج ظاہر
پیدا کرنے والے سنت کو لوگ جانین کہ مسیح بشر ہے اور یہ بھی بشر ہے اور یہ دعا داود نے پیش از وجود محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح علیہ السلام کی تھی مراد وہ ہی کہ خداوند احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیج تا لوگونکو جتا وے اور
آگاہ کرے کہ مسیح بشر ہی نہ اللہ مراد داؤد کی یہ ہی کہ لوگ باب مسیح مین دعوی الوہیت کرینگے اور ذکر داؤد علیہ السلام بھی
آیا ہی کہ آنحضرت کو حق تعالی نے برگزیدہ کیا ہی ساتھ راستی و درستی کردار و گفتار کے اور مدد پائی اونسے ظفر اوپر اعدا کے
اور اُسکی امت کو برگزیدہ کیا ساتھ کرامت کے تسبیح کرتے ہین حقتعالی کو اپنی خوابگاہ مین اور تکبیر کہتے ہین ساتھ آوازون
بلند اُنکے ہاتھون مین شمشیرین تیز ہین واسطے انتقام اعدا خدا کے امتون سے کہ عبادت نہین کرتے اُسکی اور قید و بند
کرتے ہین بادشاہ اُن امتونکو ساتھ قید ہونیکے اور انکے اشرافون کے ساتھ طوقونکے اور زبور مین آیا ہی کہ خدا تعالی نے
میمون ہی کہ مراد اُس سی یہ ہی ظاہر کیا ہی تاج مرصع محمود کہ مقصود تاج سے ریاست امامت رکھی ہی اور محمود سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور دوسری مزمور مین آیا ہی کہ وہ مالک ہوتا ہی اور جود و بخشش کرتا ہی دریا سے دریا تک اور انہار سے انقطاع ارض تک بیٹھے
ہین اہل جزائر آگے اُسکے زانوی ادب کے اور چاہتے دشمن اُسکی خاک کو ساتھ زبان کے آتے ہین ملوک ساتھ ہدیون اور تحفون
اپنے کے اور سجدہ کرتے ہین اور سر زمین پر رکھتے ہین اور فروتنی کرتے ہین اُسکے روبرو ساتھ فرمانبرداری و گردن نہی کے خلاص
اندوہ و ستم دیدہ کو اس شخص سے کہ قوی و زبردست ہی اُس ہی اور رہائی دیتی ہی ایسے ضعیف کو کہ اُسکا کوئی نصیر و یاری دہندہ نہین
ہی اور مہربانی کرتی ہی ضعیفون اور مسکینون پر اور درود بھیجی جاتی ہی اوپر اُسکے اور دعا کیجاتی ہی ہر وقت اور ہمیشہ رہیگا
ذکر اُسکا ابد تک و صل جیسے کہ کتب ثلثہ توریت و انجیل و زبور مین وصف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مذکور و مزبور ہے
صحف اور انبیا مین بھی مسطور و مرقوم ہے حتی کہ بیچ صحیفہ حضرت آدم ابو الانبیا کے نقل کیا ہے کہ پروردگار تعالی و
تقدس نے وحی بھیجی طرف آدم علیہ السلام کے کہ مین ہون خدای مکہ اور اہل مکہ کے میرے ہمسایہ ہین اور زائر اور حاجیان خانہ
کعبہ کے میرے مہمان اور کنف عنایت و حمایت اور سایہ حفظ و رعایت میری مین ہین معمور و آباد کرونگا مین وہ خانہ ساتھ
اہل آسمان و زمین کے آوینگے وہان گروہ گروہ پریشان بال غبار آلودہ آواز نکالنے والے لبیک کہنیوالے اور اشک آنکھون سے
گرانے والے اور جو کوئی زیارت اوس گھر کی آوی اور مقصود اُسکا بجز زیارت خانہ کعبہ و رضا و خوشنودی میری کے صاحب
خانہ ہون نہووی ایسا ہووی کہ گویا میری زیارت کی اور میرا مہمان ہوا سزاوار و لائق میرے کرم کے وہ ہی کہ اُسے تکریم کرون نہین
اور محروم نہ چھوڑون اور کام اُس گھر کا ایک پیغمبر کو سونپ دون تیرے فرزندون سے کہ اُسے ابراہیم کہین اور صحف ابراہیم مین
آیا ہی کہ ای ابراہیم تیری دعا شان اسماعیل تیرے فرزند مین مین نے قبول کی اُسپر اور اُسکی نسل پر برکات فائض کرون
مین اور اُس سے ایک فرزند پیدا کرون بہت معظم و مکرم کہ نام اُسکا محمد ہووی اور بلند مرتبہ اور برگزیدہ ہووے اور امت اُسکی
بہتر سب امتون سے اور کتاب حیقوق مین کہ ایک پیغمبر تھے معاصر دانیال پیغمبر منقول ہی کہ کہا لاتا ہے اللہ تعالی اجبال مکہ معظمہ
سے احمد کو کہ پر ہوتی ہی زمین اُسکی تعریف و توصیف سے اور مالک ہوتا ہی سب زمین و گردنون کا اور کتاب مین یہ بھی آیا
ہی کہ ہر آئینہ منیر و روشن ہوتا ہی آسمان بجمال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُسکی روشنی سے اور نہایت کو پہونچتا ہے
کام دین و ملت کا اُسکے زمانہ نبوت مین جیسے قرآن شریف مین آیا ہی الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی
پس پورا کیا مین نے تمھارے واسطے دین تمھارا اور تمام کین تمپر اپنی نعمتین وہب بن منبہ سے منقول ہی کہ مین نے

کہ شعیا نبی مین پڑھا ہی کہ خدا تعالی و تقدس اپنی عزت و جلال کی سوگند یاد کرتا ہی کہ پہاڑون مین جبال عرب پر ایک نور کہ
بھر دے مابین مشرق و مغرب کو اور پیدا کرون مین اولاد اسمعیل سے پیغمبر عربی امی کہ ایمان لاوین اسپر ستارے آسمان کے
اور روئیدگیان زمین کی اور میری ربوبیت اور اسکی رسالت پر سب ایمان لاوین اور اپنے دین آبائی سے بیزار ہون اور پہاڑیان
اور موسی علیہ السلام سے کہا کہ پاکی تجھکو خدا اور تیرے نامونکو تحقیق گرامی رکھا تو نے اس پیغمبر کو کہا انتقام کھینچونگا مین اس کے
دشمنون سے دنیا و آخرت مین ظاہر و غالب کرونگا اسکی دعوت شریعت کے اوپر اور خوار و ذلیل کرونگا اسکے مخالفین شریعت کو اور
بعدل بہشت کیا مین نے اور واسطے عدل داؤد کے برانگیختہ کیا مین نے قسم بعزت اپنی کی کہ خلاص کرون مین بسبب اسکی امتون کو
آتش دوزخ سے آغاز کیا مین نے دنیا کو ساتھ ابراہیم کے اور ختم کیا مین نے ساتھ محمد صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم کے پس جو کوئی
پاوی اسے اور ایمان نہ لاوے اسپر اور اسکی شریعت مین نہ آوے پس وہ خدا سے بیزار ہی و قول او صحیفہ شعیا پیغمبر علیہ السلام مین کہ تجھکو
کا مذکور ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ وہ بندہ محبوب میرا ہی کہ شاد و خرم ہی ساتھ اسکے دل میرا اپنا وہ مختار میرا و برگزیدہ بندہ میرا نفس کی اضافہ
کرتا ہون اسپر روح اور بھیجتا ہون وحی پس ظاہر ہوتا ہی اوسپر امتون کے عدل میان بندہ کہ خندہ نہین کرتا سنی نہین جاتی آواز
اسکی بازار مین بینا کرتا ہی آنکھین اندھون کی شنوا کرتا ہی کان بہرون کے زندہ کرتا ہی دلون مردہ کو دون مین اسے جو
کسیکو نہین دیا احمد کہ حمد کرتا ہی میری حمد تازہ وہ ضعیف و مغلوب نہین کیا جاتا میل و رغبت نہین کرتا ہواے نفس اور
نہین کرتا صالحین کو اور سواے اسکے بہت تعریف و توصیف اسکی مذکور ہی اور یہ بھی آیا ہی اسے تعالی مین خدا کہ معظم و رفیع
وقوی کیا مین نے تجھے بحق اور رکھا مین نے نور امتون کا تو وا کرے آنکھین کورون کی اور غلامی بخشے تو اسیران نفس اور
مقیدان ہوا و ہوس کو تاریکی جہل سے طرف نور ایمان کے اور بھی اسی صحیفہ شعیا مین آیا ہے کہ کہا مجھے پروردگار نے
اٹھ اور دیکھ اور خبر دے جو کہ دیکھا تو پس اٹھا مین اور دیکھا مین نے دو سوار سامنے سے آتے ہین ایک سوار حمار اور
دوسرا سوار جمل کہتا ہی ایک دوسرے کو گرا بابل اور وہان کے بت کہ تراشے تھے ابن قتیبہ کہ علماے متتبع اور متفحص ہی صاحب تصنیف
کتاب ہی اوسنے کہا ہی کہ مراد صاحب حمار مسیح بن مریم ہین باتفاق ہمارے اور نصاری کے پس کیون نہ مراد ہووے صاحب
جمل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہووین اسواسطے کہ سقوط بابل اور وہان کے بتون کا اوپر ہاتھ ہمارے پیغمبر کے
ہوا نہ اوپر ہاتھ مسیح کے اور کہا ابن قتیبہ نے کہ کتاب شعیا مین ذکر مکہ و بیت و حجر اسود کا ہے جب بوسہ دیتے
ہین اور کہا پروردگار نے مکہ کو کہ خوش ہوا ہی عاقر اور نطق کر بتسبیح کہ تیرے اہل بہت ہووین میرے اہل سے
مراد اپنے اہل سے بیت المقدس رکھے ہین بنی اسرائیل و حجاج سے کہ عمار مکہ بہت ہووین انکین سے اور تشبیہ مکہ
بزن عاقر اسواسطے کیا ہی کہ نہ تھا اسمین پہلے مگر اسمعیل کہ اسپر کتاب نہین نازل ہوئی بخلاف بیت المقدس کے کہ
انبیا وہان بہت اور مہبط وحی تھے۔ حاصل کلام صفات آنحضرت و احوال شریف کتب متقدمہ مین بہت ہے کہ اسمین
خفا و اشتباہ نہین یہ نسخہ وغیرہ حاصل اسکا نہین ہوسکتا ہر چند اعداے دین و متبع شیاطین نے نام شریعت
مصطفوی اپنی کتابون سے تغیر و تحریف کردیا ہے باوجود اسکے دلائل و شواہد اسکے ظاہر و باطن ہین آیت
یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون یعنی چاہتے ہین کہ

بجھادین اپنے منہون کی پھونک سے خدا اسکے نور کو حالانکہ خدا اتمام کرنے والا اپنے نور کا ہی اگرچہ مکروہ رکھین کافر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین و حصل مجملاً معلوم ہوا کہ ذکر شریف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتب سالقہ سماویہ مذکورہ مین مسطور ہے اور اہل کتاب کو اسکا علم قطعی حاصل تھا لیکن براہ حسد و عناد و غلبہ شقاوت و خسارت جانکر استنکار و استبعاد کرتے تھے اور تحریف و تغییر دیتے تھے پس اگر اسجگہ بعض حکایات و روایات کہ متضمن اور تبیین و تفصیل اسکی کے ہے لائی جاوین مناسب ہی اگرچہ تطویل کلام ہوتا ہی لیکن ذکر اسکا موجب مزید علم و یقین ارباب دین اور فروق و نشاط محبان سید المرسلین کا ہوتا ہی سو ذکر اسکے سے نہ چاہیے کہ نا مصرع گر ہر چہ بگذرد سخن دوست خوشتر است - ابو سعید خدری اپنے باپ مالک بن سنان سے کہ شہدائے احد سے ہین ناقل ہین کہ کہا آیا مین بنی عبد الاشہل پاس ایکدن واسطے بیٹھنے کے اور حدیث کرون مین اور رہتے تھے ہم اُس ایام مین صلح کرنے والے یہود کے ساتھ پس سنا مین نے یوشع یہودی کو کہ کہتا تھا نزدیک پہونچا ہی زمانہ خروج اُس پیغمبر کا کہ نام اُسکا احمد ہے حرم سے اور ہجرت گاہ اوسکی مدینہ ہے پس آیا مین اپنی قوم کیطرف متعجب قول یوشع سے پس سنا مین نے ایک مرد کو اپنی قوم سے کہ کہتا تھا یوشع قائل اس قول کا نہین بلکہ تمام یہود یثرب یہی کہتے ہین وہان سے باہر نکلا مین تا بنی قریظہ پاس جاؤن کیا دیکھتا ہون کہ وہ سارے مذاکرہ آنحضرت کر رہے ہین اور زبیر باطا نے کہ رؤسا سے یہود ہی کہا ہی کہ ستارہ سرخ نہین طلوع کرتا مگر واسطے خروج و ظہور اُس پیغمبر کے کہ نام اسکا احمد ہے اور اب زمانہ خروج اُسکا عنقریب آیا ہے اور یہ شہر یثرب جائے ہجرت اسکا ہی ابو سعید خدری کہتا ہے کہ بوقت قدوم رسول خدا کے مدینہ منورہ مین قول زبیر یہودی سے خبردار کیا مین نے فرمایا کیا خوب ہوتا زبیر مشرف باسلام ہوتا تاکہ تمام رؤسا یہود اور سارے اُسکے تابع اسلام لاتے اور قتادہ سے روایت ہی کہ کہا کرتے تھے یہود خداوندا اپنی امی کو کہ ذکر اسکا توریت مین ہم پاتے ہین مبعوث فرما تا عذاب کرے کفار عرب کو اور قتل کرے آرزو انکی یہ تھی کہ وہ نبی اُنکے جنس سے ہو بنی اسرائیل مین سے جب مبعوث ہوئے اُنکے غیر سے حسد لے گئے اور کفر و انکار کیا روایت ہی سعید بن زید سے کہ نکلا اسکا باپ بدین عمر طلب و جستجوی دین مین پس آیا ایک راہب کے پاس کہ موصل مین تھا اور زید کو کہا کہ کہان سے آتا ہی تو کہا بیت ابراہیم سے کہا کس چیز کا تو طالب ہی مین نے کہا دین کا کہا راہب نے اُلٹا پھر جا قریب ہی کہ جسکا تو طالب ہی تیری ہی زمین ظاہر ہووے اور یہ زید و عمرو بن نفیل موحدان جاہلیت سے ہی کہ ذبیحہ مشرکون کا کھانا نہ تھا اور اسکا ذکر صحیح بخاری مین ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خدا تعالیٰ نے برانگیختہ کیا اپنے پیغمبر کو واسطے بہشتی کرنے ایک شخص کے اور قصہ اسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن کنیسہ مین تشریف لائے ایک یہودی کو دیکھا کہ توریت اپنی قوم پر پڑھ رہا ہے جب اوپر مقام صفت پیغمبر آخر الزمان کے پہونچا خاموش ہوا پڑھنے سے اتفاقاً گوشہ کنیسہ مین ایک بیمار پڑا تھا اُسنے پوچھا کس واسطے باز رہا تو پڑھنے سے پس رو دیا مثل روتے لڑکے کے اور آیا یہودی پاس اور لے لیا نسخہ توریت اور پڑھی صفت آنحضرت ؐ اور کہا یہ ہے صفت تیری اشہد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ یہی کلمہ جان دی پس فرمایا حضرت نے اپنے یارونکو کہ تیاری تجہیز کرو اپنے بھائی کی اور تھے سو

قریظہ و نضیر و فدک و خیبر کہ پاس تھے صفت آنحضرت اپنے پاس پیش از برانگیختہ ہونیکے اور کہتے تھے کہ مدینہ اسکا دار اسکا ہجرت
جب حضرت متولد ہوئے کہا آج کی رات طلوع کوکب اقبال و لادت باسعادت آپکا ہوا ہی اور جسوقت مبعوث ہونیکا وقت ہوا
منع اور بازندہ کہا انھیں ایمان سے بکرکشی و حسد و عناد نے اور ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اور اُسنے حضرت عائشہ سے رضی
اللہ عنہا سے روایت کی ہی کہ کیونکہ مکہ میں ایک یہودی آرہا تھا جب ولادت تھی وہ یہودی ایک مجلس قریش سے
بیٹھا تھا کہا آیا آجکی رات تمھارے بیچ میں کوئی لڑکا وجود میں آیا ہی کہا ہم نہیں جانتے کہا دیکھو اور دریافت کرو
معشر قریش اور تحقیق کرو میری اس خبر کو کہ پیدا ہوا ہی آج رات کو پیغمبر اس امت کا احمد درمیان دونوں شانوں اُسکے
ایک علامت ہی کہ اسمین بال ہیں لوگونکی زبانی معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عبد المطلب کے گھر رات کو ایک لڑکا پیدا ہوا ہی اسکا
نام محمد رکھا ہی پس آکر یہودی کو خبر دی اسنے کہا مجھے لے چلو پس لیگئے اُسے آمنہ پاس دیکھا یہودی نے علامت کو پشت
مبارک میں اور بیہوش گر پڑا جب ہوش میں آیا پوچھا سبب بیہوشی کا کہا اب نبوت بنی اسرائیل میں سے اور کتاب اُنکے
ہاتھ سے گئی یہ ایسا مولود ہی کہ انھیں مارےگا اور ہلاک کریگا اب نبوت عرب میں آئی تم خوش ہوا ای معشر قریش اور خبردار ہو قسم
قسم تمھارا غلبہ و سطوت ہوگا مشرق سے مغرب تک اور اسی طرح ابوہریرہ اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما سے خبرین
مولد شریف اور دعوی نبوت زبانی یہود و راہبوں کے بانجا رشتی ثابت و متحقق ہیں اور جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ جسوقت
بھیجے حقتعالی نے اپنے پیغمبر کو اور ظاہر و ہویدا ہونا اسکے امر کا مکہ میں اتفاقاً گیا شام میں جب پہونچا تھا جب بصرہ
میں پہونچا میرے پاس ایک جماعت نصاری کی آئی اور کہا تو مکان حرم سے ہے میں نے کہا ہان پوچھا پہچانتا ہی تو صورت
اس پیغمبر کی جسنے دعوت نبوت کیا تم میں سے میں نے جواب دیا کہ پہچانتا ہوں پس میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی دیر میں لے گئے
اور کہا نظر کر آیا ان صورتوں تماثیل میں بشکل اس مدعی نبوت کی تم میں پیدا ہوا ہی کوئی صورت ہی پس نگاہ کی میں نے اُن
صورت حضرت کی اُن صورتونمیں نہ دیکھی بعد ازان لائے مجھے ایک اور دیر میں کہ وہان بھی تصاویر کشیدہ نسبت
اولی تھیں میں کہا دیکھ آیا پاتا ہے تو صورت اُسکی اس جگہ پس نگاہ کی میں نے پائی صورت و صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ دونون زانو حضرت کے پکڑے ہوئے ہیں کہا صفت حضرت پہچانی میں نے کہا البتہ پوچھا
کیا یہ شخص کہ دونون زانو پکڑے ہی اسے بھی پہچانا کہا میں نے ہان یہ یار و خلیفہ اُسکا ہی بعد اُسکے میں نے کہا مجھے خوف ہی کہ
مبادا قریش اسے مار ڈالیں کہا خدا کی قسم اسے نہ مار سکینگے وہ پیغمبر آخر الزمان ہی غالب کریگا اُسے خدا تعالی سب پر اور
صفیہ بنت حیی بن اخطب یہودی سے کہ امہات المومنین میں روایت ہی کہ جسوقت قدوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
نزول انکے قبا میں گیا میرا باپ حیی بن اخطب اور میرا چچا ابو یاسر بن اخطب بگاہ تاریکی سب میں حضرت کے پاس
اور نہ آئے یہان تک کہ ہنگام شام ہوگیا جسوقت گھر میں پہونچے کسل و غم و اندوہ گھر میں پہونچے اور میں چھوٹی تمام
اولاد تھی نزدیک انکے بیعادت مالوف اُن پاس گئی یہانتک زیر بار غم و اندوہ شکستہ و محزون تھے کہ اصلاً و مطلقاً
میری طرف متوجہ و ملتفت نہوے اثنائے اس حال میں چچا نے میرے باپ سے پوچھا آپ ہو آیا یہ مرد وہی ہی پیغمبر
آخر الزمان جو کہ نعت اُسکی توریت میں میں نے پڑھی ہی میرے باپ نے چچا سے کہا نعم واللہ وہ ہی ہان سوگند

یہود او وہی ہی کہا کہ تجھے یقین ہے کہ وہ وہی ہے کہا قسم بخدا یقیناً وہی ہے پوچھا کہ نسبت اُسکے تو اپنے دل میں کیا پاتا ہے
محبت یا عداوت جواب دیا کہ عداوت واللہ جبتک میں زندہ ہوں عداوت سے باز نہیں رہنے کا پس دونوں شقی ازلی
بعداوت آنحضرت گرفتار ہی وبال ونکال ابدی ہوئے نعوذ باللہ من ذلک اور یعنی ان اشقیا جہنم او اسکے سبب و نفاق کو
وسیلہ جمیع و اخذ حطام دنیاوی اور ریاست فانیہ نجات سمجھ کر بہ اسفل السافلین گئے اور بعض علما و احبار یہود کہ سابقاً
رحمت ازلی نے ناصیہ اقبال اُنکے پر حروف سعادت انکی انتہا طرف دین اسلام ہے کہ مبادرت کی اور احراز دولت
سعادت حاصل کیا جیسے کہ عبد اللہ بن سلام اور امثال اُسکی رضی اللہ تعالی عنہم اور مخیریق کہ حبر او عالم و غالب و کثیر
المال تھا ہمیشہ منتظر تھا جب روز جنگ احد ہوا کہا اے معشر یہود بخدا تم جانتے ہو کہ نصرت اور یاری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
تم سب پر واجب و حق ہے پس چاہئے حاصل کرو اس سعادت کو کہا آج یوم السبت یعنی روز شنبہ ہے مخیریق نے کہا کہ کچھ مانع نہیں پس مسلح
ہو کر آپ نکلا اور ایمان لایا اور شہید ہوا اور وصیت کیا کہ اگر میں مارا جاؤں اس جنگ میں سارا مال میرا واسطے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہے جو کچھ چاہیں کریں جیسے چاہیں پس مارا گیا وہ رضی اللہ عنہ پس وہ مال حضرت کے قبضہ میں آیا
اکثر صدقات اُس مال سے فرماتے تھے اور قصہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا حضرت کی طلب میں ہاتھ سے خبر بعثت میں بہم
اور ایک روایت میں زیادہ اُس سے اور دیکھنا منتظر مقصود کا مشہور ہے بخوف کثرت اخبار آمیز نہ ہوئے الا بقدر المقدار و سے کفی
فصل ۳ ذکر فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کہ مشترک ہیں درمیان حضرت اور دوسرے انبیا میں اور فضائل
کمالات مخصوصہ کہ جنمیں کوئی سہیم و شریک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا و آخرت میں نہیں جاننا چاہئے کہ حق جل و
علا نے جواہر نفوس مختلف پیدا کئے ہیں بعضے نہایت مرتبہ صفا اور غایت نورانیت میں اور بعضے متوسط اور بعضے
غایت کدورت و ظلمانیت میں اور ہر قسم میں مراتب و درجات متفاوت نفوس انبیا علیہم السلام سارے صاف و نکو
و جید تر اور بدن اُنکے بھی پاک تر نقصان اور علیم ترکیب سے نسبت باقی نفوس بشریت کے اور باوجودیکہ سب ایسے کمال
میں افضل اور اپنے غیر سے فاضل و کامل ہیں لیکن انمیں بھی تفاضل و تفاوت حاصل ہے اور سیدنا و شفیعنا محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سب سے اصح و اعدل مزاج ہیں اور اتم و اسلم بدن ہیں - اور اصفی و ازکی روح میں اور اکمل و
اعلی اخلاق میں اور الطف و اشرق نور میں اور کچھ خلاف نہیں کہ حضرت افضل البشر اور سید اولاد آدم افضل الناس منزلت میں
اور اعلی الناس درجہ میں اور جو کچھ اور انبیا کو حاصل تھا آپکو بھی مثل اسکے یا زیادہ اُس سے حاصل اور وہ جو آنحضرت کو
حاصل انھیں نہیں حاصل - آدم علیہ السلام کو دی گئی یہ فضیلت کہ حق تعالی نے پیدا کیا انھیں ساتھ قدرت اپنی کے اور
نفخ روح انمیں کیا اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام ویسے گئے یہ کہاں کہ متولی شرح صدر انکا ہوا خود ذات باری عز اسمہ
سے اور رکھا اسمیں ایمان و حکمت پس متولی ہوا آدم سے خلق وجودی کا اور ہمارے پیغمبر سے خلق نبوی کا اور سجود ملائکہ
آدم کو کہ حقیقت میں وہ سجدہ واسطے نور محمدی کو تھا جو ہر روح میں اور ظاہر کرنا اُس نور کا طلیعہ شریف میں
اور تشریف و تکریم حضرت ہے پس آیت ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یعنی بیشک خدا
اور اُسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اوپر نبی کے اتم و اجمع ہے تشریف آدم سے سجود ملائکہ اسواسطے کہ حق تعالی

ساتھ ملائکہ کے شریک سجود تھا کہ حقتعالی پر جائز نہین اور صلوۃ و سلام مین شریک بلکہ مقدم فرشتون پر اور سجود ملائکہ پر
تعظیم و تشریف ایک مرتبہ اور صلوۃ و سلام مین اضافہ انوار رحمت و اسرار قدس دائم و مستمر و متجدد ہے جمیع اہل ایمان اور مومن
اس اشتراک مین مامور ہین اور فضیلت تعلیم اسمای آدم کو اسکا بیان دیلمی نے مسند الفردوس مین حدیث ابو رافع سے یون کیا
ہے کہ حضرت کی امت با اولین آپ پر متمثل کی گئی ہے اور سب کے نام تعلیم کر دیے گئے ہین جیسے کہ آدم کو تعلیم اسما
فرمائی ایسی ہی حضرت کو ساتھ زیادتی ذوات و مسمیات کے اور شک نہین کہ رتبہ مسمیات رتبہ اسماے زیادہ ہے یہان
دونون موجود اور ادریس علیہ السلام کے حق مین فرمایا آیت ورفعناہ مکانا علیا یعنے اٹھایا اور دیا
ہمنے اُسے مکان بلند اور حضرت کو شرف و مقرب بمعراج فرمایا کہ یہ مرتبہ کسی اور کو بجز حضرت نہین عطا فرمایا اور نوح
علیہ السلام اور جو شخص کہ اُسکے اوپر ایمان لائے تھے طوفان غرق سے نجات بخشی اور حضرت کی امت کو عذاب نازل
کیے گئے آسمان سے قال اللہ تعالی وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنے اور نہین اللہ کہ عذاب
کرے انھین حالانکہ ہو تو انمین موجود- امام فخر رازی اپنی تفسیر مین لائے ہین کہ اکرام حقتعالی کا نوح کو یہ تھا کہ نگاہ رکھا
سفینہ انکا پانی پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس سے عظیم تر چنانچہ روایت کی گئی ہے کہ تھے آنحضرت صلعم
ایک دن کنارہ آب پر اور بیٹھا تھا عکرمہ بن ابی جہل آنکر پس کہا عکرمہ نے اگر تو دعوی نبوت مین سچا ہے تو بلا اُس پتھر کو کہ دوسرے
کنارہ پر ہے پانی کے تا شنا کرے اور نہ ڈوبے اور اسطرف چلا آوے پس اشارہ فرمایا آنحضرت نے تا منقلع ہوا پتھر اپنے
مکان سے اور شناوری کی اور آگے حضرت کے آکر کھڑا ہوا اور شہادت دی آپکی رسالت و نبوت کی اور فرمایا حضرت
نے آیا خاطر جمع ہوئی تیری ای عکرمہ کہا اس پتھر کو کہو تا رجوع کرے جہان سے آیا ہے پس شناکی سنگ نے اور گیا جسجگہ کہ تھا پس شنا کرنا سنگ کا
اور نہ ڈوبنا اسکا پانی مین عظیم تر و عجیب تر ہے قائم رہنے کشتی سے پانی کے اوپر اور نہ ڈوبنا اُسکا خاصیت چوب ہے اور برد و سلام
ہونا نار نمرودی کا ابراہیم صلوۃ اللہ و سلامہ کے اوپر اس سے عجیب و غریب نہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر نار حرب کفار
کا اطفا و خاموش ہونا کما قال اللہ تعالی کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاہا اللہ یعنے کہ فرمایا خدا تعالی نے جسوقت افروختہ
کرتے کفار آتش واسطے جنگ کے سرد کرتا اسے پروردگار اور ہر چند چاہتے کہ سرد کرین نور دین ساتھ نار کفر کے پس اباوانکار لایا
اللہ جبار و قہار مگر یہ کہ تمام کرے اپنا نور اور سرد کرین نار شرور اور لیوے واسطے محمد کے سرور و ظہور آیت ویابی اللہ الا
ان یتم نورہ ولو کرہ الکفرون یعنی اور انکار کرتا ہی خدا مگر یہ کہ پورا کرے اپنا نور اور اگرچہ مکروہ جانین کافر- اور مذکور ہے
شب معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دریای آتش پر گذری کہ حکما اُسے کرہ نار کہتے ہین اور سلامت و محفوظ رہے بال اُس سے
اور روایت کیا ہی نسائی نے کہ محمد بن حاطب نے کہا کہ ایام طفولیت مین میرے اوپر دیگچہ جوشان آن پڑی تھی اور تمام پوست
میرے بدن کا سوختہ ہو گیا پس لے گیا مجھے میرا باپ حضرت کے پاس اور ڈالا آپنے میرے بدن پر کہ جل گیا تھا آب دہن مبارک
اور کہا اذہب الباس رب الناس یعنے لیجا اور دور کر بیماری کو ای پروردگار آدمیون کے پس شفا پائی مین نے گویا کوئی آفت
مجھے نہ پہونچی تھی اور وہ ابراہیم علیہ السلام کو ساتھ خلعت خلت کے ممتاز کیا حضرت کو ساتھ مقام محبوبیت کے مقام محبت بالاتر
مقام خلت سے ہی اور اختصاص ساتھ شفاعت عام برگزیدہ کیا اور بعض کہتے ہین کہ آن حضرت جامع مقام خلت و

محبت ہین اور خلت حضرت کی ارفع واکمل وافضل واعلی خلت ابراہیم سے اور تحقیق اس کلام کے آخر بیان تخصیص آنحضر
بفضائل آنحضرت ہین آویگی انشاء اللہ تعالی اور ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کو کہ بکسر اصنام موصوف ہین کہ ساتھ تبر کے
انکو توڑا سیدنا ومولانا ومولی الثقلین نے اصنام منصوبہ دیوار ہای کعبہ کو بادشاہ ایک چوب کے اور یہ نہین مگر ساتھ قوت
ربانیہ اور قدرت الہیہ کے اور گویا آیت جاء الحق وزہق الباطل یعنے آیا حق اور گیا باطل اور یہ ابراہیم
علیہ السلام کو جو ساتھ بنا بیت الحرام شرف حاصل ہوا حضرت کو ساتھ وضع حجر اسود کے اس مقام مین جیسے کہ قضیہ بنای قریش
مین مذکور ہے اور جو موسی علیہ السلام کو عصا دیا گیا وہ سانپ بن جاتا تھا لیکن اسے نطق نہ تھا ہجر سے حضرت کی جدائی
مین رونا و فریاد کرنا چوب ستون کا کہ مسجد مین تھا زیادہ فضل و بزرگی رکھتا ہی کہ قصہ اسکا باب معجزات مین آویگا اور امام
فخر رازی نے اپنی تفسیر مین بیان کیا ہی کہ ایک دن ابوجہل لعین نے چاہا کہ حضرت کو بضرب سنگ مجروح و خستہ کرے کیا
دیکھتا ہی کہ کتفین شریفین کے اوپر دو اژدہے ہین مارے ڈر کے بھاگا اور روشنی ید بیضای موسوی کہ اسکے نور سے چشم
بینندہ خیرہ ہوتی تھی ذات حضرت سر سے قدم تک نور ہی تھی کہ دیدہ حیرت جمال باکمال حضرت مین خیرہ ہوتا تھا اور
مثل ماہ وآفتاب تابان و درخشان اگر نقاب حجاب بشری مین وہ نور احمدی مستور و محجوب نہوتا کیا تاب طاقت کسی مین
کہ نظارہ حسن وادراک ادہر نظر کرتا اور قتادہ بن النعمان نے کہ صحابہ کرام سے ہین ایک رات نماز عشا حضرت کے ساتھ ادا کی
اس رات تاریکی ابر و باران بہت تھا حضرت نے شاخ خرما انکی ہاتھہ مین دی اور فرمایا اسے لیجا روشنی بخشیگی آگے سے
اور پیچھے سے بمقدار دس گز اور جب گھر مین آیا وہ مار سیاہ معلوم ہوگا اسے مدکر باہر ڈال دینا روایت ابونعیم اور صحیح بخاری
اور کتابون مین مذکور ہے کہ عباد بن بشر اور اسید بن حضیر شب تاریک مین بملازمت شریف آئے اور ہر ایک کے ہاتھہ مین عصا
تھا پس روشن ہوا عصا کہ ہاتھہ مین ایک کے ان دو سے تھا کہ اسکی روشنی مسافت راہ وقوع مین آیا اور جب جدا ہوے
عصا کہ دوسرے شخص کے ہاتھہ مین روشن ہوا اور بخاری تاریخ مین اور بیہقی اور ابونعیم حمزہ اسلمی سے لائے ہین کہ
تھے ہم ساتھ حضرت کے ایک سفر مین پس متفرق و جدا ہوئے ہم رات اندھیری مین روشن ہوئین میری انگلیان تا
سب اس روشنائی مین جمع ہوئے اور ایک کوئی ہلاک نہوا اور انگلیان میری روشن تھین اور حدیث مین آیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو واسطے دعوت اسکی قوم کے بھیجا تھا اسنے ایک نشان چاہا کہ حجت ہو
اسے پس حضرت نے انگشت شریف اسکی دونون آنکھون مین ماری اس جگہ سے ایک سفید اور نور پیدا ہوا پس اس
صحابی نے عرض کیا کہ مجھے خوف ہی کہ لوگ برص نہ خیال کرین پس نقل کیا اسے حضرت نے ساتھ تازیانے اسکے کہ اور یہ
حدیثین دلیل ہین حضرت کی نورانیت پر اور سرایت نورانیت حضرت تھا دامان درگاہ مین اور شگافتہ ہونا دریا کا واسطے
موسی علیہ السلام اور شق القمر اس سے زیادہ تر ہے کہ وہ تصرف عالم ارض مین ہی اور یہ تصرف عالم سماء مین اور فرق
دونون مین ظاہر ہے فالفرق بینہما واضح اور بہت روایتون مین آیا ہے کہ درمیان آسمان و زمین
کے ایک دریا ہی کہ تمام اسکا مکفوف ہے اور دریای زمین اسکی نسبت حکم ایک قطرہ کا رکھتا ہے نسبت ساتھ بحر محیط کے
ایسا دریا منشق و شگافتہ ہوا واسطے حضرت کے شب معراج مین یہ امر بہت بڑا ہی انفلاق بحر سے واسطے موسی علیہ السلام کے

اور وہ جو موسی علیہ السلام کو معجزہ ملا پتھر سے اور بہنا چشمون کا اس سنگ سے دیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انفجار آب کے
اصابع مبارک سے اور یہ اس سے ابلغ و اکمل ہے اسواسطے کہ سنگ جنس مین سے ہے کہ پانی نکلتے ہین اُس سے چشمے بخلاف دان کے چشمون
کے گوشت پوست سے اور وہ جو فرمایا حقتعالی نے وکلم اللہ موسی تکلیما یعنی اور کلام کیا حقتعالی نے موسی سے ساتھ
کلام کرنا مشرف ہوئے حضرت ہمارے اس سے زیادہ شب اسری مین دونون کے ساتھ اور یہی مقام مناجات حضرت فوق
سموات علی و سدرۃ المنتہی ہے اور مقام مناجات موسی علیہ السلام طور سینا اور وہ جو دیگئی ہارون علیہ السلام کو فصاحت
لسانی جیسے فرمایا ہے واخی ہرون ہو افصح منی لسانا یعنی میرا بھائی ہارون فصیح تر ہے فصیح تر ہے مجھسے بزبان
کے عطا ہوئی ہمارے حضرت کو بھی فصاحت و بلاغت کہ بالاتر اس سے بلکہ مانند اسکے مقدور نہین اور فصاحت ہارون کی
غایت اسکی عبرانی مین اور عربی زبان عبرانی پر فصیح ہے اسیواسطے موسی علیہ السلام نے افصح منی کہا انہ افصح ... اور
زبان موسی علیہ السلام مین لکنت تھی جیسے کہ قصہ اسکا مشہور ہے اور یوسف علیہ السلام کہ بشطر حسن شہرت رکھتے ہین ہمارے
حضرت مین تمام حسن جمال و صباحت و لمعان وجہ تھا کہ اور نہین تھا اور تعبیر رویا و تاویل منام کہ حضرت یوسف علیہ السلام
کو عنایت ہوئی تھی اس سے تین خبرین منقول و معلوم ہین ایک انہین سے دیکھنا کواکب و شمس و قمر کا سجدہ کنندہ واسطے اپنے دوسرے
رؤیا صاحب السجن کا تیسرا خواب بادشاہ کا اور حضرت کے فضائل و خبر الغیب اس باب مین زیادہ از حد و عد ہین جو کوئی
تصفح اخبار و تتبع آثار کرے اسے بخوبی معلوم ہووے اور وہ جو داؤد علیہ السلام کو دیا گیا تھا ملین حدید کہ لوہا سب
نرم ہوجاتا تھا اور چوب خشک انکے ہاتھ مین سبز اور برگ آور ہوتی تھی۔ شاۃ ام معبد کہ بہت دبلی و نزار و خشک ہو گئی
تھی ببرکت دست مبارک شیر اسکی پستانون مین جاری و فراوان ہوا اور یہ زیادہ تر ہے عادت سے یہ بھی گویا ایک طرح کی
سخت چیز کا نرم کرنا ہے اور آپ کے واسطے بھی سنگ سخت نرم ہو گیا ہے۔ حافظ ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ جب حضرت
داخل غار ہوئے اور سر مبارک و نکیا طرف سنگ کے تا پنہان کرین اپنے جسم شریف کو پس نرم کیا حقتعالی نے سنگ کو تا کہ
سر مبارک غار مین اور استراحت حاصل کیا ساتھ سنگ سخت کے پس نرم ہوا واسطے حضرت کے اور اثر کیا بازوے شریف نے اسمین
اور ہوا صخرہ بیت المقدس مثل خمیر کہ باندھا اسکے ساتھ اپنا دابہ اور تسبیح کی جبال نے داؤد کے ساتھ اور تسبیح کی سنگ
نے دست شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور وہ دیا گیا سلیمان علیہ السلام کو کلام طیر اور تسخیر شیاطین و ریح
و ملک کہ نہین دیا لیا ہے ویسا کسیکو دیا ہمارے سید سلطان پیغمبر آخر الزمان کو مانند اسکے اور زیادہ اسسے اما کلام طیر
کہ فرمایا وعلمنا منطق الطیر یعنی اور سکھائی گئی ہمکو بولی جانورونکی سخن کیا حضرت کی ساتھ سنگ نے اور تسبیح کی اور یہ حق
اسکے حصی سنے کہ جماد ہے اور یہ اعلی و اغرب ہے کلام طیر سے اور کلام کیا حضرت کے ساتھ ذراع شاۃ مسمومہ نے اور
کلام کیا آہو نے اور شکایت کی شتر نے جیسے کہ باب مین آویگا اور روایت کیا گیا ہے کہ ایک طائر آیا اور گرد سر مبارک پھرا اور
کچھ سخن کہا آپ نے فرمایا کہ ستایا ہے کسی نے تم مین سے اس طائر کو ساتھ اسکے بچون کے چاہئے کہ پھیر دو اسکی طرف بچون
اسکی اور قصہ کلام گرگ حضرت کا مشہور ہے اور ریح کہ لیجاتی تھی تخت سلیمان کا جس جگہ کہ ارادہ کرتے تھے اعتبار نہین
حضرت کو براق عنایت ہوا تھا کہ شریف تر ریح سے بلکہ تیز تر برق خاطف سے کہ لیگیا حضرت کو فرش سے عرش تک

ایک ساعت میں او مسخر کی گئی ہی واسطے سلیمان علیہ السلام کی زمین تا دیکھا مشارق و مغارب ارض کو اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کی گئی اور گرد لائی گئی واسطے انکے تا دیکھا مشارق و مغارب ارض کو اور امت کے مغارب کو اور تسخیر شیاطین کہ حدیث صحیح میں آیا ہی کہ سامنے آیا حضرت کے شیطان نماز کے اندر پس قدرت عطا فرمائی اللہ تعالیٰ نے حضرت کو اُسکے اوپر اور چاہا کہ اُسے باندھ دین ساتھ ایک ستون کے ستونون مسجد سے کہ بازی کرین اسکے ساتھ لڑکے کوچہ کے اور وہ جو دیے گئے عیسیٰ علیہ السلام ابرای اکمہ وابرص واحیای موتی اور دیے گئے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رد کی آنکھ ابوقتادہ کی کہ باہر نکل پڑی تھی پس ہو گئی بہتر اُس سے کہ پیشتر تھی اور روایت کی گئی ہے زن معاذ بن عفرا برص رکھتی تھی پس شکایت اس امر کی حضرت پاس لائی حضرت نے جو بدستی سے مسح اُسپر فرمایا پس دور کیا حقتعالیٰ نے برص اُسکا نقل کیا اُسے مواہب لدنیہ میں امام محمد نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ایک قصہ ایک مرد کا نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مین ایمان لاتا ہون اگر زندہ ہو جاوے یہ میری بیٹی مردہ پس جناب محمد مصطفیٰ اُسکی قبر پر تشریف لائے اور کھڑے ہوئے اور ندا کی یا فلانہ اُسکی قبر سے آواز آئی لبیک وسعدیک یا رسول اللہ الحدیث احیاء موتی جناب آن سرور سے مواضع متعددہ واقع ہوا ہی کہ باب معجزات مین آویگا غرضکہ وہ جو فضائل وکمالات ومعجزات تمام انبیا و رسل میں تھے وہ سب ذات شریف میں موجود تھے بیت۔ خوبی و شکل و شمائل حرکات و سکنات ۔ انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری وصل یہ فضائل و معجزات کہ مذکور ہوئے مشترک ہے درمیان انبیا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیکن وہ فضائل کہ مخصوص بذات شریف ہین اور خصائص نبوی کہتے ہین خارج حد و عد حضرت سے ہین لیکن وہ جو قید ضبط مین محصور ہین مذکور ہوتے ہین ۔ خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قسم ہین ایک قبیل احکام شرع سے اور دوسرے قسم صفات اور احوال و معجزات سے اور بعضون نے کہا ہی کہ تکلم قسم احکام مین اور بحث کرنا اس سے بیفائدہ ہے اور متعلق نہین ہی اب اُسکے ساتھ کوئی حکم وہ ایک امر ہی کہ گذرا اور صواب یہ ہی کہ فائدہ اُسپر مترتب ہی اول علم حال شریف حضرت کے اور تحقیق وہ ایک سعادت اور ایک نوع کمال ہی کہ اتباع و اقتدا اوپر اسکے موقوف ہی جب تک کہ پہچانا جاوے عمل اسپر نہین کیا جاتا پھر یہ قسم چار قسم ہے قسم پہلی وہ جو مخصوص آپ کے ساتھ ہی واجبات سے اور حکمت اُسمین زیادتی قرب و درجات ہی جیسا کہ وجوب نماز ضحی مین بیچ ایک قول کے اور صواب اُسکے خلاف ہی اور قول عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبح سبحۃ الضحی محمول اسی نماز پر ہی یعنی نہین دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسبیح کرتے تسبیح ضحی اور جیسے کہ نماز تہجد حضرت کے اوپر فرض تھی اور بعضون نے کہا کہ امت کے اوپر بھی فرض تھی پس منسوخ ہو گئی انسے جیسے مسواک اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت مامور بوضو تھے واسطے ہر نماز کے جب شاق و دشوار آیا آپپر مامور ہوئے بمسواک واسطے ہر نماز کے اور حدیثین اور بھی شان مسواک مین آئی ہین کہ دلائل انکے وجوب قطعی پر نہین اور قسم دوسری خصائص آنحضرت حرمت مین یعنے احکام کہ حضرت پر حرام ہین انکے غیر پر حرام نہین جیسے کہ تحریم زکوۃ اور تحریم صدقہ اوپر قول صحیح و مشہور کے منصوص بقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انا لا ناکل الصدقۃ یعنی ہم نہین کھاتے صدقہ ۔ روایت کیا اسے مسلم نے پس بعضون نے نزدیک

امتناع اکل سی جہت حرمت ہی اور بعضون کے نزدیک تنزیہی بہرحال امتناع اکل صدقہ سے خواہ تحریماً خواہ تنزیہاً خصائص حضرت سے ہے
جیسے جیسے کہ تحریم زکوۃ آل و موالی حضرت پر اور جیسا کہ کھانا چیز کریہ الرائحہ کا مانند سیر و پیاز کے احادیث میں آیا ہے
اور جیسے کہ تحریم نکاح کتابیہ اسواسطے کہ ازواج مطہرات حضرت امہات المومنین ہین اور زوجات حضرت بہشتی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعز و اشرف ہین اس بات سے کہ رکھین نطفہ پاک اپنا رحم کافرہ مین اور جیسے کہ تحریم نکاح
امتہ مسلمہ لیکن تسری یعنی کنیز کرنا جائز ہے باتفاق قسم تسری وہ کہ مخصوص ہے آنحضرت کے ساتھ مباحات سے
جیسے کہ نہ ٹوٹنا وضو کا ساتھ نوم کے اور بعضون نے کہا ہی یہ حکم عام ہے سب انبیا علیہم السلام کو اور جیسے کہ اباحت صلوۃ
بعد العصر اور جواز نماز تراویح پر راحلہ کے باوجود وجوب وتر اور نماز جنازہ اوپر غائب کے نزدیک حنفیہ کے اور شافعی کے نزدیک عام
ہے ساری امت کو اور صوم الوصال کی تحقیق اسکی باب الصیام مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور اباحت نظر باقتناب اور جواز خلوت
اجنبیہ اور اسجگہ کلام ہی کہ اسکے محل مین مذکور ہوگا اور نکاح زیادہ چار عورتون سے اور اسیطرح اور انبیا کو اور نو سے زیادہ ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسمین خلاف ہی اور جواز نکاح بہ ہبہ جانب زن سے کہ بخشے ایک عورت آپ نفس کو اور مہر طلب کرے بغیر ولی
و شہود کے نسبت بآنحضرت اور نہ انکے غیر کے اور آنحضرت کو جائز تھا کہ تزویج کرین کسی عورت کی بدون اذن اسکے اولیا کے اور
نکاح زن بے رضای زن اور اگر رغبت فرماتے حضرت طرف نکاح کے کہ شوہر نہین رکھتی لازم ہوتا تھا اس عورت کو اور اجابت اسکی
اور حرام ہوتی تھی دوسرے پر خواستگاری اسکی اور اگر شوہردار ہوتی واجب ہوتا شوہر پر طلاق دینا اسے اور اس جگہ
امتحان ایمان اس شخص کا تھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یومن احدکم حتی اکون احب
الیہ من نفسہ وولدہ والناس اجمعین یعنی مومن نہین ہوتا ایک تم مین سے یہانتک کہ ہوون مین محبوب طرف اسکے
اسکی ذات اور اہل اور اولاد اسکی اور سب آدمیون سے اور اسیواسطے واجب تھا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
فانا النبی اولی بالمومنین من انفسہم پس تحقیق نبی بہتر ہی مومنین کو انکی ذاتون سے اور مصداق اسکا قصہ زید و زینب کا ہے
اور حاصل اس قصہ کا یہ ہی کہ حقتعالی نے تزویج کیا زینب کو پیش خود حضرت کے ساتھ اور بڑائی کراہت اسکے ولی زید مین اور حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈرتے تھے اسکے اظہار سے تا ضعیف الایمان ورطہ ہلاک مین نہ پڑین وحی نازل ہوئی جانب حقتعالی
سے کہ تو خدا سے ڈر اور خلاف اسکے امر کے نہ کر لوگون سے خوف اور ترس بیفائدہ ہی پس تزویج فرمایا آنحضرت نے اور
اپنے گھر مین لائے اور بعضے مفسرون اور ارباب سیر کو اس مقام مین کلام ہی کہ نہین لائق بمنصب نبوت اور اہل تحقیق نے اسکو
زلالت مفسرین سے شمار کیا ہی اور قصہ یوسف علیہ السلام کا ساتھ زن عزیز یعنی زلیخا کے اور قصہ داود علیہ السلام ساتھ زن
اوریا کے اور مقرر کرنا عتق کا بجای مہر جیسے کہ مقدمہ صفیہ مین واقع ہوا اور وجوب نفقہ زوجات مین حضرت کے اوپر اختلاف
ہے۔ نووی نے کہا صحیح وجوب ہے اور واجب نہ تھا حضرت پر رعایت قسم زنان نزدیک اکثر علما سے حنفیہ
بھی اسیطرف گئے اور وہ جو حضرت بہ نسبت ازواج رعایت فرماتے تھے بطریق تفضل تھا بہ سبیل سوال و جواب اور یہ
حلال ہونا حضرت پر جمع درمیان زن و عمہ و خالہ کے وہ وجہ ہین نہ ہمشیر و مادر و دختر ہین کہ یہ درست نہین اور اہل
تحقیق نے کہا ہی کہ مرجع ان سب خصائص کا اسطرف ہی کہ نکاح آپکے حق مین حکم کنیزی رکھتا تھا یعنی کنیز کی اسواسطے

کہ سب بارہ ہو جورت حکم وارد غلام حضرت بین تھے اور مباح تھا حضرت کو کہ بین مال غنیمت سے پیش از قسمت جو چاہین لونڈی و شمشیر وغیرہ سے اور مباح تھا حضرت کو قتال مکہ مین اور دخول مکہ مین بے احرام کہ تحقیق اور تفصیل اُسکے باب فتح مین آویگی انشاءاللہ تعالی اور خصائص حضرت سے حکم کرین ساتھ علم اپنے کے اور حکم کرین اپنے واسطے اور اولاد اپنی کے گواہی دیوین واسطے نفس اپنے کے اور ولد اپنے کے اور شتم اور لعن اُنکا قربت و رحمت اور مباح تھا خاص حضرت کو کہ قسمت کرین اراضی پیش از فتح کہ مالک الملک نے مالک کر دیا تھا حضرت کو تمام اراضی و ممالک کا رکھا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت کو جیسا کہ اختیار قسمت ارض جنت حاصل ہووی پس قسمت ارض دنیا بطریق اولی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصل اور خصائص سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ قبیل احکام سے نہین بلکہ قبیل صفات و احوال سے ہین لاتعد و لاتحصی ہین خصوصاً صفات و احوال باطن کہ علم کسی فرد انسانی کا اُنکی کنہ کو نہین پہونچا اور بعد کو ران بعض صفات کا ظاہر ہے کہ علما نے انکا شمار کیا ہے اور معجزات سارے اسی قبیل سے ہین کہ کسی ایک انبیا علیہم السلام سے ظاہر نہین ہوئے لیکن اُنکے واسطے جدا باب وضع کیا گیا از جہت عظمت و کثرت اُنکی اور فضیلت اعلی و اکمل حضرت کی وہ ہی کہ پروردگار تعالے نے اُنکی روح پیشتر ارواح خلائق سے پیدا کی اور ارواح سائر مکونات کی اُنکی روح مبارک سے منشعب کین اور سبکو آپکے نور سے پیدا کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی تھے اور آدم ہنوز درمیان روح و جسد جیسیکہ روایت کیا ترمذی نے ابوہریرہ رض سے اور عالم ارواح مین بھی فیض بارواح انبیا روح سید وری سے پہونچا تھا اور جب تک کہ آفتاب روح حضرت پردہ غیب مین تھا کواکب ثواقب حضرات انبیا کہ مستور نور حضرت مین تھے ظہور کیا اور جب آفتاب عالمتاب نبوت حضرت نے ظہور کیا سب مجے و مخفی ہوئے بعینہ جیسے رات مین با وقت طلوع آفتاب کے اور ابوہریرہ نے روایت کیا ہی کہ حضرت نے فرمایا مین اول انبیا پیدائش مین ہون اور آخر اُنکا بعثت مین اور فضائل مخصوصہ حضرت کے سے وہ ہی کہ جوامع الکلم عطا کیے گئے کہ مراد اُنسے کلمات مختصر شامل و حاوی معانی کثیرہ کو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول اس شخص کے ہین کہ لیا گیا اس سے میثاق روز الست مین اور کہنے قول بلی مین اس روز جیسا کہ آیا حدیث مین اور عالم و آدم سب واسطے اُنکے پیدا کیا گیا کہ مقصود اصلی پیدائش عالم سے وجود حضرت ہے اور لکھا گیا اسم مبارک حضرت کا اوپر عرش اور ابواب جنت و فیہا کے اور لیا حقتعالی نے عہد انبیا سے آپکے باب مین کہ بوقت بعثت حضرت کی اُنپر ایمان لاوین اور نصرت تائید اُنکی کرین جیسا کہ سابق گذرا اور واقع ہوئین اخبار و تبشیر بوجود شریف حضرت کتب سابقہ مین اور نسب شریف مین تا زمان آدم علیہ السلام سفاح یعنی زنا جیسیکہ عہد جاہلیت مین عادت تھی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ برگزیدہ کیا حقتعالی نے کنانہ کو اولاد اسمعیل سے اور برگزیدہ کیا قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے حضرت کو پس برگزیدہ اور بہتر و مہتر سب کے حضرت ہووین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بوقت ولادت شریف سارے بت سرنگون پڑے اور جنون سے اشعار پڑھے اور پیدا ہوئے شکم آمنہ سے مختون و لطیف بے چرک و ناف بریدہ ولادت کے وقت اور رافع نظر طرف آسمان اور رافع انگشت شہادت اور دیکھا ان نے اُسے کہ ایک نور اُنسے خارج ہوا کہ بسبب اُس نور کے کوشک شام کے روشن ہوئے اور متحرک تھا مبارک ساتھ تحریک ملائکہ کے اور کلام کیا مہد مین اور لکھا ہے سخن کرنا قمر کا ساتھ حضرت کے اور میل کرنا جسطرف کہ حضرت اشارہ کرتے تھے اور سایہ کرنا حضرت کی اوپر

ابر کا تمازت آفتاب مین اوقات متعددہ مین واقع ہوا ہی اول زمان صغر مین کہ ہمراہ اپنے عم ابوطالب کے سفر مین نکلی تھی اور بحیرا راہب نے آپکو پہچانا اور بعضون نے اسی واسطے سایہ نہ رکھنے ابر کو بعد اخصائص ذکر کیا اور شق صدر شریف ہی کہ صحاح مین آیا ہی او وقوع اسکا چار بار اتفاق ہوا اول اُسوقت کہ صغر سن تھے بنی سعد مین دوسرے دس برس کی عمر مین تیسرے قریب بعثت چوتھے شب معراج مین اور فشار دن جبرئیل کا حضرت کو ابتدای وحی مین اور تصرف کرنا وجود مبارک مین اُسے بھی خصائص سے شمار کیا اور کہا ہی کہ کسی ایک کو انبیا سے یہ نہین ہوا اور تفاصیل ان معانی کی انکے مواقع اور مواقع مین آویگی اور حق تعالی نے ہر عضو آنحضرت کو قرآن مین ذکر کیا ہی قلب کو اس اپنے قول مین آیت نزل بہ الروح الامین علے قلبک یعنی نازل کیا جبرئیل امین نے قرآن کو تیرے دل پر اور لسان کو آیت فانما یسرناہ بلسانک یعنی پس سوای اسکے نہین کہ آسان کیا ہمنے قرآن کو تیری زبان پر آیت — وما ینطق عن الھوی یعنی اور نہین نطق کرتا اپنی خواہش نفس سے اور بصر ساتھ آیت مازاغ البصر وماطغی یعنی کجی و میل نہ کیا بصر نے اور تجاوز اور روی مبارک کو ساتھ آیت قد نری تقلب وجھک فی السماء ترجمہ تحقیق دیکھتے ہین ہم روگردانی تیری طرف آسمان کے واسطے انتظار وحی کے اور عنق کو ساتھ آیت ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک یعنی اور نہ بند کر اپنے ہاتھ کو انفاق سے اور صدر وظہر مبارک کو ساتھ آیت الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک یعنی کیا نہ کھولا ہمنے سینہ تیرا اور اتارا ہمنے تجھسے بوجھ تیرا وہ کہ توڑتی اپنے پشت تیری اور یہ دلالت کرتا ہے کمال محبت وعنایت حق وجل علی پر حضرت کو اور انکا اللہ تعالی نے اپنا اسم کہ محمود ہے احمد ومحمد سے کہ پہلے اس سے اس اسم کے ساتھ کوئی تسمیہ نہین کیا گیا اور کھلاتا تھا آپکو حق تعالی طعام وشراب بہشت سے کہ ذکر اسکا صوم ووصال مین آویگا انشا اللہ تعالی اور دیکھتے تھے حضرت پیچھے سے جیسے دیکھتے تھے آگے سے اور شب وروز تاریکی مین جیسے کہ دن اور روشنی مین اور ذکر اسکا حلیہ شریف مین گذرا ہے او جسوقت حضرت سنگ پر چلتے نشان قدم مبارک کا اُسمین پڑجاتا جیسے کہ مقام ابراہیم مین متواتر ہے اور اثر قدمین شریفین کا سنگ مکہ مین مشہور ہے اور اثر حافر بغلہ شریف کا مسجد بنی معاقہ مین مدینہ مین واقع ہے اور آب دہن مبارک شیرین کردیتا تھا آب شور کو اور کفایت کرتا تھا طفل شیرخوارہ کو جیسا کہ باب حلیہ مین گذرا اور بغلین حضرت کی سفید تھین بال نہ رکھتی تھین بعضون نے کہا ہی تحقیق کرنا چاہیے ابطین شریفین مین رائحہ کریہ نہ تھی بلکہ الطیب والطین طیب الرائحہ جیسے ثابت ہوا ہی صحیح مین اور آواز حضرت کی دور رس تھی کہ وہان کسی کی آواز نہ پہونچتی تھی اور مکھی بدن مبارک پر نہ بیٹھتی تھی اور جوئیں یعنی جون لباس مبارک مین نہ پڑتی تھی اور حضرت کو اتفاق احتلام نہین ہوا ہرگز اور ایسے ہی اور انبیا کو اور روایت کیا ہے اسے ہر فی سے اور بعض علما نے انزال تجویز رکھا ہے کہ شاید بجہت غلبۂ باہ کے ہوتا ہو خواب شیطانی سے اور تھا عرق شریف خوشبودار زیادہ مشک سے اور سایہ حضرت کا زمین پر نہ پڑتا تھا کہ محل کثافت ونجاست ہی اور نہین دیکھا گیا سایہ حضرت کا آفتاب وماہتاب مین۔ ایسا ہی بیان ہے علما سے لیکن مقام استعجاب واستغراب ہے کہ کسی نے ذکر

چراغ نہیں کیا اور حدیث طویل ہیں کہ پڑھنا اسکا بعد از نماز شب آیا ہی اور بعض مشائخ درمیان سنت فجر کے پڑھتے ہیں وہ دعا
کیا ہے حضرت نے خدا سے کہ سائر اعضا آپکے ہیں نور بخشے اور اس حدیث کے آخر میں فرمایا واجعلنی نورا یعنی تمام جسم
میرا نور کر دے پس آنحضرت جب نور ہو دین نور کا سایہ نہیں ہوتا اور جب مشی فرماتے دراز قدمون کے ساتھ اُن سب
میں دراز معلوم ہوتے ہیں مگس جامہ مبارک پہ بیٹھتی تھی ذکر کیا اسے فخر رازی نے پس اندام شریف پر نہ بیٹھنا مگس کا بطریق
اولی ہو دے اور کاٹا اور جوسا نہیں خون حضرت کا پیشے اور نہیں ستایا جو انسے یہی ہی عبارت قوم کی اور مراد کم
وجہ و قل ہے اور یہ کہ بعض احادیث میں آیا ہی کہ کان یفلی ثوبہ یعنی حضرت کہ ڈھونڈتے جون اپنے کپڑون
میں سے مراد اسے حقیقت نہیں ہی اسیطرح کہا لوگون نے اور بلکہ خصائص حضرت سے انقطاع کاہنون کا ہی نزدیک بعثت
آپ کے اور حراست وحفاظت آسمان کی استراق سمع اور رمی شہاب سے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ محجوب و
ومطرود نہ کیے جاتے تھے شیاطین آسمان سے اور آتے تھے آسمانون میں اور لاتے تھے خبرین اور سکھاتے کاہنون کو
کہ انکی ارواح کو ساتھ ارواح خبیثہ جنون کے علاقہ ومناسبہ روحانی تھا اور بسبب اس علاقہ کے انسے کسب علوم کرتے تھے اور
دروغ اپنی طرف سے اسپر بڑھاتے تھے جیسا کہ حضرات انبیا صلوۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو ساتھ ارواح طیبہ ملائکہ کے کہ
اس مناسبت سے مورد اور اخبار صادقہ ہوتے تھے جب حضرت سید الثقلین امام القبلتین پیدا ہوئے ممنوع و منفور ہو
اور باز رکھے گئے عروج دو نوح سموات سے اور کہا ہی کہ تولد عیسی علیہ السلام کے ممنوع ہوئے تھے تین آسمانون سے
او ساتھ تولد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام آسمانون سے جو کوئی قصد و ارادہ کرے عروج آسمان و استراق سمع
کا بری شہاب کہ شعلہ نار ہے روکا جاتا ہی کہ ہرگز خطا نہیں کرتا بعض کو مارتا ہے اور بعض کا منہ جلاتا ہی اور بعض کو فاسد
و تباہ کرتا ہی اعضای عقل معمر نے کہا میں نے پوچھا زہری سے کہ آیا رمی شہاب و سقوط نجوم ایام جاہلیت میں تھی کہا البتہ
لیکن غلظ و تشدید وقت بعثت حضرت سے شروع ہوئی اور ابن قتیبہ نے کہا کہ رجم پیش از بعثت حضرت تھا لیکن بعد از
بعث شدت کیگئی حراست میں اور بعضون نے کہا کہ سقوط نجوم اور رمی شہاب شیاطین کو کیا جاتا تھا لیکن پھر عود کرتے تھے
اپنی جگہ ذکرہ البغوی اور شبانہ شب لے گئے حضرت کو مسجد حرام سے طرف مسجد اقصی کے اور مرفوع ہوئی محل اعلی اور ظاہر
کی گئیں اسپر آیات کبری اور محفوظ رکھے گئے نظر سے ماسوی کے اور حاضر کیے گئے واسطے حضرت کے انبیا اور
امامت کی انکی اور ملائکہ کی اور مطلع اور خبردار کیا حضرت کو بہشت و دوزخ پر اور لے گئے ایسی جگہ کہ علم و قیاس کسیکا
وہان پرواز نہ کر سکے اور دیکھا پروردگار کو بچشم سر جیسا کہ ذکر معراج میں آوے گا انشاء اللہ تعالی اور جمع کیا
حقتعالی نے درمیان رویت و کلام کے اور مشرف کیا حضرت کو اسی عالم میں رویت جمال اپنی سے کہ ملک دینی
و ولی کو یہ فضیلت حاصل و میسر نہیں ہوئی اور ملائکہ ہمراہ حضرت سیر مشی کرتے تھے پس پشت جیسا کہ آپ فرمایا
کرتے تھے صحابہ کرام کو واسطے پیش رو میں کے تا پس پشت ملائکہ کے لیے باقی رہے اور قتال کیا ملائکہ نے
آپکے ہمراہ ہو کر غزوہ بدر و حنین میں اور نگاہ رکھی گئی حضرت کی کتاب یعنی قرآن تبدیل و تحریف سے ہر چند کہ سعی کی
بہتیری ملاحدہ و معطلہ و قرامطہ نے تغیر و تبدیل انکی میں لیکن راہ یاب نہوئے اسطرف اور قادر نہوئے اسکے

اطفال اور پیر اور تغیر ایک کلمہ کا بلکہ اسکے کلمات سے اور تشکیک ایک حرف مین اُسکے حروف سے اور باوجود توفیر دواعی ملاحدہ
اور یہود ونصاری کے اوپر تبدیل وافساد وابطال اسکے فرمایا اللہ تعالی نے آیت لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ
ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید یعنی نہین آیا قرآن مین باطل روبرو اُسکے سے اور نہ پیچھے اسکے سے نازل
کیا گیا ہی حکمت والے ستودہ سے یہ کتاب عزیز مشتمل ہی اس چیز پر کہ مشتمل ہین اسپر جمیع کتب اور جامع ہی اخبار قرون سالفہ اور احوال
اُمم ماضیہ پر اور بیان شرائع واحکام کو کہ نشان اُنکا ظاہر و پیدا نہین اور نہین جانتا اُسے مگر ایک احبار اہل کتاب سے کہ قطع
کر دی عمر عزیز اپنی اسکی تعلیم مین باوجود اس تمام ایجاز و اختصار کے اور سارا کلام صفات اس کتاب عزیز مین معجزات بیگانہ
انشاء اللہ تعالی اور آسان کیا حفظ اسکا جو کوئی چاہے بخلاف اور امتون کے انمین سے ایک کو بھی بجز انبیاء علیہم السلام
کتاب اپنی یاد نہ تھی کیا جگہ جم غفیر کی باوجود مرور قرون وسنین کے اوپر اور قرآن سکے تیسیر و آسان ہی سیاں اطفال و غلمان
قریب و قلیل کے اور نازل کیا گیا ہی اوپر سات حروف کے واسطے تسہیل و تیسیر و ترحم و تفضیل کے اور تحقیق سبعۃ احرف کی
شرح مشکوۃ مین کی گئی ہے اور پروردگار تعالی خود متکفل ہوا ہی اسکی حراست وحفاظت کا اور یہی سبب ہے اسکی سلامت
تحریف وتبدیل وزیادت ونقصان سے جیسے کہ فرمایا ہے آیت انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے
یعنی بدرستی ہمنے نازل کیا قرآن کو اور تحقیق ہم اسکے واسطے البتہ نگاہبان ہین اور حفظ توریت وانجیل کا انبیاء و احبار پر
چھوڑا اسی واسطے راہ پائی اسمین تحریف اور تبدیل نے اور بعضے سلف نے کہا ہی کہ اسکی دلیل قوی ہی اوپر ہونے بسملہ کے
جزو ہر سورہ کا سورہ قرآن سے بجہت اثبات اُسکے قرآن مین اور نہین تو لازم آوے زیادتی پس جب زیادتی متحقق ہوئی
گمان نقصان بھی متصور ہوا جواب اسکا یہ ہی کہ لکھنا بسم اللہ کا اوپر ہر سورہ کے باجماع صحابہ ثابت ہے اور بسم اللہ منزل
واسطے فصل وجدائی کے درمیان سورہ کے ہے اور یہ داخل تغیر نہین ہی کہ موجب شبہہ کا ہووے اور مخصوص کیا حق تعالی
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ فاتحۃ الکتاب اور آیۃ الکرسی کے اور آمن الرسول خزانون تحت العرش
کے سے ہے کہ نہین دیا گیا کوئی ایک پیغمبرون سے مثل اسکے اور حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین تم مین سے کوئی موکل کیا گیا ہے ساتھ اسکی قرین اسکا جن سے اور قرین اسکا ملائکہ سے
کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکے واسطے بھی فرمایا البتہ اعانت و یاری دی مجھے میرے پروردگار نے اسپر
پس اسلام لایا اور امر نہین کرتا مجھے ساتھ خیر کے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اسلام لانے سے انقیاد و اطاعت
اور نہ تصرف کرنا آنحضرت کے باب مین اور قول اکثر کا یہ ہے کہ مراد حقیقت اسلام ہی اور یہ غریب نہین ہی خصوصیات آنحضرت
سے ہی اور یہ کہ جائز نہین آنحضرت پر ذکر کیا ہی اُسے اور زرکشی اور حجازی کے مختصر مین اور ایک قوم نے یہ کہا ہی کہ نسیان ہے
جائز نہین حکایت کیا ہی یہ قول نووی نے شرح مسلم مین اور اسیطرح ذکر کیا ہی صاحب مواہب لدنیہ نے بے تفصیل اور
اختلاف و تفصیل یہ ہی کہ اجماع کیا ہے اوپر نہ ہونے نسیان کے اخبار و اقوال مین کہ متعلق بہ تبلیغ شرائع اور وحی
کے ہین اور بعضون نے اخبار مین اختلاف کیا ہی اور نسیان جائز کیا ہی یہ قوم ضعیف ہی اسواسطے کہ اخبار خلاف واقع
کذب ہی اور منقصت کہ واجب ہے کہ تنزیہ ساحت عزت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُس سے اور یہ مذہب جمہور علما

بھی جاتا ہے لیکن نسیان افعال میں جاتا ہے اور وقوع اسکا نادر ہی ساتھ صحت کے پہونچتا ہے پس چارہ نہیں قائل ہونے سے
ساتھ اسکے باوجودیکہ فراموشی اس مقام میں متضمن حکمت تقریر حکم شریعت اور تشریع اور پر فائدہ بیان مسئلہ واسطے امت کے اور اور
امت کا سعادت اقتدا آنحضرت کو اس امر میں اور بقاء شریعت اور احکام جبلت کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ساتھ
اقوال خواص شہود خاص اور استغراق آمین کہ موجب ان اس عالم و ماسوا ہوتا ہو اور افعال اعضا اور جوارح اسی عالم
میں ہوا اور اتمام تحقیقیہ الکمال اور خطا اگر مراد ساتھ اسکے خطا فی الاجتہاد ہے بعض مواضع میں واقع ہوئی ہے کہ قیدیوں
اسیران بدر ہے لیکن آنحضرت کو خطا پر نہ رکھے بلکہ آگاہ و خبردار کرتے تھے اور ایسا ہی نسیان میں لیکن [illegible] ہرگز واقع
نہیں ہوا گم شدہ ہو رہی کہ دو رکعت ادا کریں یا تین اور فرمایا شک شیطان سے ہوا اور یہ کہ [illegible] سوال کیا جاتا ہے آنحضرت
سے قبر میں اور کہا جاتا ہے کہ کیا کہتا تھا تو حق میں اس مرد کے کہ درمیان تمہارے مبعوث ہوا کہ [illegible] جیسا کہ کہا ہے اور اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ آنحضرت اور انبیا کی مسئول نہیں ہوتیں اور انبیا سے قبر میں اور حرام کی گئیں ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر [illegible]
قال اللہ تعالی وازواجہ امہاتہم فرمایا اللہ تعالی نے اور زنان حضرت تمہاری مائیں ہیں یعنی حرمت میں
حکم ماؤں کا رکھتی ہیں تکریم و تعظیم آنحضرت کی اور فرمایا آیت وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ ولا ان
تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا یعنی اور نہیں تمکو کہ اذیت دو رسول خدا کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو زنان حضرت کے ساتھ
بعد حضرت کے کبھی روضۃ الاحباب میں کہا ہے کہ کہتے ہیں طلحہ بن عبید اللہ نے کہا کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے
رحلت فرماویں میں عائشہ صدیقہ کے ساتھ نکاح کروں پس یہ آیت نازل ہوئی اور بعضی کتابوں میں لکھا ہے کہ [illegible]
[illegible] اور باب عائشہ رضی اللہ عنہا کے پس پڑھی یہ آیت اسکے سامنے پس ممنوع ہوا اس ارادہ سے اور یہ حکم سب
ازواج مطہرات کا نہیں غیر مخیرات کا ہے یعنی جنہوں نے کہ دنیا و زینت اسکی چاہی یا خدا و رسول کو چاہا پس جن ازواج نے کہ دنیا
چاہی اور آنحضرت سے جدا ہوئیں انکے حال میں خلاف ہے امام الحرمین اور غزالی نے جزم کیا ہے ساتھ حلال انکی لیکن جو ازواج کہ وقت
وفات تک حضرت کے ساتھ تھیں حرام ہیں بغیر حضرت پر اور ہوا اثر نظر ان دو وجہ میں اشہر منع ہے اور حکم امومت احترام و اطاعت
و تحریم نکاح میں ہے نہ جواز خلوت و نفقہ و میراث میں اور تعدیہ و تحریم نہیں کرتا یہ حکم غیر ازواج سے جیسا کہ بنات حضرت اخوات
مومنین ہیں اور یہ قول ابن حجر کے اسیوطی مواہب لدنیہ میں ہے اور حقیقت میں سبب حرمت ازواج کا یہ ہے کہ آنحضرت قبر شریف
میں حی اور زندہ ہیں اسواسطے کہا ہے کہ عدت وفات انپر واجب نہیں و فصل اور اولاد بنات نسبت کیجاتی ہے حضرت
کی طرف جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے ہر پیغمبر کی اولاد اسکی صلب سے ہوئی اور اولاد میری صلب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور
حدیث شان حسنین رضی اللہ عنہ میں آیا ہے ہذان ابنای وابنا بنتی اللہم انی احبہما فاحبہما
واحب من یحبہما یعنی یہ دونوں دو بیٹے میرے ہیں اور دو بیٹے میری بیٹی کے بار خدایا بدرستیکہ میں دوست رکھتا
ہوں ان دونوں کو پس تو دوست رکھ تو ان دونوں کو اور دوست رکھ جو ان دونوں کو دوست رکھے تو اوسکو اور دوسری
حدیث میں آیا ہے ان ابنی ہذین ریحانتان من الدنیا یعنی بدرستی یہ دونوں فرزند میرے دو ریحان
میرے ہیں دنیا سے اور بھی حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو فرماتے تھے بلاؤ

سینہ پاس دونوں فرزندوں کو پس گلے سے لگاتے انہیں اور پیار کرتے انہیں اور شان امام حسن میں فرمایا ان ابنی ھذا سید یعنی
تحقیق بیٹا میرا سید ہے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ حضرت امام حسن یا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما ایک دن نماز
میں ہی سجدہ میں حضرت کی پشت مبارک پر سوار ہوا آنحضرت نے سر مبارک سجدہ سے نہ اٹھایا اور سجدہ دراز کیا پس صحابہ نے سبب درازی
سجدہ سے سوال کیا اور کہا کہ گویا وحی تمہارے پر نازل ہوئی یا رسول اللہ فرمایا میرا بیٹا سوار ہوا میرے پر پس ناخوش جانا میں نے
شتابی کو چونکہ وہ اپنی رضا سے ہی چاہتا کہ اترے اور انتہا اسکا یہ ہے کہ ہر نسب و سبب روز قیامت منقطع ہو جاوے سوا میرے نسب الا
نسبی و صلبی حضرت اور میرا ہی نسب اولاد ہے اور مقصود نسب اولاد اور اسی واسطے تزویج کیا امیر المومنین عمر نے
بیٹی فاطمہ زہرا کو بامید اس کی اتصال با آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور ایک یہ کہ تزویج نکیا جاوے سوا ان کے بیٹیاں
حضرت کی یعنی اگر کوئی دختر و دختران حضرت سے نکاح میں کسی مرد کے ہو وے نہیں سزاوار اس مرد کو کہ سوا دوسری ان
خواستگاری کرے اور اصل اس بات میں قصہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ہے کہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے دختر ابوجہل کو کہ
مسلمان ہو کر مدینہ میں آئی تھی خواستگاری فرمائی جب خبر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے سنی آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے پاس آئیں پس آنحضرت اٹھے اور منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ پڑھا اور کہا کہ فاطمہ پارہ جگر گوشہ میری ہے
اور میں روا نہیں رکھتا اور خوش نہیں آتا مجھے کہ شادی میں اور فتنہ میں ڈالیں اسکو اور جو ایذا دیتا ہے جو کوئی
ستاتا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اور میں نے سنا ہے کہ علی خواستگاری کرتا ہے دختر ابی جہل کو سوگند بخدا کہ جمع
و فراہم نہیں ہوتی دختر رسول خدا اور دختر دشمن خدا ایک مرد کے نکاح میں چاہیے کہ علی طلاق دیوے فاطمہ کو بعد ازاں
نکاح کرے دختر ابی جہل کو پس علی مرتضی آئے اور عذر چاہا اور ترک کیا خواستگاری دختر ابی جہل کو پس آنحضرت نے
حرام کیا حضرت علی پر نکاح اوپر حضرت فاطمہ کے تا مدت حیات فاطمہ تک اور فرمایا اے علی میں تجھکو دوست رکھتا ہوں
اور ڈرتا ہوں کہ آزار دیوے تو فاطمہ کو کہ لازم آوے اس سے آزار میرا اور منطوق اس حدیث کا مخصوص بفاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا کے ہے لیکن چونکہ علت ایذا ہے جاری کیجاتی ہے سب بنات میں فقد برا اور یہ کہ استقبال و تحری نہ
کیا جاوے قبلہ محراب مسجد نبوی میں کہ مدینہ میں ہے چپ و راست اور روایات میں آیا ہے کہ دور کیا گیا حجاب
کہ درمیان تھا پس دیکھا حضرت نے کعبہ کو اور بنایا محراب سامنے عین کعبہ کے اور منجملہ خصائل حضرت ایک یہ ہے
کہ جسنے دیکھا خواب میں حضرت کو دیکھا آنحضرت کو درست بے شک و شبہ اس واسطے کہ شیطان بصورت شریف متمثل نہیں ہوتا
اور ایک روایت میں آیا کہ فرمایا من رآنی فقد رای الحق یعنی جسنے دیکھا مجھے پس تحقیق دیکھا حق درست مراد یہی دیکھنا
خواب میں اور روایت جابر میں آیا ہے من رآنی فی المنام فقد رآنی یعنی جسنے دیکھا مجھے خواب میں پس
پس تحقیق مجھی کو دیکھا اگرچہ حق تعالی نے شیطان کو قدرت بخشی ہے ہر صورت کہ چاہے متمثل ہو وے لیکن قادر نہیں
کیا اسے کہ بصورت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ظاہر ہو وے اس واسطے کہ آنحضرت ہادی ہیں اور شیطان مظہر ضلالت
اور ہدایت و ضلالت میں تضاد ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ فضیلت شامل سارے انبیا کو ہے کہ شیطان متمثل نہیں
ہو سکتا بصورت کسی پیغمبر کے لیکن جواب اسکا یہ ہے کہ خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں الا یہ اور دیکھنے حضرت رسول

مقبول ہیں یہ شرط نہیں کہ بصورت خاص حضرت مشرف بزیارت ہو بلکہ جس صورت میں دیکھا حضرت ہی کو دیکھا بعضوں نے
تعریف مراد رکھی ہی اور بعض نے تنکیر اور کہتے ہیں کہ جو کوئی ابن سیرین پاس کہ معبر خواب سے تھا آتا اور کہتا کہ میں نے
خواب میں حضرت کو دیکھا ہے پوچھا کس صورت پر میرے سامنے ظاہر کر اگر ایسی صورت بیان کرتا کہ حضرت اس صورت پر تھے
ابن سیرین کہتے ہیں کہ تو نے حضرت کو نہیں دیکھا اور سند اس حدیث کی صحیح ہے واللہ اعلم اور کسی نے روبرو حضرت
عباس کے کہا کہ میں نے حضرت کو خواب میں دیکھا ہی پوچھا کس صورت پر عرض کیا بصورت حسن بن علی کہا سچ دیکھا تو نے قول
جمہور محدثین یہ ہے ہر صورت کہ دیکھے گویا حضرت ہی کو دیکھا لیکن دیکھنا بصورت خاص اتم و اکمل ہی اور تفاوت حال تیرا آیا
جسکا آئینہ خیال صاف تر اور بنور اسلام منور تر رویت اسکی درست تر اور کامل تر خوشنگہ تحقیق اس مقام کی بہت سے تمام و
کمال شیخ نے شرح مشکوۃ میں لکھی ہے وہان دیکھنا چاہیے اور بعض روایات میں آیا ہی کہ ایک شخص نے حضرت پاس آ کر عرض
کیا کہ میرا باپ بوڑھا ہی بلازمت شریف میں حاضر نہیں ہو سکتا لیکن خواب میں مشرف بزیارت ہوا ہی من رانی فی المنام
فسیرانی فی الیقظہ یعنی جسنے دیکھا مجھے خواب میں عنقریب ہی کہ دیکھے مجھے بیداری میں علما کو بروایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم میں بحالت بیداری بعد از وفات شریف اختلاف ہی صاحب مواہب لدنیہ نے اپنے شیخ سے نقل کیا ہی کہ کہا نہیں پہونچا
ہمین کہ کسی ایک صحابہ میں بعد ہم سے یہ قول صحت کو باوجودیکہ رنج و اندوہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اوپر فوت آن حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شدید و سخت ہوا تھا تا بحدیکہ وفات پائی انھی اندوہ نہانی میں بعد از حضرت چھ مہینے پیچھے حالانکہ گھر
فاطمہ زہرا کا قریب قبر شریف تھا نقل نہیں کیا اُن سے رویت حضرت اس بہت فراق میں لیکن صلحا سے حکایتیں اس
باب میں توثیق عزی المازری اور بہجت النفوس بن ابی جمرہ اور روضۃ الریاحین عفیف یافعی - اور رسالہ شیخ صفی الدین
بن ابی منصور اور سوا اسکے اور تصانیف میں اور بکھی مواہب میں عبارت ابن ابی جمرہ سے نقل کیا ہے کہ کہا تحقیق ذکر
کیا گیا ہے جماعہ خلف و سلف سے کہ تصدیق کے ساتھ اس حدیث میں من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظہ
سے کہ دیکھا انھوں نے حضرت کو خواب میں پس از ان دیکھا بیداری میں اور حضرت سے پوچھیں وہ چیزیں
کہ انہیں مشوش تھے پس خبر دی انھیں بکشود کار اور ظاہر کیں راہیں کہ انسے کشود حاصل ہوا اور ویسا ہی وقوع میں
آیا بے زیادت و نقصان اور کہا ہے کہ منکر رویت آیا یا کرامات اولیا تصدیق رکھتا ہی یا نہیں اگر نہیں رکھتا اس سے
بحث نہیں چاہیے کرنا جو چیز ہم اثبات کریں وہ تکذیب کریگا اور تصدیق رکھی کہنا چاہیے کہ یہ انھیں میں سے ہے
اسواسطے کہ کشف کیا جاتا ہے اولیا کو بخرق عادات اشیائی غریب علوی و سفلی میں کہ سائر الناس کو اسطرف راہ نہیں
اور بھی صاحب مواہب نے کہا کہ شیخ المنصور نے اپنے رسالہ میں کہا ہے کہتے ہیں شیخ ابو العباس طولانی ایک مرتبہ آپنے
حضرت پاس پس فرمایا حضرت نے انھیں اخذ اللہ بیدک یا احمد یعنی دستگیری کرے خدا تعالیٰ تجھے اے احمد اور کہا
شیخ ابو العباس حرار نے کہ آیا میں نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایکبار دیکھا میں نے کہ آنحضرت منشیر اولیا واسطے انکو
لکھتے ہیں اور لکھا آنحضرت نے واسطے میری بھائی کے محمد نام رکھتا تھا ایک فرمان کہا میں نے یا رسول اللہ میرے واسطے نہیں لکھی جیسا کہ
میرے بھائی کے لیے لکھا آپنے فرمایا کہ اسکو مقام ہے سوای اسکے اور امام حجۃ الاسلام کتاب المنقذ من الضلال میں کہتے ہیں

کہ ارباب قلوب مشاہدہ کرتے ہین بیداری مین ملائکہ وارواح انبیا کو اور سنتے ہین اُنسے آوازین و اقتباس کرتے ہین اُنسے انوار و
استفادہ کرتے ہین حکایت کیا گیا ہی سید نورالدین ایجی والد سید صفی الدین اور سید عفیف الدین سے کہ سنا مین نے بعض زیارات مین
جواب سلام علیک السلام یا ولدی داخل قبر مبارک سے اور مواہب لدنیہ مین اسی قبیل سے حکایات لاتا ہے اور حکایت کرتے
ہین شیخ ابوالعباس مرسی سے کہ کہا اگر پوشیدہ ہو جمال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک طرفۃ العین مین اپنے کو
مسلمانون سے نہین شمار کرتا اور یہ محمول اوپر دوام مشاہدہ اور حضور اور رعایت معنی و آداب سلوک مناسب حضرت او پر
طریقہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ یعنی احسان وہ ہی کہ عبادت
کرے تو خدا کی گویا کہ تو اُسے دیکھتا ہے حاصل کلام یہ کہ دیکھنا آنحضرت کا بعد از وفات بمثال ہی جیسا کہ خواب مین دیکھا جاتا ہے
بیداری مین اور وہ شخص شریف کہ مدینہ منورہ مین قبر مقدس مین آسودہ و زندہ ہین وہی شخص بصورت مثال ایک آن مین ساتھ
صورتون بہت سے متصور ہوتا ہی عوام کو خواب مین اور خواص کو بیداری مین اور مواہب مین کہا ہی جو کوئی تصدیق کرامات
اولیا در کھتا ہی قائل ہی اسبات کا کہ منکشف ہوتا ہی احوال اشیاء عالم علوی و سفلی مین مشکل و مشتبہ نہین ہوتی اُسپر کوئی چیز اس باب
مین اور امام غزالی نے کہا ہی کہ جو چیز عوام خواب مین دیکھین خواص بیداری مین پاوین اور جو کچھ کہ وہ مکتسب حاصل کرین خواص
بموا ہبت اور جملہ خصائص حضرت سے وہ ہی کہ نام رکھنا ساتھ نام شریف کے میمون و مبارک و نافع ہی دنیا و آخرت مین روایت کیا
گیا انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایستادہ کیے جاوینگے دو بندے درگاہ حق مین اور حکم ہوگا
کہ انھین بہشت مین لیجاوین وہ دونون عرض کرینگے کہ ہم کس سبب سے مستحق و سزاوار بہشت کے ہوئے حالانکہ ہم سے کوئی عمل
استحقاق بہشت کا وقوع مین نہین آیا رب العزت جل جلالہ فرماویگا انھین بہشت مین لیجاؤ کہ مین نے سوگند بنفس خود یاد فرمایا
ہے کہ آتش مین نہ آوے جسکا کہ نام احمد و محمد ہے اور علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ کہا کوئی
مائدہ نہین کہ حاضر ہووے اُسپر وہ شخص کہ نام اسکا احمد و محمد ہے مگر یہ کہ پاک کرے خدای تعالی اُس منزل کو کہ رکھا گیا ہے
وہ مائدہ اسمین ہر روز دو بار روایت کیا اُسے ابوالمنصور دیلمی نے اور آیا ہی کہ اگر جمع ہو ایک قوم واسطے مشورت کے اور
اسمین نام کسی کا محمد ہے البتہ برکت ہووے اس مشورت مین اور آیا ہی جسکا نام محمد ہو آنحضرت اوسکی شفاعت فرماوین اور
بہشت مین لاوین اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہین کہ مین نے حضرت غوث الثقلین کو ایک مرتبہ خواب مین دیکھا تو
مین اُنکی تعظیم کے لیے کھڑا ہو گیا حاضرین مجلس شریف نے عرض کیا کہ محمد عبدالحق سلام کرتا ہے پس حضرت غوث پاک کھڑے
ہوئے اور معانقہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ دوزخ تمپر حرام ہی ظاہرا یہ بشارت نتیجہ اس تسمیہ بابرکت کا ہی اور علما کو جواز تسمیہ باسم مبارک
آنحضرت اتفاق ہی اور کنیت مین اختلاف کہ وہ ابوالقاسم ہی خواہ محمد نام اُسکا ہو یا نہو بعضون نے جمع کرنے سے درمیان نام و کنیت
کے منع کیا ہی اور تنہا نام یا کنیت کو جائز رکھا ہی اور یہ قول صحیح تر ہی اور نووی نے کہا کہ اس مسئلہ مین چند مذہب ہین مذہب
شافعی منع مطلق ہی اور مالک نے مطلق کو بجواز حکم کیا ہی اور مذہب ثالث یہ کہ جائز ہے اسے کہ جسکا نام محمد نہو اور جو کوئی
کہ قائل ہی تجویز مطلق سے مخصوص کرتا ہے منع کو بحیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور یہ قول نزدیک تر بصواب
ہے انتہی اور از انجملہ یہ ہے کہ مستحب ہے غسل و تطییب واسطے قرأت حدیث آنحضرت اور چاہیے کہ نزدیک پڑھنے

حدیث کی آواز پست کیجاوے جیسے کہ حالت حیات میں جب آپ تکلم فرماتے تھے قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی اے ایمان والو نہ بلند کرو تم اپنی آوازونکو اوپر آواز پیغمبر کے اسواسطے کہ کلام حضرت کہ مروی و ماثور ہے بعد حضرت کے رفعت میں مثل کلام آپ کے ہے کہ سنا جاتا ہے لفظ شریف حضرت سے اور چاہیے کہ پڑھا جاوے اور مکان عالی مرتفع کے روایت ہے مطرف سے کہ جب لوگ مالک رحمۃ اللہ علیہ پاس آتے باہر بھیجتے کنیز کو اور کہلا بھیجتے کہ تم کیا چاہتے ہو حدیث یا مسائل اگر کہتے مسائل جلد باہر آتے گھر سے اور تعلیم مسائل کرتے اور غیر اس روایت میں آیا ہے کہ کہہ بھیجتے اندر سے جواب مسائل کا اور اگر کہتے کہ ہم خواہان و طالب حدیث ہیں غسلخانہ میں جاتے پس غسل کرتے جامہ سفید پہنتے اور عمامہ سفید سر پر رکھتے اور طیلسان پہنتے اور تطیب کرتے اور رکھی جاتی کرسی پس باہر آتے اور بیٹھتے اسپر اور تبخیر بعود کرتے اور تحدیث کرتے تخشع و وقار اور نہ بیٹھتے کرسی پر مگر وقت تحدیث میں اور کہتے ہیں کہ امام مالک نے یہ روش سعید بن المسیب سے اخذ کی تھی اور تحقیق مکروہ رکھا ہے قتادہ اور مالک اور جماعہ نے تحدیث اوپر غیر طہارت کے اور اعمش کہ جب بے وضو ہوتا تیمم کرتا اور شک نہیں کہ احترام و تعظیم و توقیر آنحضرت بعد از وفات نزدیک ذکر حضرت و سماع حدیث و اسم مبارک و سیرت حضرت لازم میں لازم تھا اور چاہیے کہ وقت قرات حدیث و اسطے آنے کسی کے تعظیم نہ کرے کرامیں قلت ادب اور قلت احترام اور قطع حدیث حضرت کا ہے و اسطے غیر کے خصوصاً و اسطے فاسقوں اور بدعتیوں کے اور نہیں قطع حدیث نہ کرتے تھے اور نہ حرکت اگرچہ کوئی ضرر آفت لاحق ابدان انکے ہوتی صبر کرتے اوپر محبت احترام حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنا ہے کہ ایک مرتبہ تیرہ بار عقرب نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو اثناے قرات حدیث میں کاٹا انھوں نے جنبش نہ کی اور صبر و تحمل کیا اسپر اور قطع نہ کیا حدیث نبوی کو از جہت تعظیم و توقیر حدیث پیغمبر کے اگرچہ ایسی حالت میں معذور تھے پس حرکت و قیام بے ضرورت کیا گنجایش رکھی ہے کہ منافات ہو ساتھ اسکے کلام بیہودہ ذکر کیا انھنے اس طرح سے مدخل میں اور قوت القلوب میں لکھا ہے کہ خبر دیتے نذر کے اور چال ہدایت تمثال حضرت کے وہ کشائش کار دشوار حاصل ہوتی ہے کہ اوروں کو اربعینات میں نہیں حاصل ہوتی اور یہ معجزات خصائص انبیا ہے ہو وے کہ اور انبیا میں نہ تھا اور اسی جنس بعض حضرت ہی لکھا ہے قال الشاعر قطعات مست خدا اگر بجا آمدی و بردہ + نور ہدایت تو خلاصہ ضلال را + بود می کہ امتی و گرفتی از بد پر خوشتن خجستہ و فرخندہ فال را + گر قبولم کنی اقبال و سعادت یا بم + مقبل آن سوز شود و بندہ کہ گردد مقبول + دارم امید کہ نومید نگردد ز درت چون منی سائل و مثل تو کریمی مسئول + اور خصائص آنحضرت میں مرقوم ہے کہ صحابہ حضرت سب عدل تھے باعتبار ظواہر کتاب و سنت کے کہ مدح و تعدیل انکی میں واقع ہوئیں پس بحث و تکرار انکی جاوے عدالت کسی ایک کی انمیں سے جیسے کہ سائر رواۃ حدیث سے اور حدیث کو بانفراد صحابی فرد و غریب نہیں کہتے بلکہ غیر اونکے تابعین و من بعدہم سے اور اہل سنت و جماعت نے اجماع کیا ہے اوپر تعدیل صحابہ کے اگرچہ بعضے انمیں ملابس فتنہ ہوئے ہیں اور بحسن ظن کہتے ہیں کہ ملابست فتنہ انسے اور وقوع اسمیں بخطا اور اجتہاد اور تاویل میں تھا اور نظر کرتے ہیں فضائل اور مآثر انکے میں بیچ امتثال و انتہا او امر و نواہی آنحضرت کی و حضور انکا انکی ساتھ غزوہ و جہاد و فتح اقالیم و بلاد میں اور تبلیغ احکام و ہدایت کرنے ناس ساتھ مواظبت مداومت کے اوپر نماز روزہ و زکوۃ اور انواع قربات صفات کمال کے شجاعت و براعت و کرم و اخلاق حمیدہ کہ نہ تھا کسی امت میں امم سابقہ سے اور

جمہور علما اس بات پر ہین کہ صحابہ خیار امت وافاضل مکنت ہین اور جو کوئی انسے پیچھے ہے انکے مرتبہ کو نہین پہونچتا اور قول
بعض محدثین کا یہ ہی کہ خیریت وفضلیت مخصوص ان صحابہ کے ساتھ ہے کہ ممتد ودراز تھی صحبت انکی اور بہت تھا استفاضہ واستفادہ
انحضرت سے لیکن مختار اول ہی اور حق یہ ہی کہ فضل رویت حضرت بحصول ایمانی عیانی اور یقین کے مخصوص بصحابہ ہے
اور کوئی نہین رکھتا اور احادیث کہ فضل آخر امت مین وارد ہے حیثیت دوسری سے ہین کہ ایمان بالغیب سے ہے
جیسے کہ یومنون بالغیب مین ساتھ اس وجہ کے تفسیر کیا ہے واللہ اعلم اور خصائص آنحضرت سے ایک یہ ہی کہ نمازی خطاب
کرتا ہے آنحضرت کو السلام علی اللہ السلام علی جبرئیل السلام علی میکائیل السلام علی فلان پس جب آنحضرت نماز سے
پھرے منہ ہماری طرف کیا اور فرمایا السلام علی اللہ نہ کہو اسواسطے کہ خدا خود سلام ہے یعنی سالم النقائص تھا وقت سے اور
سلامتی بخشنے والا بندون کا پس سلام اسپر کہ ہم خوف واحتیاج ہی رکھا ہے اور کچھ بھی نہین رکھتا اور جسے تم نماز مین بیٹھو کہو التحیات
للہ والصلوۃ والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا
وعلی عباد اللہ الصالحین جسوقت مصلی نے یہ کہا پہونچا ہر عبد صالح کو کہ آسمان وزمین مین ہے
انحدیث پس اسجگہ تخصیص واقع ہوئی ساتھ سلام کے آنحضرت پر علی الخصوص اور اوروں پر علی العموم اور کرمانی نے شرح صحیح بخاری
مین کہا ہی کہ صحابہ بعد از فوت حضرت السلام علی النبی کہتے تھے نہ بصیغہ خطاب واللہ اعلم اور از انجملہ یہ ہے کہ جسے حضرت پکارے
اجابت کرے اگرچہ نماز مین ہو اور شاہد اس حدیث کا سعد بن المعلی ہے کہ اما در حالت نماز تھے آنحضرت نے پکارا انہون نے
جواب نہ دیا آپ نے فرمایا کیا نہین کہا خدای تعالی نے استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم
یعنی جواب دو خدا اور رسول کو جسوقت پکارین تمہین کہ زندہ کرتا ہی تمہین پس اجابت دعوت فرض ہے گناہگار ہوتا ہی تارک
اسکا تامل اسمین ہی کہ آیا نماز باطل ہوتی ہی یا نہین قول صاحب مواہب یہ ہی کہ تصریح کیا ہے ایک جماعت نے شافعیہ وغیرہ
کہ باطل نہین ہوتی اور بقول بعض باطل ہوتی ہے لیکن حدیث سے کوئی چیز معلوم نہین ہوئی واللہ اعلم اور از انجملہ
ہے کہ دروغ کہنا حضرت پر مثل دروغ کہنے کے ہے غیر اونکی پر اور جو کوئی دروغ باندھے آنحضرت پر قبول نکیا وے روایت اسکا
کبھی اگرچہ توبہ کرے جیسا کہ ذکر کیا ہی جماعت محدثین نے اور سعید بن الجبیر سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت سے افترا پردازی کیا
پس بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی ابن ابی طالب اور زبیر رضی اللہ عنہما کو اور فرمایا اگر پاؤ اس شخص کو مار ڈالو اور شیخ
محمد جوینی پدر امام الحرمین اسطرف گئے ہین کہ تعمد کذب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کفر ہے لیکن ائمہ حدیث نے انکی موافقت
اس قول مین نہین کی اور حق وہ ہی کہ دروغ باندھنا حضرت پر گناہ عظیم اور موبقہ کبیرہ ہی لیکن کافر نہین ہوتا جبتک اسکا
استحلال نکرے اور توبہ اگر صحیح ہو اور آثار اسکے عیان ہو دین مقبول ہی اور نہین شہادت وروایت مین اور از انجملہ یہ کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جمیع انبیاء علیہم السلام گناہون صغیرہ وکبیرہ سے معصوم ہین خواہ عمداً خواہ سہواً مذہب مختار یہی ہے
اور کتب کلامیہ مین تفصیل اسکی ہی لیکن حق یہی اجمال ہی اور از انجملہ یہ کہ حضرت اور جمیع انبیا صلوۃ وسلامہ علیہم اجمعین پر جنون اور
اغما طویل جائز نہین اور تنبیہ کیا ہے سبکی نے اسپر کہ اغما انبیا کا مخالف اغما اوروں کے ہی اور غلبہ اوجاع سے ہی اور چھپا ظاہر
کے ہے نہ اوپر قلب کے اسواسطے کہ وارد ہوا ہے آنکھین انبیا کی خواب کرتی ہین نہ دل اور جب محفوظ ہے انکے دلون کی خواب سے

کہ سکتہ اغمار سے ہوگئی پس انغمار سے بطریق اولی اور بہی سبکی نے کہا ہی کہ انبیا پر کوری جائز نہین کہ یہ نقص ہے اور اعمی نہین
ہوا کوئی پیغمبر ہرگز اور وہ جو مذکور ہوا ہے شعیب سے ثابت نہین ہوا اور یعقوب علیہ السلام کی بصر پر ایک پردہ حائل تہا بسبب
شدت حزن لیکن پہر مرتفع ہوگیا اور امام فخر رازی نے تفسیر قول حق سبحانہ وابیضت عیناہ من الحزن
یعنی اور سفید ہوگئین دونون آنکھین اسکی غم سے کہا ہی کہ غالب ہوا یعقوب علیہ السلام پر بکا کہ بسبب اسکے سفیدی معلوم
ہوتی تہی اور دلیل صحت اس قول پر یہ کہ تاثیر حزن غلبہ بکا مین ہے نہ حصول اعمی مین بعد ازان کہا گیا ہے کہ اختلاف کیا ہے
بعض کہتے ہین کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اندہے ہوگئے تہے بالکل پس گیا حقتعالی نے انکہین بصیر بیچ وقت القا سے قمیص
یوسف علیہ السلام کے اور بعضے کہتے ہین کہ بصر انکی کثرت بکا سے ضعیف ہوگئی تہی بوقت القا سے پیرہن یوسف
علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کے منہ پر قوی و تیز ہوگئی بصر انکی اور نقصان جاتا رہا اور قصہ عمی شعیب کے مشہور ہے
لیکن ساتہہ عدم ثبوت اسکے تحکم ہے اور صحیح یا بیعقوب مین عمی ہی اسیواسطے فرمایا فارتد بصیرا یعنی پس اندہا ہوگیا بینا اور
مقاتل نے کہا ہی کہ مدت چہہ برس تک یعقوب علیہ السلام نابینا رہے تاانکہ بیمن یوسف علیہ السلام انکشاف بصر حاصل ہوا اور از انجملہ
یہ ہی کہ جو کوئی دشنام گوئی یا تنقیص جناب آنحضرت کرے ساتہہ کسی وجہ کے وجوہ سے بصریح یا بکنایہ واجب ہی قتل اسکا اس قول مین
اتفاق ہی اختلاف اسمین ہی کہ یہ قتل بطریق حد ہی یا بالفعل مارنا چاہیے طلب توبہ نہین چاہیے یا بجہت ردت توبہ چاہیے طلب کرنا
اگر توبہ بجا لایا عفو کرین لیکن مختار قول اول ہے اور یہ اُس صورت مین ہی کہ مسلمان ہووے اگر کافر ہے اور اسلام لایا ورگذر
کرین اور یہ بحث آخر کتاب مین تفصیل آویگی انشاء اللہ تعالی اور ازجملہ خصائص حضرت سے یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام بفرمان
ملک العلام تین مرتبہ مرض حضرت مین واسطے عبادت و پرسش کے آئے اور مواہب مین مذکور ہے کہ نماز ادا کی آن حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فوج فوج مسلمانون نے بے امام بے دعا جنازہ کے کہ مشہور ہے ذکر کیا اس روایت کو بیہقی
اور ابن سعد وغیرہما نے اور مدفون ہوئے حضرت تین دن وفات سے اور بچہایا گیا واسطے آنحضرت کے لحد مین قطیفہ کہ
کہ بچہاتے تہے نیچے آپ کے اور یہ دونون امر جائز نہین غیر آنحضرت کے واسطے انتہی اور بعضون نے کہا ہی کہ قطیفہ شقران
نے کہ موالی آنحضرت سے تہا بچہا دیا تہا بے علم و اطلاع صحابہ کے تاکوئی اور بعد از حضرت نیچے اپنے نہ بچہاوے کہ اسکے
حق مین مکروہ ہی اور زمین مظلم و تاریک ہوئی بعد موت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسا کہ محل اوسکے مین آویگا
اور از انجملہ یہ ہے کہ زمین جسد مبارک آنحضرت و دیگر انبیا کو نہین کہاتی اسی طرح مواہب مین بہی مرقوم ہے اور بعض اولیا
اللہ سے بہی نقل کرتے ہین جیسے کہ قبر شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی بعد چودہ برس کے کسی تقریب سے کہولی تہی بدن و
کفن باقی تہا بیان تقریب یہ ہی کہ لوگ چاہتے تہے کہ برادرزادہ انکے کو کہ جوان صالح تہا انکی قبر مین دفن کرین چنانچہ مکہ
معظمہ مین عادت ہی کہ اموات کو متبرکا قبر بزرگون مین دفن کرتے ہین اور ظاہر وہ ہے کہ نہ کہانا زمین کا جسد شریف کو کنایہ
ہے حیات سے اور یہ مخصوص با آنحضرت اور حضرات انبیا ہے اور خصائص حضرت سے یہ ہی کہ میراث مال حضرت جاری نہین
ہوتی بجہت باقی رہنے ترکہ حضرت کے انکی ملک مین اور بعض نے کہا ہی کہ وہ مال صدقہ ہوجاتا ہے اور یہی قول صواب ہے
جیسا کہ حدیث مین آیا ہی ما ترکناہ صدقۃ یعنی متروکہ ہمارا صدقہ ہی صرف کیا جاوے جس مصارف مین کہ آنحضرت

صرف فرماتے تھے اہل وعیال و فرزندان و فقرا و صلحا اور مصالح مسلمین مین اپنی حیات اور مباح ہی حضرت کو وصیت کرنا کچھ
مال اپنے کا اور غیر کو جائز نہین مگر ثلث اور اسی طرح حکم سارے انبیا کا ہی کہ اونکے اموال مین ارث نہین ہوئی اور اسی
طرح پر جواب دیا جاتا ہی قول حق تعالی سے وورث سلیمان داود یعنی میراث لیگیا سلیمان داود سے
اور حق سبحانہ سے رب ھب لی من لدنک ولیا یرثنی یعنی اے رب میرے بخش مجھے اپنے پاس سے
کوئی ولی کہ لیجاوے میراث مجھسے مراد وارث سے نبوت و علم ہے کذا فی المواہب والمدارج اور اواخر مدارج مین ہی کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہین اپنی قبر مین اور اسیطرح سارے انبیا علیہم السلام اور آنحضرت نماز پڑھتے
ہین اپنی قبر مین باذان و اقامت اور حکایت کیا ابن زبالہ نے اور ابی النجار نے کہ اذان ترک کی گئی ایام حرہ مین تین
دن اور باہر گئے لوگ اور سعید ابن المسیب مسجد مین تھا کہتا ہے سعید کہ متوحش ہوا مین جب وقت ظہر ہوا نزدیک قبر شریف
کے گیا مین اور آواز اذان سنی مین نے اور نماز ظہر مین نے ادا کی پس تر سنی مین نے اذان و اقامت قبر مین واسطے
ہر نماز کے تا کہ گذرے تین دن رات اور پھرے لوگ اور عود کیا موذنون نے پس سنی مین نے اذان انکی جسیکہ سنی
مین نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آخر ہوا قول صاحب مواہب اور مدارج کا تنبیہ جاننا چاہیے کہ بعد اتفاق حیات پیغمبر
مین اختلاف کیا ہی کہ زندہ قبر مین ہین یا نہین جاے معین مین بلکہ جس جگہ خدا چاہے بہشت یا آسمان یا عرش یا اور جگہ مین
کہ مقید بجاے معین نہووے بعضے کہتے ہین کہ ہمنے جسد شریف قبر مین رکھا اور اسی خروج پر دلیل نہین رکھتے ہم پس ظاہر
یہ ہی کہ اسی بقعہ مین ہوا اور اگر کہین یہ بقعہ تنگ ہے مناسب نہین جس جسد شریف اسمین جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث مین
آیا ہے کہ وسعت و فراخی کیجاتی ہے قبر مومن مین ستر در ستر کیا جاے قبر شریف سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وسعت
اسکی دائرہ قیاس سے باہر ہے اگر کہین کہ فردوس اعلی انسب و اولی ہے واسطے تمکین و استقرار آنحضرت کے بقعہ قبر سے
جواب اسکا یہ ہے کہ کوئی بہشت بہتر و شریف قبر شریف سے نہین اگر حضرت اس جگہ ہو وین۔ امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا ہی اگر اس بقعہ کو کہ ختم اعضای شریف حضرت کیا ہے تمام اماکن و مواضع پر تفضیل و ترجیح دیوین حتی کہ
کعبہ معظمہ و عرش مجید پر نہین جانتا مین کسی مومن کو کہ توقف کرے اسمین اور حدیث شب معراج کہ آنحضرت نے فرمایا دیکھا
مین نے موسی کو کہ نماز ادا کرتا تھا اپنی قبر مین موید اس قول کا ہی اور حدیث دیکھنا انبیا کا شب معراج مین آسمان پر اور
حدیث دوسری کہ دیکھا مین نے موسی کو ساٹھ ستر ہزار بنی اسرائیل کے حج مین آتے تھے اور تلبیہ کہتے تھے ناظر اطلاق
مکان مین ہے اور کہین قرآن مجید ناطق ہے بموت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قال اللہ تعالی
انک میت وانہم میتون یعنی بدرستی کہ تو مرنے والا ہے اور یہ سب مرنے والے اور فرمایا آنحضرت نے اسنے
رجل مقبوض یعنی بدرستی کہ مین ایک مقبوض ہون اور صدیق اکبر نے فرمایا ان محمد اقد مات یعنی بیس
بدرستی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق فوت ہوے اور اجماع امت اسی پر ہے جواب اسکا یہ کہ حضرت نے درد
موت چکھا بعد ازان زندہ کیا انہین حقتعالی نے جیسے کہ حدیث مین آیا ہی کہ مین گرامی تر ہون خدا کے نزدیک کہ چھوڑے
مجھے قبر مین زیادہ اوپر چالیس دن کے اور بھی حدیث مین آیا ہے کہ خدای تعالی نے حرام کیا ہی اجساد انبیا کو

زمین پر پس آنحضرت زندہ ہین بحیات جسمانی و دنیاوی کے ساتھ اس بہین سے کہ حیات شریف ہین رکھتے تھے اور یہ اکمل ہے حیات
شہدا سے کہ روحانی اخروی ہے اور حق تعالی سے کہ نگاہ رکھے ارواح کو ساتھ ابدان کے لیکن نقل وارد ہوئی ہے بوجود ارواح
ابدان مین جیسا کہ موسی علیہ السلام کا نماز گذارنا قبر مین اور اس سے یہ لازم نہین آتا کہ جیسے دنیا مین حاجت
بطعام و شراب وغیرہ ذلک صفات اجسام سے مشاہد و محسوس تھا وہان کا معاملہ بھی قیاس علیہ اسی پر ہوے بلکہ ممکن
عالم برزخ مین اور حکام ہوئین اور احتیاج بطعام و شراب اور امثال اسکے امر عادی ہے اور وہان کا بر خلاف عادت
ہووے اور ہو سکتا ہے کہ بر حوائج و نسائم اور مانند انکے ارزاق روحانی سے ہووے جیسا کہ شان شہدا مین وارد
ہوا ہے یرزقون فرحین یعنے روزی دیے جاتے ہین اس حال مین کہ خوش و خرم ہین اور اگر طعام بہشت سے
مراد ہو تو بھی عجیب نہین جیسے کہ حدیث مین آیا ہے یطعمنی ویسقینی یعنی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے لیکن علم
وادراک و سماع انبیا مین شک نہین بلکہ سائر اموات مین تصریح کیا ہے اسے علمانے ایسا ہے پایا جاتا مواہب و مدارج
اور احادیث مین آیا ہے کہ حج ادا کرتے ہین اور تلبیہ کہتے ہین اور ذکر و تسبیح کرتے ہین اور اگر کوئی معترض اعتراض کرے
کہ آخرت دار عمل نہین اور وہان تکلیف نہین یہ اعمال کسواسطے کرتے ہین جواب اعتراض یہ ہے کہ عالم
برزخ پر احکام دنیا جاری ہین اسکے ساتھ اعمال و زیارت اجر اسے اور گاہے حاصل ہوتا ہے عمل بے تکلف
اور براہ تلذذ و ذوق و شوق کے جیسے کہ نوافل و تطوعات کا حال ہے اور اسیواسطے بہشت مین تسبیح پڑھتے ہین اور
قرآن خوانی اور منجملہ خصائص حضرت سے یہ ہے کہ معین و مقرر روضہ مبارک حضرت پر ایک فرشتہ ہے کہ پہونچاتا ہے
صلوۃ و سلام طرف زائر سے روایت کیا ہے اس حدیث کو احمد اور نسائی اور حاکم نے اور تصحیح کیا اسے حاکم نے
ساتھ اس لفظ کے ان اللہ ملئکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی عن امتی السلام یعنی بدرستی
واسطے خدا کے فرشتے ہین کہ پھرتے ہین زمین مین پہونچاتے ہین مجھے میرے امت کی طرف سے سلام اور از انجملہ
وہی عرض کیے جاتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعمال امت کے استغفار فرماتے ہین خاص انکے لیے
اور روایت کیا ابن المبارک نے سعید ابن المسیب سے کہ کوئی دن نہین مگر یہ کہ عرض کیے جاتے ہین حضرت پر اعمال
امت کے صبح و شام پس پہچانتے ہین انکو حضرت ساتھ نشان انکے کے اور اعمال انکے اور بعض روایات مین جو
آیا ہے کہ عرض کیے جاتے ہین حضرت پر اعمال امت کے جو انمین بد ہین انکو مین ستر و پوشش کرتا ہون اور وہ جو نیک
ہین عرض کرتا ہون بدرگاہ رب العزت اور مراد ستر سے عرض نہ کرنا گناہونکا ہوگا گویا سنت الہی جاری ہے
اسپر کہ اعمال بعد از عرض ثبت ہوتے ہین اور جو عرض نہین کیے جاتے ہین محو و ساقط ہوتے ہین درجۂ اعتبار
سے فافہم واللہ اور مدارج مین ہے کہ حدیث کعب الاحبار مین آیا ہے کہ ہر گاہ و بیگاہ ستر ہزار فرشتہ قبر
شریف پر نازل ہوتے ہین اور طواف کرتے ہین اور مارتے ہین بازو اپنے اور جب آپ مبعوث ہوتے ہین قبر سے
باہر آتے ہین درمیان ان فرشتون کے اور لیجاتے ہین آنحضرت کو بدرگاہ رب العزت اور از انجملہ وہ ہے کہ منبر
آنحضرت کہ مسجد شریف مین بالاے حوض حضرت کے ہے اور ایک گروہ اسطرف گئے ہین کہ یہ اخبار ہے اس منبر سے

کہ اسدن واسطے حضرت کے بنا کرین نہ یہ منبر کہ مسجد شریف مین ہی اور یہ قول نہایت بعید ہے سابق لفظ حدیث سے کہ فرمایا
ہے مابین حجرہ میرے اور میرے منبر کے ایک باغ ہے باغون جنت کے سے اور منبر میرا اوپر حوض میرے کے ہے
ظاہر ہوتا ہے اس کلام سے وہی منبر ہے کہ واسطے تجدید روضہ مقدسہ کے مذکور ہے ایسا ہی مذکور ہے تاریخ مدینہ مین اور صاحب مواہب
نے کہا کہ اختلاف نہین کیا کسی ایک نے علما سے بیچ اسکے کہ یہ محمول اوپر ظاہر کے ہے اور حق یہ ہے اور محسوس اور موجود
اور قدرت رب سائل ہے سب چیز کو اور جس چیز کی خبر دی ہے مخبر صادق نے امور غیب سے ایمان اسپر واجب ہے اور از انجملہ
وہی درمیان منبر اور قبر شریف حضرت کے ایک روضہ ہے ریاض جنت سے روایت کیا اسے بخاری نے ساتھ ما بین
بیتی و منبری کے یعنے درمیان میرے گھر اور میرے منبر کے اس جگہ تکلم کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ مراد تشبیہ بقعہ شریفہ
ہے بروضہ جنت نزول رحمت اور حصول سعادت اور بعض نے کہا ہے کہ طاعت و عبادت اس مقام مین موصل
الی الجنۃ ہے اور یہ دونون قول ضعیف ہین اور بعید اسواسطے کہ تشبیہ بریاض جنت و نزول رحمت و ایصال خیر بروضہ
بہشت اور ترتب ثواب اسپر شامل تمام مساجد اور کل بقاع خیر کو ہے اور مخصوص ساتھ اس مسجد شریف اور منبر
منیف کے نہین اور اگر حمل اوپر رحمت خاص اور روضہ مخصوص کے جنت سے کرین یہ بھی خالی بعید سے نہین اور
تکلیف سے اور حق وہ ہے کہ محمول اوپر حقیقت ظاہرہ اپنی کے ہے کہ مابین حجرۂ آنحضرت و منبر شریف ایک روضہ ہے
ریاض جنت سے باعتبار اس معنی کے کہ فردا ے قیامت اسی بہشت برین مین نقل کرین اور مانند سائر بقاع ارض
فانی و مستہلک نہ کرین جیسا کہ ابن فرحون اور ابن جوزی نے امام مالک سے نقل کیا ہے اور اتفاق جماعۂ علما کو
اسکے ساتھ منضم کیا ہے اور شیخ ابن حجر عسقلانی اور اکثر علماے حدیث نے اس قول کو ترجیح دیا ہے اور ابن ابی جمرہ
کہ کبار علماے مالکیہ سے ہی فرمایا ہے کہ احتمال رکھے کہ عین بقعہ شریفہ روضہ ریاض جنت سے ہووے کہ اس جگہ سے دار
دنیا مین پہونچا ہو جیسا کہ شان حجر اسود اور مقام ابراہیم مین وقع ہے اور بعد از قیام قیامت بھی بمقام اصلی اسکے لیجاوین
اور نزول رحمت اور استحقاق جنت لازم قربت فضل اور علو مرتبت اس مقام کو ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ
آنحضرت نے فرمایا کہ آتا ہون مین باب جنت کے بیچ دن قیامت کے اور استفتاح کرتا ہون مین پس کہتا ہے خازن
جنت بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک یعنے ساتھ تیرے امر کیا گیا مین کہ نہ کھولون مین دروازہ بہشت
واسطے کسی کے ایک کے پہلے تجھسے اور جائز ہے کہ بیچ بک مین واسطے قسم کے ہووے اور یہی احسن و اولی ہے
اور از انجملہ وہ ہے کہ محشور ہووین حضرت سوار اوپر براق کے اور کسوت و خلعت دیا جاوے اعظم و انفس حلل جنت سے
حدیث مین آیا ہے کہ حشر کیے جاوین لوگ قیامت کے دن پس ہون مین اور میری امت مقام بلند پر اور پہناوے
مجھے میرا پروردگار حلہ سبز اور ایستادہ ہون حضرت اوپر آستان کرسی کے نہین کھڑا ہوتا وہان کوئی ایسے مقام مین کہ
رشک لیجاوین اسپر اولین و آخرین اور از انجملہ یہ ہے کہ دیا جاوے انہین مقام محمود مجاہد نے کہ اجلہ تفسیر سے ہے
کہا کہ مراد مقام محمود سے جلوس حضرت کا ہے اوپر عرش کے اور عبد اللہ بن سلام سے منقول ہے جلوس اوپر
کرسی کے اور تفسیر بیضاوی مین کہا ہے کہ ایسا مقام کہ تعریف اسکی کرین جو کوئی کھڑا ہے اور جو کوئی اسے پہنچا ہے

اور یہ مطلق ہے ہر تمام مین کہ متضمن ہے کرامت کو اور مشہور یہ ہے کہ وہ مقام شفاعت ہے کذا فی المواہب اور از انجملہ یہ ہے کہ دیا جاوے
حضرت کو لواء حمد قیامت کے دن اور حضرت آدم علیہ السلام اور ماسوای انکے نیچے اس لوا کے ہوویں اور عطا کیا جاوے
وسیلہ کہ اعلی درجہ ہے بہشت مین وہ بھی مخصوص بآنحضرت ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ فرمایا انا سید
ولد آدم یوم القیامۃ وانا اکرم الاولین والآخرین وبیدی لواء الحمد ولا فخر
وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی یعنی مین ہون سید اولاد آدم قیامت کے دن اور مین
بزرگ ترین ہون پہلون اور پچھلون کا اور میرے ہاتھ مین ہے نشان حمد اور نہین فخر اور نہین کوئی نبی اس دن آدم اور غیر
اسکے مگر وہ نیچے نشان میرے کے ہے اور از انجملہ وہ کہ مخصوص کیا آنحضرت کو حق تعالی نے ساتھ کوثر کے کہ سیلان
کرتے ہین اسمین دریا قوت اور پانی اسکا بہت شیرین ہے شہد سے اور بہت سفید ہے دودھ سے اور ایک
روایت مین آیا ہے کہ بہت سفید ہے برف سے اور کوزے اسکے ستارون سے زیادہ اور بعضون نے کہا ہے کہ
ہر پیغمبر کے لیے آخرت مین ایک حوض ہووے اور بقدر فضل و مرتبت اسکے اور کوثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سب سے عظیم تر اور شریف تر ہے اور از انجملہ وہ ہے کہ جو چیز انبیاء ماسبق کو بعد از سوال عطا فرمائی حضرت علیہ الصلوۃ
والسلام کو بے سوال ارزانی رکھا ابراہیم خلیل اللہ نے کہا ولا تخزنی یوم یبعثون یعنی رسوا نہ کر مجھے دن بعثت کے
اور آنحضرت کی شان اور انکی امت کے حق مین فرمایا لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ الآیۃ یعنی دن
ہے کہ نہین رسوا کرتا اللہ نبی اور جو کہ ایمان لائے اسکے ساتھ آخر آیت تک اور موسی علی نبینا وعلیہ السلام نے کہا
یعنی اے رب میرے کھول میرے لیے سینہ میرا اور شان مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا ہے
الم نشرح لک صدرک یعنی کیا نہین کھولا ہمنے تیرے لیے سینہ تیرا اور انہین سے یہ ہے کہ حق تعالی
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بمقام محبت برگزیدہ کیا اور ابراہیم علیہ السلام کو بمقام خلت اور مقام
محبت بالاتر مقام خلت سے ہے کہ اول ذکر اسکا گذرا اور آخر مین بھی کلام اسکے بیان مین آویگا اور بعضے
عارفین نے علما سے فرق مین درمیان خلیل و حبیب کے ایک کلام لطیف کہا ہے کہ خلیل خلت سے ہے بمعنی حاجت اور
ابراہیم علیہ السلام محتاج و مفتقر تھا طرف خدا کے اسی جہت سے اسے خلیل کہا اور حبیب فعیل ہے بمعنی فاعل یا
مفعول پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من وجہ محب ہین اور من وجہ محبوب بے وساطت عوض کے اور بعض
نے کہا ہے کہ خلیل کا فعل برضای حق ہوتا ہے اور فعل حبیب برضا و خوشنودی حبیب اور خلیل کا ہے شتابی نہین کرتا واسطے
لقاے محبوب کے جیسے بوقت آنے محبوب کے جیسے بوقت آنے ملک الموت کے ابراہیم علیہ السلام بابت قبض روح کے لیے
توقف کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور کہا پروردگار سے پوچھو جب اسکا حکم ہوا توقف بجا لا اور آنحضرت نے فرمایا اختر الرفیق
الاعلی یعنی اختیار کیا مین نے رفیق اعلی کو اور از انجملہ وہ ہے کہ نماز نافلہ حضرت کو بیٹھکر ادا فرماتے ثواب اسکا برابر
ثواب ایستادہ نماز کے تھا بخلاف اورون کے کہ فرمایا من صلی قاعدا فلہ نصف
اجر القائم یعنی جو کوئی بیٹھکر نماز پڑھے اسکے لیے ثواب آدھا بنسبت قائم کے ہے اگرچہ ظاہر اس حدیث کا

عام ہی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے ساتھ مخصوص ہین اور منجملہ خصائص یہ ہی کہ جیسا حضرت روبروے دیکھتے ویسا ہی
پیچھے سے اور جیسا تاریکی مین دیکھتے ویسا ہی روشنائی مین اور کلام اسکی تحقیق مین ذکر شریف مین پہلے گذرا ہی یونہین ہی مواہب
وآثار النبوت مین اور راز الخفا یہ ہی کہ جو کچھ دنیا مین ہی زمان آدم تا نفخہ اولی تک سب حضرت پر منکشف و ہویدا کر دیا تھا اول سے
آخر تک معلوم ہوا اور حضرت نے بھی یارون اپنے کو بعض اُن احوال سے مطلع و آگاہ فرمایا اور بعض صلحای اہل فضل سے سنا گیا ہے کہ بعض
عارفون نے ایک کتاب لکھی ہی اور اسمین اثبات کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام علوم الہی تعلیم و معلوم کرا دیے تھے
لیکن ہی ہر چند یہ بات بظاہر مخالف بہت دلیلونکی ہی تا قائل اسکے نے کیا قصد کیا ہو واللہ اعلم وصل فضائل و خصائص امت
مرحومہ محمدیہ بھی بیشمار ہین اور یہ بھی راجع طرف فضائل آنحضرت کے ہے کہ ایسی ذات کامل الصفات کے ہین جیسے فضائل آنحضرت
داخل امت مین ہی کہ ایسا پیغمبر رکھتے ہین اور تبع اور نسبت ہی ساتھ ایسی ذات کامل الصفات کے ہین جاننا چاہیے کہ جب پیدا کیا
پروردگار تعالی و تقدس نے اور ابراز و اظہار کیا عنصر لطیف نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم عیان مین نہایت احکام
واتقان کے ساتھ متوجہ و ظاہر ہوئی عنایت ربانیہ ساتھ امت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگرچہ جن وانس ساری
امت حضرت کی ہین بہت خصوصیت و قابلیت کے کہ انکو ہی ظہور کیا اور دوسری جا ظہور نہ کیا اور فرمایا آیت
کنتم خیر امة اخرجت للناس یعنے تھے تم بہترین امت نکالے گئے واسطے لوگون کے اور یہ خطاب ہے واسطے سابقان
اس امت کے ہی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سابقان اور مقربان درگاہ ہین اور ان صفات مین کہ آیت
تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر یعنے امر کرتے ہو تم ساتھ معروف کے اور منع کرتے ہو منکر سے در حقیقت
بسبب اسکے شہر طینت مین تم داخل و اسبق ہین اور ساتھ فضل صحبت رسول مقبول اور مشاہدہ جمال جہان آرای حضرت اور اقتباس
واستفاضہ انوار و آثار اونکے ہو یہ اسلئے مخصوص ہین اور اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ اول اس امت کا افضل ہے مابعد اپنے
سے کہ اس باب مین شارع سے ترتیب بھی واقع ہوئی ہے کہ فرمایا خیر القرون قرنی الذين یلونهم ثم الذين
یلونهم ثم الذين یلونهم یعنی بہترین اہل زمانہ سے ہم زمانہ میرے ہین کہ مین انمین ہون پھر وہ کہ متصل ہین انکے
ساتھ پھر وہ کہ پیوستہ ہین ساتھ انکے مشہور یہ تین مرتبہ ہین صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور ایک حدیث صحیح بخاری ہی مرتبہ چوتھا
بھی معلوم ہوتا ہی انھین اتباع تبع بھی کہتے ہین ثم یفشو الكذب یعنی پھر ظاہر آشکارا ہوگا جھوٹ وہ ضبط و ربط نہین
اور صدق تقوی و یقین کہ اوائل مین تھا نہ رہا اور ایک جماعت صحابہ سے وہ ہی کہ ایک لحظہ دیدار شریف حضرت سے مشرف
ہوئے اور ایمان لائے اور چلے گئے اور ساتھ کاروبار اپنے کے مشغول ہوئے اور ساتھ امتداد صحبت اور طول خدمت کے
استفادہ و استفاضہ حاصل کیا جو لوگ ساتھ تفضیل صحابہ رضوان اللہ علیہم کے مطلق قائل ہین کہتے ہین کہ انھین بھی کمال حاصل
ہے کہ موجب افضلیت ہی من بعد ہم سے اور معلوم نہین ہوتا کہ مقصود اس طائفہ کا کیا ہی اگر چاہتے ہین کہ ببرکت رویت
ومشاہدہ آنحضرت تمام کمالات حاصل ہوتے ہین جیسا کہ متاخرین رکھتے تھے پس محل توقف ہے اور مسئلہ
عدم تفاصل و تفاوت کا ہے درمیان صحابہ کے اور خلاف واقع ہے یا چاہتے ہین کہ وہی رویت مشاہدہ آنحضرت
فضیلت ہی کہ اکمل و اتم ہے سب فضائل و کمالات سے اور کوئی فضیلت اسکی ساتھ برابری نہین کرتی اور حاصل کلام

ہوا یہ ہین حیث الصحبۃ اگرچہ مدت قلیل اُنکی ہو فضل ہین من ذرا انپے سے اور جامعہ اصولیین اخلاق اہم صحبت کا یہی مخصوص
رکھتی ہین یا تھ جامعہ اولی کے اور یہ خلاف مذہب محدثین کے ہے کہ صحبت مین ساتھ رویت وملاقات ایکبار کے اکتفا کرتے
ہین اور پہلے بھی تھوڑا سا اس باب مین مذکور ہوا ہی اور چاہیے کہ بعد بھی بتقریب مذکور ہو اور فضائل وخصائص اس امت کے
علی الاطلاق بیشمار ہین اور اخبار وآثار اسمین بہت وارد ہین بڑا ان سب فضائل مین ہوتے امت محمدیہ مین جیسے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیا اور جامع فضائل وکمالات جمیع انبیا کے ہین اور مکارم اخلاق ومحامد صفات حضرت پر
منتہی ہوئی امت آپکی خاتم الامم ہی اور مخصوص ہی ساتھ کمال دین اور اتمام نعمت کے الیوم اکملت لکم دینکم و
اتممت علیکم نعمتی یعنی آجکے دن کامل کیا مین نے دین تمھارے لیے تمھارا اور تمام کین تجپر نعمتین اپنی اور دین
اس امت کی کتب سابقہ مین مذکور ہین جیسے کہ ذکر انکے پیغمبر کا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا موسی علیہ السلام نے اے رب آیا کوئی ہی امتون مین گرامی تر امت میری سے
کہ سایہ کیا تو نے انپر ساتھ غمام کے اور نازل کیا انپر من وسلوی پس فرمایا خدا تعالی نے یا موسی نہین جانتا تو کہ فضل
امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب امتون پر مانند فضل میرے کے ہے سب مخلوقات پر کہا موسی نے یارب کہا مجھ وہ امت
کہ انکو دیکھونگا تو انکو مین سنواتا ہون تجھے کلام انکا پس ندا کی حق تعالی نے انکو پس جواب دیا سب نے بیک آواز
لبیک اللھم لبیک اور حالانکہ وہ اصلاب آباء اور ارحام امہات مین تھے پس فرمایا حق سبحانہ نے صلواتی
علیکم ورحمتی سبقت غضبی وعفوی سبق عذابی یعنی درود ورحمت میری تمپر اور رحمت میری نے سبقت کی میرے
غضب پر اور عفو میرے نے پیشی کی میرے عذاب پر اور جو کوئی پاوے مجھے اس حالت مین کہ گواہی دیتا ہی لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ بخشتا ہون مین گناہ اسکے فرمایا حضرت نے پس چاہا حق سبحانہ نے کرنت رکھی مجھ
اس نعمت کے ساتھ کہا وما کنت بجانب الطور اذ نادینا یعنی نہ تھا تو ای محمد یعنی نشاء عنصری مین وقتیکہ ندا کیا ہمنے
تیری امت کو تا سنواوین ہم موسی کو کلام انکا روایت کیا اس حدیث کو قتادہ نے اور زیادہ کیا ہی کہ کہا موسی علیہ السلام
نے یارب کیا عجب نیک ہی آواز امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے دوبارہ سنوا اور ابونعیم نے حلیہ مین انس سے
روایت کیا اور کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وحی نازل ہوئی حق تعالی کی موسی پیغمبر بنی اسرائیل پر
کہ جو کوئی مجھے پاوے اس حال مین کہ منکر ہو ساتھ احمد کے لاؤنگا مین اسے آتش دوزخ مین کہا موسی نے یارب احمد کون ہے
خدا تعالی نے کہا احمد وہ شخص ہی کہ پیدا نہین کیا مین نے کسی پیدائش کو گرامی تر اپنے نزدیک اس سے لکھا ہی مین نے نام اسکا
اپنے نام کے ساتھ عرش پر پہلے اس سے کہ پیدا کرون مین آسمان وزمین اور جنت حرام ہی تمام خلق پر جبتک آوین حضرت
اور انکی امت پس اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ امت حضرت کو بہ تبعیت حضرت پہلے اور انبیا سے بہشت مین لاوینگے
کیا عجب کہ جو ہمارا عزیز ہے اسکے طفیلی بھی عزیز ہون مگر وہ کہ مراد خلق سے غیر انبیا ہو وین اگرچہ کہا ہے جمیع خلق ای
یہ ہے کہ امت فاضل تر انبیا سے ہو وے یا برابر ساتھ انکے ہین حاشا وکلا اسواسطے کہ کوئی ولی مرتبہ نبی کو نہین پہنچتا
انبیا سو ہی ہیں اور کون لوگ ہین امت محمد اور کیا ہین صفات انکی پس ذکر کیا حق تعالی نے صفات انکی کا

پس کہا موسی نے خداوندا مجھے نبی امت کا گردان فرمایا خدا تعالی نے نبی اس امت کا انہین کی جنس سے ہوگا پس کہا
موسی نے خداوندا گردان مجھے امت اس نبی کی اور بعضون نے کہا ہے کہ وضو بھی خصائص اس امت سے ہے نسبت
بامم سابقہ اگرچہ انکے پیغمبرونکو یہ صفت حاصل تھی اور استدلال کیا ہے ساتھ اس حدیث کے ان امتی یبعثون یوم
القیمۃ غرا محجلین من آثار الوضوء یعنی امت میری پکاری جاویگی دن قیامت کے سفید رو سفید دست و پا
وضو سے کہ یہ خبر اور وضو مخصوص ساتھ انکے ہو اور فتح الباری مین قصہ سارا مین ساتھ اس جبار کے پکڑ اسے بظلم و تعدی
کہا ہے کہ جب چاہا اس کافر نے قریب سارا سارا اٹھی اور وضو کیا اور نماز ادا کی اور ایک روایت مسلم مین ابو
ہریرہ سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سیما ہے کہ نہین غیر تمہارے کو اور ظاہر حدیث احمد
سے بھی کہ مشکوۃ مین بیچ کتاب الطہارت کے لایا ہے ایسا ہی مفہوم ہوتا ہے اور مجموع صلوۃ خمس بھی خصائص اس
امت سے ہے کہ امت سابقہ مین چار نمازین تھین سوای عشا کے پیغمبر ہمارے اول گزارندہ عشا تھے صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور حدیث مین آیا ہے آنحضرت فرمایا تاخیر کرو نماز عشا کی اسواسطے کہ تمہین تفضیل عطا ہوئی ہے
ساتھ اس نماز کے سائر امم پر اور نہین ادا کیا اس نماز کو کسی نے پہلے تمسے اور اذان و اقامت بھی خصائص
اس امت سے ہی اور بسم اللہ بھی کسی امت پر نازل نہین ہوئی پہلے اس سے مگر سلیمان علیہ السلام پر اور آمین کو
خصائص امت محمدیہ رکھا ہے اور حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا یہود حسد
نہین لیجاتے اوپر ہمارے کسی چیز پر جیسا کہ حسد لیجاتے ہین اوپر جمعہ کے اور ہدایت کیا ہمکو خدا نے تعالی نے اوپر کہنے
آمین کے پیچھے امام کے اور خصائص اس امت سے ہے رکوع نماز مین روایت ہے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا
پہلے وہ نماز کہ رکوع کیا ہمنے اسمین نماز عصر تھی پس کہا ہمنے یا رسول اللہ کیا ہے یہ رکوع کہ ہرگز نہین کیا تمنے اور آج کے دن
کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ اسکے امر کیا گیا مین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اوائل
ہمارے دین مین بھی رکوع نہ تھا جیسا کہ نماز یہود و نصاری مین پیچھے اس سے حکم ہوا اور واقع مین انتقال قیام سے
برکوع اور رکوع سے بسجود اور تدریج اسمین ادخل ہے حدوث حضور اور وجود خشوع مین ولیکن اس جگہ اشکال لازم
آتا ہے کہ قول سبحانہ تعالی یا مریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین یعنی
اے مریم قنوت کر اپنے رب کے لیے اور سجدہ کر اور رکوع کر ساتھ رکوع کرنے والونکے دلالت رکھتا ہے اوپر وجود رکوع
کے امم سابقہ مین اور کہتے ہین کہ مراد بقنوت اور امت طاعت ہے اور یعنی طاعت و قیام و خشوع بھی مستعمل ہے اور خصائص
اس امت سے وہ ہے کہ صفوف انکی نماز و قتال مین مانند صفوف ملائکہ کے ہین قدر و منزلت اور قرب درگاہ مین اور
خصائص اس امت سے تحیۃ سلام اور جمعہ اور ساعت جمعہ ہین کہ جو چیز اس ساعت مین حق تعالی سے چاہین
حاصل ہووے اور اس مقام مین اقوال ہین قریب چالیس کے کہ شرح سفر السعادت مین وہ اقوال بالتطبیق منقول
ہین اور صحیح ترین انہین سے دو قول ہین کہ وہ ساعت بعد از خروج امام ہے خطبہ کے لیے فراغ نماز تک اور قول دوسرا
آخر ساعت مین روز جمعہ سے اور از انجملہ یہ ہے کہ اول شب رمضان سے کہ ہوتی ہے نظر کرتا ہے حق سبحانہ

طرف اُنکے نظر عنایت اور جو شخص کہ نظر کرے خدا تعالی طرف اُسکے نظر عنایت عذاب نہ کرے اُسے کبھی اور زینت دیتا ہے اور آراستہ کرتا ہے بہشت کو اس مہینہ میں اور کرتا ہے بوے فم صائم خوشبو اپنے نزدیک بوے مشک سے اور استغفار کرتے ہیں واسطے صائمین کے ملائکہ ہر شب بوقت افطار اور جب آخر شب رمضان سے ہوتی ہے بخشتا ہے سب روزہ دار ونکو اور دی گئیں اس امت کو شہر رمضان میں پانچ خصلتیں کہ نہیں دی گئیں امت کسی پیغمبر کو اور بند و زندان میں کیے جاتے ہیں مردہ شیاطین اور ازانجملہ استحباب سحور او تعجیل افطار اور اباحت اکل و شرب وجماع رات میں کہ ناجائز وحرام تھا اُن لوگوں پر کہ پہلے ہمسے تھے بعد از خواب اور ایسا ہی ہمپر بھی ابتداے اسلام میں بعد ازان منسوخ ہوا اور ازانجملہ شب قدر ہے اور روایات میں آیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک مرد تھا کہ ہزار مہینہ راہ خدا میں لڑا تھا اور سلاح بدن سے نکھولے تھے صحابہ نے کہا کسے طاقت ہم میں سے کہ ایسا کرسکے پس نازل ہوئی سورۂ قدر بہتر ہزار ماہ سے ہے اور قیام اس ایک رات میں فاضل تر جہاد سے ہے راہ خدا میں ہزار مہینے باقی کلام تحقیق اس اس مقام میں اپنے محل آویگا اور اختلاف کیا ہے کہ صیام رمضان خصائص اس امت سے ہے یا امم سابقہ بھی شریک اس خطاب میں ہیں اور آیۂ کریمہ کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم یعنی فرض کیا گیا تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا اوپر اُن لوگوں کے کہ پہلے تم سے تھے کہ مراد صیام ماہ رمضان ہیں ظاہر یہ ہے کہ امم سابقہ پر بھی مکتوب تھے اور ابن ابی حاتم نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ صیام رمضان امم سابقہ پر مکتوب تھے جیسے کہ ہمپر اور اسناد اس حدیث میں ایک مرد مجہول ہے اور اگر کہیں ہم کہ مراد مطلق صیام ہیں نہ قدر اور وقت انکا پس تشبیہ واقع اوپر مطلق صوم کے ہے اور قول جمہور یہی ہے اور خصائص اس امت سے استرجاع انکا ہے وقت مصیبت کے کہ مستوجب و مستحق صلوٰۃ ورحمت ہے پروردگار تعالی سے اور سبب ابتدا کا ہے خاص انکو اور سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ کہا تحقیق دیا گیا ہے اس امت کو نزدیک مصیبت کے وہ کہ نہیں دیا گیا انبیا کو مانند اُسکے اور وہ قول آیۂ انا للہ و انا الیہ راجعون یعنی نزدیک مصیبت کے اور اگر دیا جاتا انبیا کو دیا جاتا یعقوب علیہ السلام کو وقتیکہ کہا یا اسفی علی یوسف اور بدرستی کہ کہا یعقوب نے فصبر جمیل واللہ المستعان اور یہ بمعنی استرجاع ہے اور قول یعقوب یا اسفی علی یوسف منافی اُسکا نہیں اور ازانجملہ وہ ہے کہ خدای تعالی نے اٹھایا اس امت سے اصر و اغلال کہ امم سابقہ کے اوپر تھا مثل تعین قصاص عمد وخطا میں اور قطع اعضا خاطیہ اور قطع موضع نجاست اور مارنا نفس کا توبہ میں اور تھے بنی اسرائیل کہ کرتے تھے گناہ رات میں اور لکھا پاتے تھے صبح کو اپنے گھر کے دروازہ پر کہ کفارہ اس گناہ یہ ہے کہ نکالے تو دونوں آنکھیں اپنی پس نکال ڈالتے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ کہا جو کچھ کہ تھا اوپر بنی اسرائیل کے شدائد ومکارہ سے اُٹھا دیا حق تعالی نے اس امت سے اور ازانجملہ وہ ہے کہ خدا تعالے نے رفع کیا ہے اس امت سے مواخذہ بخطا و نسیان اور اس چیز پر کہ اکراہ کیا جاوے اور حدیث نفس کہ اُسے خاطر اور وسوسہ کہیں اور تھے بنی اسرائیل کہ نسیاناً خطاءً مرتکب کسی چیز کے ہوتے اُسیوقت عقوبت اُس گناہ کی اُنپر ہوتی اور اندازہ

اخراج کیا ہی اور جملہ خصائص اونکے سے وہ ہی کہ جو انھون نے سعی و کوشش کی اپنی حیات مین بذات خود اور وہ سعی کیجاوے
واسطے اور نہ تھا اُن لوگون کے لیے کہ پہلے اُنسے تھے گروہ جنکر سعی کرتے تھے بذات خود ایسا ہی کہا ہی عکرمہ نے اور
اس مقام مین اشکال وارد ہوتا ہی ساتھہ قول حق سبحانہ تعالی کے آیت وان لیس للانسان الا ما سعی یعنی
اور بہشتی نہین واسطے آدمی کے گروہ کرے اپنی حیات مین اسواسطے کہ یہ آیت دلالت کرتی ہی اسپر کہ آدمی کو نفع نہین بجز
اسبات کے کہ بذات خود سعی کی اور عمل کیا اور جواب اس اشکال سے چند وجہ ہی ایک یہ کہ منسوخ ہی ساتھہ قول حقتعالی کے آیت
ذریتہم بایمان الحقنا بہم ذریتہم یعنی اور تابع ہوویں مومنون کی اولاد اونکی ایمان مین لاحق کرین
ہم ساتھہ اُنکے اولاد اُنکی پس کیا جاوے ولد طفل میزان الدین مین اور ہووے فرط واسطے والدین کے اور قبول کرتا ہی حقتعالی
شفاعت آبا حق ابنا مین اور شفاعت ابنا حق ابنا مین یہ دلیل اپنے قول کے آیۃ اباءکم وابناءکم لا تدرون ایہم
اقرب لکم یعنی باپ و دادا تمھارے اور بیٹے تمھارے کون انمین سے نزدیک تر ہی تمھارے واسطے از روی نفع کے
قرطبی نے کہا احادیث بہت دلالت کرتی ہین اوپر اس قول کے اور مومن کو پہونچتا ہی ثواب عمل صالح کا غیر اسکے سے اور بیچ
کے بخشی سے آیا ہی کہ جو کوئی مرا اور رہا اُسکے روزہ روزہ رکھے اُسسے اُسکا ولی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو
کوئی حج کرے غیر اپنے سے حج کرے پہلے اپنی طرف سے پیچھے غیر کی طرف سے اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہی کہ اعتکاف کیا
اور اعتاق اپنے بھائی عبدالرحمن کیطرف سے اور کہا سعد بن عبادہ نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ماں
مر گئی آیا تصدیق کرون مین اُسکی طرف سی فرمایا ہان کہا کونسا صدقہ افضل تر ہے فرمایا پانی پلانا پس بنایا سعد نے ایک چاہ اور
کہا یہ واسطے ام سعد کے ہی اور عبداللہ ابی بکر کی دادی نے نذر کیا تھا کہ پیادہ پا جاوے طرف مسجد قبا کے پس مرگئی اور وفا
نہ کرسکی پس فتوی دیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عبداللہ کو کہ جاوے اُسکی طرف سے اور مفسرین سے بعض نے کہا ہی کہ مراد
انسان سے وان لیس للانسان الا ما سعی مین ابوجہل ہی اور بعض نے کہا مراد انسان اس جگہہ جی ہی نہ میت اور بعض نے
کہا ہی کہ عقبہ بن ابی معیط اور بعض نے کہا ولید بن مغیرہ اور بعض نے کہا ہی کہ یہ اخبار ہے شرایع مین قبل ما سے اور دلالت کیا ہے
ہماری شریعت نے کہ انسانکو سعی اُسکی اور اُسکے غیر کی دونون ہین اور صاحب کشاف نے کہا ہی کہ سعی غیر کیونکر نافع نہین ہی بیچ
سعی اوپر نفس اپنے کے کی ساتھہ ہونے اُسکے مومن مصدق پس ساتھہ اس اعتبار کے ہووے سعی غیر کی بیچ حکم سعی نفس کے
واسطے ہونے اُسکے تابع اور قائم مقام اور یہی سعی غیر نافع نہین وقتیکہ وہ عمل کرے واسطے نفس اپنی کے لیکن جو قت کی
غیر کے لیے موافق شرع کے وکیل اور قائم مقام اُسکا ہوا انتہی۔ یہ طلع سے مواہب و مدارج و آثار النبوت مین اور تحقیق اختلاف
کیا ہی علما نے بیچ ثواب قرأت قرآن کے آیا پہونچتا ہے میت کو یا نہین اکثر اسپر ہین کہ نہین اور مشہور مذہب شافعی اور
مالک اور جماعت حنفیہ سے یہ ہی اور اکثر شافعیہ اور حنفیہ اسپر ہین کہ پہونچتا ہے اور ساتھہ اسی کے قائل ہین امام احمد بن حنبل بیچ
بلکہ منقول امام احمد سے وہ ہی کہ میت کو ثواب ہر چیز کا صدقہ اور نماز اور حج و اعتکاف و قرأت قرآن و ذکر وغیرہ ذالک پہونچتا
ہے ولیکن کہا ہی کہ قرأت قرآن قبر کے اوپر بدعت ہے اور ذکر کیا ہے شیخ شمس الدین قسطلانی نے کہ صحیح وصول
ثواب قرأت ہی قریب و اجنبی وارث سے جیسے کہ نافع ہے صدقہ اور دعا و استغفار باجماع اور امام عبداللہ

یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا روضۃ الریاحین مین ذکر کیا ہی کہ شیخ عزالدین ابن عبدالسلام کو خواب مین دیکھا کہ کہتے ہین کہ ہم کہتے
تھے دنیا مین ثواب قرائت میت کو نہین پہونچتا اب معلوم ہوا کہ پہونچتا ہی طرح اور ثواب اسکا پہونچا اور فتوی دیا ہی قاضی حسین نے
کہ اجارہ واسطے قرات قرآن کے قبر ہی جائز ہے جیسے کہ اجارہ اذان و تعلیم قرآن کے لیے اور چاہیے کہ دعا کرے میت کیلیے
بعد از قرائت اسواسطے کہ لاحق ہوتی ہے اُسے دعا بعد از قرائت باجابت اور اکثر ہے از روی برکت کے اور ذکر کیا ہی شیخ عبدالکریم
سالوسی نے اگر نیت کرے قاری ساتھ قرات اپنی کے کہ ہوئے ثواب اُسکا واسطے میت کے نہین پہونچتا اسواسطے کہ نیت
کرنا پیش از تلاوت قرآن عبادت بدن ہی پس غیر سے واقع نہین ہوتی لیکن اول پڑھا بعد ازان کہا وہ جو اُسے
حاصل ہوا ہے اجر ہے واسطے میت کے اور یہ دعا ہی بحصول اُس اجر کے خاص میت کو نفع کرتا ہی میت کو اور کہا ہی کہ قرآن
موضع برکت اور نزول رحمت ہی اور میت بیچ حکم زندہ حاضر کے ہے پس امید رکھا ہے اسکے لیے نزول رحمت اور حصول
برکت و فیلکہ بھیجے قاری ثواب اسکے لیے اور ذکر کیا ہے صاحب عدہ نے اگر باہر لایا چشمہ یا کھودا کنوان یا لگایا درخت
یا وقف کیا مصحف حال حیات اپنی مین یا کہین یہ باتین غیر اسکے نے بعد از موت اُسکی پہونچتا ہے ثواب اس کا
میت کو جیسا کہ وارد ہوا ہے خبرین اور مخصوص نہین حکم وقف مصحف کا بلکہ ملحق ساتھ اُسکے ہر وقت اور
یہ تقاضا کرتا ہے جواز تضحیہ طرف میت سے اسواسطے کہ وہ ایک نوع صدقہ سے ہے ولیکن تہذیب
مین کہا ہے کہ جائز نہین تضحیہ غیر سے بدون اذن وامر اوسکے اور ایسا ہی میت سے مگر اس حال مین کہ وصیت
کیا ہو ساتھ اسکے اور تحقیق روایت کیا گیا ہے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہ قربانی کرتے تھے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعد از وفات حضرت کے اور ابی العباس محمد بن اسحق سراج سے آیا ہے کہ کہا
تضحیہ کیا مین نے آنحضرت سے ستر ختمی لیکن اہدای ثواب قرات طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
نہین پہچانتے ہم اسمین کوئی امر و اثر و انکار کیا ہے اسکا ایک جماعت نے اور کہا ہے کہ نہین کیا یہ صحابہ نے
اور بعض فقہا سے متاخرین نے مستحب رکھا ہے اور بعضے اسے بدعت جانتے ہین اور کہا ہے آنحضرت غنی
ہین اُس سے اسواسطے کہ حضرت کے لیے ثابت ہی اجر ہر شخص کا کہ عمل خیر کیا امت مین سے بے اسکے نقصان
ہووے اجر عامل سے کچھ چیز امام شافعی نے کہا ہے کہ کوئی چیز نہین کہ عمل کرتا ہے ایک امت اُسکی سے مگر وہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہین اسمین اور جمیع حسنات مسلمین اور اعمال صالحہ اُنکے صحائف پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین ہین زیادہ اسپر کہ عامل کو اجر ہے ہے با مضاعفت کہ نہین جانتا اسے مگر خدا تعالی اور
اسی قبیل سے ہی وہ جو مشروع ہی نزدیک رویت کعبہ کہ کہتے ہین اللھم زد ھذا البیت تشریفا و تعظیما
یعنے اے پروردگار زیادہ کر اس گھر کی تشریف و تعظیم۔ یہ سب مذکور ہے مواہب اور مدارج اور آثار النبوت
مین اور اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا ہی ساتھ قول اپنے کے من سن
سنۃ حسنۃ فلہ اجر من عمل بہا جسنے نکالی راہ و روش نیک پس اسکے لیے مانند اجر اُسکے ہے کہ
عمل کیا اسپر بعد ازان ترغیب و تحریص امت کے اور تسنن سنت حسنہ کے بفعل و کمال انیا اثبات اجر غیر متناہی

مین خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور خصائص امت سے ہے کہ یہ بہشت مین پیش از سائر امم کے روایت کیا ہے
طبرانی نے اوسط مین حدیث عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مرفوعا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ حرام کیا گیا بہشت اوپر انبیا کے جب تک کہ داخل ہوون مین اور حرام کیا گیا اوپر امتون کے جب تک آوے میری
امت اور از انجملہ وہ ہے کہ داخل ہون بہشت مین اسکے ستر ہزار بغیر حساب کے روایت کیا اسے شیخین نے اور نزدیک
بیہقی اور طبرانی کے آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے وعدہ کیا میرے پروردگار نے کہ لاوے میری امت سے ستر ہزار
کو بہشت مین بے حساب پس سوال کیا مین نے زیادتی کا پس دیا مجھے ساتھ ہر ایک کے ستر ہزار ستر ہزار اور حاصل
کلام یہ کہ دیا ہے پروردگار تعالی نے اس امت کو وہ جو نہین دیا اور امتون کو جیسا کہ دیا ہے انکے پیغمبر کو وہ جو
نہین دیا اور پیغمبرون کو وصل اور اخص خصائص اور اشرف فضائل وکمالات اور اہم معجزات وکرامات تشریف
تخصیص خدای عزوجل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ فضیلت اسری اور معراج کے ہے کہ کسی شخص کو انبیا
اول سے ساتھ اس تشریف کے مشرف ومکرم نہین کیا اور جسجگہ کہ آنحضرت کو پہونچایا اور جو کچھ حضرت کو دکھایا کوئی
نہین پہونچا اور نہین دیکھا آیت سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد
الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا یعنی پاک ومنزہ ہے وہ کہ لیگیا بندے اپنے کو راتمین مسجد حرام سے مسجد
اقصی تک کہ برکت دیا ہمنے گرداگرد اسکے کو تا دکھلاوین ہم اسے آیتون اپنی سے ۔ اسری کہ لیجانا حضرت کا ہے مکہ سے
مسجد اقصی تک ثابت بکتاب اللہ اور منکر اسکا کافر ہے اور اس جگہ سے آسمان پر لیجانا کہ معراج نام اسکا ہے
ثابت ہی باحادیث مشہورہ کہ منکر اسکا مبتدع اور فاسق ومخذول ہی اور ثبوت جزئیات عجائب وغرائب احوال کا باخبار
احادیث ہی کہ منکر اسکا جاہل ومحروم ہے اور صحیح وہ ہے کہ وجود اسری ومعراج شب بیداری مین بجسد تھا اور جمہور علما
صحابہ وتابعین واتباع ومن بعدہم محدثین وفقہا ومتکلمین اسپر متفق ہین اور متواردہ ہین اسکے ساتھ احادیث
صحیحہ اور اخبار صریحہ اور بعضے یہ کہتے ہین کہ یہ وہ تھا منام مین اور ایک جماعت اسپر ہے کہ قضیہ متعدد تھا ایک
وقت بیداری مین بجسد اور اوقات دیگر مین بمنام وبروح بعض مکہ مین تھا اور بعض مدینہ مین اور باوجود اسکے
سب اتفاق رکھتے ہین کہ رویائے انبیا وحی ہے کہ راہ نہین شبہہ کو اسمین اور بیدار ہے دل انکا اسمین اور
پوشیدہ ہے چشم انکی جیسا کہ پوشیدہ ہوتی ہے چشم وقت حضور ومراقبہ مین تا شاغل ہووے کوئی چیز محسوسات سے
اور قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا کہ وقوع اسکا نوم مین واسطے تاویل اور تعبیر کے تھا جیسے کہ ابتدای نبوت مین رویا
صادقہ دیکھتے تھے تا سہل وآسان ہو اپر اٹھانا نقل وحی کا کہ ایک امر عظیم ہے اور عاجز اس سے قوائے بشریہ
اسی واسطے معراج اول منام مین واقع ہوئی تا قوت واستعداد وصول اسکا بیداری مین حاصل ہووے
بلکہ بعض قائلین اس قول نے کہا ہے کہ وقوع اسکا منام مین پیش از بعثت تھا واللہ اعلم اور بعض عارفین نے
کہا ہے کہ آنحضرت کے اسرات ومعاریج بہت تھے اور بعضون نے چونتیس کہے ہین ایک انمین سے بجسم تھا اور
یقظہ مین اور باقی بروح منام مین اور ایک قوم کہتی ہے کہ اسری مسجد حرام سے مسجد اقصی تک بجسد بیداری مین تھا اور

معراج وہان سی سموات تک پہونچنا اور تحقیق شیخ عبد الحق محدث دہلوی کتاب مدارج النبوت مین یہ ہے کہ اشارہ
قول حق سبحانہ لنریہ من آیاتنا بمعراج ہے یعنے بمسجد اقصے لیگئے پھر وہان سے بسموات لیجا کر
آیات دکھانے اسواسطے کہ اراوت آیات وظہور غایت کرامات ومعجزات سموات مین تھا نہ مقصود مسجد اقصے مین اور
لیجانا مسجد اقصی مین مبدا اسکا ہے اسواسطے ذکر کیا مسجد اقصے کو اور واقع مین اگر معراج منام مین ہوتی استبعاد
نکرتے اسے کفار اور فتنہ مین نہ پڑتے ضعفا اور مومنین اور بھی وقوع اس سبب قائع اور قضایا کا خارج حصر اور
انحصار غیر متعارف سنے ہے نوم مین اور بھی اسری نوم مین اطلاق نہین کرتے اور جب اسری لفظ مین ہوا معراج
کہ پیچھے اُس سے واقع ہوئی بھی بیداری مین ہووےگا اور کوئی دلیل نہین ہے منام پر پیچھے اس سے اور شبہہ
قائلین کا بوقوع معراج منام مین کئی چیزین ہین ایک قول حق سبحانہ تعالے آیہ ما جعلنا الرؤیا التی اریناک
الا فتنۃ للناس یعنے اور نہ کردانا ہمنے خواب وہ خواب کہ دکھلایا ہمنے تجھے مگر آزمایش لوگون کے لیے
بعض مفسرین نے اسکو حمل اوپر قضیہ معراج کے کیا ہے اور رویا نام رویت کا منام مین ہے اور جواب اُسکا وہ ہے کہ یہ رویا
محمول اوپر رویاے قضیہ حدیبیہ یا رویاے واقعہ بدر کے ہے اور کہا ہے کہ رویا یعنے رویت بصری آیا ہے اور استشہاد
لاتے ہین ساتھ قول متبنی کے کہا ہے مصرع ورویاک علی فی العیون من الغمض یعنی اور
رویت اور دیکھنا تیرا شیرین تر ہے آنکھون مین چشم پوشی سے بعضون نے کہا ہے کہ تسمیہ بنا یا بجہت وقوع اسکے
رات مین ہے اور وہ کہ حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا فاستیقظت اس جگہ بھی دلیل اوپر ہونے اسری ومعراج کے
منام مین نہین ہے جیسے کہ واقع ہوا ہے استیقظت وانا فی مسجد الحرام یعنی ہو گیا مین بیدار حالانکہ مین مسجد
حرام مین تھا اور محققین نے کہا ہے کہ مراد باستیقاظ افاقہ وہوشیاری اور بحال خود آنا ہے اس حالت سے کہ سخت پکڑ کیا
تھا حضرت کو مطالعہ عجائب وغرائب ملکوت سموات وارض اور مشاہدہ ملاء اعلی نے اور جو وہ دیکھا آیات
کبری الہی اور انوار اسرار نامتناہی سے ولیکن تکلم کرنا اور زبان تاویل اور اثبات امکان کا ساتھ دلائل کلامیہ
کے کھولنا اور گرفتار عقل اور حیلہاے عقلیہ کا ہونا مقام ایمان وعبودیت سے بعید ہے اور ہم مومنین کو کوئی دلیل
وراے قول خدا اور رسول خدا اسکے نہین جو کچھ اُنسے سُنا ایمان لائے ہم اور بے شک وشبہہ دل مین ٹھہر گیا اور
فرقہ اسے تقلید کہتے ہین اور اسباب کو نہین سمجھتے کہ یہ تقلید کس شخص کی ہے یہ تقلید ایسے شخص کی ہے کہ ثابت ہوئی تحقیق
اسکی معجزات باہرہ اور تقلید محقق عین تحقیق ہے اور حقیقت مین یہ تقلید نہین یہ اتباع صراط مستقیم ہے تم لوگ مقلد ہو کہ تقلید
عقل کی کرتے ہو اور عقل کے کہنے پر کہ ثابت نہین ہوئی تحقیق اُسکی باور کرتے ہو تمام شکوک وشبہات اسکی راہ مین
ہین فلاسفہ خود در اصل منکر انبیا کے ہین اُنسے کیا کام انکا پیشوا اُنکی عقل ہے ان متکلمان خانہ خراب کو کیا ہوا کہ
باوجود راہ راست راہ کو گم کیا اور راہ گفتگو اور شبہہ وجدل نزہی اگرچہ نیت مین اُنکی مخالفت فلاسفہ اور رد
اُنکے قول پر تھا لیکن سلوک راہ عقل مین پیرو اور موافق اُنکے ہوئے اور گمراہ ہوئے اور اونکو بھی گمراہ کیا
فضلوا واضلوا واللہ الہادی یعنی پس بہکے اور بہکایا اور اللہ ہدایت کرنیوالا ہے نظم شاہد معراج نبی واقراست

اور حدیث میں آیا ہے اختلاف اصحابی لکم رحمۃ یعنی میرے اصحاب کا تمہارے لیے رحمت ہے اور مشہور اس لفظ کے ساتھ ہے کہ
اختلاف امتی رحمۃ اور بعض نے اس حدیث کے اختلاف امت صرف و صناعات میں مراد رکھا ہے کہ موجب تیسیر و تسہیل امور دنیا اور
انتظام کارخانہ معیشت کا ہو جیسے کہ اختلاف علما کا مسائل فقہیہ میں سبب تخفیف و توسیع امور دین کا ہے اور خصائص اس امت مرحومہ سے
وہ ہے کہ طاعون شہادت و رحمت ہے واسطے اس امت کے لیے اور امم پر عذاب تھا جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے الطاعون شہادۃ
لامتی ورحمۃ لھم ورجس علی الکافر یعنی وبا شہادت ہے واسطے میری امت کے اور رحمت ہے انکے لیے اور عذاب
ہے اوپر کافروں کے اور از انجملہ یہ ہے کہ حکم فرشتوں کے رحمت ہے جیسے حدیث میں الشفاء اور جابر سے مروی آیا ہے بیشک معصیت اور گناہ کبیرہ ہے اور
خصائص اس امت سے ہے کہ نزدیک گواہی دو شخص کے ایمان سے کسی بندہ کے حق میں جنت واجب ہوتی ہے واسطے اس بندہ
کے جنت اور امم سابقین میں وقتیکہ گواہی دیویں سو آدمی اور حدیث میں آیا ہے من اثنیتم علیہ خیرا وجبت لہ الجنۃ
ومن اثنیتم علیہ شرا وجبت لہ النار یعنی جسکو ثنا کرو تم ساتھ خیر کے واجب ہوئی اسکے لیے جنت اور جسکو ثنا کرو
ساتھ بدی کے واجب ہوئی اسکے لیے آتش دوزخ اور کہا گیا ہے کہ یہ شہادت اہل عدالت و صدق کی ہے کہ جسمیں آمیزش غرض کی
کذب کے ہووے اور خصائص اس امت سے ہے کہ عمریں انکی اقصر اور اعمال انکے اقل نسبت امم سابقہ کے اور اجر انکا
اور وافر جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داستان تمہاری اور داستان انکی کہ پہلے تم سے تھے یہود و نصاری کی
مانند داستان اس شخص کے ہے کہ لیوے تین اجیر ایک صبح سے پیشین تک اور ایک پیشین سے عصر تک اور ایک عصر سے شام تک
اور واسطے ہر ایک کے وہ ہم اجرت مقرر کی جب وقت دینے مزدوری کا ہوا مزدور کہنے لگے کہ کیونکر روا ہووے کہ کام ہمارے
متفاوت اور مزدوری برابر اس شخص نے کہا میں نے جو شرط اور وعدہ تمہیں کیا تھا دیا باقی میرا فضل ہے جسے چاہوں دوں اول
مثال یہود اور ثانی مثال نصاری اور ثالثہ مثال اس امت مرحومہ کی ہے اور جملہ خصائص اس امت سے وہ ہے کہ دیے گئے ہیں یہ
اسناد کہ ساتھ اسکے سلسلہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باقی ہے اور روز قیامت تک ایسا ہی باقی رہیگا اور یہ خصوصیت
فاضلہ اور سنت سنیہ ہے کہ اکرام کیا حق تعالی نے اسکے ساتھ اس امت کو اور تشریف و تفضیل دی انھیں اسکے ساتھ کہ کسی ایک
کو امم سابقہ سے نہیں دیا اور صحیفے انبیا کے انکے ہاتھوں میں اور غلط کیا اسکے ساتھ اپنے اخبار کو کہ لیا ہے اسے غیر ثقات سے
اور نہیں انکے پاس تمیز و تفرقہ درمیان توریت اور انجیل کے اور درمیان اس چیز کے کہ لاحق کیا اخبار سے اور اس فائدہ نفیسہ
نے اخذ کیا احادیث کو ثقات سے کہ معروف و مشہور تھے اپنے زمانہ میں ساتھ صدق و امانت کے اور انھوں نے اوروں سے
منتہی ہوا سلسلہ حضرت تک اور بحث و تفتیش حاصل کی تا پہچانا احفظ و اضبط کو مرتبہ میں اور تفرقہ کیا اسمیں کہ طول تھی صحبت
و مجالست اسکی ساتھ شیخ اپنے کے اس شخص سے کہ قصیر و قلیل تھی صحبت اسکی اور لکھا احادیث کو بطریق متعددہ اور ضبط
کیے حروف و کلمات اسکے غلط و خطا و زلل و خلل سے اور تہذیب و تنقیح کیا خصوصا اصحاب صالح نے عمدہ انہیں سے بخاری
اور مسلم میں کہ شہرت انکی بیان جلالت و عدالت کی ہیں ابو حاتم رازی نے کہا ہے کہ نہ تھا کسی امت میں امم سابقہ سے ہنگام
پیدائش آدم علیہ السلام سے علما اور راستین کہ نگاہ رکھیں آثار رسولوں اپنے کو مگر اس امت مرحومہ میں اور معرفت
تواریخ و انساب بھی خصائص اس امت سے ہے کہتے ہیں کہ عارف ترین صحابہ بعلم انساب ابوبکر صدیق رضی اللہ

عنہ تھے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لائے ہین کہ وصیت کرتے تھے ساتھ التزام اور حفظ و اداین شعر اور لغات
عرب کے واسطے معرفت وجوہ تفسیر قرآن اور اسکے اعراب کے اور جملہ خصائص سے یہ ہے کہ یہ امت مخصوص و موفق ہوئی ساتھ
تصنیف کتابون کے اور یہ اس کام مین مصداق حدیث کے ہین لا یزال طائفۃ منہم ظاہرین علی الحق حتی
یاتی امر اللہ ومجاہدین امر اللہ ومجاہدین فی سبیل اللہ سنۃ رسول اللہ یعنی ہمیشہ انہین سے ہوگی ایک جماعت
مددگار اور برحق کے یہانتک کہ آوے حکم خدا کا اور لڑنے والے راہ خدا مین اور چنگل مارنے والے ساتھ سنت رسول خدا کے اور قرن
اول و درمیان وہی قرن ثانی تک قاعدہ تصنیف درمیان نہ آیا تھا اگرچہ کتابت علم اور جمیع احادیث نادر پر وجہ تصنیف و ترتیب
کے موجود تھا لیکن بہ منہاج بہ تبویب و تفصیل اور وضع و اصطلاح اور تدوین علوم اور تعیین موضوع اور مسائل و سلوک نہ تھا
بعد ازان اسقدر ہوا کہ حد و حصر سے باہر آیا کہ بجز علم علام الغیوب کے احاطہ اسکا نہین کر سکتا اور خصائص امت محمد سے
وجود اقطاب و اوتاد و نجبا و ابدال کا ہے انہین حدیث مرفوع مین انس سے آیا ہے کہ ابدال چالیس مرد و زن ہین جب کہ مرتا ہے ایک
اُن مرد یا زن سے پیدا کرتا ہے حق تعالی بدل اسکا مرد یا زن دوسرا اور روایت کیا ہے طبرانی نے اوسط مین درساتھ اس لفظ کے
کہ خالی نہین ہوتی زمین چالیس مرد سے مانند خلیل الرحمن علیہ الصلوۃ والسلام کے کہ ساتھ اُنکے قائم ہے زمین اور ساتھ برکت
انکی کے سیراب ہوتے ہین لوگ نہین مرتا ایک کوئی انہین سے مگر وہ کہ بدل کرتا ہے اللہ تعالی اسکی جگہ دوسرے کو اور تسمیہ
ابدال اسی جہت سے ہے اور بعض مشائخ علماء نے کہا ہے کہ اسلیے ابدال کہتے ہین کہ صفات ذمیمہ انکی مبدل بصفات حمیدہ کے
کیے گئے ہین اور منسلخ ہوئے ہین صفات بشریت سے اور مراد ہونی انکے سے مانند خلیل الرحمن کے ہونا انکا ہے بیچ ایک
صفت کے صفات کمال سے کہ خص صفات بھی شریک ہیا تھا اس امت علیہ السلام کے اور یہی معنی ہین قول اس قوم کے
کہ کہتے ہین کہ ہر ولی اوپر قدم نبی کے جمیع صفات مین حاشا اور ابن عدی نے کامل مین بیان کیا ہے کہ بائیس ان چالیس سے
شام مین ہوتے ہین اور اٹھارہ عراق مین اور جب امر الہی ہوگا سب بہ تبدیل ہو وین قائم ہو وے گی قیامت اور اسی طرح
مروی ہے نزدیک امام احمد کے مسند مین اور ابو نعیم حلیہ مین ابن عمر سے مرفوعاً لایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ اخیار میری امت کے ہر قرن مین پانچ سو مرد ہین اور ابدال چالیس ہین نہ پانچ سو کم ہوتے ہین نہ چالیس جس وقت کہ
ایک مرتا ہے دوسرا اوسکے بدل آتا ہے اور یہ مرد تمام روے زمین پر ہوتے ہین اور بھی حلیہ مین ابن مسعود سے مرفوعاً لایا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چالیس مرد ہین میری امت سے کہ دل انکے اوپر دل ابراہیم کے ہین دفع کرتا ہے خدا تعالی ساتھ
برکت انکی بلا کو خلق سے کہا جاتا ہے انکو ابدال اور انہون نے نہین پایا درجہ بسبب نماز و روزہ و صدقہ کے پوچھا انسے
پس یہ درجہ کس چیز کے سبب پایا ساتھ سخا و خیرخواہی مسلمانون کے یعنی نماز و روزہ مین شریک ہین مسلمانون کے ساتھ لیکن
صفت خاص انکی کہ جسکے سبب یہ درجہ پایا ہے یہی دونون صفتین ہین اور نقل ہے معروف کرخی رضی اللہ عنہ سے کہ جو کوئی
ہر روز کہے اللھم ارحم امۃ محمد لکھین اُسے ابدال سے اور آیا ہے کہ نشان ابدال کا یہ ہے کہ پیدا نہین ہوتی انکی اولاد اور وہ لعنت
نہین کرتے کسی چیز کو اور یزید بن ہارون نے کہا کہ ابدال اہل علم ہین اور امام احمد نے کہا کہ اصحاب حدیث اور تاریخ بغداد
خطیب مین ایک کتاب سے منقول ہے کہ نقبا تین سو ہین اور نجبا ستر اور ابدال چالیس اور اخیار سات اور عمد چار اور غوث

ایک مسکن نقبا مغرب میں ہی اور مسکن نجبا مصر میں اور مسکن ابدال شام میں اور اخیار سیاح ہیں زمین میں اور عمد گوشہ ہے زمین
میں اور مسکن غوث مکہ میں اور جب کچھ عارض ہوتا ہی امر عامہ سے وہ ابتہال کرتے ہیں بہ آمد اوس حاجت کے سبکے
نقبا بعد اوان نجبا بعد ازان اخیار اونکے پیچھے عمد اونکے پیچھے ابدال اگر مستجاب ہوئی دعا ان سب کی فبہا نہیں تو ابتہال
کرتے ہیں غوث اور اجابت کیجاتی ہے دعا غوث کی پہلے تمام ہونے مسئلت کے اور خصائص امت سے وہ ہی کہ داخل
ہوتے ہیں قبور میں گنہگار اور خارج ہوتے ہیں بے گناہ پاک کیے جاتے ہیں گناہوں سے باستغفار مومنین کے اونکے
لیے روایت کیا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں حدیث انس سے اور ساتھ اس حدیث کے استیناس حاصل ہوتا ہی
وہ جو بعض علما نے کہا ہی اگرچہ یہ قول شاذ ہے عذاب قبر خواص اس امت سے ہی تاکہ انہیں پاک وصاف آخرت میں جاوین
اور پھر عذاب اونپر ہو اور ازانجملہ وہ ہے کہ پہلے سب امتوں سے یہ اپنی قبور سے بعد شگافتہ ہونے زمین کے باہر آوینگے
اور حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا انا اول من تنشق الارض عنی ثم امتی یعنی اول میں اوس شخص کا ہوں کہ
شگافتہ ہوئی ہے زمین مجھسے اور میری امت سے اور ازانجملہ وہ ہی کہ موقف میں مکان بلند پر ہوویں حدیث
جابر میں آیا کہ آنحضرت نے فرمایا ہونگا میں اور میری امت اوپر جاے بلند کے مشرف اوپر خلائق کے اور کوئی ہم
نکرے کہ دوست رکھتا ہے کہ ہمسے ہووین اور نہیں کوئی پیغمبر کہ تکذیب کیا اوسے اوسکی امت نے مگر وہ کہ گواہی دونگا میں
اوسکے حق میں اور ابلاغ رسالت پروردگار کے اور حدیث دوسری میں آیا ہے کہ فرمایا پس ہونگا میں اور امت
میری اوپر تل کے اور ازانجملہ وہ ہی کہ اونکے واسطے علامت و نشان ہوگا اوپر منہ کے اثر سجود سے قال اللہ تعالی سیماہم
فی وجوہہم من اثر السجود یعنی نشانیاں انکی انکے منہوں پر اثر سجود سے آیا یہ علامت دنیا میں ہی کہ آخرت
میں پس دونوں قول ہیں ایک وہ کہ یہ سیما دنیا میں ہی اور مراد ساتھ اسکے سمت حسن ہے اور سیماے اسلام اور خشوع اور بعضوں
نے حضرت سے روایت کیا ہے سیماے زاری سے ہے کہ گمان ہوتا اوسے دیکھنے والا کہ بیمار ہیں حالانکہ بیمار نہیں قول دوسرا وہ کہ یہ سیما
آخرت میں ہوگا کہ سپید ہوویگا منہ اونکے سجدون سے روشن و تابان ہونگے تا امتیاز و شناخت حاصل ہو کہ یہ صاحب سجدے تھے
دنیا میں اور ازانجملہ وہ ہی کہ دیے جاوین اونکے نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں روایت کیا اسے احمد بزار نے اور یہ نہیں
ہے مواہب و مدارج و آثار النبوت میں اسکے سے معلوم ہوتا ہے کہ دینا نامہ اعمال کا داہنے ہاتھ میں خصائص اس امت
مرحومہ سے ہی اور مشکوۃ میں بھی حدیث احمد ابی الدرداء سے لاتا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ
میں اپنی امت کو پہچانتا ہوں دن قیامت کے کہ میری علامت ہے ایک تحجیل غرہ اور دوسرا ہے نامہ انکا داہنے ہاتھ میں انکے
اور تیسرے سعی کرتی ہے آگے اونکے ذریت انکی شیخ ابن حجر شرح میں لکھتا ہے کہ ظاہر حدیث اسپر دال ہی کہ دینا کتاب کا
داہنے ہاتھ میں خصائص امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہے اور جو دلالت کرتے ہیں اوپر اسکے آیات و تقیید احادیث
عموم ہی مگر یہ کہ حمل کیا جاوے اسپر کہ دی جاتی ہیں پہلے اوروں سے یا اوپر ایسی صفت کے کہ نہیں حاصل انکے غیر کو لیکن
سعی ذریت ہو سکتا ہے کہ خصائص سے ہو اسواسطے کہ پائی نہیں جاتی کوئی چیز کہ معارض ہو اوسکی انتہی اور ازانجملہ وہ
ہے کہ نور اونکا دوڑتا ہے آگے اونکے اور جانب راست اونکے جیسا کہ منطوق کتاب مجید کا ہے اور امام احمد نے باسناد صحیح

آنکہ نیست مقر کافرست + دستگہ سلطنت این وصال + نیست بپا مردی خیل وخیال + طبع مدار وشہ معارج فرح - لیس علے
الاعوج وفیہا حرج + خلق چہ داند کہ مدام ست این + عشق شناسد کہ چہ دام ست این + جام کشان ساغر جم می کشند +
خاک خوران در شکر می خورند + قصہ قوسین کجا و کمان + نیست بہ بازوے گمان این کمان + نظم
اے رفتہ شبے بکام اسری + از حجرۂ مکہ تا باقصی + از شوق ہواے پای بوست + رفتہ دل سنگ صخرہ از جا
بر بام سپہر راندہ از شام + چون صبح براق سدرہ پیما + جبریل ز سرعت رکابت + واماندہ نشستہ پای بر جا + تو تاج
لعمرک را سے نہادہ + بر تارک لامکان ز علیا + از جام مراد خوردہ در سر دم + در بزم ولی مدام او حی + دیدہ
ہمہ راز ہاے پنہان + در جام جہان نماے پیدا + نظم اے بردہ تخت بعرش محمل + آورد
ہنوز گرم منزل + نیم شبان کان مہ گردون غلام + کرد بہ دولت سوے گردون خرام + ولولہ
در عالم بالا فتاد + غلغلہ در گنبد مینا فتاد + نہ طبق و ہفت خم خاستند + ہفت و نہ خوانش بیاراستند
ثابت سیارہ در ان انتظار + ماندہ ز بیرون و درون بیقرار + روضہ برآوردہ غبارے بخور + ساختہ جاروب ز
گیسوی حور + حور برہ داشتہ چشم سیاہ + کردہ ز دیدہ درم افشان راہ + سدرۂ طوبی سوی بدر چنان + سجدہ
کنان در شب قدر چنان + وصل جان کہ حدیث معراج کو جمیع کثیر نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت
کیا ہے بمرتبۂ تواتر معنوی اگرچہ بعض خصوصیات مین روایت مختلف آئی ہین اور مشہور اس سے حدیث طویل ہے
کہ بخاری اور مسلم اپنی صحیح مین قتادہ سے اور قتادہ انس بن مالک اور مالک بن صعصعہ سے لائے ہین اور
اس حدیث مین ذکر شق قلب نبوی اور دھونا اسکا آب زمزم طشت ذہب مین اور پر کرنا بحکمت وایمان اور
رکھنا اسکا سینہ شریف مین اور التیام اسکا واقع ہوا ہے اور شق صدر شریف چار مرتبہ ہوا اول عہد طفولیت
مین کہ پاس حلیمہ سعدیہ کے تھے دوسرا دس برس کی عمر مین کہ قریب بوقت بلوغ پہونچے تھے تیسرے
نزدیک بعثت کے چوتھے اسوقت مین کہ وقت اسری تھا تا بکمال طہارت وصفا مستعد ومتوجہ دریافت عالم
ملکوت کے ہوئے اور پر قیاس وضو وتطہیر کے کہ پیش از نماز کرین کہ نمونہ معراج کا ہے اور یہ بھی ایک موضع قدح
سے ہے کہ حکماے طبعین اس سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ شق صدر قلب موت ہے کہ حیات
کے ساتھ جمع نہین ہوتی اور ارباب عقل تاویل کرین اور کہین کہ مراد تطہیر وتنظیف باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہے لوث حدوث وامکان سے اور اہل ایمان تصدیق کرین بے تاویل وصرف ظاہر سے اور کہین
یہ سب اسباب عادی ہین اور خدا پر کوئی چیز محال نہین اور لانا طشت ذہب کا اور دھونا اسمین ایک نوع تکریم
ہے بحسب عادت عرب کے اور اشارہ ہے کہ حضرت مکرم ومعظم مین سب عوام مین اور وہ کہ استعمال ذہب شریعت
محمدیہ مین حرام ہے اور دار آخرت مین مومنون کے واسطے خالصاً ہوے باشارۂ قول حق تعالیٰ کے
آیت قل ہی للذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا خالصۃ یوم القیمۃ یعنی کہدو ان لوگون سے
جو ایمان لائے زندگانی دنیا مین خالص دن قیامت کے اور قضیہ اسری حقیقت مین عالم آخرت سے ہے

یا یہ کہ استعمال سے امتناع مذہب ہے اُنہ حضرت سے حاصل نہیں ہوا بلکہ ملائکہ سے کہ غیر مکلف ہیں ساتھ اُسکے یا یہ کہ احتمال ہی کہ واقعہ پہلے
حکم تحریم سے ہو وہی اور فی الحقیقت یہی ہی اسواسطے کہ تحریم اسکی مدینہ میں ہوئی ہی بعد قضیہ اسری کے اور حکمت دھونے قلب
مقدس میں آب زمزم وہ کہا ہی کہ آب زمزم تقویت کرتا ہی قلب کو پس دھویا قلب شریف کو تا قوی ہو اور مشاہدہ عالم الملکوت کے
اور بعض علما نے استدلال کیا ہی اسپر کہ آب زمزم افضل ہی آب کوثر سے کہ دھویا گیا قلب مکرم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر ساتھ
افضل میاہ کے اور قول بعض کہ آب زمزم قریب حاضر تھا اور آب کوثر بعید و غائب نہایت ضعیف ہی اسواسطے کہ قرب و غیبت
یہاں معقول نہیں سب برابر ہی واللہ اعلم بعد ازان لائے حضرت جبرئیل علیہ السلام آپکے واسطے دابہ سفید کہ نام اسکا براق
ہی تھا چھوٹا خچر سے اور اونچا حمار سے کہ رکھتا تھا قدم کو باندازہ منتہاے نظر اپنے ابیات اسپے از باد سبکپاے تر + آتش از آب تنک صاف تر
مرغ فردوس چراگاہ او + آمدہ خورشید خور و ماہ او + ظل قصورش شدہ ماوای خواب + جوہر زرجامہ و نقش واوہ آب + بال و دم خویش بہ پہنائیا
بر سر شب پر ز جنی فشاند + گرد شکہ وداع حرم + دیدہ زمزم شدہ نزدان لیس نم + از غم موئش شب یک شک سبز + استرہ سان شدہ حجر کہ
تیز + بر حرم مکہ چو دامن فشاند + تا حرم قدس مقدس براند + منادی عنایت گوش جان میں یہ لطیفہ غیبیہ پہونچاتا ہی پس مقتضی حال و
زمان اور مناسب عہد و آوان یہ ہی کہ وظیفہ حرف یا سے ورد کا شب معراج میں پڑھا جاوے اور بیچ عرض جوہر زبان مجامع فضل و فصاحت کے
میں ان کا قائم فہم و بلاغت کے پہونچاوے (ا) آرام و قرار شب میں حاصل ہی (ب) بہجت افطار شب میں ہی (ت) تجلیات آثار شب میں
(ث) ثواب بیشمار شب میں (ج) جود عاشقان بیتاب کے شب میں (ح) حلاوت طاعت ابرار شب میں (خ) خزائن عبادت
احبار شب میں (د) دبدبہ تسبیح سبحان عالیمقدار شب میں (ذ) ذوق قرات ملائکان شیرین گفتار کا شب میں (ر) راحت متعلمان
بیدار شب میں (ز) زینت تسکین جی و قرار شب میں (س) سوداے خواب بیچ خلوتخانہ آنکھوں عاشقان انوار کی شب میں (ش) شہرت نزول قرآن بہر
شب میں (ص) صولت ہیبت جلال اسرار شب میں (ض) ضیاے لوامع بندہاے نماز گزار شب میں (ط) طرب رکعات ساجدان شب بیدار شب میں
(ظ) ظہور روشنائی آشنایان با اختیار شب میں (ع) عشرت مومنان روزہ دار شب میں (غ) غبطہ اعداے مشتاقان جمال پروردگار
شب میں (ف) فتح و ظفر جانبازان وفادار شب میں (ق) قافلہ قافلہ محمد و مہاجرین و انصار شب میں تھی (ک) کفایت کار بدر پیغمبر
بزرگوار شب میں ہوا ہی (ل) لذت سیر و سلوک و اختیار شب میں (م) معرفت حقائق و ہر گ معنوی پوشیدہ شب میں (ن) نور و نزول
قیامت از بیداری شب ہے اور رخسارہ پر دیا وے گے ہوگا (و) وسیلہ قسم سلطان جبار کی شب میں (ہ) ہیبت دلہای اشرار متنبہ بظلمت
شب ہی (لا) لائی تدبیر و تفکر صنائع کردگار شب ہی (ی) یمین سفر احمد مختار بعالم اقتدار شب + نظم + شب چیست حیات جاودانی + اورنگ شہ
شمع آنجہانی + شب ہمہ جمع اطلس سیاہ ست + بر چہرہ شاہد معانی + در ظل شب شب مہ جی جان + سرمست مدام لن ترانی + بامحا
اشک بہ پر شب خیز + شب راست کرشمہ نہانی + ای دولت سین سر جانت + کز لذت شین شب بدانی + اور حدیث میں آیا ہے کہ
پس سوار کیا گیا میں اور لے گیا مجھکو جبرئیل آسمان پر اور ظاہر اس حدیث میں معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت تا آسمان براق پر سوار تھے
اور ہوا میں جاتے تھے جیسے کہ زمین پر چلیں اور یہ بھی خارق عادات ہی کہ بشر ہوا پر نہیں جاتا اور خصوصا بوقت سواری چارپایہ
خوفناک سب دست قدرت الہی میں اور قدرت مقید نہیں بجریان عادت اور بعض روایات میں آیا ہی کہ اُس براق کے دو بازو تھے
کہ انکے ساتھ اڑتا تھا اور حکمت بیچ بھیجنے براق کے تعظیم و تکریم حضرت محبوب رب العالمین کی تھی جیسا کہ محب محبوب کے لیے

گھوڑا بھیجے اور اخص خواص کہ محرم وامین مجلس خاص کا ہی واسطے بلانیکے بھیجے اور رات مین کہ زمان خلوت خاص ہی کہ پوشیدہ چشم اغیار سے
بلاوے اور حکمت ہونے براق مین سبقت اثر خیل سے اور لطیفہ ترجاہستہ نا اور شکل فرس کے اشارہ ہے کہ بلانا سلم وامن مین
تھا نہ حرب وخوف مین اور واسطے اظہار معجزہ کے ساتھ وقوع اسراع شدید کے ساتھ واہی کہ موقوف نہین ہی اسکے ساتھ عرف عادۃ
مین اور بعض روایات مین آیا ہی کہ جب حضرت نے پای مبارک رکاب مین رکھا براق نے سرکشی کی پس جبرئیل علیہ السلام نے براق کو
کہا کہ کیا ہوا تجھے کہ سرکشی کرتا ہی تو سوار نہین ہوا تجھپر کوئی گرامی تر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس عرق کیا براق نے اور زمین پر
بیٹھا اور رام ہوا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکی پیٹھ پر بیٹھے اور یہ سخن دلالت کرتا ہی اسپر کہ براق آمادہ تھا واسطے سواری انبیا
علیہم السلام کے اور بعض نے کہا ہے کہ ہر نبی کو براق تھا اور باندازہ قدر ومرتبہ اسکے جیسا کہ روایات مین آیا ہے کہ ابراہیم
علیہ السلام آتے تھے اسپر سوار ہوکر براق کے بیت المقدس سے مکہ مین واسطے زیارت اسمعیل علیہ السلام کے اور گویا اشارہ
جبرئیل کا بجنس براق کے ہی واللہ اعلم اور وجہ استصعاب براق کی اس جہت سے تھی کہ ہر کوئی اسپر سوار نہوا تھا یا بجہت بعد عہد سے
اور بعضون نے کہا ہی کہ استصعاب براق بجہت ناز وطرب وافتخار نہ بطریق استبعاد وسرکشی اور کہتے ہین کہ رکاب براق کی جبرئیل
کے ہاتھ مین اور بعض روایات مین آیا ہی کہ جبرئیل ردیف آنحضرت تھے کہ شاید کہ اول رکاب مین ہووین بعد ازان اثنای راہ مین بجا
وجہانیت پر اکتفا کیا ہو اور انھین ردیف اپنا کرلیا یا پہلے ردیف ہون ازان بعد برعایت طریقہ ادب وتکریم آنحضرت اتر لیے ہون
واللہ اعلم اور روایات مین آیا ہی کہ گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسی علیہ السلام پر کہ نماز ادا کررہے تھے اپنی قبر مین
پس کہا اشہد انک الرسول اللہ یعنی گواہی دیتا ہون مین بیشک تو البتہ رسول اللہ ہی اور جو انبیا زندہ ہین اپنی قبر مین خدا کے
نزدیک تشبیہ کرتے ہین جیسے کہ ذکر کرتے ہین جنت مین ہے آنکہ مکلف ہون ساتھ اسکے بعد ازان گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
راہ مین اوپر قوم طوالت انام کے نیکون بدون سے کہ عالم برزخ ومثال مین ساتھ آثار وثمرات افعال احوال اپنے کے مشغول
وگرفتار ہین اور ذکر اسکا یاد رکھتا ہی بعد ازان پہونچے بیت المقدس مین اور باندھا براق کو ساتھ حلقہ باب مسجد کے کہ اب آنکو
باب محمد صلعم کہتے ہین پس آئے مسجد مین اور ادا کین دو رکعت کہ ظاہر ہی دو رکعت تحیۃ المسجد ہون اور حاضر ہوے ملائکہ اور متمثل
کی گئین ارواح انبیای آدم علیہ السلام سے عیسی علیہ السلام تک اور ثنا کی خدا کے لیے اور دیکھا محمد صلعم پر اور نا اعتراف واقرار
کیا سبنے ساتھ فضل محمد صلعم کے پس اذان کہی تکبیر واسطے نماز کے اور مقدم کیا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پس آنحضرت نے
امامت فرمائی اور سب انبیا اور ملایکہ نے آپکا اقتدا کیا اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ نماز نفل تھی یا فرض اور اگر فرض تھی نماز عشا
تھی یا صبح اور ظاہر سیاق حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ بیت المقدس مین پیش از عروج باسمان ہوے پس نماز عشا تھی اور یہ
قول اس شخص کے کہ کہتا ہی یہ قضیہ بعد از نزول ہی نماز صبح ہووے شیخ کبیر عماد الدین ابن کثیر کہ اعظم علمای حدیث وتفسیر سے
ہین کہا ہی کہ نماز ادا کرنا آنحضرت کا انبیا کے ساتھ پیش از عروج وبعد ازان دونون حال مین تھا اور جب باہر آئے حضرت مسجد سے لائے
جبرئیل ایک ساغر اور ایک طرف لبن اور خمر کیا کہ ان دونون مین سے جسے چاہو اختیار کرو پس اختیار کیا آنحضرت صلعم نے لبن
کو کہا جبرئیل نے اختیار فرمایا آپنے فطرت کو اور مراد فطرت سے اس جگہ دین اسلام ہی استقامت اسپر اسواسطے کہ شیر اصل طیب تر
وطاہر وسالح ہے پینے والون کو جو کوئی خواب مین دیکھے کہ شیر پیتا ہے تعبیر اسکی یہ ہے کہ علم دین پاوی بخلاف خمر کہ ام الخبائث

اور جانب انواع شربہ حال و مآل ہین اگرچہ اسوقت مین مباح تھی اسواسطے کہ قضیہ اسری مکہ مین تھا اور تحریم خمر مدینہ مین لیکن
انجام کار حکم اسکا حرمت تھا اور حدیث ابن عباس مین دو قدح آئے ہین ایک لبن سے دوسرا عسل سے اور ایک روایت
مین تین اوانی لبن و خمر اور ذکر عسل نہین کیا اتیان ان اوانی کا متصل وصول سدرۃ المنتہی بھی آیا ہے تصریح کیا اسے
حافظ عماد بن کثیر نے اور تحقیق ظاہر ہوا اثر شفقت موسیٰ علیہ السلام کا اس امت مرحومہ تخفیف صلوٰۃ مین پچاس سے ساتھ
پانچ کے اور کہا ہے کہ یہ رحمت و شفقت موسیٰ علیہ السلام اس امت مرحومہ کی بسبب اسکے تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے توریت مین صفات امت کی پڑھی تھین اور آرزو کی کہ انکو میری امت گردان حقتعالیٰ نے فرمایا کہ یہ امت محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ہووےگی اس آرزو کو قطع کرین کہا مجھے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گردان و حاصل اثر ان بعد برداشتہ
ہوئے آنحضرت طرف سدرۃ المنتہی کے کہ اسی طرف سے منتہی ہوتے ہین اعمال و علوم خلق کے اور اسی جگہ سے اترتا ہی امر
اور لیے جاتے ہین احکام اور اسی کے نزدیک وقوف کرتے ہین ملائکہ اور کسی کو مجال تجاوز و عروج اس سے نہین اور طرف منتہی
ہوتا ہی جو کچھ صعود کرتا ہے عالم سفلی سے اور نزول کرتا ہی عالم علوی سے اور تجاوز نہین کیا اس مقام سے کسی نے مگر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور باز رہے اور جدا ہوئے حضرت سے جبرئیل علیہ السلام حضرت نے فرمایا اے جبرئیل یہ کیا
جگہ باز رہنے اور جدا ہونے کی ہے یہ وہ جگہ نہین کہ دوست دوست کو تنہا چھوڑے جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر مقدار
سر انگشت نزدیک ہوؤن سوختہ ہوؤن ابیات بگفتا فراتر مجالم نماند ۞ بماندم که نیروی بالم نماند ۞ اگر یک سر موی
برتر پرم ۞ فروغ تجلی بسوزد پرم ۞ بعض روایات مین آیا ہے کہ آنحضرت نے کہا جبرئیل علیہ السلام کو کہ تمکو جو کچھ حاجت ہو کہو
تا حضرت رب العزت عرض کرون مین جبرئیل نے کہا حاجت میری وہ ہی کہ درخواست و عرض کرو تم درگاہ حق سے کہ فراخ
کرون مین بازو اپنے اوپر صراط کے قیامت کے دن تا سر امت تمہاری گذرے اس روایت سے ثابت ہوتا ہے
کہ سدرۃ المنتہی آسمان ششم مین ہے اور دوسری روایت مین ساتوین آسمان مین ہے اور تطبیق بین الروایتین یہ ہے
کہ بیخ اسکی آسمان ششم اور شاخین آسمان ہفتم مین اور وجہ تسمیہ بسدرۃ کہ بمعنی کنار ہے مفوض و موقوف اوپر علم
شارع کے ہے اور کہتے ہین کہ اس درخت مین تین طرح کی منفعت ہے ظل مدید و طعم لذیذ و رائحہ طیب اور بمنزلہ
ایمان کے ہے کہ جمع کرتا ہے قول و نیت و عمل و ظل بمنزلہ عمل اور طعم بمنزلہ نیت اور رائحہ بمنزلہ قول کذا فی المواہب
ہو سکتا ہے کہ یہ درخت لگایا گیا ہو آسمان مین جیسے کہ لگائے جاتے زمین اور قدرت شامل ہے جیسے کہ درخت
زمین مین لگائے جاتے ہین یہ درخت ہوا مین ہو جیسے کہ خبر فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہوا مین اور
ہو سکتا ہے کہ مغروس ہو تراب مین جیسے کہ درخت جنت کے اور درخت کا بھی احتمال ہے کہ مغروس نہوون اور اللہ
خوب جانتا ہے حقیقت حال کو جاننا چاہیے کہ سدرۃ المنتہی سے چار نہرین نکلی ہین دو باطن مین اور دو ظاہر مین
دو باطن کی بہشت مین جاتی ہین اور ظاہر نیل و فرات مین اور حدیث ابو ہریرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چار
نہرین جنت سے ہین نیل و فرات و سیحان و جیحان پس بعضے کہتے ہین کہ ہونا انکا جنت سے باینمعنے ہے کہ منافع
ثواب انکی دائم و بسیار ہین واللہ اعلم اور احوال نیل مین جو کہ عجائب و غرائب لکھے ہین عقل اسمین حیران ہی اور نہرین پانی و عسل

وہ نہریں کہ بہشت میں جاری ہیں جیسا کہ منطوق قرآن عظیم ہے اور روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے حدیث انس سے کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمان ہفتم پر تشریف لیگئے ایک نہر دیکھی اوپر سنگریزوں یاقوت زمرد کے جاری ہے اور اوانی اسکی
دیا قوت ولولو زبرجد ہیں اور پانی اسکا سفید زیادہ شیر سے اور شیرین زیادہ شہد سے اور حدیث ابی سعید میں آیا ہے کہ بہشت میں جاری
ہوتا ہے ایک چشمہ کہ اُسے سلسبیل کہتے ہیں کہ نکلتی ہیں دو نہریں ایک کو کوثر کہتے ہیں دوسری کو نہر رحمت اور یہ وہ نہر ہے کہ بوقت
مصیبات و رنج سے سیاہ و سوختہ ہو کر نکلیں جب اسمیں پڑیں اسی وقت تر و تازہ ہوویں اور سدرۃ المنتہی کو انوار میں پوشیدہ
مانند ملخ و پروانہ کے طلا سے اور ہر پتہ پر ایک کے ایک فرشتہ ہے اور وصف اس مقام کا باہر حد قیاس عقل ہے اور اس جگہ بھی آیا ہے کہ
واسطے آنحضرت کے اوانی ہیں خمر و لبن و عسل سے پس اختیار فرمایا لبن کو جیسا کہ بیت المقدس میں معلوم ہوا اور یہاں بھی نماز
پڑھی انبیا کے ساتھ اور امامت کی جیسے کہ بیت المقدس میں بعد ازان دکھلایا گیا حضرت کو بیت المعمور اور اٹھایا گیا اس سے
پردہ میرے لیے یہی ہیں لفظ حدیث کا ثم رفع لی البیت المعمور اور تفسیر کیا اسے ان معنوں کے ساتھ گو درمیان اسکے اور بیت
المعمور کے عوالم تھے کہ قدرت اور ادراک انکی کے نہ تھی پس اٹھایا گیا حجاب اور بلند کیا گیا اور لا آگیا بیچ بصر اور بصیرت حضرت کے
تا دیکھا اُسے اور بیت المعمور ایک مسجد ہے محاذی کعبہ کے تا اگر فرض کیا جاوے گرنا اسکا زمین پر گرے اوپر کعبہ کے اور کہتے ہیں
یہ وہ گھر ہے کہ بھیجا واسطے آدم علیہ السلام بعد از ہبوط اور اٹھایا گیا از ان بعد اوپر آسمان کے اور قدر و حرمت اسکی اوپر آسمان
کے مانند خانہ کعبہ کے ہے زمین اور طواف کرتے ہیں اسے اور نماز پڑھتے ہیں وہاں ملایک جیسے کہ طواف کرتے ہیں کعبہ کو آدمی
اور داخل ہوتے ہیں بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے کہ نہیں آتے اسطرف پھر دوسری مرتبہ اور دوسرے دن پھر ستر ہزار
اور آتے ہیں کہ نہیں آئے اس پہلے اور یہی حال ہے جس روز سے کہ پیدا کیا ہے ابد تک اور دلیل ہے اوپر عظمت قدرت پروردگار
تعالی و تقدس کے اور کوئی خلق عظیم تر اور بیشتر ملائکہ سے نہیں اور روایت ہے کہ نہیں آسمانوں اور زمینوں میں جگہ ایک
بالشت کی مگر وہ کہ رکھی ہے فرشتوں نے پیشانی اپنی واسطے سجدہ کے اور نہیں کوئی قطرہ دریا سے مگر وہ کہ موکل ہے اسپر فرشتہ اور آیا
ہے کہ آسمان میں ایک نہر ہے کہ نہر الحیوۃ کہتے ہیں آتے ہیں جبرئیل علیہ السلام وہاں ہر روز اور نہاتے ہیں اس نہر میں پھر باہر آتے ہیں
اور جھاڑتے ہیں پر و بال اپنے اور جدا ہوتے ہیں اس سے ستر ہزار قطرے اور پیدا کرتا ہے پروردگار تعالی ہر قطرہ سے فرشتے پس
یہی فرشتے ہیں کہ نماز پڑھتے ہیں بیت المعمور میں اور دوبارہ اسطرف نہیں آتے اسیطرح ہے مواہب اور آثار النبوت میں اور نقل کیا ہے
امام فخر الدین رازی نے تفسیر قول حقتعالی میں ویخلق ما لا تعلمون یعنی پیدا کرتا ہے وہ چیز کہ تم نہیں جانتے۔ عطا و مقاتل و ضحاک سے
ائمہ تفسیر میں روایت کیا ہے ابن عباس سے کہا داہنے عرش کے ایک نہر ہے نور سے باندازہ ہفت آسمان و ہفت زمین و ہفت دریا
کے اسمیں جبرئیل علیہ السلام ہر صبح غسل کرتے ہیں اور زیادہ کرتے ہیں نور پر نور اور جمال پر جمال بنا اور جھاڑتے ہیں پھر اور پیدا کرتا
ہے حق تعالی ہر قطرہ سے کہ گرتا ہے انکے پر سے کئی ہزار فرشتے قیامت تک اور روایت کیا گیا ہے اس جگہ فرشتے کہ تسبیح کرتے ہیں
خدا کی اور پیدا کرتا ہے حق تعالی ساتھ تسبیح کے فرشتہ واللہ علی کل شیء قدیر اور حق تعالی ہر چیز پر قادر ہے
صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہے کہ ما عدا ان فرشتوں کے ہیں کہ واسطے تسبیح کے ہیں اور ماسوا ان ملایک کے کہ موکل اوپر نباتات اور
ارزاق اور حفظ اور موکل اوپر تصویر بنی آدم اور ملائکہ کے کہ نازل ہوئے ہیں سحاب میں اور فرشتے کہ لکھتے ہیں حسنات لوگوں کے

جمعہ کے دن اور خزنہ جنت اور فرشتے کہ آتے ہین بتعاقب لیل و نہار تا ضبط کرین اعمال بندون کے رات دن ہین اور ستر ہزار
فرشتے کہ اوپر قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آتے ہین اور محفوف کرتے ہین اُسے اور وہ کہ آمین کہین اوپر قرأت مصلے کے
ربنا ولک الحمد اور وہ کہ دعا کرتے ہین منتظران نماز کو اور وہ کہ لعنت کرتے ہین عورتون کو مہجوران جامہ خواب مردون کو
اور اوپر ہر ایک کی آسمانون سے فرشتے ہین کہ ہر طائفہ کو تسبیح جدا ہی اور آیا ہی کہ ہر فرشتے کو حلہ عرش سے مونہہ ہین حسب رہین کہ مشتبہ نہین
ہوتے بعض بعض کے ساتھ اور اگر فرشتہ پھیلا وے بازو اپنا ڈھانک دیوے دنیا کو پر و بازو سے اپنے سے اور حملہ عرش آٹھ
فرشتے ہین ساتھ اس عظمت و بزرگی کے کہ مسافت نرمہ گوش سے دوش تک اُنکی سو برس کی راہ اور ایک روایت ہی سات
سو برس ہی اور کتاب العظمت مین کہ ابی الشیخ کی ہی وہ چیزین ذکر کی ہین کہ اعجب العجائب سے ہین اور اسی جگہ سے عظمت کبریائی
خالق تعالی کی کرنا چاہیے اور آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب صعود کیا مین نے اوپر آسمان ہفتم کے ابراہیم
خلیل اللہ کو دیکھا مین نے کہ تکیہ ساتھ بیت المعمور کے کیے بیٹھے ہین اور پاس اُنکے ایک قوم ہی خوش رو پس سلام کیا مین نے
اُنپر اور سلام کیا اُنھون نے مجھپر اور اپنی امت کو دو قسم پایا مین نے ایک جماعت لباس سفید رکھتے ہین مثل قراطیس اور ایک گروہ
لباس چرکین پس آگے میرے ساتھ وہ کہ لباس رکھتے تھے سفید بیت المعمور مین اور محجوب رہے وہ کہ لباس چرکین رکھتے تھے
پس نماز پڑھی مین نے بیت المعمور مین اُنکے ساتھ کہ لباس سفید رکھتے تھے اور سفیدی جامہ کنایہ ہی حسن اعمال سے اور آیا ہی
کہ فرمایا کہ نزدیک ابراہیم علیہ السلام کے ایک قوم دیکھی مین نے سفید رو خوش رنگ مانند قراطیس کے اور دوسری کہ اُنکے
رنگون مین تیرگی تھی پس آئی وہ قوم ایک نہر مین غسل کیا پس اُنکے رنگون سے کچھ خالص ہوا پھر دوسری نہر مین آئی اور خالص ہو
اُنکے رنگ تمام مثل اس قوم کے کہ سفید رو و خوش رنگ تھے پس پوچھا آنحضرت نے وہ سفید رو کون لوگ ہین اور یہ تیرہ رنگ
کون اور یہ مرد کہ بیٹھا ہی کون ہی اور یہ نہرین کہ جن مین نہانے گیا ہین حضرت جبرئیل نے کہا کہ یہ مرد باپ تمھارا ہے ابراہیم
علیہ السلام اور یہ سفید رنگ ایک جماعت ہی کہ نہ ملایا ایمان اپنے کو ساتھ ظلم کے اور یہ تیرہ رنگ وہ لوگ ہین کہ خلط کیا
اعمال صالحہ کو ساتھ اعمال بد کے پس توبہ کی اور رحمت فرمائی حق تعالی نے اُنپر یہ دو نہرین اول نہر رفت ثانی نہر نعمت
اور ثالث نہر شراب طہور بعد اُن بالاتر کے اور اس جگہ پہونچے کہ سنی جاتی تھی آواز اقلام کہ کتابت کرتے تھے ساتھ اسکے
فرشتے اقدار الہی کو اگرچہ قضا و تقدیر الہی قدیم ہے ولیکن کتابت اسکی حادث اور کتابت لوح محفوظ کی کائنات آسمین ثبت
ہین پیش از پیدا کرنے آسمان و زمین کے ہی وجف القلم بما هو كائن یعنی خشک ہو قلم ساتھ اس چیز کہ ہونیوالی
ہی اشارہ ہی ساتھ اسکے ولیکن یہ کتاب صحف ملائکہ مین مثل فروغ منتسخہ کے ہیے اصل سے جیسا کہ شب نصف شعبان مین اور دیگر
ایام و لیالی مین لکھتے ہین اور محو و اثبات اسمین جاری ہوتا ہے یمحو الله ما يشاء و يثبت یعنی نابود کرتا ہے
خدا جو چاہتا اور ثابت رکھتا ہی عبارت اس سے ہی جیسا کہ آثار مین آیا ہی اور صاحب مواہب لدنیہ نے ابن قیم سے نقل کیا ہی اور کہا ہے
کہ اقلام بارہ ہین اور متفاوت درجہ اور رتبہ مین اعلی و اجل قلم قدر ہے کہ لکھا ہی کہ پروردگار جل و علی نے ابدان مقادیر
خلائق کو جیسے کہ سنن ابی داؤد مین عبادۃ الصامت سے آیا ہی کہ کہا سنا مین نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
اول ما خلق اللہ القلم یعنی اول چیز کہ پیدا کی خدا تعالی نے قلم ہے کہا قلم کو لکھ اُسنے کہا کیا لکھون کہا لکھ مقادیر خلائق

قیامت تک پس یہ قلم اول قلام ہی اور اجل اسکا اور تحقیق کہا ہی بہتون نے علما ہی تفسیر سے کہ یہ قلم ہے کہ سوگند کھائی حقتعالے
نے ساتھ اُسکے ثانی قلم وحی ہے ثالث قلم توقیع من اللہ ورسولہ رابع قلم طب ابدان کہ حفظ ابدان ساتھ
اسکے متعلق ہی خامس قلم توقیع ملوک اور اُنکے نائبون کو کہ اسکے ساتھ اصلاح کیے جاتے ہین امور ممالک سادس قلم
حساب ہی کہ ضبط کیا جاتا ہی ساتھ اُسکے مال مستخرج ومصروف اور مقادیر اسکے اور یہ قلم ارزاق ہی سابع قلم حکم کہ ثابت کیے
جاتے ہین ساتھ اسکے حقوق اور جاری کیے جاتے ہین اُسکے قضایا ثامن قلم شہادت کہ نگاہ رکھی جاتی ہین اُسکے
ساتھ حقوق تاسع قلم تعبیر آوردہ کاتب وحی منام اور تفسیر وتعبیر اسکی کا ہے عاشر قلم تواریخ عالم اور وقائع عالم حادی
عشر قلم نعت اور اُسکی تفاصیل کا ثانی عشر قلم جامع آوردہ قلم رد او مبطلین اور دفع شبہات محرفین کے بعد از ان دکھائی
گئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہشت اور دوزخ جیسے کہ مذکور ہین کتاب سنت مین پس دیکھا بہشت کو کہ مظہر رحمت الٰہی
ہی اور دوزخ کہ محل غضب حقتعالی اور کھولا گیا بہشت اور بند کیا گیا دوزخ پس غسل فرمایا چشمہ سلسبیل مین دور ہو گئین آلائش
کون وحدوث کی ظاہر و باطن سے اور بعض روایات مین آیا ہی کہ کھڑا کیا آپ کو اوپر ایک درخت کے درختون بہشت سے کہ نہ تھا
بہشت مین کوئی درخت احسن و اطیب اُس سے کھایا میوہ اسکا ہوا نطفہ صلب حضرت مین اور جب نیچے آئے زمین پر موافقت فرمائی
ساتھ خدیجہ کے پس باردار ہوئین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اور اُس جگہ اشکال صریح ہی کہ ولادت حضرت فاطمہ پیش از
نبوت سات برس کچھ اوپر ہے اور اسری بعد از نبوت مگر وہ کہ التزام کرین کہ آنحضرت پیش از نبوت اسری منام مین ہو
اور یہ حکایت اس شام کی ہی آنحضرت کو پیش از نبوت بہشت مین لائے ہون بے اسری اور واقعہ وہان کا ہے ولیکن
ذکر اسکا بیچ قضیہ اسری کے درست نہووی واللہ اعلم وصل اور جب رویت آیات الٰہی اور نوبت آنکی شنید قرب حضور
آخر پہونچی اور سب سے انقطاع قبول کیا اور تنہا رہے اور کوئی فرشتہ اور انیس آپ کے ساتھ نہ رہا اور ستر حجاب ہا
نورانی کہ ستر تھے اور ہر حجاب پانچسو برس کی راہ تھا در پیش رہے اور سب حجاب بامداد و اعانت حق جل وعلی قطع
کیے حیرت و دہشت جلال وعزت وکبریائی پیش آئی اور منادی نے بہ نعت ابی بکر ندا دی کہ قف یا محمد فان ربک یصلی
یعنی ٹھہر اے محمد پس بدرستی پروردگار تیرا نماز ادا کرتا ہی حضرت تفکر مین گئے کہ یہ آواز ابی بکر کی کہان سے آئی اور انس کہ ساتھ
اس آواز کے پایا باہر آئے وحشت وتحیر سے کہ حاصل ہوا تھا حضرت پروردگار سے ندا آئی ادن یا خیر البریۃ ادن یا احمد
ادن یا محمد یعنی پاس آ اے بہترین خلائق پاس آ اے محمد پاس آ اے محمد پس نزدیک کیا مجھے اپنے ساتھ میری پروردگار نے
اور ایسا ہوا مین کہ فرمایا ہی ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین یعنے نزدیک ہوا مین پس پہنچ آیا پس تھا بعد فاصلہ دو کمان کا
یا کمتر پوچھا مجھسے میری پروردگار نے پس جواب نہ دیسکا پس رکھا دست قدرت اپنا درمیان دو شانون میرے کے بے تکلف وبے
تحدید پس پائی مین نے خنکی اُسکی اپنے سینہ مین پس دیا مجھے علم اولین وآخرین اور جمیع انواع علم تعلیم فرمائے ایک علم تھا کہ
اسکے کتمان کا مجھسے عہد لیا کہ کسی سے نہ کہو نہین اور کوئی شخص برداشت اُسکی نہ رکھے میرے سوا اور ایک علم دوسرا
کہ مخیر کیا اظہار وکتمان اسکے مین اور ایک علم تھا کہ امر کیا مجھے ساتھ تبلیغ اسکے بخاص وعام میری امت سے پس کہا
آنحضرت نے اے پروردگار میرے متوحش ہوا مین پہلے اپنے سے تیرے پاس ناگاہ ندا سنی مین نے ساتھ نعت سے کے

کرشانہ نعت ابی بکر ہی کہتا ہے قف فان ربک یصلی پس تعجب کیا مین نے اس سے کہ ابو بکر یہان کہان سے پہونچا اور
پروردگار بے نیاز بھی نماز ادا کرنے سے حکم ہوا کہ مین بے نیاز ہون نماز پڑھنے سے واسطے دوسرے کے اور مین کہتا ہون سبقت
رحمتی علی غضبی یعنی بیشی لیگئی رحمت میری غضب پر میرے پڑھ اے محمد یہ آیت ہو الذی یصلی علیکم وملٰئکتہ
لیخرجکم من الظلمٰت الی النور وکان بالمؤمنین رحیما یعنی وہ خدا ایسا ہے کہ رحمت نازل کرتا ہے
تمپر اور فرشتے اوسکے تاکہ نکالین تمھین تاریکیون سے طرف روشنی کے اور ہے اوپر مومنون کے رحم کرنیوالا پس صلوٰۃ میری رحمت ہے
تجھپر اور تیری امت پر اور سنوانا میرا تجھے آواز یار تیرے کی کہ ابی بکر ہے اسواسطے تا انس پکڑے تو اور بحال خود آوے تو
اس مقام پر ہیبت سے اے محمد اور جب چاہا تھا ہمنے کہ کلام کرین ہم تیرے بھائی موسیٰ کے ساتھ پس پکڑا اسنے ہیبت
عظیم نے پس پوچھا ہم نے اس سے وما تلک بیمینک یا موسیٰ یعنی اور کیا ہے یہ داہنے ہاتھ مین تیرے اے
موسیٰ پس حاصل ہوا موسیٰ کو انس ساتھ ذکر عصا کے اور بحال ہوا ایسے ہی تو اے محمد چاہا ہم نے آواز یار اپنے کی کہ وہ
انیس تیرا ہے دنیا و آخرت مین پس پیدا کیا ہم نے فرشتہ کو اوپر صورت ابی بکر کے کہ ندا کرے تجھے بلغت اسکے تا زائل ہووے
استیحاش تجھسے اور لاحق ہو دہی ہیبت سے کچھ کہ باز رکھے تجھے سمجھنے اس چیز کے سے کہ چاہا ہمنے تجھسے بعد ازان پوچھا حق
تعالیٰ نے کہ کیا ہوئی وہ حاجت جبرئیل کی کہ تجھسے چاہی تھی کہا مین نے اے خداوند تو خوب جانتا ہے اسے فرمایا قبول کی
مین نے حاجت اسکی لیکن اس شخص کے حق مین کہ تجھے دوست رکھے پس بھیجا گیا میرے واسطے رفرف منیر کہ غالب تھا نور
اسکا اوپر نور آفتاب کے پس چمکی اس نور سے میری آنکھ اور رکھا گیا مین اوپر اس رفرف کے اور اٹھایا گیا مین تا پہونچا مین اوپر
عرش کے پس دیکھا مین نے ایک امر عظیم کہ زبانین اسکا وصف نہ کر سکین پس نزدیک ہوا میرے ساتھ ایک قطرہ عرش سے
اور پڑا میری زبان پر پس چکھا مین نے وہ کہ نہ چکھا کسی چکھنے والے نے شیرین زیادہ اس سے اور حاصل ہوئی مجھے خبر اولین
اور آخرین کی اور روشن کیا دل میرا اور روشنی نور عرش نے پھر میری پس دیکھا مین نے سب چیز کو اپنے دل مین اور دیکھا
مین نے پیچھے سے جیسا کہ دیکھتا ہون مین آگے سے اور رفرف بساط کو کہین اور اصل مین اس بساط کو کہتے ہین کہ رقیق ہو
دیبا سے اور اسکے سوا اور جاننا چاہیے کہ آیۃ ثم دنٰی فتدلّٰی کہ مذکور ہوئے اور تفسیر کیا گیا اس سے ساتھ
قاب قوسین او ادنیٰ کے اور مذکور ہے احادیث معراج مین غیر ثم دنیٰ فتدلّٰی کے کہ مذکور سورۂ
والنجم مین ہے کہ وہ نسبت ساتھ رویت اور نزدیکی جبرئیل کے ہے ساتھ قول برگزیدہ کے اور سیاق وسباق
آیہ کریمہ ظاہر ہے اسمین اور بعضے اوپر رویت و قرب حق تعالیٰ کے بھی عمل کرتے ہین جیسے کہ کتابون تفسیر مین
مذکور ہے اور تمام ترین کمال ادب اور بزرگ داشت جناب ربوبیت اور نگاہداشت حد بندگی اور نہایت
سکون دل اور اطمینان باطن اور بلندی ہمت اور ہوا نقصت بینائی اور بصیرت کا وہ کہ باوجود ظاہر ہونے ان
کرامات و آیات کے ساتھ کسی ایک کے انسے توجہ اور التفات نہ فرمایا اور دیدہ خواہش و رغبت نہ کھولا جیسا کہ
حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ما زاغ البصر وما طغیٰ یعنی نہ کج ہو چشم اور نہ حد سے گذری جیسے کہ نوکر بارگاہ سلطانی
مین نگاہداشت آداب کرتے ہین اور یہ کمال ہے کہ سواے کامل ترین بشر اور سید وسرور انبیا صلوٰۃ اللہ

علیہم اجمعین کے کسی اور کو میسر نہین عادت نفوس ایسی ہے کہ سبب مقام عالی اقامت کرین مقام اعلیٰ کو استطلاع و استشرف
ہوتے ہین جیسے کہ کلیم جب بمقام مناجات و تکلیم ہوے پہونچے طالب رویت ہوئے اور ہمارے پیغمبر شکر و انبساط سے
سے کہ مقام قرب ہین رویت او سے دور پڑتا ہے اور سید و سردار ہمارے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت
مقام قرب مین متمکن ہوئے گئے اسکا حق وفا کیا اور باوجود قرب التفات نکیا طلب سے بجز اس چیز کے کہ آقا
اس مین اور ارادہ و خواہش وہی اسکی نہ فرمائی اسی واسطے صحیح مراد است وہ احسبہ دور رہا بات کہ استقصا
اور اعلیٰ اسکا رویت حق ہے اور اقامت قیام اقام اللہ العبد فی مقاما ... الخ اور انہا
تمکین کا سے فائز ہوئے اور فرمایا ما کذب الفواد ما رای یعنی دروغ نجانا دل نے جو دیکھا آنکھ
نے بصر و بصیرت دونون متوالی و متصادق ہوئے جو کچھ چشم نے دیکھا دل نے اسکی تصدیق کی ہین اسکا ہے کہ دیکھا
سب حق و صحیح تھا پس پہونچے آنحضرت بکمال کہ سبقت لے گئے اولین و آخرین پر سے کہ اوپر اور ہوے سب
انبیا و مرسلین سے اور مستقیم ہو رہنا و آنحضرت مین آیت ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ
ذو الفضل العظیم یعنی یہ فضل خدا کا ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ صاحب فضل بزرگ کا ہے
اور فرمایا آیت فاوحی الی عبدہ ما اوحی یعنی وحی بھیجی طرف بندہ اپنے کے جو کچھ بھیجی تمام علوم و معارف
و حقوق و بشارت و اشارات اور اخبار و آثار اور کرامات و کمالات جو اسرار ابہام مین داخل ہین اور کثرت و عظمت
انکی سے کہ مبہم لایا اور بیان نکیا اشارہ اسواسطے کہ علم کسی کا بجز علام الغیوب اور رسول محبوب کے
اسپر محیط نہین ہوتا مگر وہ جو آنحضرت نے بیان فرمایا وہ جو مقابلہ اور معاملات روح اقدس حضرت سے اور پہونچے
بعضے اکمل اولیا کے کہ بشرف اتباع حضرت کے مستسعد اور مشرف ہین جیسا کہ اللہ اعلم وصل اور جب چاہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مراجعت فرماوین طرف اس عالم کے کہا خداوندا ہر غائب کو سفر سے تحفہ ہوتا
ہے میری امت کا تحفہ اس سفر سے کیا ہی فرمایا تبارک تعالیٰ نے مین انکے واسطے کافی ہون مدت حیات و ممات اور
قبور و نشور مین سب حال مین مدد و معین انکا ہون پس خوشحال تھا اے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
بشارت تمہارے لیے وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اور جب رجوع فرمایا آنحضرت نے اسری سے اور
صبح ہوئی بیان کیا لوگونکے روبرو مرتد ہوئی ایک جماعت ضعیف ایمانون سے اور دوڑے بعضے مشرک طرف ابو بکر
صدیق کے اور کہا کچھ تمہین خبر ہے اپنے یار کی کہ کیا کہتا ہی مجھے آج طرف بیت المقدس کے لیگئے کہا ابو بکر نے آیا تحقیق کہتا ہی تو
یہ بات کہا البتہ اور تکرار کہتا ہی کہا پس جو کچھ وہ کہتا ہی سچ کہتا ہے ایمان لایا مین ساتھ اسکے کہا تصدیق کرتا ہی تو اسکو کہ شب
بیت المقدس کی طرف گیا اور پیش از صبح یہان آیا کہا البتہ تصدیق کرتا ہون مین اسسے دور تر مین اسکی اور اگر کہے
کہ آسمان پر گیا مین اور پھر آیا مین باور کرون مین کیا جانی بیت المقدس پس اسی دن سے اسکا لقب صدیق ہوا پس آئے
ابو بکر رضی اللہ عنہ خدمت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور کہا حدیث کرتے ہو تم یا رسول اللہ ساتھ انکے خبر بیت
المقدس سے فرمایا البتہ کہا وصف المقدس میرے سامنے بیان کرو کہا مین وہان گیا ہون پس وصف کیا رسول اللہ صلی

علیہ وآلہ وسلم نے اور کہا ابوبکر صدیق نے میں گواہی دیتا ہوں کہ تم رسول اللہ ہو اور حدیث ام ہانی میں آیا ہی کہ حضرت سے پوچھا بیت المقدس کو وہ رکھتا ہی فرمایا آپ نے کہ میں نہیں گنا تھا ایکبار فوراً مکشوف ہوا میرے اوپر گنا جن نے اور خبردی میں نے اور لائے ہیں کہ آنحضرت نے جسوقت رجوع کیا سفر اسری سے گذرے ایک قافلہ پر قریش سے کہ غلہ اٹھایا تھا اور اسمین دو غرارے تھے ایک سیاہ اور دوسرا سفید اور جب اٹھانے میں لائے مقابل شتر کے ڈرتا اور بھاگتا میں گر دلایا اسے ایک آن میں سے کہا حضرت نے پس سلام کیا میں نے انکو اور کہا کہ یہ آواز محمد کی ہی میں آئے محمد قبیل صبح اور خبردی قوم کو وہ جو دیکھا تھا اور کہا نشان اسکا وہ ہی کہ گذرا میں اوپر شترون تمہارے کہ فلانی جگہ میں آتے تھے اور گم کیا ایک شتر کو اور لایا اسے ایک فلا نامرد اور آگے آتا تھا قافلہ کے شتر سیاہ سفید رنگ کہ اسکے پلاس سیاہ ہی اور دو غرارے فلاسے روز یہاں پہونچتے ہیں جب وہ دن ہوا نہ آئے قوم نے انتظار کیا اور دروازہ گفتگو کا کھولا قریب نصف نہار تھا کہ قافلہ پہونچا جسطرح پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصف کیا تھا اور منہ میں دشمنون اور منکرون کے خاک پڑی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ خبردی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ روز چہارشنبہ قافلہ آویگا اور آفتاب نزدیک بغروب پہونچا اور ہنوز قافلہ نہ آیا آنحضرت نے دعا فرمائی اور حبس کیا گیا آفتاب کہ قافلہ آگیا و فصل اختلاف کیا ہی اگلے پچھلے صحابہ اور تابعین و من بعدہم نے بیچ روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردگار کو شب معراج میں اور عائشہ صدیقہ اور جماعت صحابہ اور سلف سے جانب نفی میں ہیں اور بخاری حدیث مسروق سے لایا ہے کہ کہا مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ کو اے اور میری آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتحقیق میرے بال کھڑے ہو گئے اس بات کہنے تیرے سے اور کہا جو کوئی حدیث کرے کہ محمد نے دیکھا پروردگار اپنے کو پس بتحقیق دروغ کہا بعد ازان پڑھی عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر یعنی نہیں پاتین اس بینائیان اور وہ پاتا بینائیون کو اور وہ لطیف ہی خبردار اور روایت مسلم میں آیا ہی کہ کہا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے من حدثک ان محمدا رای ربہ فقد اعظم الفریۃ یعنی جو کوئی حدیث کرے تجھے کہ بدرستی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا پروردگار اپنے کو پس افترا بزرگ کیا اور دروغ اور بدرستی مخالفت کی بعضے صحابہ نے اسکو اور صحابی جو کہے ایک قول اور مخالفت کرے اسکی غیر اسکا صحابی سے نہیں ہوتا کہ وہ قول حجت باتفاق اور آیت میں تاویلات ہیں اور ایک اخص ہی رویت سے اور لازم نہیں آتا نفی اسکے سے نفی رویت ادراک معرفت حقیقت ہی اور وہ منفی ہے جیسا کہ کوئی قمر کو دیکھتا ہی اور ادراک کنہ اسکی نہیں کرتا اور بعض نے کہا ہی کہ ادراک احاطہ ہی اور عدم احاطہ سے احاطہ عدم رویت لازم نہیں آتی جیسا کہ عدم احاطہ علم سے عدم علم لازم نہیں آتا اور منقول ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہلا بھیجا ابن عباس سے کہ آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پروردگار کو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نعم اور کہا دی خلت خدا نے ابراہیم علیہ السلام کو اور کلام موسیٰ علیہ السلام کو اور رویت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حسن بصری سے منقول ہے کہ انہوں نے سوگند کھائی اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا اپنے رب کو اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی آیا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا اور روایت کیا ابن خزیمہ نے عروۃ الزبیر سے کہ اثبات و جزم کیا ہی ساتھ اسکے کعب احبار

اور زہری ومعمر اور اُنکے سوا نے اور یہی ہی قول شعبی کا اور مسلم حدیث ابی ذر سے لایا ہے کہ اُسنے پوچھا حضرت سے حال رویت
پروردگار کا پس کہا نورٌ انّی اراہ یعنی نور ہے کیونکر دیکھون اُسے اور یہ حدیث معارض ہے ساتھ حدیث
دوسری کے کہ واقع ہوا ہی رایت نوراً یعنی دیکھا مین نے نور کو اور امام احمد سے بھی اثبات رویت منقول ہی اور اس قول عائشہ
کو کس چیز سے دفع کرین ہم کہا بقول پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فرمایا رأیت ربی یعنی دیکھا مین نے اپنے رب کو اور یہ
قول پیغمبر اکبر ہے قول عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ایک قوم کا یہ قول ہی کہ دیکھا بدل چشم اور مراد ساتھ دیکھنے دل کے نہ علم
اور جاننا ہے کہ وہ ہمیشہ اوپر وجہ اتم کے حاصل تھا بلکہ مراد وہ ہی کہ حق سبحانہ نے پیدا کیا رویت حضرت کے دل مین جیسے
چشم مین کذا قیل پس جاننا بدل اور ہی اور دیکھنا بدل اور تطبیق کرتے ہین ساتھ اُس توجیہ کے قول عائشہ اور ابن عباس
رضی اللہ عنہما مین اور ظاہر یہ ہی کہ اختلاف رویت بچشم مین ہی نہ رویت بدل مین اور دیکھنا بدل چاہیے کہ متفق علیہ ہووے
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال والیہ المرجع والمآل اور اسی طرح ہے مواہب لدنیہ مین شیخ عبد الحق بن سیف الدین خصّہ اللہ بمزید الصدق
والیقین یعنی خاص کرے خدا اُسے ساتھ زیادتی راستی اور یقین کے کہ کلام علما منظر بدلائل واخبار وآثار ویسا ہی کہ مذکور ہوا لیکن
یہ خلجان کرتا ہی کہ معراج اتم مقامات اور اقصی کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا کہ کوئی انبیا سے اسجگہ حضرت کے
ساتھ شرکت نہ رکھتا اور کسی بشر وملک کو گنجائش اس مقام کی نہ تھی پس عجب ہی کہ اس مقام مین لیگئے اور خلوت خاص مین لائے اور
اعلی مطالب اقصی مآرب دیدار سے مشرف نہ کیا اور آپ اس بات پر راضی ہوئے اگرچہ کمال بندگی اور ادب
سطوت کبریائی حق اُسکو تقاضا کرتا ہے کہ سوال نہ کرسکے اور ذوق کلام سے مست ہو کر انبساط نہ ظاہر کیا اور دیدار
نہ طلب کیا جیسا کہ موسی علیہ السلام نے کہا لیکن کمال محبت ومحبوبیت کہ حضرت جناب قدس سے رکھتے ہین کہان
چھوڑے اور روا رکھے کہ حجاب درمیان رہے یہ دولت بطلب ہاتھ نہین آتی اور کہتے ہین کہ مانع دیدار موسی کو
طلب وسوال وانبساط ہوا کہ ہے ناخواستہ دیتے ہین کہ مانع دیدار طلب وسوال انبساط ہوا اور اگر چاہین خواستہ بھی
مردودین قول غریب وہ ہی کہ ایک قوم کہتی ہی کہ جب موسی علیہ السلام طلب سے باز رہے اور بیہوش ہوئے دیکھا وہ جو
دیکھا اور لن ترانی جزا شتابی اور بیتابی کی تھی اور تحقیق وہ ہے کہ سبب ناکامی موسی علیہ کا وہ تھا کہ ہنوز سید المحبوبین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ دولت دیدار کے مشرف نہین ہوئے دوسرے کی کیا طاقت کہ طالب رویت
ہووے اور دیکھے اور بالتحقیق متفق ہین اوپر امکان رویت کے دنیا مین اور بعد از مکان کونسا مانع ہوا اور
خود مقام معراج درحقیقت عالم آخرت سے ہے اور جو کچھ عالم آخرت مین دیکھنا اور حاصل کرنا چاہیے دیکھا اور پایا تا
دعوت خلق بحکم عین الیقین کرے جیسا کہ کہا ہے مصرع از دیدہ سے فرق بود تا بشنیدہ + واللہ اعلم **وصل**
معجزات آنحضرت مین کہ دلائل وآیات صحت نبوت اور صدق رسالت حضرت کے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
معجزہ امر خارق عادت ہی کہ ظاہر ہووے اوپر ہاتھ مدعی رسالت کے مقرون ہووے ساتھ تحدی کے اور
معنی تحدی کے برابری کرنا کسی کام مین اور آگے بلانا خصم کو اور غلبہ اور ڈھونڈھنا اور تحقیق یہ ہے کہ معجزہ مین تحدی
شرط نہین ہی اتنے معجزات حضرت رسالت سے ظاہر ہوتے تھے کہ تحدی اس جگہ نہ تھی مگر وہ کہ کہین مراد وہ سے ہے

کہ شان اُسکی تحدی ہووے اور اوپر تقدیر اس قید کی وقوع ہاتھ مدعی رسالت ہی کافی ہے اور سخن مشہور وہ ہے کہ مدعی رسالت سے واقع
ہوا اُسے معجزہ کہیں اور وہ جو غیر نبی سے واقع ہووے اگر اُسے مقرون بکمال ایمان و تقویٰ اور معرفت و استقامت ہووے کہ ولایت
عبارت اس سے ہی کرامت ہے اور وہ جو عوام مومنین اہل صلاح سے وقوع پاوے معونت کہیں اور وہ جو کافروں اور فاسقوں سے صادر ہووے
استدراج کہیں بلکہ وہ کہ باعث اوپر توبہ اور اسلام کے ہووے اور سخن تحقیق معجزہ مین علم کلام مین بہت ہے اور ساتھ اُسکے اکتفا کرین ہم اُس
جو غرض کہ اسجگہ رکھتے ہین ہم اور ہین ہم بہتر ہے اور تمام انبیا اور رسل صلوات اللہ علیہم اجمعین کو معجزات ہین اور کوئی پیغمبر بے معجزہ
نہین اور معجزات ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکثر اور فزوں اور قوی اور باہر اور ازہر اور اشہر معجزات ہین اور بعض معجزات سے کلام الٰہی مین
بدلائل و آیات بہت واقع ہوئے ہین اور دلائل نبوت آنحضرت صلعم سے وہ اخبار ہین کہ ہوئی ہین توریت و انجیل اور سائر کتب منزلہ مین
ذکر و نعت و خروج انکا ارض عرب سے جیسے تھوڑا اُس سے گذرا اور وہ جو ظاہر ہوا ہے ایام مولد و مبعث مین امور عجیبہ غریبہ کہ آثار کفر اور رسوم
ارکان شرک ہین جیسا کہ ذکر انکا اُنکے محل مین بتفصیل آویگا جیسے قصہ اصحاب فیل اور جمود نار فارس اور سقوط شرفات ایوان کسریٰ اور خشک
ہونا آب دریاچہ ساوہ از خواب موبدان اور سماع ہواتف اور صاعقہ نبوت اور صفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ جو نقل کیا
گیا ہے اخبار مین مشہور ہے ظہور عجائب بولادت شریفہ مین اور ایام خصائص مین اور پیچھے اس کے زمان بعثت تک اور ظہور عقلیہ و تصرف اعدا
اور حال آنکہ نہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مال کہ استمالت کرین وہ قلوب کو اور طمع مین پڑین لوگ اس مال کی اور نہ قوت کہ
غالب و قاہر ہووین ساتھ اُسکے لوگونپر اور نہ اعوان و انصار کہ ساتھ مال و عقل کے مظاہرت کرین اور پڑھین سکہ کہ خدا ظاہر کیا اور بلایا لوگونکو
طرف اپنے حالانکہ سب مجتمع و متفق تھے اوپر عبادت اصنام اور التزام ازلام متمکن اوپر عادت جاہلیت بیچ حمیت اور بغاوت و بغض
اور فسق و فساد اور سفک دما اور الفت و غلو اور انہماک دین جاہلیت مین اور عدم اتفاق امر خیر مین اور باز نہ رکھتا تھا اونکو سوء افعال
بطرف عافیت کے اور نہ خوف عقوبت اور ملاحظہ ملامت پس اصلاح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احوال و افعال انکی اور تالیف کیا دل
انکی اور جمع کیے کلمہ انکی تا آنکہ متفق ہوئین رائین اور مجتمع ہووے دل اور منقاد مسخر اور ایکدل و یکرو ہوئے نصرت حضرت مین اور عاشق ہوئے
اوپر طلعت حضرت کی اور چھوڑ دئے بلاد و اوطان و خانمان و قوم و عشائر اپنی محبت و مودت حضرت مین اور نثار کیا جان و دل اپنا نصرت
حضرت مین اور قائم کیا اپنی ذات کو مقابل سیوف مین بیچ اعلاء کلمۂ حق کے اور دلائل نبوت حضرت وہ ہے کہ تھی امی ناخواندہ کہ اصلا خط و کتابت
نہ جانتے تھے اور جاہل و ناخواندہ مولود ہوئے اس قوم مین کہ سب ہی جاہل و ناخواندہ تھی اور ناشی ہوئے درمیان انکی ایسے بلد مین کہ نہ تھا
اُسمین کوئی کہ جانے اخبار ماضیہ اور سفر نہ کیا شہر دوسرے مین کہ وہان کوئی عالم ہووے تا ملازمت اُسکی کرین اور پڑھین اسکے آگے اور جانین
اخبار توریت اور احوال امم ماضیہ اور رہا تے تھے علماء ان کے بیچ مگر قلیل و نامور بین محبت و دلیل آپکے سامنے نہ آسکے اور عاجز و ساکت
ہوئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا اچھا کہا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیت یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست + کتب خانہ چند ملت بشست + فصل
اور انہین سے قرآن ہے کہ اعظم ترین معجزات ہے تا آنکہ عاجز ہوئے ہین فصحا معارضہ اُسکے سے اور قاصر رہے ہین بلغا اُسکے مثال لانیسے بیچ لانے
کوتاہ ترین سورہ مانند اسکے اگرچہ بعض انکے بعض کو معاون و مددگار ہوئے ہین اور قرآن مشتمل وجوہ اعجاز پر تا آنکہ تقریباً ساٹھ ہزار
معجزے اُسمین شمار کیے ہین اور متعرض ہوا ہے قاضی ابو الفضل عیاض مالکی شفا مین جہت ضبط انواع و اقسام اسکی بکند انی نثر الجواہر اور معارج
مین مذکور ہے کہ معجزہ دوسرا انشقاق قمر ہے جیسا کہ روایت کیا امیر المومنین علی ابن ابی طالب اور ابن مسعود اور ابن

اور ابن عباس اور انس بن مالک اور حذیفہ الیمان اور جبیر بن مطعم نے رضی اللہ عنہم اجمعین کہ ایک جماعت مشرکین حوالی کعبہ
مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع ہوئے اور کہا اگر دعوی نبوت مین تم صادق ہو چاند کو آسمان مین دو نیم کر دو اور
وہ شب چہاردہم تھی ماہ بمرتبہ کمال کو پہونچا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر دون مین ایمان لاتے ہو کہا ہان ہو ایک
روایت مین ہی کہ آنسرور نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور بعد از ان ہاتھ بدعا بلند کیا اور حق تعالی سی درخواست کر کے
ساتھ انگشت مسبحہ اپنی کے اشارہ طرف ماہ کو کیا ماہ دو ٹکڑی ہوا آدھا آسمان پر رہا آدھا پس کوہ نہان ہوا اور آنحضرت صلعم ایک کو
بلاتے تھے اور فرماتے تھے ای فلان فلان گواہ رہو اور ایک روایت مین ہی کہ آدھا ماہ اوپر پہاڑ قعیقعان اور آدھا دوسرا
اوپر پہاڑ ابوقبیس کے ظاہر ہوا اور ایک روایت ہی کہ دونون شق اسکے آپس سے ایسے جدا ہو گئے کہ کوہ حرا کو درمیان دو
شق کے دیکھا اور جب آنحضرت نے یہ معجزات انکو دکہلائے کہا محمد نے ماہ پر سحر کیا ہے اور بوجہل لعین فریاد پر لایا اسحرکم
بیٹے یہ سحر ہی کہ سبکو پہونچا اور مراد استمرار سے عموم ہی نہ استمرار بحسب ایام اور بعضون نے کہا کہ اگر بنسبت ہماری سحر کیا ہی لوگون پر سحر نہ کر سکے لا جرم مسافر
آتے تھے پوچھتے تھے کہ البتہ فلانی رات مین انشقاق قمر ہوا اور ہر ایک اس سی ایک جانب گیا انھون نے کہا محمد نے ہم پر سحر کیا ہی یہ آیت نازل
ہوئی آیہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر یعنی نزدیک ہوئی قیامت
اور شگافتہ ہوا قمر اور اگر دیکھتے تھے کوئی نشانی روگردانی کرتے تھے اور جادو سبکو پہونچا نظم در چرخ را ماہ قفل درست + کلید وی
انگشت پیغمبرست کلید خزائن جو در مشت اوست + ہمہ از دو اغدار ان انگشت اوست + ہم از نور آن پنجہ شد شگاف + صلابت بہ شکست از
مصاف + اور صاحب مواہب لایا ہی کہ علامہ ابن سبکی شرح مختصر ابن حاجب مین کہتا ہی کہ صحیح میرے نزدیک وہ ہی کہ انشقاق قمر متواتر
منصوص علیہ قرآن اور مروی ہی صحیحین وغیرہا مین بطریق کثیرہ کہ شک نہین کیا جاتا تواتر اور صحیحہ آئی ہین اور انکار کیا ہی اس معجزہ کو بعض متکلمین
نے کہ موافق ہین مخالفان ملت کی ساتھ نہ قبول کرنے اجرام علویہ کے خرق و التیام اور علما اور تبعان ملت کہتے ہین کہ عقل کو انکار نہین ہین
اور شمس و قمر مخلوق خدا ہین کرتا ہی انہین جو کچھ چاہتا ہی کہ احوال قیامت مین نصوص مین کور ہونا تنبیہ مواہب لدنیہ مین کہتا ہی کہ وہ جو بعض قصہ
ذکر کرتے ہین کہ قمر جیب نبی مین در آیا اور باہر آیا آستین شریف سی کچھ اصل نہ رکھی جیسا کہ شیخ بدر الدین زرکشی نے اپنے شیخ عماد بن کثیر
نقل کیا واللہ اعلم اور رد شمس پھر پھرنا اوسکا بعد از غروب بھی معجزہ آنحضرت تھا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کیا ہی اسما بنت
عمیس نے کہ وحی نازل ہوئی حضرت پر اور سر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنار حضرت علی رضی اللہ عنہ مین تھا پس اتفاق ادا
نماز عصر علی بن ابیطالب کو نہوا تا آنکہ آفتاب نے غروب کیا پس آنحضرت نے پوچھا کہ آیا نماز عصر پڑھی تو نے یا علی کہا نہین پس کہا آنحضرت نے
خداوندا یہ بندہ تیرا تیری اطاعت اور تیری رسول کی اطاعت مین تھا پس الٹا پھیر لا آفتاب کو اسما نے کہا مین نے دیکھا آفتاب کو
کہ بعد از غروب طلوع کیا اور پڑی شعاع اسکی جبال و ارض پر اور یہ واقعہ صہبا مین تھا خیبر سے اور تمام کلام اس حدیث کا غزوہ خیبر مین
آویگا انشاء اللہ تعالی وصل اور ایک معجزہ مشہورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مکرر واقع ہوا ہی مواطن عدیدہ اور مشاہد
عظیمہ مین اور روایت کیا گیا ہی طرق کثیرہ سے اور نہین سنا گیا ہی کسی ایک انبیا علیہم السلام سے اگرچہ باہر آئے چشمہ سنگ سے اور
ہاتھ موسی علیہ السلام کے اور شک نہین کہ باہر آنا پانی کا اصابع سے ابلغ ہے اور اعجاز مین روان ہونے پانی کے حجر
کہ باہر آنا پانی کا اس سے معہود و معتاد ہے بخلاف باہر آنے گوشت و پوست و استخوان سے اور بتحقیق روایت کیا ہی

اس حدیث کو جماعہ صحابہ نے اور مشہور اس حدیث انس و جابر و ابن مسعود رضی اللہ عنہم ہی لیکن حدیث انس صحیحین مین واقع ہوئی کہ
دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وقت نماز دیگر قریب آگیا اور لوگ طالب آب ہوئے اور نہ پایا آخر الامر لایا گیا
حضرت پاس آب وضو اور رکھا آپ نے دست مبارک اپنا ظرف آب مین اور امر کیا لوگون کو کہ وضو کرین اس سے پس دیکھا مین نے
پانی کو کہ باہر آتا تھا مانند چشمہ کے بیان انگشتان مبارک حضرت سے پس وضو کیا قوم نے تا آخر حدیث کہا ہمنے انس سے تم کتنے
لوگ تھے کہا تین سو اور حدیث شاہین مین انس سے روایت ہی کہ گیا تھا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ وآلہ وسلم کے غزوہ تبوک مین
پس کہا مسلمانون نے یا رسول اللہ ہم اور اونٹ اور چرواہے ہمارے پیاسے ہین فرمایا آیا ہی کچھ بچا ہوا پانی تمہارے پاس پس لایا
ایک مرد تھوڑا سا پانی بچا ہوا ایک مشک کہنہ مین پس فرمایا لاؤ ایک کاسہ اور ڈالا پانی کاسہ مین اور رکھا کف دست مبارک اپنا
پانی مین کہا انس نے کہ دیکھا مین نے باہر آنا چشمون کا میان انگشتان حضرت سے پس سیراب کیا ہمنے اپنے شترون اور چرواہون کو
اور انبار کیا باقی پانی اور حدیث جابر صحیحین مین آئی ہی کہ کہا جابر نے بیٹھے تھے روز حدیبیہ اور آگے حضرت کے رکوہ کہ وضو کرتے تھے
اس سے اور گرد آئے لوگ آپکے پاس پوچھا حضرت نے کیا حال رکھتے ہو اور کس واسطے آئے ہو عرض کیا یا رسول اللہ پانی پینے اور وضو کو نہین
رکھتے ہم مگر یہی کہ آپکے پاس دھرا ہی پس رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اپنا رکوہ مین پس جوش مارنا پکڑا پانی نے مانند چشمون کے پس
پیا ہمنے پانی اور وضو کیا کہا جابر سے تم کتنے آدمی تھے کہا اگر لاکھ آدمی ہوتے کفایت کرتا ہمکو اور تھے ہم پندرہ سو آدمی اور روایت کیا ہے
حدیث جابر کو امام احمد و بیہقی اور ابن شاہین نے لیکن حدیث ابن مسعود صحیح مین بروایت علقمہ سے آئی ہی کہ کہا ابن مسعود نے اثنا اس
حال مین کہ تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نہ تھا ہمارے پاس پانی پس فرمایا ہمکو حضرت نے کہ طلب کرو کسی پاس
کچھ تھوڑا سا پانی پس لائے پانی اور ڈالا حضرت نے پانی کو ایک ظرف مین اور رکھا دست مبارک اپنا پانی مین اور احادیث کو اگرچہ ایک
نے صحابہ سے روایت کیا ہو مثل انس یا جابر کے مثلاً حقیقت مین گویا وہ سب جماعت کہ حاضر تھے راوی اوس کے ہین اور اگر انکار رکھتے سکوت نہ
کرتے جیسے کہ جبلت انسانی اور عادت صحابہ تھی اور ساتھ اس نکتہ کے خبر واحد اگر آگے جماعت صحابہ کے اگر مثلاً روایت کرین اور وہ کرین
حکم اسکا رکھے کہ گویا سب راوی ہین قصہ صحیح مسلم مین معاذ بن جبل سے غزوہ تبوک مین لایا کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
صحابہ رضی اللہ عنہم کو پہونچتے تم وقت روشن ہونے دن کے بمشیت الہی چشمہ تبوک پر آتے ہو پس جو کوئی آدمی جاوے کہ ہاتھ
نہ ڈالے اور مس نہ کرے پانی اسکا جب تک مین آؤن کہا معاذ نے پس آئے ہم اس چشمہ پر اور حالانکہ ہم سے پہلے دو مرد وہان
پہونچے تھے اور چشمہ مثل تسمہ کے چمکتا تھا اور ٹپکتا تھا اس سے پانی پس پوچھا آنحضرت نے ان دونون مرد سے آیا مس
کیا تمنے اور ڈالا اپنا ہاتھ پانی مین کہا نعم پس نہ یون کیا انہین اور کہا وہ جو چاہا تھا خدای عزوجل نے پس کھودا صحابہ نے اپنے
ہاتھ سے چشمہ کو تا جمع کیا اس سے کچھ پانی اور جدا ہوئی پانی سے ایک ہوا کہ اس سے آواز بھی مثل آواز صاعقہ پس دھویا آنحضرت نے
منھ اور دونون ہاتھ اپنے پھر ڈالا اس پانی کو چشمہ مین پس روان ہوا پانی بہت کہ پیا لوگون نے بعد ازان فرمایا حضرت نے
ای معاذ نزدیک ہی اگر دراز تیری حیات دیکھے تو اسجگہ بساتین وعمارات پس ایسا ہی واقع ہوا اور یہ خبر دینا بھی معجزات حضرت سے
ہے اور اخبار بغیبت ایک قسم ادنی وا وفر سے ہے معجزات سے اور قصہ حدیبیہ مین آیا کہ سو دو سو آدمی تھے اور چاہ اونکا
سیراب نہ کرتا تھا پچاس بکریون کو پس نکالا پانی اسکا اور نہ چھوڑا اوس مین ایک قطرہ پس بیٹھے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم اوپر ایک جانب چاہ کے اور کشیدہ کیا اس سے ایک ڈول پانی اور وضو کیا اور ڈالا اُسمین لعاب دہن مبارک اپنا اور دعا کی پس جوش مارا پانی نے اور بلند ہوا پس سیراب ہوئے لوگ اور سیراب ہوئے اونٹ اونکے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نکالا ایک تیر اپنی ترکش سے ڈالا اُسمین پس جوش مارا پانی نے تا آنکہ سیراب ہوئے اور حدیث جابر مین جیسا کہ گذرا حدیبیہ مین نکلنا چشمہ کا میان اصابع سے بھی آیا ہی اور درمیان ان دونون قصون کی مغایرت ہی اور کہا کہ توفیق ہی میان قصتین یہ کہ ہر کدام ایک وقت مین تھا پس حدیث جابر نزدیک حضور وقت نماز تھے جب حضرت وضو کر چکے اور باقی پانی رکوہ مین تھا چاہ مین ڈالا پس زیادہ ہوا چاہ مین اور حدیث عمر رضی اللہ عنہ مین درباب جیش عسرت آیا ہی کہ لوگونکو عطش سے یہان تک ایذا پہونچی کہ نہر کرتے تھے اپنے شتر اور فشردہ کرتے تھے اونکے شکنبے اور پیتے پس چاہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت دعا فرماوین پس اُٹھائے حضرت نے دونون ہاتھ اور ہنوز نہ لائے تھے ہاتھون کو برسامنہ اور بھر سے لوگون نے وہ جو اونکے پاس ظروف واوعیہ تھے اور تجاوز نہ کیا اُس مینہ نے لشکر کو لائے ہین کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ردیف ابی طالب تھے ذوالمجاز مین پس کہا ابو طالب نے مین تشنہ ہون یا ابن اخی اور نہین میرے پاس پانی پس آنحضرت نیچے آئے اور مارا قدم اپنا اوپر زمین کے پس باہر آیا پانی اور کہا پی ای عم اور صحیحین مین ابن الحصین لایا ہی کہ تھے ہم ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین پس شکایت کی لوگون نے نزدیک حضرت کے عطش سے پس اُترے حضرت اور بلایا دو شخص کو صحابہ سے کہ ایک انہین سے علی ابن ابی طالب تھے کہا جاؤ اور طلب کرو پانی اور آگاہ کرو اُنکو کہ گذرتے ہو تم ایک عورت کو سوار اوپر اونٹ کے کہ اسکے ساتھ دو فرادہ ہین پس روان ہوئے وہ دونون اور سامنے آئی اُنکے ایک عورت کہ دو فرادہ و سطیحہ رکھتی تھی پانی سے پس لائے اُس عورت کو حضرت کے پاس اور اُتارا اُسنے اسکے اونٹ سے اور طلب کیا حضرت نے ایک آوندا اور ڈالا اُسمین پانی اور پکارا لوگونکو کہ آؤ اور پیو اور پلاؤ پانی اور وہ عورت کھڑی دیکھتی تھی کہ کیا ہوتا ہے۔ راوی کہتا ہے قسم خدا کی پھر چھوڑ دیا اُسکو اور حالانکہ خیال کرتے تھے ہم کہ زیادہ ہے پانی اس سے کہ پہلے تھا پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمع کرو اس عورت کے واسطے ہر جنس طعام سے کہ ہووے پس جمع کیا صحابہ نے اسکے لیے تمر و دقیق و سویق سے اور گردانا اُن سب کو ایک کپڑے مین اور سوار کیا اُسکو اسکے شتر پر اور رکھا بار آگے اُسکے اور کہا آنحضرت نے جانتی ہے تو کہ ہمنے کم نہین کیا پانی تیرے سے کچھ ولیکن خدا نے پانی عنایت کیا ہمکو اپنی قدرت سے پس آئی وہ عورت اپنے لوگون کے پاس اور کہا بو العجب پیش آیا مجھے دو مرد لیگئے پاس ایک مرد کے کہ کہا جاتا ہی اُسے صابی پس ایسا ایسا کیا اور تمام قصہ بیان کیا اور کہا بخدا سوگند یہ مرد یا ساحر ترین مردم ہی یا رسول خدا ہی اور کہا اپنی قوم کو آیا ہے رغبت تمھین طرف اسلام کے الحدیث ایسا ہی ہے مواہب لدنیہ مین اور بعض روایات مین آیا ہی اطاعت کی اُس عورت نے اور آئی اسلام مین اور احادیث استسقا ہی اسی باب سے جیسا کہ اپنے محل مین مذکور ہووین وصل جیسے کہ احادیث تکثیرات قلیل مین آئی ہین تکثیر طعام یسیر مین بھی بہت ہین اور یہ دونون اثر تربیت اور ولی النعمی سید کائنات کا ہی کہ بحسب روحانیت مربی و مکمل قلوب و ارواح کے ہین عالم جسمانیت مین بھی پالنے والے اور خورش دینے والے ابدان و اشباح کے ہین بیت شکر فیض تو چمن چون کند اے ابر بہار + کہ اگر خار و گر گل ہمہ پروردہ تست + اور مشہور اس باب مین حدیث جابر ہی

رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق مین کہ روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے کہا آیا مین آگے اپنی بی بی کے اور کہا مین نے آیا کچھ تیرے
پاس طعام ہے کہ دیکھا مین نے روی مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین اثر گرسنگی سخت کا پس باہر لائی بی بی ایک
انبان کہ اسمین ایک صاع جو تھے اور ہمارے گھر مین ایک بزغالہ تھا فربہ مین ذبح کیا مین نے اُسے اور پیسا اُسنے جو کو اور ڈالا
ہمنے گوشت کو دیگ مین اور آیا مین نزدیک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور عرض کیا مین نے یا رسول اللہ
ذبح کیا مین نے بزغالہ اور طحن کیا میری جورو نے اندازے کے شعیر کہ میرے گھر مین تشریف لائیے ساتھ چند لوگ صحابہ سے حضرت نے فرمایا
کہ جابر نے سور تیار کیا ہی آؤ اور یہی فرمایا دیگ کو نہ اتارنا اور خمیر کو نگاہ رکھنا جبتک کہ مین آؤن پس آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم ساتھ ہزار آدمی کے اور باہر لائے ہم خمیر اور دیگ حضرت کے روبرو پس ڈالا اسمین آب دہن مبارک اور دعای برکت
فرمائی اور کہا جورو میری سے پکا روٹی اور شریک کر اپنے ساتھ دوسری عورت کو پکانے مین اور نکالتی جاؤ دیگ سے گوشت
کو اور نیچے نہ اتارو دیگ اور نگاہ نہ کرو پس سوگند بخدا اُن ہزار شخص نے کھایا اس طعام سے اور ہنوز نہ دیگ جوش مین
تھی اور خمیر باقی اور حدیث انس کہ اسے بھی بخاری و مسلم نے روایت کیا ہی کہ کہا ابوطلحہ نے ام سلیم سے قسم بخدا سنا مین
آواز رسول خدا کو سست پہچانا مین نے اُسمین آثار جوع آیا ہی تیرے پاس کچھ پس کہا باہر لائے ام سلیم قرص چند جو سے اور لپیٹا
کپڑے مین اور مجھے دیا پس لیگیا مین پاس آنحضرت کے اور تھے حضرت کے ساتھ لوگ پس آپنے کہا بھیجا ہی تجھے ابوطلحہ نے کہا مین
ہان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس فرمایا حضرت نے لوگونکو کہ آپ ساتھ اُٹھو پس روان ہوی آنحضرت اُنکے ساتھ اور روان
ہوا مین آگے آگے اُنکے تا آیا مین اور آگاہ کیا طلحہ کو کہ آتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس ابوطلحہ نے ام سلیم سے کہا
ای ام سلیم آئے رسول خدا ساتھ جماعت مردون کے اور نہین ہمارے پاس کچھ چیز کہ کھلاوین ہم اُنکو سوا ان چند قرص کے کہ تمنے
بھیجے تھی انکی خدمت مین کہا ام سلیم نے خدا اور رسول اُسکا دانا تر ہے یعنی جو واقع ہونیوالا ہے اُسکو دریافت کیا ام سلیم نے
کہ آنا رسول خدا کا ساتھ جماعت کے باوجود علم کے ہماری حال سے خالی از حکمت نہوگا پس گیا ابوطلحہ واسطے استقبال کے
اور آئے رسول خدا اور کہا ای ام سلیم جو تیرے پاس ہے حاضر کر پس لائے ام سلیم وہ روٹیان کہ بھیجی تھین پس فرمایا کہ توڑ دین
جاوین روٹیان اور نچوڑا ام سلیم نے اس ظرف کو کہ اسمین روغن تھا اور نان خورش کیا اُسے پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسمین جو کچھ کہ خدا نے چاہا یعنی دعاے برکت بعد ازان کہا کہ بلاؤ دس آدمی پس آئے
اور کھایا پیٹ بھر کر اور باہر نکلے پھر فرمایا بلاؤ اور دس آدمی دس آدمی تا آئے اور کھایا سب نے اور سیر ہوگئے ستر
یا اسی شخص شک راوی ہی اور ایک روایت مین مسلم سے اسی بیشک وارد ہوئے ہین اور یہی آیا ہی کہ آپنے تناول فرمایا اور اہل بیت
ابوطلحہ نے اور باقی رہا پس خوردہ اور بعض روایات مین آٹھ آٹھ بھی آیا ہی اور ظاہر وہ ہی کہ یہ دو مرتبہ قضیہ مین ہی اسواسطے کہ اکثر
روایات صحیح مین دس دس ہین کذا فی المواہب واللہ اعلم اور حکمت جماعت بلانے مین نہ سبکو ایکبارگی وہ کہا ہے کہ اگر سب
ایکبارگی آتے طعام اُنکی نظر مین قلیل معلوم ہوتا اور کافی نہ دکھائی دیتا اور یہ سوء ظن موجب ذہاب برکت ہوتا یا جگہ تنگ تھی
گنجائش سب کی اسمین نہ تھی یا کاسہ ایک تھا تناول جماعہ کثیر کا اس سے دشوار آتا اور موجب ازدحام ہوتا اور روایت ہے
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جب بیچ غزوہ تبوک کہ آخر غزوات حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے گرسنگی لوگون پر غالب ہوئی

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ امر کرو لوگون کو تا باقی زادی توشہ اپنون کے نطع مین لا دین اور دعا کرو ساتھ برکت کے اسمین فرمایا
آری پس فرمایا تا نطع بچھا دین اور بقایا زاد لا دین ایک مشت لایا اور دوسرا روٹی کا اور اعلیٰ اونکا وہ تھا کہ لایا
ایک صاع تمر سے تا گرد آئی نطع پر شے اندک پس دعا فرمائی حضرت نے ساتھ برکت اور فرمایا لاؤ ظروف اپنے پس نہ چھوڑا
لشکر مین کوئی ظرف مگر یہ بھر گیا اور کھایا سب نے اور سیر ہوئے اور ہنوز بقیہ اس کا رہا تھا اور لشکر غزوہ تبوک مین بروایتے تیس ہزار
مرد تھے اور بعد مشاہدہ کیا حضرت نے یہ معجزہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و انی رسول اللہ - نہ ملاقات کرے
گا خدا تعالیٰ سے ساتھ ان دو شہادتون کے کوئی بندہ کہ باز رکھا جاوے بہشت سے اور ایک روایت مین ہے انس سے
کہ آنحضرت زینب کو عروسی مین لائے تھے پس بھیجا ام سلیم نے واسطے حضرت کے ایک کاسہ مین طعام خرما اور روغن و قروت
سے تیار کرتے ہین اور کبھی بجاے قروت سویق بھی ڈالتے ہین اور کہا انس کو حضرت کے پاس بھیجا اور کہہ یا رسول اللہ
اسکو میری مان نے آپکے واسطے بھیجا ہی اور آپکو سلام کہا ہی اور عذر قلت اس طعام کا عرض کیا ہے پس انس اسکو
روبرو آنحضرت کے لایا فرمایا رکھ اور جا فلان فلان جماعت کو جنکا نام لیا بلا لا اور جو آوے کوئی تجھے اثناے راہ
مین بلا پس آدمی بلانے باہر گیا مین اور بلایا جسکا کہ حضرت نے نام لیا تھا اور جو کوئی سامنے ملا پھر آیا جب پھر دیکھا
گھر لوگون سے بھرا ہوا پوچھا انس سے کہ کسقدر آدمی تھے کہا بقدر تین سو کے پس دیکھا مین نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے دست مبارک اپنا اس طعام پر رکھا اور کچھ پڑھا اور طلب کیا دس دس آدمیون کو اور فرمایا کھاؤ بسم اللہ کہکر اپنے اپنے
آگے سے پس کھایا اور سیر ہوئے اسی طرح طائفہ طائفہ آتے تھے اور کھاتے تھے تا سب نے کھایا پس فرمایا اے انس اٹھا
پس اٹھایا مین نے مجھے نہین معلوم کہ وہ طعام رکھتے زیادہ تھا یا اٹھاتے وقت روایت کیا اسے بخاری اور مسلم نے
اور حدیث ابو ایوب مین آیا ہے کہ اسنے طیار کیا حضرت کے واسطے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے طعام بقدر کفایت ان دونون صاحبون کے پس فرمایا حضرت نے طلب کر تیس آدمی اشراف انصار سے پس طلب
کیا ابو ایوب نے انکو پس کھایا انھون نے اور بچ رہا پھر فرمایا طلب کر ساٹھ آدمی اور انھین سے کھایا سب نے اور بچ رہا پھر فرمایا
طلب کر ستر آدمی انھین سے انھون نے کھایا اور باہر آیا انھین سے کوئی مگر اسلام لایا اور بیعت کی کہا ابو ایوب نے کھایا اس
طعام سے ایک سو اسی مرد نے اور مروی ہے سمرہ بن الجندب سے کھاتے ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کہ نوبت
بنوبت ہم کھاتے تھے صبح سے رات تک دس گروہ اٹھتے تھے اور دس بیٹھتے تھے اور کھاتے تھے کہا کسی نے یہ برکت
کہانسے تھی کہیں اشارہ کیا سمرہ نے طرف آسمان کے اور کہا یہان سے تھی روایت کیا اس حدیث کو دارمی اور ابن ابی
شیبہ اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے اور حدیث عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما مین آیا ہے کہ تھے ہم
حضرت کے ساتھ ایک سو تیس تن اور خمیر کیا گیا ایک صاع طعام سے اور ذبح کی گئی ایک بکری پس بریان کیے
گئے جگر و دل اور گردے اور جو پیٹ مین ہوتا ہی اور سوگند بخدا نہ تھا کوئی ان ایک سو تیس تن سے مگر وہ کہ کاٹا
حضرت نے اسکے واسطے ایک پارہ اس سے پس کیا اس شاۃ بزرگ سے کاسہ بزرگ مین اور طعام سے پس کھایا ہم
سب نے اور باقی رہا وہ جو کاسہ مین تھا پس اٹھایا اسے اونٹ پر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امر کیا

مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ طلب کرو تمہیں اہل صفا کو پس ڈھونڈھا مین نے انکو اور جمع لایا مین پس کھا
کیا ہمارے آگے ایک کاسہ طعام پس کھایا ہمنے جسقدر چاہا اور فارغ ہوئے ہم اور کاسہ ویسا ہی پر تھا کہ رکھا گیا تھا
مگر اتنا کہ اسمین نشان انگلیون کا تھا اور بھی ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ مین نہایت گرسنہ تھا ایک کاسہ شیر حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پاس آیا فرمایا طلب کرو اہل صفہ کو پس مین نے اپنے دل مین کہا یہ شیر کیا مقدار ہے اگر مجھے دیتے مین پیتا اور
آسودہ ہوتا لیکن آپ کے فرمانے اور حکم سے چارہ نہین پس بحکم آنحضرت باہر آیا اور یارون کو بلایا مین نے
پس سب آئے اور کھایا اور باقی رہا میرے سوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی پس پیا مجھے دیا بعد ازان
آپ نے پیا اور فرمایا ساقی القوم آخرھم یعنی ساقی قوم کا آخر انکا ہے اور مروی ہے علی ابن ابی طالب سے کہ کہا
جمع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عبد المطلب کو کہ چالیس شخص تھے کہ کھاتے تھے اور پیتے تھے فرق پس
تیار کیا حضرت نے ایک پیمانہ طعام سے کہ کھایا سب نے اور سیر ہوئے اور باقی رہا جیسا تھا اور طلب کیا ایک قدح پانی
سے سب نے پیا اور سیراب ہوئے ویسا ہی باقی رہا رواہ فی الشفا اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام مالک انصاریہ
بھیجتی تھی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عکہ روغن پس آتے فرزند اسکے اور طلب کرتے نانخورش اور
گھر مین اسکے کچھ نہوتا پس قصد کرتی ام مالک طرف اس عکہ کے کہ اسمین روغن اصلی حضرت کو بھیجتی تھی پاتی اسمین
روغن پس ہمیشہ ہوتا اسکو روغن اس عکہ مین تا ایکدن اسے نچوڑا پس آئی ام مالک نزدیک آنحضرت صلعم کے اور بیان
کی صورت حال فرمایا حضرت نے نچوڑا تو نے اس عکہ کو اور اگر نہ نچوڑتی اور چھوڑتی بحال خود ہمیشہ ہوتا روغن تمہارے لیے
اس جگہ مین شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہین کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی خدمت کرے
حضرت سید المرسلین کی اور انفاق کرے محبت انکی مین کچھ خیر و برکت دیوے حق تعالی رزق اور مال اسکے مین اور
چیزون مین رزقنا اللہ سبحانہ نصیب کرے ہم سب کو خدا محبت و اتباع سید المرسلین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آیا ایک مرد حضرت پاس اور طعام طلب کیا پس دیا اسکو نیم وسق
شعیر پس ہمیشہ کھاتا وہ اور جورو اسکی اور مہمان اسکے اس شعیر سے تا وہ کہ پیمانہ کیا اسے پس آیا وہ آگے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عرض حال کیا فرمایا اگر پیمانہ نکرتا تو قائم رہتی برکت اسکی تیری پاس اور کھاتا اس سے
ہمیشہ اور کہا ہے حکمت جاتے رہنے روغن کی وقت انشردن عکہ کے اور معدوم ہونا شعیر کا وقت پیمانہ کے وہ ہے
کہ نچوڑنا اور پیمانہ کرنا منافی تسلیم و توکل اور بر ضد اسکے ہے اور متضمن تدبیر و اخذ بحول و قوت کی پس سزا دیا گیا فاعل
اسکا ساتھ زوال نعمت کے کہا نووی نے اور مثل اسکے ہے نگاہ کرنا دیگ اور خمیر مین درمیان حدیث تکثیر طعام
کے کہ گذرا اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی درباب قرضدار مرنے اسکے باپ عبد اللہ انصاری کے کہ بخاری نے روایت
کیا ہے کہ اس باب مین مشہور ہے کہ چھوڑا تھا قرض اور بذل کیا واسطے غرما اپنے باپ کے اصل مال کو اور قبول نہ کیا اور
نہ تھا محتمل اسکے کفایت اسکے دین کا پس آیا جابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا بتحقیق حضرت
جانتے ہین کہ باپ میرا روز احد شہید ہوا اور چھوڑا اوام بہت اور مین چاہتا ہون کہ دیکھین تمہین غرما فرمایا جا اور

خرمن کو گوشہ میں کر کے پھر کہا میں نے جیسا کہ حضرت نے امر فرمایا اور پایا آنحضرت کو جب غرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو دیکھا لپٹ گئے جیسے دیکھا آنحضرت نے انکو پھرے گرد خرمن کے کہ کلان تر تھا سب سے اور بیٹھے اوسپر
اور طلب کیا اپنے جو خواہوں کو اور وکیل کیا اونکے واسطے تا ادا کیا حق تعالیٰ نے والد میرے سے جو امانت اسکی اور نہ رہا
باقی تھا کہ امانت والد اوکی جو او سنے اور کچھ دانے کھجوروں کے نہ رہے - اور جابر رضی اللہ عنہ کی خوبیوں
میں کہ اسکے باپ نے چھوڑا تھا غرض کہ خرمن بھی باقی وسالم رہا اور قرض بھی ادا ہوا اور میں دیکھتا تھا
اس خرمن کو کہ اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے گویا ایک خرما اس سے کم نہیں ہوا ہے صحیح کیا خرما نے
اور روایت کیا ہے ابوہریرہ نے کہ لوگ بھوک سے نہایت عاجز ہوئے پوچھا آنحضرت نے کہ کچھ ہے کہا ہے تو لایا ہوں
میں نے عرض کیا البتہ تھوڑے سے خرما کہ رکھتا ہوں میں توشہ دان لا کے اور نکالے اس سے ایک مشت خرما اور دعاے برکت
فرمائی اور طلب کیا دس آدمیوں کو تا تمام لشکر اس سے سیر ہوا اور کہا مجھ سے جو کچھ لایا تھا تو کہ رکھتا اور ڈال ہاتھ
اپنا توشہ دان میں اور نکال اس سے ایک مشت بوقت حاجت اور شمار مت کر اس سے پس لیا میں نے زیادہ اس سے
کہ لایا تھا میں پس کھایا میں نے اور کھلایا اس خرما سے مدت حیات رسول اور ابی بکر اور عمر تک تا کہ وہ شہید ہوئے
عثمان اور غارت کیا گیا میرا گھر پس گیا مجھ سے وہ خرما اور روضۃ الاحباب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک بیت منقول
ہے شعر للناس ہم ولی فی الیوم ہمان ہم الجراب وہم الشیخ عثمان یعنی لوگوں کو ایک ہم
ہے اور مجھے آج دو ہم ہیں غم توشہ دان وغم شیخ عثمان واللہ اعلم اور مروی ہے کہ آنحضرت نے عمر ابن الخطاب
کو امر فرمایا تا اندک خرما سے چار سو شتر سوار کو زاد و توشہ ترتیب کیا اور وہ خرما باقی تھے گویا ایک خرما اس سے کم ہوا
تھا اور احادیث تکثیر طعام میں بہت ہیں اور لائق سب میں حکایت غزوہ تبوک ہے کہ تھا پاس سے ازواد کو باوجود قلت
برکتیں بخشیں کہ ستر ہزار آدمی اس سے سیر ہوئے اور تمام لشکر نے ظروف بھر لیے جیسا کہ گذرا پروردگار تعالیٰ ہم
سبکو برکات سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات سے محروم نہ کرے اور فقیر وقتا فوقتا غلبہ پاتا ہے
سے مجبور کرے حکایت یاد رکھوں کہ بازار کہ معظمہ زادہا اللہ تعظیما وتکریما میں ایک خرمہ فروش ابو ہریرہ
اسنے پانی چھڑکا تھا اور کہتا تھا برکۃ النبی تعالی ...
اللّٰہم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم ... سے برکت پیغمبر آنحضرت سے گھر میں پہنچ کو ...
حیوانات اور اطاعات انکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جیسے آدمی مطیع و مسخر تھے و ...
شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں سے کہ ... سعادت تمام اونکے ... اہل ایمان سے ...
سائر حیوانات کو کہ مطیع و منقاد امر ارادے الٰہی کے ہیں بطریق اعجاز اور خرق عادات منقاد و مطیع حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا اسی جگہ سے کہ ... ارباب تحقیق اور اہل باطن نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بکافہ خلق حیوانات و نباتات و جمادات سے مبعوث ہیں لیکن وہ بجز دانش و عقل اور تا الہیت ادراک نہیں ...
اسنے ... و ایمان اور شہادت تصدیق رسالت نہ آوے اور ... نہ ... کہ

جیسے آدمی لیکن حیوانات از انجملہ سجود جمل و شکایت اُسکی ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسے انس بن
مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ خاص ہر ایک کو اہل بیت انصار سے ایک شتر تھا پس آئے وہ پاس
آنحضرت کے اور عرض کیا یا رسول اللہ تھا ہمارے پاس ایک اونٹ کہ کھینچتے ہین ہم اوپر اُسکے پانی اب
سختی اور سرکشی کرتا ہے ہم پر اور دفع کرتا ہے ہمکو پشت اپنی سے اور نخل و زرع ہمارے بے آب
ہین پس اُٹھے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحاب اور گئے طرف اس شتر کے پس آئے باغ مین
اور کھڑے رہے اور شتر ایک گوشہ مین بیٹھا تھا کہا یا رسول اللہ یہ شتر مانند سگ گزندہ ہو رہا ہے اور ہم خوف
کرتے ہین کہ ذات شریف پر مبادا گزند پہونچے فرمایا اس سے مجھے کچھ خطر نہین پس جب شتر نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منہ لایا آپکی طرف اور سجدہ کیا آگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پکڑے
حضرت نے موے پیشانی اُسکے اور کام مین لائے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس حیوان لایعقل نے
آپکو سجدہ کیا پس ہم سزاوار تر ہین ساتھ اُسکے فرمایا نہین سزاوار و لائق آدمی کو سجدہ کہ سجدہ کرے
آدمی کو اور اگر ہوتا امر کرتا مین زن کو کہ سجدہ کرے اپنے شوہر کو بسبب بزرگی حق شوہر اوپر زن کے روا
ہ احمد و النسائی اور بعض روایات مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے اس مقام مین نہین مابین آسمان و زمین
کوئی چیز کہ میری رسالت کا اُسے علم نہو گا مگر عصات جن و انس اور دوسری خبر مین آیا ہے کہ وہ چاہتے
تھے کہ اُسے ذبح کرین پس وہ شکایت لایا آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسری حدیث
مین آیا ہے کہ ایک شتر نے آکر اپنی گردن آگے آنحضرت کے خاک پر رکھدی اور فریاد کی ساتھ
اُس آواز کے کہ شتر رکھتا ہے پس کھڑے ہوئے اُسکی آواز پر اور فرمایا صاحب شتر کو کہ اُسے میرے ہاتھ
بیچ کر اُسنے کہا یا رسول اللہ نذر و پیشکش حضرت کے ہے لیکن یہ شتر ایسے گھر والون کا ہے کہ وجہ معیشت
بجز اس شتر کے اور نہین رکھتے فرمایا گلہ و شکوہ کیا اس شتر نے کثرت عمل اور قلت علف کا احسان
کرو اسکے ساتھ اور نگاہ رکھو حق اُسکا اور یہ حدیث بطرق متعدد و بالفاظ مختلفہ آئی ہے اور
حدیث صحیح ہے اور انس سے آیا ہے کہ آئے رسول اللہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہما باغ مین ایک انصاری کے
اور تھی ایک سفید گوسفند پس سجدہ کیا اُسنے حضرت کو کہا ابوبکر نے یا رسول اللہ ہم سزاوار تر ہین کہ سجدہ کرین
آپکو فرمایا آنحضرت نے نہین سزاوار بشر کو کہ سجدہ کرے بشر کو الحدیث ایک مرتبہ ایک شتر آنحضرت
کے پاس آیا اور شکوہ کیا اپنی قوم کا کہ یہ قوم پیش از اداے نماز عشا سو رہتی ہے اور مین ڈرتا ہون
کہ خدا تعالی اُس قوم کو عذاب کرے پس آنحضرت نے اس عمل سے منع فرمایا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی
ہین کہ ہمارے گھر مین ایک بکری تھی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر مین تشریف لاتے یہ بکری
ساکن و ثابت و آرمیدہ ہوتی اور جب باہر تشریف لیجاتے بیقرار و پریشان و مضطر ہوتی اور آیا ہے کہ آنحضرت
شترون کو قربانی فرماتے تھے پس ہر ایک دوسرے کو اور نزدیک آتا آپ کے تا پہلے اُسے ذبح کرین اور مروی

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دست مبارک اپنا پشت پر ایک گوسفند کے پھیرا کہ نر اُس سے متصل نہوا تھا پستان اُسکی پر شیر ہوئیں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شیر دوہا آپ پیا اور ابوبکر کو پلایا اور قصۂ وشید کی شیرہ ام معبد کہ تمام ہوگئی تھی اور شیر مطلق نرکھتی تھی مشہور ہے باب ہجرت میں تفصیل بیان ہوگا انشاءاللہ تعالی۔ روایت کیا ہے امام احمد رح نے حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا دوڑا ایک گرگ اوپر ایک بکری کے اور اُسسے پکڑ لیا پس بکریاں راعی غنم نے اور چھڑا یا شاہ کو ذئب سے پس بیٹھا گرگ اوپر دُم اپنی کے جیسے کہ عادت سباع کی ہوتی ہے اور کہا کہ نہیں ڈرتا خدا سے تو اور چھینتا ہے مجھسے میرا رزق کہ بھیجا تھا حق تعالی نے میری طرف سے کہا راعی نے واعجبا گرگ تکلم کرتا ہے ساتھ کلام آدمیوں کے پس کہا گرگ نے آیا خبردوں میں تجھے ساتھ عجب تر اس سے کہ محمد صلعم خبر دیتا ہے لوگوں کو ساتھ اخبار ما سبق اور لوگ باور نہیں کرتے اور نہیں ایمان لاتے اوپر آپکے پس آیا راعی غنم مدینہ میں اور چھوڑا غنم کو ایک گوشہ میں اور آیا نزدیک رسول خدا کے اور خبر دی حضرت کو پس امر کیا حضرت نے تا اذان کہیں جب لوگ فراہم آئے کہا راعی کو کہ خبر دے لوگوں کو جو سنا اور دیکھا تو نے اسی طرح روایت کیا بیہقی نے حدیث ابن عمر سے اور ابونعیم نے حدیث انس سے اور بعض طریق میں ابی ہریرہ سے آیا ہے کہ کہا گرگ نے راعی غنم کو حال تیرا عجب تر ہے مجھسے کہ میں کھڑا ہوں اور غنم اپنی کے اور ترک کیا تو نے ایسے پیغمبر کو کہ مبعوث نہیں ہوا ہرگز عظیم القدر زیادہ نزدیک خدا کے اس سے بدرستی کشادہ ہو اسپر دروازے جنت کے اور مشرف ہوئے ہیں اہل جنت کے اور مشرف ہوئے ہیں اہل جنت اوپر اصحاب اُسکے اور منتظر قتال ہیں بعض ملائکہ اور حور و غلمان بہشت دیکھتے ہیں اصحاب اُسکے کو اور مشتاق ہیں کہ اُنکے ساتھ بہشت میں آویں اور انتظار قتال آنکار رکھتے ہیں کہ مارے جاویں اور بہشت میں آویں اور کہا ذئب نے راعی کو کہ نہیں حائل درمیان تیرے اور اُسکے مگر یہی درہ پہاڑ سے جاتا ہے تو اُسکے حضور میں اور ہوتا ہے تو جنود خدا سے کہا راعی نے پس غنم میرے کو کون چراوے کہا ذئب نے میں چراتا ہوں پس آیا نزدیک حضرت کے اور اسلام لایا اور ذبح کیا واسطے ذئب کے ایک شاۃ اُسمیں سے اور مثل اُسکے حکایت ابوسفیان بن حرب اور صفیان بن امیہ سے بھی لائے کہ ایک گرگ کو دیکھا کہ آہو کو پکڑا ہے جب آہو حرم میں آیا اور تعجب کیا پس کہا گرگ نے عجب تر اس سے وہ ہے کہ محمد بن عبداللہ پکارتا ہے تمکو طرف جنت کے اور پکارتے ہو تم اُسکو طرف آتش دوزخ کے یدعوکم الی الجنۃ وتدعونہ الی النار پس ابوسفیان نے صفوان سے کہا سوگند لات عزی کی اگر ذکر کرتا ہے تو یہ حکایت مکہ میں چھوڑتا ہے تو زنان مکہ بے مردوں کے اور ابوجہل اور اصحاب اُسکے سے بھی مثل اُسکے روایت کیا ہے اور اسی باب سے ہے حدیث ضب یعنی سوسمار اور کلام کرنا اُسکا یہ حدیث بھی مشہور ہے اور روایت کیا ہے اُسے بیہقی نے احادیث کثیرہ میں اور ذکر کیا ہے قاضی عیاض نے شفا میں حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک محفل میں اصحاب اپنے سے ناگاہ آیا ایک اعرابی بنی سلیم سے کہ شکار کیا تھا ضب اور رکھا تھا اُسے اپنی آستین میں تا لیجاوے اُسے منزل گاہ اپنے میں اور بریان کرے اور کھاوے پس جب دیکھا اعرابی نے ایک جماعت کو کہا یہ کون ہے کہ ساتھ جماعت کے بیٹھا ہے کہا رسول خدا ہیں پس باہر لایا اپنی آستین سے ضب کو

اور کہا سوگند بہ لات وعزی کہ ایمان نہین لاؤنگا مین تم پر جبتک ایمان نہ لاوے یہ ضب اور ڈالا ضب کو آگے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس ندا فرمائی آنحضرتؐ نے ضب کو اور کہا اے ضب پس ضب نے ساتھ ایسی
زبان روشن کے کہ مناسب قوم تھی لبیک اور سعدیک کہا اور اے زینت تمام خلق کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے
ضب کو کسے عبادت کرتا ہی تو کہا خدا کو کہ آسمان مین ہی عرش اسکا اور زمین مین ہی سلطنت اسکی اور دریا مین ہی راہ
اسکی اور جنت مین ہی رحمت اسکی اور آتش مین ہی عقاب اسکا فرمایا آنحضرتؐ نے مین کون ہون کہا رسول
رب العلمین خاتم النبیین قد افلح من صدقک وخاب من کذبک یعنی پہنچا فیروزی
حاصل کی جسنے تجھے سچا جانا اور بے بہرہ اور نا امید ہوا رحمت خدا تعالی سے جسنے تجھے جھٹلایا پس اسلام لایا
اعرابی الحدیث بطولہ اور اشعار بھی نقل کیے ہین کہ اس ضب نے آپ کی نعت مین پڑھے اور ازانجملہ حدیث
غزالہ ہی کہ روایت کیا اسے ائمہ نے بطریق متعددہ کہ تقویت کرتا ہی بعض اسکا بعض کو ذکر کیا ہی قاضی عیاض نے
شفا مین اور ابونعیم نے دلائل مین ام سلمہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحرا مین پھرتے تھے ناگاہ سنی
آواز ایک ہاتف کی کہا اسنے تین بار یا رسول اللہ پس اس طرف دیکھا آنحضرتؐ نے کیا دیکھتے ہین کہ آہو دستہ بستہ خیمہ مین
پڑا ہی اور اعرابی نے اسے کپڑے مین لپیٹا ہی پس فرمایا آنحضرتؐ نے آہو کو کیا ہی حاجت تیری کہا صید کیا ہی
اس اعرابی نے مجھے اور میرے بچے ہین اس پہاڑ مین رہا کر مجھے تا جاؤن مین اور دودھ پلاکر پھر الٹی چلی آؤن
مین فرمایا آنحضرتؐ نے ایسا ہی کریگی تو کہ الٹی چلی آئیگی کہا عذاب کرے مجھے خدا تعالی عذاب عشار اگر
الٹی نہ آؤن مین پس رہا کیا اسے آنحضرتؐ نے اور گئی اور پھر آئی اور باندھا اسے آنحضرتؐ نے پس بیدار
ہوا اعرابی اور کہا یا رسول اللہ کچھ حاجت رکھتا ہی تو فرمایا حاجت یہ ہی کہ رہا کر تو اس ظبیہ کو پس رہا کیا
اعرابی نے اسے پس دوڑتی تھی صحرا مین خوش خوش اور پانوں کو بی کرتی تھی اور کہتی تھی اشہد ان
لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اور یہی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لشکر مین تھے
اور سب لوگ پیاسے ہوے باوجودیکہ پانی کے اوپر اترے تھے پس آہو وہ حضرتؐ پاس آئی اور آنحضرتؐ نے
اسکا دودھ دوہکر سبکو سیراب کیا کہ باندازہ تین سو آدمی کے تھے پس رافع کو کہ مولی حضرت کا تھا فرمایا کہ اسے
نگاہ رکھو پس رافع نے اسے باندھا بعد ایک ساعت کے کیا دیکھتے ہین کہ چلی گئی فرمایا ان الذی جاء
بہا ذہب بہا یعنی جس نے اسکو لایا تھا اسنے وہی اسے لیگیا اور ازانجملہ وہ ہی کلام حمار روایت کیا ہی
ابن عساکر نے کہ جب فتح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر تو تکلم کیا ایک حمار نے اور کہا آنحضرتؐ نے
نام تیرا کیا ہی کہا میرا نام یزید بن شہاب ہی کہ پیدا کیے ہین پروردگار تعالی نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ حمار
کہ سوار نہین ہوا انپر سوا پیغمبر کے اور مین امیدوار تھا کہ حضرتؐ مجھ پر سوار ہون اور باقی نہین رہا نسل جد میری
سے میرے سوا اور انبیاؑ سے بجز حضرتؐ کے اور کہا کہ تھا مین اس سے پہلے ایک یہودی کے قبضہ مین اور رکھا
مین عمداً اکا پٹکا اسکی سواری مین اور وہ یہودی مجھے شکم سیر نہ کرتا تھا پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نام تیرا

یعفور تھا اور تھا یعفور خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور آنحضرت دروازہ پر آپ سے بھیجتے تھے کسی کی تا خبر کرے اور بلاوے اُسے پس آیا یعفور اوپر دروازہ کے اور کوٹا در کو ساتھ سر اپنے کے جب باہر آیا صاحب وہ اشارہ کرتا گیا جانے رسول خدا کو تجھے بلاتا ہے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی یعفور اوپر سر چاہ ابو الہیثم ہوا لیتا آیا اور اپنے کو اُس چاہ میں ڈالا بسبب جزع اور حزن کے اوپر فراق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بھی اسی باب سے ہے تسخیر اسد اور تعلق اُسکا ساتھ سفینہ کے کہ صحرا میں لشکر سے دور پڑا اور راہ بھول گیا اور کہتا کہ میں مولا رسول اللہ کا ہوں پس آہ تابائی اور پہونچا اُسے شیر لے لشکر میں اور یہ معجزہ آنحضرت تھا اور فی الحقیقت کرامات اولیا معجزہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور وہ ہے جو روایت کیا کہ کبوتروں نے کہ میں اوپر حضرت کے سایہ کیا روز فتح میں دعا فرمائی اُنکے حق میں ساتھ برکت کے اور بیچ عنکبوت اور بیض حمام اوپر در غار کے مشہور ہے اور کہتے ہیں کبوتر حرم نسل اُن کبوتروں کے سے ہیں کہ غار میں مسکن رکھتے ہیں اور روایت کیا گیا ہے کہ امر کیا آنحضرت نے شجرہ ایک آدمی کہ کہ روئیدہ ہوا اور پوشیدہ کیا اور غار کو ذکرہ فی الشفا اور قاضی عیاض نے کہا کہ احادیث در باب کلام حیوانات اور اطاعت اُنکی خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ہیں وہ جو مشہور اور واقع کتب ائمہ میں تحقیق بیان کیں ہمنے فصل جیسا کہ حیوانات سب مطیع و منقاد امر آنحضرت تھے نباتات بھی جیلہ فرمانبرداری اور اطاعت میں جا فر تھے اور اسی جگہ سے ہے کلام و سلام شجر اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اطاعت و شہادت رسالت آپ کی حدیث میں آیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سے مجھی کبھی طرف میرے نہ گذرتا تھا میں کسی سنگ و درخت پر مگر وہ کہ سلام کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ اور حضرت علیؑ سے آیا ہے کہ کہا تھا میں ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ میں پس باہر آئے ہم بعض نواحی اسکی میں اثنا راہ میں پیش نہ آیا کوہ اور درخت کہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ رواہ ترمذی اور یہ حال ابتداء وحی میں تھا جیسا کہ حدیث سابق میں گذرا یا اور ہے زبانوں میں اللہ اعلم اور حاکم مستدرک میں لایا ہے باسناد جید ابن عمر سے کہا تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر میں پس پیش آیا اعرابی اور جب دیکھا حضرت صلعم کے آیا کہا اوسکو خواہش کی انتہا صلعم نے کہاں جاتا ہے تو کہا جاتا ہوں طرف اہل اپنے کے فرمایا تجھے رغبت ہے طلب خیر میں یعنی چاہتا ہے یعنی چاہتا ہے تو کہ نیکی اور سعادت حاصل کرے تو واسطے اپنے کہا وہ کیا ہے فرمایا شہادت اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ یعنی گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود بحق سوا اللہ کے واحد ہے وہ نہیں انباز واسطے اوسکے اور یہ بھی کہ محمد بندہ اُسکا اور فرستادہ اسکا ہے اعرابی نے کہا آیا کوئی اسپر شاہد ہے جو کہتا ہے تو فرمایا یہ درخت اسپر شاہد ہے پس بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس درخت کو اور وہ نہ کرانہ وادی پر تھا پس شگاف کرتا تھا زمین کو اور آتا تھا حتی کہ پیش آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھڑا ہوا پس شہادت چاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے تین مرتبہ اور گواہی دی اُس درخت نے بعد ازاں پھر گیا اپنی جگہ الحدیث اور دارمی نے بھی روایت کیا مانند اسکے اور احادیث میں کہ کافروں نے رخسار مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خون آلودہ کیا اور دندان شریف میں آزار پہونچایا

آنحضرت ایک گوشہ میں بیٹھے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور حال پوچھا پس محزون و غمگین پایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہا آیا دوست رکھتا ہے تو کہ دکھلاؤں تجھے ایک آیت کہ موجب تسلی و تشفی خاطر کا ہو وے پس کہا جبرئیل نے طرف ایک درخت کے پیچھے کی تھا کہ طلب کیا ہی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس درخت کو درخت نے مشی کی اور آیا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس اور کھڑا رہا کہا جبرئیل علیہ السلام نے امر کر کہ پھر جاوے اپنی جگہ پس امر کیا اور پھر گیا وہ اپنی جگہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حسبی حسبی یعنی کفایت ہے مجھے کفایت ہے مجھے + رواہ الدارمی میں حدیث انس روایت کیا ہے دارمی نے حدیث انس سے اور بریدہ اسلمی سے آیا ہے کہ سوال کیا ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے معجزہ پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ساتھ اعرابی کے کہ اس درخت کو کہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تجھے بلاتا ہے پس میل کیا طرف درخت نے راست و چپ اور پیش و پس اپنے سے اور جدا ہوئیں جڑیں اسکی پس آیا اس حالت میں کہ پارہ کرتا تھا زمین کو اور کھینچتا تھا رگیں اپنی اور کھڑا رہا آگے آنحضرت صلعم کے اور کہا سلام علیک یا رسول اللہ کہا اعرابی نے امر کر اس درخت کو جاوے اپنی جگہ پس بیٹھیں رگیں اسکی اپنی جگہ اور ہموار ہوا پس کہا اعرابی نے آنحضرت صلعم کو کہ اذن دے مجھے تا سجدہ کروں تجھے اذن نہ دیا پس کہا اذن دے تا دست و پا بوسی کروں میں اسکا اذن دیا۔ لائے ہیں کہ آنحضرت صلعم ایک سفر میں شب تاریک میں شتر پر سوار متصل درخت کنار کے پہونچے خواب آلودہ سدرہ دو نیم ہوا تھا آنحضرت لسبلامت درمیان اسکے سے گذرے اور وہ ویسا ہی منفرج رہا اور معروف بسدرۃ النبی ہوا اور ابن عباس رضی سے آیا ہے کہ کہا ایک اعرابی حضرت پاس آیا اور کہا ساتھ کس چیز کے پہچانیں ہم آپ کو کہ رسول خدا ہو فرمایا ساتھ اسکے کہ پکاروں میں اس شاخ خرما کو کہ گواہی دیوے کہ میں رسول خدا ہوں پس بلایا اس شاخ کو جدا ہوئی وہ درخت سے اور گری زمین پر پس فرمایا حضرت نے پھر جا اپنی جگہ پھری اور پہنچی اپنی جگہ پس اسلام لایا اعرابی رواہ الترمذی وصححہ اور آنا درخت کا نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور سلام کرنا اور الٹا پھر جانا اپنی جگہ بہت احادیث میں آیا ہے اور صحیح حدیث طویل جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرود آیا میں ایک صحرائے کشادہ میں پس تشریف لے گئے حضرت واسطے قضائے حاجت کے اور گیا میں پیچھے حضرت کے ساتھ چھاگل پانی کے پس نہ دیکھی کوئی چیز ساتر ناگاہ دو درخت کنارہ وادی کے نظر پڑے پس گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم طرف ایک درخت کے اور پکڑی ایک شاخ شاخوں اسکی سے اور فرمایا میرا انقیاد و اطاعت کر باذن خدائے عز و جل پس منقاد ہوا وہ درخت مثل انقیاد شتر کہ مہار اسکی ناک میں ہے پس نزدیک درخت دوسرے کے گئے اسے بھی کھینچکر لائے اور کہا میرے اوپر چسپیدہ ہو پس چسپیدہ ہوگئے اور روایت دوسری میں آیا ہے کہ فرمایا جابر کو کہ اس درخت کو کہہ کہ رسول خدا تجھے کہتا ہے کہ ملحق ہو ساتھ صاحب اپنے کے بیٹھوں میں نیچے تمہارے پس گیا میں اور کہا میں نے درخت سے وہ جو رسول خدا نے کہا تھا پس آیا اور ملا وہ درخت ساتھ ساتھی اپنے کے اور بیٹھے آنحضرت پیچھے انکے اور باہر آیا میں اور دیکھا میں نے اور بیٹھا میں دور جگہ اور اپنے نفس سے بات کر رہا تھا ناگاہ التفات کیا میں نے کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چلے آتے ہیں اور وہ دونوں درخت آپس سے جدا ہو کر ہر ایک اپنی اپنی جگہ استادہ ہیں اور حدیث اسامہ بن زید میں بھی مانند اسکے

آیا ہی کہ کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض سفرون مین آیا دیکھتا ہی تو واسطے حاجت رسول خدا کے
کوئی مکان کہا مین نے نہین وادی مین کوئی جگہ خالی آدمیون سے فرمایا دیکھتا ہی تو کوئی درخت خرما یا کوئی سنگ کہا
مین نے دیکھتا ہون نخلات متقاربت فرمایا حضرت صلعم نے جا اور کہہ ان نخلات کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
امر کرتا ہی تمھین کہ آؤ واسطے حاجت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور احجار کو بھی ایسے کہ پس گیا مین اور کہا مین نے سو قسم ہی
اُس خدا کی کہ بھیجا آنحضرت صلعم کو بحق دیکھا مین نے نخلات کو کہ باہم متصل ہوا اور احجار آپس مین قریب جب حضرت قضاء حاجت فرما چکے
کہا کہہ انکو کہ جدا ہو وین قریب لفضال سے اور امثال ان معجزون کی بہت آئی ہین وصل جیساکہ نباتات کو مطیع و منقاد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تھا جمادات بھی یہی حکم رکھین سلام کرنے حجر سے اور تکلم کرنے آپکے سے ساتھ
آنحضرت صلعم کے جیساکہ گذرا کوئی شجر و حجر نہ تھا مگر وہ کہ سلام کرتا تھا مجھپر اور کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ اور
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث اس باب مین گذری اور جابرؓ سے آیا ہی اور
ایسی ہی حدیث راہب کی اسوقت مین کہ تھے حضرت ہمراہ ابو طالب کے ابتداے امر اپنے مین پیش از بعثت کہا باقی
نہ رہا کوئی شجر اور حجر مگر وہ کہ سجدہ کیا حضرت صلعم کو اور آویگا انشاء اللہ تعالی یہ قصہ اپنے محل مین اور جیساکہ روایت
کیا ہی مسلم نے حدیث جابرؓ بن سمرہ سے کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدرستی مین پہچانتا ہون اُس سنگ
کو مکہ مین کہ سلام کرتا تھا مجھپر پہلے مبعوث ہونے میرے سے بدرستی تحقیق مین اسے پہچانتا ہون اور لوگونکو اختلاف
ہی اس حجر مین کہ کونسا ہی بعضون نے کہا ہی کہ حجر اسود ہی اور بعضون کے نزدیک سوا آسکے کوچہ مین کہ اُسے
زقاق الحجر کہتے ہین راہ مین خانہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے استوار کیا گیا ایک دیوار مین اور لوگ تبرک جانتے ہین لمس اسکا
اور کہتے ہین یہ وہی سنگ ہی کہ سلام کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جسوقت گذرتے تھے اُس راہ سے شیخ ابن
حجر مکی ہیثمی نے کہا متواتر آیا ہی اہل مکہ سے یہ حجر کہ زقاق الحجر مین ہی وہی حجر ہی کہ سلام کرتا تھا اوپر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مقابلہ آسکے دوسری دیوار مین اثر مرفق شریف آنحضرت صلعم ہی اور کہتے ہین کہ سنگ
آہن واسطے انبیا کے نرم کیا جاتا ہی اور مکہ معظمہ مین ایک جبل ہین کہ آنحضرتؐ رعی غنم کبھی کرتے تھے اثر قدمین
شریفین بیان کرتے ہین واللہ اعلم اور صاحب اہل بیت نبیا ابو حفص میانشی سے لایا ہی کہ کہا خبر دیتا تھا مجھے جو کوئی کہ
ملاقات کرتا تھا مین ساتھ آسکے اہل مکہ سے کہ یہ حجر مذکور وہی حجر ہی کہ سلام کرتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اوپر اور از انجملہ آمین کہنا آستانہ اور در و دیوارون کا ہی جسوقت دعا فرمائی آنحضرت نے خاص عباسؓ اور
اوسکے بیٹون کے واسطے روایت کیا اسے بیہقی نے دلائل مین اور ابن ماجہ نے مختصراً کہ کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے خاص عباسؓ بن عبد المطلب کو یا ابا الفضل نہ جا اپنے گھر سے تو اور تیرے بیٹے کل جبتک کہ
آؤن مین تمھارے پاس واسطے کہ مجھے تمسے کچھ کام ہی پس منتظر رہے تا آنکہ تشریف لائے حضرت صلعم اُن پاس وقت
چاشت اور کہا السلام علیکم جواب دیا علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا کیونکر صبح کی تمنے کہا صبح کی ہمنے بخیر
والحمد للہ فرمایا نزدیک ہو آپس مین اور ملصق ہو ایک دوسرے سے پس اُڑھائی انکو حضرتؐ نے چادر اپنی اور

کہا یارب یہ عم میرا ہے اور صنو پدر میرا کا اور یہ اہلبیت میرے ہیں پس محجوب کر انکو آتش دوزخ سے جیسا کہ محجوب کیا ہیں میں نے انکو
ساتھ اس چادر کے پس آمین کہا آستانہ اور دیوارون خانہ نے اور کہا آمین آمین آمین اور ایک مرتبہ عقیل بن ابی طالب
سفر میں خدمت آنحضرت میں تھے تشنہ ہوئے پس آنحضرت نے انکو ایک کوہ پر کہ وہاں تھا بھیجا اور کہا کہ اس
کوہ کو کہہ کہ مجھے پانی دیوے وہ کوہ متکلم ہوا اور کہا پیغمبر خدا سے کہہ کہ جس دن سے یہ آیت نازل ہوئی
فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارۃ - پس ڈر رہا ہوں آتش سے کہ ہوویں اسکے آدمی و سنگ ہیں اتنا
رویا ہوں ترس خدا سے کہ پانی میرے اندر نہ رہا اور مشہور اس باب میں حنین جذع اور حدیث حنین جذع جماعت کثیر
صحابہ سے مروی ہے کہ مفید قطع اور یقین ہے اسکے ساتھ ہوا ہے ہیں تاج الدین سبکی لایا ہے کہ شرح مختصر ابن حاجب نے
کہا صحیح میرے نزدیک یہ ہے کہ حدیث حنین جذع متواتر ہے روایت کیا ہے علمائے حدیث سے بخاری و مسلم وغیرہ نے
بطریق کثیرہ متعددہ خارج حد و حصر و احصا سے اور ہو سکے کہ متواتر ایک قوم کے نزدیک غیر متواتر ہو دوسری قوم کے نزدیک
اور شیخ ابن حجر نے شرح فتح الباری میں کہا ہے کہ حنین جذع اور انشقاق قمر نقل کیا گیا ہے ہر ایک ان دونوں نقل شایع کہ مفید ہے
قطع یقین کو نزدیک اس شخص کے کہ مطلع ہے اوپر طرق حدیث کے نہ غیر اسکا کہ ممارست نہ رکھے اس کام میں واللہ اعلم اور
بیہقی نے کہا کہ قصہ حنین جذع امور ظاہر سے ہے کہ نقل کیا ہے اسے خلف نے سلف سے اور لانا اکبر آیات اور امر ظاہرات سے ہے
کہ دلالت کرتا ہے اوپر نبوت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور شافعی نے کہا کہ نہیں دیا ہے حق تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو وہ جو دیا ہے
ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کہا شافعی کو کہ دیا ہے خدا تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو احیا موتیٰ کہا دیا ہے پیغمبر
صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کو حنین جذع تا سنی گئی آواز اسکی اور یہ اعظم و اکبر ہے اس سے بعد ازاں شمار کیا ہے علمائے
حدیث نے اسکو روایت کیا ہے اور روایت و اسانید اور طرق اسکے کہ ذکر انکا طول رکھتا ہے روایت کیے گئے ہیں کہ تھے
نبوی ستون اوپر جذع نخل کے اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش از آنکہ بنایا جاوے واسطے آنکے منبر تکیہ کرتے تھے خطبہ
کے وقت یہ جذع ان جذع سے اور جب بنایا گیا منبر اسپر رفعت فرمائی اس جذع سے پس سنی گئی اس جذع سے آواز ناقہ
اور روایت انس میں آیا ہے کہ جنبش و لرزہ آیا مسجد کو اسکی آواز سے اور بہت بکا کیا لوگوں نے بسبب مشاہدہ حال غریب
اسکے کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ شق ہوا قصہ اور پارہ پارہ ہوئی جذع پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا دست مبارک
اپنا اسکے اوپر اور گلے سے لگایا پس تسکین سکوت حاصل ہوا اسے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ اس چوب نے گریہ کیا از جہت
اس چیز کے کہ تمنے کیا ذکر خدا سے اور اگر اسے گلے نہ لگاتا میں ہمیشہ یونہیں رہتا حال اسکا روز قیامت تک واسطے اظہار
حزن اسکے اوپر جدائی کے پس امر کیا آنحضرت نے کہ دفن کیا جاوے زیر منبر پس نماز پڑھتے تھے آنحضرت صلعم طرف اسکے اور
ایک روایت میں آیا ہے کہ بلایا اسے آنحضرت صلعم نے اپنی طرف پس زمین پارہ کرتا آیا پس گلے سے لگایا اسے اور
فرمایا پھر جا اپنے مکان کو اور حدیث میں آیا ہے روایت بریدہ کہ فرمایا آنحضرت نے اس چوب کو اگر چاہے
تو سرسبز کروں میں تجھکو جس باغ میں کہ تو تھی تا روئیدہ ہوویں گے ریشہ تیرے اور کامل ہو خلقت تیری اور پیدا ہو
میوہ تیرا اور اگر چاہے تو سرسبز کروں میں تجھے بہشت میں تا کھاویں دوستان خدا کے میوہ تیرا بعد ازاں گوش مبارک

بسماعت اُسکے قول کے متوجہ فرمایا کہتی ہو فرمایا کہتی ہو سرسبز فرما مجھے یا رسول اللہ بہشت میں کہا دین مجھے دوست
خدا لکھے اور میں آمین کہنہ اور فانی ہوں غرضکہ سنا امرآ واز کو جو اُسکے متصل تھا پس فرمایا آنحضرتؐ نے ایسا ہی کیا میں نے
اور فرمایا اختیار کیا آپنے دار البقا کو اوپر دار فنا کے اور تھے حسن بصری رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث کرتے ساتھ اس
حدیث کے کہتے تھے ای بندگان خدا چوب نالہ کرتی ہو شوق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پس تم زیادہ سزاوار
ہو کہ مشتاق لقائے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہو یہ بیت سنگے گیا ہے کہ ز در و فیبی سہست + بہ زآن سیب وان
کہ در وقتی نیست + اور اس حدیث کو بالفاظ مختلفہ روایت کیا ہو جسیں کہ ذکر کیا جنے کافی ہو اور اسی باب سے ہو
کلام کرنا آنحضرتؐ کا جبل کے ساتھ احد کی طرف کہ وہ پہاڑ ہو اُسکی شان میں وارد ہوا ہو احد جبل یحبنا ونحبہ یعنی احد
ایک پہاڑ ہو دوست رکھتا ہو ہمکو اور ہم سب دوست رکھتے ہیں اُسکو پس جنبش کی احد نے پس مارا حضرت صلعم نے آپنے
پاے مبارک اپنا اور کہا ثابت و برجا رہ ای احد نہیں تجھپر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید رواہ احمد والبخاری والترمذی
ابو حاتم اور کلام کرنا آپ کا جبل کے ساتھ روایت کیا ہو انسؓ نے کہ چڑھے آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ اور
کلام کیا احد نے آپکے ساتھ اور حدیث دوسری میں عثمانؓ بن عفان رضی اللہ عنہ سے آیا ہو کہ تھے آنحضرتؐ اوپر جبل ثبیر
کہ جبل مکہ سے ہو اور آپکے ساتھ ابوبکرؓ و عمرؓ اور میں تھا پس جنبش کی جبل نے تا آنکہ گرے اُسکے سنگ نیچے میں
پس مارا آنحضرتؐ نے پاے مبارک اپنا اور فرمایا اپنی جگہ ثابت و قائم رہ یا ثبیر نہیں تیرے اوپر مگر نبی اور صدیق اور دو
شہید رواہ البخاری واحمد والترمذی والحاکم اور ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ تھے آنحضرتؐ اوپر حرا کے اور ابتدا
وحی میں اُس جگہ مشغول رہتے تھے اور وحی وہاں نازل ہوتی تھی اور تھے حضرتؐ کے ساتھ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ و
زبیر رضی اللہ عنہم پس ہلا صخرہ پس کہا حضرتؐ نے آرمیدہ ہو یا حرا نہیں اوپر تیرے مگر نبی یا صدیق یا شہید اور ایک روایت
میں سعد بن ابی وقاص سے مذکور ہو نہ علیؓ اور ایک روایت میں تمام عشرہ مبشرہ مذکور ہیں مگر ابوعبیدہ بن الجراح
واللہ اعلم اور ایک روایت میں آیا ہو کہ جب طلب آئے آنحضرتؐ کو قریش نے کہا ثبیر نے اوتر یا رسول اللہ اسواسطے
کہ میں ڈرتا ہوں کہ ماریں تجھکو میری پشت پر پس کرے مجھے خدا ہے عزوجل پس کہا حرا نے مجھپر آ یا رسول اللہ
اور ثبیر اور حرا دونوں کوہ ہیں کہ ہیں مقابل آپس میں اور کہا ہو کہ جنبش ان جبال کی نہ تھی غضب سے تھی کہ
ساتھ قوم موسیٰ علیہ السلام کے واقع ہوئی جبوقت تحریف و تبدیل کلمہ کیا تھا اسواسطے کہ وہ رجفہ غضب تھا اور
یہ رجفہ طرب و اہتزاز تھا اسیواسطے تخصیص فرمایا آنحضرتؐ نے اوپر مقام نبوت اور صدیقیت و شہادت کے کہ موجب ورود
استقرار جبال ہیں اور اسی باب سے ہو تسبیح حصی اوپر دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جیسے کہ روایت
کیا ہو انسؓ نے کہ لیا آنحضرتؐ نے ایک کف حصی سے پس تسبیح کی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہاتھ میں اور سنی
ہمنے آواز تسبیح پس دیا آن حصے کو ابوبکرؓ صدیق کے ہاتھ میں اور تسبیح کی بعد ازاں ہمارے ہاتھ میں پس تسبیح نہ کی
اور قاضی نے شفا میں کہا کہ روایت کیا مثل اسکے ابوذر نے اور ذکر کیا کہ تسبیح کی کف عمرؓ و عثمانؓ
رضی اللہ عنہما میں بھی اور حدیث طبرانی میں آیا ہو کہ کہا ابوذر نے پس ترک کیے گئے وہ سنگریزے ہاتھوں

ہوا ہے مین پس تسبیح نہ کی ساتھ کسی ایک کے ایسا ہی لایا ہو اس حدیث کو مواہب لدنیہ مین اور روضۃ الاحباب مین حلیہ ابونعیم سلمی سے نقل کیا ہو کہ کہا علی مرتضیٰ بھی اس مجلس مین تھے اور اوپر انگلے ہاتھ کے بھی تسبیح کی ورازانجملہ ہو تسبیح طعام بخاری نے ابن مسعود سے روایت کیا ہو کہ کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے طعام کھاتے تھے اور تسبیح طعام سنتے تھے اور جعفر بن محمد باقر بن علی زین العابدین سلام اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہو کہ کہا بیمار ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم پس آئے آپکے پاس جبرئیل علیہ السلام ساتھ ایک طبق کے کہ اسمین انگور و انار تھے پس تناول فرمائے اور تسبیح کی انگورنے اور انار نے دست مبارک کے اور روایت ہو ابن عمرؓ سے کہ پڑھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن منبر پر یہ آیت وما قدروا اللہ حق قدرہ یعنے اور نہ جانا انھون نے اللہ کو پورا جانچنا بعد ازان کہا تنا کہتا ہو جبار اوپر ذات اپنی کے اور فرماتا ہو انا الجبار انا الجبار انا الکبیر المتعال ہ یعنے مین ہون زبردست مین ہون زبردست مین ہون بزرگ تر اپس ہلا منبر تا کہا ہمنے کہ زمین پر گرے حضرتؐ اور اسی حکم مین ہو تکلم صبیان اور شہادت انکی ساتھ رسالت حضرتؐ کے روایت ہو معیقیب یمامی سے کہ کہا حج کیا مین نے حجۃ الوداع اور آیا مین سرا سے مین بیچ مکہ کے دیکھا مین نے اسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مشاہدہ کیا مین نے حضرتؐ سے ایک امر عجیب کہ آیا انکے پاس ایک مرد یمامہ سے لڑکا لیکر کہ گویا اسی دن پیدا ہوا ہے پس کہا اسکو رسول خدا نے من انا مین کون ہون کہا انت محمد رسول اللہ کہ تو محمد رسول اللہ ہو ـ فرمایا حضرتؐ نے صدقت بارک اللہ فیک یعنے راست گو ہو تو برکت وکرامت فرماے خدا یتعالی تجھ مین بعد ازان اس لڑکے نے تکلم نہ کیا جوانی تک اور نام رکھا ہمنے اسکا مبارک الیمامہ اور فہد بن عطیہ سے روایت ہو کہ لاے ہین حضرتؐ پاس ایک لڑکے کو کہ جوان ہوا اور ہرگز تکلم نہ کیا آپ نے پوچھا مین کون ہون کہا رسول اللہ رواہ البیہقی و فصل ابراے ذوی العاہات اور احیاء موتی مین یعنے تندرست کرنا بیمارون کو اور زندہ کرنا مردون کو ـ روایت ہو ابن عباسؓ سے کہ کہا ایک عورت خدمت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئی اور چھوٹے بیٹے اپنے کو ہمراہ لائی اور کہا یا رسول اللہ یہ پسر کہ میرا جنون کھتا ہو اور غلبہ کرتا ہو اسی بیچ وقت طعام چاشت اور طعام شام کے اور تکدر کرتا ہو ہمیر وقت کو پس مسح فرمایا آپ نے اسکا سینہ پس قے کی اور باہر آئی اسکے شکم سے مثل سگ بچہ سیاہ کہ دوڑتے تھے رواہ الدارمی اور آئی حضرتؐ پاس ایک عورت خثعم سے اور اسکے ہمراہ ایک طفل تھا کہ تکلم نہ کرتا تھا پس پانی طلب کیا حضرت نے اور مضمضہ فرمایا اور دھوئے دونون ہاتھ اپنے اور پلایا پانی لڑکے کو تندرست ہوا فی الفور اور عاقل کہ فاضل ہوئی اسکی عقل لوگون کی عقلون پر اور پہونچا روز احد ایک زخم قتادہ ابن نعمان کی آنکھ پر کہ رخسارہ پر نکل پڑی پس آیا قتادہ حضرتؐ پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میری زوجہ ہو دوست رکھتا ہون مین اسے ڈرتا ہون مین کہ دیکھے مجھے اور اسکی آنکھ مین قبیح و درشت آوے مین پس پکڑا حضرتؐ نے اسکی آنکھ کو بدست مبارک اپنے کے اور رکھا بجاے اسکی ورکہا خداوندا پہنا اسکی چشم کو حلیہ پس تھی وہ آنکھ

بہتر ہیں اور زیبا ترین بینا ترین اسکی آنکھوں سے اور نہ کرتی تھی جسوقت کہ درد کرتی تھی آنکھ دوسری اور روایت کیا طبرانی
نے اور ابو نعیم نے قتادہ سے کہ کہا تھا میں نگاہ رکھتا تیروں کو اپنے منہ پر روے مبارک پیغمبر خدا سے یعنے اپنے کو سپر آنحضرت
کیا تھا میں نے آخر کو تیر مجھے پہونچا کہ پہونچا میری آنکھ کا نکل پڑا پس پکڑا میں نے اسکو ہاتھ سے اور دیکھا میں نے طرف رسول
خدا کے جب دیکھا حضرت نے میری چشم کو میرے ہاتھ میں ہے آنحضرت اور کہا خداوندا قتادہ نے جیسا کہ نگاہ رکھا منہ تیرے
پیغمبر کا اپنے منہ کے ساتھ اور پہونچی آفت اسکی چشم کو پس کر دی چشم اسکی بہتر روشن چشم اسکی اور روایت کیا گیا ہے کہ ایک
شخص گرفتار علت استسقا ہوا حضرت پاس کسیکو واسطے استسقا کے بھیجا پس لیا آپ دست مبارک میں ایک کف خاک
سے اور ڈالا اسمیں پانی دہن مبارک اپنے اور اس مرسل کو زیادہ متعجب ہوا اور گمان لیگیا کہ حضرت نے استہزا فرمایا اسکے
ساتھ پس لایا اسکو نزدیک اس مریض کے کہ قریب المرگ تھا اور پلایا پس شفا پائی اور شخص اور تھا کہ دونوں آنکھیں اسکی
سفید ہوگئیں تھیں یہانتک کہ کچھ معلوم نہوتا تھا پس دم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں آنکھیں کو بینا ہوا اور اسی
برس کی عمر میں سوئی پرو لیتا تھا اور امثال اسکے بہت ہیں اور غزوۂ خیبر میں پوچھا کہ علی کہاں ہیں عرض کیا بسبب درد
چشم حاضر نہیں پس کسیکو بھیجکر بلایا اور رکھا انکا اپنی بغل میں اور تفل فرمایا دونوں آنکھیں انکی میں اور دعا کی پس
فی الحال درد جاتا رہا گویا کبھی نہ تھا اور ہرگز درد نہ کیا چشم علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے اور دم فرمایا تین کرت اوپر ضربت ساق
سلمہ بن الاکوع کے روز خیبر پس فی الحال اچھا ہوگیا اور ہرگز درد نہ کیا اور پاے یزید بن المعاذ میں شمشیر لگی تھی پاشنہ پانکہ
جبکہ مارا کعب بن الاشرف کو پس تفل کیا اور حال اچھا ہوگیا اور صحیح بخاری میں آیا ہے کہ عبد اللہ بن عتیک نے ابو رافع
یہودی مارا شب کو شتاب تھی جسوقت پاؤں زینہ پر سمجھا کہ زمین ہے پس گرا اور ٹوٹ گئی ساق اسکی پس آنحضرت پاس
آیا حضرت نے دست مبارک اپنا اسکے ساق پر ملا فی الحال شفا پائی اور امثال ان حکایات کے نہایت کثرت اور
شہرت سے ہیں اور کتب حدیث میں مذکور و مسطور ہیں لیکن احیاء موتی ۔ روایت کیا ہے بیہقی نے دلائل میں کہ آنحضرت نے
بلایا ایک مرد کو باسلام پس کہا اس مرد نے میں ایمان نہیں لاتا تیرے اوپر تا زندہ کرے تو بیٹی میری کہ مردہ ہے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھا مجھے قبر اسکی پس دکھائی قبر اسکی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کہا ڈال آیا میں بیٹی کو
وادی میں پس فرمایا آنحضرت نے دکھا مجھے وہ وادی پس لائے اسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دختر کو پس جواب دیا اسنے
اور کہا لبیک وسعدیک پس فرمایا آنحضرت نے آیا تو دوست رکھتی ہے کہ رجوع کرے تو دنیا میں کہا یا رسول اللہ پایا میں نے
آخرت کو بہتر دنیا سے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ باپ اور ماں تیرے ایمان
لائے ہیں اگر دوست رکھتی ہے راجع کردوں میں تجھے اوپر انکے کہا کہ حاجت نہیں مجھے ماں باپ کی پایا خدا کو بہتر اور مہربان
زیادہ انسے یہ حدیث دلالت رکھتی ہے کہ اولاد مشرکین کو عذاب نہیں ہے اور قصہ زندہ کرنے بیٹوں جابر کہ آنحضرت اسکے گھر
مہمان آئے اسنے بزہ بسمل کیا اور اسپر بڑا اسکے نے ساتھ دیکھنے اس حال کے چھوٹے بھائی اپنے کو ذبح کیا جسوقت ماں
اسکی پیچھے دوڑی وہ کوٹھے پر چڑھ گیا اور اپنے کو زمین پر ڈالا اور مر گیا پس دونوں بیٹے اسکے بدعا حضرت زندہ ہوئے
شواہد النبوت میں یہ تفصیل مذکور ہے اور احیا حضرت کا اپنی ابوین کو اور ایمان لانا انکا جیسا کہ احادیث میں آیا ہے بھی اسی

قبیل سے ہو لیکن محدثین کو صحت ان احادیث مین کلام ہو اور بعضے متاخرین نے انھین پیرایہ اثبات و گیر بدرجہ اعتبار پہونچایا ہو
اور انس رضی اللہ عنہ سے آیا ہو کہ ایک جوان انصار مین سے مرگیا تھا اور اسکی مان تھی بڑھیا اندھی پس تجہیز و تکفین کیا
ہمنے اس مردے کو اور تعزیت کی ہمنے اس عورت کی کہا آسنے آیا مرگیا بیٹا میرا لوگون نے کہا البتہ مرگیا کہا خداوند تو
جانتا ہو کہ مین نے ہجرت کی ہے طرف تیرے اور تیرے پیغمبر کے با امید آسکے کہ یاری اور فریادرسی کرے تو میری ہر شدت
و محنت مین پیش رکھ مجھپر بار اس مصیبت کا پس ہم اس سے نہ گئے تھے تا وہ کیا ہمنے جاہتے مردہ سے پس زندہ ہوا
اور طعام کھایا اپنی مان کے ساتھ۔ روایت کیا اس حدیث کو ابن عدی و ابن ابی الدنیا اور بیہقی اور ابو نعیم نے
اور برکت التجا اور استغاثہ اس زن کے تھا ساتھ حضرت رسول مقبول کے پس معجزہ حضرت کا ہو وے اور ایسا ہی روایت
کیا ہو ابو بکر بن الضحاک نے سعید بن المسیب سے کہ ایک مرد انصار سے مرگیا تھا جب تکفین کر چکے اور آسے لوگ اٹھانے
کو اوس تکلم کیا اور کہا محمد رسول اللہ اور ایسا ہی آیا ہے کہ زید بن خارجہ انصاری خزرجی سے کہ بدر اور بیعۃ الرضوان
مین حاضر ہوا تھا وفات پائی خلافت عثمان رضی اللہ عنہ مین اور تکلم بعد موت کے وہ کلام کہ محفوظ رکھا
گیا اس سے کہا احمد احمد فی الکتب الاول صدق صدق ابوبکر الصدیق الضعیف فی نفسہ
القوی فی امر اللہ فی الکتب الاول صدق صدق عمر بن الخطاب القوی الامین
فی الکتب الاول صدق صدق عثمان بن عفان علی منہاجہم مضت اربع سنین وبقیت
سنتان اتت الفتن واکل الشدید الضعیف وقامت الساعۃ یعنی احمد تعریف و ستائش
کیا گیا لوح محفوظ مین راست ہو ابوبکر صدیق ناتوان ہو اپنی ذات مین زور آور ہو اپنے امر مین لوح راست راست ہے
عمر بن الخطاب قوی اور امین ہو لوح محفوظ مین راست راست ہو عثمان بن عفان اوپر طریق اور راہ انکی کے ہے گذرے
ہین چار سال اور باقی رہے دو سال آوین فتنے اور دکھاوے زور اور کمزور کو اور برپا ہووے قیامت ایسا ہی مذکور ہے
جامع الاصول میں اور مواہب لدنیہ مین یون بیان کیا ہو کہ نعمان بن بشیر نے کہا تھا زید بن خارجہ سردارون انصار
سے درمیان بعض کے راہ مین راہون مدینہ سے میان ظہر و عصر کے منہ کے بل ور مرگیا پس آئین مان انصار اور رو دین اوپر
اسکے اور مرد اسکے پس طرحال ہو دنا انکہ تھا بین المغرب والعشا سنی آواز کہ کہتا تھا خاموش ہو پس دیکھا لوگون نے تو ناگاہ
آتی ہے آواز زیر جامہ اسکے کفن سے پس کھولا منہ اور سینہ اسکا کہتا تھا رسول اللہ النبی الامی خاتم النبیین
لا نبی بعدہ کان ذلک فی الکتاب الاول ثم صدق ہذا رسول اللہ السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ و
برکاتہ یعنی محمد رسول اللہ نبی ہو ناخواندہ خاتم الانبیا نہین کوئی نبی بعد اسکے اور ہو یہ مسطور لوح محفوظ مین پھر راست
راست ہو راست ہو یہ رسول اللہ ہین سلام اوپر تیرے ای رسول اللہ اور رحمت اللہ کی اور برکتین اسکی روایت کیا اسے
ابوبکر بن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین انتہی روایت کیا گیا ہو عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری سے کہا تھا مین اس
جماعت مین کہ دفن کیا ثابت قیس بن شماس کو اور مارا گیا تھا وہ یمامہ مین پس سنا ہمنے جس وقت داخل کیا ہمنے اسکو قبر مین کہتا
تھا یعنی محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الشہید عثمان بن عفان البر الرحیم یعنی محمد رسول ہین ابوبکر صدیق ہے

عمر شہید ہیں عثمان بن عفان نیکو کار ہین جسم پر نگاہ کیئے اور دیکھا کہ مردہ ہے کذا فی الشفا اور اگر تشکیک کرین کہ کہین کہ شاید
زندہ ہوا اور غشی واقع ہوئی اور یہی حضرت کے ہاتھ پر واقع نہین ہوتا معجزہ اُسے کہین جواب سکا وہ کہ موت ایسا امر ہے کہ نہان
ہے اور ذکر آنحضرت اور مدح آنکی ناطق ہے اسطرح کہ یہ بسبب برکت و عزت آنحضرت کے تھا اور اگر ثابت ہو تو بھی معجزہ حضرت کا ہو
اور ابو نعیم روایت کیا ہے کہ ذبح کی تھی جابر نے ایک شاۃ اور پکائی اور نزدیک آنحضرت کے لایا پس بلایا حضرت نے قوم کو
اور فرمایا کہاؤ لیکن ہڈی نہ توڑو بعد ازان جمع فرمایا ہڈیون کو اور رکھا دست مبارک اپنا انپر اور تکلم فرمایا یہ کلام ناگاہ اُٹھ کھڑی
ہوئی شاۃ کان جھٹر جھٹر اپنے اور بعضے اکمل اولیا کہ مظہر نادرہ قدرت خدا ابدال شاہ محمد نام تھے بشرف متابعت رسول مقبول اسلام کے
ایک پرتو اُس خارق عادت سے پڑا کہ ایک مرغ کھایا اور ہاتھ اوپر ہڈیون اُسکے کے رکھا اور نام اللہ ورسول کا لیا مرغ اُٹھ
کھڑا ہوا اور چلنے لگا پس یہ بھی معجزات آنحضرت سلام سے ہوا اور معلوم ہوا کہ تکلم شاۃ مسمومہ کہ خیبر مین ہوا بعض اُسے قبیل
موتی سے کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین حق تکلم ہے کہ پیدا کیا حق تعالی نے شاۃ میت مین جیسا کہ شجر و حجر مین حروف اصوات پیدا کرتا
ہے پروردگار تعالے اور سنواتا ہے اُنسے بے تغیر اشکال و نقل حیات اُنکے اور مذہب شیخ ابو الحسن و قاضی ابوبکر باقلانی کا یہی
اور بعضے کہتے ہین کہ طریق ایجاد حیات کے ہے اسمین اولا اور تکلم ثانیا اور کہتے ہین کہ حق تعالی نے پیدا کیا اسمین حیات اور
شگافتہ کیا واسطے اُسکے منہ اور زبان اور قدرت دی اُسے اوپر کلام کے اور ظاہر قول اول ہے واللہ اعلم
وصل در ایک انواع معجزات اور اقسام اُسکے سے اجابت دعا آنحضرت سلام ہے اور شفا مین کہا ہے کہ یہ باب دعا
واسع جدا اور اجابت دعا آنحضرت سلام خاص جماعت کو نقلا و فر آمتہ اثر المعنی اور معلوم ہے ضرورا در حدیث
حذیفہ مین آیا ہے کہ تھے رسول خدا کہ جب دعا کرتے کسی کے لیے اور [illegible] کرتی دعا حضرت کی اسکو تین پشت تک
اور مشہر اخبار سے اسیات مین دعا آنحضرت سلام ہے انس بن مالک کہ دس سال بخدمت حضرت حاضر رہے اور
بانواع نعم و کرامات ظاہر و باطن مخصوص ہوے اور لائی ماں انکی حضرت پاس اور کہا یا رسول اللہ دعا کرو واسطے انس خادم
اپنے کے پس دعا کی آنحضرت نے اور کہا خداوندا زیادہ مال اور ولد اور برکت دے خاصل ورا اسکو جس چیز مین کہ عطا کیا ہے
نعمت سے - اور روایت کرتا ہے عکرمہ کہ کہا انسنے سوگند بخدا مال میرا بہت ہے اور اولاد میری زیادہ سو تن سے اور
ایک روایت مین آیا ہے کہ کہا نہین جانتا مین کسی شخص کو کہ پہونچا ساتھ قدر خدا اور فراخی عیش اور خوش زندگانی کے جیسا
کہ مین پہونچا اور کہا بتحقیق دفن کیا مین نے ساتھ ان دو ہاتھ اپنے کے سو تن اپنے اولاد سے اور سقط اور ولد ولد
نہین بیان کرتا مین اور آیا ہے کہ نخیل اُسکے دو بار ثمر دیتے تھے اور انہین جملہ ہے دعا حضرت کی عبد الرحمن بن عوف
کے حق مین ساتھ برکت کے وہ رضی اللہ عنہ کہتا تھا اگر اُٹھاتا مین بالفرض سنگ کو امیدوار ہون کہ پاتا نیچے
اُسکے زر اور کہولے گئے اوسکے واسطے دروازے رزق کے اور ہجرت کی تھی فقر مین کہ کچھ چیز نہ رکھتا تھا اور صلح
کی اُسکی زوجات نے کہ چار تھین ربع میں کہ حق اُنکا ثمن ہے اسی ہزار پر اور ایک روایت مین آیا ہے کہ صلح کیا گیا
ساتھ ایک زن کے انمین سے کہ اُسنے طلاق دی تھی حالت مرض مین اور پہاسی اور چند ہزار کے اور وصیت کی ساتھ
پچاس ہزار کے وراے صدقات عظیمہ کے کہ اپنی حیات مین کرتا تھا اور ادا کرتا تھا ایک روز مین تیس غلام تصدق کیا

ایک مرتبہ کاروان لانیکو کہ اسمین سات سو شتر تھے اور ہر جنس کا مال سامان آنیکا اور باعث اسکا یہ تھا کہ عائشہ رضی اللہ
عنہا نے خبر دی اسنے کہ آنحضرت نے فرمایا دیکھا مین نے عبد الرحمن بن عوف کو بہشت مین کہ داخل ہوتا تھا مانند
کودک کے پس شکرانہ اس نعمت کے تصدق کیا تمام کاروان اپنا اور دعا کی آنحضرت نے واسطے معاویہ بن ابی
سفیان کے ساتھ تمکین کے بلاد مین پس پائی خلافت وامارت اور دعا کی واسطے عروہ بن ابی الجعد کے پس بیان
کرتا ہے عروہ کہ تھا کہ کھڑا رہتا تھا بیچ کناسہ مین کہ نام ایک موضع کا ہے تا آنکہ فائدہ حاصل کرتا چالیس ہزار درہم ایک
دن مین اور بخاری نے اپنی حدیث مین کہا کہ اگر وہ خاک خرید کرتا اسمین بھی فائدہ ہوا اور دعا کی ایک مرتبہ ناقہ
آنحضرت پیش عاکی اور آوازہ دی ناقہ کو پس آئی ایک ہوا تند اور سونپا آنحضرت کو اور دعا کی واسطے مادر ابو ہریرہ کے
بہ اسلام مین مسلمان ہوئی اسی وقت باوجودیکہ انکار کرتی تھی آنحضرت کو اور دعا فرمائی واسطے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ
کے کہ نگاہ رکھی گئی گرمی و سردی سے پس تھے حضرت علی کہ پہنتے تھے شتا مین ثیاب صیف اور صیف مین ثیاب شتا اور
سردی و گرمی حضرت نہ کرتی تھی اور دعا فرمائی فاطمہ زہرا کے حق مین کہ گرسنہ نہوئین بعد ازان ہرگز اور درخواست کی
آنحضرت سلام سے طفیل بن عمرو ایک آیت وکرامت واسطے قوم اپنی کے پس کہا یا رسول اللہ ڈرتا ہون کہ لوگ برص
خیال کرین پس پھر گیا اور آیا نور بیچ تازیانہ اسکے کے اور روشن ہوتا تھا تازیانہ اسکا شب تاریک مین اور نام کیا
گیا اسکا ذو النور اور دعا کی اوپر مضر کے پس قحط پڑا انپر پس مہربانی طلب کی قریش نے حضرت سے اور دعا کی دور ہوا قحط
انکا اور دعا کی اوپر کسری کے جسوقت کہ پارہ کیا نامہ آنحضرت کو کہ پارہ ہو ملک اسکا پس باقی نرہا اسکے لیے کوئی
ملک اور باقی رہی فارس کو ریاست اقطار مین اور دعا کی ایک شخص پر کہ قطع کی اوپر حضرت کے نماز کہ
قطع کرے حق تعالی اثر اسکا پس چلا ماندہ ہوا وہ شخص اور دیکھا ایک مرد کو کہ بائین ہاتھ سے کھاتا تھا فرمایا سیدھے ہاتھ سے
کھا کہا سیدھے ہاتھ سے نہین کھا سکتا اور دروغ کہا فرمایا کبھی نہ کھا سکیگا پس نہ اٹھا سکا ہاتھ اپنا سیدھا اور کہا عتبہ بن
ابی لہب کو خداوندا مقرر ہو کل کر اوپر اسکے ایک سگ اپنے سگون مین سے پس کھایا اسے شیر نے اور حدیث دعائے
آنحضرت اوپر قریش کے کہ رکھا شکنبہ اوپر گردن مبارک کے مشہور ہے اور کشتہ ہوئے وہ لوگ غزوہ بدر مین اور
کج کرتا حکم بن العاص کا اپنے منہ کو اور پوشیدہ کرتا اپنے جسم کو نزدیک آنحضرت سلام کے بقصد تمسخر اور استہزا اسکے اور
فرمایا آپ کا ایسا ہوئے تو پس ایسا ہی تھا جبتک رہا اور دعا کی اوپر محلم بن جثامہ کے کہ قبول نکرے اسے زمین
اور جب اسے قبر مین رکھتے تھے باہر ڈالتی تھی زمین چند مرتبہ ایسا ہی اتفاق ہوا آخر الامر رکھا اسے دو طرف وادی
مین اور اٹھائی دیوار ساتھ پتھرون کے اور ایسی دعا کی اوپر بن عامر یا ہیثم کے بہت طرید اوحید الیمنی مرے راندہ شدہ
تھا اور ایسا ہی ہوا اور کہا ہے شفا نے کہ مثال اسکی بہت ہین اندازہ حصر واحاطہ سے وصل کرامتوں اور برکتوں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جس چیز کو کہ لمس و مباشرت فرماتے تھے۔ صحیح مین آیا ہے کہ باہر لائین اسمار بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا
جبہ طیالسہ اور کہا یہ پیغمبر خدا سلام سے پہنا ہے اور ہم اسے دھوتے ہین واسطے بیمارون کے اور طلب شفا کرتے ہین اور
تھے چند اشعار شریف آنحضرت سلام کلاہ مین خالد بن ولید کے جس جنگ مین حاضر ہوتا فتح اور فیروزی پاتا اور ڈالا

آنحضرتؐ نے بقیہ آب وضو اپنے سے بیر قبا مین پس خشک اور کم ہوا پانی ہرگز اور آب دہن مبارک ڈالا بیر بیرن کہ وار انس مین
تھا پس نہ تھا مدینہ مین کوئی چاہ شیرین تر پانی اُسکے سے اور گذرے آنحضرتؐ اوپر ایک چشمہ آب کے اور پوچھا نام اسکا کیا
ہے کہا نام اسکا بیسان ہے اور پانی اُسکا شور ہے فرمایا بلکہ نام اسکا نعمان ہے اور آپ اسکا خوش پس خوش ہوا پانی اُسکا
اور لایا گیا حضرتؐ پاس ایک دلو آب زمزم سے اور ڈالا آب دہن مبارک اپنا اسمین پس ہوئی خوشبو زیادہ مشک
سے اور ڈالا آب دہن مبارک ایک دلو مین چاہ سے اور ڈالا اس چاہ مین فائح ہوئی اُس سے بوے مشک اور
دی زبان شریف اپنی حسنین رضی اللہ عنہما کے دہن مین پس چوسی اُنھون نے اور ساکت ہوئے حالانکہ روتے تھے
قبل اُسکے عطش سے اور ڈالتے تھے آب دہن مبارک اپنا اکثر گون شیر خوار کے مونہہ مین پس کفایت کرتا اُنکو تا شب
اور گذرا ہے ذکر اسکا باب حلیہ شریف مین اور از انجملہ ہے برکت دست مبارک شریف اور لمس اسکا اور غرس
نخیل واسطے یہود کے اور ثمر دینا اُسکا اُسی سال قصۂ اسلام سلمان فارسی مین کہ مکاتب کیا تھا اُنھین یہود نے اوپر
چالیس اوقیہ کے اور غرس حتیٰ کہ بار آور ہوئے اور آگے مگر ایک نخل کہ کسی اور سے غرس کیا تھا اور روایت کیا ہے ابن
عبد اللہ نے کہ غارس حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے اور بخاری نے کہا کہ سلمان اور شاید دونون شریک ہین آئین اور اس
ایک نخل کو بھی آنحضرتؐ سلام نے قلع فرمایا اور غرس کیا آن نے بھی ثمر دیا اُسی سال مین اور دیا حضرتؐ سلام نے
مثل بیضہ دجاجہ کے ذہب سے بعد ازان کہ گذرا اُسے زبان مبارک اپنی پر پس دیا اُسے چالیس اوقیہ اور باقی رہا اس
پاس مثل اس چیز کے کہ دیا تھا اور اوقیہ وزن اربعین کو کہتے ہین اور حنس بن عقیل کہ ایک صحابہ سے ہین کہتے ہین کہ
دیا مجھے آنحضرتؐ نے شربت سویق کہ پیا تھا اول اُس سے آپ نے اور پیا مین نے آخر اسکو پس ہمیشہ تھا مین کہ پاتا
تھا سیرابی اُسکی جب تشنہ ہوتا مین اور سردی اُسکی جب گرم ہوتا تھا مین اور انھیون اُسکی مین اور توشہ عبد اللہ
بن مسعود کہ متصل ہوا تھا اُسکے ساتھ نرا در شاۃ تھا او اور سوا اُسکے اور از انجملہ ہے توشہ حضرتؐ سلام صحابی
کو مشک آب سے بعد ازان کہ باندھ دیا تھا منہ اسکا اور دعا فرمائی جب حاضر ہوا وقت نماز نزول کیا اور
کھولا اُسے ناگاہ دیکھا کہ اسمین شیر خوش شیرین ہے اور کف اُسکے منہ پر اور ہاتھ پھیرا حضرت سلام نے اوپر
سر بن سعد کے اور دعا برکت فرمائی پس اسّی برس کی عمر اُسکی ہوئی اور ہنوز جوان تھا اور جوان اس عالم سے گیا
شفا مین لکھا ہے کہ مثل ان قصص کے بہتون سے روایت کئے ہین اور منجملہ برکت حضرتؐ سے ہے شیر مین
گوسفندون کے مثل قصۂ شاۃ ام معبد شاۃ انس اور غنم حلیمہ اپنی مرضعہ کے اور مسح کیا حضرت نے اوپر سر تمیم
بن زید جذامی کے اور دعا کی اُسکو پس سو برس کا ہوا اور تمام سر اُسکا سفید ہوا تھا الا موضع کف آنحضرتؐ
سلام اور جہان دست مبارک گذرا تھا اور پاک کیا تھا آنحضرتؐ سلام نے منہ عابد بن عمر سے کہ مجروح
ہوا تھا روز حنین اور دعا فرمائی اسکے حق مین پس تھا غرہ مثل غرۂ فرس اور نام کیا اُسے اغر اور
مسح کیا منہ قتادہ بن ملحان کو پس تھا اُسکے منہ کو براقت و لمعان یہانتک کہ دکھائی دیتا تھا منہ اُسکے
منہ کے اندر جیسا کہ معلوم ہوتا ہے آئینہ مین اور مسح کیا راس عبد الرحمن بن زید بن الحارث بن الخطاب کا

اور وہ حصیر تھا اور پیرا اسکا طویل پس عالی اسکو ساتھ برکت کے پس سر آمد مردون کا ہوا طول اور حسن اور
جمال مین اور برکت پاشید گی آب سے اوپر منھ زینب بنت ام سلمہ کے سہپا ناسنجا تا تھا منھ کسی عورت مین ون
جو سہپا ناسنجا تا تھا اُسکے منھ حسن و جمال سے اور کہتے ہین کہ وہ پاشید گی آب از روے مزاج اور ہزل تھا
تعالی اللہ جو حال مزاج و ہزل یہ تھا عزم و حد کو کیا تاثیر ہو گی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور عتبہ ابن فرقد ایک مرد
تھا کہ زنان تعدد رکھتا تھا اور وہ متعجب کیا کہ خوشبوئین ملتی تھین اور عتبہ طیب مین سب پہ غالب و
فایق ہوتا تھا اور سبب اُسکا وہ تھا کہ آنحضرت سلام نے مسح کیا تھا اور پشت او سکا بجہت عارضہ
نماسکے اور پیدا ہونا جودت وہ جلادت کا فرس ابی طلحہ مین ساتھ برکت سواری آنحضرت سلام کی
ازان بعد کہ نہایت تنگ گام تھا اور ایسا ہوا کہ کوئی فرس مماشات و مجارات اُسکے ساتھ نہ کر سکتا
تھا اور پیدا ہونا سرعت و سبکی کا شتر جابر مین بعد از سستی و ماندگی کے ساتھ برکت خلانیدن چوب کے
کہ دست شریف مین تھی ایسا تیز ہوا کہ کوئی اُسکو نہ روک سکتا تھا اور جریر بن عبد اللہ لجلی رضی اللہ عنہ
کہ پشت اسپ پر بیٹھ سکتا تھا اور آنحضرت نے اوپر سینہ اُسکے کے مارا پس ہوا فارس ترین عرب اور
ثابت اُنکا اور از انجملہ دینا حضرت سلام کا سے عکاشہ کو بیخ درخت وقت شکستہ ہونے اُسکی شمشیر
کے روز بدر اور ہو جانا اُسکے ہاتھ مین اُس بیخ کا تیغ بران اور قتال کرنا اُسکا ساتھ اُس شمشیر کے
ہمیشہ موافقت و مشاہد مین تا وقتیکہ شہید ہوا قتال اہل روت مین اور نام اس سیف کا عون تھا اور
ایسا ہی دینا حضرت سلام کا عبد اللہ بن جحش کو روز احد شاخ خرما اور ہو جانا اُسکا ہاتھ اُسکے مین شمشیر اور
شکایت کرنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نسیان احادیث کو اور امر کرنا اُسکو بسط ردا کے اور رکھنا دست
مبارک اپنا ردا اُسکی مین اور امر کرنا ساتھ ضم ردا کے اور حاصل ہونا حفظ علم کا ساتھ برکت دست شریف کے
مشہور ہے اور انتقال اس عالم سے نہ فرمانا آنحضرت سلام نے تا فتح کیا حق تعالی نے مکہ و خیبر و بحرین اور باقی جزیرہ
عرب کو عرض مین تہامہ اور لیا جزیرہ کو مجوس ہجر سے اور بعض اطراف شام اور ہدیہ پیشکش بھیجا حضرت ہرقل بادشاہ
روم نے اور صاحب مصر و اسکندریہ کہ مقوقس ہے اور ملوک عمان اور نجاشی ملک حبشہ نے اور ایمان لایا جب رحلت
فرمائی آنحضرت سلام نے اس عالم سے اور اختیار کیا حق تعالی نے اُسکے واسطے جو کچھ حق تعالی کے نزدیک تھا
کرامت سے قیام کیا امر بعد از حضرت خلیفہ راشدین اُسکے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پس صلاح کیا اور جمع اور
قوی وہ جو متفرق تھا اور پریشان اور سست ہوا بعد از حضرت اور ایسی شجاعت بروے کار لائے کہ کوئی ایک
صحابہ عظام سے مانع نہو سکا اُنکو اُس سے باوجودیکہ سب راے توقف مارتی تھی خلیفہ اول نے کمر ہمت و
شجاعت باندھی اور رطے کیا جزیرہ عرب کو اور عدل گستری کی اور برانگیختہ کیا جیوش اسلامیہ کو اوپر
بلاد فارس کے بصحابت خالد بن ولید کے پس فتح کیا اندک اُس سے اور لشکر دوسرا بصحابت
ابی عبیدہ بن الجراح رض طرف شام کے اور جیش دیگر بصحابت عمرو بن العاص طرف مصر کے اور فتح کیا جیش

شامی کو ایام خلافت اُسکی مین بصرہ اور دمشق اور غنایمین اُسکے کو بلاد حوران اور توابع اُسکے سے پس طلب واختیار کیا اُسکو اپنے پاس حق تعالےٰ نے برحمت ومنت رکھی اسلام اور اہل اسلام پر ساتھ الہام کرنے اور استخلاف عمر فاروق رضی کے اور قیام کیا بامر بعد از خلیفہ اول قیام تام قوت سیرت اور تمام وکمال عدل مین اور فتح کیے اُسنے بلاد شامیہ بالتمام اور دیار مصر تا انتہا اور اکثر اقلیم فارس اور کسر کیا کسرےٰ کو اور خوار کیا اُسے نہایت خوار اور لیا تا اقصےٰ ممالک اُسکی سے اور قہر کیا دست قیصر بلاد شام سے اور اسیجاز کیا تا قسطنطنیہ اور اتفاق کیا مال اُسکا راہ خدا مین درمیان مسلمانون کے جیسا کہ خبر دی تھی اور وعدہ کیا تھا اُسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور بعد ازان دو عثمانیہ ممتد ہوئی ممالک اسلامیہ پا اقصاے مشارق ارض او رمغارب اُسکے تک پس مفتوح ہوے بلاد مغرب تا اقصےٰ اندلس اور قیروان سبتہ اُس چیز سے کہ متصل بحر محیط تھے اور ناحیہ مشرق سے تا اقصےٰ بلاد چین اور مارا کسرےٰ کو اور ہلاک ہوا وہ اور زوال قبول کیا اُسکے ملک نے بالتمام اور مفتوح ہوے مدائن عراق وخراسان واہواز اور قتال کی مسلمانون کے ساتھ ترک کے قتال عظیم اور آیا خراج مشارق والمغارب سے اور یہ سب ببرکت تلاوت ودراست اُنکی قرآن عظیم کو اور جمع کرنا اُمت کو اوپر حفظ قرآن عظیم کے کہ فتح اسلام ساتھ قرآن عظیم کے ہے اور بحقیق ملازمت اور خدمت اُس رضی اللہ عنہ کی قرآن کو عظیم تر اور فتح ہوئی اُسپر بلاد اسلامیہ اکثر دوا فر بعد ازان خلیفہ مطلق اور امام برحق حضرت مرتضےٰ علی رضی اللہ عنہ ہوے لیکن لوگون نے قدر ومنزلت اور مرتبت اُنکا نہ پہچانا اور براہ خلاف ونزاع اُنکے چلے اور کمر اوپر خلافت اُنکے محکم باندھی پس ہوا وہ جو ہونا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون یعنے ہم سب اُسیکے خدا کے ہین اور ہم اُسکی طرف رجوع کرنے والے تورپشتی نے کہ علماء فقہ وحدیث اور حنفی المذہب ہے کتاب عقائد مین لکھا ہے کہ مخالفان علی مرتضیٰ تین قسم ہین۔ ایک جماعت نے اُنکو نہ پہچانا اور ایک قوم نے محبت دنیا اختیار کی اور ایک گروہ نے خطا اور اجتہاد کی اور کہا ہے کہ حق عائشہ صدیقہ اور طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہم مین اسکے سوا کے اور اعتقاد نہ کرنا چاہیے اور از انجملہ قول حق سبحانہ ہے آیت هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون ۵ اور وہ ایسا خدا ہے کہ بھیجا اپنے رسول کو ساتھ ہدایت اور دین راست کے تاکہ غالب کردے اُسے سب دینون پر اور اگرچہ ناخوش ہین مشرک اور یہ امر ظاہر وعیان ہے کہ دین اسلام جیسا کہ خبر دی ہے غالب وفائق ہے اوپر سب ادیان کے اور از انجملہ قول حق جل وعلیٰ ہے آیت اذا جاء نصر الله والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین الله افواجا یعنی جسوقت آئی یاری وفیروزی خدا کی اور دیکھا تو نے سب لوگون کو کہ داخل ہوتے ہین خدا کے دین مین فوج فوج پس گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ رہا بلاد عرب

مین کوئی موضع کہ نہ آیا ہمین حکم اسلام وللہ الحمد اور قسم دوسری اخبار سے کہ واقع ہوئی ہین احادیث مین از انجملہ
روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا خطبہ پڑھا حضرت سلام نے ایکدن پس چھوڑی کوئی چیز کہ واقع ہوئی
ہے قیامت تک مگر وہ کہ حدیث فرمایا اسکو جسنے یاد رکھا تھا اسے یاد رکھا اور جسنے فراموش کرنا تھا اسنے فراموش
کیا اور بہ تحقیق جانا ہے اسکو یاران ہمارے نے اور کبھی ظاہر ہوتی ہے کوئی چیز اس سے کہ مین بھول گیا
ہون اسکو پس دیکھتا ہون مین اسے اور پہچانتا ہون اور یاد کرتا ہون جیسے کہ یاد رکھے ایک مرد صورت
وشکل مرد غائب کی اپنے سے اور جب دیکھے پہچانے اسکو اور کہا حذیفہ نے نہین جانتا مین کہ فراموش ہوئی
ہے یاران ہمارے سے کوئی چیز یا دیدہ ودانستہ اسے بھلا دیا ہو مجھ سوگند ترک نہ فرمایا کچھ فتن آئندہ سے اوپر
نگہ دیدہ دہوینوالون کے تمام گذرنے دنیا تک کہ تین سو مرد آپکے ہمراہ تھے مگر وہ کہ ذکر فرمایا نام انکا اور باپ
اور قبیلہ انکے کا اور کہا ہے ابوذرؓ نے کہ ترک نہین کیا حضرتؐ نے ہمسے اس چیز سے کہ ہلاتا ہے پرندہ بازو اپنے
آسمان مین مگر وہ کہ بیان کردیا ہے ہمارے لیے اس سے علم اور روایت کیا ہے مسلم نے حدیث ابن مسعودؓ
سے درباب ذکر دجال کہ بھیجین مسلمان دس سوار طلیعہ اور مین پہچانتا ہون نام انکے باپون کے پہچانتا ہون
رنگ انکے افراس کے اور وہ بہترین سوارون کے ہووینگے روئے زمین پر اور بہ تحقیق ذکر کیا ہے ائمہ اخبار صحیحہ نے
اس چیز سے کہ خبر دیا ہے آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب کو اور وعدہ فرمایا انکو غلبہ سے اوپر اعادی کے اور فتح مکہ اور
بیت المقدس ویمن اور شام اور عراق اور ظہور امن طریق تا سفر کرے ایک عورت تنہا حیرہ سے طرف
مکہ کے نہین خوف کرتی مگر خدا سے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے اور نزول مدینہ مین اور فتح اوپر ہاتھ حضرتؐ
علی مرتضیٰؓ کے اور فتح کرنا خدائے تعالیٰ کا اوپر امت حضرتؐ کے دنیا سے اور قسمت کرنا اسکا کنوز
کسرے اور قیصر کو اور ذہاب کسرے اور فارس کا بیانک کہ نہون بعد ازان کسرے اور نہ قیصر لیکن کسری
پس منقطع ہوا ملک بالکلیہ اور پارہ پارہ ہوا جیسا کہ پارہ پارہ کیا تھا اسنے منشور آنحضرتؐ اور قیصر
منہزم ہوا شام سے اور آیا اقصے بلاد اسلام مین اور فتح کیے مسلمانون نے بلاد اسکے اور تھا یہ زمانہ
خلافت حضرت عمرؓ بن الخطاب مین جیسا کہ آدیکھا اور خبردار وآگاہ فرمایا آنحضرتؐ نے بحدوث فتن و
اختلاف ہوا اور سلوک سبیل پیشینیان یہود و نصاریٰ سے اور افتراق امت کا اوپر تہتر فرقون کے
اور نجات ایک فرقہ کی اور بچھانا اہل تنعم اور اعراف کا امت سے فروش اور پہنا حلون کا صباح ومسا مین
اور رکھنا صحفہ یعنی کاسہ کا اور اٹھانا اور تکلف وتنعم طعامون مین اور پوشش دیوارون کی مثل پوشش
کعبہ کے اور تراش نیاز اور خدمت کرنا دختران فارس روم کا اور فرمایا جب لوگ ایسا کرین پیدا لاوے
خدائے تعالیٰ عذاب اور جنگ درمیان انکے اور موکل اور معین کرے انکے بدون کو اوپر انکے نیکون کے اور
جاوین نیک درمیان سے پے درپے اور آگاہ وخبردار کیا بتقارب زمان اور جلد گذرنا اسکا نزدیک قرب
قیامت کے اور اٹھ جانا علم کا اور موت علما کی اور ظہور فتن اور پیدا ہو ہرج ومرج کا کہ اول اسکا

واقعہ عثمان رضی اللہ عنہ تہا تا واقعہ حرہ تک واقعہ حرہ شنیع شایع سے ہے کہ زمان یزید تمرید مین واقع ہوا
وقد ذکر نانی التاریخ المدینۃ یعنے بدرستی یاد کیا ہمنے تاریخ مدینہ مین اور خبر دی ساتھ واقعہ مسیلمہ کذاب کے
اور انداز فرمایا ساتھ موت انکے اور فرمایا آہ اہل عرب کو اس شر سے کہ نزدیک پہونچا ہے اور فرمایا لپیٹی گئی میرے
واسطے زمین اور دکھائے گئے مشارق ومغارب زمین کے اور نزدیک پہونچے ملک میری امت کا وہان تک
کہ پیچیدہ ہوا ہی زمین سے اور ایسا ہی واقع ہوا ملک مشرق ومغرب مین یہانتک کہ اقصی مشرق سے
تا بحر محیط کہ ورے اسکے عمارت نہین ہے اور ملک نہین ہوئی اسپر کوئی امت امتون سے اور ہمتد ودراز
نہین ہوا جنوب وشمال مین اتنا جتنا کہ اور فرمایا ہمیشہ ہوویں اہل غرب غالب اوپر حق کے تا آنکہ برپا ہووے قیامت
اور مراد بہ اہل غرب کتے ہین اسواسطے کہ غرب بعین معجمہ اور سکون را بمعنی ڈول ہے اور عرب مخصوص ساتھ پانی
پینے بہ ڈول کے ہین کذا قیل بعض نے مراد بہ اہل غرب یا مغرب کتے ہی کہ غلبہ برحق انہین زیادہ ہووے اور بعض روایات
مین اہل مغرب واقع ہوا اور یہ روایت مقوی اس معنی اخیر کی ہے اور حدیث دوسری مین روایت ابی امامہ سے
آیا ہے کہ ہمیشہ ہووے طائفہ امت میری سے غالب برحق اور قاہر اعدائے دین تا آنکہ آوے انکو امر خدا یعنی
قیامت اور حالانکہ وہ اسی حال پر ہوویں کہا یا رسول کہان ہوویں وہ فرمایا بیت المقدس مین اور خبر دی
آنحضرت صلعم نے ساتھ ملک بنی امیہ اور دولت معاویہ کے اور فرمایا آگاہ ہو قریب ہے کہ تو والی ہوگا امر امت میری
کا اور جب ایسا ہووے قبول کر نیکون کو اور عفو در گذر کر بدون سے کہا معاویہ نے اس روز سے امیدوار ہوا مین کہ مبتلا
ہونگا ساتھ ملک داری کے اور مواہب لدنیہ مین بہ روایت ابن عساکر لایا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا مغلوب نہین
ہوتا معاویہ ہرگز اور علی مرتضیٰ رض روز صفین کہتے تھے کہ اگر سنتے ہم اس حدیث کو قتال نکرتے ہم ساتھ معاویہ کے
اور لینا بنی امیہ کا مال خدا کو دولت دنیا اور فرمایا ساتھ مادر ابن عباس کے کہ تیرے شکم مین لڑکا ہے جب پیدا
ہووے لا اسے میرے پاس جب پیدا ہوا اسکو حضرت پاس لائی پس اذان کہی گوش راست اسکے مین اور اقامت
گوش چپ مین اور چکہایا اسے لعاب دہن اپنا اور نام رکہا عبد اللہ اور فرمایا لیجا ابو الخلفا کو اور خبر دی ساتھ
غالب ہونے ترک کے عرب پر اور خبر دی ساتھ فوج بنی عباس کے جو علمہائے سیاہ اور پہونچنا انکے ملک کا
زیادہ اسپر کہ مالک ہوے اور وہ جو دیکہا اہلبیت آنحضرت نے انکے ہاتھ سے قتل وسختی وپراگندگی
سے اور خبر دی ساتھ قتل علی مرتضیٰ رض کے اور یہ کہ بدبخت ترین قوم وہ کوئی ہے کہ رنگین کرے راس و
لحیہ انکا ساتھ خون کے اور باآنکہ علی مرتضیٰ رض قاسم جنت ونار مین لاتے ہین دوستون اپنے کو جنت مین اور
دشمنون کو نار مین اور یہ خبر دہندہ ہے اس چیز پر کہ اور احادیث مین واقع ہوا ہے کہ علی رض حکم نائب
رکہتے ہین روز محشر در پیش حضرت رسالت پناہ صلعم جیسا کہ ساقی کوثر انکے باب مین واقع ہوا ہی اور شفا
مین کہا ہے کہ دشمن حضرت علی رض کے خوارج اور ناجیہ اور ایک طائفہ ہے کہ نسبت کیے جاتے ہین
طرف انکے روافض سے اور تکفیر کی ہے انکی اور حدیث دوسری مین منقبت حضرت علی رض مین واقع ہوا

کہ تجھ مین شباہت ہے عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ کہ دشمن رکھا اسے یہود نے تا بہتان کیا اسکی ماں کو اور دوست
رکھا نصاری نے تا فرود لاے انکو اوس مرتبہ مین کہ نہین حال انکا اور فرمایا علی مرتضیٰ نے ہلاک ہوتے
میرے سبب دو مرد محب مفرط کہ مدح کرتا ہے میری وہ جو نہین مجھ مین اور مبغض کہ باعث ہوتا ہے اسکو
بہتان کرتا میرے اوپر عداوت کو اور خبر دی آنحضرتؐ نے شہادت عثمانؓ در حالت تلاوت
قرآن حمید اور فرمایا کہ پڑے خون اسکا اوپر آیہ فسیکفیکہم اللہ کے اور فرمایا کہ مارا جاوے مظلوم
اور خبر دی کہ خدا تعالیٰ پہناوے عثمانؓ کو پیراہن اور وہ چاہین کہ اتارین اس سے اور ایک روایت
مین آیا ہے کہ فرمایا عثمان پہناتا ہے تجھے خدا تعالیٰ جامہ کہ نہ اتاریو تو اسے بدن اپنے سے اور
خبر دی عثمان کو بہشت اوپر بلا کے کہ پہونچی اسکو اور فرمایا کہ تا حیات عمرؓ ظہور نہ ہوگا اور خبر دی قتل عمر
اور کہا وہ مارا جاویگا شہید اور خبر دی محاربہ زبیر ساتھ علیؓ کے اور پشیمان ہونا اسکا اور بساتھ آواز
کرنے سگون کے اوپر بعض ازواج آنحضرتؐ کے جو اسپ مین کہ نام ایک اسکا ہے میان سگ اور بہت سے
کشتہ ہوتے ہین گرد اوسکے کشتگان بہت اور ظاہر ہونا اس حال کا اوپر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کے بوقت نکلنے انکے طرف بصرہ کے واقعہ جمل مین اور خبر دی عمار یاسر کو کہ مارین اسے فیہ باغیہ پس مارا
اوسکو اصحاب معاویہ نے اور خبر نزدیک تبواتر ہے اور عبداللہ بن زبیر کو کہا وائے لوگون کو تجھ سے اور
وائے تجکو لوگون سے پس تھا امر اسکا ساتھ حجاج کے وہ جو تھا اور کہا ابن عباسؓ کو کہ کم کرتا ہے تو اپنی بصر کو
اور پھر پھیری جاتی ہے طرف تیرے روز وفات تیری کے ولہ قصہ اور خبر دی ساتھ شہادت زید بن حارثہ
اور جعفر بن ابی طالب و عبداللہ بن رواحہ اور فتح کرنا خالد کا قتال مین غزوہ موتہ مین کہ مسافت یک ماہ تھی
جیسا کہ بیان اسکا مجمل آویگا اور فرمان کہ حضرتؐ نے خبر دی کہ وہ اہل نار سے ہے اور واقعہ خیبر مین اتنا لڑا کہ
لوگ حیران تھے اور شاید کہ باطن بعض صحابہ مین خبر دینے آنحضرتؐ مین شک نے راہ پائی ہو آخر سخت زخم
کھائے اور بیتاب ہوا اور اپنے تئین اپنے ہاتھ سے آپ مارا پس خبر حضرتؐ کو پہونچائی فرمایا اشہد
ان لا الہ الا اللہ و انی رسول اللہ اور فرمایا آنحضرتؐ نے درمیان جماعت کے کہ اون مین ابوہریرہؓ
اور سمرہ بن جندب اور حذیفہ تھے وہ کہ آخر مرے تم مین سے آتش مین جا ہے مرنا یعنی آتش دنیا اور تھا
آخر انکا سمرہ کہ سرد خرف ہوا تھا آتش افروختہ کی تھی تا گرم ہووے پس جلا اسمین اور خبر دی آنحضرت نے غزوہ
مین کہ حنظلہ کو ملائکہ غسل دیتے ہین فرمایا اوسکی زوجہ سے پوچھو کہ حقیقت حال کیا ہے کہا کہ جنب تھا جب
سنا کہ کار آنحضرتؐ پر سخت ہے فرصت غسل کی نپائی اور مارا گیا ابوسعید خدری کہتا ہے پایا مین نے سر
اسکا کہ اس سے پانی ٹپکتا تھا اور خبر دی کہ قبیلہ ثقیف مین کذاب سفاک ہوگا پس پائے گئے دو شخص ان وصف کے
ساتھ کذاب مختار ابن عبیدہ کو کہین اور سفاک حجاج بن یوسف اور قصہ مختار کا مشہور ہے اور فرمایا امام
حسنؓ کے حق مین کہ یہ فرزند میرا رشید و سردار ہے اور قریب ہے کہ صلح دیوے خدا تعالیٰ بسبب اوسکے درمیان

دو گروہ

دو گروہ سے مسلمانوں کے اور مصداق اسکا صلح کرنا حضرت امام حسن کا ساتھ معاویہ کے جیسا کہ مشہور ہے اور خبر دی فاطمہ زہرا رض کو کہ تم پہلے سب اہلبیت سے میرے پاس پہونچو گی پس وفات پائی بعد آٹھ یا چھ مہینے کے آنحضرت سے اور فرمایا زودتر ین ازواج کا لحوق مین ساتھ میرے وہ کہ ہاتھہ اوسکے دراز ہو دین کہ مراد ساتھ اسکے زینب تھین کہ ہاتھہ انکے کاروبار اور تصدق مین دراز تھے الحدیث اور خبر دی ساتھ قتل امام حسین علیہ السلام کے طف مین اور نشان دیا کہ قاتل آسکا کلب الفتح کہ نام اسکا شمر ہے ہوگا اور یا جہر لانے سر مبارک مین خاک سنجیج و مرقد آنکی کی اور ہوا جیسے لانیہ مین لایا ہے جب قتل کیا اسقیا سے ۔۔۔ نے امام حسین ع جگر گوشہ رسول اللہ کو بہیجا آنہون نے ہرا رکو طرف یزید مرید کے پس شروع کی آنہون نے تحقیر و تکذیب سر مبارک کی ناگاہ نکلا انپر دیوار سے ایک ہاتھہ کہ آس پاس قلم تھا حدید سے اور لکہی سطر

شعر اترجوا امۃ قتلت حسینا ۔ شفاعۃ جدہ یوم الحساب ۔ کیا امید رکہتی ہے وہ امت کہ قاتل حسین رض ہے شفاعت جد انکے آنکی کی دن قیامت کے پس بہاگے اور چہوڑا سر مبارک کو اور خبر دی کہ خلافت بعد از حضرت تیس ۳۰ برس رہیگی اور بعد ازان بادشاہت اور ایک روایت مین بادشاہ گزندہ اور خبر دی حال اویس قرنی سے اور نشان دیا آن امر کا کہ تاخیر کرین نماز کو آسکے وقت سے اور فرمایا قریب ہے کہ پیدا ہو وین میری امت مین تیس ۳۰ دجال کذاب انمین سے چار عورتین ہونگی اور وہ سب دروغ کہتی ہین اوپر خدا و رسول خدا کے آخر انکا دجال کذاب یعنی وہ کہ آخر زمان مین نکلے اور ایک روایت مین آیا کہ سب دعوی نبوت کرین اور فرمایا نزدیک ہے کہ بہت ہو وین درمیان تمہارے عجم کہاتے ہین تمہارے بیچ مین اور مارتے گردن تمہاری اور برپا نہین ہوئی قیامت تاآنکہ ہانکتا ہے لوگونکو ساتھ عصا اپنے کے قحطان سے یعنے بادشاہ اور حاکم ہووے تمہارے پر اور فرمایا خیر لہم قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم یعنی بہترین تمہارے ہمزمان میرے ہین پہر وہ لوگ کہ متصل اور نزدیک آسکے ہین پہر وہ کہ آنسے ملحق و متصل ہین مراد صحابہ و تابعین اور اتباع تابعین ہین اور روایت بخاری سے تا چہار مرتبہ آیا ہے بطریق شک بعد ازان ظاہر و فاش ہووے کذب و دروغ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ ملتے ہین ایک گروہ کہ گواہی دیتے بغیر طلب گواہی کے اور خیانت کرتے ہین اور امانت نہین اختیار کرتے اور نذر کرتے ہین اور خط نہین کرتے اور فرمایا نہین آیا کوئی زمانہ مگر وہ کہ زمانہ پیچہلا اس سے بدتر ہے آسکو نقض کیا ہے ساتھ زمانہ عمر بن عبد العزیز کے کہ بعد از حجاج سابقہ نبی مروان سے آیا ہے اور جواب پایا ہے کہ یہ حکم باعتبار اغلب کے ہے اور فرمایا ہلاک امت میری کا اوپر ہاتھہ کودکان کے ہوگا قریش سے اور ابو ہریرہ رض کہ راوی اس حدیث کے ہین کہتے ہین اگر چاہو تو مین انکو نام بنام اور کہتے تھے ابو ہریرہ رض اعوذ باللہ من امارۃ الصبیان یعنی پناہ چاہتا ہون ساتھ خدا کے امیری چھوکروں سال شصتم سے پس گذرے وہ رضی اللہ عنہ اس عالم سے پیشتر از سال شصتم کے کہ بادشاہی یزید عنید کی اسمین تہی اور خبر دی آنحضرت صلعم نے بظہور قدریہ و مرجیہ و رافضیہ و خوارج کی اور فرمایا درباب خوارج کہ وہ خروج کرتے ہین اوپر بہترین فرقہ کے

اور مراد حضرت علیؓ اور صحابہ انکے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین اور فرمایا علامت انکی ایک مرد سیاہ رنگ کہ اسکو ذو الثدیہ کہتے ہین
ایک بازو اسکا مانند پستان زن ہے کہ ہلتا اور حرکت کرتا ہے اور یہ بیان اسکا تحقیق براس ہووے اور مارا انکو امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ
نے اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اگر پاؤن مین انکو مارونمین مانند عاد و ثمود کے اور خبر دی ساتھ سب آخر
اس امت کے اول امت کو جیسا کہ رفضہ کرتے ہین اور خبر دی ساتھ قلب انصار کے تا آنکہ ہووین باندازہ نمک کے طعام مین اور
ہمیشہ ہووے امر انکا متفرق تا آنکہ باقی نہ ہووے واسطے انکے جماعت اور ہووین وہ آنکے بگزیدگی اور اختیار کرنا امرا اور ولاۃ کا
اور لوگونکو ولایت و حکومت اور رعایت مین کرساتھ اور روگ کج کرین اور انکے ساتھ مکر ہیں اور یہ زمان معاویہ مین تھا اور خبر دی
کہ آخر زمانہ مین مردم آزارذل اور راعی غنم اور برہنہ تن اور برہنہ پا تطاول کرین عمارتون مین اور جنے واد رتبہ کو یعنی بی بی
اپنی کو کنایہ ہے کثرت تسری سے اور خبر دی کہ بعد ازین قریش و احزاب جنگ نہ کرینگے ساتھ آنحضرتؐ نے اور غزا کرینگے ساتھ آنکے
اور یہ غزوہ خندق مین فرمایا کہ بعد ازین کافر ہمپر چڑھکر نہ آوینگے اور ایسا ہی واقع ہوا اور خبر دی ساتھ موتان کے بعد از فتح بیت المقدس
اور مراد ساتھ اسکے وبا اور طاعون ہے اور اکثر استعمال موتان کا موت مواشی مین ہے اور ظاہر امراد طاعون عمواس
ہے کہ زمان امیرالمومنین عمرؓ مین پڑی تھی کہتے ہین کہ تین روز مین ستر ہزار آدمی مرے واللہ اعلم اور وعدہ کیا سکونت
بصرہ اور خبر دی کہ صحابہ جنگ کرتے ہین بحر مین اور بیٹھتے ہین جیسا کہ ملوک بیٹھتے ہین کہا ہے کہ وقوع اسکا امارات معاویہ
مین تھا درزمان خلافت امیرالمومنین عثمانؓ اور خبر دی کہ اگر ہووے دین متعلق بہ ثریا پاوین اسکو لوگ ابناے فارس سے
اور اکثر لوگ اسے حمل اوپر سلمان فارسی اور امثال آسکے کرین اور بعضے اوپر امام امام ابو حنیفہ اور امثال آسکے
کہ اصل ابناے فارس سے ہین فرود لاوین اور ایک روایت مین رجل من فارس آیا ہے واللہ اعلم اور خبر دی آنحضرتؐ نے
ساتھ عالم مدینہ کے ایک جماعت علما سے اوپر اسکے ہین کہ مراد ساتھ آسکے امام مالک ہین اور ایک کہین کہ مراد وجود عالم ہے
کہ مدینہ مین ہووے اور سوا آسکے اس زمانہ مین وہ مرا نہووے جیسا کہ سوق حدیث اسپر دلالت رکھی اور یہ زمانہ اخیر مین ہوگا
اور خبر دی بہ عالم قریش ابن مسعود سے آیا ہے کہ کہا رسول اللہؐ نے لا تسبوا قریشا فان عالمہا علا طباق
الارض یعنی دشنام ندو قریش کو پس بدرستی عالم قریش پر کرتا ہے طبقون زمین کو از روے علم کے اور امام احمدؒ وغیرہ
اسپر ہین کہ مراد ساتھ اسکے امام شافعیؒ ہین اور جو قانی حدیث انس سے لایا ہے کہ کہون نے امتی رجل یقال لہ
ابو حنیفہ ہو سراج امتی یعنی ہوویگا میری امت مین ایک مرد کہا جاتا ہے آسے ابو حنیفہ وہ چراغ ہے میری امت کا
تنزیہ الشریعہ مین کہا اسناد اس حدیث مین احمد جویباری ہے اور راوی اسکا مامون سلمہ ہے اور ایک نے ان دو سے وضع کیا اس حدیث کو
اور صاحب سفر السعادت کہتا ہے کہ درباب فضائل شافعی اور ابو حنیفہ اور انکی خدمت مین کوئی چیز صحیح نہین اور جو کچھ اس باب
مین موضوع و مفترے ہے واللہ اعلم اور خبر دی کہ ہمیشہ ہوگا ایک طائفہ امت میری سے غالب اوپر حق کے یہانتک کہ آوے امر خدا یعنی
قیامت اور خبر دی کہ خدا تعالی برانگیختہ کرتا ہے اس امت مین اوپر سر ہر سو برس کے ایسا شخص کہ تجدید کرتا ہے دین کو اور
خبر دی بذہاب الامثال فالامثال اور حاکم نے روایت کیا بلفظ الخیر فالخیر کے اور تصحیح کیا اسکو اور بعض
غزوات مین ایک ہوا چلی تند فرمایا چلی ہے یہ ہوا جہت موت ایک منافق کے کہ مدینے مین مرا ہے اور جب پہونچے ایسا ہی پایا اور

خبر دی حال ایک مرد سے کہ خیانت کی غنیمت میں ایک مہرہ کی مہرون یہود کے پس پایا گیا جا کہ سکونت اسکی ہیں اور ایسی ہی پرانی
گلیم ایک مرد نے پس خبر دی اور پائی گئی وہ اسکی متاع میں اور اتفاقاً ایک مرتبہ ناقہ رسول اللہ گم ہوئی تھی پس خبر دی کہ
فلانے وادی میں ہے اور لپٹی ہے مہار اسکی شاخ درخت اور خبر دی نشان کتاب حاطب کہ اہل مکہ کو لکھا تھا اور نشان دیا کہ
ایک زن ہے اور ایسی فلانے وادی میں اس کتاب کو لیے جاتی ہے پس گئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ایک دو آدمی
اور پیچھے اس زن کے اور پایا اسی جگہ کہ نشان دیا تھا اور قصہ اسکا مذکور و مسطور ہے کتب احادیث تفسیر میں در سبب نزول
سورہ ممتحنہ کا یہی قصہ ہے اور فرمایا خاص سعد ابی وقاص کو اس وقت میں کہ از روے صورت کی امید شاید کہ تو بہت باقی رہے
اور زندہ رہے تا نفع پاوے ساتھ تیرے ایک قوم یعنے مسلمان اور زیان پاوے دوسری قوم یعنی کافر اور بشارت دی اسے
بطول عمر اور تھا وہ رضی اللہ عنہ آخر عشرہ مبشرہ کا موت میں اور مرا سنہ خمس وخمسین یا سبع وخمسین میں اور بعضون نے
کہا ثمان وخمسین میں اور خبر دی کہ مارا جاوے گا ابی بن خلف اوپر ہاتھ میرے کے اور کہا عتبہ بن ابی لہب کے حق میں کہ
کھاوے اسے کلب اللہ پس کھایا اسے ایک شیر نے اور خبر دی مواضع ہلاک اہل بدر سے اور تعین کیا موضع ہر ایک
کو اور خبر دی بموت نجاشی جس دن کہ وہ مرا اور وہ حبشہ میں تھا اور تشریف لائے مصلے پر اور نماز ادا فرمائی اور کہے
اسکے ساتھ چار تکبیر کے اور خبر دی فیروز دیلمی کو جس وقت آیا بہ رسالت جانب کسریٰ سے ساتھ موت کسریٰ کے اسی
دن پس جب تحقیق کیا فیروز نے قصہ کو اسلام لایا اور خبر دی ابا ذر کو ساتھ نکال دینے لوگوں کے اسکو مدینے سے
اور دیکھا اسے ایک دن سوتا مسجد میں کہا ہووے گا حال تیرا اے ابا ذر وقتیکہ نکالا جاوے اس مسجد سے کہا سکونت کرونگا
حرم میں فرمایا جب وہاں سے نکالا جاوے تو کیا کرے الحدیث اور خبر دی بہ زندگانی ابوذر کے تنہا اور مرنا اسکا
تنہا اور قصہ ابوذر اور جانا اسکا ربذہ میں کہ جگہ اسکی تھی اور جانا اسکا عالم سے مشہور و مذکور ہے کتب سیر میں انشاء اللہ
تعالیٰ آخر کتاب میں آویگا ذکر ابوذر میں اور فرمایا سراقہ کو کیا حال ہووے تیرا جس وقت کہ پہنچے تو دو سوار کسریٰ کو پس جب
آیا مال و اموال کسریٰ زمان خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں کنگن بھی انہیں تھی پس پہنائے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے سراقہ کو وہ سوار یعنے واسطے تصدیق خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا شکر خدا
کا کہ اوتارا اسکو ہاتھ کسریٰ سے اور پہنائے سراقہ کو اور خبر دی ساتھ بنا ہونے ایک شہر کے میان دجلہ
اور جیل کے کہ مراد ساتھ اسکے بغداد ہے اور فرمایا پیدا ہوگا اس امت میں ایک شخص کہ اسے ولید کہیں گے
اور وہ تر ہے اس امت میں فرعون سے اپنی قوم کے حق میں اور خبر دی کہ قیام قیامت نہیں ہوتا تا آنکہ قتال
کریں دو گروہ کہ دعوے ہر دو کا ایک ہے یعنے دونوں مسلمان ہیں کہا ہے کہ مراد اس سے واقعہ صفین ہے
اور قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا کہ یہ اول امر ہے کہ ناگاہ اسلام میں آیا اور قرطبی نے کہا اول حادثہ کہ
پڑا اسلام میں بعد از وفات پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قتل عمر رضی اللہ عنہ ہے اور ساتھ موت آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منقطع ہوئی وحی اور ظاہر ہوا ارتداد عرب وغیر ذلک اور ساتھ موت عمر کی کھینچی
گئی تیغ فتنہ اور مارے گئے عثمان پس قضا و قدر الٰہی جو ہونا تھا سو ہوا اور سہل ہو گیا کہ اشراف قریش

اور خطیب آپ کا تھا اور سب آنحضرتؐ اور صحابہ کی کرتا تھا جب قید ہوا روز بدر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اسکے دانت توڑ ڈالوں میں پس فرمایا آنحضرتؐ نے عمر رضی اللہ عنہ کو قایم ہووے یہ شخص ایسے مقام میں کہ شاد کرے تجکو وہ ای عمرؓ اور ایسا ہی ہوا کہ وہ بعد از اسلام مکہ میں تھا پس خبر موت آنحضرتؐ اور خلافت ابوبکرؓ پہونچی پس خطبہ پڑھا اور ثابت و قوی کیے دل مسلمانوں کے اور روشن کیں لہجے انکی اور کہا ثابت بن قیس بن شماس کو تعیش حمیدا و تقتل شہیدا یعنے جیے گا تو ستودہ اور مارا جاویگا تو شہید ہ پس مارا گیا روز جنگ مسیلمہ کذاب یمامہ میں اور کہا خالد کو جسوقت کہ بھیجا اسے اوپر اکیدر کے بدر ستیکہ پاویگا تو اُسے کہ شکار کرتا ہے گاؤ کو اور جو کچھ خبر دی آنحضرتؐ نے اسرار و باطن لوگوں سے اور مطلع ہوتے اوپر اسکے اسرار منافقین اور مومنین سے بھی واقع ہوا حیات آنحضرتؐ میں اور بعد از وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے یہانتک کہ کہتے تھے لوگ آپس میں واللہ اگر نہووے حضرتؐ کے پاس کوئی کہ خبر دیوے انکو خبر دیتے ہیں سنگریزے بطحا کے اور اعلام کیا آنحضرتؐ نے ساتھ اُس سحر کے کہ کیا تھا آپ کے لبید بن عاصم یہودی نے اشعار آنحضرتؐ میں کہ وقت شانہ کرنے کے گرے تھے اوند شگوفہ نخل تہ میں بیچ چاہ دزدان کے اور پایا گیا ساتھ اُسی صفت کے اور نکالا گیا اور خبر دی ساتھ کھا جانے کرم کے صحیفہ کو کہ لکھا تھا قریش نے بنی ہاشم کو مگر خدا کے نام پس پایا گیا ویسا ہی کہ آپ نے فرمایا تھا اور صفت کرنا آنحضرتؐ کا بیت المقدس کو جسوقت کہ تکذیب کی قریش نے آپکی لیلۃ الاسرای میں اور پہونچنا اُنکے قافلہ کا ذکر معراج میں گذرا اور خبر دی بظہور صفات قبیحہ کے اُمّت میں آخر زمانہ میں رفع امانت اور فقدان اور شیوع خیانت و حسد اقران اور قلت رجال و کثرت فتون اور خبر دی بافزونی مال اور وقوع فتن و ملاحم و زلازل اور ظہور نار حجاز اور قصہ اُسکا تاریخ مدینہ میں مذکور ہی اور اخبار اشراط ساعت و حشر و نشر اور باقی احوال آخرت اور احوال قیامت سے ایک باب اثر ایک کتاب جدا چاہتا ہی اور وقوع اُسکا منتظر و متوقع ہے اور جس قدر ذکر کیا گیا کافی ہی ظہور معجزہ اور صدق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

فصل

اور ایک باب ظہور معجزات عظیمہ آنحضرتؐ سے حفظ عصمت الٰہی عز اسمہ و جل جلالہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو شر مردم اور کید اعدا دین سے قال اللہ تعالی واللہ یعصمک من الناس یعنی فرمایا اللہ تعالی نے اور خدا نگاہ رکھتا ہے تجھے لوگوں سے آیت واصبر لحکم ربک فانک باعیننا یعنی اور صبر کرو واسطے حکم پروردگار اپنے کے پس بدرستی تو آنکھوں ہماری میں یعنی حفظ و حراست ہماری میں اور فرمایا اللہ تعالی نے آیت انا کفیناک المستہزئین الذین یجعلون مع اللہ الہا اخر یعنی بدرستی ہم کافی ہیں تجھے استہزا اور سخریہ کرنیوالوں سے کہ گردانتے ہیں ساتھ خدا کے معبود دوسرا اور فرمایا آیت واذ یمکر بک الذین کفروا الآیۃ یعنی ہرگاہ مکر کرتے ہیں تیرے ساتھ کافر لوگ اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کہ حراست و پاسبانی فرماتے تھے نفس نفیس اپنے کو اور صحابہ رضوان علیہم تا نازل ہونے آیت واللہ یعصمک من الناس پس باہر لائے سر مبارک اپنا خیمہ سے اور کہا ان لوگوں سے کہ پاسبانی آپکی کرتے تھے اے لوگوں

اور جاؤ کہ حراست میری کی پروردگار عزوجل نے کی ہے اور احتیاج نہ چھوڑی میری تمہارے ساتھ اور روایت کیا گیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں نیچے ایک درخت کے نزول فرمایا تھا اور عادت شریف ایسی تھی کہ جب
نزول واقع ہوتا کسی منزل میں اختیار کرتے صحابہ حضرتؐ کے لیے کوئی درخت کہ قیلولہ فرماتے اسکے سایہ میں آیا ایک
اعرابی اور کھینچی شمشیر اپنی اور کہا کون ہے کہ باز رکھے تجھسے فرمایا اللہ پس کانپا اعرابی اور گر پڑی شمشیر اسکے
ہاتھ سے اور مارا سر اپنے کو ساتھ شمشیر کے تا روان ہوا دماغ اسکا پس نازل ہوئی یہ آیت اور بتحقیق روایت کیا گیا
ہے یہ قصہ حدیث صحیح میں کہ آنحضرتؐ نے عفو کیا اس اعرابی کو اور گیا طرف اپنی قوم کے اور کہا آیا ہوں میں تمہارے
پاس آگے بہتر مردم سے اور کبھی حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے لے لی شمشیر اسکے ہاتھ سے اور کہا تجھے کون بچاوے
میرے ہاتھ سے اور ہلاکت پائی اسکو اور آیا مثل اس حکایت کے غزوہ بدر میں کہ جدا ہوکے تھے حضرتؐ صحابہ سے واسطے قضا
حاجت کے پس گیا پیچھے حضرتؐ کے ایک منافق سے اور ذکر کیا مثل اسکے غزوہ غطفان میں آیا ہے کہ اسلام لایا وہ مرد اور
رجوع کیا اپنی قوم کی طرف باوجودیکہ وہ سب میں انجع اور سید تھا کہا گیا ہوا تجکو تو نہ کہتا تھا کہ ہلاک کرونگا میں اسکو اور
ہو سکتا تھا کیوں جرأت نہ کی تو نے کہا دیکھا میں نے ایک مرد سفید و بلند قامت کہ مارا سینہ میرے پر کہ گرا میں اوپر پیٹھ
اپنی کے اور گر پڑی شمشیر میرے ہاتھ سے اور پہچانا میں نے کہ وہ فرشتہ ہے اور اسلام لایا میں اور ایک روایت میں
آیا ہے کہ اٹھا شمشیر کھینچے اوپر آنحضرتؐ کے اور کھڑا رہا پس کہا حضرتؐ نے خداوندا کفایت کر مجھے شر اسکے سے جسطور کہ چاہے تو پس گرا
منہ کے بل بسبب درد کے کہ پیدا ہوا اسکی کمر میں اور اسی جگہ نازل ہوا یہ قول حق سبحانہ آیت یا ایہا الذین امنوا اذکروا
نعمۃ اللہ علیکم اذ ھم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیہم یعنی ایمان والو یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر تمہارے
جب ارادہ کیا قوم نے کہ دراز کریں طرف تمہارے ہاتھ اپنے اور خطاب مومنین کی طرف اس جہت سے ہے کہ نفع اور ضرر اور
مراجع حقیقت انکی طرف ہے اور لائے ہیں کہ جب سورہ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی زن ابی لہب ام جمیل بنت حرب اخت
ابی سفیان تھی کہ حمالۃ الحطب اسکی شان میں ہے آئی تا پیغمبر خدا کو ایذا دیوے اور دشنام دے اور ابوبکر صدیق خدمت
میں حاضر تھے دیکھا کہ جمیل آئی ہے کہا یا رسول اللہ وہ عورت نہایت بے حیا اور بے ادب اور بدزبان ہے اگر بیٹھا
سے آپ اٹھ کھڑے ہوئیں بہتر ہے آنحضرتؐ نے کہا وہ مجھے نہ دیکھے گی پس ام جمیل آئی اور کہا اے ابوبکرؓ صاحب تیرے
نے میری ہجو کی ہے کہا صاحب میرا شعر نہیں کہتا اور ہجو نہیں کرتا پس وہ زن خائف و خاسر پھر گئی اور آنحضرتؐ کو کہ اسی
جگہ بیٹھے تھے نہ دیکھا اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ حق تعالی ایک فرشتہ بھیجا تا مجھے ساتھ بازو اپنے کے ڈھانکا اور محمد بن اسحق
نے ذکر کیا ہے کہ ہاتھ میں اسکے سنگ تھا کہا اے ابوبکر اگر دیکھتی میں محمدؐ کو مارتی یہ سنگ اسکے منہ پر اور ذکر کیا شفا
میں ایک مرد بنی مغیرہ سے آیا تا آنحضرتؐ کو مار ڈالے پس کور ہوئیں اسکی آنکھیں سنیں باتیں آپکی اور گیا طرف
قوم اپنی کے اور نہ دیکھا حضرتؐ کو اور نہ پہچانا قریش آنحضرتؐ کو ابتدائے قصہ ہجرت میں کہ درون خانہ
سے اور ان سے باتیں کیں اور گذرے اور انھون نے انکو نہ دیکھا اور اگر دیکھتے نہ پہچانتے اور خاک
انکے سر پر ڈال کر نکل آنا بھی اس باب سے ہے چنانچہ محل میں بیان اسکا آویگا انشاء اللہ تعالے

اور نہ دیکھا اور نہ پہچانا غار ہجرت مین بھی قریب اس حال کے ہے اور روایت ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا وعدہ کیا مین نے اور اتفاق ابو جہم نے کے بن حذیفہ کے ایک رات او پر قتل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس آئے ہم منزل آنحضرت مین پس سنا ہمنے انکو کہ افتتاح کیا او پڑھا آیت الحاقۃ وما ادراک ما الحاقۃ ۵ ما فہل تری الہم من باقیۃ ۵ پس ابو جہم نے او پر بازو عمر رضی اللہ عنہ کے مارا اور کہا نجات دی ہمکو پس فرار کیا دونون نے اور بھاگے اور یہی یہ حکایت مقدمات اسلام عمر رضی اللہ عنہ سے اور قصہ اسلام عمر رضی اللہ عنہ عجائب اجاس ہے جیسا کہ محل اسکے مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی اور سراقہ بن مالک جشم وقت ہجرت کے اہل مکہ نے اسکو طلب آنحضرت اور پکڑنے آپکے مقرر کیا تھا اور پہونچنا اسکا آنحضرت پاس اور دھنس جانا پاؤن اسکے گھوڑے کا زمین مین اور نکلنا بدعا آنحضرت اور پھرنا مشہور ہے اور خبر دیگر مین آیا ہے کہ ایک راعی نے پہچانا آنحضرت اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اور دوڑا تا جتاوے قریش کو جب مکہ مین پہونچا بھول گیا کہ کیا کرے اور کیا کہے اور بھلا دیا گیا اوسکو جس راسے سے نکلا اور باہر آیا تھا تا پھر گیا اپنی جگہ —

ابن اسحاق وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ مین تھے ابوجہل لعین نے ایک سنگ لیا اور ملاعین دیکھتے تھے چاہا کہ حضرت پر ڈالے پس لپٹ گیا سنگ اسکے ہاتھ سے اور خشک ہوے دونون ہاتھ گردن تک اور پھر الطریق فقری اور حضرت سے دعا ہی چاہی کہ عفو فرماوین پس کھل گئے دونون ہاتھ اور بار دیگر ابو جہل نے ایک شتر دیکھا بہت بڑا کہ ہرگز بزرگی مین مثل اسکے نہ دیکھا پس قصد کیا اس شتر نے کہ کھاجاوے اسکو فرمایا آنحضرت نے کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے ساتھ اس صورت کے ظاہر ہوے اگر نزدیک آتا کھاجاتے اسکو اور ایک مرتبہ آنحضرت نیچے دیوار کے بیٹھے تھے ایک نے اشقیا سے سنگ آسیا اٹھایا اور چاہا کہ بالاے سر مبارک ڈالے پس اٹھے آنحضرت اور سیدھا جانب مدینہ پھرے اور روایت کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ابوجہل نے وعدہ کیا قریش سے اگر دیکھون مین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز مین پامال کردونگا اسکو پس بہ قصد نماز آنحضرت تشریف لائے اور اس شقی کو آگاہ کیا اور جب وہ نزدیک پہونچا بھاگا ڈرتا ہوا اور بچاتا ہوا اپنے کو ساتھ دونون ہاتھون کے پس پوچھا کہا جب پاس گیا مین دیکھا مین نے ایک خندق پر آتش کو کہ گرتا ہون مین اور دیکھا مین نے ہول عظیم اور آواز جنبہ کو کہ پر کیا ہے زمین کو فرمایا آنحضرت وہ ملائکہ تھے اگر نزدیک آتا لیجاتے اعضا اسکے اور پارہ کرتے اور نازل ہوا کلا ان الانسان لیطغی یعنی حقا بدرستی انسان ہر آئینہ سرکشی اور نافرمانی کرتا ہے اس قول تک ارایت الذی ینہی عبدا اذا صلے تا آخر یعنی آیا دیکھا تونے منع کرتا ہے بندے کو جب نماز ادا کرتا ہے اور روایت کیا کہ شیبہ بن عثمان حجی کہ قوم اوسکی دربان بیت اللہ تھی اور کلید کعبہ اونکے ہاتھ تھی اس سے پہلے کہ بشرف اسلام مشرف ہووے روز حنین مین حضرت پاس کھیچا اور حمزہ بن عبد المطلب نے باپ اور چچا اسکے کو حضرت نے مارا تھا کہا آج کے دن کینہ اپنا محمد سے لیتا ہون مین کہ باپ اور چچا میرے کو مارا ہے پس جب درہم ہوے لوگ اٹھائی اپنی شمشیر بارادہ مارنے حضرت کے کہتا ہے جب نزدیک ہوا مین آنحضرت سے بلند ہوا میری طرف زبانہ آتش عظیم سے سریع و شتابتر برق پس بھاگا مین

انکے آگے سے اور جب یکہا مجھے آنحضرتؐ نے پکارا اور رکہا دست مبارک اپنا میرے سینہ پر اور حالانکہ حضرتؐ دشمن ترین مردم تھے میرے نزدیک پس نہ اٹھایا ہاتھ کو مگر وہ کہ حضرتؐ محبوب ترین خلق ہوے طرف میری فرمایا پاس آ قتال کر دشمنوں رسول خدا کے ساتھ پھر آیا مین آگے آنحضرتؐ کے درحالیکہ مارتا تھا مین شمشیر اور اگر باالفرض اس وقت میرے روبرو باپ میرا آتا مارتا مین اُسے ساتھ شمشیر کے حضور رسول اللہ کے اور فضالہ بن عمر سے روایت ہو کہ کہا چاہا مین نے قتل آنحضرتؐ سال فتح مین اور آنحضرتؐ طواف مین تھے جب پاس آیا مین حضرتؐ کے کہا اے فضالہ اپنے دل مین کیا باتین کر رہا ہو ارادہ رکھتا ہو تو کہ مارے رسول خدا کو مین نے کہا لا یعنی نہین یا رسول اللہ پس خندہ فرمایا آنحضرتؐ نے اور استغفار کیا میرے واسطے اور رکھا میرے سینہ پر اپنا ہاتھ پس آرام پایا میرے دل نے پس سوگند بخدا کہ نہ اٹھایا ہاتھ تا پیدا نہ کیا خدائے تعالیٰ نے کسی چیز کو محبوب تر میرے نزدیک حضرتؐ سے اور مشاہیر اخبار سے اس باب مین خبر عامر بن الطفیل اور اربد بن قیس ہنگامی کے ہو آئے تھے آپ کے پاس اور کہا عامر نے اربد کو مین مشغول کہتا ہون تجھے رو تجھ پر پس مار شمشیر اپنی پس دیکھا عامر نے اربد کو کہ کام کرے پس کہا کیا ہوا تجھے کہ کام نہ کیا تو نے کہا بخدا سوگند کہ قصد نہ کیا مین نے کہ مارون اسکو مگر وہ کہ پایا مین نے تجکو درمیان آپ کے اور حضرتؐ کے چاہتا ہو تو کہ مارون مین تجھے اور عصمت عز وجل سے برگشتہ جیسا ہے کی کہ بہت یہود اور کاہنوں نے آگاہ وخبردار کیا قریش کو اور ڈرایا انکو ساتھ اسکے اور بیان کیا حضرتؐ کو غلبہ سطوت اوپر انکے اور بہکایا انکو اوپر قتل آنحضرتؐ کے اور بچایا اُسے حق سبحانہ تعالیٰ نے تا پہونچے امر باری تعالیٰ اسکے باب مین آیت یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون یعنی ارادہ کرتے ہین کہ بجھاوین نور خدا کو ساتھ منہون اپنے کے اور نہین چاہتا اللہ مگر یہ کہ تمام کرے نور اپنا ہرچند مکروہ رکھین اُسے کافر **فصل** اور معجزات باہرہ اور آیات بینہ علوم ومعارف سے ہو کہ جمع کیا حق تعالیٰ نے ذات جامع الکمالات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور مخصوص انکو اسکے ساتھ کہ مشتمل ہین اوپر تمام مصالح دنیا ودین کے اور معرفت انکی ساتھ امور شرائع اور قواعد دین اور سیاست عباد کی اور احوال اخبار امم سابقہ اور قرون ماضیہ کا زمان آدم علیہ السلام سے اپنے وقت تک اور حفظ شرائع اور کتب اور سیر انکا اور صفات اعیان اور اختلاف آرا اور مذاہب انکے کا اور معرفت مدد اور عمار انکا اور حکم حکما انکے کا اور حجت کفار امت کی اور معارضہ ہر فرقے کا اہل کتب سے ساتھ اس چیز کے کہ ان کتابون مین تھا اور اعلام بہ اسرار اور مخفیات علوم واخبار ساتھ اس چیز کے کہ پوشیدہ کرتے تھے اور تغیر دیتے تھے اس سے اور احتوا اوپر لغت عرب اور غریب الفاظ فرق کے اور احاطہ ساتھ ضروب فصاحت اور حفظ حکمتون کا اور بیان حکمتون بیبنہ کا بہ جہت آسانی فہم نحو اصل کے اور بیان کرنا اسکے مشکلات کا باوجود اشتمال شریعت عزائے حضرتؐ کے محاسن اخلاق اور محامد آداب وقواعد واصول کے حفظ نفس واعراض واموال مین کہ مستحسن ہے ارباب عقول کے حتی کہ نزدیک کفار دجال اور ملاحدہ کے کہ عقل سلیم اور انصاف رکھتے ہون مگر معاندین خذول اور مخالفت معقول اور تکلم بجوامع کلم متوی اوپر جنون علوم اوپر فنون معارف کے مثل طب اور تعبیر خواب اور فرائض وحساب

اور سوائے اسکے علوم سے کہ نہیں جانتا بعض اُسکے کو مگر جسنے کہ ممارست کی درس و تدریس کو اور عکوف کیا
اوپر کتب کے اور مجالست کی اُسکے اہل کے ساتھ اور ریاضت کی اُسمین اور آنحضرتؐ نے نہ لکھا اور نہ پڑھا
اور نہ صحبت رکھی ساتھ کسی لکھے پڑھے کے اور نہ پیدا ہوئی قوم اہل علم مین اور باہر گئے اور سفر کیا اُسکی
طلب مین اور غایت معارف عرب علم انساب اور اخبار اور اوائل و شعر و بیان ہے اور حصول اُسکا بھی موقوف
ہے اوپر سیکھنے اور اخذ کرنے کے استادون سے اور اشتغال ساتھ طلب مباحثہ اور تکرار اُسکے مجالست ساتھ اہل اس
فن کے اور یہ فن ایک قطرہ ہے بحر علم اور ایک لفظ ہے کتاب فضل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور دلائل
نبوت اور علامات رسالت آنحضرتؐ سے ترادف و تواتر اخبار کا رہبان و احبار اور علماء اہل کتاب سے آپکی
صفت اور آپکی امت کی صفت مین اور اسمار اور علامات اُسکے جیسا کہ حلیہ شریف اور خاتم نبوت اور اشتمال
اُسکے اور وقوع اُسکا اشعار موحدین متقدمین مثل تبع اور قس بن ساعدہ اور سیف بن ذی یزن وغیرہ کے اور
تعریف کیا امر حضرتؐ کو زید بن عمرو بن نفیل نے کہ اُسکو موحد جاہلیت کہتے ہین اور ورقہ بن نوفل نے کہ تنفر کرتا
تھا اور وقوع ذکر شریف حضرتؐ کا کتب سابقہ مین اور اعتراف علماء یہود کا ساتھ اُسکے مگر وہ کہ براہ حسد و
عناد کی اور بیان التفصیل ابواب سابقہ مین تبیین و تفصیل بیان کی گئی اور وہ جو سنا گیا ہے ہاتف جن سے اور ظاہر
ہوا اوپر السنہ اصنام اور ذبائح اوثان اور اجواف طیور کے اور دیکھا گیا کتابت اسم شریف اور شہادت رسالت
حضرت احجار و قبور مین بخط قدیم اور اسلام لانا جسنے کہ مشاہدہ کیا اُسکو مذکور و مسطور ہے اور سوائے اُسکے اور آیات
و علامات کہ وقت ولادت شریف اور وفات مین اور اسفار و غزوات مین ظاہر و ہویدا ہوئین محل و مقام
اُسکے مین مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی اور جملہ خصائص و کرامات و آیات آنحضرتؐ سے ہے اخبار فرشتون
اور جن سے اور امداد رب عزت کی آپکو ساتھ ملائکہ کے اور اطاعت جن اور دیکھنا اکثر صحابہ کا انکو جیسا کہ غزوہ
بدر مین اور سوا اُسکے ظاہر ہوا اور ایک اُنمین سے دیکھنا صورتون جبرئیل علیہ السلام کا ہے
کہ واسطے بیان معنی اسلام و ایمان و احسان کے آئے ہین اور بھی دیکھا ابن عباسؓ اور اسامہ نے
جبرئیل علیہ السلام کو حضرتؐ پاس صورت دحیہ کلبی مین اور دیکھا سعد نے اوپر یمین و یسار آنحضرتؐ کے
جبرئیل اور میکائیل علیہم السلام کو صورت دو مرد مین کہ اوپر اُنکے لباس سفید ہے اور دیکھا بعضون نے انمین
سے ہانکنا ملائکہ کا اپنے افراس کو روز بدر اور بعضون نے گرنا سر کافرون کا دیکھا اور ضارب کو نہ دیکھا اور
دیکھا ابو سفیان بن الحارث نے مردون سفید جامہ کو اوپر افراس ابلق کے درمیان زمین و آسمان کے اور
مصافحہ کرتے تھے ملائکہ عمران بن الحصین کو کہ مشاہیر صحابہ سے ہین اور دکھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ساتھ حمزہ کے جبرئیل علیہ السلام کو کعبہ مین پس بیہوش گر پڑے حمزہؓ اور دیکھا عبد اللہ بن
مسعود نے ایک جن کو لیلۃ الجن مین اور سنا کلام اُنکا اور یہ سب معجزات آنحضرتؐ سے ہے اور روایت
کیا گیا ہے کہ جب مارے گئے مصعب بن عمیر روز احد لیا رایت ایک فرشتہ نے کہ اوپر صورت اُنکی کے تھا

پس نہ آئی آنحضرتؐ نے فرمایا آگے آ اسے مصعب کہا مین مصعب نہین ہون پس جانا آنحضرتؐ نے کہ وہ ایک ملک ہے
ملائکہ سے اور ذکر کیا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہ ہم ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
بیٹھے تھے ناگاہ آیا ایک پیر کہ اسکے ہاتھ مین عصا تھا اور سلام کیا اوپر حضرتؐ کے اور جواب دیا حضرتؐ نے اسکے
سلام کا اور فرمایا یہ آواز جن ہے پوچھا تو کون ہے کہا مین ہامہ الہم بن لاقیس بن ابلیس ہون اور ملاقات کی
مین نوحؑ کے ساتھ اور جو پیغمبر کہ بعد اُنکے ہوا اور تعلیم کیا اُسے ایک سورہ قرآن سے اور دیکھا ابو ہریرہؓ نے شیطان
کو کئی روز آکر طعام صدقہ فطر سے کہ حوالہ اُسکے تھا چرایا اور تعلیم کی ابو ہریرہؓ کو آیۃ الکرسی اور ذکر کیا ہے واقدی
نے کہ دیکھا خالد نے نزدیک بدم عزی کے ایک زن سیاہ کو کہ نکلے اُسکے درمیان سے برہنہ پریشان گیسو پارہ کیا
اُسکو ساتھ شمشیر اپنی کے اور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ یہ عزی تھی اور حدیث ارادہ کرنے ایک شیطان کی شیاطین سے
تا قطع کرے نماز آنحضرتؐ اور چاہنا آپ کا کہ باندھین اُسے ساتھ ستون مسجد کے اور یاد آنا دعاے سلیمان
علیہ السلام کا کہ مقدمہ تسخیر جن مین کی تھی اور چھوڑ دینا اُس شیطان کو مشہور ہے **فصل** وہ ہے ظاہر ہوا
معجزات اور آیات سے وقت ولادت اور بعد اُس کے جیسے رضاع میں اور صغر سن میں وقت بعثت تک اور سبب
ظہور نور نبوت اور تمام زمان عمر شریف غیر اُس چیز کے کہ ذکر کیا گیا وقت وفات تک خارج حد وحصر اور احصا سے ہے اگر
خدا چاہے تو کچھ اُس سے محل اُسکے مین ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ کہا قاضی ابو الفضل عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے
بتحقیق لایا مین اس باب مین ایک چیز معجزات واضحہ اور جملہ علما نا مشتمل ہے کہ اسمین کفایت ہے بے نیازی ہے
زیادت سے اور حقیقت معجزات ہمارے پیغمبر کے اظہر واوضح معجزات رسل ور اکثر و اوفر ازانکی ہین لیکن اکثر اس
جہت سے کہ کوئی پیغمبر معجزہ نہین لایا مگر مثل اُسکے یا ابلغ اُس سے سید ہمارے سے ظاہر ہوا اور ایک وہ جو اکثر ہیت
سے وہ ہے کہ قرآن عظیم یہ تمامہ معجزہ ہے اور اقل اُس چیز کا کہ واقع ہوتا ہے ساتھ اُسکے اعجاز بعضے ائمہ کے
نزدیک انا اعطینک الکوثر ہے یا کوئی آیت کہ باندازہ اُسکے ہے پھر اعجاز قرآن جیسا کہ سابقاً گذرا
ساتھ دو وجہ کے ہے ایک بطریق فصاحت وبلاغت اور دوسرا بطریق نظم وتالیف پس ہر جز مین
ان دو سے معجزہ ہے پس مضاعف ہوئے عدد اسو جہہ سے پھر اسمین اور وجوہ مین اعجاز سے خبر دینا ساتھ
علوم غیب کے اور وضوح معجزات آنحضرتؐ اُس جہت سے ہے کہ اکثر معجزات رسل کے بقدر ہمت
اہل زمان اُنکے ہوتے تھے اور اوپر اندازہ اس فن کے کہ وہ قرآن اُسپر مشتمل تھا اور جو زمانہ موسیٰ علیہ السلام
کا ساتھ ایسے معجزہ کے کہ مشابہ اُس چیز کا تھا کہ دعوی کرتے تھے اہل اُس زمانہ کے قدرت کو اوپر اوسکے
پس لائے موسیٰ علیہ السلام ایسی چیز کہ خارق اُنکی عادت کی تھی اور نہ تھی اُنکی قدرت مین وہ باطل کیا
سحر اُنکا اور زمانہ عیسیٰ علیہ السلام مین صنعت طب بہت سا قدر ومرتبہ رکھتی تھی اور اہل اُس زمانہ کے اُسمین
تفاخر کرتے تھے پس لائے عیسیٰ علیہ السلام وہ امر کہ قادر نہ تھے وہ اُسپر اور لائے ایسی چیز کہ گمان اُسکے
اتیان کا نہ رکھتے تھے احیاء موتی سے اور ابراے اکمہ اور ابرص بے معالجہ طبیب اور ایسی ہی معجزات اور

انبیا علیہم السلام کے پس بھیجا خدا تعالی نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور سب عادت عرب اور علوم انکے چار تھے بلاغت و شعر اور خبر و کہانت پس نازل کیا گیا حضرت پر قرآن کہ خارق ان چار کا ہے کہ مشتمل ہے اوپر فصاحت و ایجاز و بلاغت کے کہ خارج ہے نمط کلام انکے سے اور نظم غریب اور اسلوب عجیب کہ راہ نپائی کسی منظوم میں ساتھ اسکے اور نہ جانا اسالیب ور انمین منہج اسکا اور اوپر اخبار کے کوائن حوادث و اسرار اور خفایا و ضمائر کہ پائی گئی جیسا کہ خبر دی تھی اور اعتراف و اقرار کیا اعدا نے ساتھ صحت و صدق اسکے اور ابطال کیا کہانت کو کہ کبھی ایک بات دس میں سے راست ہوتی تھی اور باقی کاذب اور جڑسے اوکھاڑا اسکو ساتھ منع شیاطین کے کہ القا کرتے تھے انپر اخبار ساتھ رجم شہب اور رصد نجوم کے اور خبر دی قرون سالفہ اور امم ہالکہ اور حوادث ماضیہ سے اوپر ایسی وجہ کے کہ عاجز آیا جو کوئی کہ اس علم میں متفرع اور متفرد تھا بعض ان وجوہ سے بعد ازان رہا یہ معجزہ جامع ان وجوہ کو ثابت و باقی تا روز قیامت ہر امت پر کہ آئے اور نظر کرے اسپر انمین اور تامل کریں اسکے وجوہ اعجاز میں پس کوئی عصر اور زمانہ نہیں گذرتا کہ صدق ان اخبار کا اسمین ظاہر ہوتا ہے پس متجدد ہوتا ہے ایمان اور متظاہر ہوتا ہے برہان اور مشاہدہ کو تاثیر ہے زیادت ایقان اور نفس اشد ہے طمانیت اسکے ساتھ عین الیقین کے علم الیقین سے ہر چند خفا نہیں اور یقین ہر صورت میں حاصل ہے اور تمام معجزات نبیل علیہم السلام کے متفرق ہوئے ساتھ انقراض انکے اور معدوم ہوئے ساتھ عدم زمان انکے اور معجزہ ہمارے حضرت کا مضمحل و منقطع نہیں ہوتا اور متجدد ہیں آیات اسکے وصل جان کہ مواہب لدنیہ میں بعد مقصد سابع کہ کتاب اپنی میں وجوب محبت اور اتباع سنت آنحضرت اور محبت آل و اصحاب اور قرابت عشرت حضرت میں اور حکم صلوۃ و سلام اوپر آنحضرت کے کیا ہے مقصد ثامن طب و تعبیر رویا اور اخبار مغیبات میں اور حقیقت میں تمام افعال مستقیمہ اور افعال قدسیہ اور معارف و محاسن آداب و شیم و بدائع حکم و جوامع کلم آنحضرت کے اور قوت تدبیر انام خارج طاقت بشر اور حیطہ عادت سے ہے مقدمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار پرسی فرماتے تھے اور نزدیک انکے جاتے تھے اور بیٹھے متصل سر بیمار کے اور ہاتھ رکھتے اوپر پیشانی کے اور کبھی اوپر جگہ درد کے اور پوچھتے حال اسکا کہ کیونکر ہے اور کہتے تھے بسم اللہ اور یہ بھی ایک نوع ہے طب سے اور علاج ہے یاد خال سرور دل بیمار میں اور تصرف کرنا اسکے باطن میں **بیت** گر قدم رنجہ کند یار بپرسیدن ما * خوش طبیبی ست بیا تا ہمہ بیمار شویم * اور تفریح نفس مریض اور تطییب اسکے قلب کا اور ادخال سرور کو تاثیر عجیب ہے حصول شفا اور تخفیف علت میں اسواسطے کہ ارواح و قوی و قوت پکڑتے ہیں سرور سے اور مساعدت کرتے ہیں طبیعت کو دفع موذی میں خصوصاً اعزا اور اکبر اور احباسے اور اسی جگہ سے ہے **لقاء الخلیل شفاء العلیل** یعنی دیکھنا اور ملاقات دوست کی تندرستی ہے بیمار کی ایک غلام تھا یہود سے کہ خدمت کرتا تھا آنحضرت صلعم کی ناگاہ بیمار ہوا پس آنحضرت واسطے عیادت کے تشریف لائے اور بیٹھے اسکے پاس اور عرض کیا اوپر اسکے اسلام پس مسلمان ہوا اور فرمایا آنحضرت نے **الحمد للہ الذی انقذہ من النار**

یعنی شکر وسپاس اُس خدا کو کہ نکالا آپ سے آتش دوزخ سے جابر نے کہا بیمار ہوا میں اور بیہوش ہو گیا پس آئے وہ یعنی
آنحضرتؐ اور وضو کیا اور ڈالا آب وضو اپنا مجھ پر پس ہوشیار ہوا میں کہ دم کیا تیسری شب پر پس صحت پائی میں نے
فی الحال اور فرمایا عودوا المریض یعنی عیادت اور پوچھو مریض کو اور بعض نے استثنا کیا ہے اس سے درد اور دنبل
اور درد دندان اس روایت سے کہ بیہقی لایا ہے اور صحیح خلاف اُسکے ہے اور یہی ہے حکم مطلق ہر بیمار کے لئے ہیں
اور بعض نے کہا ہے کہ عیادت بعد تین روز کے ہے اور فعل آنحضرتؐ سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے اور ترک
عیادت روز شنبہ خلاف سنت ہے اور اصل اُسکی ایک طبیب یہودی سے ہے کہ ایک بادشاہ بیمار ہوا اور امر کیا
اسکو ساتھ التزام خدمت کے اور چاہا یہودی نے کہ جا آوے واسطے عیادت روز سبت کے اقرار کیا کہ بیمار پر
روز شنبہ کو آنا نہ چاہیے پس یہ از ان شائع ہوا لوگوں میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ عیادت شب سہ شنبہ میں راست کہ
اور صحبت میں دن کی صحبت تفرقہ مریض کے بطول لیل شتا میں اور بطول نہار صیف میں اور مکروہ ہے تطویل
ساتھ اُس کے دین کے مگر عند الضرورۃ اور حدیثیں فضل عیادت میں بہت ہیں اور آداب اُسکے کتابوں میں مسطور
اور جاننا چاہیے کہ مرض دو قسم پر ہے مرض قلوب اور مرض ابدان اور طب قلوب خاصہ رسول اللہ کا ہے اور
ممکن نہیں ملتی اُسکے مگر جانب آنحضرتؐ سے اور طب ابدان غیر آن حضرتؐ سے بھی حاصل ہوتی ہے اور حصول اُسکا
آنحضرتؐ سے بطریق تبع اور طفیل کے ہے اور مقصود اصلی بعثت سے طب قلوب اور اصلاح اُسکی ہے امراض
اور ضرر ذنوب کا قلوب میں مثل ضرر سموم کے ہے ابدان میں ساتھ اختلاف اُسکے درجوں کے ضرر میں اور نہیں پہنچتا
بندہ کو کوئی شر اور ضرر غالب احوال دنیا و آخرت میں مگر بسبب ذنوب معاصی کے اعاذنا اللہ منہا وہ پناہ میں
رکھے ہم سبکو خدا اس سے اور آثار معاصی شامل ہیں قلب اور بدن کو اور از انجملہ حرمان علم سے ہے کہ نور علم ساتھ
ظلمت معصیت کے جمع نہیں ہوتا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شعر شکوت الی وکیع سوء حفظی +
فارشدنی الی ترک المعاصی + گلہ کیا میں نے طرف وکیع کے بدی حافظہ اپنے کے سے پس وصیت کی مجھے طرف
چھوڑنے گناہوں کے پس بہ سبتی کہ علم نور ہے خدا تعالی کا اور نور خدا نہیں دیا جاتا گناہگار کو اور ازانجملہ حرمان رزق
سے اور حدیث میں آیا ہے کہ بندہ محروم کیا جاتا ہے بسبب گناہ کے کہ پہونچتا ہے اُسکو اور تقوی باعث ہے مزید رزق کا
قولہ تعالیٰ ولو ان اہل القری آمنوا واتقوا لفتحنا علیہم برکات من السماء والارض یعنی
فرمانا حق تعالی کا اور اگر بدرستی اہل قریے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے البتہ کھولتے ہم اُنپر برکتیں آسمان و زمین سے
اور جیسے کہ وارد ہوا ہے النوم الصبحۃ تمنع الرزق یعنی خواب صبح کا منع کرتا ہے رزق کو اور اس جگہ ظلمان ہے اگر
کوئی کہے کہ اکثر عاصی کو نائم بوقت صبح دیکھتے ہیں ہم کہ اور وہ مرزوق و منعم زیادہ ہیں جواب اُسکا وہ ہے کہ یہ وعید
مومنوں اور صدقوں کے حق میں ہے پس اس جگہ خوف اُسکا کہ بیج ایمان زمین دل اُنکے سے اکھڑ گئی ہے یا مہلت دنیا
حق تعالی کا عاصیوں کو مکر اور استدراج ہے اور ظلمت و وحشت کہ دل میں ارتکاب معصیت کی پائی جاتی ہے
مقطوع اور محسوس ہے اور کبھی یہ ظلمت اور سواد اوپر منہ کے سرایت کرتا ہے اور یہ بھی فرع ایمان و درستی قلب

و بدن بھی آثار معاصی سے ہے اور معصیت سبب کوتاہی عمر ہے جیسا کہ طاعت سبب زیادتی اسکا اور بعضے
اسکو حمل و پر زوال برکت کے کرین اور موجب قبل و فساد عقل اور زوال نعم اور حلول نقم اور جیسے کہ صحت بدن
ساتھ حفظ قوت اور حمیہ اور استفراغ مواد فاسدہ اور اخلاط ردیہ کے ہے حال قلب کا بھی ایسا ہی ہے اور اصلاح
اسکی توبہ اور حمیہ اور اجتناب نواہی سے اور حدیث میں بہ روایت انس رض آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا دلالت کرون میں تمھین اوپر درد اور دوا تمھاری کے درد تمھارا ذنوب ہے اور دوا استغفار و توبہ پس ظاہر ہوا کہ معرفت
طب قلوب اور معالجہ اسکا اجابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور وہ بواسطہ وحی کے اور طب اجساد غالبا
محتاج بہ تجربہ اور گاہی بہ وحی بھی ہوتا ہے جیسے کہ رخصت افطار سفر و مرض میں اور شرعیت تیمم خوف مرض اور
امثال اسکی میں ظاہر ہوا ہے اور کبھی وہ معالجے کہ آنحضرت نے فرمائے ہیں ظاہر یہ ہے کہ بہ وحی ہو وین
اور اگر بہ تجربہ اور قیاس ہون مستبعد نہین اور تجویز علاج میں اثبات اسباب ہے اور وہ منافی توکل نہین جیسا کہ
دفع جوع و عطش بہ اکل و شرب اور دلیل اوپر جواز تداوی کی حال سید المتوکلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے باوجودیکہ ایسے
توکل کے تداوی اور مباشرت اسباب فرماتے تھے اور فرمایا نہین بھیجا ہے حق تعالی نے کوئی درد مگر ساتھ اسکے دوا
اسکی بھی بھیجی ہے اور ایک روایت میں لفظ شفا وارد ہوا ہے الا موت کہ وہ مرض مقدر ہے اور بعض احادیث میں
امر ہے بہ مداومت اور اشارہ ہے کہ نظر مداومت میں اوپر حکم الہی اور تقدیر کے رکھنا چاہیے اور دوا کو علت شفا نہ سمجھنا
چاہیے اور اتفاق ہے اسپر کہ امر ہے برائے وجوب نہین اور بلا بست سبب اعتماد اوپر تقدیر الہی کے منافی اور مضاد توکل
نہین آپ کبھی اسباب کرتے ہین واسطے تحقیق حال النفس اور تحصیل مقام توکل کے اور اسطرف ہے اشارہ قول آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا من غیر حساب ہم الذین لا یسترقون
ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون یعنے داخل ہوتے ہین میری امت سے بہشت میں ستر ہزار بغیر
حساب کے یہ لوگ ہین کہ تعویذ و افسون نہین کرتے اور نہ فال بہ رسم جہال و کفار اور اوپر پروردگار اپنے کے اعتماد
و توکل کرتے ہین اور روایت دوسری میں لا یکتوون بھی زیادہ کیا ہے یعنی اور داغ نہین کرتے اور کہا ہے کہ مراد
وہ ہے کہ یہ افعال بطریق اعتقاد اور اعتماد دلی نہین کرتے اور مواہب لدنیہ میں حارث محاسبی رض سے باب
ھل یتداوی المتوکل میں نقل کیا ہے کہ کہا منافی توکل نہین از جہت وجود اسکے سید المتوکلین پس کہا گیا
حارث رضی اللہ عنہ کو کہ خبر میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من استرقی واکتوی برئ
من التوکل یعنے جسنے تعویذ و افسون کیا اور داغ بیزار ہوا توکل سے پس جواب پایا کہ مراد برارت اس توکل
سے کہ حدیث سابقہ میں یدخل الجنۃ الی آخرہ میں مذکور ہے اور کہا بعض توکل بعض سے افضل ہے انتہی
یعنی تمام ہوا کلام حارث کا اور تمہید میں لکھا ہے کہ مراد برارت توکل سے اسوقت ہے کہ رقیہ کرے بہ رقاے
مکروہ بہ شرعیہ اور مخالف اسکے اور اکتوی کرے اس حال میں کہ رغبت اسکی متعلق بہ وجود شفا کے ہووے
اور یقین کرے ساتھ اسکے اور معرض فعل الہی سے اور غافل ہو اس سے کہ شفا اسکی طرف سے ہے بہ دلیل جواز

استشفا بہ قرآن اور فاتحۃ الکتاب کے جیسا کہ آویگا بیان اور تحقیق اس باب مین وہ ہے کہ اسباب کی تین قسم ہین
ایک اسباب یقینیہ کہ رعایت انکی بہ حکم الٰہی اور تقدیر ربانی واجب ہے جیسا کہ بہ دفع لقمہ اور بلع اسکا اکل مین اور
رکھنا کوزہ کا منھ مین اور بعض اسکا شراب مین پس ترک اسکا داخل توکل نہووے بلکہ موجب اثم ہے
دوسرے اسباب ظنیہ کہ بحکم تجربۂ صحیحہ دفایت اسکی ثابت و متحقق ہوئی ہے مثل استعمال ادویہ حارہ
اور باردہ کے تسخین و تبرید مزاج مین اور مثلا بسست اس قسم کی منافی توکل نہین مگر واسطے تحقیق فال
نفس کے اور تحصیل مقام توکل کہ بعض نے اس قوم سے کہا ہے اور باوجود اسکے فتوی شریعت مین محل عتاب
ہوئی ہین تیسرے اسباب وہمیہ کہ ایسی نہین اور ارتکاب اور استعمال انکا منافی توکل ہے باتفاق اور علاج
آنحضرت کا اجساد کو تین طرح پر تھا ایک ساتھ ادویہ طبیعیہ کے کہ عبارت ہے اجزاے حیوانی نباتی جمادی سے
دوسرا بہ ادویہ الٰہیہ روحانیہ کہ ادعیہ اور اذکار اور آیات قرآنی ہین تیسرا ساتھ ادویہ مرکبہ کے ان دو قسم سے
اور جاننا چاہیے کہ کوئی شفا اتم و انفع و اعظم قرآن سے نہین آتی ہے جیسا کہ فرمایا آیت وننزل من
القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین یعنی اور اتارتے ہین ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا
اور رحمت ہے واسطے ایمان والون کے اور قرآن تمام شفا ہے امراض روحانی سے اسواسطے کہ امراض
روحانی اعتقادات فاسدہ اور اخلاق ذمیمہ اور اعمال قبیحہ ہین اور قرآن مشتمل ہے اوپر دلائل واضحہ
قطعیہ کے اوپر اسباب عقائد حقہ اور بیان اور ارشاد اخلاق فاضلہ اور اعمال محمودہ کے اور ہونا اسکا شفا
امراض جسمانیہ سے بہ جہت اسکے ہے کہ تبرک و تیمن ساتھ قرأت اسکے نافع ہے بہت امراض و علل سے
اور مزیل و دافع ہے خاص انکو اور جو پڑھنا اور پھونکنا افسون جھوٹا کا کہ معانی انکے مفہوم نہین اور وارد ہین
جانب اہل فسق و فجور سے کہ ثابت ہے بہ حسن اعتبار نجاست و کثافت انکے سبب آثار عجیبہ جلب منافع مقاصد مین
ظہور کرتے ہین پس قرآن عظیم سے کہ مشتمل ہے اوپر ذکر جلال اور کبریاے الٰہی اور ذات و صفات اس
تقدس و تعالی کی اور ثابت ہوا ہے جانب ایسے شخص سے کہ ثابت ہوئی ہے صفا اور نزاہت اور عظمت
اور کمال اسکا بہ عیان اور بہ معجزات قاہرہ کیونکر نہووے اور فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جو کوئی نہ ڈھونڈھے شفا ساتھ قرآن کے اسے خداے تعالیٰ شفا نہ دیجیو ہرگز اور آیا ہے فاتحۃ الکتاب
دوا ہے ہر درد کو اور رقیہ لدیغ اور مجنون اور معتوہ کا اور فاتحۃ الکتاب ایک امر ثابت و مقرر ہے احادیث
مین اور حدیث امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مین مرفوعاً وارد ہوا ہے
کہ خیر الدواء القرآن یعنے بہترین دوا قرآن ہے اور بیضاوی نے تفسیر حق سبحانہ تعالی آیت وننزل
من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ مین آیات شفا کا ذکر کیا ہے اور چلپی نے حاشیہ اپنے مین ان
آیات کو تعیین کیا ہے اور کتب معتبرہ مین مثل مواہب وغیرہ کے ایک حکایت درباب ان آیات کے
امام طریقت ابوالقاسم قشیری سے لائے ہین کہ بیمار ہوا تھا لڑکا اسکا بیماری سخت سے تا مشرف

بہ صورت ہوا اور شدید ہوا امر اسکا کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین اور شکایت کی
مین نے پاس آنحضرت کے حال لڑکے اپنے سے فرمایا آنحضرت نے این انت من آیات الشفاء یعنی
کہاں ہے تو قل آیات شفا سے اور کیون نہین تمسک کرتا ہی تو ساتھ اسکے اور شفا نہین ڈھونڈھتا تو
اسکے ساتھ پس بیدار ہوا مین اور فکر کیا مین نے اسمین ناگاہ پایا مین نے ان آیات کو چھ جگہ کتاب
خدا ئے عزوجل مین اول آیت ویشف صدور قوم مومنین یعنی اور شفا دیتا ہے سینون مومنین کو
دوسری آیت وشفاء لما فی الصدور یعنی اور شفا ہے واسطے اس چیز کے کہ سینون مین ہے۔
تیسری آیت یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس یعنی نکلتا ہے
شکمون ان مکھیون سے شراب رنگا رنگ کہ اسمین شفا ہو واسطے لوگون کے۔ چوتھی آیت وننزل من القرآن
ما هو شفاء ورحمة للمومنین اور نازل کرتے ہین ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا اور رحمت ہے
مومنین کے لیے۔ پانچوین آیت واذا مرضت فهو یشفین یعنی اور بیمار ہوتا ہون مین پس وہ
شفا دیتا ہے مجھے چھٹی آیت قل هو للذین آمنوا هدی وشفاء یعنی کہ اے محمد وہ ایمان والون کے
لیے ہدایت اور شفا ہو رکھا پس لکھا مین نے ان آیات کو اور گھولا انکو پانی مین اور پلایا مین نے اس لڑکے کو
پس شفا پائی اوسی وقت گویا کہ بند اسکے پاؤن سے کھل گئے اور شیخ تاج الدین سبکی نے کہ اعاظم علمائے
شافعیہ سے ہے نقل کیا ہے کہ کہا پایا مین نے اکثر مشائخین کو کہ لکھتے تھے یہ آیت طلب عافیت بیمار کے
لیے لیکن یہان ایک سخن کو جاننا اور دریافت کرنا چاہیے کہ آیات اور اذکار اور ادعیہ کو رقیہ کیا جاتا ہے
اُنکے ساتھ اور استشفاء نفع اور شفا اُنکی ذات مین لیکن صلاحیت محل قبول واسکا اور قوت ہمت فاعل
اور تاثیر اسکی شرط ہے اسمین اور جب تخلف کرے شفا پس یا جہت ضعف تاثیر فاعل کے ہوگا بسبب
عدم قبول محل یا کوئی اور مانع قوی ہے کہ باوجود قوت فاعل اور صلاحیت محل کے مانع دعا جز وصول
اثر اور ظہور تاثیر سے آتا اور علی ہذا القیاس ادویہ جسدیہ مین بھی پیدا ہوتا ہی کہ عدم تاثیر اسکے کا ہی جہت
عدم قبول طبیعت سے ہے اس دوا کو اور کبھی جہت وجود مانع کے وصول اثر دوا سے ساتھ اُسکے
برحسب قبول ہوگا ایسا ہی طلب لیوے تو دوا اور نادہ کو بہ قبول تام اور بہمت قوی کے نفس فعال سے
تاثیر کرتا ہو ازالہ علت مین اور یہی حال ہی دعا کا ازالہ مکارہ اور دفع بلایا اور حصول مطالب مین لیکن گاہ ہی تخلف
اثر اس دعا کا یا جہت ضعف اس دعا کے اپنی حد ذات مین جیسے کہ دعا ہو وے کہ دوست نہین رکھتا
اُسے خدائے تعالی اس جہت سے کہ اسمین تجاوز ہی حد حقا نیت اور انصاف سے یا بسبب ضعف قلب
داعی اور عدم اقبال اسکا اوپر جناب حق تعالی وتقدس کے یا عدم حضور وجمعیت قلب دعا کے یا حصول
کسی اور مانع کے مثل اکل حرام اور عروض ظلمت اسکا قلب داعی پر وقت دعا کے باستیلا شہوات اور سہو لہو کا اور
حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی قبول نہین کرتا دعا کو قلب لاہی اور ساہی غافل سے اور دعا عدو بلا ہی بد افتہ

اور معالجہ کرتی ہی اسکو اور دفع کرتی ہی بعد از نزول یا تخفیف کرتی ہے اسمین دعا سلاح مومن ہے اگر
با حضور قلب و جمعیت کلیہ ہووے اور یہ مطلوب کے اور مصارف ہووے اوقات اجابت کو ساتھ خشوع اور
خضوع اور انکسار و ذل و تضرع و طہارت و رفع یدین و ابتدا بحمد و صلوٰۃ اور بعد توبہ و استغفار اور صدق الحاح
اور تملق اور توسل باسما اور صفات الٰہی کے اور توجہ صادق ساتھ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور تمام شروط اور آداب اسکے اور یہ مثال رمی کے کہ تیر راست اور کمان درست اور زور بازو کمال اور ہدف مقابل
اور قابل صالح اسکی ہووے اور حاجت و مانع حصول درمیان نہووے اور علم ساتھ صفت تیر اندازی کے اور تمام شرایط
اور آداب اسکے سے حاصل ہووے لیکن استشفا معوذات و غیرہ کے اسمار الٰہیہ بھی طلب دعا ہی سے ہو اگر جاری ہووے
اوپر لسان برا کے ساتھ توجہ تام اور ہمت تمام کے لیکن جو وجود اس نوع کا عزیز و نادر ہی لوگ ہاتھ ساتھ طب جسمانی
کے مارکر اس سے غافل بیٹھتے ہین اور مراد ساتھ معوذات کے کہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دم کرتے تھے نفس کریم اپنے کو ساتھ معوذات کے اور مراد ساتھ اسکے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہے
اور بعضون نے قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون بھی مراد رکھی ہی یا جس جگہ کہ قرآن مین متضمن استعاذہ واقع ہوئے
ہین مثل اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ اور یہ سب قرآن سے
ہین اور اسباب مین کہ سخن کرتے ہم عام تر اس سے مراد ہی اوراد کار اور ادعیہ باب استعاذہ مین بہت وارد ہین اور تحقیق
اجماع کیا ہی علما نے اوپر جواز رقیہ کے نزدیک اجتماع تین شرط ایک وہ کہ بکلام خدا اور اسما اور صفات حق تعالیٰ کے ہووے
اور بزبان عربی یا اور زبان ہو کہ جانتا ہو معنی اسکے اور اعتقاد اسکا کہ موثر حقیقی خدا کے غیر اسمہ ہی اور تاثیر رقی کے ساتھ
ساتھ تقدیرا وسکی ہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ پوچھا لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ رقیہ اور حرز اور
اسباب دیگر کہ ہم کرتے ہین تغیر کرتے ہین تقدیر خدا کے جلشانہ کو فرمایا یہ بھی تقدیر الٰہی سے ہے اور حدیث مسلم
مین عوف بن مالک سے آیا ہے کہ رقیہ کرتے تھے ہم زمان جاہلیت مین پس کہا ہمنے یا رسول اللہ کیا فرماتے ہو
اسباب مین فرمایا عرض کرو رقیون اپنی کو میرے اوپر اگر انمین شریک نہووے کرو کچھ باک نہین اور جابر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ نہی کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رقا سے پس آئے بعضے صحابہ سے اور کہا یا رسول اللہ
ہمارے پاس رقیہ تھا کہ واسطے لدغ عقرب کرتے تھے ہم اور عرض کیا اس رقیہ کو حضرت پر فرمایا کچھ باک نہین کرو
اور فرمایا جو کوئی نفع پہونچا سکے اپنے بھائی کو پہونچاوے اور تمسک کیا ہے ایک قوم نے ساتھ اس عموم
کے اور تجویز کیا ہے ہر رقیہ کو کہ مجرب ہووے منفعت اسکی اگرچہ معلوم نہون معنی اسکے ولیکن احتیاط اسمین ہے
کہ بغیر معلوم المعنی نہ کرین مبادا کہ متضمن شرک کو ہووے اور یہ غیر ماثور ہی اور نہین تو جو کہ ماثور ہووے جیسا کہ
رقیہ جمعہ عقرب مین آیا ہے بسم اللہ شجۃ قرنیۃ ملتۃ بحر قفطا جایز ہوگا بے شبہہ
اور یہ تحقیق معلوم ہوا حدیث عوف بن مالک سے کہ ہر رقیہ متضمن ہووے شرک کو جایز نہین اور ایسی ہی عوذات و اسما
بزبان سریانی و عبرانی کہ معلوم نہین معانی انکے نہ پڑھا چاہیے اور حکایت مشایخ مین لاتے ہین کہ ایک شخص

دعا پڑھتا تھا شخص دوسرا اُس جگہ حاضر تھا کہا کیا ہوا اوس مرد کو کہ دشنام دیتا ہے خدا اور رسول کو اتفاقاً مضمون
اُن کلمات کا یہ تھا اور وہ شخص نادانستہ پڑھتا تھا یا مگر بعض کلمات ہوویں کہ تفاوت سے معلوم ہوا پڑھنا اُنکا اور
منافی ہے متوارث ... جیسا کہ حرب یمانی ہین کہ آسے سیفی کہتے ہین ورمانند اسکے پڑھتے ہین واللہ اعلم اور حدیث
ابی داؤد اور ابن ماجہ مین روایت ہے اور تصحیح کیا ہے اُسکو حاکم نے ابن مسعود سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا رقا اور تمائم اور تولہ شرک ہے تمائم جمع تمیمہ ہے اور وہ خرزہ یا قلادہ ہے کہ گردن مین لٹکا دیتا ور اوسکو
جاہلیت مین واسطے دفع آفات کے کرتے تھے اور تولہ بکسر تاء مثناۃ اور فتح واو اور لام ایک چیز ہے کہ عورتین واسطے جلب
محبت مردون کے کرتین اور یہ ایک نوع ہے سحر سے اور دعا و خرابا و رقیہ کہ پارہ کاغذ پہ لکھین کہ آسے تعویذ
کہین اور گردن اور بازو مین باندھین بعضے علما اسے بھی منع کرتے ہین ولیکن حدیث عبد اللہ بن عمرو سے
اُسکی ایک سند ہے کہ آنحضرت نے اُسکو واسطے دفع فزع اور وحشت اور بیخوابی کے یہ کلمات سکھائے
تھے أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ
الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ یعنے پناہ لیتا ہون مین ساتھ کلمون خدا کے کہ پورے ہین غضب اُسکے سے
اور عذاب اُسکے اور بدی بندون اسکے سے اور بہکانے اور وسواس شیاطین سے اور یہ کہ حاضر ہو وین میرے
پاس اور ابن عمر رضی اللہ عنہ تلقین کرتے تھے اُن لوگون کو کہ عاقل تھے اولاد اُنکی سے اور وہ کہ
عاقل نہ تھے لکھتے تھے پارہ کاغذ وغیرہ پر اور ڈالتے تھے اُنکے گلے مین اور لفظ تعویذ کہ احادیث مین واقع
ہوا ہے مثل تعویذ الطفل أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ الحديث اور تعویذات النبی جیسا کہ ذکر اُنکا
آویگا یعنی استعاذہ اور طلب پناہ کے ہین شرط سے ساتھ خدا کے عزوجل کے اور زینب زن عبد اللہ
بن مسعود بیان کرتی ہین کہ دیکھا عبد اللہ نے میری گردن مین رشتہ کو پوچھا کہ کیا ہے کہا مین نے یہ ایک
تاگا ہے کہ افسون کیا گیا ہے میرے واسطے اُسمین پس لیا اُسے عبد اللہ نے اور پارہ کیا اور کہا اے
آل عبد اللہ تم بے نیاز ہو شرک سے اور محتاج اُسکے سنا مین نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرماتے تھے کہ رقا اور تمائم اور تولہ شرک ہے کہا مین نے کس واسطے یہ ارشاد فرماتے ہو تم تھی میری آنکھ
کہ باہر نکلی پڑتی تھی نہایت درد سے اور نکلتی تھی چیپڑ اور اشک پس گئی مین پاس ایک یہود کے
پس پڑھا اُسپر یہود نے ایک افسون اور درد جاتا رہا اور آرام پایا مین نے کہا وہ درد کہ تیری
آنکھ مین تھا عمل شیطان تھا کہ تیری آنکھ مین تصرف کرتا تھا اور جب پڑھی گئی اُسپر افسون
باز رکھا اُسکو اور لازم تھا اوپر تیرے کہ کہتی تو جیسا کہ رسول خدا کہتے تھے اذہب الناس
رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا
یعنی دور کر سختی کو اے پروردگار آدمیون کے اور شفا دے تو شفا دینے والا ہے نہین شفا مگر شفا تیری ایسی
شفا کہ نہ چھوڑے بیماری کو روایت کیا اُسے ابوداؤد نے اور کہا ہے کہ ان رقا اور افسونون کو شرک

سے اسواسطے شمار کیا ہے کہ اہل جاہلیت اعتقاد موثریت اسکا رکھتے تھے اور بنام غیر خدا کرتے تھے پس وہ جو بنام خدا اور آسکے کلام کے ہووے اُسکے حکم مین نہوئے اور کیونکہ داخل ہوئے حالانکہ وارد ہوئی ہین اُنمین احادیث اور اخبار صحیحہ صریحہ اور بعض نے کہا ہے کہ مقصے اُن رقا سے کہ پڑھتے ہین اہل عزایم اور مدعیان تسخیر جن اور لاتے ہین ساتھ امور مشتبہ مرکبہ کے حق و باطل سے اور جمع کرتے ہین ساتھ ذکر خدا اور اسمار اُو تعالیٰ کے اسمار شیاطین اور استغاثت و مدد طلب کرتے ہین ساتھ اُنکے اور کہتے ہین جن از جہت علاقہ عداوت کے کہ بالطبع ساتھ انسان کے رکھتے ہین ساتھ شیاطین کے دوست ہین اور جب پڑھی جاوین عزایم باسمار شیاطین اجابت کرتے ہین آسکو اور باہر جاتے اپنی جگہ اور بالجملہ اجماع رکھتے ہین کہ حاصل اوپر کراہت رقا بغیر کتاب اللہ اور اسما اور صفات اسکی کے اور جاننا چاہیے کہ حاصل مقام وہ ہے کہ قرطبی نے کہ مشاہیر علما سے فقہ اور احادیث سے ہے کہ رقا تین قسم پر ہے ایک وہ کہ رقا کیا جاتا تھا ساتھ اُسکے جاہلیت مین اور معلوم نہین معنے اُسکے پس واجب ہے اجتناب اس قسم سے مبادا کہ اُسمین شرک ہووے یا مودی بشرک ــ دوسری وہ کہ بہ کتاب اللہ اور اسمار اللہ تعالےٰ و تقدس اور یہ جائز ہے اور اگر کوئی چیز اس سے ماثور ہووے مستحب ہے ــ تیسرے وہ کہ باسمار غیر خدا کے ہووے فرشتہ یا بندہ صالح معظم مخلوقات مثل عرش و کرسی اور یہ قسم واجب ہے اجتناب اس سے اور ترک اسکا اولیٰ ہے اور جہت وجود التجا بغیر خدا کے اور اگر متضمن تعظیم مرتی ہو تو بھی لازم اجتناب اُس سے ہے جیسا کہ حلف بغیر خدا ے عزوجل شیخ عبد الحق دہلوی بخاری قدس سرہ العزیز مدارج النبوۃ مین لکھتے ہین کہ توسل و تمسک ساتھ دوستان خدا اور آنکے اسمار کے کرتے ہین نہ ساتھ استقلال اور استبداد کے آسکو قیاس اوپر حلف بغیر اللہ کے نہ کرنا چاہیے بلکہ اوپر طریق توسل اور تشفیع کے نہ بطریق اشتراک کے جیسا کہ جہال اور عوام الناس کرتے ہین پس حکم صلوٰۃ کا رکھے اللہم صلی علی محمد و آلہ کما لایخفی ط ربیع رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ کہا پوچھا مین نے امام شافعی کو رقیہ سے کہا لاباس ان یرقی بکتاب اللہ و بما یعرف من ذکر اللہ یعنے باک نہین کہ افسون کیا جاوے ساتھ اللہ کے اور ساتھ اس چیز کے معروف و مشہور ہے ذکر اللہ کہا مین نے آیا درست ہے کہ رقیہ کرین اہل کتاب مسلمانان کو کہا البتہ وقتیکہ رقیہ کرین ساتھ چیز معروف کے کتاب خدا اور ذکر اللہ سے انتہا اور ظاہر وہ ہے کہ مراد بکتاب اللہ قرآن ہووے وگرنہ جو توریت وغیرہ مین تحریف و تغیر واقع ہوا ہے اعتماد اسپر نہ کرنا چاہیے تا مگر معلوم ہووے مضمون اسکا کہ موافق اور مطابق قرآن ہے امام مالک موطا مین لائے ہین کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہودیہ کو کہ رقیہ کرتی تھی عائشہ رضی اللہ عنہا کو رقیہ کرا تکو بکتاب اللہ اور نووی نے کہا ہے کہ اختلاف کیا گیا ہے قول مالک مین بیچ رقیہ یہودی اور نصرانی کے مسلم کو اور امام شافعی بجواز اسکے قائل ہے اور کہا ہے ابن وہب نے مالک سے کراہت رقیہ بحدید اور ملح اور عقد خیط کے

اور وہ جو لکھتے ہین خاتم سلیمان سے کہانہ تھا وہ عادت ناس سے زمانۂ قدیم مین یعنی بدعت ہے اور یکروہ تنبیہ بشتر پایے
لغزش عوام الناس کی اُس سبب سے ہے کہ ان افسونون باطلہ اور شگونون جاہلہ کو تاثیرات عجیبہ پاتے ہین کہ
حیران ہوتے ہین کہ یہ تاثیرین شرع سے کاہے ظاہر نہین ہوتین اور اسی جگہ سے مزلہ ہے انکار اور ورطۂ
حیرت مین پڑتے ہین جیسا کہ قول زینب امراۃ ابن مسعود سے ظاہر ہوتا ہے کہ کہا مین کیا کرون کہ ابھی میری آنکھ درد سے
نکلی پڑتی تھی فلانے یہودی نے افسون کیا درد فی الفور جاتا رہا اور نہین جانتے کہ معنی فساد اور بطلان سے وہ ہین کہ
شارع نے اس سے نہی کیا اور حکمت و فائدہ اُسکا نزدیک شارع کے ہے اور ظاہر ہے کہ مقصود اخراج ورطۂ کفر اور
شرک سے ہے پس وہ لوگ کہ قدم انکا مقام صدق ایمان مین ثابت ہے ارتکاب نہین کرتے ان امور نامشروعہ کا اگرچہ
سبب ہلاک ورزوال حیات فانی کا ہووے اور جانتے ہین کہ سعادت ابدی اور حیات باقی امتثال امر شارع مین ہے اور
جنھون کی مطمع نظر زندگانی دنیا ہے مقام استقامت سے پھسل جاتے ہین اور ورطۂ کفر و معصیت مین پڑجاتے ہین
اَعَاذَنَا اللہ من ذالک ہم سبکو اللہ تعالے پناہ دیوے اس سے اور ہمارے دیار مین ایک افسون
ہے کہ اُسے نسبت بشیخ شرف الدین یحییٰ منیری کے کرتے ہین کہ لوگ اسپر بہتون مشغوف ہین اور چونکہ وہ اسے
منسوب بشیخ موصوف پاتے ہین زیادہ تر بہتون دوالہ ہوتے ہین اور اسمین ایسے اسما ہین کہ متعارف زبان ہنود
کے ہین اجتناب اس سے لازم ہے واللہ اعلم بصحتہا اور اللہ خوب جانتا ہے صحت اُسکی **فصل** رقیٰ آنحضرت سے
ہر باب مین مروی ہین خصوصًا عین اور حمہ تا آنکہ حدیث مین واقع ہوا ہے کہ افسون کرے چشم زخم اور حمہ
اور نملہ سے یعنی وریش کہ اوپر پہلو کے ظاہر ہوتے ہین اور حدیث دوسری مین آیا ہے لا رقیۃ الا فی عین و حمۃ
یعنے نہین ہے تعیہ مگر چشم زخم اور حمہ مین اور مراد نفس عین ہے یعنی چشم زخم اور ایک روایت مین
والذغۃ زیادہ کیا ہے اور مراد حمہ نیش زہر دار عقرب سے اور مانند اُسکے اور لذغہ ساتھ دانتون کے کاٹنا
جیسا کہ سانپ اور اُسکے مانند اور مراد حصر مبالغہ ہے یہ تخصیص رقیہ ساتھ ان اشیا کے اسواسطے کہ رقیہ مخصوص
ساتھ ان چیزون کے نہین بلکہ جمیع امراض و آلام مین مشروع اور مسنون جیسے کہ تپ اور درد سر اور درد
دندان اور امثال اُنکے ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اِنَّ العین حق یعنی چشم زخم اور کام کرنا اُسکا
موجود ثابت ہے نفس الامر مین اور حق تعالے نے یہ خاصیت بعض نفوس مین رکھی ہے کہ جب نظر کرے
کسی چیز کی طرف اور یہ وجہ استحسان کے ضرر پاوے وہ چیز جیسے کہ سحر مین اور فرمایا لو کان شیئٌ
سابق القدر لسبقۃ العین یعنے اگر ہوتی کوئی چیز کہ پیشدستی کرتی اور غلبہ قضا و قدر پر ہر آئینہ سبقت
کرتی اُسکی عین یہ مبالغہ ہے اُسکی عین مین اور حدیث دوسری مین آیا ہے کہ اکثر ناآدمیون کا بعد از قضا و قدر
الٰہی ساتھ چشم زخم کے ہے اور اکثر علماء دین اُسپر ہین کہ عین حق ہے اور جماعۂ مبتدعہ سے مثل اہل
اعتزال اور جو کوئی کہ اُنکے طریق پر چلتا ہے منکر ہوے ہین اُسکو اور جو مخبر صادق نے ساتھ اُسکے خبر دی ہے
اعتقاد اُسکا واجب اور انکار اُسکا باطل اور وہ جو کہین کہ سبب یہ بقدر الٰہی ہے چشم زخم کیا اعتبار رکھے

جواب اُسکا یہ ہے کہ یہ بھی بہ تقدیر الٰہی ہے اور عین کو تاثیر دالی نہیں اور جو کوئی اوپر طریقہ اہل سنّت کے ہو کہتا ہے کہ
وہ اسباب عادی سے ہے ساتھ اُن چیزون کے کہ عادت اللہ جاری ہوئی کہ احداث ضرر کرتا ہے نزدیک مقابلہ
شخص ساتھ شخص کے اور نظر کرنا اُسکا طرف اُسکے اوپر وجہ استحسان کے لیکن وہ کہ ایک چیز چشم عائن سے نکلتی ہے
اور ساتھ معیون کے پہونچتی ہے یقین ساتھ کسی جانب اثبات اور نفی اُسکی نہ کرنا چاہیے دونون جانب محتمل ہین اور
بعضے اہل طبایع نے کہا ہے کہ جواہر لطیفہ غیر مرئیہ منبعث ہوتے ہین عائن سے اور متصل ہوتے ہین اور معیون سے کے
اور آتے ہین مسامات چشم اُسکے بیچ پس پیدا کرتا ہے باری تعالیٰ ہلاک کو نزدیک اُسکے جیسا کہ پیدا کرتا ہے ہلاک
نزدیک پینے زہر کے اور یہ محتمل ہے پس دعوی اُسکے یقین کا خطا ہے اور نقل کیا گیا ہے بعضون سے کہ منسوب
ساتھ نظر لگانے کے ہوے ہین کہتے تھے کہ جب ہم دیکھتے ہین ایک چیز کو خوش آتی ہے ہمکو پاتے ہین
ہم ایک حرارت کو باہر آتی ہے آنکھون سے اور بعضون نے کہا ہے کہ منبعث ہوتی ہے چشم عائن سے قوت
سمیہ کو متصل ہوتی ہے ساتھ معیون کے کہ باعث ہلاک اور فساد ہوتی ہے مثل زہر کے کہ افعی سے ساتھ
لدغ کے پہونچتا ہے اور بعض افاعی سے بوساطت نظر زہر پہونچتا ہے اور بالجملہ اوپر مثال تیر کے ایک
چیز عائن سے بجانب معیون روانہ ہوتی اگر کوئی مانع کہ حفظ اور وقایہ اُسکا کرے درمیان نہووے
پہونچتی ہے اور کارگر ہوتی ہے اور اگر مانع درمیان ہووے کہ عبارت حرز تعویذ اور دعا سے ہے
اور مانند سپر کے ہے وصول اور نفوذ نہین پاتی اور اگر سپر سخت اور قوی ہو سکتا ہے کہ بھی بجانب عائن
کے عود کرے اوپر مثال تیر کے اور علاج نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص اسی علت چشم زخم
کے لیے تعویذات ہووین یعنی آیات اور کلمات کہ اُسمین استعاذہ ہے شرور سے مثل معوذتین اور فاتحہ
الکتاب اور آیۃ الکرسی اور کہا ہے کہ بزرگترین رقیون کا قرائت فاتحۃ الکتاب اور آیۃ الکرسی اور معوذتین کا ہے
اور جملہ تعویذات نبوی سے کہ احادیث صحیحہ مین ثابت ہوا ایک یہ ہے اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات
التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر و باسماء الحسنی ما علمت منھا و ما لم اعلم من شر ما خلق
و ما براء ومن ما ینزل من السماء وما یخرج فیھا ومن شر ما ذرء فی الارض ومن شر ما یخرج
منھا ومن شر فتن اللیل والنھار ومن شر طارق اللیل والنھار الا طارق یطرق بخیر یا رحمن ط
یعنے پناہ لیتا ہون مین ساتھ کلمون خدا کے کہ پورے ہین ایسے کہ نہین تجاوز کرتے نیکوکار اور نہ بدکار سے اور
ساتھ نامون نیک کے وہ جو جانتا ہون مین اُنسے اور وہ جو نہین جانتا مین بدی مین بدی اُس
چیز سے کہ پیدا کیا اور وہ چیز کہ بظاہر کیا اور بدی اُس چیز سے کہ اترتی ہے آسمان سے اور وہ چیز کہ
چڑھتا ہے اُسمین اور بدی اُس چیز سے کہ پیدا کی زمین مین اور برائی اس چیز سے کہ نکلتی ہے اُس سے
اور برائی فتنون رات اور دن سے اور برائی سختیون اور تاریکیون رات اور دن سے مگر سختی کہ راہ پاوے
ساتھ نیکی کے اے بخشنے والے اور از انجملہ وہ کلمات کہ آنسے دفع ہووے چشم زخم کہنا ماشاء اللّٰہ لا قوۃ الا باللّٰہ

اور اگر نہ ان کو ڈرتا ہے ساتھ پہونچنے چشم زخم کے اپنے کو اللّٰھم بارک علیہ کہے چشم زخم دفع کرے
اور حدیث میں آیا ہے کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو دیکھا کہ غسل کرتا ہے اور تھا وہ بہت حسین الجسم عامر نے
حسن بدن اسکے سے تعجب کیا اور استحسان کیا اور کہا واللہ مثل اس پوستکے مردوں اور عورتوں پردہ نشین میں نہیں دیکھا
سہل اسی وقت سر کے بل گرا اور زمین سے لپٹ گیا خبر پہونچی آنحضرت کو فرمایا کیا تہمت کرتے ہو کسی کو کہا عامر کو
کہ دیکھا اسکے بدن کو اور تحسین کیا پس طلب کیا عامر کو اور غصہ فرمایا اسپر اور کہا کیوں ایذا پہونچاتا ہے ایک
تمہارا اپنے بھائی کو کیوں نہ کہا تو نے جس وقت کہ دیکھا اسے اور تیری نظر میں خوش آیا اللّٰھم
بارک علیہ پس فرمایا دھو اپنا بدن واسطے سہل بن حنیف کے پس دھویا عامر نے اپنا منہ اور
دونوں ہاتھ اپنے مرفقین تک اور گھٹنوں اور اطراف رجلین اور اعضاے تناسل اپنے کو ایک قدح میں پھر
ڈالا اس پانی کو اوپر سہل کے پس پشت سے اسکے سر پر پس تندرست ہوا اور گیا لوگوں کے ساتھ
گویا کچھ اسے ضرر نہ تھا اور دھونے اعضا میں کیفیت خاص بیان کی ہے اور معالم التنزیل میں ابن کثیر
سے نقل کی ہے کہ نہایہ میں کہا ہے کہ تھی عادت قوم کی جب لاحق ہوتا کسی کو ایک چشم زخم لاتے ایک قدح
پانی عائن پاس پس اٹھاتا ساتھ کف دست راست اپنے کے پانی قدح سے اور مضمضہ کرتا پھر ڈالتا پانی
قدح میں پھر دھوتا اپنا منہ قدح میں پھر لاتا بائیں ہاتھ کو قدح میں اٹھاتا پانی قدح سے اور ڈالتا داہنے
ہاتھ پر پھر لاتا بائیں ہاتھ کو پانی میں اور ڈالتا بائیں ہاتھ پر پس لاتا دست چپ کو اور ڈالتا پانی قدم مرفق اپنے
پس لاتا دست راست کو اور ڈالتا مرفق الیسر پر پس لاتا دست چپ اور ڈالتا پانی قدم یمنی پر پس لاتا
دست راست کو اور ڈالتا قدم یسری پر پھر لاتا دست چپ اور ڈالتا پانی زانوے راست پر پھر لاتا
دست راست اور ڈالتا زانوے چپ پر پھر دھوتا اعضاے تناسل اپنے اور نہ رکھتا قدح زمین پس ڈالتا
وہ پانی مستعمل اوپر سر معیون کے جانب پس اسکے سے پس تندرست ہوتا تھا باذن خدا انتہی پوشیدہ
نہ رہے کہ ابن کثیر نے عادت قوم ذکر کی اور ظاہر وہ ہے کہ آپ کے پاس بھی یونہیں کرتے تھے واللہ
اعلم اور اوپر پھرنے تہبند کے سرا اسکا اندرا ہے نقل نہیں معلوم ہوتا معلوم کرنا چاہیے کہ مراد داخل ازار سے
کیا ہے بعض نے کہا فرج ہے قول دوم وہ کہ طرف ازار ہے وہ پہونچی ہے جانب راست سے اور قاضی
عیاض نے کہا کہ مراد جسد اسکا ہے کہ متصل ہی ازار ہے یا موضع ازار جسد سے اور بعضوں نے کہا مراد شرم ہے
کہ منفذ ازار ہے اور ایک جماعت نے سلف سے روا رکھا ہے کہ آیات قرآن لکھیں اور بیماروں کو پلادیں اور
مجاہد کہتا ہے کہ باک نہیں لکھنے اور دھوکر پلانے مطلق قرآن میں بیماروں کو یا آیات کہ ہیں سبب شفا
یا شامل اوپر ذکر اسما اور صفات کے ہووے اور یہی انسب ہے اور ابن عباس سے مروی ہے
کہ ایک زن درد زہ میں گرفتار تھی فرمایا ایک یا دو آیت قرآن سے لکھیں اور گھولیں اور پلادیں اسے
اور ابھی پہلے سابقاً مذکور ہوا حکایت شیخ ابوالقاسم قشیری سے آیات شفا میں سو یہ ان

کی

بعضی کاسبے حکایت ابو عبد اللہ ساجی سے روایت ہے کہ کہا سفر میں اوپر شتر خوش خوب رفتار کے سوار تھا
میں اور درمیان ہمراہیوں ہمارے کے ایک شخص تھا منسوب تھا ساتھ چشم زخم لگانے کے جس چیز پر نظر
استحسان ڈالتا تلف ہوتی ابو عبد اللہ ساجی کو کہا شتر اپنے کو اسکے شر سے بچا ساجی نے کہا اسکو میرے شتر
پر قدرت نہیں پس خبر عائن کو پہونچی منتظر رہتا تھا ساجی اپنی منزل سے کہیں گیا پس عائن آیا اور شتر اسکے میں نگاہ
کی پس شتر مضطرب ہوا اور گر پڑا مثل درخت کے کہ پڑتے اکھڑ کر پس ساجی کو خبر کی کہ عائن نے تیرے شتر
کو نظر لگائی اور جو عائن کو دیکھا یہ رقیہ پڑھا بسم اللہ حابس حابس وحجر یابس وشہاب قابس
ردت عین العائن علیہ وعلی احب الناس الیہ فارجع البصر هل تری من فطور ثم
ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وهو حسیر پس تمام نکلے اسکے دیدے آنکھ کا یعنی گر پڑا اور
درخت خشک اور بیتا سے چمکنے والے کا روکیا میں نے چشم زخم نظر لگانے والے کا اوپر اسکے اور اوپر دوست تر اسکی
طرف اسکے پس پھیر آنکھ کو آیا وہ دیکھتا ہے تو کچھ شگاف سے پس پھیر آنکھ کو دوبارہ شگاف سے پھری طرف تیرے
آنکھ اس حال میں کہ ذلیل ہے اور وہ منقطع ہو دیکھنے حال سے جب ساجی نے یہ دعا پڑھی فی الفور آنکھ اس
عائن کی نکل پڑی اپنے محل سے اور شتر تندرست ہو کر کھڑا ہو گیا اور یہی رقیہ واسطے چشم زخم کے ہے اور
مواہب میں ابن قیم سے منقول ہے کہ کہا اور جملہ علاج میں سے اظہار اور اجتناب ہے اس سے اور ستر
محاسن اس شخص سے کہ ڈرا جاتا ہے نظر اسکی سے ساتھ ایسی چیز کے کہ دور کرے نظر کو جیسا کہ بغوی نے
شرح السنہ میں لایا ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے دیکھا لڑکے خوبصورت کو اور کہا سیاہ کرو نون
اسکا تا اسے چشم زخم نہ پہونچے اور مراد ساتھ نون کے گڑھا ہے کہ زنخدان میں ہوتا ہے لڑکے کے اور
پوشیدہ نہ رہے کہ سیاہ کرنے نون میں کو دکھ سے ستر جمال اسکا نہیں ہے اور ظاہر وہ ہے کہ یہ بھی ایک سر ہے
کہ خاصیت اسکی دفع ضرر عین کا ہے اور حکم رقیہ کا رکھے واللہ اعلم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھر
میں ام سلمہ کے ایک کنیز کو دیکھا کہ اسپر اثر عین کا ہے اور بعضی کتابوں میں یوں آیا ہے کہ ایک جاریہ دیکھی کہ رنگ
اسکے میں صفرت ہے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افسون پڑھو اسپر کہ اسے نظر جن ہوئی ہے
اس جگہ سے معلوم ہوا کہ جس طرح آدمی کی نظر ہوتی ہے جن کی بھی ہوتی ہے اور کہا کہ نظر جن تیز تر سنان سے
ہے اور کہا ہے کہ اصابت عین بجہت اعجاب اور استحسان کے ہوتا ہے اگرچہ بغیر حسد ہو اور شے محبت کے اور مرد
صالح سے جیسا کہ عامر بن ربیعہ سے نسبت سہل بن حنیف کی وقوع میں آیا اور اختلاف کیا علما نے وجوب
قصاص اور دیت میں قرطبی نے کہ ایک علما و فقہا اور حدیث سے ہے کہا کہ اگر ہلاک کرے عائن کسی چیز کو ضامن
ہوتا ہے اسکا اور اگر جان سے مارے قصاص یا دیت ہے اسپر اور اگر مکرر واقع ہو کسی شخص سے کہ عادت اسکی
ہووے یا حکم ساحر کا رکھے اور نووی نے روضہ میں کہا ہے کہ نہیں ہے اسپر دیت اور نہ کفارت سواے اسکے کہ منضبط اور عام
نہیں یہ کام اور مخصوص بعض ناس سے ہے اور بعض احوال میں اور وقوع اس فعل کا اس سے بخاصیت ہے

اور اصابت نکہ وہ اس سے متیقن نہین قتل و ہلاک و زوال حیات ہین و نگلے سے حصول کر وہ سے ہلاک ہوتا ہے انتہی اور
اقوال مشائخ حنفیہ اس جگہ معلوم نہین ہوئے ملتمس ناظرین سے وہ کہ اگر معلوم کرین ملحق کرین واللہ اعلم اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم رقیہ اور دعا فرماتے تھے واسطے جمیع امراض جسمانی کے مثل حمی اور صرع اور صداع
اور نقرس اور وحشت اور بیخوابی اور ہموم اور غموم اور آلام اور مصائب اور احزان و اندوہ
اور غم و شدت اور اوجاع بدنی اور درد دندان اور حبس بول اور خراج اور رعاف اور عسر ولادت
اور فقر اور فاقہ اور تمام امراض و آلام اور سائر محن اور بلایا اور شدائد مین درود سب تھا اور ادعیہ اور رقیٰ دیگر کتب
احادیث مین مذکور ہین وہان سے چاہیے طلب کرنا اور ایسا ہی تعرض بعلاج جسمانی ساتھ ادویہ کے بھی
واقع ہوا ہے اکتفا کر کے اقتصارًا علی المقصد اس درمیان سے ذکر سحر اور حکم اسکا بسبب اشتمال اسکے اوپر قصہ یہود
کے سحر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بیچ در طول کلام اسمین واقع ہوا **وصل** فی احراج سحر و افسون و
جادو و جادوگری و سحر حرام ہے اور کبائر سے باجماع اور کبھی کفر ہوتا ہے اگر اسمین کوئی قول اور فعل ایسا ہو کہ موجب
کفر ہووے اور تعلیم و تعلم بھی اسکا حرام ہے اور بعضون نے کہا ہے تعلم سحر اگر بہ نیت دفع سحر کے اپنے سے
ہووے حرام نہین اور ساحر اگر اسکے سحر مین کفر نہووے تعزیر کیا جاوے اور اگر کفر ہو قتل اور در باب قبول
توبہ ساحر اختلاف ہے جیسا کہ زندیق اور زندیق اسے کہین کہ منکر دین اور نبوت اور حشر و نشر اور قیامت کا
ہووے اور حقیقت سحر مین اختلاف ہے بعضے کہتے کہ مجرد تخئیل اور ایہام ہے کچھ حقیقت نہین رکھتا یعنے جو کچھ کہ
مسحور مین احوال و افعال سے حاصل ہوتا ہے مجرد وہم و خیال ہے بے حقیقت محض اور اختیار ابو جعفر استرآبادی
شافعی اور ابوبکر رازی حنفی اور جماعہ دیگر کا یہی ہے اور نووی نے کہا کہ صحیح وہ ہے کہ اسکو حقیقت ہے اور
جمہور علما اسی پر ہین اور کتاب و سنت مشہورہ اسی پر دلالت کرتے کذا فی المواہب اور شیخ ابن حجر عسقلانی نے
کہا کہ محل نزاع وہ ہے کہ آیا واقع ہوتا ہے ساتھ سحر کے انقلاب عین اور قلب حقیقت یا نہین جو کوئی کہتا ہے کہ
وہ تخئیل محض ہے منع کرتا ہے اسکو اور جو لوگ کہ قائل اسکی حقیقت کے ہین اختلاف کیا ہے اسمین کہ آیا مراد
فقط تاثیر ہے جیسا کہ تغیر دینا مزاج کو یعنی ایک نوع امراض سے ہو یا منتہی ہوتا ہو یا حالہ جیسا کہ جماد حیوان
ہو جاوے یا حیوان جماد اور جمہور قول اول پر ہین اور بعض کہین کہ سحر وقوع اور ثبوت نہین رکھتا اور
یہ سخن باطل اور مکابرہ ہے کہ کتاب اور سنت بخلاف اسکے ناطق اور بعضے کہتے ہین کہ زیادہ نہین
تاثیر اسکی اسپر کہ قرآن مجید مین مذکور ہے کہ آیت یفرقون بہ بین المرء و زوجہ
یعنے جدائی ڈالتے ہین ساتھ اسکے مرد و زن مین اور اگر زیادہ ہوتی البتہ ذکر اسکا قرآن مین اور صحیح
جہت عقل و نقل سے وہ ہے کہ واقع ہوتا ہے اکثر اس سے اور آیت دلالت نہین رکھتی منع زیادت پر غایت
وہ کہ تصدیر ہ قدرت و وارد ہے جو واقع تھا یہی تھا پھر زیادہ بھی ہوا ہے لیکن اسے ذکر نہین کیا اور سحر
حیل صناعیہ سے ہے کہ حاصل ہوتا ہے ساتھ اعمال و اسباب بطریق اکتساب کے اور اسکا اقسام

خارق عادت سے ساتھ ہے باعتبار ظاہر کے اور اکثر وقوع اہل فسق و فساد سے ہے اور شرا ہی کہ جنب ہو وے
وطی حرام سے بلکہ ساتھ محارم کے ہو اور اغلب ہے ایسا ہی کہا گیا ہے اور کہتے ہیں کہ جہال اور جیسے کہ اوپر ہاتھ ساحرون
فرعون کے حرکت کرتے تھے اور موسیٰ علیہ السلام سے انکو خیال کرتے تھے سحر نہ تھا بلکہ اعصا مجوف
تھے اور حبال چرم سے محشو ساتھ زیبق کے اور نیچے اسکے آگ افروختہ کی یا آفتاب میں چھوڑا تھا کہ زیبق جو
گرم ہو وے جنبش میں آوے اور یہ سخن غریب ہے اور حق تعالے نے آیتے چند مواضع بسحر یاد فرمایا ہے اور بعض
مواضع میں سحر عظیم اور اسکے کرنے والون کو سحرہ فرمایا پس حمل اسکا اوپر اسکے تمویہ اور تخییل کے بعید معلوم
ہوتا ہے مگر وہ کہ مراد سحر قرآن میں معنی لغوی ہیں یعنے تلبیس اور حمل اوپر حقیقت سحر کے اغلب ہے اعجاز ہو سے
علیہ السلام میں مگر وہ کہ نقل صحیح ثابت ہوا ہو کہ واقع ایسا تھا واللہ اعلم اور نقل ثابت ہوا ہے کہ یہود نے سحر کیا
آنحضرت کو اور تاثیر اسکی ذات جلیل حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ظاہر ہوئی نسیان اور تخییل اور ضعف
قوت جماع اور امثال اسکے اور وقوع اس حادثہ کا بعد از رجوع حدیبیہ سے تھا ذی الحجہ آخر سن سادس
میں اور مدت بقا اسکا ابن عارضہ کی ایک قول میں چالیس دن اور ایک روایت میں چھ مہینے اور ایک میں
ایک سال رہا حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہ روایت صحیح و معتمد ہی اور غالبا قوت و زور اسکا چالیس دن تھا اور
وجود آثار و بقایا اسکا اول سے آخر تک تا مدت مدید ممتد رہا تا ایک رات پاس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا کے تھے دعا فرمائی بہت اور کہا یا عائشہ آگاہ ہی کہتی ہے تو اسکی کہ فتوی دیا مجھے خدا تعالیٰ نے
جس چیز میں کہ اس سے فتوی طلب کیا میں نے یعنے اجابت کیا وہ جو میں نے سوال کیا اس سے فرمایا
آئے میرے پاس دو مرد اور بیٹھے ایک ان دو سے نزدیک سر میرے کے اور دوسرا نزدیک پاؤن کے
پس کہا ایک نے ان دو مرد میں سے اپنے یار کو کیا حال ہے اس مرد کا اور درد اسکا کیا ہے کہا مطبوب ہے یعنی
مسحور اور طب لغت میں بمعنی سحر مستعمل ہے کہا کہ سحر کیا ہے اس سے لبید بن عاصم یہودی نے کہا کس چیز
میں سحر کیا ہے مشط اور مشاطہ میں اور مشط بالضم شین شانہ اور مشاطہ بالضم وہ کہ بال کہ گرتے ہیں سر اور ریش
سے ساتھ شانہ کرنے سے اور دعا شگوفہ نخل نر میں کہا کہان رکھا ہے اسکو کہا بیر ذروان میں اور وہ بذال معجمہ
مفتوحہ نام ایک چاہ کا ہے کہ انہیں پنہان کیا تھا اور ایک روایت میں بیر ذروان ہے لقب اور کہا ہے کہ یہ صحیح تر ہے
پس آنحضرت ساتھ چند اصحاب کے اس چاہ پر تشریف لے گئے اور فرمایا یہی چاہ ہے کہ دکھایا مجھے اور پانی
اسکا سرخ تھا گویا حنا گھولی تھی اور روس اسکے شگوفون کے مثل روس شیاطین پس نکالا اس چاہ سے وہ سحر
ایسا ہی آیا ہے صحیحین میں اور ایک روایت میں بخاری سے آیا ہے کہ کہا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
کیون فاش نہیں کرتے تم اسکو یا رسول اللہ اور سوال نہیں کرتے انکو جنہون نے یہ کام کیا ہے فرمایا
خوش نہیں رکھتا میں کہ پراگندہ کرون لوگون پر شر خدا تعالیٰ نے مجھے بچا لیا کام کہ فاش
کرون اور شر اٹھاؤن میں اور حدیث ابن عباس میں نزدیک بیہقی کے دلائل النبوۃ میں

بسند ضعیف لایا ہی کہ پایا اسمین ایک وتر کہ اسمین گیارہ گرہ تھین اور نازل ہوا سورہ قلق اور ناس
ہر آیت کہ پڑھتے تھے ایک گرہ اُس سے کھلتی تھی اور ابن سعد ساتھ دوسری سند کے لایا ہے کہ بھیجا
آنحضرت نے حضرت علی اور عمار رضی اللہ عنہما کو پس پایا طلعہ نخل کو کہ اسمین گیارہ گرہ باندھی
تھین اور ایک روایت فتح الباری مین ذکر کیا ہی کہ نیچے اوترا ایک مرد اور پایا طلعہ نخل کو اُس مین
تمثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موم سے بناکر اسمین سوئیان چبھا کر اور ڈورا اُس مین گیارہ
گرہ لگائین پس نازل ہوئے جبرئیل ساتھ معوذتین کے جو آیت کہ پڑھتے تھے ایک گرہ کھل جاتی
تھی اور ہر سوزن کہ کھینچتے تھے درد تسکین پاتا تھا اور راحت پیدا ہوتی تھی اور آیتین ان دونون
سورتون کی بھی گیارہ ہین ہر آیت پر ایک گرہ کھلتی تھی اور بعضے متصوفہ نے کہا ہی کہ سلوک کیا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس قضیہ مین مسلک تفویض وتسلیم مین خاص امر پروردگار کو اور صبر کیا
طلب اجر مین اس بلا پر اور جب تمادی کی اس عارضہ نے ڈرے ضعف طاعت اور تمشیت امر دعوت
اور ابلاغ اُسکے سے کہ مبادا قصور اور فتور واقع ہو توجہ کی بجناب الٰہی اور دعا پس اشارہ پایا ساتھ
تداوی اور معالجہ کے ساتھ علاج حسی اور روحانی کے روحانی تو وہ تھا کہ منزل ہوئین اُسپر
معوذتین اور حسی وہ تھا کہ حجامت سر فرمایا اور صاحب سفر السعادت نے کہا ہے کہ جو کوئی دین
اور ایمان سے خطا نہ رکھے یہ بات کہے کہ حجامت ایک قسم ہے استفراغ سے ساتھ علاج
سحر کے کیا مناسبت رکھے اور اُسسے دفع کیونکر کرے اُس علاج کا انکار کرتا ہے ــ
جواب دینا چاہیے کہ اگر کتب اطبا مثل جالینوس اور ارسطاطالیس نقل کرتے البتہ انکار
نکرتے یعنے کہتے جو انھون نے حکم کیا ہے لابد بے وجہ اور حکمت نہوگا یہ بات فعل آنحضرت
مین اولی اور انسب ہے بعد ازان اشارہ کرتا ہے ساتھ معقولیت حکمت کے نفع حجامت مین
بیچ دفع سحر کے اور کہتا ہے جو مادہ سحر کا بسر مبارک پہونچا تھا یعنے قوی دماغیہ مین تاثیر
کی تھی ایسا تخیل تھا کہ چیز کردہ نہ کردہ اور چیز نہ کردہ کردہ متخیل ہوتی تھی اور یہ تصرف ہے
ساحر سے طبیعت اور مادہ دموی مین تا اُس مادہ نے اوپر بطن مقدم دماغ کے غلبہ کیا
اور مزاج اُسکا طبیعت اصلی سے پھرا اسواسطے کہ سحر مرکب ہے تاثیر ارواح خبیثہ جن اور شیاطین
سے اور خباثت نفوس بشری اور انفعال قوی طبیعۃ بدنیہ کا اُن تاثیرات سے یعنے جو تاثیر
سحر کی بدن اور روح حیوانی مین ہے کہ مادہ اُسکا دموی ہے کہ بعد انہضام اُسکے تجویف قلب مین
ایک بخار لطیف بلون دماغ مین متصاعد ہوکر حامل قوای دماغیہ کا ہوتا ہے اور ساتھ تاثیر اور تصرف
سحر کے مزاج اُسکا محل تقرر اور خارج طبیعت اصلی سے ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ استعمال حجامت
اُس محل مین کہ ساتھ سحر کے متضرر ہوا ہو غایت حکمت اور نہایت حسن معالجہ ہوگا اور بعض متبدعہ نے

کیا ہو وقوع تاثیر سحر کو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین اور گمان لیگئے ہین کہ یہ موجب انحطاط علو مرتب
شریف حضرت اور موجب تشکیک کا نبوت مین ہی اور جو چیز ہو دی اس طرف ہو وے باطل ہے اور موجب
عدم وثوق بشریت ہی اسواسطے کہ احتمال رکھے اس قدر پر کہ تخیل کرتے ہون کہ مین جبرئیل کو دیکھتا
ہون اور حقیقت مین وہ جبرئیل نہووے اور خیال فرماتے ہون کہ وحی کیا گیا ہو اور واقع مین ایسا نہوا اور
تاثیر سحر نقصون مین ہوتی ہی ارباب کمال مین اور یہ سخن مردود ہے اسواسطے کہ برہان قائم ہوا ہی اوپر
اوپر صدق آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دعوی نبوت مین اور وہ جو پہونچایا جانب خدا سے عزوجل
سے اور اوپر عصمت حضرت کے تبلیغ مین معجزات باہرہ شاہد ہین اور وہ جو متعلق ہے ساتھ بعض امور دنیویہ
کے کہ بعثت اور رسالت حضرت کی اسواسطے نہین اگر امراض بدنیہ سے کہ لوازم بشریہ سے ہین کوئی چیز
لاحق اور عارض ہو مخل عصمت امور دین مین نہین ہوسکتی اور بالجملہ وہ جو حضار آنحضرت سے منقول ہین
اسمین کچھ خلاف اور اختلاف واقع نہین کہ موجب منقصت کا ہووے بلکہ ظہور تاثیر سحر کا حضرت
مین دلائل ثبوت حضرتؐ سے ہی اور دال اُنکے صدق پر اسواسطے کہ کفار آنحضرت ساحر کہتے تھے اور
امور مقررہ سے ہے کہ سحر ساحرین تاثیر نہین کرتا اور اظہار تاثیر سحر کا حضرت مین واسطے حکمت اور مصلحت
کے ہی اور قول اُنکا کہ تاثیر سحر مخصوص ساتھ ناقصون کے ہی یہ قول کلی نہین شاید کہ کاملون مین بھی
واسطے کسی مصلحت اور حکمت کے ظاہر ہووے اور احادیث صحیحہ اسباب مین وارد ہین کہ قابل انکار
نہین واللہ اعلم اور جاننا چاہیے کہ رقی اور تعویذات نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہت ہین استیفا اُنکا
احاطہ تحریر سے خارج ہے جن امراض کے ساتھ ابتلا کثیر الوقوع ہے اور رقی اور تعویذات آن مین
اشہر و اکثر ہین تیمنًا اور تبرکًا مذکور ہوتے ہین و باللہ التوفیق از انجملہ رقیہ یہین ہی اور رقیہ اُسکے
بھی بہت ہین اور بزرگترین رقیون کا اسلیے اور تمام بلاؤن اور امراض و آفات کی قرأت سورہ فاتحہ
اور معوذتین اور آیت الکرسی ہی اور یہ دعا کہ اذھب الباس رب الناس واشف انت
الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقمًا یہ دعوت حضرت سے تھے جمیع
امراض آلام اور اوجاع کے لیے اور از انجملہ اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات من غضبہ و
عقابہ و شر عبادہ و من ھمزات الشیطن و ان یحضرون اللھم انی
اعوذ بوجھک الکریم بکلماتک التامات من شر ما انت اخذ بنا صیتھا اللھم
انت تکشف المأثم و المغرم اللھم انہ لا یھزم جندک و لا یخلف وعدک سبحانک و
بحمدک اور از انجملہ اعوذ بوجہ اللّٰہ العظیم الذی لیس شی اعظم منہ بکلمات اللّٰہ التامات التی

[illegible]

لا یجاوزھن برولا فاجر وباسماء اللہ الحسنی ما علمت منہا وما لم اعلم من شر ما خلق وما ذرأ وما برا ومن شر کل شر لا اطیق شرہ ومن شر کل ذی شر ربی اخذ بناصیتہا ان ربی علی صراط مستقیم اور از انجملہ یہ ہے
اللھم انی علیک توکلت وانت رب العرش العظیم ما شاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
اعلم ان اللہ علی کل شئ قدیر وان اللہ قد احاط بکل شئ علما واحصی کل شئ عددا اللھم انی اعوذ بک من
شر نفسی ومن شر شیطن وشرکہ ومن کل دابۃ انت اخذ بناصیتہا ان ربی علی صراط مستقیم اور از انجملہ
تحصنت بالذی لا الہ الا ھو الحی الہ کل شئ اعتصمت بہ وھو ربی ورب کل شئ وتوکلت علی الحی الذی
لا یموت واستدفعت الشر بلا حول ولا قوۃ الا باللہ حسبی اللہ ونعم الوکیل حسبی الرب من العباد
حسبی الخالق من المخلوقات حسبی الرازق من المرزوقات حسبی الذی ھو حسبی حسبی الذی بیدہ ملکوت
کل شئ وھو یجیر ولا یجار علیہ حسبی اللہ وکفی سمع اللہ لمن دعی لیس وراء اللہ مرمی حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ
توکلت وھو رب العرش العظیم اور کہا ہے کوئی ان دعوات کو تجربہ کرے بزرگی اور قدر جانے اور از انجملہ رقیہ
جبرئیل علیہ السلام ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رقیہ کیا صحیح مسلم میں وہ آیت ہے بسم اللہ ارقیک من کل شئ یوذیک
من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک رقیہ وجع جسم صحیح مسلم میں عثمان ابی العاص سے آیا ہے
کہ انہوں نے شکوہ کیا پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درد کا پاتا تھا اپنے تن میں جب سے کہ جب کہ اسلام لایا کہا انکو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھ اپنا ہاتھ اس جگہ پر کہ درد کرتی ہے بدن تیرے سے اور کہہ بسم اللہ تین مرتبہ اور کہہ سات مرتبہ
اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر رقیہ بیخوابی شکوہ کیا خالد نے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ نہیں سوتا میں راتوں کو پس کہا آنحضرت نے جب تو سوئے تو کہہ اپنے خواب میں اللھم رب السموات
السبع وما اظلت ورب الارضین وما اقلت ورب الشیاطین وما اضلت کن لی جارا من شر خلقک کلہم جمیعا ان یفرط علی
احد منہم وان یطغی عز جارک وجل ثناءک ولا الہ غیرک رقیہ دافع الکرب اللھم لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ
رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض رب العرش الکریم روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے اور روایت کیا ہے ابوداؤد نے
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دعوات المکروب اللھم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی
کلہ لا الہ الا انت اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پہنچتی کسی کو اندوہ و غم اگر

اللهم انی عبدک وابن عبدک وابن امتک ناصیتی بیدک ماض فی علمک فی قضاؤک اسئلک بکل اسم
هو لک سمیت به نفسک او انزلته فی کتابک او علمته احدا من خلقک او استأثرت فیه به علم الغیب
عندک ان تجعل القرآن العظیم ربیع قلبی ونور بصری وجلاء حزنی وذهاب همی اور ابن عباس سے
روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی لازم پکڑے استغفار کو کر دیتا ہے خدا تعالیٰ اسکے لیے ہر ہم سے مخرج
اور ہر ضیق سے مخرج اور رزق دیتا اسکو اس جگہ سے کہ گمان نہین کرتا اور بھی ابن عباس سے آیا ہے کہ کہا جسکو کہ ہموم کثیرہ لاحق
ہون چاہیے کہ بہت کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور صحیحین مین آیا ہے کہ ایک خزانہ ہے
خزانون بہشت سے اور ترمذی لایا ہے کہ وہ ایک باب ہے ابواب جنت سے اور بعض آثار مین آیا ہے کہ نہین اترتا کوئی فرشتہ
آسمان سے اور نہین چڑھتا مگر ساتھ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے اور مشائخ نے کہا کہ نہین کوئی چیز اعوان
اور اشمل اس کلمہ سے اور آیا ہے کہ جو کوئی پڑھی آیۃ الکرسی اور خواتیم سورۂ بقرہ نزدیک کرب کے فریاد رسی کرے اسکی خدا
تعالیٰ اور حدیث سعد بن ابی وقاص مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بدرستی البتہ جانتا ہون مین ایک
کلمہ کہ نہ کہے اسکو مکروہ مکروہ کہ کشایش دیوے اسکے لیے حق تعالیٰ اور وہ کلمہ از آن برادرم یونس علیہ السلام ہے
ہر کہ ندا کی ظلمات مین اور کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین نہین کوئی معبود مگر تو پاکی یاد کرتا ہون
مین تجھے بدرستی کہ ہوا مین ظلم کرنے والون سے اور ترمذی کے نزدیک آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے دعا نکرے ساتھ اسکے مرد مسلمان ہرگز کسی چیز مین مگر استجابت کیجاوے ہے دعا اسکی اور ایک روایت مین آیا ہے
واسئلک تمام العافیۃ واسئلک دوام العافیۃ واسئلک الغنی عن الناس ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم اور مانگتا ہون مین تجھسے پوری عافیت اور مانگتا ہون مین تجھسے ہمیشگی کی عافیت اور
مانگتا ہون مین تجھسے شکر اوپر عافیت کا اور مانگتا ہون مین تجھسے بے نیازی لوگون سے اور نہین بازگشت اور نہ قوت مگر ساتھ
اللہ برتر بزرگ کے رقیہ قبیصہ روایت ہے ابن عمر سے کہ آیا ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور کہا یا رسول اللہ تحقیق
دور ہوا میرے تئین دنیا نے مجھسے فرمایا تو کہان ہے صلوۃ ملائکہ اور تسبیح خلایق کہ بسبب اسکی رزق دیا جاتا ہے انکو نزدیک طلوع فجر کے
سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ پاک اور منزہ جانتا ہون مین خدائے بزرگ کو اور ساتھ حمد اسکی کے طلب آمرزش
کرتا ہون مین اللہ سے آوے تیرے پاس دنیا خوار اور رام پس گیا وہ مرد اور درنگ ایک مدت اور پھر آیا اور کہا یا رسول اللہ

متوجہ ہوئی دُنیا میری طرف وہ جانو نہیں کہ کہاں کھولتے ہیں اور اس کلمہ کو سلسلہ کبریہ یعنی نجم الدین کبری میں رہبان
سنت اور فرض فجر کے پڑھتے ہیں اور اگر ضم کریں اسکے ساتھ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے سبب
مغفرت مستحبا ہونیکا ہے اور یہ سبب سنت ہونیکا ہے اسواسطے کہ معاصی موجب تنگی رزق اور ہم و غم کو ہیں جیسا کہ گزرا اور
اس جگہ ایک ذکر کہ اسکا کہا مشائخ نام ہے اور مجرب ہے بعد اسلام نماز جمعہ کو پہلے اس سے کہ پھیرے پاؤں اپنے اس وضع سے کے
تشہد میں بیٹھے ہیں فاتحۃ الکتاب سات مرتبہ اور قل ہو اللہ سات مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق سات بار اور قل اعوذ برب الناس
سات مرتبہ اس قدر حدیث میں واقع ہوا ہے واسطے غفران اگلے پچھلے گناہوں کے اور مشائخ بعد ازاں اس دعا کو پڑھتے ہیں کہ آیا
میں آیا ہے سات بار اللهم یا الله یا غنی یا حمید یا مبدی یا معید یا رحیم یا ودود اغننی بحلالك عن حرامك
وبطاعتك عن معصيتك وبفضلك عمن سواك رقیہ اطفاء حریق طبرانی اور ابن عساکر نے روایت
کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اذا رأیتم الحریق فکبروا فان التکبیر تطفئه یعنی جب دیکھو
تم آگ لگی ہوئی پس تکبیر کہو تم پس بدرستی کہ تکبیر بجھاتی ہے آگ کو مجرب ہے اور وجہ بجھانے تکبیر میں حریق کو یہ
بیان کیا ہے کہ نار مادہ شیطان ہے کہ پیدا کیا گیا ہے اس سے اور ہے اسمیں فساد عام کہ مناسبت شیطان اور
اُسکے فعل کا ہے اور آتش بالطبع چاہتی ہے علو اور فساد کو اور شیطان ہلاک بنی آدم کو پس آتش اور شیطان
ہر ایک چاہتے ہیں زمین فساد کو اور کبریائی حق تعالی قمع کرتی ہے شیطان اور اُسکے فعل کو پس اسی جہت سے
تکبیر کو اثر ہے اطفاء حریق میں اور نہیں قائم و ثابت اور رہتے کبریائی حق کی کوئی چیز پس جب کہے تکبیر مسلم اپنے
پروردگار کو اطفا کرتی ہے نار کو رقیۃ الصرع کہا ہے کہ صرع ایک تصرف ارواح خبیثہ ارضیہ سے ہے اور دوسرے
اخلاط ردیہ سے اس قسم ثانی میں اطبا نے تکلم کیا ہے لیکن علاج کا ارواح خبیثہ سے ساتھ رقیوں کے ہوتا ہے
اور معالجہ اُسکا محاربہ ہے اور محارب کو ضرور ہے کہ ہتھیار اُسکی ثابت اور سالم اور بازو اُسکے قوی ہوں یہاں تک
کہ بعض معالجین سے وہ تھا کہ اکتفا کیا بقول اخرج منہ کرتا تھا یقول بسم اللہ یا یقول لا حول ولا قوۃ
الا باللہ اور تھے آنحضرتؐ کہ کہتے تھے اخرج عدو اللہ انا رسول اللہ یعنے نکل دشمن خدا کے میں رسول اللہ کا ہوں
اور بعض معالجہ کرتے تھے ساتھ آیۃ الکرسی کے اور امر کرتے تھے مصروع کو ساتھ کثرت آیۃ الکرسی اور معوذتین کے
اور بعض نے پڑھا محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار آخر سورہ یعنی محمدؐ فرستادہ خدا
ہیں اور جو لوگ اُنکے ساتھ ہیں زور دار کافروں کے اور یا سوگند ساتھ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفع میں تجربہ
کیا ہے رقیہ صداع روایت کیا ہے حمیدی نے طب میں یونس نے یعقوب سے اور اوسنے عبداللہ سے
کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعوذ فرماتے تھے صداع سے ساتھ قول اپنے کے بسم اللہ
الرحمن الرحیم بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار
یعنے ساتھ نام خدا کے کہ روزی دہندہ اور بخشندہ ہے اور ساتھ نام اللہ بزرگ کے اور پناہ لیتا ہوں میں ساتھ
نام خدائے بزرگ کے بدی ہر رگ جوشندہ اور بدی گرمی آتش سے رقیہ وجع الضرس بیہقی لایا ہے

کہ عبداللہ بن رواحہ نے شکوہ کیا نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درد دندان کا پس رکھا دست مبارک اپنا
حضرت نے رخسار اُسکے پر جسطرف درد تھا اور کہا سات بار اللھم اذھب عنہ وسوء ما یجد فحشہ بدعوۃ
نبیك المکین المبارك عندك یعنی یا اللہ دور کر اس سے برائی اس چیز کہ پاتا ہو اور شفا دے اُسکی ساتھ دعا اور
پکارنے پیغمبر اپنے کے کہ صاحب منزلت اور مرتبت ہو برکت دیا گیا نزدیک تیرے پس شفا دی اُسے خدا نے لوٹا
نے پہلے جانے حضرت سے اور روایت کیا ہو حمید نے کہ فاطمہ زہرا علیہا السلام آئیں حضرت پاس اس حال میں
کہ شکایت کرتی تھیں درد سے کہ پاتی تھیں اپنے دندان میں پس لگائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبابہ یعنی انگلی کو
اور رکھا اوپر سن ہو جگہ سے اور کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم و باللہ اسئلك بعزك وجلالك وقدرتك
علی کل شیٔ فان مریم لم تلد غیر عیسیٰ من روحك وکلمتك ان تکشف ما تلقی فاطمۃ بنت خدیجۃ من الضر کلہ
پس آرام پایا اُس درد سے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رکھتی تھیں اور سوا اسکے میں کہتا ہوں کہ نوادر اعمال سے کہ شایع اور ذائع
ہو ہمارے شیخ محب طبری نام مقام الخلیل سے مکہ میں دیکھا میں نے اسکو کہ کیا بار ہا اور رکھا اپنا ہاتھ اوپر سر اُس شخص کے
کہ درد کرتا تھا دانت اُسکا اور پوچھا اُسنے نام اُسکا اور اُسکی ماں کا اور پوچھا چند مدت چاہتا ہو کہ دانت تیرا درد نہ کرے
پانچ یا سات یا نو سال بعد وطاق پس اُٹھاتا ہاتھ اپنا مگر وہ کہ ساکن ہوتا درد اُسکا اور مکث کرتا مدت مذکورہ مقدرہ تک درد
نہ کرتا اور یہ امر شایع اور مشتہر ہوا اُس سے لیکن کوئی دعا نہیں کہ نہیں کی ظاہر ایسی دعا ماثورہ مذکور ہوگی یا توجہ کرتا تھا اور
پیش خود کوئی دعا پڑھتا تھا واللہ اعلم اور کہا صاحب اہتمام نے وہ جو تجربہ کیا گیا ہو وہ ہو کہ لکھے جس رخسار کیطرف درد ہو
بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ھو الذی انشاکم وجعل لکم السمع والابصار
والافئدۃ قلیلا ما تشکرون اور اگر چاہے یہ لکھے ولہ ما سکن فی اللیل والنھار وھو السمیع العلیم
رقیۃ حصر البول روایت کیا ہو نسائی نے ابی الدرداء سے کہ آیا اُنکے پاس ایک مرد اور کہا کہ میرے باپ کا پیشاب
بند ہو گیا ہو اور پہونچا ہو اُسکو حصاۃ البول پس تعلیم کیا ہو اُسے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے رقیہ کہ سنا تھا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ربنا الذی فی السماء تقدس اسمك امرك فی السماء والارض
کما رحمتك فی السماء فاجعل رحمتك فی الارض واغفر لنا ذنوبنا وخطایانا انت رب الطیبین فانزل
شفاء من شفائك ورحمۃ من رحمتك علی ھذا الوجع فیبرئ اور امر کیا اُسکو کہ رقیہ کرے ساتھ اس دعا
کے پس رقیہ کیا اُسکے ساتھ اور تندرست ہوا اور یہ رقیہ شکایت عام میں کہ ہر مرض کیواسطے کریں یہی آیا ہے حدیث
ابی الدرداء سے رقیۃ الحمی روایت کیا ہو انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عائشہ صدیقہ

دور کر اُس سے ... پیغمبر اپنے کے ... پاک نام تیرا حکم تیرا آسمان اور زمین میں ... جیسا کہ رحمت تیری آسمان میں ہے پس کر رحمت اپنی زمین میں اور بخش ہمارے گناہ اور خطائیں ہماری ... ساتھ شفا اپنی کے اور رحمت اپنی ... اوپر اس درد کے ... واسطے اُسکے ہو رات اور دن میں اور وہ سننے والا جاننے والا ... تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل ... تھوڑا شکر گذاری کرتے ہو ... وہ جس نے پیدا کیا تم کو ... بنام اللہ ...

پاس اور وہ دشنام دیتی تھین تب کو فرمایا آنحضرت صلعم نے دشنام نہ دو تپ کو کہ وہ مامور ہے ولیکن اگر چاہو تم سکھاؤن مین تمکو کلمات کہ جب کہو تم اُن کلمات کو لیجا دے خدا تعالے کہتے تمہارے سے پس سکھائی اُنکو وہ کلمات اور فرمایا کہ اللھم ارحم جلدی الرقیق وعظمی الدقیق من شدۃ الحریق یا ام ملدم ان کنت امنت باللہ العظیم فلا تصدعی الراس ولا تنتنی الفم ولا تاکل اللحم ولا تشربی الدم وتحولی عنی الی امن اتخذ مع اللہ الٰھا اخرا عائشہؓ پس کہا مین نے اُن کلمات کو کہ سکھایا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس گئی تپ مجھسے صاحب ہوا ہب کہتا ہے مجرب ہے یہ رقیہ جیسا کہ دیکھا مین نے بخط شیخ اپنے کے اور لفظ اسکے یہ ہین اللھم ارحم عظمی الدقیق وجلدی الرقیق واعوذبک من فورۃ الحریق یا ام ملدم ان کنت امنت باللہ والیوم الاخر فلا تاکلی اللحم ولا تشربی الدم ولا تفوری علی الفم وانتقلی الی من یزعم ان مع اللہ الٰھا اخر فانی اشھد ان لا الٰہ الا اللہ محمدا عبدہ ورسولہ حمی ثلثہ کے جیسا کہ ذکر کیا ہے صاحب لبدلانے اوپر تین پارہ کاغذ باریک کے بسم اللہ فرت بسم اللہ مرت بسم اللہ قلت طا اور کھیے ہر روز ایک رق کو اور ڈالے اُسے منھ میں اور نگلجاوے ساتھ پانی کے اور لکھنے قرآن اور اُسکے پینے مین واسطے شفا کے سلف سے رخصت ہے جیسا کہ گذرا اور ابن الحاج سے مدخل مین نقل ہے کہ شیخ ابو محمد جریانی ہمیشہ لکھتے تھے اوپر پارہ کاغذ کے واسطے تپ وغیرہ کے اور رکھ چھوڑتے تھے ایک گوشہ مین پس جسکو ہوتا تھا کچھ لیتا ایک پارہ اس سے اور استعمال کرتا اور شفا پاتا ساتھ اذن حق جل وعلا کے اور اسمین یہ دعا لکھتے تھے ازلی لم یزل ولا یزال یزیل الزوال وھو لا یزال ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وننزل من القران ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین رقیہ خراج صاحب دالمعانی نے لکھا ہے کہ لکھی جاوے اسپر یہ آیت ویسئلونک عن الجبال فقل ینسفھا ربی نسفا فیذرھا قاعا صفصفا لا تری فیھا عوجا ولا امتا مجرب ہے رقیہ عسر ولادت اور اس چیز سے کہ مجرب ہے عسر ولادت ایک چیز ہے کہ روایت کی گئی ہے عبداللہ بن امام احمد بن حنبل سے کہا دیکھا مین نے اپنے باپ کو لکھتے تھے اسوقت کہ دشوار ہو کسی عورت پر ولادت جام سفید یا چیز لطیف مین حدیث ابن عباس لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین کانھم یوم یرون مایوعدون لم یلبثوا الا عشیۃ او ضحٰھا

نہیں کوئی معبود مگر خدا بردبار بخشنے والا منزہ اور پاک ہے خدا پروردگار عرش بزرگ کا شکر اور سپاس ہے خدا کو کہ پروردگار ہے عالم کے لوگوں کا گویا وہ جسدن کہ دیکھینگے وہ چیز کہ وعدہ دیے گئے ہیں نہ درنگ کرینگے مگر وقت عشا یا چاشت اسکی خلال نے کہا کہ خبر دی مجھکو ابوبکر مروزی نے کہ آیا امام احمد پاس ایک مرد اور کہا یا ابا عبداللہ لکھدو کوئی چیز ایک عورت کے لیے کہ سخت ہوئی اسپر ولادت دو دن سے کہا کہ اسکو لاؤ ایک جام فراخ اور زعفران کو خلال نے دیکھا میں نے اسکو لکھا تھا بہتوں کے لیے اور مذکور ہیں کہا ہے کہ لکھے گو یہ بات ہیں آخر جزء یا اولیٰ الالباب میں بطن تعرفوا الی سقہ ھذا الدنیا اخرج بقدرۃ اللہ الذی جعلک فی قرار مکین اسکے بعد ہے اسم انزلنا ھذا القرآن علی الجبل الی آخر سورہ وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمومنین پیوے اسکو عورت اور چھاڑکے اپنے منہ پر کہا شیخ جرجانی نے لیا ہے رقیہ بعض بزرگوں نے اور لکھا ہے کسی کے لیے اگرچہ گرفتار ہی پائے اسی دم اور روایت کیا گیا ہو ابن عباس سے کہا گذرے عیسیٰ علیہ السلام اوپر ایک عورت کے حالانکہ سختی زہ میں پڑی تھی اور بچہ اسکے پیٹ میں پس کہا اس عورت نے اے روح اللہ دعا کر میرے لیے کہ چھڑاوے مجھے خدا مجھے اس محنت سے کہ میں اسمیں گرفتار ہوں پس کہا عیسیٰ علیہ السلام نے یا خالق النفس ویا مخلص من النفس ویا مخرج النفس من النفس خلصہا یعنی اے پیدا کرنے والے نفس کے اور چھڑانے والے نفس کے نفس سے اور اے برآرندہ نفس کے نفس سے رہائی دے اسے پس ڈالا اس نے وہ لڑکا اور آگے کہا شیخ جرجانی نے جسکی عورت پر دشوار ہو ولادت لکھے اسکے لیے رقیہ رعاف اور اس چیز سے کہ تجربہ کیا گیا ہے رعاف کے لیے وہ کہ لکھا جائے لکھ سے پیشانی مرعوف پر وقیل یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر یعنی اور کہا گیا اے زمین نگلجا پانی اپنا اور اے آسمان تھمجا اور کم کیا گیا پانی اور جاری کیا گیا حکم۔ اور جائز نہیں کتابت اسکی ساتھ خون راعف کے جیسا کہ بعض جہال کرتے ہیں اسواسطے کہ خون نجس ہے پس نہیں جائز کرانا دیا وسے ساتھ اسکے کلام اللہ رقیہ واسطے ہر درد وبلا کے ابان بن عثمان انہوں نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی کہے بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم بنام خدا ایسا خدا کہ نہیں ضرر کرتی ساتھ اسکے کوئی چیز نہ زمین اور نہ آسمان میں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے تین بار وقت شام کے نہ پہنچی اسے کوئی بلا ناگہانی صبح تک اور اگر صبح کو کہے نہ پہنچے شام تک کہا راوی نے پس پہنچا ابان بن عثمان کو فالج پس نظر کیا اسمیں جسنے کہ سنی تھی یہ حدیث بطریق تعجب اور اسکا پس کہا ابان نے کیا دیکھتا ہے تو میری طرف قسم ہے خدا کی کہ دروغ نہیں باندھا میں نے عثمان پر اور نہ دروغ باندھا ہے عثمان نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ولیکن آج جس حالت میں کہ میں گرفتار ہوں بسبب عصیان کے کہ فراموش کیا میں نے پڑھنا اسکا۔ روایت کیا اسے ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا

بھاگتا ہو کلمات اذان سے جیسے خطبہ رمضان کا الا الا الا الا الا ولہ یا اللہ انک انت السمیع
العلیم یا اللہ محیط بہ علیک وینہلون ای یا محی انزلناہ و یا محی نزلتہ و ما ارسلناک الا مبشرا و نذیرا
اور نہیں بھیجا ہو تجھکو مگر بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور بعض شہروں میں بجائے خطبوں کے
[illegible] واقع ہوا ہے اور بعض خطیبوں کی سرگشتگی اور درشتی اور تیزی اور رعب اور حرص اور
پلیدی نفس اور زحمت حاضرین کی آئی ہین واللہ اعلم صاحب مواہب کہتا ہے ہمارے شیخ نے مشہور
ہوا ہی بلاد مین اور مکہ اور بصرہ اور مصر وغیرہ میں اور سب شہروں میں کہ خطبہ رمضان سے نکالا [illegible]
[illegible] اور تمام اگلی باتیں سے اور لکھا جاتا ہو آخر جمعہ میں رمضان سے اور سب لوگ آتے لگتے
ہیں جس وقت کہ خطیب خطبہ پڑھتا ہو اور پڑھ نہیں سکے اور بعض بعد نماز عصر کے اور کہا ہے کہ یہ بدعت ہے
نہیں اصل اسکی اگرچہ واقع ہوا ہو کلام غیر اس میں اکابر سے اسکا در ورد حدیث ضعیف میں اور [illegible]
حافظ ابن حجر انکار کرتے تھے اسکو جب [illegible] خطیب [illegible] منبر پر
جیسے دیکھتے کہ لکھتا ہے اسکو کہتے تھے لعنک اللہ ما [illegible] البدعۃ [illegible] خدا ہے کیا
بدعت ہو آخر ہوا کلام صاحب مواہب کا اصل لیکن طبیب آنحضرت صلعم ساتھ اور [illegible] طبیب کے بہت سے
اور اکثر امراض میں واقع ہوا اور ظاہر ہو کہ طب آنحضرت صلعم ساتھ وحی کے ہوا گر بعض دوائیں [illegible] ہیں اور
اچھا اور تجربہ کے [illegible] اور ہمیشہ اقتدا [illegible] انکی انجم اور اعلی اور
افضل اور اکمل لیکن وہ حدیث کہ باب فصل میں [illegible] باب علاج اسہال کے واقع ہوا تکملہ کلام سے اصل کرتے
ہیں اسکو صحیحین میں حدیث ابی سعید خدری سے آیا ہو کہ آیا ایک مرد آنحضرت صلعم کو اور کہا بھائی میرا شکایت کرتا ہو کہ
شکم چلنے سے اور ایک روایت میں ہو کہ جاری ہو شکم اسکا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو ساتھ پلانے
شہد کے پس پلایا اسکو شہد پس زیادہ ہوا استطلاق یعنی روانگی شکم پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے سچ کہا حق تعالی نے اور دروغ کیا شکم بھائی تیرے نے اور روایت مسلم میں آیا ہو کہ تین بار
امر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ پلانے شہد کے پس آیا وہ مرد چوتھی بار پس فرمایا آنحضرت
صلعم نے ساتھ پلانے شہد کے پس ہوا استطلاق اور روایت احمد میں آیا ہو کہ مرتبہ چہارم میں ساتھ پلانے
شہد کے امر کیا تندرست ہوا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرتبہ چہارم میں صدق اللہ وکذب
بطن اخیک سچ کہا خدا نے اور جھوٹ کہا شکم بھائی تیرے نے کہا ہو کہ اہل حجاز اطلاق کرتے ہیں کذب
کو جانے خطا میں کذب [illegible] یعنی خطا کی اور بنا کی حقیقت اس چیز کی کر کہا گیا اسکو پس معنی کذب بطنہ یعنی صالح نہیں تھا
نزدیک قبول شفا کی بلکہ خطا کی اس سے [illegible] امام فخر الدین رازی نے کہا ہو شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جانا ساتھ نور وحی کے کہ عسل ظاہر ہوگا نفع اسکا اور جب نا ظاہر ہوا فی الحال گویا جاری ہوا اوپر کذب کے
اسی جہت سے اطلاق کیا اس پر لفظ کذب کا [illegible] اور بعض [illegible] اعتراض کیا ہو اس جگہ اور کہا ہو کہ

عسل مسہل ہے پس کیونکر کہا جاوے کہ اسکو دافع اسہال ہے اور جواب دیا گیا ہے کہ یہ سخن آپکے قائل ہیں عادت جبل ہے اور صدق
بل کذب بطن اخیہ کا ہے اسواسطے کہ اتفاق رکھتے ہیں اطبا کہ مرض ایک مختلف ہوتا ہے علاج
اسکا باختلاف سن اور عادت اور زمان اور غذائی مالوف اور تدبیر اور قوت طبیعت کے اور اسہال کبھی حادث
ہوتا ہے ناگواری طعام سے کہ ناشی ہوتا ہے سوء ہضمی سے اور اتفاق کہتے ہیں کہ علاج اسکا چھوڑنا طبیعت کا اسکے فعل
پر ہے پس اگر محتاج ہو طرف مسہل کے امداد اور اعانت کیا جاوے اسپر اگر علیل میں قوت ہے پس گویا یہ مراد استطلاق
اسکے بطن کا شاید بدہضمی سے ہو پس امر کیا اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باستعمال عسل واسطے
دفع فضول کے کہ جمع ہوئی تھی نواحی معدہ میں اخلاط لزج سے کہ منع کرتے تھے استقرار غذا کو اور معدہ
میں ریشے اور پرزے ہیں جب لپٹ جاتے ہیں انمیں اخلاط لزج فاسد کرتے ہیں معدہ کو اور اس غذا کو کہ
واصل معدہ ہو پس دوا اسکی باستعمال شہد جانی چاہئے کہ پاک کرے معدہ کو اخلاط سے اور نہیں کوئی چیز
نافع تر اس باب میں عسل سے خصوصاً اگرچہ آمیختہ ہو ساتھ پانی گرم کے اور تکرار امر میں ساتھ پلانے شہد کے ایک
نکتہ لطیف ہے اسواسطے کہ دوا چاہیے کہ اندازہ اور کمیت میں بسبب حال مرض کے ہووے تا اگر اس سے
قاصر آوے پس کلی مرض کو زائل نکرے اور اگر زیادہ آوے سے قوی کو ساقط کرے اور مرض کو زیادہ اور ضرر دوسرا
پیدا کرے اور چونکہ ہر نوبت میں اتنا شہد دیا گیا وہ مرض سے مقاومت کرے لاجرم اسہال زیادہ ہوا اور امر
مادہ پلانے عسل کے فرماتے تھے تا بقدر حاجت پہونچا اس جہت سے فرمایا صدق اللہ وکذب بطن اخیک
اور یہ عبارت ہے کثرت مادہ فاسدہ سے اور سبب آخر میں اس قدر دیا اخراج مادہ اور دفع میں کافی اور وافی تھا
نفع اسکا ظاہر ہوا پس قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کذب بطن اخیک میں اشارہ ہے ساتھ
اسکے کہ یہ دوا نافع ہی تھا سے یہ جہت قصور دوا کے شفا میں نہیں بلکہ از جہت کثرت مادہ فاسدہ کے ہے پس
اسی جہت سے امر کیا باعادہ شرب عسل کے واسطے استفراغ کے اور بعضون نے کہا ہے کہ عسل کبھی جریان کرتا ہے
بسرعت طرف عروق کے اور نفوذ کرتا ہے اسکے ساتھ اکثر غذا اور ادرار بول کرتا ہے پس قبض کرتا ہے اور کبھی باقی
رہتا ہے معدہ میں پس برانگیختہ کرتا ہے اور منع معدہ کو تا آنکہ دفع کرتا ہے طعام کو اور اسہال
دیتا ہے بطن کو پس انکار وصف عسل کا باسہال قصور عقل منکر سے ہے اور بعضون نے کہا ہے
کہ وصف کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ عسل کے واسطے اس امر کے چار قول ہیں ایک حمل
کرنا آیت کا عموم پر شفا میں اور ساتھ اسکے اشارہ کیا آنحضرت صلعم نے اپنے قول میں صدق اللہ سے راست
فرمایا اللہ نے اپنے قول میں فیہ شفاء للناس دلیعنی شہد سے شفا ہووے لوگون
کے لیے پس آگاہ کیا اس حکمت پر اور تلقی بقبول کیا اسکو پس شفا دیا گیا باذن اللہ
ثانی وہ کہ وصف مذکور بنا بر الف عادت اسکے تھا نہ دائمی اندر سب امراض کے ثالث
وہ کہ اسہال بسبب بدہضمی تھا جیسا کہ گذرا۔ رابع وہ کہ محتمل ہے کہ امر بشرب عسل تھا

بیشتر از شہد ایسا سواسطے کہ وہ عقدہ بلغم کرتا ہے پس شاید کہ اس مریض نے اول مرتبہ طبخ استعمال کیا اور قول ثانی اور
رابع ضعیف ہیں اور تائید کرتے ہیں قول اول کو حدیث ابن مسعود علیکم بالشفائین العسل والقرآن
یعنے اختیار کرو اور لازم پکڑو اپنے پر دو شفاؤں کو کہ شہد اور قرآن ہے اخراج کیا اس حدیث کو ابن ماجہ اور حاکم
نے بطریق مرفوع اور اخراج کیا ابن ابی شیبہ اور حاکم نے بطریق موقوف کہ رجال اسکے رجال صحیح ہیں اور
امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ جب شکایت کرے اور ایک روایت میں جب
بیمار ہو تم میں سے کوئی شفا چاہے کہ خوش دلے اپنی بی بی کے مہر سے کچھ چیز اور خریدے اسکا شہد اور لکھے
آیت کتاب اللہ کو کاسہ میں اور دھوئے اسکو آب باران میں اور خلط کرے ساتھ عسل کے شفا دیوے
خدا تعالی اسکو اور بعض علماء نے اسکی توجیہ میں کہا ہے کہ حق تعالی نے فرمایا ہے وننزل من القرآن ما ہو شفاء
اور فرمایا آیت ونزلنا من السماء ماء مبارکا یعنے اور اتارا ہمنے آسمان سے پانی برکت دیا گیا اور دوسری
جگہ ماء طہورا اور آیت فان طبن لکم عن شیء منہ نفسا فکلوہ ہنیئا مریئا یعنے اگر دیویں تمہارے
ازواج بخوشی خاطر اپنے مہر سے کچھ پس کھاؤ اسکو رچتا پچتا اور فرمایا باب شہد میں فیہ شفاء للناس
پس جب ساتھ ان سب اسباب کے شفا جمع ہووے امید حصول اسکا بفضل خدا تعالی قوی ہے
وہو الشافی اللہم اشفنا شفاء عاجلا بحق القرآن العظیم وبرکۃ نبیک الکریم اللہم صل وسلم علیہ
یعنے اے اللہ شفا دے ہمکو شفا شتاب ساتھ حق قرآن بزرگ کے اور ساتھ برکت نبی اپنے کے کہ کریم ہے یا اللہ
رحمت نازل کر اوپر اور سلام وصل تعبیر رویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جاننا چاہیے کہ تعبیر
یعنے تفسیر ہے خبر ہے الرویا بتخفیف وتشدید وہ نون آیا ہے اور تشدید واسطے مبالغہ کے ہے اور رویا بضم را و
سکون ہمزہ وہ جو دیکھے شخص خواب میں اور بیان حقیقت رویا کا اوپر طریق متکلمین اور حکما کے شرح
مشکوۃ میں کیا گیا ہے یہاں وہ جو اوپر طریقہ محدثین کے کتاب مواہب میں وارد ہوا ہے ذکر کیا
جاتا ہے قاضی ابوبکر بن العربی نے کہ اعاظم علماء مالکیہ سے ہے کہا ہے کہ رویا ادراکات ہیں کہ پیدا کرتا ہے
خدا تعالی بندہ کے دل میں اوپر ہاتھ فرشتہ یا شیطان کے یا انکے حقایق یا انکی تعبیرات اور حاکم
عقیلی نے روایت کیا ہے کہ ملاقات کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ سے کہا یا ابا الحسن
دیکھتا ہے مرد رویا پس بعض اس سے سچا ہوتا ہے اور بعض جھوٹا فرمایا البتہ سنا میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم کو فرماتے تھے نہیں کوئی عبد اور امت کہ خواب کرے پس پہوتا ہے ساتھ خواب
کے مگر وہ کہ باہر آتی ہے اسکی روح طرف عرش کے پس وہ کہ بیدار نہیں ہوتا پایان عرش وہ رویا سچ
الصادق آتا ہے اور وہ کہ بیدار ہوتا ہے پاس عرش کا ذب آتا ہے اور ذہبی اس حدیث کو صحیح نہیں
جانتا اور ابن ماجہ حدیث لایا ہے کہ رویا سے مومن ایک کلام ہے کہ کرتا ہے اسکو پروردگار تعالی
وتقدس اور حکیم ترمذی نے کہا کہ بعض اہل تفسیر نے قول حق تعالی آیت ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ

الہام جیسا اوصیا وحی الہام صحابہ میں کہا ہوں مراد صحابہ آپ کی تھی یا اور خواب انبیا صلوٰۃ اللہ وسلامہ
علیہم اجمعین کا وحی ہے بخلاف غیر انکے پس حق میں خلل نہیں ہوتا اسواسطے کہ وہ محروس ہیں بخلاف رویا غیر
انبیا کے کہ کبھی حاضر ہوتا ہے اسکو شیطان اور بخاری میں حدیث انس سے لایا ہے کہ رویا حسنہ مرد صالح سے
ایک جز ہے چھیالیسویں جزو نبوت میں سے اور اسجگہ اشکال کیا ہے کہ ہونا رویا کا جز نبوت کیا معنی رکھتے
اور حالانکہ نبوت منقطع ہوئی نبوت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جواب دیتے ہیں کہ رویا اگر واقع ہو نبی سے
جز ہے اجزاے نبوت سے اور مجاز کے ساتھ اعتبار تشبیہ رویا سے نبوت کے افادہ علم میں اور امام مالک
سے پوچھا کہ آیا تعبیر خواب ہر شخص کرسکتا ہے کہا یہ نبوت یا رہی کرتا ہے بعد ازاں کہا الرویا جزء من النبوۃ
مراد اسکی وہی تشبیہ رویا ہے ساتھ نبوت کے جہت اطلاع سے او پر بعض غیوب کے اور حدیث
عائشہ رض میں آیا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ باقی نہ رہا میرے بعد میرے امت سے مگر رویا اور قاضی ابوبکر ابن العربی
نے کہا ہے کہ حقیقت اجزاء نبوت کو نہیں جانتا ملک یا نبی اور وہ جو ارادہ کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے یہی مقدار کہ رویا ایک جز ہے اجزاء نبوت سے فی الجملہ اسواسطے کہ اسمیں اطلاع ہے او پر غیب کے
غیوب سے ساتھ ایک صورت کے وجوہ سے لیکن تفصیل نسبت مخصوص ہے ساتھ معرفت اسکی مختص ہے
نبوت کو اور اس روایت میں بھی روایات مختلف آئی ہیں بعض میں جزو چھیالیس سے اور بعض میں ستر
سے اور بعض میں پچھتر اور بعض میں چھبیس سے اور بعض میں چوبیس سے پس وثوق اسکی
صحت کا نہ رہا اور مشہور ستہ واربعین سے اور بعضوں نے واسطے روایت مشہورہ کے ستہ وار
بعین سے ایک مناسبت پیدا کی ہے اور کہا کہ حق تعالی نے وحی بھیجی طرف اپنے پیغمبر صلعم کے چھ مہینے
منام میں بعد ازاں تقظہ میں مدت حیات تک اور مدت دور نبوت تمام تیئیس سال ہے اور نسبت
چھ مہینے کے ساتھ تیئیس سال کے نسبت ایک جزو کی ہے ساتھ چھیالیس کے اور یہ وجہ مناسبت
اور مقبول ہے اگر ثابت ہو وحی ابتداے نبوت میں چھ مہینہ منام میں + دوسرے یہ ان کہ حدیث میں
آیا ہے اصدق الرویا بالاسحار یعنے راست ترین رویا کا وہ رویا ہے کہ دیکھے وقت سحر رواہ الترمذی
والدارمی اور مسلم حدیث ابی ہریرہ رض سے لایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا جسوقت
کہ متقارب ہووے زمان نہ دروغ ہووے رویا مسلم کا اور راست ترین رویا کا تم میں سے راست
ترین تمہارا ہے بات میں اور معنون اقتراب زمان میں دو قول ہیں ایک وہ کہ معنی اسکے تقارب
زمان لیل ونہار ہے اور وہ وقت استوا ان دونوں کا ایام ربیع میں ہے کہ وقت اعتدال
طبایع اربع کا ہے اور یہی ہے عبارت قوم کی اور ظاہر وہ ہے کہ ایام خریف کو بھی کہیں کہ
وقت تحویل میزان ہے اور وقت استواے لیل ونہار اور معبران خواب بھی اسی
امر پر ہیں کہ اصدق رویا نزدیک اعتدال لیل ونہار اور ادراک اثمار کے ہے اور اس جگہ

بحث ہے اس میں یہ ہے کہ فائدہ تقیید کا ساتھ مسلم کے کیا ہے اسواسطے احتمال طبایع اسوقت میں بسبب مسلم نہیں ہے
بلکہ دونوں برابر ہیں جواب اسکا وہ کہ حال کافر کا خارج دائرۂ اعتبار سے ہے اور اطلاق صدق کا
اسکے رویا پر ممنوع اور قول دوسرا وہ کہ مراد باقتراب زمان منتہی اسکی مدت کا ہونا نزدیک قیام ساعت
کے اور تائید کرتی ہے اسکو حدیث ترمذی کی کہ ساتھ انی آخر الزمان لا تکذب رویا المؤمن
کے لایا ہے یعنی آخر زمانہ میں خواب مومن کا جھوٹھ نہیں ہوتا اور شیخ عبد الحق دہلوی بخاری نے اپنے
مشایخ سے سنا ہے کہ مراد اقتراب زمان موت ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد زمان مذکور سے
زمانہ مہدی علیہ السلام ہے کہ زمانہ بسط عدل و کثرت امن و فراخی خیر اور رزق کا ہے اور بعض کے
نزدیک زمان عیسی علیہ السلام بعد قتل دجال کے اور بھی حدیث میں آیا ہے کہ جب دیکھے کوئی تمہارا
خواب میں شے محبوب پس وہ جانب خدا سے ہے چاہیے کہ حمد کرے خدائے عز و جل کی اور تحدیث کرے
وہ خواب اور اگر دیکھے شے منکر و مغبوض ناخوش پس وہ وسوسہ شیطان سے ہے استعاذہ چاہیے ساتھ
خدا کے اسکے شر سے اور نہ ذکر کرے اسکا کسی کے روبرو مگر نہیں کرتا روایت کیا اسے بخاری نے
اور روایت مسلم میں آیا ہے کہ خواب بد شیطان سے ہے خبر نہ کرے اسکی کسیکو اور تف کرے بجانب
ہاتھ بائیں کے تین بار اور نعوذ پڑھے شیطان سے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ سووے کروٹ
بدل کر اور ایک روایت میں ہے کہ نماز پڑھے اور تحدیث نہ کرے مگر سامنے دوست کے یا عالم ناصح کے
اور پڑھے آیۃ الکرسی اور بھی آیا ہے کہ رویا اوپر پانوں پرندہ کے ہے یعنی اعتبار نہیں رکھتا اور واقع نہیں ہوتا
تا آنکہ تعبیر نہ کیا جاوے اور جب تعبیر کیا جاتا ہے واقع ہوتا ہے پس چاہیے کہ تعبیر بخیر کرے عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا آئی ایک عورت حضرت صلعم پاس اور عرض کیا کہ زوج میرا غائب
ہے اور چھوڑ گیا ہے مجھے حامل خواب میں دیکھتی ہوں کہ ستون میرے گھر کا شکستہ ہے اور جنتی ہوں لڑکا
احوال کہا آنحضرت صلعم نے پھر آوے خاوند تیرا انشاء اللہ تعالی صحیح اور سالم اور جنیگی تو لڑکا نیکوکار
اور اتفاقاً یہی عورت بار دیگر آئی اور حضرت صلعم کو گھر میں نہ پایا اور میں نے قصہ خواب کا اس سے پوچھا پس
آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور فرمایا باز رہ ای عائشہ اور ایسا مت کر جب تعبیر کر کسی مسلمان کے
خواب کی تعبیر کہو بخیر اور حمل کرو اوپر خیر کے اسواسطے کہ رویا واقع ہوا ہے جس چیز پر ساتھ اسکے تعبیر کیا
جاوے اور بھی آیا ہے کہ معبر پیشتر از تعبیر خیر لنا و شرا لعدانا کہے یعنی بھلائی ہمارے لیے اور برائی ہمارے دشمنوں
کے لیے بعد ازان تعبیر کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یونہیں کرتے تھے اور کہا ہے کہ آداب جامع سے
وہ ہے کہ نہ کہے خواب کی تعبیر نزدیک طلوع آفتاب اور نزدیک غروب آفتاب کے اور نہ وقت زوال
اور نہ رات میں۔ ایسا ہی لایا ہے صاحب مواہب اور وجہ اسکی ظاہر نہیں اور کوئی حدیث بھی اس
باب میں نقل نہیں کی اور اگر کہیں کہ یہ اوقات مکروہ ہیں کہ نماز ان میں مکروہ ہے پس وقت

استوا کبھی ذکر کرنا چاہیے مگر ساتھ ذکر زوال کے اشارہ طرف اسکے کیا ہے چنانچہ فصل میں کہا ہے اور تحقیق ثابت
ہوا ہے حدیث صحیح میں کہ آنحضرت صلعم جب نماز فجر سے عود فرماتے پوچھتے صحابہ سے آیا دیکھا کسی نے تم میں سے
کوئی خواب آج رات کو پس ذکر کرتا انمیں سے اپنا خواب جو دیکھا تھا اور تعبیر فرماتے اسکی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور بعض علماء نے کہا ہے کہ تعبیر رویا نزدیک صلوٰۃ صبح کے اولیٰ اور اقرب ہے نسبت باوقات
دیگر کے بسبب حفظ صاحب رویا کے رویا کو بسبب قرب عہد کے اور حضور ذہن عابر کا اسوقت میں بسبب
طیب ہوا اور نورانیت قلب اور قلت شغل ساتھ فکر کے امور معاش میں اور جملہ آداب اسکے سے وہ ہے
کہ صادق اللہجہ ہووے اور باوضو سووے اور پہلو سے راست پر جیسا کہ سنت ہے سونے میں اور پڑھے
وقت سونے کے سورۂ والشمس اور والیل اور والتین اور سورۂ اخلاص اور معوذتین اور کہے اللھم
انی اعوذ بک من البیٔ الاحلام واستجیر بک من تلاعب الشیطٰن فے الیقظۃ والمنام اللھم
انی اسألک رویا صادقۃ نافعۃ حافظۃ غیر منسیۃ اللھم ارنی فے منامی ما احب
اور چاہیے کہ دشمن اور جاہل پر عرض خواب کرے بعلت جہل اور باعث عداوت عمل اوپر غیر جانب خیر کے
نہ کرے اور تمام رویا منحصر دو قسم پر ہیں ایک اضغاث احلام اور وہ خوابہائے پریشان اور کاذب جیسا کہ
کسی کو بیداری میں خیالات فاسد پریشان خاطر میں پھرتے ہیں اور ضغث لغت میں بمعنی خس و خاشاک
بہم آمیختہ کے مستعمل ہے اور صراح میں ضغث دستہ گیاہ خشک و تر بہم آمیختہ کو کہیں ہے۔ اضغاث احلام
خوابہائے شوریدہ اور اس قسم کا رویا معتبر نہیں اور تعبیر نہ رکھے اور گاہے بسبب تلاعب شیطان ہوتا ہے
تا محزون اور اندوہگین کرے ساے کو جیسے کہ کوئی دیکھے کہ کٹ گیا سر اسکا اور وہ پیچھے اسکے جاتا ہے تا محزون
یا چاہ ہولناک میں گرا ہے کہ خلاصی اس سے ناممکن ہے۔ قسم دوسری رویا صادقہ ہیں مثل رویائے انبیاء و
صلحا و تابعین کے اور کبھی انکے غیر سے بھی بسبیل ندرت واتفاق پڑتا ہے اور یہاں دو عبارت ہیں
رویائے صادقہ اور رویائے صالحہ اور ظاہر میں دونوں کے ایک معنی ہیں اور بعضے فرق کریں کہ صادقہ
وہ کہ راست ہو صالحہ وہ کہ موافق مقصود اور حسب لخواہ دیکھے اور یہ رویائے انبیاء اور صالحین میں
نسبت امور دنیا کے بحسب ظاہر دلخواہ نہ پڑے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز احد
دیکھا کہ گاؤں کو ذبح کرتے ہیں اور اپنے شمشیر میں دیکھا کہ رخنہ پڑ گیا ہے پس تعبیر فرمایا ذبح کیا بقر کو ساتھ
اس چیز کے کہ پہونچا انکے اصحاب کو اس دن میں اور رخنہ شمشیر کو تعبیر کیا ساتھ مارے جانے
ایک کے اہل بیت سے انکے یعنی حمزہ بن عبدالمطلب اور سب لوگ تین قسم ہیں مستور الحال اور
غالب انپر استوار صدق و کذب ہے اور فسقہ اور غالب انپر اضغاث ہیں اور نادر ہے اوپر انکے صدق
اور کفار صدق انکا نہایت نادر ہے اور بعض کفار سے صادق بھی اتفاق پڑتا ہے جیسا کہ خواب صاحبی
السجن کا ساتھ یوسف علیہ السلام کے اور رویا انکے بادشاہ کا اور سوا اسکے اور حدیث

ترجمہ یا اللہ میں پناہ لیتا ہوں ساتھ تیرے خوابہائے پریشان سے اور پناہ لیتا ہوں ساتھ تیرے بازی کرنے شیطان سے بیداری اور خواب میں یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں سچے خواب

آسکے اور حدیث مین آیا ہے اصدق الرویا بالاسحار اور امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ آسکی رویا تاویل مین دیا قبلولہ ہے اور محمد بن سیرین سے نقل کیا ہے کہ کہا رویا نہار مثل رویا لیل ہے اور بشمار حکم رجال کا رکنین اور بعض نے کہا ہے کہ زن چیٹی کچھ کوئی چیز کہ وہ آسکی اہل نہیں وہ رویا آسکی رنج سے ہے اور ایسا ہی رویا غیبا اوا سطے شہ ہے کے اور رویا طفل کا ان باپ کے لیے واللہ اعلم و قال رویا اور تعبیر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہو بہت ہین از انجملہ رویت لبن اور تعبیر آسکی بعلم اور بخاری حدیث ابن عمر سے لاتا ہے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کہتے تھے اس اثنا مین کہ مین خواب مین تھا لایا گیا میرے پاس قدح شیر پس پیا مین نے اس شیر سے تا آنکہ دیکھتا ہون مین سیرابی آسکی کہ باہر آتی ہے ناخونون سے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ مین نے پیا شیر کو تا آنکہ پاتا ہون مین آسکو کہ روان ہوتا ہے میری رگون مین درمیان گوشت اور پوست کے پس دیا مین نے وہ کہ زیادہ رہا اس سے عمر کو عرض کیا صحابہ نے پس کیا تاویل اور تعبیر فرمائی آسکی آپ نے یا رسول خدا صلعم کہا ساتھ علم کے اور از انجملہ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے قمیص کو اور تعبیر آسکی ساتھ دین کے حدیث بخاری مین ابی سعید خدری سے آیا ہے کہ کہا آنحضرت صلعم نے اس درمیان مین کہ مین خواب مین تھا دیکھتا ہون مین لوگون کو کہ عرض کیے جاتے ہین میرے اوپر آنکے بدن پر پیراہن ہین بعض ان پیراہنون سے پہونچتا ہے پستان تک اور بعض اس سے دون اور گذر انپر عمر بن الخطاب اور اسپر پیراہن ہے کہ کھینچتا ہے آسکو یعنی دراز زمین اور دون دو احتمال رکھے ایک وہ کہ کوتاہ تر اس سے جیسا کہ ساتھ حلق کے چسپیدہ ہو دوسرا وہ کہ پایان تر اس سے ہو جیسا کہ ناف تک پہونچا ہو پس دراز تر پہلے سے ہوگا اور موید اس احتمال کا ہے وہ جو روایت کیا ہے حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین کہ بعض آنمین وہ تھا کہ قمیص آسکا ناف تک ہے اور بعض کا زانو تک اور بعض کا انصاف ساق تک اور اصل اسباب مین قول حق تعالے کا ہے ولباس التقوی ذلک خیر یعنی پوشاک پرہیز گار یہ بہتر ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وجہ وہ ہے کہ دین ساتر ہے برہنگی جاہل کو جیسا کہ قمیص ساتر عورت بدن کو پس جسکا قمیص پہونچا تو سینہ تک ڈھانپتا ہے دل آسکا کفر سے اگرچہ ارتکاب معاصی کرتا ہو اور وہ کہ پایان تر ہو اور شرمگاہ آسکی نظاہر ہے اور پانون سے سعی کرتا ہے طرف معصیت کے اور وہ کہ پانون تک پہونچتا ہے وہ شخص ہے کہ ڈھانپا گیا ہے ساتھ تقوے کے جمیع وجوہ سے اور وہ کھینچتا ہے قمیص کو اپنی زیادہ اسپر ہے ساتھ عمل صالح کا اور کے اور مراد لباس یا تمام مومن ہو یکن یا خصوصا امت مرحومہ محمدیہ بلکہ بعض آنمین اور مراد ساتھ دین کے تحمل کرنا مستلزما آسکے منہی عنہ سے اور امتثال اور امر کے اور اجتناب منا ہی سے اور تھا حضرت عمر کو اسباب مین مقام عالی اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل دین متفاضل ہین دین مین ساتھ قلت اور کثرت اور قوت اور ضعف کے اور از انجملہ روایت سوارین کا دیکھنا ہے

مبارک حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین اور تعبیر اُسکی ساتھ کذابین کے - ابوہریرۃ روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ مین خواب مین تھا ناگاہ دیے گئے مجھے خزانے زمین کے کنایہ ہے خزائن کسریٰ اور قیصر اور غیرہا سے کہ فتح کیے گئے حضرت کی امت پر اور احتمال رکھے کہ معادن اور قصہ ہون کہ رکھا پس رکھے گئے میرے دونون ہاتھون مین دو سوار طلا سے گران اور مکروہ معلوم ہوا مجھے اور اندوہگین کیا مجھکو پس وحی کیا گیا میری طرف کہ نفخ کرون سوارین کو پس نفخ کیا مین نے اُنھین پس گئے سوارین اور ایکروایت مین آیا ہو اُڑ گئے پس تاویل و تعبیر کیا مین نے سوارین کو ساتھ اُن دو کذابون کے کہ مین درمیان اُنکے ہون - ایک صنعا اور دوسرا یمامہ کہ دعوی پیغمبری کا کیا - ایک اسود عنسی نے کہ یمن مین دعوی نبوت کیا اور ہلاک کیا اسے فیروز دیلمی نے پیش از وفات آنحضرت صلعم اور وحی نازل ہوئی اُسکے قتل کی حضرت پر مرض موت مین قبل از موت پس خبر دی اُسکے قتل کی اور فرمایا آیت قتله والعبد الصالح فیروز الدیلمی اور فرمایا فاز فیروز کا دوسرا مسیلمہ کذاب کہ دعوی کیا یمامہ مین کہ ایک بلد ہی حجاز سے پس مارا گیا خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین اور قصہ اُسکا مشہور ہی اور وجہ تعبیر کذابین مین بسوارین کہا ہی کہ کذاب کہنا شی کا ہے غیر محل اُسکے مین پس جب دیکھا آنحضرت صلعم نے اپنی دو ذراعین مین دو سوار طلا سے حالانکہ نہ تھے یہ لباس آنحضرت صلعم سے اسواسطے کہ یہ حلیہ نسا مین اور بھی ہوتے اُنکے مین ذہب سے کہ منہی عنہ ہے مردون کو اُسکا پہننا دلیل اوپر کذب کے اور بھی ذہب مشتق ہی ذہاب سے کہ معنی رفتن ہے پس حالانکہ وہ چیز جانیوالی ہی اور زائل ہونے والی اور منا کہ ہوا یہ ساتھ اذن حق سبحانہ کے نفخ پس جاتی رہی اور اُڑ گئی اس سے معلوم کیا حضرت صلعم نے کہ ثابت نہین رہنے کا امر اُنکا اور کلام حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کہ بوحی آیا ہے ازالہ کرتا ہے اُنکو اُنکی جگہ سے اور بعض نے وجہ تاویل سوارین مین ساتھ کذابین کے کہا ہی کہ سوار ہاتھ مین مشابہ بقید ہی ہاتھ کو جیسا کہ قید پانون ہوتی ہے اور قید مانع دست ہے عمل اور تصرف سے گویا کہ کذابین نے پکڑ لیا دست مبارک حضرت صلعم کا اور نہ چھوڑا کہ عمل و تصرف کرین ساتھ دونون ہاتھ کے کذا ذکرہ الطیبی اور ازانجملہ دیکھنا زن سیاہ کا شوریدہ مو کا کہ نکالی جاتی ہے مدینہ سے اور تعبیر اُسکی ساتھ نقل وبا ہے مدینہ کی مجحفہ مین روایت کیا ہے بخاری نے حدیث عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے امراۃ سوا اور شوریدہ مو کو کہ نکالی گئی ہے مدینہ سے اور اقامت کی مہیعہ مین پس تاویل کیا مین نے اُسکو کہ دیا ہے مدینہ نے نقل کی وبا دے طرف مجحفہ کے اور مدینہ مین پیش از قدوم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وبا اور تپ بہت تھی پس آنحضرت صلعم نے اُسکو نکالا اور دیار کفر مین بھیجا - قرطبی نے کہا کہ

کہ اہل تعبیر کہتے ہین جو حیثیت کہ غالب ہے اُسپر سیاہی کردہ اور مذموم ہوے جیسا کہ ثوران تاویل کیا جاتا ہے ساتھ تپ کے اسواسطے کہ وہ برپا کرتا ہے بدن ساتھ لرزنے اور پھرنے کے خصوصًا تپ سوداوی کہ بیشتر وحشت لاتی ہے اور از انجملہ رویت سیف کہ ہلاتی تھی اسکو پس ٹوٹ گئی سیف اور پھر بحال خود آئی روایت ابو موسے رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا مین نے منام مین کہ ہلاتا ہون شمشیر کو پس اوپر سے وہ ٹوٹ گئی اور تاویل کیا مین نے اسکو جو پہونچا مومنون کو روز احد کے پھر ہلایا مین نے شمشیر کو دو پارہ پس ہوئی بہتر اُس سے کہ تھی اور تاویل کیا مین نے اسکو ساتھ اُس چیز کے کہ لایا خدا ے تعالیٰ فتح اور اجماع مومنین سے اور وجہ تعبیر مین کما ہے آنحضرت صلعم نے تعبیر کیا صحابہ سے بسبب اسواسطے کہ جائے زور اور غلبہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ اُنکے تھا اور تعبیر کیا ہلانے شمشیر کو امر کرنا اسکو ساتھ حرب کے اور ٹوٹ جانا شمشیر کا وقوع قتل کا انمین اور ہلانا اسکا دوبارہ اور عود کرنا بحالت اصلی اجتماع اُنکے سے اور حاصل ہونا فتح اور جمعیت کا انکو اور یہ منام قضیہ غزوۂ احد مین ہوا اور مواہب مین اور بھی منام ذکر کیے ہین ابی موسیٰ سے کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دیکھا مین نے منام مین کہ ہجرت کرتا ہون مین مکہ سے طرف ایک زمین کے کہ اُسمین نخیل ہین پس خیال کیا مین نے کہ وہ ارض یمامہ ہو یا ہجر لیکن تحقیق کہ وہان نخیل بہت ہین بعد ازان جتایا گیا کہ یثرب ہے اور روایت امام احمد وغیرہ مین جابر سے یون آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے دیکھا مین نے اندر زرہ محکم کے گویا آیا مین اور دیکھا مین نے گاؤن کو ذبح کیجاتی ہین ناگاہ لایا حق تعالیٰ خیر و ثواب اور صدق پس تاویل کیا مین نے درع حصینہ کو ساتھ مدینہ کے اور تاویل کیا مین نے ذبح گاؤن کو ساتھ اُن لوگون کے کہ مارے گئے ہین اصحاب سے روز احد اور تاویل کیا مین نے وہ جو لایا خدا ے تعالیٰ فتح اور ثواب سے صبر مین اوپر جہاد اور قتال کے روز بدر تا آخر فتح مکہ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ خواب مین دیکھتا ہون مین کہ اوپر سر ایک چاہ کے کھڑا ہون مین اور اُس چاہ پر ایک ڈول ہے پس کھینچا مین نے اُس چاہ سے پانی جس قدر کہ حق تعالیٰ نے چاہا بعد ازان آیا ابن ابی قحافہ اور کھینچے اُس چاہ سے ایک دو ڈول اور ایک روایت مین یون ہے پس آیا ہے ابو بکر اور لیا ڈول کو میرے ہاتھ سے تا راحت مین ڈالے مجھے اور ایک روایت مین یون آیا ہے نہ دیکھا مین نے کسی شخص کو عجب تر اُس سے کہ عمل کرے مثل عمل اسکے پس ہو اوہ ذنوب اور اسکے کھینچنے مین پانی کو ضعف ہے اور خدا اُسے بخشے پس ازان آیا عمر بن الخطاب پس دیکھا مین نے کوئی عبقری لوگون سے کہ کھینچتا ہے پانی کو مانند کھینچنے ابن خطاب کے پس سیراب ہوے لوگ اور عبقری قوم سے سید اور بزرگ اور قوی اور توانا کو انمین سے کہین اور عبقر اصل مین زمین پریون کو کہین اور عرب ہر چیز کو مردم اور جامہ اور فرش وغیرہ کو کہ غائب قوت اور حسن اور لطافت ہو ساتھ اُسکے

نسب کمر بن کنانی فی الصراح اور ایک روایت میں آیا ہے میں کھینچا تھا عرب تا آنکہ سیراب ہوئے لوگ اور تر ہوا حوض اور
روان ہوا اور ہوا جب میں کہتا ہوں کہ کہا ہو لوگوں نے یہ دل ہو کہ جاری ہوئی ہے واسطے ان دونوں خلیفہ
کے ظہور آثار صالحہ انکے سے اور انتفاع خلائق کا انکے ساتھ اور یہ سب ماخوذ ہے آنحضرت صلعم سے کہ
قواعد دین اور اساس ملت نبوی کو محکم اور مشید کیا ایسی تشبیہ دیا گیا امر دین اور اسلام کو ساتھ چاہ کے
کہ اسمیں حیات اور صلاح کا انکی ہے اور قول آنحضرت صلعم میں کہ فرمایا گیا ابوبکر نے دلوں کو مجھسے تا راحت
بخشے مجھے اشارہ ہے ساتھ خلافت ابوبکر کے بعد از وفات آنحضرت صلعم کے اسواسطے کہ موت راحت ہے کدو
کاوش اور تعب دنیا سے پس قیام ساتھ تدبیر امر امت کے اور معاونت انکے افعال کی اور وہ جو فرمایا کہ انکے
کھینچنے میں ضعف ہے اخبار ہے قصر مدت انکی ولایت کی کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو سال
تھے لیکن ولایت عمر رضی اللہ عنہ چونکہ دراز ہوئی بہت ہوا انتفاع ناس ساتھ انکے اور اتساع پایا
دائرہ اسلام نے ساتھ کثرت فتوح اور بہتر امصار اور تدوین دواوین اور نہیں ہے قول آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یغفر اللہ میں کہ بعض روایات میں مذکور ہے کچھ نقصان اور اثبات گناہ بلکہ یہ کلمہ ہے کہ مقام
تحسین اور دلاسے شکر میں کہتے ہیں اور ازانجملہ وہ ہے کہ روایت کی ہے مسلم نے انس سے کہ کہا سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے دیکھا میں نے خواب میں کہ گھر میں عقبہ بن رافع کے کہ
صحابی ہے ابن خالد عمرو بن العاص کا ایک طبق رطب ابن طاب کا ایک نوع ہے رطب مدینہ سے آگے
آنکے یاروں کے لایا اور ایک شخص تھا ابن طاب کہ اس نوع کے رطب اسکے ساتھ منسوب ہیں انسے
بہم پہونچایا اور لگایا تھا اسکو یا خوب کہا تھا کہا نام اسکا رطب ابن طالب کہتے ہیں اور تمر ابن طاب صبح کو
تعبیر فرمائی کہ انکی عاقبت بخیر ہے دنیا و آخرت میں یعنی عقبہ سے لیے اور جامع الاصول میں حدیث مسلم
میں لایا ہے کہ رفعت اور عاقبت انکو ہے اور رفعت کو ابن رافع سے لیا اور وہ دین کہ اختیار کیا ہے خاص
انکو حق تعالے نے شیرین اور خوش آیا انکو اسکو لفظ رطب بن طاب سے لیا ہے یہ سب مناسبات
سے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ دیکھے اور تعبیر فرمائی لیکن پوشیدہ نہ رہے کہ
تعبیرات آنحضرت صلعم نہ مجرد و مستند اسناسب مذکورہ کے ہیں اور جیسا کہ اہل تعبیر ساتھ مناسبات
کے کہ انکو ظاہر ہوئی ہیں اعتبار کرتے ہیں بلکہ یہ سب وحی اور الہام سے ہیں اور اگرچہ رعایت مناسبات
بھی ہو کچھ دور نہیں جیسا کہ اس حدیث رطب ابن طالب میں معانی کو اسماء سے کہ تعبیر
فرمائی ہے اور عادت شریف تھی کہ اسماء سے معانی لیکر تفاؤل فرماتے تھے جیسا کہ حدیث
بریدہ اسلمی میں کہ طریق مدینہ میں بوقت ہجرت پیش آیا پوچھا کہ نام تیرا کیا ہے کہا بریدہ
فرمایا برد امرنا ثابت اور خنک ہوا کام ہمارا پھر پوچھا نسبت تیری کیا ہے کہا اسلمی فرمایا سلم امرنا
صحیح اور سلامت رہا ہمارا امر پھر پوچھا کونسا اسلمی کہا بنی ہاشم سے فرمایا نصیبت و سہم کا پہونچا

تو حصہ اور بہرہ اپنے کو اور سوا اسکے اور تعبیر فرمایا سیف کو ہو بنین اور حالانکہ سیف کو تعبیرات در بین نزدیک بہرون کے مثل ولد اور اخ اور زوجہ اور لسان اور ولایت اور امثال اسکے جیسا کہ ذکر کیا ہی طیبی نے واللہ اعلم **وصل** وہ جو گذرا بیان رویاے آنحضرت صلعم تھا کہ ساتھ ذات شریف اپنے کے دیکھا لیکن وہ جو صحابہ نے دیکھا اور آنحضرت صلعم نے تعبیر فرمائی بہت ہین اور عادت شریف ایسی تھی کہ جب نماز بامداد سے پھرتے متوجہ ہوتے طرف صحابہ کے اور فرماتے جسنے دیکھا ہو تم مین سے آج کی رات کوئی خواب چاہیے کہ بیان کرے میرے روبرو تا تعبیر اسکی کہہ دین اسکے لیے اور اگر نہ دیکھا کوئی آپ وہ جو دیکھتے کہتے۔ ایک صبح بعادت معہودہ پوچھا کہ کسی نے تم مین کوئی خواب دیکھا ہی کہا نہین دیکھا۔ آپنے فرمایا مین دیکھتا ہون آج رات کہ دو مرد آئے میرے پاس اور پکڑے دونون ہاتھ میرے اور باہر لائے مجھکو طرف زمین مقدسہ کے ناگاہ ایک مرد بیٹھا تھا اور دوسرا کھڑا اسکے ہاتھ مین زنبور لوہے سے کہ اندر لاتا ہی اس زنبور کو کنج کلہ مین اور کھینچتا ہی تا پہونچتا ہے اسکی قفا تک اور یونہین کرتا ہی ساتھ کلہ دوسرے کے پھر دونون کلہ اچھے ہو جاتے ہین پھر لاتا ہی زنبور کو کلہ مین یونہین ہر بار کرتا ہی کہا مین نے ان دونون مردون کو یہ کیا ہی کہا چلا جا مت پوچھ کہ اور چیزین بھی دیکھتی ہین پس روان ہوئے ہم تا آئے ہم متصل ایک مرد کے کہ پہلو اپنے پر سوتا ہی اور دوسرا مرد کھڑا ہی اسکی سر پر سنگ ہاتھ مین کہ توڑتا ہی ساتھ اس سنگ کے سر اسکا پس جب مارتا ہی اسکو ٹوٹتا ہی سنگ پس جاتا ہے یہ مرد طرف سنگ کے تا پکڑے اسکو اور جب پھر آتا ہی دیکھتا ہی سر اسکا تندرست اور اچھا اور بحال پھر توڑتا ہے اسکا سر کہا مین نے یہ کیا ہی کہا انھون نے چلا جا نہ پوچھ پس روان ہوئے ہم تا آئے ہم طرف ایک سوراخ کے کہ مانند تنور کے تھا اعلی تنگ اور اسفل اسکا فراخ اور اسمین مرد اور عورتین تھین برہنہ نیچے اسکے آتش افروزان ہی اور جب مشتعل ہوتی ہی وہ آتش اٹھے چلے جاتے اہل اسکے یہان تک قریب ہی کہ باہر گرین اور جب نیچے جاتی ہی آتش اُلٹے چلے جاتے ہین تنور مین پس کہا مین نے یہ کیا ہی کہا انھون نے چلا جا پس روان ہوئے ہم تا آئے ہم اوپر ایک نہر کے کہ خون سے ہی اور اسمین ایک مرد ہی استادہ درمیان نہر کے اور اوپر کنارہ نہر کے ایک مرد ہی کہ اسکے آگے بہت سے سنگ ہین پس منہ کو کرتا ہے طرف کنارہ کے وہ مرد کہ نہر مین ہے اور جب چاہتا ہی کہ باہر آوے ڈالتا ہی وہ مرد کہ اوپر کنارہ نہر کے کھڑا ہی ایک سنگ کو منہ مین اسکے پس الٹا پھیرتا ہے اسکو جس جگہ کہ تھا اسی طرف ہر بار کہ ارادہ نکلنے کا کرتا ہے ڈالتا ہے اسکے منہ مین ایک سنگ اور الٹا پھیرتا ہی پس کہا مین نے یہ کیا ہی کہا انھون نے روان ہو پس روان ہوئے ہم تا پہونچے ہم طرف ایک مرغزار سبز کے کہ اسمین ایک درخت ہی بڑا اور جڑ مین اس درخت کے ایک بوڑھا ہے اور لڑکے اور ناگاہ ایک مرد ہی نزدیک درخت کے آگے اسکے آتش ہے کہ افروختہ کرتا ہے اسکو پس لے گئے مجھکو وہ مرد اوپر اس درخت کے پس لائے مجھے ایک سرا مین کہ درمیان اس درخت کے ہے کہ ہرگز نہین دیکھی مین نے بہتر اس سے

کوئی سرا اُسمین مرد بوڑھے ہین اور جوان ہین اور عورتین ہین اور لڑکے ہین پس باہر لائے مجھے اُس سرا سے اور بالا تر سے لے گئے اور لائے سرا مین بہتر اور افزون تر اول کے حسن سے اُسمین بھی مرد ہین بوڑھے اور جوان پس کہا مین نے آن دو مردون کو بہ تحقیق بہت پھرایا مجھے آجکی رات اب خبر دو مجکو اُسنے کہ دیکھا مین نے کہا آنھون نے البتہ خبر دیتے ہین پس وہ مرد کہ دیکھا تونے اُسکو پارہ کیا جاتا ہے اُسکے ساتھ وہ جو دیکھا تونے قیامت کے دن تک اور وہ مرد کہ دیکھا تونے کہ توڑا جاتا ہے سر اُسکا ایک مرد ہے کہ تعلیم کیا ہے اُسے حق تعالے نے قرآن پس خواب کی قرآن سے اور پڑا غفلت مین اور نہ پڑھا قرآن کو اور نہ اُٹھا نماز شب کے لیے اور پڑھا قرآن اور عمل نہ کیا ساتھ قرآن کے کیا جاتا ہے اُسکے ساتھ وہ جو دیکھا تونے روز قیامت تک اور آن لوگون کو کہ دیکھا تونے کہ تنور مین ہین وہ لوگ زناکار ہین اور آنکو کہ دیکھا تونے نہر مین ہین سود خوار ہین اور پیر کہ دیکھا تونے اُسکو بیخ درخت مین ابراہیم علیہ السلام ہین اور کودک کہ گرد اُنکے ہین اولاد لوگون کی ہین اور وہ کہ افروختہ کرتا ہے آتش مالک ہے خازن دوزخ اور سرا ے اولین کہ اُسمین آیا تو سرا ے عامہ مسلمانون کی ہے لیکن یہ سرا شہدا کی ہے اور مین ہون جبرئیل ع اور یہ میکائیل ع ہے پس بلند کر سر اپنا پس بلند کیا مین نے سر اپنے کو ناگاہ دیکھتا ہون مین مانند ابر کے اور ایک روایت مین ہے مانند ابر سفید کے کہ برستا ہے کہا اُنھون نے وہ منزل تیری ہے کہا مین نے چھوڑ دو مجھے تا آؤن مین اپنی منزل مین کہا اُنھون نے ابھی باقی ہے تیری عمر تمام نہین کیا تونے اُسکو جب تمام کرے تو عمر اپنی کو آوے تو منزل اپنی کو روایت کیا اُسے بخاری نے اور اس حدیث مین کچھ زیادتی ہے کہ دوسری روایت بخاری مین آیا ہے اور روایتین مذکور ہین اور غرائب اُس چیز سے کہ روایت کیا گیا ہے تعبیر اُس سے وہ ہے کہ زرارہ عمرو بن نخعی آیا آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وفد نخع مین پس کہا یا رسول اللہ صلعم مین نے آتے ہوئے راہ مین ایک خواب دیکھا ہے کہ مادہ خر کہ چھوڑ آیا ہون مین اُسکو اپنی قبیلہ مین جنی ہے ایک بزغالہ کہ دو رنگ ہے سفید اور سیاہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا ہے تیرے ہان کوئی کنیز کہ چھوڑ آیا ہے اُسکو گھر مین حاملہ کہا البتہ ایک کنیز ہے میرے گھر مین کہ گمان رکھتا ہون مین کہ حاملہ ہوئی ہو۔ فرمایا آنحضرت صلعم نے بہ تحقیق جنی ہے وہ کنیز ایک لڑکا کہ تیرا بیٹا ہے کہا زرارہ نے پس کیا سبب ہے کہ پیدا ہوا اُسکے ہان بچہ سفید و سیاہ فرمایا میرے پاس آ پس نزدیک آیا مین فرمایا کیا تجھے برص ہے کہ چھپاتا ہے تو لوگون سے کہا ہان سوگند بخدا کہ بھیجا ہے تجھکو بحق نہین دیکھا وہ برص میرا کسی مخلوق نے اور نہین جانا اُسکو فرمایا یہ سفیدی اور سیاہی اس بچہ کے بدن مین اثر تیرے برص کا ہے کہ اُسمین ظاہر کیا ہے اور پھر کہا زرارہ نے دیکھا مین نے نعمان بن منذر کو خواب مین اور یہ نعمان بن منذر ایک ملوک عرب سے تھا زمان کسرے مین کہ آسمین اُسپر گوشوارے اور دو بازوبند اور دو سوار ہین کہ زیور عورتون کا ہے۔ تعبیر فرمائی

آنحضرت صلعم نے وہ ملک عرب ہے کہ رجوع کرے بحال خود زینت اور بہجت اور پرستش اور بہایات نیک مین اور کہا
زرارہ نے دیکھا مین نے ایک پیر دو موکہ موے سفید اُسکے ساتھ سیاہی کے آمیختہ ہین باہر آتا ہے زمین سے
فرمایا یہ بقیہ دُنیا ہی اور کہا دیکھا مین نے ایک آتش لو کہ نکلتی ہی زمین سے اور حایل ہوئی درمیان میرے اور
میرے بیٹے کے کہ اسکو عمرو کہتے ہین اور دیکھا مین نے اس آتش کو کہ کہتی ہی لظی لظی اور لظی زمانہ آتش اور
نام ہی دوزخ کا اور کہتی ہی بینا اور نابینا کھاتی ہون مین تم سبکو اور تمہارے اہل اور مال کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے وہ فتنہ ہی کہ آخر زمانہ مین ہوتا ہی کہا زرارہ نے اور کیا ہی وہ فتنہ اور کونسا ہی یارسول اللہ
فرمایا فتک کرتا ہے لوگون کو ساتھ اُنکے امام کے اور فتک ناگاہ گرفتن و ناگاہ کشتن ہے اور فتک دلیر کو
بھی کہتین پھر اختلاف اور اشتباک کرتے ہین مانند اشتباک اطباق راس کے یعنی وہ عظام کہ باہم مشتبک
ہین آپس مین آئی ہوئین کنایہ ہی ہرج مرج سے اور باہم افتادن اور درہم لائے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم انگشتان مبارک اور فرمایا یحسب المسیئ انہ محسن یعنے گمان لیتا ہے اس
فتنہ بدکار کہ وہ نیکوکار ہے یعنے اشتباہ ہوتا ہے کہ بُرے کام کرتے ہین اور نیک سمجھتے ہین اور
دوم المؤمن عند المؤمن احلی من شرب الماء یعنے اسی وقت خون مسلمانون کا نزدیک مسلمانون
کے شیرین تر ہووے پانی پینے سے مراد کثرت تقاتل ہی کہا صاحب مواہب نے یہی نظر کیا چاہیے
ساتھ اس تعبیر کے طرف ارزار مشکوۃ نبوی کے مخشو ساتھ حلاوت حق اور مکسو ساتھ طلاقت صمدی کے
محکو ساتھ انوار وحی کے اور اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہی کہ تعبیرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی مجرد اخذ مناسبات اور منشا بہت کے نہین ہین اور اگر اسی واسطے کبھی ہون احتمال تخلف اور خلاف واقع
کا نہ رکھین جیسا کہ گذرا اگر کہا جاوے کہ سوارین کو اس تعبیر مین راجع ساتھ بشارت کے کیا اور فرمایا
کہ تعبیر اسکی وہ ہی کہ ملک عرب عائد بزینت اور بہجت ہوویگا اور سابقاً گذرا کہ دیکھا آنحضرت صلعم
کے سوارین کو اپنے ہاتھ مین گران اور مکروہ آیا حضرت پر جواب اسکا وہ کہ نعمان بن منذر بادشاہ
عرب تھا جانب اکاسرہ سے اور وہ سوارہ پہناتے تھے ملوک کو اور تجلی کرتے تھے ساتھ حلی کے اور سوار
لباس نعمان تھا منکر اور مکروہ نہ تھا اُسکے حق مین اور موضع نہ تھا غیر موضع مین عرفاً ولیکن آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ہے لباس ذہب اسطے اجاد امت کے پس جگہ اسکی تھی کہ اندوہگین
کرے حضرت کو کہ اُنکے لباس سے نہ تھا پس استدلال کیا ساتھ اسکے اوپر ایک امر موضع کے غیر موضوع
مین لیکن محمود ہوا جانا اور اُڑ جانا اسکا اور قیس بن عباد سے صحیحین مین آیا ہے کہ بیٹھا تھا مین مسجد
مدینہ مین بیچ حلقہ کے کہ اسمین سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن عمر تھے رضی اللہ عنہم پس
گذرا عبد اللہ بن سلام اور ایک روایت مین آیا ایک مرد کہ اسکے منہ پر اثر خشوع تھا پس
کہا جماعہ نے کہ بہشتی تھی یہ مرد ہے اہل جنت سے پس ادا کی دو رکعت نماز

اور سبک وا کی اور باہر آیا اور گیا مین پیچھے اُسکے اور کہا مین نے اُسکو اُس ہنگام مین کہ آیا تو مسجد مین کہا اس جماعت
نے کہ یہ مرد ہو اہل جنت سے کہا نہ چاہیے کسیکو کہ کہے کچھ بتغیر علم کی اور ایک روایت مین ہے نہین چاہیے
اُنکو کہ کہین وہ چیز کہ نہین اُنکو اُسکا علم اور اسبات مین تواضع ہی اُس رضی اللہ عنہ سے اور ترس عجب سے
اور ترس اُسکا کہ شنا کرا لیہ باصابع نہو ویسے یعنی نہین جانتا مین کہ اُنکو کہان سے علم حاصل ہوا ساتھ اُن معنون
جو چیز کہ ہے یہ ہی کہ مین نے ایک خواب دیکھا تھا عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین گویا ایک مرغزار
ہے نیز نہایت فراخی اور سبزی بیچ اسمین ستون ہے لوہے سے بلند کہ اسفل اُسکا زمین مین ہے اور
اعلے اُسکا آسمان مین اور اعلی اُسکے بیچ ایک عروہ ہی اور وہ عروہ دستہ کوزہ اور دلو اور اُسکے مانند کے ہی
استعارہ کرتے ہین واسطے ہر چیز کہ محکم پکڑین اُسکو کہتے ہین۔ پس کہا گیا مجھے اوپر چڑھ کہا مین نے اوپر چڑھ
نہین سکتا مین اور طاقت چڑھنے کی نہین رکھتا ہون پس آیا میرے پاس ایک خدمتگار اور اُٹھائے میرے
کپڑے پیچھے سے پس چڑھا مین اوپر عمود کے اور پکڑا مین نے عروہ کو اور کہا گیا محکم کو پکڑ اس عروہ کو پس
بیدار ہوا مین ور حالانکہ عروہ میرے ہاتھ مین تھا پس عرض کیا مین نے یہ خواب اوپر پیغمبر خدا صلعم کے فرمایا
یہ روضۂ اسلام ہی اور وہ عمود عمود اسلام اور وہ عروہ عروۂ وثقی ہی کہ بوقت مرگ تو متمسک بعروۂ وثقی
ہوگا اور تھے آنحضرت صلعم تلمیح ساتھ قول خدائے تعالے کے آیت فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن
باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی پس جسنے کہ کفر اختیار کیا ساتھ بتون کے اور ایمان لایا ساتھ
خدا کے پس تحقیق چنگل مارا ساتھ عروۂ وثقی کے۔ اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ پیش آیا میرے
ایک مرد اور کہا اُٹھ اور پکڑا ہاتھ میرا پس چلا مین اُسکے ساتھ ناگاہ ایک راہ پیش آئی بجانب
شمال اور چاہا مین نے اس راہ جانا پس کہا گیا مت جا اُس راہ کہ یہ راہ اصحاب الشمال ہے
اور تو اُسکا اہل نہین پس ایک راہ پیش آئی یمین سے پس کہا پکڑ اس راہ کو اور پیش آیا مجھے
ایک پہاڑ پس کہا چڑھ اُس کوہ پر پس ارادہ کیا مین نے چڑھنے کا ہر بار کہ ارادہ کرتا مین چڑھنے کا
نیچے گرتا مین اور چڑھ نہ سکتا پس جب عرض کیا مین نے اس خواب کو اوپر آنحضرت صلعم کے فرمایا کہ
راہ محشر ہے اور جبل پس وہ منزل شہدا ہی نہ پاوے تو اُسکو اور کہا ہی کہ یہ نشانیون نبوت آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہے اسواسطے کہ عبد اللہ بن سلام شہید نہین مرا ہی اور اوپر فراش اپنے کے مرا ہی
اول عمارت معاویہ بیچ مدنیہ کے کہا صاحب مواہب لدنیہ نے کہ ایک انموذج ہے تعبیرات
آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے وگرنہ جو کچھ کہ منقول ہے لطایف تعبیر اور غرایب تاویل سے مجلدات
حصر اُسکا نہین کر سکتے اور جب آدمی نیک تامل کرے جانے کہ ہر کرامت کہ دی گئی ہی ایک کو افراد اُمت
سے علم یا عمل مین سب آثار معجزات پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہین اور سر تصدیق اور برکات طریق
اور ثبات اہتدی بہدی توفیق اُسکے سے اور پر ہوتی ہین ساتھ اُسکے از رشیے صدق و صواب اور

عجب عجائب اور بحر عجائب کے اور اگر شمار کرے تو جو کچھ دیا گیا ہے امام محمد بن سیرین کو لطائف تعبیر سے وہ جو شایع اور ذایع ہے اور بھر گئے ہیں ساتھ اسکے اسماع حکم کرے تو کچھ دیا گیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو علوم اور معارف سے احاطہ نہیں کر سکتے اسکا عبارت اور نہیں پہنچتی ساتھ حقیقت اور کنہ اسکی اشارات + اور جو ابن سیرین ایکیاست سے ہے کہ نقل کیے گئے ہیں اُس سے فن تعبیر وہ جو خارج حد و شمار سے ہیں پس آنحضرت صلعم سے کس قدر اور کس حد ہو گا زاد اللہ فضلا و شرفا و مد دا فاض علینا عجائب علومہ و معارفہ و تعطف علینا بعواطفہ ما یادہ کرے اللہ تعالی اسکا فضل اور شرف اور مدد اور بخشے کرے اوپر ہمارے بادل علوم اور معارف اسکے اور مہربانی کرے اوپر ہمارے ساتھ مہربانیون اسکی کے فصل روایت کیا ہے بخاری اور ترمذی نے سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اکثر فرماتے تھے اپنے اصحاب کو آیا دیکھا ہے کسی نے تم میں سے کوئی خواب پس عرض کرتا تھا جو کوئی دیکھتا تھا خواب صلعم سے اور تعبیر دیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بعد ازان ترک کیا سوال کرنے کو اگر کوئی آپ خواب بیان کرتا تعبیر فرماتے اور حکمت سوال کرتے اور پوچھنے میں اسابقا معلوم ہوئی اور اختلاف کیا ہے اہل نقل نے سبب ترک کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں سوال کو بعض نے کہا ہے سبب اسکا حدیث ابی بکرہ ہے کہ ترمذی اور ابو داؤد کے نزدیک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہا کہ ایک دن کون ہے جسنے دیکھا ہے تم میں خواب کہا ایک مرد نے میں نے دیکھا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گویا اُتری ہے آسمان سے ایک میزان پس وزن کیے گئے آپ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ پس راجح اور فائق آئے آپ اور وزن کیے گئے ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما پس راجح آئے ابو بکر اور وزن کیے گئے عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما پس فائق ہوئے عمر رضی اللہ عنہ پس بر داشتہ ہوئی میزان پس بد اور ناگوار آیا حضرت کو اسکا جواب اور اندوگہین کیا آپ کو اور دیکھے بیچ آثار کراہیت روے مبارک میں انتہی بعد ازین نہ پوچھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کسیکا خواب اسکے سے اور کہا ہے کہ سبب کراہیت آنحضرت کا اس خواب سے اشارا اور اختیار اسکا ہے ستر عوا قب اور اخفاء مراتب کو اور ہر گاہ کہ یہ رویا کاشف منازل اور مراتب اور مبین تفضیل بعض کا اوپر بعض کے ہے ذکر سے کہ حق اثرا اور سوال ہوے وہ چیز کہ ابلغ ہے کشف میں اُس سے اور خاص حق تعالی کو ستر احوال خلق میں حکمت بالغہ ہے اور مشیت نافذہ کذا فی المواہب یعنی وہ جو دیکھا تو نے تفاوت مراتب سے اگرچہ حق ہے لیکن کشادہ ہونا اسرار کا خوب نہیں کہ باشفنا استار تحیر ہوتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ وجہ مساءت اور کراہیت کی وہ ہووے واللہ اعلم کہ اٹھانا میزان کا دلالت رکھے اوپر انحطاط رتبہ امر دین کے جس زمانہ میں کہ قیام ساتھ اسکے چاہیے بعد از عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے اسواسطے کہ رعایت ہوا رہیث اشیاء تتمارے میں ہوتی ہے اور جب بتیا عاہو وے ہوار ہیث نہ ووے ایسا ہی کہا ہے شارحین حدیث نے واللہ اعلم اور ابن تیمیہ سے منقول ہے کہ سبب ترک سوال میں رویا حدیث ابن زمل ہے کہ کہا تھے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ادا کرتے نماز صبح کی کہتے تھے اور حالانکہ دوتا کرتے تھے اپنے ہوتے دونون پانون
اپنے سبحان اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ ان اللہ کان توابا پاک و منزہ ہی خدا اور طالب مغفرت اللہ کا ہوں
مین بدرستی کہ اللہ تعالی توبہ پذیر ہی ستر مرتبہ اور کہتے تھے کہ ستر بار یہی ورد اور ہندہ ساتھ سات سو بار کے
خیر نہین جب شخص کو کہ ہون گناہ ایک دن مین زیادہ سات سو سے بعد ازان متوجہ ہوتے طرف لوگون کے
اور فرمایا آیا دیکھا ہی کسی نے تم سے خواب کہا ابن زمل نے پس کہا مین نے ایک یا رسول اللہ
صلعم فرمایا خیرا تلقاہ وشرا توقاہ وخیر لنا وشر علی اعدائنا والحمد للہ رب العالمین یعنے
خیر ہے کہ ملاقات کرتا ہی تو اسکو اور بدی ہی کہ باز رکھا جاتا ہی تو اس سے اور نیکی ہمارے لیے ہے اور بدی
واسطے دشمنون ہمارے کے اور تمام تعریفین خدا کے لیے ہین کہ پروردگار عالم کا ہی غرض کہ قصہ خواب اپنے کا
کہا دیکھا مین نے تمام لوگون کو اوپر راہ فراخ کے نرم جاتے ہین جادہ پر پس اسی رہیان مین کہ وہ جادہ پر
جاتے ہین مشرف کیا اس راہ نے انکو اوپر چراگاہ بزرگ کے کہ نہین دیکھا ہے کسی چشم نے مانند اس
چراگاہ کے اور جھلکتی تھی وہ چراگاہ ایسا چمکنا کہ ٹپکتی تھی اس سے تری اسکی گویا پانی ٹپکتا ہی اس سے
اور اس چراگاہ مین طرح طرح کی گیاہ ہی اور گویا مین ملاقی اور آپ نہین پہ سترہون یعنی ساتھ گلہ اسپ
کے اور اہل اسکے کہ پہلے اسمین آئے ہین جس وقت کہ مشرف اور مطلع ہوئے اس چراگاہ پر تکبیر لائے
ہین یعنی تعجب کیا ہے خوبی اور تازگی اسکی سے پھر چھوڑ دیا ہے اپنے رواحل شتر دلن کو راہ مین اور گم نہین
کیا راہ کو چپ و راست بعد ازان آیا گلہ دوسرا اور یہ بیشتر اول سے چند در چند اور مشرف اوپر چراگاہ کے
تکبیر لائے پھر چھوڑ دیا رواحل اپنون کو راہ مین پس بعض نے انہین سے چرایا اور بعض نے لیا اور
اٹھائے دستے گیاہ کے اور گذرے اوپر اسی حال کے بعد ازان آئے عظیم اور کثیر لوگون سے یہ بھی جب
مشرف ہوئے تکبیر کہی اور کہا یہ بہترین منازل ہے یعنی خوش کہا اس جگہ کو اور مقام اور منزل کیا پس
میل کیا اور پھرے چراگاہ مین چپ و راست پس جس وقت دیکھا مین نے یہ معاملہ لازم پکڑا مین نے
راہ کو اور نہ کھڑا رہا مین اس جگہ تا آیا مین نہایت چراگاہ کو پس ناگاہ مین تمہارے ساتھ یا رسول اللہ
ایک منبر پر ہون کہ سات درجے رکھے اور تم اعلے درجہ اس منبر پر ہو اور بجانب دست راست تمہارے
ایک مرد بلند بینی گندم گون جب بات کرتا ہے بلند ہوتا ہے اور نزدیک ہے کہ بالا جاوے مردون سے
درازی مین اوپر دست چپ آپ کے ایک مرد ہے میانہ قد فربہ گوشت سرخ خال بہت اور جب کے
جب تکلم کرتا ہے کان دھرتے ہین اور سنتے ہین بات اسکی بجہت اکرام اور بزرگ رکھنے کے اسکو اور
آگے منبر کے ایک پیر ہی بزرگ گویا تم سب اقتدا کرتے ہو اسکے ساتھ اور اتباع کرتے ہو اسکا اور
آگے ایک ناقہ ہے لاغر کلان سال اور گویا آپ اسکو اٹھاتے ہین یا رسول اللہ صلعم کہا حاکی اس رویا
کہ ابن زمل ہے جب سنا آنحضرت صلعم نے متغیر ہوا رنگ شریف مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ساعت

پھر سچال اور کشادہ ہوا یہ حال گویا وحی نازل ہوئی کہ اسوقت آنحضرت صلعم کو ایک حال پیش آیا تھا پھر کشادہ
ہو جاتا تھا پس شروع کیا تعبیر اس خواب کی ہیں اور فرمایا وہ جو راہ فراخ اور نرم سے تو نے دیکھی پس
وہ راستی ہو کہ ظاہر اور ہویدا کی ہیں نے اوپر تمہارے اور تم اسپر ہو۔ اور چراگاہ کہ دیکھا تو نے اسکو
دنیا اور نضارت اور خوش عیشی اسکی ہے کہ نہیں چسپیدہ ہوئے ہیں ہم ساتھ اسکے اور نہیں چاہا اسنے
ہمکو اور نہ چاہا اسکو ولیکن گلہ اور چراگاہ ناخیا وثالثہ اور پڑھا آنحضرت صلعم نے فانا للہ و
انا الیہ راجعون ایک کلمہ ہے کہ نزدیک اصابت مصیبت آنے پڑھتے ہیں مقصود یہ تھا اس تمام امت کا کہ
مراتب شہوات دنیا اور افراط و تفریط ہیں اور بہرہ مند اور منتفع ہونا ساتھ متاع حیات دنیا کے جیسا کہ ملوک
اور امرا امت نے کیا لیکن توسطے ابن زمل اور پر طریقہ صالحہ کے ہوگا اور ہمیشہ رہیگا اسی طریقہ پر تا آنکہ
ملاقات کرے تو میرے ساتھ جیسا کہ کہا تو نے میں تمہارے ساتھ ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اور منبر ہفت پایہ کہ دیکھا تو نے وہ دنیا ہے کہ مدت عمر اسکی سات ہزار سال ہے اور میں الف آخر میں ہوں کہ
پایہ اعلی ہے اور مرد دراز گون کہ دیکھا تو نے وہ موسی علیہ السلام ہے کہ تکریم کرتا ہوں میں انکو ساتھ تفضل
ہم کلام خدا تعالی کے انکے ساتھ بے واسطے اور مرد میانہ بالا پر گوشت سرخ نزدیک عیسی علیہ السلام ہے
تکریم کرتا ہوں میں انکو ساتھ زیادتی مرتبے کے خدا کے نزدیک اور پیر کو دیکھا تو نے کہ ہم اقتدا کرتے ہیں
اسکے ساتھ وہ ابراہیم علیہ السلام ہے اور ناقہ لاغر کلان سال کہ تو نے دیکھی تھا اٹھاتا ہوں میں اسکو قیامت
ہے کہ مجھپر اور میری امت پر قائم ہوتی ہے اور نہیں کوئی نبی مجھسے پیچھے اور نہ کوئی امت میری امت کے
بعد کہا سوال نکیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پیچھے اس قصہ سے کسی ایک کو خواب اسکے سے
مگر لاتا تھا ایک مرد اپنے خواب کو آگے آپکے اور حدیث کرتا تھا حضرت صلعم پر روایت کیا ابن قتیبہ اور
طبرانی اور بیہقی نے اس حدیث کو دلائل میں اور سند اسکی ضعیف ہے واللہ اعلم بالصواب فصل در ذکر اسما شریفہ
جاننا چاہئے معلوم کر کہ حق جل و علی نے تسمیہ کیا ہے اپنے حبیب صلعم کو قرآن عظیم اور غیر اسکے میں کتب سماویہ
سے اور اوپر زبان انبیا اور رسل علیہم السلام کے ساتھ اسما کثیرہ کے اور کثرت اسما دلالت
کرتی ہے اوپر شرف مسمی کے اسواسطے کہ اشتقاق اسما کا صفات اور افعال سے ہے اور ہر اسم مشتق
صفت اور فعل سے ہے اور اشہر و اعظم سب اسما میں محمد ہے جیسا کہ اسم ذات باری عز اسمہ اللہ اور
باقی اسما صفات ہیں کہ اسپر محمول ہیں اور لائے ہیں کہ عبد المطلب نے ایک خواب دیکھا تھا کہ گویا
اسکی پشت سے سلسلہ نقرہ باہر آیا ہے کہ ایک طرف اسکی آسمان میں اور دوسری طرف مشرق و مغرب
میں بعد ازاں گویا وہ سلسلہ ایک درخت ہوا ہے کہ ہر برگ اسکے پر ایک نور ہے اور اہل مشرق و مغرب
متعلق ہیں اسکے ساتھ اسوقت کے معبروں نے تعبیر کیا اسکو ساتھ ولد کے پیدا ہوگا صلب
عبد المطلب سے اور متابعت کرینگے اسکی اہل مشرق و مغرب اور حمد کرینگے اسکی اہل سما اور ارض سببے

محمدؐ نام رکھا گیا اور وہ جو حدیث کیا عبد المطلب کو آمنہ والدہ آنحضرت صلعم نے کہ کہا گیا اسکو منام مین کہ تو باردار ہوگئی ساتھ سید اس امت کے اور جب جنے تو اسکو نام اسکا محمد رکھ اور حدیث شیخین مین جبیر بن مطعم سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان لی خمسۃ اسماء وانا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب یعنی خاتم الانبیاء یعنی خاتم الانبیاء اور یعنی قول حضرت کے لی خمسۃ اسماء وہ ہین کہ یہ اسما موجود ہین کتب متقدمہ مین اور مذکور نزدیک علماء امم سالفہ کے اور بعض احادیث مین چھ آئے ہین یہ پانچ اور خاتم اور روایت کیا ہی نقاش نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قرآن مین سات نام میرے ہین محمدؐ اور احمدؐ اور یٰس اور طٰہٰ اور مدثر اور مزمل اور طٰہٰ کو ساتھ یا طاہر یا ہادی کے تفسیر کیا ہے اور یٰس مین یا سید حکایت کیا ہی اسکو اسلمی نے واسطے اور جعفر بن محمدؐ سے اور بعض احادیث مین دس آئے ہین پانچ کہ حدیث اول مین گذرے اور وانا رسول الرحمۃ اور رسول الراحۃ اور رسول الملاحم جمع ملحمہ کی بمعنی شدت حرب یا شدت ضرب کے اور وہ جہاد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راہ خدا مین کیا کسی نے نہین کیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانا المقفی ساتھ کسرہ فا اور فتح اسکے قفا سے بمعنی عاقب اور بعض نے بفتح فا تفاوت سے بمعنی کرم اور لطف کے رکھا ہی۔ اور قفی کریم و لطیف کو کہتے ہین و یتقفی بزیارت تا بعد قاف کے بھی آیا ہی وانا القیم ساتھ تحتانیہ مشددہ کے بمعنی جامع کامل کے اور صاحب شفا نے کہا ہے کہ گمان وہ ہی کہ اسمہ قثم ہے بضم قاف اور فتح ثاء مثلثہ کے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے آیا میرے پاس فرشتہ اور کہا انت قثم یعنی مجتمع اور بتحقیق آئے ہین القاب اور اسما حضرت سے قرآن مین نور اور سراج منیر اور نذیر اور مبشر اور بشیر اور شاہد اور شہید اور حق المبین اور خاتم النبیین اور الامین اور العزیز اور الحریص اور الرؤف اور الرحیم اور قدم صدق اور نعمۃ اللہ اور عروۃ الوثقیٰ اور صراط المستقیم اور طٰہٰ اور نجم الثاقب اور یٰس اور الکریم اور نبی الامی اور برہان اور رحمت اور واسطے آنحضرت صلعم کے اوصاف کثیرہ اور سمات جلیلہ ہین کتب متقدمہ مین اور احادیث مین جیسا کہ مصطفیٰ مجتبیٰ اور ابو القاسم اور شفیع اور مشفع اور متقی اور مصلح اور طاہر اور امین اور صادق اور مصدوق اور ہادی اور سید ولد آدم اور سید المرسلین اور امام المتقین اور رسول رب العالمین اور قائد الغر المحجلین اور حبیب اللہ اور خلیل الرحمٰن اور صاحب الحوض المورود اور صاحب الشفاعۃ اور صاحب المقام المحمود اور صاحب الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ اور صاحب التاج والمعراج واللواء والقضیب اور راکب البراق والناقۃ والنجیب اور صاحب الحجۃ اور سلطان اور خاتم اور علامۃ اور صاحب الہراوۃ والنعلین اور اسماء شریفہ اُنکے سے کتب متقدمہ مین المتوکل اور المختار اور مقیم السنۃ اور مقدس اور روح الحق اور یہی ہین معنی فارقلیط کے انجیل مین واقع ہوا ہے اور کہا ہے کہ فارقلیط وہ کہ فرق کرے درمیان حق اور باطل کے اور اور اسماء آن حضرت سے

آنحضرت سے کتب سابقہ مین ہین ماد بمعنی طیب طیب ہے اور خطایا بمعنی حامی الحرم اور اسم شریف آپکا زبان سریانی مین مشفح اور منحمنا اسم مبارک حضرت کا توریت مین احید او بمعنی اسکے صاحب القضیب و صاحب السیف ہین اور کنیت مشہورہ حضرت کی ابو القاسم ہو اور روایت ہو انس سے کہ جب پیدا ہوے حضرت گھر ابراہیم آئے جبرئیل اور کہا السلام علیک یا ابا ابراہیم انتہے اور بعضون نے ابو الارامل اور ابو المومنین بھی کہا ہے اور اگر ابو الیتامی بھی کہین گنجایش رکھی جیسا کہ شعر ابو طالب مین آیا ہے مصرع ثمال الیتامی عصمة للارامل باپ بیٹون کے لیے پناہ بیوہ زنون کے لیے اور صاحب اہب لدنیہ نے کہا ہو کہ اسمار آنحضرت کے قرآن میں بہت آئے ہین اور شمار کیا آپے بعضون نے اور پہونچایا ہے بعد مخصوص سے پس بعض نے ساتھ ننا نوے کے پہونچایا ہے موافق اسمار الہی کے اور یہ وجہ کتاب مستوفی مین کہی ہے اور اگر تفحص کیا جاوے ان سب کو کتب متقدمہ اور قرآن اور حدیث سے پہونچتے ہین تین سو تک اور دیکھا ہو مین نے کتاب احکام القرآن قاضی ابو بکر بن العربی مین کہ کہا بعض صوفیہ نے کہا ہو خدا تعالے و تقدس کے ہزار نام ہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی ہزار نام ہین اور مراد اوصاف مین ہر وصف سے ایک اسم مشتق ہے پیچھے مختص مین ساتھ ساتھ اُسکے اور غالب ہین اوپر اُس صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے اور بعض مشترک او ہر وصف اوصاف اُسکے سے ایک اسم لیوین پہونچتے ہین اوصاف اُسکے اس حد تک بلکہ بیشتر و شیخ صاحب اہب نے شمار کیا ہو اسمار شریف آنحضرت صلعم کو زیادہ اوپر چار سو سے اور ذکر کیا ہو انکو مرتب اوپر حروف معجم کے جیسا کہ اولی اور اعظم اور اشہر اسمار آنحضرت مین احمد و محمد ہے کہ بمنزلہ اسم ذات ہین اور دونون اسم حقیقت مین ایک اسم ہو مشتق حمد سے مفید معنون مبالغہ کو اول باعتبار کیفیت اور دوسرا باعتبار کمیت پس وہ حمد گوئندہ ہو خدا تعالے کو ساتھ افضل محامد کے اور حمد کی گئی حضرت پر ساتھ کثرت محامد کے دنیا اور آخرت مین احمد الحامدین احمد المحمودین و افضل من حمد و حمد یعنی ستودہ ترین سب ستودون مین اور فاضل ترین اُس شخص کا کہ ستایش اور ستودہ ہوا اور ساتھ اُسکے ہو لوا حمد روز قیامت یا تمام ہوئے اسکو کمال حمد اور مشہور ہوئے اُس مرصات مین سات صفت حامدیت اور محمودیت کے اور برانگیختہ کرے اُسے پروردگار اُسکا مقام محمود مین جیسا کہ وعدہ کیا ہے ساتھ قول اپنے کے آیت عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا یعنے قریب ہو کہ برانگیختہ کرے تجھے رب تیرا مقام محمود مین اور حمد کین اولین و آخرین ساتھ کشادہ کرنے باب شفاعت کے اور تعلیم کرے حق تعالی اُسکو ایسی محامد کہ کسیکو نہین کی اور تسمیہ کیا ہو حق جل جلالہ نے اُسکی اُمت کو حمادون پس سزاوار ہو کہ تسمیہ کیا جاوے ساتھ احمد و محمد کے اور ابن عساکر کعب الاحبار روایت کرتا ہے کہ آدم نے شیث کو کہا اے چھوٹے بیٹے میرے تو خلیفہ میرا ہو میرے بعد اخذ کر ساتھ عماد تقوے اور عروہ وثقی کے جس وقت ذکر کرے تو خدا ذکر کر اُسکے پہلو مین محمد کو کہ مین نے دیکھا ہے اسم اُسکا مکتوب اوپر ساق عرش کے اور حال آنکہ مین روح اور طین تھا بعد ازان طواف کیا مین نے سموات کو اور نہ دیکھا مین نے

انمین کوئی موضع گردہ کر نہ دیکھا مین نے اسپر اسم محمد کا اور بہشتی میرے پروردگار نے رکھا مجھے بہشت مین پس نہ دیکھا مین نے بہشت مین کوئی قصر اور کوئی غرفہ مگر وہ کہ لکھا ہوا اسپر اسم محمد کا اور دیکھا مین نے اسم محمد کا مکتوب اوپر سینون حورالعین کے اور اوپر پتون درخت طوبے کے اور پتون سدرۃ المنتہے اور اوپر اطراف حجبت کے اور فرشتون کی آنکھون مین پس اکثار کر لے پس ذکر محمد کو اور حدیث مین روایت ابوہریرہ آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا جب لے گئے مجھے اوپر آسمان کے نہ گذرا مین کسی آسمان پر مگر وہ کہ پایا مین نے نام اپنا اسمین لکھا ہوا محمد رسول اللہ اور ابوبکر میرے پیچھے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آدم علیہ السلام نے نزدیک مصیبت لینے کے کہا اللهم بحق محمد اغفرلی خطیئتی یعنے یا اللہ بحق محمد بخش میری خطا اور ایک روایت مین تفصیل تو بہ کے آیا ہے یعنی قبول کر میری توبہ کہا اُسے حق تعالے نے کہان سے پہچانا تو نے محمد کو دیکھا مین نے ہر موضع مین کہ بہشت سے کہ لکھا ہے لا اله الا الله محمد رسول الله اور ایک روایت مین آیا ہے عبدی و رسولی یعنے میرا بندہ اور میرا رسول پس جانا مین نے کہ وہ اکرم خلق ہے تیرے نزدیک پس قبول کی خدا نے توبہ اسکی اور یہی ہے تاویل قول حق سبحانہ کی آیت فتلقی ادم من ربہ کلمات یعنے پس لیے آدم نے اپنے پروردگار سے کلمات توبہ اور کتاب شفا مین عجائب غرائب سے لکھا ہے کہ دلالت رکھی ثبت اسم شریف حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سفلیات مین بھی کہ اوپر ایک سنگ قدیم کے کہ لکھا پایا محمد تقی مصلح امین یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک ہین اصلاح کنندہ امانت دار اور کہا ہے اوپر ایک سنگ کے بخط عبرانی لکھا پایا باسمک اللهم جاء الحق من ربک بلسان عربی مبین لا اله الا الله محمد رسول الله کتبہ موسی ابن عمران ذکرہ ابن طفر فی التبیین عن مصر عن الزهری ساتھ نام میرے کے یا اللہ آیا حق تیرے رب کی طرف سے زبان عربی آشکارا مین نہین کوئی معبود مگر اللہ کے محمد رسول اللہ کے ہین لکھا اُسے موسی بن عمران نے ذکر کیا اسکو ابن طفر نے سیر مین مصر سے اور مصر نے زہری سے اور مشاہدہ کیا گیا بعض بلاد خراسان مین ایک مولود کہ پیدا ہوا اور لکھا ہوا اوپر پہلو اُسکے کے لا اله الا الله محمد رسول الله اور بلاد ہند مین ایک گل ہے کہ لکھا ہوا ہے اسپر بخط سفید لا اله الا الله محمد رسول الله اور علامہ ابن مرزوق نے ذکر کیا ہے عبداللہ بن صرحان سے کہ کہا چلی اوپر ہمارے ایک ہوا تند حالانکہ ہم موجون دریائی ہند مین تھے پس لنگر کیا ہمنے کشتی کو جزیرہ اور دیکھا ہمنے اسمین ایک گل سرخ تیز بو خوش نسیم کہ لکھا ہے بخط سفید لا اله الا الله محمد رسول الله اور ایک گل سفید کہ لکھا ہے اسمین بخط زرد من الرحمن الرحیم الی جنت النعیم لا اله الا الله محمد رسول الله یعنے بیزاری ہے روزی دینے والے بخشنے والے سے طرف بہشتون نعمت کے اور تاریخ ابن العزیم مین علی بن عبداللہ ہاشمی سے نقل لایا ہے کہ پایا گیا بعض شہر ہند مین گل تیز رنگ خوشبو سیاہ کہ لکھا ہے اُسپر بخط سپید لا اله الا الله محمد رسول الله ابوبکر الصدیق عمر الفاروق رضی اللہ عنہم

کہا پس شک کیا مین نے اُسمین اور کہا مین نے کہ یہ مصنوعی ہے پس قصد کیا دوسرے گُل کی طرف کہ ہنوز نا شگفتہ تھا اُس بھی ایسا ہی خط لکھا دیکھا مین نے اور شہر مین بہت سی چیزین مشاہدہ کین اور اہل اُس قریہ کے عبادت حجاز کرتے ہین اور خدا ے جل جلالہ کو نہین پہچانتے اور کہا عبداللہ بن مالک نے آیا مین بلاد ہند کو اور سیر کی مین نے شہر مین کہ اُسکو منیلہ نون کے ساتھ یا تمیلہ تا کے ساتھ کہین پس دیکھا مین نے ایک درخت بڑا کہ میوہ اُسکا مانند بادام کے ہے اور اُسکو پوست ہے اور جب توڑا جاتا ہے وہ میوہ نکلتا ہے اُسمین ایک ورق سبز پیچیدہ کہ لکھا ہوا ہے سرخی سے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اور اہل ہند تبرک ڈھونڈھتے ہین ساتھ اُسکے اور استسقا طلب کرتے ہین ساتھ اُسکے اور جب قحط ہوتا ہے باران حکایت کیا ہے اُسکو ابو البقا بن صافی نے منسک مین اور کتاب روض الریاحین یافعی مین نقل کیا ہے بعض سے مثل اُسکے اور کہا حدیث کیا مین نے اُسکو یعقوب صیاد سے کہا تھا مین کہ سیر کرتا تھا مین اوپر نہر ادبلہ کے پس صید کیا مین نے ایک ماہی کو کہ لکھا ہے پہلو سے راست پر اُسکے لا الہ الا اللہ اور پہلو سے چپ پر محمد الرسول اللہ پس جب دیکھا مین نے اُسکو دفن کیا مین نے اندر پانی کے از جہت تعظیم اور احترام کے اور بعضے لوگون نے شرح قصیدہ بردہ مین ابن مرزوق سے نقل کیا ہے کہ کہا لائی گئی ایک سمک پس دیکھا گیا ایک کان اُسکے لا الہ الا اللہ اور دوسرے پر محمد رسول اللہ اور منقول ہے ایک جماعت سے کہ اُنھون نے پایا ایک خربزہ زرد کو کہ اُسمین خطوط سفید ہین حلقہ زدہ اور سب خطوط مین بعربی لکھا ہے ایک پہلو مین اللہ دوسرے مین احمد بخط روشن کہ شک نہ کرے اُسمین جاننے والا خط کا اور کہا پایا گیا سنہ آٹھ سو نو ہجری مین دانہ انگور کہ لکھا ہے بخط ظاہر برنگ سیاہ لفظ محمد اور کتاب بطن مین نقل کیا ہے کہ دیکھا جزیرہ مین ایک درخت بزرگ کہ اُسکے اوراق بڑے ہین خوشبو ہے لکھا ہے اُسمین ساتھ سرخی اور سفیدی کے سبزی مین کتابت واضح بطریق خلقت کے کہ پیدا کیا ہے اُسکو خداے تعالےٰ نے اوراق تین سطرین اول مین لا الہ الا اللہ دوسرے مین محمد رسول اللہ تیسرے مین ان الدین عند اللہ الاسلام ۔ وصل مشرف کرنے مین حق تعالےٰ کے اپنی لبیب حبیب کو ساتھ تسمیہ کے باسماء حسنےٰ اور صفات کبرےٰ کے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخصوص کیا ہے بہتون کو انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین سے ساتھ کرامت خلعت اسماء اپنی سے جیسا کہ اسحق اور اسمٰعیل کو ساتھ علیم اور حلیم کے پکارا اور ابراہیم کو حلیم کہا اور نوح کو شکور اور عیسیٰ اور یحییٰ کو برّا اور موسے کو کریم اور قوی اور یوسف کو حفیظ علیم اور ایوب کو صابر کہ بمعنی صبور ہے اور اسمٰعیل کو بصادق الوعد بھی فرمایا جیسا کہ ناطق ہے اُسکے ساتھ کتاب عزیز مواقع ذکر اُنکے مین اور تفضیل دی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ کثرہ کے اپنے اسماء سے اور بہنے

ہمنے تعلیم الٰہی تحریر کیے ہین تینتیس ۳۳ اسم اور امیدوار ہین ہم کہ زیادہ اوپر اُسکے فتح اور اتمام کرے آخر ہوا کلام قاضی
عیاض کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع ہین کمالات اسمائی اور صفاتی حضرت رب العالمین تعالی
اور تقدس کو اور متخلق ہین بجمیع اخلاق الٰہی عز اسمہ کے جیسا کہ بعضے عارفون نے تفصیل اسکو بیان کیا ہے اور
مقصود قاضی کا ذکر ان اسما کا ہے کہ کتاب مجید اور احادیث صحیح مین اُس سے مذکور ہوا جیسا کہ سیاق
کلام اُس رحمۃ اللہ کا ناظر ہے اسمین ایک اُن سب سے اسم حمید ہے بمعنی محمود اس واسطے کہ حمد کیا ہے
حق تعالے نے اپنی ذات کو کلام قدیم مین اور ساتھ بہت آیات اور دلائل والہ اوپر کمال اُس
کے اطلاق کے انفس و آفاق ہین اور حمد کیے ہے اُسکو بندون نے اور ہوسکتا ہے کہ حمید بمعنی حامد
ہووے کہ حامد ہے ذات اپنی کا اور اعمال طاعات کا پس حق تعالیٰ بھی حامد ہے معبود اور تسمیہ کیا ہے
اپنے حبیب کو ساتھ محمدؐ اور احمدؐ کے اور محمدؐ بمعنی محمود ہے اور احمد بھی بمعنی حامد اور بھی بمعنی محمود
آیا ہے اور جملہ اسماء الٰہی سے الرؤف الرحیم اور تسمیہ کیا ہے اسکو اُس اسم کے ساتھ کتاب اپنی مین
بالمومنین رؤف الرحیم اور یہ دونون اسم متقارب ہین معنون مین اور بعض نے کہا ہے کہ رافت
شدت رحمت ہے اور کہا ہے کہ رؤف بالمطیعین رحیم بالمذنبین اور اسماء الٰہی سے الحق المبین یعنی
حق موجود ثابت کہ متحقق ہے امر اُسکا اور مبین وہ کہ ہین اور آشکار ہے امر الوہیت اُسکا اور برہان
حقانیت اور بیان اور آیان کرے ایک معنی ہین اور بمعنی مبین عباد کے لیے امر دین اور معاد اور
معاد اُنکا یہ معنی بھی جائز ہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی تسمیہ کیا ساتھ اُسکے اور فرمایا
یا ایہا الناس قد جاءکم الحق من ربکم یعنے اے لوگو تحقیق آیا تمہارے پاس حق بجانب پروردگار
تمہارے سے اور فرمایا آیت فقد کذبوا بالحق لما جاءھم یعنے پس تحقیق جھٹلایا انھون نے
حق کو جب آیا اُنکے پاس اور فرمایا آیت حتی جاءکم الحق ورسول مبین یعنی یہانتک کہ آیا
تمہارے پاس حق اور رسول ظاہر اور بیان کنندہ وقل انا النذیر المبین
یعنے اور کہہ کہ مین ہون ڈرانے والا ظاہر اور مراد حق سے محمدؐ ہین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور بعضون نے کہا قرآن اور معنی حق کے اس جگہ ضد باطل کے ہین یعنے وہ کہ متحقق ہے امر اُسکے
صدق کا اور بین ہے امر اُسکی رسالت کا اور مبین ہے جانب حق سے اُس دین متین کو بھیجے
اُسکو ساتھ اُسکے مثل قول حق تعالے کے آیت لتبین للناس ما نزل الیھم یعنے تو کہ
بیان کرے تو اور آشکارا واسطے لوگون کے وہ اوتارا گیا اُنکی طرف اور بعض اہل اشارت
نے قول حق سبحانہ مین کہا ہے آیت وما خلقنا السموات والارض وما بینھما الا بالحق
اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو اور وہ چیز کہ اُنمین ہے مگر ساتھ
حق کے اسے ساتھ محمدؐ از جہت جابر کے کہ کہا اول ماخلق اللہ روح محمدؐ ۱۰

ثم خلق منه العرش والکرسی والسماء والارض وجمیع الموجودات یعنے اول اس چیز کا
کہ پیدا کیا اللہ نے روح محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے پھر پیدا کیا اس سے عرش اور کرسی اور آسمان
اور زمین اور سب موجودات کو اور ایک اسمار الٰہی سے نور ہے اور یعنے اسکے خداوند نور اور پیدا کرنیوالا
نور کا یا نورانی کرنے والا آسمان کا اور زمین کا ساتھ نوروں کے اور روشن کرنے والا دلوں عارفوں کا
ساتھ ہدایت اور اسرار کے اور آن حضرت کو بھی نور فرمایا آیت قد جاءکم من اللہ نور
وکتاب مبین یعنے تحقیق آیا تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور کتاب ظاہر و آشکارا اور
فرمایا شان حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین وسراجا منیرا یعنے چراغ روشن کرنے والا تم نے
کیا حضرت کو آپکے ساتھ از جہت وضوح آپکے امر اور بیان آپکی نبوت کے اور روشن کرنا عارفوں
کے دلوں کا ساتھ اس چیز کے کہ لائے دین سے اور اسمار الٰہی سے شہید ہے قاضی نے کہا ہے
آپکے عالم ہے اور کہا گیا شہید اوپر بندوں اپنے کے اور آن حضرت کو بھی شاہد اور شہید فرمایا
انا ارسلناک شاھدا یعنے بدرستی بھیجا ہمنے تجکو عالم و حاضر ساتھ حال امت اور تصدیق اور تکذیب
اور نجات و ہلاک انکے اور کہا یکون الرسول علیکم یعنے اور ہوگا رسول اوپر تمہارے
گواہ جیسا کہ انکار امم مین ارسال انبیا کو اور شہادت امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوپر انکے
اور تزکیہ آنحضرت کا امت کو آیا ہے اور اسمار الٰہی سے الکریم ہے اور یعنے اسکے کثیر الخیر اور فضل
اور عفو ایسا ہی کہا ہے قاضی نے اور حدیث مین اسمار الٰہی سے اکرم بھی آیا ہے اور آنحضرت
کو بھی کریم پکارا اور فرمایا آیت انه لقول رسول کریم وما ھو بقول شاعر قلیلا ما تؤمنون
ولا بقول کاھن قلیلا ما تذکرون یعنے بدرستی ہر آئینہ وہ قول رسول کریم کا ہے اور نہیں وہ
قول شاعر کا کہ ایمان لاؤ تم اور نہ قول کاہن کا کہ پند پذیر ہو تم مراد محمد ہین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نہ جبرئیل ساتھ قرینہ قول وما ہو بقول ولا بقول کاھن اسواسطے کہ وصف نہیں
کیا کفار نے جبرئیل کو ساتھ اسکے پس متعین ہوکہ مراد برسول کریم آنحضرت ہین نہ جبرئیل کہ
کہ در تہ سورہ الحاقہ مین ہے اور سورہ تکویر مین مراد جبرئیل علیہ السلام ہین اور بعض نے کہا کہ اس
جگہ بھی مراد آنحضرت ہین از نسبت صادق آنے آن صفات کے حضرت پر اور صواب یہ ہے کہ متحمل ہو واللہ اعلم
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اکرم اولاد آدم یعنے مین اکرم اولاد آدم کا ہون
معنی اس اسم کے صحیح ہین حق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور کہا ہے کہ جیسے صفت کیا ایک کو
بکریم وصفت ترجیح صفات خیر کے اوسکے آن حضرت متصف ساتھ صفات کرم کے ظاہرا اور باطنا
ذاتا وصفاتا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسمار الٰہی سے العظیم ہے اور معنی اسکے جلیل الشان
ہر چیز سے کہ دون اسکی ہے اور کہا اپنے پیغمبر کی شان مین آیت وانک لعلی خلق عظیم یعنے

ہے یعنی تو البتہ اوپر خلق عظیم کے ہے اور واقع ہوا ہے سفر اول بیچ توریت کے واسطے اسماعیل کے وستلد عظیم لامۃ یعنے اور قریب ہے کہ پیدا ہو اور بیچ عظیم القدر کو واسطے امت کے پس آنحضرت عظیم ہیں اور اوپر خلق عظیم کے اور جو صفت کسیکی عظیم ہوئی ذات اسکی بھی عظیم ہوگی جیسا کہ باب اخلاق شریفہ میں تھوڑا اس کلام سے گذرا ہے اور اسماء الٰہی سے الجبار اور جبار بمعنی مصلح اور قاہر اور اعلیٰ اور عظیم اور متکبر کے آئے اور نام کیے گئے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مزامیر داؤد میں اور مزامیر چو الیسویں میں کہا ہے تقلد ایہا الجبار سیفک فان ناموسک وشرائعک مقرونۃ بہیبۃ یمینک یعنے گردن میں ڈال اے جبار شمشیر اپنی کو پس بدرستی ناموس یعنے راز تیرا اور شریعت تیری نزدیک کی گئی ہے ساتھ ہیبت تیرے کے اور ذکر اسکا سابق گذرا ہے اور معنی اسکے حق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صادق ہیں از جہت حضرت کے امت کو ساتھ ہدایت اور تعلیم کے اور قہر انکا اعداے دین کو اور علو منزلت اور عظیم خطر اور کبر شان انکا بہ نسبت سائر افراد بشر کے اور وہ کہ نفی کیا ہے قرآن میں تکبر سے وہ ہے کہ نہیں لایق ساتھ ان اور حال انکے اور فرمایا ہے وما انت علیہم بجبار یعنے اور نہیں تو اوپر جبر کرنے والا اور اسماء الٰہی سے الخبیر ہے اور معنی اسکے مطلع اوپر کنہ شے کے اور عالم ساتھ حقیقت اس شے کے اور اس تقدیر پہ علیم کے معنوں میں ہووے اور بعضوں نے کہا ہے خبیر بمعنی مخبر ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خبیر ہیں ساتھ دونوں وجہ کے اسواسطے کہ وہ عالم ہیں ساتھ غایت علم کے ساتھ اس چیز کے جتایا ہے انہیں حق تعالے نے مکنون علم اور عظیم معرفت اپنی سے اور مخبر امت اپنی کے ساتھ اس چیز کے کہ اذن دیا ہے حق سبحانہ نے انکو ساتھ اعلام اور اخبار اسکے اور تسمیہ حضرت کا باسم خبیر ثابت ہے آیت سے ہے فاسال بہ خبیرا سواے بہ خبیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ہر ایک کے وجوہ مذکورہ سے آیہ میں اور اسماء الٰہی سے الفتاح اور معنی اسکے حاکم میان بندگان اور فاتح الابواب رزق اور رحمت ہے اور کھولنے والا کاموں بستہ کا اوپر خلق کے اور فاتح قلوب اور بصائر انکا واسطے معرفت حق کے اور بمعنی ناصر بھی آیا ہے قول حق سبحانہ میں ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح ای ان تستنصروا فقد جاءکم النصر یعنے اگر نصرت مانگتے ہو پس تحقیق آئی تمہیں نصرت اور تسمیہ کیا ہے آنحضرت کو خدا تعالے نے فاتح حدیث اسرا میں کہ ابی العالیہ وغیرہ سے ابی ہریرہ کی روایت میں آیا ہے وجعلناک فاتحا وخاتما اور اسماء الٰہی سے الشکور ہے اور معنی اسکے شب اوپر عمل قلیل کے ساتھ خیر آسمت کثیر کے اور معنی اوپر مطیع کے اور بہ تحقیق وصف کیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کو ساتھ شکور کے کہ افلا اکون عبدا شکورا یعنے پس کیوں نہ ہوں میں بندہ شکر گذار معترف ساتھ نعم پروردگار کے عارف اسکے قدر کا ثنا کہنے والا اوپر اسکے اور ظاہر ہے کہ توصیف حضرت کا اپنے کو شکور ساتھ اذن وامر الٰہی

کے ہے اور اسمار الٰہی سے العلیم اور علام الغیوب الشہادت ہے اور وصف کیا اپنے نبی کو ساتھ علیم کے اور مخصوص کیا اسکو ساتھ مزیت و فضیلت کے اسکو اور آیۃ وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما یعنے اور سکھلایا تجھے جو نہ جانتا تھا تو اور ہے فضل خدا کا تجھپر بڑا اور کہا ویعلمکم الکتاب والحکمۃ ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون یعنے اور سکھلایا تمکو کتاب اور حکمت اور سکھلایا تمکو جو کہ تم نہ جانتے تھے اور اسمار الٰہی سے الاول والآخر ہے اور معنی اسکے سابق وجود ہین اور باقی بعد از فنا آسکے اور تحقیق اسکی وہ ہے کہ نہین اسکو اول اور نہ آخر اور آنحضرت اول انبیا ہین پیدایش مین اور آخر انکی بعثت مین اور اشارہ کیا ہے ساتھ قول حق سبحانہ کے آیت واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح وابراہیم اور جب لیا ہمنے پیغمبرون سے پیمان انکا اور تجھسے اور نوح اور ابراہیم سے اسواسطے کہ تقدیم کیا آنحضرت کو اوپر نوح اور ابراہیم وغیرہما کے اور بھی فرمایا آنحضرت نے نحن الآخرون السابقون یعنے ہم آخرین بعثت مین اور باعتبار زمان سابق ہین ہم اور اولیت ثابت ہے آنحضرت کو امور کثیرہ مین اور جیسا کہ فرمایا انا اول من تنشق الارض واول من یدخل الجنۃ واول شافع واول مشفع وھو خاتم النبیین واٰخر المرسل یعنے مین اول اس کسی کا ہون کہ شگافتہ کیجاوے زمین اور اول اس کسی کا کہ داخل ہوتا ہے بہشت مین اور اول شفاعت کرنے والا اور اول مقبول الشفاعت اور وہ خاتم پیغمبرون کا ہے اور آخر رسولون کا اور اسمار الٰہی سے القوی ذو القوۃ المتین اور معنی اسکے قادر ہر امر پر اور وصف کیا اسکو حق تعالے نے اپنے ساتھ قول اپنے کے ذی قوۃ عند ذی العرش مکین یعنے صاحب قوت نزدیک خداوند عرش کے صاحب منزلت مراد ساتھ اسکے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بعض نے کہا ہے کہ مراد جبرئیل علیہ السلام ہین اس صورت مین یہ صفت مخصوص ساتھ آنحضرت کے نہوگی اور اسمار الٰہی سے صادق ہے اور حدیث مین آیا ہے وصف آنحضرت کا بصادق مصدوق اسمار الٰہی سے ولی اور مولی ہے اور فرمایا ہے حق تعالے نے انما ولیکم اللہ ورسولہ یعنے سواے اسکے نہین کہ ولی تمھارا اللہ اور رسول اسکا ہے اور فرمایا آن حضرت نے انا ولی کل مومن یعنے مین ولی ہر مومن کا ہون اور فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنے جسکا مین مولا ہون پس علے اسکا مولے ہے مراد اس جگہ محب اور ناصر ہے اور اسمار الٰہی سے غفور ہے اور معنی اسکے گذرنے والا گناہون اور تقصیرات سے اور امر کیا ساتھ اسکے اپنے پیغمبر کو قرآن اور توریت مین ساتھ عفو اور صفح کے اور خذ العفو وامر بالمعروف یعنے اختیار کر درگذر گناہ سے اور امر کر ساتھ نیکی اور احسان کے اور کہا فاعف عنہم واصفح یعنے پس عفو کر گناہ سے اور درگذر اور کہا ہے توریت وانجیل مین آپکی شان مین

نہین بفظ و لا غلیظ و لکن یعفو و یصفح یعنے نہین ہے بدخو اور درشت گو ولیکن بخشتا ہے اور درگذر کرتا ہے اور اسمار الٰہی سے الہادی ہے اور معنی اُسکے توفیق دینے والا جسکو چاہے بندون اپنے سے بہدایت اور بمعنی راہ دکھلانے اور پکارنے کے آیت واللہ یدعوا الے دار السلام و یھدی من یشاء الے صراط المستقیم یعنے اور اللہ پکارتا ہے طرف بہشت کے اور ہدایت کرتا ہے طرف راہ سیدھی کے اور فرمایا وداعیا الی اللہ باذنہ یعنے اور پکارنے والا طرف اللہ کے ساتھ اُسکے حکم کے ولیکن معنی پہلے مخصوص ہین ساتھ حق تعالے کے اور ثانی مشترک ہین درمیان اُسکے اور پیغمبر کے اور اسمار الٰہی سے المومن والمہیمن ہے بعضون نے کہا یہ دونون آپس ایک معنون مین ہین پس معنی مومن کے حق تعالے ہین مصدق اپنے وعدہ کا سچ کر ساتھ بندون کے کیا اور مصداق قول اپنے کا کہ حق ہے اور مصدق بندون مومن اور رسولون اپنے کا اور بعضون نے کہا ہے موحد ذات اور شاہد اوپر الوہیت اپنی کے اور بعضون نے کہا ہے امان دینے والا بندون اپنے کا دنیا مین ظلم اور شدت سے اور مومنون کو آخرت مین عذاب اپنے سے اور کہا ہے مہیمن بمعنی امین سے مصغر مومن کا پس طلب قلب کیا گیا ہمزہ کو ساتھ ہا کے اور کہا ہے مہیمن بمعنی حافظ اور شاہد کے ہے اور وہ کہ بے ڈر کرے اور دون کو خوف سے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امین رہین اور مہیمن اور مومن اور تسمیہ کیا ہے انکو امین حق تعالی نے اور کہا مطاع ثم امین یعنے اطاعت کیا گیا ہے اُس جگہ امانت دار اور آنحضرتؐ پیش از نبوت اور بعد از نبوت معروف اور مشہور با مین تھے اور تسمیہ کیا اور انکو عباسؓ اُنکے عم نے مہیمن اور خدا تعالے نے کہا آیت ویؤمن باللہ ویومن للمومنین یعنے تصدیق کرتا ہے بخدا اور تصدیق کرتا ہے واسطے مومنون کے اور فرمایا انا امن لاصحابی یعنے مین امین ہون اپنے اصحاب کا اور صاحب مواہب نے قول حق سبحانہ مین آیت وانزلنا علیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب ومہیمنا علیہ یعنے اور اتاری ہمنے اوپر تیرے کتاب راست تصدیق کرنیوالی ساتھ اُس چیز کے کہ روبرو اُسکے ہے کتاب سے اور نگہبان اوپر اُسکے مجاہد سے نقل کیا مراد وہ ہے وجعلناک یا محمد مہیمنا علیہ یعنے اور گردانا ہمنے تجھے نگہبان اوپر اُسکے اور اسمار الٰہی سے مقدس ہے اور معنی اُسکے منزہ نقائص سے اور مطہر نشانون حدوث سے اور وارد ہوا ہے کتب انبیا مین اسماے آنحضرت مین مقدس یعنے مطہر ذنوب سے جیسا کہ فرمایا ہے آیت لیغفر لک اللہ ما تقدم وما تاخر یعنے بخشے تیرے لیے خدا اگلے پچھلے گناہ تیرے یا مقدس اخلاق ذمیمہ اور صفات دنیہ سے یا وہ کہ مقدس اور مطہر ہوتے ہین لوگ ساتھ تیری پیروی کے جیسا کہ ویزکیہم یعنے اور پاک کرتا ہے انکو اور اسمار الٰہی سے العزیز ہے اور

اور یعنی اُسکے منتع غالب باد ہ کہ اُٹھا پڑ سکے اور با عزت غیر کو اور کہا ہے اور استدلال کیا ہے قاضی نے اوپر اُسکے ساتھ قول حق تعالیٰ کے وللہ العزۃ و لرسولہ یعنی اور واسطے اللہ کے ہے غلبہ و زائسکے رسول کے لیے یعنی جب ثابت ہوئی عزت خدا کو عزیز اور عزت ہو پس رسول خدا بھی عزیز و معزز ہوئے اور صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہے کہ عزت مومنوں کے لیے بھی اثبات کی کہ فرمایا و المومنین لیکن بہ تبعیت اور طفیل ہے نہ با صالت و استقلال جیسا کہ آنحضرت کو پس یعنی منافی خاص ہونے اس صفت کے حضرت کے ساتھ نہ ہو دین تنبیہ معلوم کرنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ اور تقدس بزرگی اور عظمت اور کبریائی اپنی میں مشابہ نہیں ہے ساتھ کسی چیز کے مخلوقات سے اسماء حسنیٰ اور صفات علیا میں اور مماثل نہیں کوئی چیز اُسکے ساتھ اور وہ جو صفات سے اطلاق کیا اُنکو شرع نے خالق اور مخلوق پر تشابہ اور تماثل نہیں ہے درمیان اُسکے معنون حقیقی کے اسواسطے کہ صفات خالق قدیم ہیں اور صفات مخلوق حادث اور کافی ہے اس باب میں قول خدا تعالیٰ کا لیس کمثلہ شیء یعنی نہیں مانند اُسکے کوئی شے اور بعض عارفین محققین نے کہا ہے التوحید اثبات ذات غیر مشبہۃ للذوات ولا معطلۃ من الصفات یعنی توحید ثابت کرنا ایک ذات کا ہے کہ مانند اور ذاتوں کے نہیں اور نہ بیکار صفات سے و اسیطے نے کہا ہے کہ نہیں ہے مثل ذات اُسکے کوئی ذات اور نہ مانند صفت اُسکے کوئی صفت اور نہ مانند اسم اُسکے کوئی اسم اور نہ مانند اُسکے کوئی فعل مگر از جہت موافقت لفظ کے ساتھ لفظ کے اور بزرگ اور منزہ ہے قدیم کہ ہووے اُسے صفت حادث جیسا کہ محال ہے ذات حادث کو صفت قدیم ہووے اور یہ مذہب اہل حق اور سنت و جماعت ہے اور بہ تحقیق تفسیر کیا امام ابوالقاسم قشیری رضی اللہ عنہ نے اس قول واسطے کو اور زیادہ کیا ہے اُسکے لیے بیان اور کہا ہے کہ یہ حکایت مشتمل ہے اوپر جامع مسائل توحید کے اور کیونکر تشبیہ دی ہووے اُسکی ذات کو ساتھ ذوات محدثات کے حالانکہ ذات اُسکی ساتھ وجود اپنے کے مستغنی ہے سبب سے اور کیونکر تشبیہ دیا جاوے فعل اُسکا ساتھ فعل خلق کے کہ بغیر جلب کمال یا دفع نقص سے حاصل ہوا ہے نہ بخواطر اور اغراض موجود ہوا اور نہ ساتھ مباشرت اور معالجت کے ظاہر ہوا اور فعل خلق کا باہر ان وجوہ سے نہیں اور کہا ہے مشائخ نے وہ چیز کہ توہم کیا تم نے ساتھ اوہام اپنی کے اور ادراک کیا ساتھ عقول اپنے کے وہ محدث ہے ساتھ تمہارے اور کہا ہے امام المعالی جوینی نے جو کوئی مطمئن ہوا اور آرام پکڑا اسے ساتھ وجود کے کہ منتہی ہو ساتھ اُسکے فکر اُسکا وہ مشبہ ہے اور کو کہ مطمئن ہوا ساتھ نفی محض کے وہ معطل ہے اور جس کسی نے کہ یقین کیا ایسے موجود کو اقرار کرتا ہے ساتھ عجز کے دریافت حقیقت اُسکی سے وہ موحد ہے اور یہ یگانہ پرست اور کیا اچھا ہے قول ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کا حقیقۃ التوحید ان تعلم

ان قدرتہ تعالیٰ فی الاشیاء بلا علاج وصنعۃ لہا بلا علاج یعنی باکتساب اور مزاج آلات نہیں وعلۃ کل شیٔ صنعتہ ولا علۃ لصنعۃ اور علت اور سبب ہر چیز کا کاریگری اور فضل اسکا ہے اور نہیں علت صنع الٰہی کو یعنی حقیقت توحید وہ ہے کہ جانے تو کہ قدرت اللہ تعالیٰ کی بغیر مشارکت اسباب کے ہے اور پیدا کرنا حق تعالیٰ کا اشیا کو باآمیختگی مادہ نہیں اور علت ہر چیز کی صنع الٰہی ہے اور صنع الٰہی کو کوئی علت درکار نہیں وما تصور فی ذہنک فاللہ بخلافہ یعنی اور جو چیز کہ تیرے ذہن وفہم ووہم میں آوے پس اللہ برخلاف اسکے ہے یہ ہے ملخص کلام قاضی عیاض کا اور شرح مشکوات میں شرح اس مقام کی بتفصیل مذکور ہے — **وصل** صاحب مواہب لدنیہ میں سنے اسماے شریفہ سے وہ جو کتاب وسنت وکتب قدیم میں مذکور ہیں زیادہ اوپر چار سو کے ساتھ ترتیب حروف تہجی کے ذکر کیے ہیں ہم بھی نظر تطویل وتکرار سے نہ اندیشہ کرکے بطریق تیمن اور تبرک کے ثبت کرتے ہیں طالب مشتاق کو لازم ہے کہ انکو مونس جان اور ورد زبان اپنا کرے بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ الالف الآمر باللہ — الابطحی — اتقی الناس — الاجود اجود الناس — الاصد — احسن — احسن احسن الناس — الاحمد — احید — الاخذ — ایا الحجرات — اخذ الصدقات — الآخر — الاخشی للہ — اذن خیر — ارجح — الناس عقلا ارحم الناس بالعیال الازہر الاسلم — اسلم الناس — اشجع الناس — الاصدق فی اللہ — اطیب الناس ریحا — الاغر — الاعلی — الاعلم باللہ — اکثر الناس تبعا الاکرم — اکرم الناس اکرم ولد آدم — المفضل امام الخیرات — امام الناس — امام المتقین — امام النبیین — الامام — الامر — الامین — امنتہ اصحابہ — الامین — الامی امم اللہ اول شافع اول المسلمین اولی المسلمین اول شفیع اول من تنشق الارض عنہ **الباء** بارقلیطا الباطن البر البرہان البشیر بشری بشیر بلیغ بالغ البیان بینہ **التاء** تالی تذکرہ تقی تنزیل تہامی **الثاء** ثانی اثنین **الجیم** الجبار الجد جواد جامع **الحاء** حاتم حزب اللہ حاشر حافظ حاکم حامد حامل لواء الحمد الحامد لامتہ عن النار الحبیب الحفی الحفیظ الحکیم الحلیم حمطایا حمیا دا حمعسق حمید **الخاء** خبیر خاتم النبیین خاتم المرسلین الخاتم خازن مال اللہ الخاشع الخالص خطیب الانبیاء خطیب الامم خطیب الوافدین علی اللہ الخلیل خلیل الرحمن الخلیفۃ خیر الانبیاء خیر البریۃ خیر خلق اللہ خیر العالمین خیر الناس خیرۃ الامۃ خیرۃ اللہ **الدال** دار الحکمۃ الداعی الی اللہ دعوۃ ابراہیم دعوۃ النبیین دلیل الخیرات **الذال** الذاکر الذکر ذکر اللہ ذو الخواص المہدی ذو الخلق العظیم ذو الصراط المستقیم ذو القوۃ ذو المکان ذو الفضل ذو المعجزات ذو المقام المحمود ذو الوسیلۃ **الراء** الراضع الراضی الراغب الرافع راکب البراق راکب البعیر راکب الجمل راکب الناقۃ راکب النجیب الرحمۃ رحمۃ الامۃ رحمۃ للعالمین رحمۃ مہداۃ رحمۃ الرحیم الرسول رسول الراحۃ رسول الرحمۃ رسول اللہ رسول الملاحم الرشید الرفیع رافع المراتب رفیع الدرجات الرقیب روح القدس الرؤف رکن المتواضعین **الزاء** الزاہد زعیم الانبیاء الزکی زین العباد الزمزمی

ذین من ذاتی القیمۃ السین المسابق السابق الخیرات سابق العرب السابقہ سبیل اللہ السراج المنیر
الصراط المستقیم السعید سعید اللہ سعد الخلائق السمیع السلام السید سید ولد آدم سید المرسلین سید الکونین سید الثقلین
سیف اللہ المسلول سید الفریقین الشین الشارع الشافع الشفیع الشاکر الشکور الشاہد الشکار الشمش
الشہید الصاد والصابر الصاحب الآیات صاحب المعجزات صاحب البرہان صاحب البیان صاحب التاج صاحب
الجیاد صاحب الحجۃ صاحب الخطیم صاحب الحوض المورود صاحب الخاتم صاحب الخیر صاحب الدرجۃ الرفیعۃ صاحب الدوا
صاحب ازواج الطاہرات صاحب السجود لرب المعبود صاحب السرایا صاحب السلطان صاحب سیف صاحب الشرع
صاحب الشفاعۃ الکبریٰ صاحب العطایا صاحب العلامات الباہرات صاحب العلی الدرجات صاحب الفضیلۃ صاحب
الفرج صاحب النقیب صاحب القضیب الاصفر صاحب قول لا الہ الا اللہ صاحب قدم صاحب الکوثر
صاحب المحشر صاحب المدینۃ صاحب المظہر المشہود صاحب المعراج صاحب المغفر صاحب الغنم صاحب المقام
المحمود صاحب المنیر صاحب المغیر صاحب النعلین صاحب المرادات صاحب الوسیلۃ الصادع لما امر الصادق
المصبور الصدق صراط اللہ صراط الذین انعمت علیہم صراط المستقیم الصفوح عن الذلات الصفوۃ الصفی
الصالح الضاد الضارب بالحام الثلوم الضاحک الضحور الطاء طاب طاب الطاہر الطیب طس
طٰہٰ الطیب طسم طٰہٰ الظاء الظافر الظفو الظاہر العین العابد العادل العظیم العافی العاقب العالم
علم الایمان علم الیقین العالم بالحق العالم عبد اللہ العبد عبد الکریم عبد الجبار عبد الحمید عبد المجید
عبد الوہاب عبد الغفار عبد الغیاث عبد الخالق عبد الرحیم عبد الرزاق عبد السلام عبد القادر
عبد القدوس عبد القہار عبد المومن عبد المہیمن العدل العربی العروۃ الوثقیٰ العزیز العطوف
العفو العلیم العلی الغین الغالب الغفور الغنی باللہ الغیث الغوث الغیاث الفاء الفاتح الفصیحا
فلیطا الفارق الفاروق الفتاح الفجر الفرط الفصیح فصل اللہ فاتح النور القاف القاسم القاضی
القانت قائد الخیر قائد الغر المجلین القائل القائم القتال القتول القثم القثوم قدم صدق القرشی
القریب القمر القیم الکاف کافۃ الناس الکفیل الکامل فی جمیع امورہ الکریم کمیتصل لام اللسان المیم
الماجد ماذماذ الماضی الماحی المامول المانح المبارک المبعوث بالحق المتبل المبرا المبشر مبشر الیاسین
المبعوث بالحق المبعوث المبلغ المبین المتین المتبل المتبسم المتربص المخصوص المترحم المتضرع المتقی
المتلو علیہ المتحد المتوکل المحرم المنیب مجاب مجیب المجتبیٰ المجیر المحرم المحرض المخصوص المحال محمدؐ محمود المخیر
المختار المخصوص بالشرف المخصوص بالعز المخصوص بالمجد المخلص المدثر المذنی مذنبیتہ العلم
المذکر المذکور المرتضیٰ المزمل المرتجی المرحوم المرسل المترفع الدرجات المراد المروۃ المزکی
المزمل المسیح المسعود المستغفر المستغنی المستقیم المسلم المشاور المشفع المشفوع المشفع
المشہود المشیر المصباح المصابیح المصافح مصحح الحسنات المصدق المصطفیٰ المصلح

المصطفے علیہ المطاع المطہر المطلق المطیع المظفر المعزز المعصوم المعطی المعقب المعلم معلم امتہ المعلن المعلی المفتاح مفتاح الجنتہ المفضال المفضل المتفضل المقدس المقسری المقسط المقسم المخصوص علیہ المقضی مقیم الشرات مقیم السنتہ بعد الفرت المکرم المکتفی بقابلین المکین المکی الملاحمی ملقی القرآن المنذر المنادی المنفر المنجی المنذر المنزل علیہ المنحنا المنصف المنصور المنیب الموتمن المولی جوامع الکلم الموحی الیہ موذ الموصل الموفر الموسے المویَد المومن المسر المہاجر المہتدی المہدی المہداۃ المہیمن المیسر النور النائذ الناخذ الناس الناسخ الناشر الناصح الناطق الناہی نبی الاحمر نبی الاسود نبی التوبہ نبی الحرمین نبی الرحمین نبی الرحمتہ النبی الصالح نبی اللہ نبی الرحمتہ نبی الملحمتہ نبی الملاحم النبی النجم النجم الثاقب نجی اللہ النذیر النسیب النصیح ناصح النعمتہ نعت اللہ النقیب النقی النور الذی لا یطفی الوا و الوجیہ الواسط الواسع الواصل ابدا الضح الواعد الواعظ الورع الوسیلتہ الواقی الوقی الولی ولی المفضل الہاد الہادی ہدیتہ اللہ الہاشمی الہاسمی الہاشری لیس صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ وسلم اجمعین کتب الاخبار سے نقل ہے کہ آپ نے کہا کہ اسم نبی صلے اللہ علیہ وسلم نزدیک اہل جنت کے عبد الکریم اور اہل نار کے نزدیک عبد الجبار اور عرش والون کے نزدیک عبد الحمید اور فرشتون کے نزدیک عبد المجید اور انبیا کے نزدیک عبد الوہاب اور شیطان کے نزدیک عبد القہار اور جن کے نزدیک عبد الرحیم اور جبال مین عبد الخالق اور جنگل مین عبد القادر اور دریا مین عبد المہیمن اور حیتان کے نزدیک عبد القدوس اور حشرات کے نزدیک عبد الغیاث اور وحوش کے نزدیک عبد الرزاق اور درندون کے نزدیک عبد السلام اور چارپایون کے نزدیک عبد المومن اور طیور کے نزدیک عبد الغفار اور توریت مین موذ موذ اور انجیل مین طاب طاب اور صحف مین عاقب اور زبور مین فاروق اور خدا کے نزدیک طٰہٰ اور یٰس اور مومنین کے نزدیک محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی منقول ہے حسین بن محمد دامعانی سے کتاب سکی شوق العروس وانس النفوس مین جاننا چاہیے کہ کسی کو خلاف نہین اس باب مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمل خلق اور اکرم بشر اور سید ولد آدم اور افضل انبیا ہین۔ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پروردگار تعالے نے قسمت کیا خلق کو دو قسم اور کیا مجھے بہترین دونون قسم سے اور یہی ہے قول سبحانہ کا آیت اصحاب الیمین واصحاب الشمال اور مین اصحاب یمین سے ہون اور بہترین اصحاب یمین ہون پھر کیا ان دو قسم کو تین قسم آیت اصحاب المیمنتہ واصحاب المشئمتہ والسابقون پس مین سابقین سے ہون اور بہترین سابقین پس ان دو اقسام کو قبایل کیا اور کیا مجھے اس قبیلہ سے کہ بہترین قبیلون کا ہے اور یہی ہے قول حق تعالے کا آیت وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم

یعنے اور گردانا ہمنے تمکو شاخین اور قبیلے تا کہ پہچان حاصل کرو تم بدرستیکہ گرامی ترین تمھارا خدا کے نزدیک پرہیزگار تمھارا ہے پس مین اتقی اولاد آدم اور عزواکرم انکا ہون نزدیک خدا عزوجل کے پھر گردانا قبائل کو بیوت اور گردانا مجھے بہترین بیوت مین اور یہی ہے قول حق سبحانہ کا آیت لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا یعنے تا کہ لیجاوے تم سے پلیدی اور پاک کرے تمھین پاک کرنا اور لائے ہین کہ آئے ایک روز عباس رضی اللہ عنہ حضرت پاس خشمگین گویا کفار سے کچھ سنا تھا کہ نسبت آن حضرت طعن اور تنقیص سے کہتے تھے پس کہا عباس نے جو سنا تھا پس اٹھے آنحضرت اور آئے اوپر منبر کے اور فرمایا ان لوگون سے کہ بیٹھے تھے مین کون ہون کہا رسول اللہ فرمایا مین محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہون بدرستی اور راستی پیدا کیا حق تعالی نے خلق کو پس کیا مجھے بہترین خلق مین اور کیا خلق کو دو فرقہ عرب اور عجم پس کیا مجھے بہترین فرقہ یعنے عرب مین اور کیا انکو قبائل انکو کیا مجھکو بہترین قبائل مین اور کیا انکو بیوت اور آیا مجھکو بہترین بیوت مین پس مین بہترین خلق ہون از روے ذات اور بہترین انکا از روے بیت کے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ خدا ے تعالی نے نظر کی طرف قلوب عباد کے پس اختیار کیا انمین سے قلب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس قبول کیا اسکو اپنے لیے اور بھیجا اسے برسالت

فصل جیسا کہ فضل دیا پروردگار تعالے نے حضرت کو ابتداے خلق اور ابتداے امر مین اور کیا انکو مبداء اور منشاء آفرینش کا اور اول انبیاء عالم ارواح مین اور اول خلق اجابت مین روز ازل سے اور توڑی ساتھ حضرت کے مہر فضل و کمال معاد مین پس کیا انکو اول انمین سے کہ شگافتہ ہووے زمین ساتھ اسکے اور انمین حشر مین اور اول شافع اور اول مشفع اور اول ناظر بجمال رب العالمین اور تمام خلق محجوب ہووے اس ہنگام مین اور اول نبی کہ حکم کیا جاسے امت اسکی مین اور اول اسکا کہ گذرے صراط سے ہمراہ اپنی امت کے اور اول اسکا کہ آوے بہشت مین اور امت اسکی اول امتون کی ہوا سے بہشت کے مین اور عطا کرے اسے لطائف اور تحفا لیس تحفت خارج عد وحد اور احصار سے روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین اولین ان لوگون کا ہون کہ برانگیختہ ہووین قبور سے اور مین خطیب انکا ہون جسوقت کہ آوین نزدیک پروردگار کے اور مین بشارت دہندہ ہون جس وقت نا امید ہووین کہ لواء حمد میرے ہاتھ مین ہے اور مین اکرم اولاد آدم کا ہون نزدیک پروردگار اپنے کے اور نہین اسمین فخر روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے پہنایا جاؤن حلہ حلہاے بہشت سے پھر کھڑا ہون مین داہنے طرف بہشت کے اور نہین وہ مقام کہ کھڑا ہووے وہان کوئی سواے میرے اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مین حامل لواء حمد ہون دن قیامت کے اور اول آدمی کا ہون کہ ملا دے

حلقۂ دروازۂ بہشت کے ہیں کھولا جاوے میرے لیے اور داخل ہوویں میرے ساتھ فقراء مومنین
اور ہیں اکرام اولین اور آخرین ہوویں ورنہیں فخر اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں بہترین
مردمان ہوں روز قیامت اور جانتے ہو تم کہ وہ کس جہت سے ہے جمع کرتا ہے خداے تعالی اولین و
آخرین کو بعد ازان ذکر فرمائی حدیث شفاعت کہ آویگا بیان اسکا اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا
آنحضرت نے امید وار ہوں اسکا ہوں میں عظیم ترین انبیا از روے اجر کے روز قیامت ہے کہ فرمایا آنحضرت
نے آیا ہے کہ فرمایا کیا تم خوش نہیں کہ ہوویں ابراہیم اور عیسیٰ درمیان تمہارے بعد ازان فرمایا کہ وہ
میری امت میں داخل ہیں روز قیامت — ابراہیم کہتا ہے تو صاحب دعوت میری کا ہے اور
میری ذریت پس گردان مجکو اپنی امت سے اور عیسیٰ علیہ السلام کہتا ہے انبیا سارے بھائی
علاتی میرے ہیں کہ باپ انکا ایک ہے اور مائیں متعدد اور فرمایا عیسیٰ میرا بھائی ہے نہیں میرے
اور اسکے درمیان کوئی پیغمبر اور میں قریب ترین مردم ہوں اسکے ساتھ اور وہ جو فرمایا سید اولاد
آدم ہوں دن قیامت کے اور حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سید اونکے ہیں دنیا و آخرت
میں تخصیص روز قیامت کی اسلیے ہے کہ اور آثار اسکا روز قیامت میں زیادہ ہووے اور اس جہت کہ
اسدن میں منفرد اور یگانہ ہوویں سرداری میں جسوقت کہ متوجہ ہوں سب طرف اسکے اور پناہ
پکڑیں ساتھ اسکے اور نہووے کوئی سید اور مہتر اور سردار وراے حضرت کے اور سید اسے
کہیں کہ التجا لاویں لوگ ساتھ اسکے حوائج میں پس ہوویں اس ہنگام میں سید منفرد جماعت
بشر سے کہ مزاحمت نکرے اسکو کوئی — مواہب لدنیہ میں حدیث ابن عمر سے مروی ہے کہ کہا
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں اول شخص کا ہوں کہ شگافتہ ہووے
زمین اسکے لیے اس سے پیچھے ابوبکر اور اس سے پیچھے عمر رضی اللہ عنہما پس آؤں میں
اہل بقیع پاس پس برانگیختہ ہوئیں بعد ازان انتظار کروں اہل مکہ کا تا وہ حشر کیا
جاؤں میں درمیان حرمین کے کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو
ابو حاتم نے اور نوادر الاصول میں حکیم ترمذی ابن عمر سے روایت کرتا ہے کہ باہر آئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز منزل مبارک سے داہنی طرف اونکے
ابوبکر — اور بائیں طرف عمر رضی اللہ عنہما پس فرمایا آنحضرت نے برانگیختہ ہوں میں یوں ہیں
قیامت کے دن اور آیا ہے کہ آنحضرت محشور ہوویں اوپر براق کے اور حشر کیے جاویں انبیا
اوپر دواب کے اور محشور ہوویں صالح اپنے ناقہ پر اور حشر کیے جاویں دو دن بیٹے
فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اوپر ناقہ میرے کے کہ غضباک ورقصوی ہے اور محشور ہو
بلال اوپر ایک ناقہ کے ناقوں بہشت سے اور حدیث کعب الاخبار میں آتا ہے کہ کہا ہے

طلوع نہین کرتی کوئی صبح مگر وہ کہ اُترتے ہین ستّر ہزار فرشتے آسمان سے اور گرد پھرتے ہین قبر شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مارتے ہین بازو اپنے اور درود بھیجتے ہین سید الانبیا پر اور جب
شام ہوتی ہے عروج بآسمان کرتے ہین اور اُترتے ہین ستّر ہزار فرشتے اور اسی طرح جبدن کہ شگافتہ
ہوزمین آنحضرت سے اور باہر آوین وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ستر ہزار فرشتون کے کہ لیجاوین انکو بدرگاہ
رب العزت جیسے کہ عروس کو بخانۂ شوہر لیجاوین اور روایت جامع الاصول مین بروایت ابوہریرہ آیا ہے کہ
فرمایا کہ مین اول آن کسیکا ہون کہ شگافتہ ہووے اُن سے زمین پس پہنایا جاؤن مین حلہ اور ظاہر اس
روایت کا وہ ہے کہ انشقاق اور کسوت دونون ثابت ہین آنحضرت کو اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ
اول خلایق کہ کسوت دیا جاوے اسکو ابراہیم علیہ السلام ہین اور زیادہ کیا بیہقی نے کہ اول آن
کسیکا کہ پہنایا جاوے خلق سے ابراہیم ہین کہ پہناوین انکو حلہ بہشت سے اور دی جاوے کرسی اور
رکھی جاوے داہنی عرش کے پھر لایا جاؤنگا مجھے اور پہنایا جاؤن مین حلہ بہشت سے کہ قیمت نکرسکے
اُسے بشر اور بٹھایا جاؤن مین اوپر کرسی کے جانب داہن عرش کے اور کہا ہے کہ لازم نہین آتا تخصیص ابراہیم
علیہ السلام سے ساتھ اولیت کسوت کے کہ وہ افضل ہون آن حضرت سے اور احتمال رکھے کہ پیغمبر
ہمارے ساتھ جامہ اپنے کے قبر سے باہر آوین اور عطا اور پوشش حلہ جہت تکریم اور تعظیم ہے
بجہت برہنگی اور ابراہیم کو بسبب برہنگی کے پہناوین پس اولیت ابراہیم کی کسوت مین نسبت
بہ بقیۂ خلق کے ہو۔ کہا شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے کہ تقدیم ابراہیم بکسوت جہت
رعایت نسبت ابوات آن حضرت کے ہے کہ آیا امثال آن امور مین اوپر اولاد کے متقدم ہوتے
ہین اور یہ فضل جزی ہے امور ظاہری مین لیکن فضائل معنوی جانب حضرت مین ہین اور یہی اسلیے
حضرت کو اوپر کرسی کے بٹھاوینگے نہ ابراہیم کو اور بعض نے کہا ہے کہ تقدیم کسوت ابراہیم کو جہت
عریان کرنے نمرود کے انکو وقت القا کے نار مین کذا قیل واللہ اعلم اور مشہور وہ ہے کہ حشر
لوگون کا حفاۃ وعراۃ وغرلا یعنے پا برہنہ اور تن برہنہ اور بے ختنہ ہوتا ہے جیسا کہ حدیث
بخاری مین بروایت ابن عباس رض آیا ہے اور اشارہ ہے قول حق تعالی کا آیت
کما بدانا اول خلق نعیدہ یعنے جیسا پیدا کیا ہے ہمنے اول خلقت مین بنی آدم کو پھر
دوسری بار پیدا کرین ہم اسکو بھی ساتھ اسکے ہے ولیکن ابوداؤد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے
کہ ابو سعید خدری نے وقت احتضار کے لباس تو منگا کر پہنا اور کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو فرماتے تھے برانگیختہ ہوتا ہے جس لباس مین کہ مرا ہے اور صاحب مواہب لدنیہ نے حارث
بن ابی اسامہ اور احمد بن منیع سے روایت کیا ہے کہ مردے مبعوث ہوتے ہین اپنے اکفان مین اور
زیارت کرتے ہین ایک دوسرے کو آپس مین اور کہا ہے کہ توفیق درمیان آپس حدیث اور

اُس حدیث کے کہ بخاری مین ہر یون ہو کہ بعض غاری مبعوث ہودینا و بعض کاہل و بعض سے کہا ہو
کہ مراد بہ ثبات اعمال مین کہ مبعوث ہو وین اُسپر اور ابو سعید نے بہا پایا تاویل کو اور حمل کیا اوپر ظاہر کے اور
بعضے اصحاب ہین اہل ظاہر کہ نہین دریافت کرتے مراد کو کہ جیسے نہ پایا عدی بن حاتم نے تاویل خیط الابیض
والاسود کو صیام مین ایسا ہی کہا ہے تو ریشتی نے اور شیخ نے شرح مشکوٰۃ مین اس حدیث مین زیادہ
کلام کیا ہے تشبیہ و بیان لوا حمد مراد ساتھ لوا حمد کے انفراد اور شہرت آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم ہے ساتھ حمد اور مقام محمود کے جیسا کہ فصل شفاعت مین معلوم ہووے اور عرب
وضع کرتے ہین لوا کو موضع شہرت مین اور ہو سکتا ہے کہ آنحضرت کے دست مبارک مین لوا ہووے
اور اُسکا نام لوا الحمد ہو یہ قول طیبی یعنی ہوے اور صاحب مواہب طبرانی سے ریاض النضرۃ مین ایک
حدیث لایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آیا نہ جانا تو نے سلے
علی کہ مین اول اُن مین کا ہون کہ پکارا جاوے روز قیامت اور کھڑا ہون مین جانب راست عرش
کے اُسکے سایہ مین اور پہنایا جاؤن مین حلہ سبز حلون بہشت سے بعد ازان پکارے جاوین اور انبیا
ایک کے پیچھے ایک پس استادہ ہووین دونون جانب عرش کے اور پہنائے جاوین حلہ ہاے سبز
حلون بہشت سے - پس جان اور آگاہ ہو کہ میری امت اول امتون کے ہووے کہ حساب
کیا جاوے روز قیامت کے پیشتر بشارت دیتا ہون تجھے اے علی کہ تو اول اُسکا ہو کہ پکارا جاوے
مجکو اور سپرد کیا جاوے تجھے لوا حمد کہ میرا لوا ہے کہ سایہ ڈھونڈھین آدم اور تمام خلق
قیامت کے دن اُسکے نیچے اور درازی میری لوا کی مسافت ایک ہزار اور چہ سو برس کی ہے
اور دستان اُسکی یاقوت احمر کی اور قبضہ اُسکا نقرہ سفید کا اور حبر اُسکی مروارید سبز کی ہو اور اُسکے تین
گیسو ہین نور سے ایک مشرق مین اور دوسرا مغرب مین اور تیسرا درمیان دنیا کے مکتوب ہین اُسمین تین
سطر اول بسم اللہ الرحمن الرحیم ثانی الحمد للہ رب العلمین ثالث لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ درازی ہر سطر کی ہزار سال اور پہنائی اُسکی بھی ہزار سال پس سیر کرے
تو اے علی ساتھ اُس لوا کے اور امام حسن جانب راست اور امام حسین جانب چپ تیرے ہون تا آنکہ
ایستادہ ہووے تو درمیان میرے اور ابراہیم کے سایہ عرش مین اور پہنایا جاوے تو حلہ بہشت سے
اور کہا ہے صاحب مواہب لدنیہ نے کہ کہا ہے حافظ قطب الدین حلبی نے جیسا کہ نقل کیا ہے محب بن العائم
نے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور ظاہر ہین اُسمین آثار وضع اور خدا دانا تر ہے ساتھ حقیقت لوا
الحمد کے کہا شیخ عبد الحق قدس سرہ العزیز نے قول قائل کہ خدا دانا تر ہے بہ حقیقت لوا حمد حق
ہے ولیکن احادیث مین تعبیر حقایق یا مثال ان طور سے کہ واقع ہوئی ہے جیسا کہ درمیان لوح
قلم کے واقع ہوا ہے کہ زبرجد سے ہے یا یاقوت سے اور حاملان عرش اور عمال ہین

لوا اعمال جو د علی اد ... [illegible]

کہ غزہ گوش سے دوش تک مسافت دو سو برس کی اور ایک روایت میں سات سو برس ہے اور امثال اسی کے
اور ہم ایمان لاتے ہیں ساتھ ہر چیز کے کہ بصحت پہونچی اور ثبوت ملی ہے نقل اسکی شارع سے اور وہ جو
مراد شارع ہے اُس سے اور اگر اسکی کوئی تاویل ہے ہم اسپر بھی ایمان لاتے ہیں اور چھوڑتے ہیں حکم
عقل کوتہ اندیش کو کہ استحالہ اور استبعاد اسکا کرے اور سپرد کرتے ہیں ہم حقیقتا اور مراد اسکی اوپر خدا
کے اور اگر محدثین اسکی اسناد میں گفتگو کریں وہ بات دوسری ہے اور اگر اسکے معانی میں استبعاد کریں
کمال قدرت قادر جواب اسکا ہے انتہے واللہ اعلم اور صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہے کہ ہر فرد عرب
میں نگاہ نہیں رکھتا لوا کو مگر صاحب جیش اور رئیس اور سردار اور احتمال رکھتا ہے کہ ساتھ تغیر کے میں بھی
ہو باذن اسکے اور تابع ہو خاص اسکو اور متحرک ہو ساتھ حرکت اسکے اور مائل ہو جس جانب کہ وہ
مائل ہے اور استعمال عرب میں نزدیک عرب کے نگاہ نہیں رکھتا لوا کو مگر صاحب اسکا اور منع نہیں کرتا
اسکو قتال سے بلکہ کرتا ہے ساتھ اسکے اشد قتال اور اسی واسطے لائق نہیں نگاہ رکھنا اسکا ہر کسی کو
جیسا کہ فرمایا علی رضی اللہ عنہ کو روز خیبر کہ دیتا ہوں میں رایت کو فردا ایسے مرد کو کہ دوست رکھتا ہو خدا اور
رسول کو اور دوست رکھتا ہے اُسے خدا اور رسول کہا صاحب اہب نے غزوۂ موتہ میں آیا ہے کہ
لیا رایت کو پہلے جعفر بن ابی طالب نے پس قتال کیا اور مارا گیا بعد ازاں لیا عبداللہ بن
رواحہ نے پس لڑا اور مارا گیا بعد ازاں خالد بن ولید نے لیا اور قتال کیا اور فتح کیا پس معلوم ہوا کہ
لوا ہاتھ میں قتال کنندہ کے ہوتا ہے واللہ اعلم

وصل تفصیل تخصیص آن حضرت میں بحوض کوثر

حدیث ابن عمر میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا حوض میرا مسافت یک ماہ
ہے اور زوایا اسکے برابر اور آب اسکا شیریں تر شہد سے اور حجر اسکا اوپر در و یاقوت کے ہے
اور سفید زیادہ شیر سے اور ایک روایت میں سفید تر زیادہ سیم سے اور بعض میں سفید زیادہ برف سے اور
بو اسکی خوش زیادہ مشک سے اور کوزے اسکے مثل ستاروں آسمان کے دور تحدید مسافت حوض
میں بہت جگہ احادیث میں ذکر واقع ہوا ہے ہر جماعت نے بلاد سے کہ متعارف اس دیار کے
ہیں نشان دیا ہے اور ظاہر وہ ہے کہ وہ مواضع برابر ہوں مسافت میں یا قریب المسافت اور اگر
متفاوت ہوں مقصود بیان بعد مسافت اور کنایہ اُس سے ہو بطریق تخمین اور تقریب نہ تعیین اور
تحدید اور بعض نے کہا ہے کہ آن حضرت کو دو حوض ہیں ایک موقف میں اور دوسرا بہشت
میں اور دونوں کو کوثر کہیں اور قرطبی سے منقول ہے کہ واجب ہے اوپر مکلف کے علم اسکا
اور تصدیق اسپر اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے تخصیص کیا ہے اپنے پیغمبر کو ساتھ حوض کے
کہ ثابت ہوئے ہیں صفات اسکے احادیث صحیحہ مشہورہ میں کہ حاصل ہوتا ہے ان سے
علم قطعی اور حدیث انس میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے

چار رکن ہین اول ابی بکر صدیق کے ہاتھ ہین دوسرا ثانی عمر فاروق کے ہاتھ ہین ثالث عثمان ذوالنورین
کے ہاتھ ہین اور رابع ہاتھ ہین علی مرتضےٰ کے پس جو کہ محب ابوبکر ہے اور مبغض ہے عمر کا پانی نہ پلاوے
اُسے ابوبکر اور جو کہ محب علی ہے اور مبغض عثمان نہ پلاوے اُسکو علی روایت کیا ہے اسکو ابو سعید نے شرف
النبوت ہین اور اسی طرح منقول ہے مواہب لدنیہ ہین لیکن مشہور وہ ہے کہ ساقی کوثر کے علی مرتضےٰ ہین اور
آنحضرت نے کہا ہے کہ مبغض ابوبکر صدیق کو آب کوثر سے ہرگز نہ پلاؤن ہین واللہ اعلم وصل تفضیل
آنحضرت ہین شفاعت اور مقام محمود کے صاحب مواہب نے واحدی سے نقل کیا ہے کہ کہا اجماع
ہے مفسرین کا اسپر کہ مقام محمود مقام شفاعت ہے اور ابن عباس نے روایت کیا ہے کہ کہا انھین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن اوپر کرسی کے پروردگار کے روبرو اور حاصل مقام وہ ہے
کہ حق تعالےٰ اپنے حبیب کو ایسے مقام ہین رکھے کہ کسی کو سواے آپکے حاصل نہین اور قیامت کے
دن حکم خاص خدا کو ہے اور یہ نیابت اور خلافت اُسکی محمد کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اور حدیث شفاعت مشہور ہے انس اور ابوہریرہ اور صحابہ سے اور مذکور ہے کتب احادیث وغیرہ ہین اور
ایک روایت ہین آیا ہے کہ حکم ہووے آنحضرت کو کہ جاؤ اور جسکے دل ہین مقدار دانہ گندم یا جو کے ایمان
ہے باہر لاؤ اُسکو پس جاؤن ہین اور نکالون اور رجوع کرون طرف پروردگار اپنے کے اور حمد وثنا
کہون ہین اُسکی بہ اندازہ کثیرہ پھر حکم ہو کہ جسکے دل ہین بمقدار دانہ خردل ایمان ہو کہ اُسکو نکالو پس
جاؤن ہین اور نکالون اُسکو اور رجوع کرون طرف پروردگار کے اور حمد وثنا کہون بہت پھر حکم ہو
کہ جسکے دل ہین کم سے کم دانہ خردل سے ایمان ہووے اُسکو دوزخ سے نکالو دفعہ چہارم ہین اگر
کہون ہین یارب اذن دیجے مجکو حق ہین اُسکے کہ کہا لا الہ الا اللہ فرماوے حق تعالےٰ
نہین یہ کام مفوض طرف تیرے یہ کام میرا ہے سوگند عزت وکبریائی اور عظمت اپنی کے کہ باہر لاؤن
ہین نار سے جنے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس باقی نہ رہے نار ہین مگر جسکو کہ حبس
کیا ہے اُسکو قرآن نے یعنی واجب ہے اسپر خلود اور یہ حدیث روایات متعددہ سے ساتھ اختلاف
الفاظ اور عبارات اور طول اور اختصار کے آئی ہے اور احادیث اس باب ہین بہت ہین اور سب سے
ظاہر ہوتا ہے کہ شفاعت آنحضرت اول وقوف مردم سے محشر ہین دخول نار تک واسطے دفع عذاب
کے اور بعد از دخول جنت بھی واسطے رفع درجات کے شامل اور واقع ہے فائدہ کہا ہے
کہ مواطن شفاعت پانچ ہین اول راحت اہل موقف ہین شدت وقوف اور حبس اُس
مقام ہین گرمی آفتاب اور عرق اور انتظار حساب سے ثانی عفو ہین سوال اور حساب سے
اور آنا بہشت ہین بے حساب ثالث شان ہین اُس قوم کے کہ حساب کیے گئے اور مستحق
عذاب کے ہوئے ساتھ رفع عقاب کے اُنسے رابع نکالنے ہین اُس قوم کے کہ لائی گئی

آتش مین ساتھ نکالینے آنکے اس سے خاص رفع درجات مین ان لوگون کے کہ آئے بہشت مین اور ہر
ہر ایک مین ان ابواب سے احادیث واقع ہوئی ہین اور بعضون نے شفاعت سادسہ بھی ذکر کی ہے اور
وہ شفاعت حضرت کی واسطے عم ابی طالب کے لیے تخفیف عذاب مین اور بعضون نے شفاعت سابعہ
بھی ذکر کی ہے اور وہ شفاعت اہل مدینہ کو جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ ثابت و قائم نہ رہے کوئی
اوپر شدت اور محنت مدینہ کے اور صبر نہ کرے اسپر مگر وہ کہ ہون مین اسکا گواہ اور شفیع دن قیامت کے
شیخ ابن حجر نے کہا ہے کہ متعلق اس شفاعت کا خالی نہین ہے پانچ قسم اول سے اور اگر اسکو
تعداد شمار کرین اور اقسام پیدا ہووین جیسا کہ آیا ہے فرمایا آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اول وہ کہ شفاعت کرون مین آنکی جو اہل مدینہ ہین پیشتر اہل مکہ پیشتر اہل طائف پھر شفاعت اسکی
کہ زیارت کی ہے قبر شریف آن حضرت کی پھر جو کوئی اجابت کرے موذن کی یعنی جو وہ کہے پیچھے
بعد اذان درود بھیجے پیغمبر پر پھر درگذر کرنا تقصیر صالحین سے پھر وہ کہ برابر ہین حسنات اور
سیات اُسکے کہ آوے بہشت مین منقول ہے ابن عباس سے کہ سابق آتا ہے بہشت مین
بغیر حساب کے مقصد یعنی میانہ رو ساتھ رحمت خدا کے اور ظلم کنندہ اپنے نفس کا اور اصحاب
اعراف بشفاعت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشت مین آدین اور ارجح اقوال اصحاب اعراف مین
وہ ہے کہ وہ ایک قوم مین کہ برابر ہین حسنات اور سیات اُسکے واللہ اعلم وصل روایت ہے انس
رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سوال کیا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت اپنی
سے بروز قیامت جواب دیا حضرت نے البتہ کرون مین انشاء اللہ تعالی عرض کیا مین نے
کہان ڈھونڈھون آپ کو یا رسول اللہ فرمایا طلب کر مجھے نزدیک صراط کے کہا مین نے اگر
وہان ملاقات نہو اور نہ پاؤن مین فرمایا پس طلب کر نزدیک میزان کے کہا اگر وہان نہ پاؤن
کہان طلب کرون فرمایا پس طلب کر نزدیک حوض کے کہ خطا نہ کرون مین ان تین جگہ سے
اور اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آن حضرت سب امان اور مواطن آخرت مین موجود اور حاضر
ہونگے امداد و اعانت و شفاعت امت کے لیے اور خلاصی اور رہائی دلاوین شدائد اور مزالق
اور مضائق و مصائب سے اسی پر صراط حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے قائم
کیا جاوے صراط اوپر پشت دوزخ کے پس ہین پہلے میری امت پہلے اُسپر سے گذرین اور دعا رسولون کی
اُسدن مین یہ ہے اللھم سلم سلم یا اللہ بچا بچا اور حدیث مین آیا ہے کہ جب امت اوپر صراط کے گذرین
اور لغزش کرین اور عاجز ہین مرد رستے فرمایا یاد کرین وا محمداہ وا محمداہ پس آن حضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم شدت اشفاق اور فرط اعطاف سے باواز بلند ندا کرین رب امتی امتی یعنی اے پروردگار
میری امت میری امت سوال نہین کرتا مین تجھسے آج کے دن اپنے نفس کے لیے اور

نہ فاطمہ زہرا کے لیے کہ بیٹی میری ہے اور اس مین مبالغہ اور غایت اہتمام ہے آنحضرت سے باب امت مین اور
اشتمالات اُنکے مین اور اس حدیث سے کمال محبت اور اتحاد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ساتھ نفس
شریف حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معلوم ہوتا ہے اور ملے پر میزان کہ مدار سوال اور حساب
اوپر اُسکے ہے حدیث مین آیا ہے کہ رکھا جاوے بہشت بجانب راست عرش اور دوزخ بجانب چپ
اُسکے بعد ازان لائی جاوے میزان اور رکھا جاوے کفۂ حسنات مقابل بہشت کے اور کفۂ سیات
مقابل دوزخ کے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جب چاہین کہ حکم کیا جاوے درمیان خلق کے ندا کرین کہان ہین محمد اور اُنکی امت اور ایک روایت
مین ہے کہ کہان ہے امت امیہ و پیغمبر اُنکا پس کھڑا ہون مین اور پیروی کرے مجکو میری اُمت عز
محجل اثر وضو سے یکسو کیا دین اُمتین راہ ہماری سے اور دیکھین لوگ فضیلت اور درجہ اس امت
کا کہین کہ نزدیک ہے کہ یہ امت سب پیغمبر ہوئین اور حدیث مین آیا ہے کہ زائل نہین ہوتا قدم
بندہ کا اپنی جگہ سے جبتک سوال کیا جاوے چار چیز سے عمر اُسکی سے کہ کس چیز مین کھوئی اور عمل
اُسکے سے کہ کیا عمل کیا اس عمر مین اور مال اُسکے سے کہ کہان سے کمایا اور کہان کھویا اور جسم اُسکے
سے کہ کس چیز مین کہنہ کیا اُسکو روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور حذیفہ سے مروی ہے کہ صاحب میزان روز قیامت جبرئیل ہونگے اور وہی کرینگے وزن اعمال
اُسد ن روایت کیا اُسکو ابن جریر نے اپنی تفسیر مین اور یہ سب احوال اور حساب اور سوال بحضور
رسول کریم متعال ہووے گا اور تخلص اور نجات سبکی بہ شفاعت اور رعایت آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہے ولیکن حوض شریف اور درود اوپر اُسکے ظاہر وہ ہے کہ
بعد از خلاصی شدت اور قوت اور سوال اور حساب اور تجاوز صراط سے اور نجات احوال
وآفات ومخافات سے ہوویگا جیسا کہ فرمایا شرب منه لا يظماء ابدا یعنے جو پیوے
اُس سے نہ تشنہ ہووے کبھی بعد ازان دخول جنت ہے اور اول اُس کسیکا کہ آوے
بہشت مین آنحضرت ہونگے جیسا کہ فرمایا انا اول من قرع باب الجنة یعنے مین اول اُس
شخص کا ہون کہ کوٹا دروازہ جنت کا اور روایت ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حرام ہے اوپر انبیا کے آنا بہشت مین تا آنکہ آؤن مین
اور حرام ہے اوپر اورامتون کے جبتک آوے امت میری لیکن تفصیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی جنت مین ساتھ وسیلت اور فضلیت اور درجہ الرفیعہ کے ہے پس روایت کیا ہے مسلم نے
حدیث عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم موذنون
کو اذان دہندہ کہو جو کہ وہ کہین ولبعد ازان درود بھیجو اوپر میرے اور جو کوئی درود بھیجے

بھیجے اوپر میرے درود بھیجے اُسپر خداے تعالےٰ دس بار پھر سوال کرو خداے تعالےٰ سے میرے لیے
وسیلہ پس ظاہر وہ ہے کہ مناسبت اور دست آویز ہوا ہے آنحضرت اُسکے ساتھ توسل اور تقرب طلب کرین
بدرگاہ عزت اور باعث فتح باب شفاعت ہوئے اور بعضون نے کہا کہ حق سبحانہ نے تقدیر کیا ہے اُس
منزلت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے باسباب ایک اُنمین سے دعا امت کی ہو آپکے لیے ساتھ
وسیلہ کے بمقابلہ اُس چیز کہ کہ پایا ہے اوپر اُنکے ہاتھ کے ہدایت اور ایمان سے کذا قال صاحب مواہب
اما طلب فضیلت پس وہ مرتبہ زائدہ ہے اوپر سائر خلائق کے اور احتمال ہے کہ وہ بھی منزل ہو یا تفسیر
وسیلہ کے جیسا کہ درجہ رفیعہ بیان آسکا ہے اور حدیث ابی سعید خدری مین آیا ہے کہ فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وسیلہ ایک درجہ ہے خدا کے نزدیک کہ نہین فوق اُسکے کوئی
درجہ پس سوال کرو میرے لیے وسیلہ کو روایت کیا اُسکو احمد نے مسند مین اور روایت کیا ہے
ابن مردویہ نے علی رضی اللہ عنہ سے اور اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ
مانگو خدا سے مانگو میرے لیے وسیلہ عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کون رہیگا
آپکے ساتھ اُسمین فرمایا علی اور فاطمہ اور حسن حسین رضی اللہ عنہم تنبیہ جب ثابت اور مقرر ہوا
ثبوت نبوت صحت رسالت واجب ہوا ایمان لانا اوپر اُسکے اور تصدیق کرنا اُسکا قال اللہ تعالیٰ
فامنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا یعنے کہا خداے تعالےٰ نے پس گرویدہ ہو ساتھ
خدا اور اُسکے رسول کے اور نور وہ نور کہ اُتارا یعنے قرآن اور کہا انا ارسلناک شاھدا ومبشرا
ونذیرا لتومنوا باللہ ورسولہ یعنے بدرستی بھیجا ہمنے تجھے اے محمد گواہ اوپر امت کے اور بشارت
دہندہ بہشت اور ڈرانے والا دوزخ سے تاکہ ایمان لادین ساتھ خدا اور اُسکے رسول کے
اور کہا آیت قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی
یعنے کہہ اے محمد اے آدمیو تحقیق مین فرستادہ خدا ہون تم سب کی طرف پس گرویدہ ہو ساتھ
اللہ کے اور اُسکے رسول کے کہ نبی ناخواندہ ہے پس ایمان بہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واجب
اور مقرر ہے اور تمام نہین ہوتا ایمان اور حقیقت اُسکی اور صحیح نہین ہوتا اسلام اور حصول نہین قبول
کرتا مگر ساتھ ایمان کے بہ محمد اور شہادت برسالت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **فصل** وجوب
اطاعت اور اتباع سنت اور اقتدا سے سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین — اور جب ایمان
واجب ہوا اطاعت اور اتباع بھی لازم آیا اور اکثر اطلاق اطاعت کا فرائض اور واجبات عبادت اور
اوامر ونواہی مین آتا ہے اور اتباع اور اقتدا سنن اور آداب اور عادات شریف نبوی مین
اطلاق پاتا ہے اور اسی واسطے صاحب شفا نے دو فصلین کین ہین واسطے ذکر ان دو مطلب کے اور
جو دونون کو ایک فصل مین ذکر کرین بھی درست ہے جیسا کہ صاحب مواہب نے کہا اما اطاعت

اور حرام اور اقامت سنت اگرچہ قلیل اور حقیر ہو اعلیٰ اور ارفع ہے بدعت سے اگرچہ کثیر اور کبیر ہو فضیلت
اور فضیلت میں اسمیں و باللہ التوفیق ۔ لائے ہیں کہ خلیفہ عمال عمر بن عبد العزیز نے لکھا طرف اُسکے اعمال
علیہ اپنی بلد کا اور کثرت لصوص کا اُس بلد میں آیا گرفتار کرون میں انکو بد گمانی سے یا موقوف رکھون میں واسطے
چیز نہیں جیسے کہ سنت ہے پس لکھا انکو عمر نے گرفتار کرو انہیں جو بینہ ثابت ہو اور ساتھ اُسکے چیز
سنت کہ جاری ہوئی ہے اُسپر ستنا اور اگر اصلاح نہ کرے انکو جو چیز کہ حق ہے اصلاح کرے
انہیں خدا اور دیکھا عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو اور کہا واللہ جانتا ہوں میں کہ تو پتھر ہے
نفع اور ضرر نہیں کرتا تو اگر نہ دیکھتا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ بوسہ کرتے تھے تجھے بوسہ
نہ کرتا میں تجھکو لیں اُس نے بوسہ کیا اُسکو اور دیکھا گیا عبد اللہ بن عمر کو کہ پھراتے تھے ناقہ کو ایک جگہ
پس پوچھا سبب اُسکا کہا نہیں جانتا میں مگر یہ کہ دیکھا میں نے رسول خدا کو کہ کرتے تھے میں بھی
کرتا ہون اور یہ بھی لائے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر نے وضو کیا اور وہان ایک درخت تھا پھرتے تھے گرد
اُسکے اور ڈالتے تھے پانی اُسکی جڑ میں زیرکہ سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کو کیا ایسا میں بھی کرتا ہون اور آیا ہے تفسیر قول حق تعالیٰ والعمل الصالح یرفعہ
میں کہ عمل صالح اقتدا برسول اللہ ہے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور کہا سہل تستری نے کہ اصول
مذہب ہمارے کی تین چیزین ہین اقتدا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اخلاق و افعال میں
اور اکل حلال اور اخلاص نیت سب اعمال میں اور حکایت کی گئی ہے احمد بن حنبل سے کہ کہا
تھا میں ایک دن ساتھ ایک جماعت کے کہ برہنہ ہوئے وہ اور آئے پانی میں اور غسل کیا
میں نے بسبب حدیث کے فرمایا حضرت نے جو کوئی ایمان رکھے ساتھ خدا اور دن آخرت کے چاہیے
کہ نہ آئے حمام میں مگر ساتھ ازار اور برہنہ نہوا میں پس دیکھا میں نے اُسی رات میں قائل کو کہتا ہے
یا احمد بشارت ہو تجھے کہ خدا نے بخشا تجھکو باستعمال اُس سنت کے اور کیا تجھے امام اقتدا کیا جاوے
ساتھ تیرے پوچھا میں نے کون ہے تو کہا میں جبرئیل ہون فصل اور جملہ حق سے رعایت
ادب ہے ساتھ جناب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور قرآن مملو اور مشحون ہے
ساتھ آیات کے کہ ارشاد ہے اُن میں برعایت ادب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال اللہ
تعالیٰ لتؤمنوا باللہ و رسولہ و تعزروہ و توقروہ ط معنے اِس آیت کے سابق میں مذکور
ہوے اور کہا آیت یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ و رسولہ ط اور
کہا آیت یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الایۃ آیت
لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا اور معنے آیات کے بھی مذکور ہون گے
انشاء اللہ تعالیٰ اور لفظ تعزروہ کہ آیت اول میں واقع ہوا معنے اُسکے وہ ہین کہ مبالغہ کرو

تعظیم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور تفسیر وہ یعنے اعانت کرو اور یاری دو اسکو اور دوسری آیت مین نہی کی پیشدستی سے نسبت بآن حضرت اور معنی ہین یعنے نہ کرو پہلے کہنے اسکے سے اور وہ جو وہ کہے منشاء اور نہی کی سبقت یابی سے بقضاے کسی امر کے کہ پیش آوے قبل از قضاے آن حضرت کے امور دین سے اور کہا آیت واتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم یعنے ڈرو خدا سے پرہیزگاری کرو اللہ سننے والا ہے وہ جو کہتے ہو پہلے رسول مقبول سے اور دانا ہے وہ جو کرتے ہو پہلے کرنے اسکے سے ایسا ہی کہا قاضی عیاض نے اور مواہب مین کہا ہے کہ جملہ آداب سے ہے کہ تقدیم نہ کرے آگے آنحضرت کے بامر و نہی اور اذن اور کسی تصرف مین تا آنکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امر کرین یا نہی کرین یا اذن کرین جیسا کہ آنحضرت کے باب آداب مین اسی آیت مین حق سبحانہ نے ارشاد کیا ہے اور یہ حکم باقی ہے تا قیام قیامت اور منسوخ نہین ہوا پس تقدیم نسبت سنن اور احکام اسکے بعد از وفات حضرت کے مثل تقدیم روبرو حضرت کے ہے حالت حیات مین اور کہا ہے کہ نظر کرو ساتھ ادب صدیق رضی اللہ عنہ کے نسبت بحیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تقدیم کیا آگے اسکے نماز مین پس کیونکر تاخیر کیا اگرچہ وہ تقدم باذن اور امر آنحضرت تھا اور کہا نہین سزاوار پسر ابوقحافہ کو کہ تقدیم کرے آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہان پہونچایا اسکو اس ادب نے کہ قائم مقام اور امام کیا بعد از اسکے اور ایسی جگہ پہونچایا کہ کوئی نہ پہونچا اور جملہ آداب رسول سے وہ ہے کہ نگردانا جاوے دعا اور پکارنے اسکے کو مانند دعا بعض ہمارے کے بعض کو فرمایا اللہ تعالےٰ و تقدس نے آیت لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا اور اس آیت کے معنون مین مفسرین کے دو قول ہین ایک وہ کہ پکارین اسکو ساتھ نام اسکے جیسا کہ پکارتے ہین بعضے تمھارے بعض کو بلکہ کہو یا رسول اللہ یا نبی اللہ ساتھ توقیر اور تواضع کے اور ان معنون پر مصدر مضاف بمفعول ہے دوسرے وہ کہ نہ کرو پکارنا اسکا مثل پکارنے بعض تمھارے کے بعض کو اگر چاہے جواب دیوے اور چاہے نہ دیوے بلکہ بر تقدیر پکارنے اسکے تمکو البتہ جواب دینا چاہیے کہ اجابت اسکی واجب اور تخلف اس سے گنجایش نہین رکھتا جیسا کہ مضمون کریمہ آیت یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم ط یعنے اے ایمان والو اجابت کرو واسطے اللہ کے اور رسول کے جب پکارے تمھین اس چیز کے لیے کہ زندہ کرے تمکو اسپر دال ہے اور اوپر اس تقدیر کے مصدر مضاف بفاعل ہے اور شاہد اسکا حدیث ابن المعلی ہے کہ نماز مین تھا اور آنحضرت نے اسے پکارا

اُسنے اجابت نہ کی اور عذر کیا کہ نماز میں تھا میں اس سبب سے جواب نہ دیا میں نے پس فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں کہا ہے اللہ تعالیٰ نے استجیبوا للہ وللرسول اور ذکر خصائص شریف میں گذرا ہے کہ نماز باطل نہیں ہوتی نزدیک شافعی کے باجابت نبی و وصل لزوم محبت آنحضرت میں اور محبت آنحضرت واجب ہے تمام خلق پر جاننا چاہیے کہ محبت حیات قلوب اور غذا ارواح اور روح ایمان ہے اور مقامات میں رضا سے اور احوال میں محبت سے بالاتر اور فاضل تر نہیں ہے اور شیخ وقت نے سالک سے محبت کو جسد بے روح سے تشابہت دی ہے اور عبارت قوم بیان معنی محبت میں اور کشف اُسکی حقیقت میں مختلف آئی ہیں اور فی الحقیقت اختلاف اس مقال میں ناشی اختلاف احوال سے ہے اور اکثر اُسکا راجع ثمرات نتائج محبت پر ہے حقیقت اُسکی اور ہوا ہب لدنیہ میں بعضے محققین سے نقل کیا ہے کہ حقیقت محبت کی نزدیک اہل معرفت کے معلومات سے ہے کہ تعریف اور سمجھنا اُسکی نہیں ہو سکتی اور نہیں پہچانتا اُسے مگر وہ کوئی کہ قائم ہے ساتھ اُسکے بطریق وجدان کہ ممکن نہیں تعبیر اُس سے اور نہ یہ زیادہ کرتی ہے اُسمیں خفا پس حد اُسکی وجود اُسکا ہے انتہے اور یہ کلام ذوق اور وجدان محبت میں ہے وگرنہ بحسب وضع لفظ کے معنی اُسکے میل اور انجذاب قلب کا ہے طرف چیز موافق اور مرغوب کے اور واسطے محبت کے مراتب اور درجات اور آثار اور ثمرات اور شواہد اور علامات ہیں کہ اشارات قوم اُسپر واقع ہیں پس بعضوں نے کہا ہے کہ محبت موافقت محبوب سے ہے جمیع احوال میں اور ایثار اور جود اور طاعت اُسکی سے اوپر شہوات نفس اور ارادت قلب کے اور بعض نے کہا ہے کہ محبت محو ہونا صفات محب اور فانی ہونا اُسکا صفات محبوب میں اور اسکی ذات میں اور یہ احکام سے ثبت میں سے نہیں پایا اُسکو مگر وہ کہ فانی کیا ہے اُسکو وارد محبت نے اور فانی ہوا ہے ہستی اپنی سے تمام اور بعض نے کہا ہے محبت متقلب ہے طلب محبوب میں اور شوق ساتھ لقاے اُسکی کے اور جاری رکھنا زبان کا ساتھ ذکر اُسکے علے الدوام اور چونکہ عادت آدمی پر جاری ہے اس بات پر کہ دوست رکھتا ہے محسن اپنے کو کہ احسان کرے اُسکے ساتھ ایک بار یا دو بار نعمت فانیہ سے باخلاص اور نجات دینے اُسکو مہالک اور مضار زائلہ سے پس کیونکر نہو محبت اپنے محبوب کی کہ پہونچی ہیں اُس سے نعمتیں دائمی ابدی اور نگاہ رکھا اور بچایا ہے بلیات اور آفات سرمدی سے اور قاعدہ ہے کہ آدمی دوست رکھتا ہے اُسکو کہ کچھ صورت جمیلہ اور سیرت حمیدہ رکھتا ہو پس محبت و معشوق کہ جامع تمام حسن اور جمال اور حاوی جمیع اجناس فضل و کمال کا ہو یہ محبت اسلیے

اور الیق ہے پس مستحق اور سزاوار ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ محبت انکی اوفر اور اکثر اور
اولے اور اعلی محبت نفس اپنے اور اہل و اولاد اور اموال اپنے سے ہووے پس جو کوئی کہ حضرت پر
ایمان لایا ہے ایمان صحیح با خلاص خالی نہیں وجدان شمع اس محبت سے ولیکن بعض نے حظ وافر
اس سے پایا اور بعض نے کمتر اور مدار اس محبت کا اوپر ترک شہوات اور عدم اضحاب غفلات کے ہے
اور شک نہیں کہ خط صحابہ اسباب میں اتم اور اکمل ہے اسواسطے کہ یہ ثمرہ معرفت کا ہے اور معرفت انکی با آنحضرت
عالی ہے جیسا کہ آثار منقول سے معلوم اور مفہوم ہوتا ہے اور کہا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہ تھے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم محبوب ترین طرف ہمارے ہمارے اموال اور اولاد اور پدروں اور مادروں سے
اور پانی سرد سے اوپر تشنگی کے وصل اور اعظم ثواب محبت اور خبر اسکی ثبوت معیت معنوی روحانی اگرچہ
مفارقت جسمانی درمیان ہووے حدیث انس رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ آیا ایک مرد نزدیک
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا متی الساعۃ کب ہوگی قیامت یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت
نے کیا آمادہ کیا ہے تو نے اعمال سے قیامت کے لیے یعنے قیامت سے کیا سوال کرتا ہے تو عمل کر
کہ روز قیامت تیرے کام آوین کہا آمادہ نہیں کیا قیامت کے لیے مین نے کثرت روزہ اور صدقے
سے ولیکن دوست رکھتا ہون مین خدا اور رسول خدا کو فرمایا آنحضرت نے انت مع من احب
یعنے تو ہمراہ ساتھ اپنے محبوب کے ہے اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکڑا ہاتھ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا اور کہا جو کوئی دوست رکھے
ان دونون کو اور باپ اور ماں ان دونون کو ہووے میرے ساتھ درجہ میرے مین قیامت کو
اس جگہ نہایت مبالغہ ہے کہ فرمایا ہووے میرے درجہ مین اور بہ تحقیق کہ مراد نہایت قرب اور
معیت سے ہے بہ نسبت اوروں کے کہ وہاں اکتفا بمطلق معیت ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ آیا ایک مرد
آنحضرت کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تو محبوب ترین میرے نزدیک اہل و مال میرے سے ہے اور جب
یاد کرتا ہون مین تجھے بن دیکھے جمال تیرے کے صبر نہیں کرسکتا اور مین یاد کرتا ہون موت اپنی اور موت
تیری اور جانتا ہون مین کہ جب آوے تو بہشت مین مرفوع اور بردہ شدہ ہووے تو اوپر پیغمبرون کے ساتھ
مقام اعلی میں اور آؤن مین نہ دیکھون تجھکو پس بھیجی حق تعالی نے یہ آیت ومن یطع اللہ والرسول
فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین الآیۃ یعنے اور جو کوئی فرمانبرداری
کرے اور اللہ اور رسول کی پس وہ گروہ ساتھ انکے ہے کہ انعام کیا اللہ نے اوپر انکے
پیغمبرون اور صدیقون سے ۔ پس بلایا آنحضرت نے اس مرد کو اور پڑھی یہ آیت اسکو سنائی اور دوسری
حدیث مین یون آیا ہے کہ ایک مرد تھا مجلس شریف مین بیٹھا کرتا تھا اور نظر بجمال مبارک کیا کرتا تھا
اور ہرگز اور طرف میلان نظر نہ کرتا تھا پوچھا حضرت نے کیا ہے حال تیرا کہا ماں باپ میرے

تمہیر فدا ہون یارسول اللہ بہرہ مند ہوتا ہون بجمال حضرت کے اور ذوق حاصل کرتا ہون ساتھ دیدار آپ کے
لیکن بیم اسکا رکھتا ہون کہ جب روز قیامت ہووے بردہشتہ کرے تمکو خداے تعالی ساتھ تفضل اپنی
کے پس نازل کیا حق تعالی نے اس آیت کو شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے ہو سکتا ہے کہ
جو وقت مشتاقون نے شکایت کی ہے حرمان رویت بصری سے قیامت مین بجہت علو درجہ آنحضرت
کے اس موطن مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی انکو اس دنیا مین جبکہ رویت قلبی
اور بصری مین افتراق اور تفاوت ہے اس عالم مین کہ بصر اور بصیرت متحد ہو وین ایسے معنی حاصل ہون
کہ کچھ پردہ درمیان مین نہ ہے واللہ اعلم فصل بیان مین اس چیز کے کہ وارد ہوا ہے ملاقات اور
انہرسے آثار محبت مین ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روایت ہے ابوہریرہ
سے رضی اللہ عنہ کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سخت ترین میری امت کا محبت مین وہ
لوگ ہین کہ آتے ہین بعد میرے دوست رکھتا ہے ایک انمین کا شکہ دیکھے مجھے مقابلہ اہل و مال اپنے
مین یعنی سب مال اور اہل اپنے کو دیوے اور فدا کرے اور دیدار میرا حاصل کرے اور یہ تمنا دیدار شریف
اور اظہار محبت آن حضرت سے کہ ساتھ اس طریق کے بھی حاصل ہوتی ہے اور ان معنون پر
مراد دیدار آن حضرت سے زمانہ آنحضرت مین اور یہ طریق فرض اور تقدیر ہے اور بقول شیخ علیہ
الرحمۃ اگر مراد دیدار آن حضرت بعد وفات آن حضرت ہو منام مین جیسا کہ سائر صلحاء امت کو ہوتا ہے
یا یقظہ مین جیسا کہ کاملین اولیا کو ہوتا ہے بھی دور نہین یعنے ایسے مشتاق جمال اور لقاے
شریف حضرت ہین کہ اگر اسکو بذل اہل و مال پاوین اگرچہ خواب مین ہو غنیمت جانین فافہم
باللہ التوفیق روایت ہے ابن اسحاق سے کہ ایک زن انصار سے کہ مارا گیا باپ اور سب بھائی اور
زوج اسکا روز احد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پس پوچھا اس زن نے کیا حال
ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لوگون نے کہا بخیر ہے الحمد للہ جیسا کہ دوست رکھتی ہے
کہا مجھے دکھاؤ تا دیکھون مین جب دیکھا حضرت کو کہا ہر مصیبت بعد از سلامت آپ کے فرد
اور آسان ہے اور روایت ہے کہ جب احتضار بلال رضی اللہ عنہ قریب ہوا انکی بی بی نے فریاد
کی اور کہا واحسرتاہ اور ایک روایت مین واکرتباہ کہا بلال رضی اللہ عنہ نے واطرباہ
غدا القی الاحبۃ محمدا و حزبہ یعنے زہے خوشی اور شادی کل ملاقات کرتا ہون
مین دوستون کو کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی گروہ ہے اور کیا اچھا کہا کسی شاعر نے
بیت درغربت مرگ بہم تنہائی نیست ۞ یاران وعزیزان طرف پیشتر اند ۞ اور روایت کیا گیا ہے
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے سوگند بخدا کہ بیشک آپکو ساتھ حق کے کہ اسلام ابو طالب
خنک اور روشن کنندہ تر ہے میرے آنکھ کو اسلام سے اسکے یعنے ابو قحافہ سے کہ باپ میرا ہے

اسواسطے خنک کنندہ چشم مبارک کا ہے۔ اور ایسا ہی کہتے ہین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ساتھ عباس رضی اللہ عنہ کے کہ اسلام لانا تیرا محبوب تر ہے میرے نزدیک اسلام خطاب سے اسواسطے کہ محبوب تر ہے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور روایت کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عمر سو گیا انکا پاؤن پس کہا گیا یاد کر محبوب ترین مردم کو نزدیک اپنے تا زائل ہو یہ آفت پس فریاد بر لائے یا محمداہ پس اچھا ہوا انکا پاؤن اور روایت کیا گیا ہے کہ آئی ایک عورت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاس اور التماس کیا کہ واکر میرے لیے قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو پس کھولا عایشہ صدیقہ نے قبر شریف کو پس گریہ کیا اس عورت نے یہان تک کہ جان دی اور زید بن عبداللہ انصاری صاحب الاذان سے آیا ہے کہ اپنے باغ مین کام کرتے تھے پس انکا بیٹا اور خبر فوت آنحضرت پہونچائی پس دعا اور زاری کی کہ خداوندا مجھے نابینا کرتا نہ دیکھون مین بعد محبوب اپنے کے کسیکو پس جاتی رہی بصر اسکی اور مثل از دعا کے بعض اور اصحاب سے بھی ماثور اور منقول ہے

وصل علامات محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بہت ہین اعلے اور اعظم سب مین اتباع اور اقتدا انکا اور استعمال سنت و سلوک طریقہ اور ابتدائی ہدایت اور سیرت انکی اور حدود شریعت پر اور عدم تجاوز احکام ملت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے قال اللہ تعالے آیت قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ پس گردانا متابعت اپنی کو دلیل و علامت محبت خدا کی پس محبت خدا اور محبت رسول خدا ایک ہے اور لازم اور ملزوم آپسمین اور رسالہ قشیری ابو سعید خراز لاتا ہے کہ کہا دیکھا مین نے آنحضرت کو منام مین اور کہا یا رسول اللہ معذور رکھ مجھے کہ محبت خدا نے باز رکھا ہے مجھے محبت تیری سے یعنے محبت میری تیرے ساتھ اتنی ہے کہ ہرگز ساتھ غیر تیرے کے مشغول نہین ہوتا ہون اور یاد غیر تیرے کی نہین کرتا ہون اور ساتھ ذکر غیر تیرے کے مشغول نہین ہوتا ہون ولیکن جو محبت حق افضل اور مقدم ہے اور تو نے بھی ساتھ اسکے فرمایا ہے مجھے لے گئی فرصت کو اور گنجایش محبت دوسرے کی نہین چھوڑی اور محبت تیری جیسا کہ چاہتا ہون مین وجود مین نہین آتی اور یہ بے تمیزی اور سکر حال سے ہے اور مرتبہ جمع اور اجمال مین دیکھ آنحضرت نے اسکے جواب مین کیا فرمایا کہا یا مبارک من احب اللہ فقد احبنی یعنے جسنے کہ دوست رکھا خدا کو پس تحقیق دوست رکھا مجکو یعنی دوستی خدا کی اور دوستی میری ایک ہے اور لازم ہے آپسمین ولیکن جہتہ غلبہ سکر اور عدم تمیز کے اطلاع اوپر حقیقت حال کے دست نظر بصیرت سے جاتی رہتی ہے اور یہی ہے سبب اشتباہ بعضے کوتاہ بینون کا کہ شہود حق کو وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مفارق جانتے ہین

اور اوپر برزخیت اُسکی کے واقف نہین ہوتے اور ہوسکتا ہے کہ یہ کلام تعجب اور رد ہووے اوپر ابو سعید کے کہ یہ جو تو کہتا ہے معنی نہین رکھتا اور خطا اور نقص ہے رجوع کر اس خیال مکروہ سے اور یہ بات مت کہہ ولیکن جو ابو سعید صادقان راہ اور خاصگان درگاہ اور محبان آگاہ سے ہے ندا کیا ساتھ یا مبارک کے اور معذور رکھا اور منع فرمایا ساتھ رفق اور نرمی کے اور نہ ظاہر کیا شدت اور عنف بتوقع اس امر کے کہ حقیقت حال سمجھ جائیگا اور رفع اشتباہ اور التباس کا فرمایا اور مثل اسکے رابعہ بصری سے نقل کرتے ہین واللہ اعلم اور فی الحقیقت محبت علت متابعت اور باعث ہے اوپر اُسکے پس متابعت دلیل اور علامت محبت کی ہووے اور کہا ہے کہ محبت ناشی ہوتی ہے مطالعہ نعمت سے اور بقدر اطلاع اوپر نعمت کے ہوتی ہے قوت محبت اور یہ بملاحظہ احسان کے ہے اور ساتھ مشاہدہ حُسن اور قدر اُسکے بھی پیدا ہوتی ہے اور منجر بمتابعت اسواسطے کہ محبت بالذات مقتضی اتفاق اور اتحاد کو ہے اور جو متابعت محبت سے ہے کچھ ثقل اور تعب طاعات اور عبادات مین نہوگا بلکہ غذاے قلب اور نعیم روح اور سرور خاطر اور قرۃ عین ہوگا اور اعظم ہوگا لذات جسمانیہ سے خصوصًا بتصور معیت آن حضرت کے ولیکن جاننا چاہیے کہ یہ اقواے اور اکمل انواع محبت ہے اور جو کوئی کہ متصف ہے بصفت متابعت کامل المحبت اور عالی مرتبت ہے اور جو کہ مخالف ہے بعض امور مین ناقص المحبت اور دنی الدرجہ ہے لیکن اصل اسم محبت اور اتصاف سے ساتھ اُسکے باہر نہین اور دلیل اسکی قول آنحضرت ہے درباب اُس شخص کے کہ حد مارا گیا شرب خمر مین اور مکرر واقع ہوا اس سے یہ فعل پس لعنت کیا اُسکو بعض مردم نے فرمایا لا یلعنوہ فانہ یحب اللہ و رسولہ ط یعنے لعنت نہ کرو اُسے پس تحقیق وہ دوست رکھتا ہے اللہ اور اُسکے رسول کو اور وہ شخص تھا اہل بادیہ سے زاہر نام اور آپ پاس آیا تھا اور اشیاے بادیہ سے ترہ اور مثل خضراوات وغیرہ کے لایا کرتا تھا اور آنحضرت بھی چیزون شہری سی مثل جامہ اور زر وغیرہ سے اُسکو عطا فرماتے تھے اور فرماتے کہ زاہر ہمارا روستائی ہے اور ہم اُسکے شہر اور بعض کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ نام اس شارب خمر کا عبد اللہ ہے ملقب بہ احمار اور زاہر اور ہے واللہ عالم اور اس جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل محبت وہی میل اور انجذاب ہے اگرچہ متابعت مین تقصیر اور کوتاہی ہو اور بھی معلوم ہوتا ہے کہ مرتکب کبیرہ کا فر نہین ہے جیساکہ مذہب اہل سنت وجماعت کا ہے ولیکن جاننا چاہیے کہ استمرار ثبوت محبت اللہ تعالے کا دل عاصی مین مشروط اور مقید ہے ساتھ ندامت کے وقوع معصیت پر تا اقامت کی جاوے اُسکے اوپر حد کی پس کفارہ ہو اُسکے گناہ کا بخلاف اُس کسی کے کہ واقع نہو اُس سے ندامت اور انفعال خوف اس بات کا ہے کہ تکرار ذنوب اور اصرار سے کہ بمرتبہ طبع اور رین اور ختم کے منجر ہوا

اور سلب کیا جاوے اُس سے ایمان العیاذ باللہ اور علامات محبت آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
سے ہے توقیر اور تعظیم اُسکی نزدیک ذکر اُسکے اور اظہار خشوع و خضوع اور انکسار نزدیک سماع اسم
شریف حضرت کے اور تھا جعفر بن محمد کثیر المزاج و التبسم اور جب ذکر کیا جاتا نزدیک اُسکے اسم
مبارک حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا زرد ہو جاتا رنگ اُسکا اور تھا صفوان بن سلیم
متعبدین اور متزہدین سے جب ذکر کیا جاتا اُسکے نزدیک آن حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کا بہت روتا تا آنکہ اُٹھ جاتے لوگ اُسکے پاس سے اور چھوڑ جاتے اوسکو اور تھے قتادہ رضی اللہ
عنہ جب سنتے نام شریف آن حضرت کا لاحق ہوتا اُنکو نالہ اور گریہ اور اضطراب اور تھے عبد الرحمن
بن مہدی جب پڑھتے حدیث امر کرتے لوگون کو بسکوت اور کہتے لا ترفعوا اصواتکم فوق
صوت النبی اور واجب ہے انصات نزدیک قرأت حدیث آن حضرت کے جیسا کہ واجب
ہے نزدیک سماع قول حضرت کے اور دو نتیجے ہین اوپر آن حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے نزدیک سماع اسم شریف کے کلام ہے کہ آوے گا باب اُسکے مین اور فرمایا آن حضرت نے درباب
حسنین رضی اللہ عنہما کے خداوندا مین دوست رکھتا ہون اُنکو پس دوست رکھ تو اُنکو اور فرمایا
جس کسی نے دوست رکھا اُنکو پس تحقیق دوست رکھا مجھکو اور جسنے دوست رکھا مجھکو پس تحقیق
دوست رکھا خدا کو اور جسنے دشمن رکھا اُنکو تحقیق دشمن رکھا مجھکو اور جسنے دشمن رکھا مجکو دشمن رکھا خدا کو
اور فرمایا حق مین فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے کہ وہ پارۂ گوشت میرا ہے غضب مین لاتا ہے مجھے وہ جو غضب
مین لاتا ہے اُسکو اور فرمایا درباب اسامہ بن زید کے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دوست رکھ اسے
عائشہ اسکو زیرا کہ مین دوست رکھتا ہون اسکو اور فرمایا درباب اصحاب رضی اللہ عنہم کے نہ پکڑو اُنکو
ہدف اور جو کہ دوست رکھتا ہے پس بسبب دوستی میری کے دوست رکھتا ہے اُنکو اور جو کہ عداوت
رکھتا ہے اُنسے پس بسبب دشمنی میری کے دشمن رکھتا ہے اُنکو اور جو کوئی ایذا پہونچاتا ہے اُنکو پس
تحقیق ایذا پہونچاتا ہے مجھے - اور جسنے ایذا رسانی کی میری تحقیق ایذا رسانی کی خدا کی - اور جسنے کہ
ایذا رسانی کی خدا کی نزدیک ہے کہ پکڑے خدا اُسکو اور عذاب کرے اور فرمایا نشان ایمان کا دوست
رکھنا انصار کا ہے اور نشان نفاق کا دشمن رکھنا اُنکا اور فرمایا جسنے دوست رکھا عرب کو پس
بدوستی میری کے دوست رکھا اُنکو اور جسنے دشمن رکھا عرب کو پس بدشمنی میرے کے دشمن
رکھا اُنکو سہیل تستری رضی اللہ عنہ نے کہ علامات محبت خدا سے محبت قرآن ہے اور علامت
محبت قرآن کی محبت پیغمبر کی ہے اور نشان محبت پیغمبر کا محبت سنت اور نشان
سنت کا محبت آخرت اور نشان محبت آخرت بغض دنیا ہے اور نشان بغض دنیا وہ کہ
ذخیرہ نہ کرے مگر توشہ پہونچا وے اُسکو بآخرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ قرآن پڑھتے تھے اور آنحضرت

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گوشہ مین گوش اور آواز اُنکے رکھکر ذوق پکڑتے تھے اور محظوظ ہوتے تھے
جب صبح ہوئی فرمایا شب کو تم کیا اچھا قرآن پڑھتے تھے اور مین سنتا تھا کہا افسوس اگر مین جانتا کہ
آپ سنتے ہین زیادہ اس سے اپنی آواز آراستہ کرتا مین بیت دلم را شادی رو داده در نالیدنم اشب
زجاے تازہ کو تا گوش بر آواز من دارد ٭ اور صحابہ جب جمع ہوتے اور درمیان اُنکے ابو موسے اشعر
ہوتے کہتے اسے ابو موسے یاد خدا سے ہمکو بہرہ مند کر پس پڑھتے ابو موسے قرآن کو اور وہ سُنتے
شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سماع قرآن وہ سماع ہے کہ مخالف نہین
اس مین دو شخص اہل ایمان سے اور اختلاف پڑھنے اشعار مین ہے بالحان موسیقہ ایک جماعت
اُسکو موصل اور مقرب جانین اور ایک قوم ملحق تفسیق اور دونون جانب افراط اور تفریطین ہین
انتہی شیخ اجل اکرم عبد الوہاب متقی قادری شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب شیخ نے مجھے
دست انابت اور ارادت پکڑ کہا کہو الفقر افضل من الغناء یعنے فقر بہتر ہے تونگری سے اول
بافضیلت فقر اقرار کیا بعد ازان مرید کیا اور اس جگہ باطل ہوا زعم بعضے مدعیون اور متصوفون
ہمارے زمانے کا کہ دعوے کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جمیع مراتب اتباع ہمکو حاصل ہین اور باوجود
اُسکے گرفتار دنیا ہین پس راست آیا اُنکو حق مین قول حق تعالے کا آیت فخلف من
بعدھم خلف ورثوا الکتب یاخذون عرض ھذا الادنی ویقولون سیغفر لنا
یعنے پس پیچھے سے آئی بعد اُنکے سے اولاد کہ وارث ہوئی کتاب کی لیتے ہین متاع اس
عالم خسیس کو اور کہتے ہین زود ہے کہ بخشا جاوے ہمکو تاب اللہ علیہم وعلینا ان شاء اللہ
قبول کرے اللہ توبہ اُنکی اور رجوع برحمت کرے اُنپر اور ہمپر اگر چاہے اللہ تعالیٰ **وصل**
وجوب مناصحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جان کہ خیر خواہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اخلاص اور اداے حقوق اُنکا سراً و علانیۃً مین واجبات دین اور اسلام سے ہے اور حدیث صحیح
مین آیا ہے کہ الدین النصیحۃ یعنے دین یہی نصیحت ہے قالوا لمن پوچھا صحابہ نے نصیحت کسکے لیے
یارسول اللہ فرمایا للہ ولرسولہ ولکتابہ ولعامۃ المسلمین وخاصتہم یعنے اللہ اور اُسکے
رسول کو اور اُسکی کتاب اور عامہ مسلمین اور خواص اُنکے کو اور ایک روایت مین وائمۃ المسلمین
وعامتہم آیا ہے اور یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے اور تمام علوم دینی خیطۂ اجمال اُسکے مین مندرج ہین اور
جوامع الکلم اُن احادیث کو کہین کہ بغایت ایجاز و اختصار لفظ قلیل سے جامع اور حاوی معانی
کبیرہ کے ہوین اور اس قسم کی بابت شرالیت کلام محمدی اور دلائل وشواہد کمال اُنکے سے ہے
جیسا کہ فرمایا اوتیت جوامع الکلم واختصرلی الکلام ط یعنے دیا گیا مین جوامع الکلم اور اختصار
کیا گیا میرے لیے کلام پس جیسا کہ وجہ جمیل حضرت مین اجناس دقایق حسن اور جمال خارج

حد و حصر اور احصاء سے ابداع کیے کلام جلیل حضرت مین انواع اسرار اور حقائق باہر تصور افہام سے
تضمین فرمائیے اور نصیحت لغت مین خالص اور صاف ہونا عسل کا ہے عسل ناصح اُس شہید کو کہین
کہ موم سے صاف اور خالص ہوا ہو مراد اس جگہ صفا اور خلوص ہے اداے حقوق ادا ا و ہ خیر مین
منصوح لہ کے لیے پس نصیحت اللہ صحت اعتقاد ہے ساتھ وحدانیت اُسکے اور وقف اُنکا ساتھ
اُن اشیاء کے کہ اہل اُسکا ہے اور تنزیہ و تقدیس ذات اور صفات اُسکا ایسی چیزون سے کہ
لائق کمال اُسکے نہین اور امتثال اوامر و مناہی شرعیہ اور تسلیم احکام اور ادیہ اُسکے کا ہے اور
نصرت دین بجہاد اور تحصیل اسباب کہ موجب بقا اور تقویت دین اور ملت کا ہے ساتھ علم اور عمل
اور اخلاص کے عبادت مین اور نصیحت الرسول اللہ ابو سلمان نے کہا تصدیق نبوت اور اطاعت
اُسکی اوامر و نواہی مین اور ابو بکر نے کہا نصیحت رسول نصرت اور حمایت اُسکی ہے حیّا و میّا اور
احیا اُسکی سنت کا ساتھ طلب اور تائید اور دفع کرنے اور باز رکھنے مخالف کو اُس سے اور تخلق باخلاق
کریمہ اور آداب جمیلہ اُسکے اور اسحاق بیحیے نے کہا کہ تصدیق اُسکی آئین لایا پیش خدا سے دین اور
اعتصام نسبت اور نشر آبدکا اور بر انگیختہ کرنا لوگون کو اُسپر اور دعوت کرنا بخدا اور کتاب اُسکی اور
رسول اُسکے اور ساتھ سنت اُسکی کے اور عمل اُسپر اور عمو بن لیث کو ایک امراء خراسان سے تھا اور
پہلوان اور توانان اور قوی بازو اور دولت خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ کیا کیا حق تعالی نے تیرے ساتھ
کہا بخشا مجھے کہا کس چیز سے بخشا کہا ایک دن اوپر بلندی کوہ کے کھڑا ہوا نظر کرتا تھا اوپر لشکرون
اپنے کے پس خوشی آئی مجھے کثرت اُنکی اور آرزو کی مین نے کہ کاش کے حاضر ہوتا مین خدمت
آنحضرت اور امداد و اعانت و نصرت کرتا مین اُنکی پس رحمت کی اور بخشا مجھے خدا تعالے
نے اور بعض حکایتین اُس سے یا غیر اُسکے سے منقول ہین کہ کہا اے کاش روز محاربہ حضرت
امام حسینؑ اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کے حاضر ہوتا مین اور مخذول و مقہور کرتا مین یزیدیون کو
اُس سے اور نصیحت بکتب اللہ ایمان لانا اُسکے ساتھ اور عمل کرنا ساتھ اُس چیز
کے کہ اُسمین ہے اور تدبیر آیات اور معرفت معانی اور حاصل کرنا علوم کا کہ متعلق ہین
ساتھ اُسکے اور ملازمت تلاوت اُسکے ساتھ رعایت طہارت اور تحسین صوت اور حضور قلب
اور اُسکی تعظیم کے اور تفہیم و تفقہ اُسمین اور دفع کرنا تاویلات اہل زیغ و ضلال اور طعن ملاحدہ
اور زنادقہ خسران مال کا اور بھی رعایت حقوق کلام اللہ سے ہے ترک تکلم اُسمین اور تفسیر
اُسکی اپنی طرف سے بے سند اور نقل کے سلف سے اور موافقت شرع کے جیساکہ بعضے جاہل
بوالفضول اس وقت کے کرین اور اُسکو تفسیر قرآن نام رکھین اور نہ جانین کہ من فسّر
القرآن برائہ فقد کفر نعوذ باللہ منہا یعنے جسنے تفسیر کیا قرآن کو اپنی عقل سے

پس تحقیق کفر کیا یا دو لوے اللہ کہین آپ سے لیکن نصیحت عامہ مسلمین کیا ہو رعایت آنکے حقوق کی اور ارشاد انکو
بمصالح اور معاونت امر دین اور دنیا مین قولاً اور فعلاً اور متنبہ اور آگاہ کرنا غافلون کو اور بصیر اور بینا کرنا جاہلون
کو اور دینا محتاجون کو اور ستر عورات اور دفع مضار اور طلب انکے منافع کا کرنا اور حرمت مال اور عزت
اور آنکے کا نگاہ رکھنا اور چشم حقارت مسلمانون مین نظر کرنا اور ہاتھ اور زبان آنکی ایذا سے باز رکھنا اور
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا اور یہ بھی نصیحت عامہ مین داخل ہے کہ تکلم بقدر عقول آنکی کرنا اور
ذکر حقائق اور دقائق اور کشف اسرار کا کرنا اور اظہار اقوال علما اور آنکے اختلافات کا با غیر علما کا
بھی یہی حکم رکھے ومن الله النصيحة والمعونة اور نصیحت و خیرخواہی خواص مسلمان کی اگر
مراد بخواص امرا اور سلاطین رکھین کہ حاکم ہین اور یہ ظاہر ہے جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہے
ولاية المسلمين پس اطاعت آنکی ہے امر حق مین اور معونت اور امداد اور تذکیر کرنا آنکو ساتھ آنکے
اور بہ احسن اور ارفق و اصلح وجوہ کے اور متنبہ اور آگاہ کرنا اس چیز پر کہ غافل ہون اور مسلمین سے
اور پوشیدہ ہوا آنسے اور ترک خروج اوپر آنکے اور عدم اغوا لوگون کا اوپر انقلاب کا اوپر آنکے
اور تخویف آسپر کہ آنکی طرف سے شدت اور مکروہ پہونچے اور دعا سے خیر کرنا آنکے لیے اور بعض علما
صوفیہ نے مشائخ مغرب رحمہم اللہ سے خواص کو تین قسم کیا ہے ایک امرا اور اولی الامر اور کہا ہے
کہ مرد اپنے گھر مین امیر ہے اور معلم اپنے شاگردون پر اور باپ اپنی اولاد پر اور ہر حاکم اور رئیس
اوپر تابعین اور زیر دستون کے کہ آنکے جو زیر حکم ہین امیر ہے دوسرے علما اور تعظیم علما اور تصدیق
آنکی واجب ہے اس مین کہ موافق دین کے نقل کرین اور تمسک پانا ہے اور مذمت کرین نہ اسمین
کہ مخالف دین کہین اور بہواے نفس اور محبت دنیا کے حیلہ آموزی اور فتنہ اندوزی کرین تیسرے
مراد اہل خصوص مشائخ طریقت کو رکھا ہے کہ بعد از علم اور تحقیق ورع اور اتباع سنت اور
توجہ تام بجانب حق اور انقطاع غیر سبحانہ سے اور ترک دنیا اور تجرید ماسوی سے بعد از رسوخ کے
شریعت اور شریعت اور طریقت مین ساتھ انوار اور اسرار حقیقت کے پہونچکر
ساتھ صفت کمال قربت کے ممتاز ہوے ہین اور تصدیق آنکی محققین اور ممکنین کے کہ جامع
ہین میان ظاہر و باطن اور اسرار حقیقت سے کہ مخالفت اور مباین ظاہر شریعت
کے نہ ہوئے لازم ہے اور ضابطہ اسمین یہ ہے کہ جو چیز بے شبہہ مخالف مقتضاے
علم شریعت کے ہو انکار اسکا واجب اور جو کہ اسمین شبہہ ہو توقف اسمین
لازم اور اگر قائل اور ناقل اسکا ایک مرد ہے کہ امام ہے علم و عمل مین اور
مستقیم ہے تقوے اور ورع مین تاویل اور توجیہ اسکے قول کی لائق اور اگر
مصطلح ... آسکی رد مین ہوتا باعث ضلال اور اضلال ناقصون کا ہووے

جائز جاننا چاہیے کہ عصمت خاصہ انبیا ہے اور جو کہ در اسکے انبیا مین خطا اُنپر جائز - لاتے ہین کہ معاذ بن
جبل کہ علماء صحابہ اور آنکے عظا سے تھے وقت اپنی رحلت کے کہتے تھے کہ رد اور انکار کرو اُسپر
کہ خلاف دین اور شریعت کے کیے کائنا من کان ہو کہ ہے اور جو کوئی ہو والتدا لموافق وصل
تعظیم اور توقیر اور اجلال صحابہ مین شان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حدیث طویل مین عمرو بن العاص
سے کہ ذکر کئے ہین اُس مین صفات رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا ہے کہ کہا نہ تھا کوئی محبوب
تر میرے نزدیک پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور نہ بزرگ تر اور نہ عظیم تر میری آنکھ مین حضرت
سے اور تھا مین کہ طاقت نہ رکھتا تھا کہ سیر نگاہ کرون مین طرف حضرت کے اور اگر پوچھا جاؤن
مین کہ وصف کرون آنحضرت کو قدرت نہین رکھتا ہون اور ترمذی انس سے لاتا ہے کہ تھے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ باہر آتے اور جلوہ گر ہوتے اپنے اصحاب پر مہاجرین اور
انصار سے حالانکہ وہ بیٹھے ہوتے اور ہوتے درمیان اُنکے ابو بکر اور عمر پس نہ اوٹھاتا کوئی اُنمین
سے طرف حضرت کے بصر اپنی غایت اجلال اور عظمت کبریائی اُسکی سے مگر ابو بکر اور عمر رضی اللہ
عنہما کہ نظر کرتے طرف حضرت کے اور نگاہ کرتے آنحضرت طرف اُنکے اور تبسم کرتے وہ طرف آپکے
اور تبسم فرماتے آپ طرف اُنکے اور جہت غایت اور محبت کے کہ درمیان اُنکے تھی اور حدیث صفت
آنحضرت مین کہ بیان کی ہے آیا ہے کہ جب تکلم فرماتے آنحضرت سرفگندہ اور خاموش ہوتے ہمنشین آنکے
گویا اُنکے سرون پر طائران پرند ہین اور کہا عروہ بن مسعود نے جس ہنگام مین کہ بھیجا اسکو قریش نے سال صلح
حدیبیہ مین طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا تعظیم اصحاب حضرت سے وہ جو دیکھا
اور دیکھا جب وضو کرتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبادرت کرتے اور گرتے آب وضو پر یہانتک
کہ نزدیک ہوتا کہ باہم قتال کرین آپس اور نہ ڈالتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آب دہن اور آب بینی
اور حلق مگر وہ کہ پیش آتے اور لیتے اُسکو کفہا سے دست اپنے مین اور ملتے اُسکو اپنی وجوہ واجساد پر اور
نہ گرتا موے شریف آنحضرت مگر وہ کہ مبادرت کرتے اور اُٹھاتے اور نگاہ رکھتے اسکو تبرکا اور جب امر
کرتے شتابی کرتے اُسکے امتثال مین اور جب تکلم کرتے پست کرتے اپنی آوازون کو اور نہ پاتے مجال
نگاہ کرنے کی اور طاقت نظر ڈالنے کی طرف حضرت کے غایت تعظیم اور اجلال اُنکے سے پس جب
رجوع کیا عروہ نے طرف قریش کے اور دیکھا اُنکو کہا یا معشر قریش آیا مین کسریٰ اور قیصر اور نجاشی پاس
ایام سلطنت اُنکی مین اور بخدا سوگند نہ دیکھا مین نے کسی بادشاہ کو کسی قوم مین مانند محمد اور اُنکے اصحاب
کے اور رعایت ادب آنحضرت سے ہے کہ جب صلح حدیبیہ مین آنحضرت نے عثمان بن عفان رضی اللہ
عنہ کو قریش پاس بھیجا بدعوت اسلام اور تمہید قواعد صلح اذن کیا قریش نے عثمان رضی اللہ عنہ
کو طواف بیت اللہ مین پس انکار کیا عثمان رضی اللہ عنہ نے اور کہا نہیں مین کہ طواف

کرون تا طواف نہ کرین آسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ پس عثمان رضی اللہ عنہ نے عظیم جانا رعایت ادب کو ساتھ آنحضرت کے طواف سے اور الحق یون ہی چاہیے کوئی عمل اور کوئی عبادت برابر آپکے نہووے کہ رعایت ادب با آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کرین اور مغیرہ سے روایت ہے کہ کہا تھے اصحاب رسول خدا کہ قرع باب آنحضرت باظفار کرتے تھے تا آواز قرع سخت نہو اور مشوش وقت شریف نہ ہووے اور کہا براء بن عازب نے تحقیق تھا مین کہ سوال کرون آنحضرت سے کوئی کار پس تاخیر پڑی چند سال اور باوجودیکہ تھے آنحضرت مہربان ترین مردم اور خوش خلق ترین آنکے اپنے اصحاب کے ساتھ خصوصًا ساتھ فقرا و مساکین کے جیساکہ باب اخلاق شریفہ مین گذرا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وفصل تعظیم روایت حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنکی سنت مین کہا عمرو بن میمون نے آمد و رفت کی مین نے طرف ابن مسعود کے ایک سال تک اور نہ سنا مین اسکو کہ کہے قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جو تحدیث کیا ایک روز پس اتفاقًا گذرا اسکی زبان پر قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پکڑا اسکو کرب نے تا دیکھا مین نے عرق کو کہ ٹپکتا ہے پیشانی اسکی سے اور ابو مصعب نے کہا کہ تھے امام مالک کہ تحدیث نہ کرتے تھے یہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مگر وہ کہ باوضو ہوتے اور مطرف نے کہا ہے کہ جب آتے لوگ مالک پاس باہر آتی لونڈی انکی اور کہتی شیخ کہتا ہے تمہین کہ مسائل حدیث ہو یا سائل مسائل اگر کہتے سائل مسائل علی الفور نکلتے اور جواب دیتے مسائل کا انکو اور اگر کہتے خواہان حدیث ہین ہم آتے غسل گاہ مین اور غسل کرتے اور خوشبو ملتے اور نئے کپڑے پہنتے اور طیلسان سیاہ یا سبز دوش پر ڈالتے اور عمامہ اوپر سر کے رکھتے اور بچھایا جاتا انکے لیے تخت پس نکلتے اور بیٹھتے اوپر خشوع اور خضوع اور بخور کرتے تا فارغ ہوتے اس حدیث سے اور ہرگز نہ بیٹھتے اوپر اس حال کے مگر اسوقت کہ تحدیث کرتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مکروہ رکھتے کہ تحدیث کرین راہ مین یا استادہ یا مستعجل اور سلاطین مکروہ سمجھتے تھے تحدیث کو بے وضو اور عبداللہ بن مبارک نے کہا تھا مین پاس مالک کے اور وہ تحدیث کر رہے تھے پس نیش مارا انکو کژدم نے سولہ بار اور متغیر اور زرد ہوتا تھا رنگ انکا اور قطع نہ کرتے تھے حدیث کو پس جب فارغ ہوئے اور متفرق ہوئے لوگ انسے کہا مین نے یا ابا عبداللہ آج تمسے ایک امر عجیب مشاہدہ کیا مین نے کہا ہاں صبر کیا مین نے بنا بر تعظیم اور اجلال حدیث رسول اللہ کے اور جریر بن عبدالحمید القاضی نے کہ قاضی شہر تھے پوچھی مالک سے حدیث رسول مقبول دران حالیکہ کھڑے تھے پس امر کیا ساتھ حبس انکے لوگون نے کہا وہ قاضی ہین قاضی سزاوار تر ہے کہ ادب کیا جاوے اور ہشام بن عمار نے پوچھی مالک سے حدیث در حال استادگی پس مارے اسے بیس تازیانہ بعد ازان شفقت کی اوپر اسکے اور روایت کین بیس حدیثین پس کہا

ہشام نے دوست رکھتا ہوں مین کاٹنے کو زیادہ مارنے تازیانہ تا زیادہ کرتے روایت حدیث کو اور کہا کہ
عبداللہ بن صالح نے تھے مالک اور لیث کو نہ لکھے تھے مگر اوپر طہارت کے اور مشہور ہے کہ بخاری
رحمۃ اللہ علیہ لکھتے صحیح اپنی مین ہر حدیث کے لئے غسل کرتے تھے اور دوگانہ ادا کرتے تھے اور دوگانہ
مقام ابراہیم علیہ السلام مین ادا کرتے تھے واللہ اعلم وصلی اور رجلہ توقیر اور برادر آداب آنحضرت
برا اور آداب آل اور ذریت آنحضرت کا جگر گوشہ حضرت کے ہین اور ازواج حضرت کی امہات المومنین
ہین جیسا کہ تخصیص اور ترغیب کیا ہے آپ پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور چلے ہین اس
راہ سلف صالح اور چونکہ برگزیدہ کیا حق تعالے نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو
ہر کسی پر کہ ماسوا ہے آنکے ہے اور مخصوص کیا انکو ساتھ فضل عام کے مشتمل ہو ہر کسی آنکے
جو کوئی منتسب ہے آنکے ساتھ نسبا اور نسبتا اور قریبا اور بعیدا اور حقیقت مین دوستی اس
کسی کی کہ دوست رکھا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جیسا کہ محبت رسول اللہ
نشان دوستی خدا کا ہے۔ اور ایسی ہی عداوت اور بغض اور سب آنکی پس جو کوئی دوست
رکھتا ہے کسی کو دوست رکھتا ہے ہر شخص اور ہر چیز کو کہ تعلق ہے اسکے ساتھ اور دشمن
اور مکروہ رکھتا ہے جسکو اور جس چیز کو بیگانہ اور مخالف اسکے ہے فرمایا اللہ تعالے نے
آیت لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ
پس حب اہل بیت اور اصحاب اور اولاد اور ازواج کی واجبات عظیم سے ہووے اور بغض انکا
موبقات مہلکہ سے اور کمال حب اور بغض چیز کا اس مین سے کہ سرایت کرے اسکے متعلقین مین کہا
اللہ تعالے نے آیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنی سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہے
خدا تاکہ لیجاوے اور دور کرے تم سے پلیدی گناہ کی اے اہل بیت پیغمبر اور تاکہ پاک کرے تمکو پاک
کرنا اور کہا ازواجہ امہاتہم یعنی اور بیبیان حضرت مائین ان مومنون کی ہین اور تفسیر اہل بیت مین
اقوال اور اطلاقات ہین کبھی اتنی کہ عام ہے مطلق اطلاق اہل بیت آیا ہے اور وہ آل علی اور آل جعفر
اور آل عقیل اور آل عباس رضی اللہ عنہم ہین اور کبھی معنی شامل اولاد آنحضرت اور ازواج
مطہرہ کے اور کبھی مخصوص بفاطمہ زہرا اور حسنین اور علی سلام اللہ علیہم اجمعین کے اور
ازجہت فضل آنکے اور تحقیق ان اقوال مین وہ ہے کہ تین بیت ہین بیت نسب اور
بیت سکنی اور بیت ولادت پس اولاد عبدالمطلب اہل بیت نسب ہین اور ازواج
مطہرہ اہل بیت سکنی اور اولاد ذکور اہل بیت ولادت ہین اور حضرت
علی اگرچہ اولاد سے نہین مگر ملحق باولاد ہین بواسطت حضرت فاطمہ زہرہ
رضی اللہ عنہا کے اور حدیث مین آیا ہے کہ مین چھوڑنے والا ہون

تم مین ایسی دو چیز کو کہ اگر پکڑو اور تمسک کرو اسکے ساتھ گمراہ نہو کتاب اللہ اور میری عترت پس دیکھو لو کیونکر خلیفہ ہوتے ہو تم میری ان دو چیزون اور فرمایا آن حضرت نے شناخت آل محمدؐ کی سبب ہے بیزاری کا آتش دوزخ سے اور حب آل محمدؐ سبب گزرنے کا ہے صراط سے اور ولایت مر آل محمد کو امان ہے عذاب سے اور مراد ساتھ شناخت اُنکی کے شناخت ہے مرتبہ اور منزلت اُنکی کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور حب پہچانا اُنکو کسی نے ساتھ اس نسبت کے پہچانا وجوب حق و حرمت اُنکا سبب اُسکے اور عمر بن ابی سلمہ سے آیا ہے کہا جس وقت مین کہ آیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس الآیہ نازل ہوئی اور یہ بیت ام سلمہ مین تھا بلایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہرا اور حسنین کو اور کہا خداوندا یہ میرے اہل بیت ہین اور اڑھائی اُنکو کسا اور علی مرتضی پس پشت آنحضرت تھے کھڑے ہوئے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حسنین رضی اللہ عنہما کو بغل مین پکڑا اور علی کو ایک ہاتھ مین پکڑا اور فاطمہ کو ساتھ ہاتھ دوسرے کے چسپیدہ کیا آن دونون کو ساتھ اپنے اور کہا خداوندا یہ میرے اہل بیت ہین پس دور کر اُنسے رجس اور پاک اُنکو اور اختلاف ہے اس مین کہ مراد اہل بیت اس آیہ مین کون ہین اکثر اسپر ہین کہ مراد ساتھ اُسکے فاطمہ اور حسن اور حسین اور علی ہین سلام اللہ علیہم اجمعین جیسا کہ اکثر روایات اسی پر دال ہین اور انصاف وہ ہے کہ نساء مطہرہ بھی داخل ہین از جہت دلالت سیاق اور سباق کلام کے اس مین اور نزول آیہ کا درباب اُنکے جیسا کہ دخول امراۃ ابراہیم علیہ السلام کا قول سبحانہ مین آیت رحمۃ اللہ علیکم و برکاتہ اہل البیت یعنے رحمت خدا کی اوپر تمہارے اور برکتین اُسکی اے اہل بیت اور جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دشمن نرکھے ہمکو کہ اہل بیت ہین ہم کوئی ایک مگر وہ کہ لاوے اُسکو خدا اسے لیے آتش مین اور بلانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان چار تن پاک کو اور بٹھانا اُنکا اپنی کنار مین اور اڑھانا کسا کا اور قول اُس صلے اللہ علیہ و الہ وسلم کا اللھم ان ھولاء اھل بیتی الحدیث یعنے یا اللہ بدرستی یہ ہین اہل بیت میرے منافات نرکھے دخول نساء مین بیچ اُنکے اور شمول فضل اذہاب رجس کا اور ثبوت تطہیرہ کا خاص آن سبکو اور ایسا ہی اختلاف ہے اس آیہ کریمہ مین آیت قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ یعنے کہ ای محمد نہین مانگتا مین تمسے اوپر اس ابلاغ کے مزدوری مگر محبت ذوالقربیٰ اور روایت کیا گیا ہے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت کہا صحابہ نے من قرابتک یعنے کون ہین اقربا تیرے کہا آن حضرت نے آیت ھولاء علیؑ وفاطمۃؑ وابناھما یعنے یہ ہین علی اور فاطمہ اور دونون بیٹے اُن کے اور صواب وہ ہے

کہ شامل ہے تمام لوگون کو کہ قرابت رکھین ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور یہ چارتن عمدہ اور بہترین اس جماعت کے ہین اور امام فخرالدین رازی نے کہا کہ اس جگہ تعمیم کامل ہے
صحابہ عظام کو کہ نسبت قرابت معنوی رکھین ساتھ جناب رسالت مآب کے رضوان اللہ تعالے
علیہم اجمعین اور فرمایا شان مین علی کرم اللہ وجہہ کے من کنت مولاہ فعلے مولاہ اللھم وال
من والاہ وعاد من عاداہ - یعنے جسکا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولے ہے
یا اللہ دوست رکھ جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ جو دشمن رکھے علی کو اور فرمایا خاص
درباب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لایحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق
یعنے دوست نہ رکھیگا تجھے اے علی مگر مومن اور بغض و عداوت نہ کریگا تیری مگر منافق اور فرمایا

انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ		یعنے تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے

اور ایک روایت مین آیا ہے اما ترضے ان یکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ
یعنے کیا نہین چاہتا تو یہ کہ ہو وے تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے اور یہ تشبیہ مبہم ہے اور قول
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ابتدا اس حدیث مین الا انہ لا نبی بعدی یعنے مگر یہ کہ
نہین ہے نبی میرے بعد بیان اسکا کرتا ہے کہ یہ تشبیہ نبوت مین نہین ہے بلکہ اسکے غیر مین ہے
اور وہ خلافت ہے اور فرمایا شان فاطمہ رضی اللہ عنہا مین فاطمۃ بضعۃ منی یوذینی من
اذاھا وینصبنی من انصبھا یعنے فاطمہ پارہ گوشت میری ہے ایذا دیتا ہے مجھے جو کہ
ایذا دیتا ہے اسکو اور رنج مین لاتا ہے مجھکو جو کہ رنج مین لاتا ہے اسکو اور کہا عائشہ صدیقہ نے
احب النساء الی رسول اللہ کانت فاطمۃ واحب الرجال زوجہا علی
یعنے دوست ترین عورتون مین طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھین فاطمہ رضی اللہ
عنہا اور محبوب ترین مردون مین انکا زوج علی کرم اللہ وجہہ روایت کیا ہے اس حدیث کو ترمذی
نے اور یہ غایت انصاف عائشہ صدیقہ کا ہے اظہار مین اور اگر فرضاً فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے
کہتین کان احب الرجال ابوبکر واحب النساء عائشۃ یعنے تھا سب مردون مین محبوب
بہت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور محبوب تر سب نساء مین عائشہ رضی اللہ عنہا اور یہ بھی صحیح ہے اسواسطے
کہ وجوہ محبت متعدد ہین اور مختلف فافھم باللہ التوفیق اور فرمایا شان حسنین مین
اللھم انی احبھما فاحبھما واحب من یحبھما یعنے یا اللہ بدرستی مین دوست
رکھتا ہون ان دونون کو پس دوست رکھ تو ان دونون کو اور دوست رکھ جو کہ دوست
رکھتا ہے ان دونون کو اور کہا ابوہریرہ نے دیکھا مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو کہ واکرتے تھے دہن امام حسن رضی اللہ عنہ کو پس ڈالتے تھے زبان مبارک اپنی آنکے

تھے میں اور فرماتے تھے خداوندا مین دوست رکھتا ہون اسکو تو دوست رکھ اسے اور دوست رکھ جو
کہ دوست رکھے اُسکو فرمایا تین بار اور تھے یہ دونون امام بزرگ مشابہ ترین ناس ساتھ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور واسطے غیر آنکے بھی اثبات مشابہت آن حضرت کیا ہے مثل جعفر بن
ابیطالب آنکا بیٹا عبد اللہ بن جعفر اور قثم بن عباس اور سفیان بن الحارث بن عبد المطلب غیر ہم کے
کہ اقارب اور اخوان آپکے تھے رضی اللہ عنہم اور فرمایا خاص عباس رضی اللہ عنہ کو سوگند ہے اسکی کہ میری
جان ہاتھ قدرت اسکی میں ہے نہ آوے گا دل کسی مرد میں ایمان تاکہ وہ دوست رکھے تمکو واسطے خدا
اور رسول کے اور فرمایا من اذی عمی فقد اذانی وانما عم الرجل صنو ابیہ
یعنی جسنے ستایا میرے چچا کو پس تحقیق مجھے ستایا اور سوا اسکے نہیں کہ عم مرد شاخ باپ اسکے کی ہے
اور فرمایا خاص عباس کو آجکل میرے پاس لے آؤ ساتھ اولاد اپنی کے پس جمع کیا انکو اور اڑھائی
انکو چادر اپنی کہ کساء سیاہ مخطط ساتھ خطوں سرخ کے تھی اور فرمایا اللہم اغفر للعباس
وولدہ مغفرۃ ظاھرۃ وباطنۃ لا تغادر ذنبا اللہم احفظہ فی ولدہ رواہ الترمذی
یعنی یا اللہ بخش عباس اور اسکی اولاد کو بخشنا ظاہر و باطن کو نہ چھوڑے کوئی گناہ یا اللہ محافظت کر اسکی
اسکی اولاد میں روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا ہے کہ جبکہ تین تھے فضل اور عبد اللہ اور عبید اللہ اور
قثم اور معبد اور عبد الرحمن اور ہذا عمی وصنو ابی وھؤلاء اھل بیتی فاسترھم
من النار کستری ایاھم یعنی یہ میرا عم ہے اور شاخ میرے باپ کی اور یہ سب اہل بیت میرے ہیں اور
خویش میرے پس ڈھانپ انکو آتش سے مثل ڈھانپنے میرے کے انکو یعنی ساتھ کساء کے پس آمین
کہا آستانہ در اور دیوار دولت خانہ نے آمین آمین اور فرمایا آن حضرت نے ام سلمہ کو ایذا نہ دے مجھے
مقدمہ عائشہ میں اور یونہی فرمایا فاطمہ زہرا کو دوست رکھ عائشہ کو ساتھ دوستی میرے کے اور اٹھاتے
تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اوپر گردن اپنی کے اور کہتے تھے بابی شبیہ بالنبی
لیس شبیھا بعلی یعنی میرا باپ فدا ہو جو مشابہ ہے ساتھ نبی کے اور نہیں مشابہ ساتھ علی کے اور
اور حضرت علی خندہ فرماتے تھے اور تھے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کہ زیارت کرتے تھے ام ایمن کو کہ مولات
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھیں اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت
انکی کرتے تھے اور جب حلیمہ سعدیہ حضرت پاس آئین بچھاتے تھے انکے لیے ردا اپنے مبارک اپنی
اور برلاتے حاجت انکی اور جب وفات پائی آن حضرت نے آئین ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پاس انکے
پس کیا انکے ساتھ وہ جو کرتے تھے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم و عمل اور جملہ توقیر اور تیر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے توقیر اصحاب اور معرفت انکے حق کی اور اوسکا اور اقتدا اور اتباع
اور جریان اوپر سنتوں اور آداب اور اخلاق اور عمل ساتھ افعال انکے اس چیز میں کہ عقل کو امر ہے

سچالی نہین اور حسن تھا اور رعایت اُنکی ادب کی اور دعا اور استغفار اُنکے لیے اور جسکی کہ ثنا حق تعالےٰ نے
کی اور راضی ہوا اُس سے واجب اور حق ہے ہر شخص پر کہ ثنا کی جاوے اُسکی اور استغفار اُسکے لیے
اور ایسا ہی امساک اور کف نفس ذکر اختلافات اور منازعات اور وقائع سے کہ درمیان اُنکے ہووے
اور گذرے ہین اور اعراض اور اضراب اخبار مورخین اور جہلا رواہت اور ضلال شیعہ اور غلامات
اُنکے اور مبتدعین سے کہ ذکر ہواہے اور قوادح اور زلالت اُنکا کرین کہ اکثر اُنکا کذب اور افترا ہے اور
طلب کرنا اور جستجو تاویلات نیک کا کہ کوئی شان اُنکی ہووے اُن چیزون مین کہ واقع ہوئی آپس مین مشاجرات
اور محاربات اور ذکر اور یاد نہ کرنا کسی ایک کو اُن مین سے ساتھ بدی اور عیب کے بلکہ ذکر حسنات
اور فضائل اور محامد صفات اور سیر اُنکا اور سکوت اور اغماض ما ورا اُسکے سے اسواسطے کہ صحبت
اُنکی ساتھ حضرت کے یقینی ہے اور ماورا اُسکے ظنی اور کافی ہے اسباب مین وہ کہ برگزیدہ
اور اختیار کیا اُن کو حق تعالےٰ نے واسطے صحبت اپنے حبیب کے اور اگر احیاناً بعض اُنکے
سے کوئی تقصیر حقوق اہل بیت مین اور سوا اُسکے واقع ہوئی ہوا ہے سو امید ہے کہ شفاعت
اُن سے بھی درگذرین طریقہ اہل سنت و جماعت اس باب مین یہ ہے عقائد مین لکھا
ہے ولا نذکر احد منھم الا بخیر یعنے اور نہ یاد کیا جاوے کسی ایک کو ان
مین سے مگر ساتھ بھلائی کے اور احادیث کہ فضائل صحابہ مین عموماً اور خصوصاً واقع ہوے اسباب
مین کافی ہین کہا اللہ تعالےٰ نے آیت محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء
بینھم الی آخر السورۃ یعنے محمد فرستادہ خدا ہین اور وہ لوگ کہ ساتھ اُنکے
ہین بہت سخت ہین اوپر کافرون کے مہربان ہین آپس مین آخر سورہ تک اور کہا آیت والسابقون
الاولون من المہاجرین والانصار الآیۃ یعنے اور سبقت کرنے والے پہلے
پہلے مہاجرین اور انصار سے اور کہا اللہ تعالےٰ نے آیت لقد رضی اللہ عن المؤمنین
اذ یبایعونک تحت الشجرۃ یعنے ہر آئینہ تحقیق خوشنود ہوا خدا اُن مومنون سے جبکہ بیعت
کی اُنھون نے تیرے ساتھ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نیچے درخت درخت کے اور فرمایا اللہ تعالےٰ
نے آیت رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ یعنے مرد ہین کہ راست کیا اُنھون نے جو عہد کیا تھا
ساتھ خدا کے اور قول حق تعالےٰ کا آیت یوم لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ
یعنی دن ہے کہ نہ رسوا کریگا اللہ پیغمبر کو اور جو کہ ایمان لائے ہین ساتھ اوسکے اور فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم
یعنے اصحاب میرے مثل ستارون کے ہین ساتھ ہر کدام اُنکے کہ پیروی کرو تم راہ پاؤ تم اور روایت
ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث مثل

مثل اصحابی کمثل الملح فی الطعام لا یصلح الطعام الا بہ ترجمہ یعنی مثال میرا اصحاب کے مانند نمک کے ہے طعام مین اصلاح نہین پاتا طعام مگر ساتھ اسکے اور فرمایا الله الله فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا بعدی ومن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ۔ یعنی الله الله حق اصحاب میری مین نہ پکڑو انکو نشانہ بعد میرے پس جنے دوست رکھا انکو پس ساتھ دوستی میری کے دوست رکھا انھین اور جسنے دشمن رکھا انکو ساتھ دشمنی میری کے دشمن رکھا انھین اور فرمایا لا تسبوا اصحابی فلو انفق احدکم مثل احد ذھبا الحدیث یعنی دشنام نہ دو اور برا انکو میری یارون کو پس اگر خرچ کرے ایک تم مین سے مثل کوہ احد کے زر راہ خدا مین آخر حدیث تک یعنی مرتبہ صحابہ کو نہین پہونچا کوئی اور فرمایا من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ الله والملئکۃ والناس اجمعین یعنی جسنے دشنام دی اور برا کہا میرے یارون کو پس اوپر اسکے لعنت خدا اور فرشتون اور سب آدمیون کو اور فرمایا اذا ذکر اصحابی فامسکوا یعنی جب یاد کئے جاوین میرے اصحاب پس بند کرو تم زبان اور حدیث جابر رضی الله عنہ مین آیا ہے ان الله اختار اصحابی علی جمیع العالمین سوی النبیین والمرسلین واختار منھم اربعۃ ابا بکرؓ وعمرؓ وعثمان وعلیًا فجعلھم خیر اصحابی وا صحابی کلھم خیر ا یعنی بدرستی اللہ نے برگزیدہ کیا میری یارون کو اوپر تمام عالم کے سوائے انبیا اور مرسلین کے اور برگزیدہ کیا انھین سے چار کو ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی کو پس گردانا ان چار کو بہترین میرے اصحاب کا اور اصحاب میرے سب بہتر ہین اور بعض احادیث مین ذکر علی مقدم در اوپر عثمان کے آیا ہے رضی الله عنہ اور فرمایا رسول الله صلے الله علیہ وآلہ وسلم نے من احب عمرؓ فقد احبنی ومن ابغض عمرؓ فقد ابغضنی یعنی جسنے دوست رکھا عمرؓ کو پس تحقیق دوست رکھا مجھے اور جسنے دشمن رکھا عمرؓ کو پس تحقیق دشمن رکھا مجھے اور احادیث فضل صحابہ مین بہت ہین فصل خطاب مین امام ہمام محمد باقر رضی الله عنہ سے لاتا ہے کہ ایک قوم اہل عراق سے انکے پاس آئی اور ابوبکرؓ اور عمرؓ رضی الله عنہما کو ساتھ بدی کے یاد کیا اور کچھ انکے حق مین کہا بعد ازان بدگوئی عثمان رضی الله عنہ مین پڑے امام ہمام نے انکو کہا خبر دو مجھے کہ مہاجرون سے ہو کہ خدا تعالےٰ نے انکے حق مین فرمایا ہے آیت للفقراء المہاجرین الذین اخرجوا من دیارھم یبتغون فضلا من الله ورضوانا وینصرون الله ورسولہ اولئک ھم الصادقون یعنی مال غنیمت فقرا مہاجرین کے لئے ہے وہ جو نکالے گئے اپنے گھرون سے اور اپنے اموال سے ڈھونڈتے ہین فضل کو خدا سے اور خوشنودی کو اور یاری دیتے ہین الله کو اور اسکے رسول کو یہ گروہ وہی ہین سچے ۔ کہا اور جماعہ عراق نے ہم ان سے نہین ہین کہا امام نے

پس جماعت انصار سے ہو کہ اونکی شان مین آیا ہے آیت والذین تبوء الدار والایمان من قبلهم یحبون من هاجر الیهم ولا یجدون فی صدورهم حاجة مما اوتوا و یوثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة ومن یوق شح نفسه فاولئک هم المفلحون یعنی اور بھی مال غنیمت آن لوگون کو ہے کہ لازم پکڑا دار یعنے مدینہ کو پہلے آنے مہاجرین سے دوست رکھتے ہین جو کہ ہجرت کرکے طرف اونکے اور نہین پاتے اپنے سینون تنگی - اس چیز سے کہ دیے گئے ہین مہاجرین غنیمت وغیرہ سے اور اختیار کرتے ہین مہاجرین کو اوپر نفسون اپنی کے اور اگرچہ ہووے ساتھ اونکے احتیاج اور فاقہ اور جو کہ نگاہ رکھا جاوے بخیل نفس اپنے سے پس وہ گروہ وہی رستگار ہین کہا جماعت عراق نے ہم ایسے بھی نہین ہین فرمایا امام نے گواہی دیتا ہون مین کہ اس جماعت سے بھی نہین ہو کہ آنکی شان مین فرمایا آیت والذین جاؤا من بعدهم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان الایہ یعنے وہ لوگ کہ آئے بعد مہاجرین و انصار کے کہتے ہین اے رب بخش ہمکو اور بھائیون ہمارے کو وہ بھائی کہ سبقت لے گئے ہم سے ساتھ ایمان کے پس کہا اٹھو میرے آگے سے خدا کسی کو تمہارے ساتھ نہ کرے تم نے صورت اسلام اپنا لباس کیا ہے ولیکن مومنون مین اہل اسلام سے نہین ہوا اور عبداللہ بن مبارک نے کہا دو خصلتین جسمین ہو دین نجات پاوے صدق اور حب اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حدیث خالد بن سعید مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشریف لائے مدینہ مین حجۃ الوداع سے پھر آئے اوپر منبر کے اور خطبہ پڑھا اور فرمایا یا ایہا الناس انی راض عن ابی بکر فاعرفوا له ذالک ایہا الناس انی راض عن عمر وعن علی وعن عثمان وعن طلحة والزبیر وسعید وسعد وعبد الرحمن بن عوف فاعرفوا لهم ذالک یعنے اے لوگو بدرستی مین راضی ہون ابوبکر سے پس جانو اسکو پہلے لوگو تحقیق مین راضی ہون عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعید اور سعد اور عبد الرحمن بن عوف سے پس جانو آن سبکو یہ اور یہ حدیث مثل حدیث عشرہ کے ہے کہ اس مین بشارت دی ہے آنکو ساتھ جنت کے لیکن اس مین ذکر ابو عبیدہ بن الجراح کا نہین ہے اور لایا گیا حضرت پاس جنازہ ایک مرد کا پس نہ پڑھی اوپر اسکے نماز اور فرمایا وہ بغض رکھتا تھا ساتھ عثمان کے پس مبغوض رکھا آسے خدا نے عز وجل نے اور کلام اس باب مین یعنی فضل اصحاب مین اور تفاضل آنکی مین طویل ہے نہایت طول مین شیخ قدس اللہ سرہ العزیز نے شرح مشکوٰت خصوصاً آسکے منتخب مین اس سے کہ کتب قوم مین نظر سے گذرا قطع نظر تعصب فریقین سے

نقل کیا ہے جو چاہے وہان دیکھ لے وباللہ التوفیق واللہ عالم **فصل** اور جملہ اعظام اور اکبار آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اکبار جمیع اشیاء متعلقہ کا ہے ساتھ انکے مشاہدہ اور اماکن اور معاہدہ سے
اور وہ اشیا کہ دست شریف آنکا ساتھ اسکے پہونچا اور ساتھ اسکے شناخت ہوا۔ لاتے ہین کہ ابو محذورہ
رضی اللہ عنہ کے موی پیشانی دراز تھے جب بیٹھتے تھے اور لٹکاتے ان اشعارون کو زمین تک پہونچتے تھے
کہا لوگون نے کیون دراز رکھے ہو ان اشعار کو اور نہین تراشتے کہا نہین تراشتا ہون اس جہت سے کہ
ایک وقت مین دست مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہونچا تھا پس نگاہ رکھتا ہون مین ان
اشعار کو تبرکًا اور دیکھا لوگون نے ابن عمر کو کہ رکھا ہاتھ اپنا اوپر جگہ بیٹھنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بعد ازان رکھا اس ہاتھ کو اوپر منھ اپنے کے اور حکایت کیا گیا ہے احمد بن فضلویہ زاہد سے اور تھا وہ غازیون
اور تیر اندازون سے کہ کہا نہین پکڑا مین نے کمان کو اپنے ہاتھ مین بے طہارت ازان بعد کہ سنا مین نے
کہ آنحضرت کمان کو دست مبارک مین لیتے تھے اور مالک رحمۃ اللہ نے فتوا دیا حق مین اسکے جس
نے کہا تربت مدینہ ردی ہے ساتھ مارنے تین درے کے اور امر کیا ساتھ قید اس شخص کے باوجود
تھی اس مرد کو قدر اور منزلت لوگون مین کیا عجیب کہ گردن نہ مارا جاوے وہ تو کیسے
اس خاک کو کہ دفن کیے گئے اس مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم کہ ردی او ز عنبر طیب
ہے اور ایک اسما کرامت انتما اس بلدہ کہ یہ سے طاب اور طیبہ ہے از جہت طہارت اسکے
انجاس شرک سے اور موافقت اسکی طبائع سلیمہ کو اور جہت طیب رائحہ کے بلکہ طیب نام امد ر
اسکے اور کہا کہ ساکنین اس بقعہ شریف کے تربت اور در و دیوار اسکے سے روائح طیبہ پاتے ہین
کہ کسی طیب مین نہین پاتے اور شاید کہ استشمام یہ شمہ نے اس معنے نے شامہ ذوق بعضے صادقین محبین
اور محبین مشتاق کبھی راہ پائی ہو اور شبلی کہ علما صاحب وجدون سے کہتا ہے کہ تربت مدینہ کو نفحہ طیب
ہے کہ کسی مشک وعنبر مین نہین اور کہا کہ یہ معنی العجب عجائب سے ہین اور حقیقت مین کچھ عجیب نہین۔
بیت دران زمین کہ نسیمے وزد ز طرۂ دوست چہ جاے دم زدن از نافہاے تاتاریست اور
ایا ہے کہ کیا جہجاہ غفاری نے قصب آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ سے اور چاہا
کہ توڑے اسکو اوپر زانو اپنے کے پس فریاد کی لوگون نے اسپر پس پکڑا اکرم نے زانو اسکا پس کاٹا
زانو کو اسی سال مین اور مر گیا اور فرمایا آنحضرت نے جو کوئی کھاوے جھوٹی سوگند میری منبر پر چاہیے
کہ آیا وہ گھر سے جگہ اپنی کو آتش آتش دوزخ مین اور مابین قبر شریف اور منبر حضرت کے روضے
ریاض جنت سے اور باقی فضائل اور کمالات اور مناقب اور صفات اس بلدہ طیبہ اور اماکن اور
مواضع اسکے اور آداب اقامت کے اس مین اور رعایت تعظیم اسکی اہل کی۔ کتاب جذب القلوب
الی دیار المحبوب مین مذکور ہین پس چاہیے کہ طلب کرے وہان سے **وصل** صلوٰۃ وسلام

صلوٰۃ وسلام مین اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جواب اسکا اور فضیلت اسکی اور بیان صفت
اور کیفیت اور بیچ مواطن اور سوا اسکے اسکے وہ جو متعلق ہے ساتھ اسکے جان کہ اصل باب وجوب صلوٰۃ
اور سلام مین اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ آیہ کریمہ ہے ان اللہ وملئکتہ یصلون
علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما یعنے بدرستی خدا
اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہین اوپر پیغمبر کے اے ایمان والو درود بھیجو تم اوپر اسکے اور سلام
بھیجو سلام بھیجنی کہ جان حق تعالے نے اس آیہ کریمہ مین اسناد کیا صلوٰۃ علی النبی کو کہ طرف
ذات کریم اپنی اور ملائکہ کے اور امر کیا مومنون کو ساتھ صلوٰۃ اور سلام کے اوپر حضرت کے
اور اقوال علما معانی صلوٰۃ مین متنائی ہین اور متفاوت کہا ابو العالیہ نے کہ تابعین سے ہے یعنے معنی
صلوٰۃ خدا کی اوپر نبی کے ثنا اوسکی ہے اوپر اوسکے اور تعظیم اسکی نزدیک ملائک کے اور معنی صلوٰۃ
ملائک کے اوپر حضرت کے دعا کرنا انکا اور درخواست کرنا درگاہ عزت سے اس کو اور ایسا ہی
مومنین سے کہ امر کیے گئے ہین ساتھ اوسکے اور طلب زیادت اور برکت ہے اس مین
تا اصل اوسکی اور مقاتل نے کہا کہ صلوٰۃ مین اللہ مغفرت اسکی اور صلوٰۃ من الملائکۃ استغفار اور
ضحاک نے کہا کہ صلوٰۃ من اللہ رحمت اسکی ہے اور ایک روایت مین اوس سے مغفرت بھی آیا ہے
اور صلوٰۃ من الملائکہ دعا یعنی دعا مغفرت اور رحمت اور خود کار ملائکہ استغفار ہے مومنون کے لئے
فرمایا حق تعالے نے آیت ویستغفرون الذین امنو یعنے مغفرت مانگتے ہین مومنون کے لئے اور
وہ یا ہے اس کسی کے کہ منتظر بیٹھا ہو بعد نماز نماز دوسرے کا آیا ہے کہ دعا کرتے ہین اسکے لئے۔ ملائکہ
اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ یا اللہ بخش اسکے لئے یا اللہ رحم کر اسکو اور مبرد نے کہا صلوٰۃ خدا سے
رحمت ہے اور ملائکہ سے رقت ہے کہ باعث ہے اوپر استدعا رحمت کے اور علیمی نے کہا ہے کہ
معنی صلوٰۃ علی النبی کے تعظیم اسکی ہے اور معنی قول ہمارے کے اللھم صل علی محمد عظم محمدا مین اور
مراد تعظیم انکی ہے دنیا مین باعلای ذکر انکے اور اظہار دین اور القاے شریعت کے اور آخرت
مین ساتھ اجزال مثوبت اور تشفیع حضرت کے درباره امت اور اقامت انکی مقام محمود مین
اور قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا ہے کہ فائدہ صلوٰۃ بھیجنے کا اوپر آنحضرت کے رجوع
کرتا ہے طرف مصلے کے از جہت دلالت کرنے اسکے اوپر نضوح عقیدت اور خلوص
طویت اور اظہار محبت کے اور مداومت اوپر طاعت اور معرفت حق وساطت
کے اور احترام واسطہ کا کہ ذات شریف کی ہے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دعا
کرنا آنحضرت کو اور استدعا فیض اور خیر و برکت کا انکے لئے حقیقت مین دعا ہے خلق
کے لیے **فائدہ** اختلاف ہے حکم صلوٰۃ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

کہ فرض ہے یا مستحب مختار وہ ہے کہ فرض ہے اسواسطے کہ ہر امر وجوب کے ساتھ ہے لیکن فی الجملہ اگرچہ
تمام عمر میں ایک بار ہو جیسا کہ شہادت بہ نبوت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس واجب وہ چیز ہو کہ ساقط
ہوتا ہے ساتھ اوسکے حرج بے تخصیص عدد اور وقت معین کے اور کبھی زائد وامر لتعبیراتہ کا اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکافات آنکے احسان کی ہے اور احسان آنکے دائم اور مستمر پس ثنا کہ جو وے
جس وقت کہ ذکر کیا جاوے اور کہا ہے صاحب ہدایہ نے کہ اطلاق کیا ہے قدوری نے کہ قول او وجوب صلوٰۃ
ہر بار کہ ذکر ہو مخالف اجماع ہے اور بعض نے کہا ہے ہر مجلس میں ایک بار اگرچہ ذکر شریف کئی بار ہو وے
اور زمخشری سے بھی یہ حکایت کیا گیا ہے اور بعضوں نے کہا واجب ہے دعائیں اور راستے ہیں کہ
مستحب ہیں اور امر کبھی واسطے استحباب کے ہے اور مذہب شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ علیہ کا یہ ہو کہ اگر
کہیں ایک بار فرض ہے اور انکار اسکا واجب اور ہر بار مستحب کبھی موجب ہو لیکن لائق بحال محب
مشتاق وہ کہ اس مستحب کو بمنزل واجب جانے اور ساتھ تقصیر کے اس میں از خود راضی نہو اور بلاشبہ
اطلاع سے آسکے فوائد پر عجیب ہے طالب سے کہ غایت بذل وجہد اس میں نہ کرے اور معلوم کیا جاوے
کہ احادیث کیفیت صلوٰۃ میں درمیان تشہد کے واقع ہوئے ہیں ساتھ صیغوں مختلف کے لایا گیا ہے
اگر ساتھ اس صیغہ کے پڑھیں کفایت ہے یعنے اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت
علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما
بارکت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید اور ایسا ہی سنا گیا ہے بعض
مشائخ سے اور اگر اول میں کہے وصل علینا معھم اور ثانی میں وبارک علینا معھم
جیسا کہ بعض طرق میں آیا ہے بہتر ہووے اور اختلاف کیا ہے افضل صلوٰۃ میں کہ کسی طریق پر ہے کہ اکثر
اوپر اسکے ہیں کہ یہی صیغہ جو نماز میں پڑھتے ہیں کہ افضل حالات ہے اور بعض نے جو چیز کہ مشتمل ہو ساتھ
زیادتی کمیت اور فضل کیفیت کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس صیغہ کو کہے اللھم صل علی محمد
کما هو اهله و مستحقه اور مثال اسکے اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے رسالے صلوٰۃ میں صلوات اور آسکے
صیغوں سے وہ جو حاصل ہوا ذکر کیا ہے وباللہ التوفیق و صل مواطن کہ وارد ہے ان میں صلوٰۃ اوپر
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشہد اخیر ہے صلوٰۃ سے جیسا کہ گذرا اور معلوم ہوا کہ وہ فرض
ہے شافعی کے نزدیک اور بعض ائمہ دیگر سے اور جمہور کے نزدیک مستحب ہے بعد از تشہد قبل از دعا
اور وجوب اسکی میں تشہد اول میں دو قول ہیں اظہر منع ہے کیونکہ بنا اسکی اوپر تخفیف کے اور استحباب
صلوٰۃ کبھی تشہد اول میں دو قول ہیں اور وجوب آسکے میں تشہد اخیر میں کبھی دو راستے ہیں اصح وہ ہے
کہ سنت تابعہ ہے اور یہ سب اقوال شافعیہ کے ہیں اور حنفیہ کے نزدیک صلوٰۃ درلیے تشہد ثانی کے
نہیں ہے اور سنت ہو اور اگر تشہد اول میں سہو اپڑھے سجدہ سہو واجب ہو دی از جہت تاخیر قیام

اور ابن عطا نے کہا ہے کہ دعا کے ارکان اور اجنحہ اور اسباب اور اوقات ہیں پس جو موافق ہووے ارکان
قوی ہوتی ہے دعا اور اگر موافق ہو اجنحہ پرواز کرتی ہے طرف آسمان کے اور اگر موافق ہووے مواقیت
فیروزی پاتی ہے اور اگر موافق ہووے اسباب جلد پہونچتا ہے ساتھ مقصود کے پس ارکان
دعا کے حضور قلب اور رقت اور فروتنی اور تھوڑا غصہ کا اور تعلق قلب بجناب حق اور قطع ماسوا سے
اور اجنحہ دعا کے صدق اور مواقیت اسکے اسحار ہیں اور اسباب اسکے درود اوپر محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور حدیث میں آیا ہے جس دعا کے کہ اول وآخر میں درود نہیں بھیجا جاوے اوپر
صعود کرتی ہے اوپر آسمان کے اور صلوات بعد از دعائے قنوت سے اور سند اسکی تعلیم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے واسطے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو قنوت اللھم اھدنی
فیمن ھدیت الخ اور آخر اوسکے میں آیا ہے صلی اللہ علی النبی محمد اور یہ نزدیک شافعی
کے ہے اور باب صلوۃ میں ذکر اسکا آوینگا اور مواطن صلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
خطبہ جمعہ ہے اور عقب اجابت مؤذن اور بعض کتب میں عقب اذان اور اقامت اور اجابت
بھی آیا ہے اور اثنای تکبیرات عیدین ذکر کیا اسکو مواہب میں اور یہ مذہب شافعی کے اور نزدیک
دخول مسجد اور خروج کے اس سے روایت کیا ہے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہ تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آتے مسجد میں درود بھیجتے پھر فرماتے
اللھم اغفر ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک یعنے یا اللہ بخش میرے لیے گناہ میرے اور کھول
میرے لئے دروازے اپنی رحمت کے اور جب باہر آتے درود بھیجتے اوپر محمد کے پھر فرماتے
اللھم اغفر ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک یا اللہ بخش میرے لئے گناہ میرے اور کھول میرے
لئے دروازے اپنے فضل کے اور تلبیہ احرام حج اور عمرہ میں اور اوپر صفا اور مروہ کے اور نزدیک
اجتماع اور تفرق کے واسطے امر کے غیبت سے اور نزدیک صباح اور مسا کے اور نزدیک
فراموش کرنے چیز یا بات کے درود بھیجے وہ چیز یاد آجاوے تحریر اسکا فراموشی سخن میں
بہت کیا گیا ہے اور نزدیک قبر شریف کے کہا ہے اور اقرب مواطن صلوۃ کا ہے اور بعد از
اور شیخ عبد الحق علیہ الرحمۃ کو بعض فقرا سے سلسلہ شریفہ قادریہ سے اجازت ہے کہ بعد ہر نماز فرض
بالفعل کی تین مرتبہ درود کے و یا اللہ توفیق ۔ اور نزدیک قیام شب کے تمام ہونے صلوۃ اللیل
کے لئے اور عقب وضو اور حج کے اور بعد از تہجد اور روز جمعہ اور شب جمعہ میں خصوصا
بعد از نماز جمعہ اور پنجشنبہ اور روز شنبہ اور یکشنبہ میں اور ہر ایک ان ایام سے
احادیث وارد ہوئے ہیں اور وقت سحر میں اور نزدیک دیکھنے کعبہ زادہا اللہ شرفا کے
اور نزدیک استلام حجر اسود کے اور طواف اور ملتزم اور مواقف حج میں اور

نزدیک مشاہدہ آثار نبویہ اور مواطن حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل مسجد قبا
اور وادی بدر اور جبل احد اور مشاہد نبویہ اور سواے اسکے اور نزدیک بیع وشرا کے اور
نزدیک کتابت وصیت اور ارادہ سفر اور رکوب راحلہ اور نزول منزل اور باہر نکلنے اور آنے مین
اور نزدیک طاریان شغل اور غفلت کے اور نزدیک حضور دعوت اور رجوع کے دعوت سے اور
نزدیک آنے اور نکلنے کے گھر سے اور نزدیک نزول حاجت اور نزدیک خوف اور احتیاج کے
اور نزدیک بھاگنے لونڈی اور غلام کے بلکہ گم ہونے ہر چیز کے اور نزدیک ہم اور شدت اور دفع
طاعون اور خوف غرق کے اور نزدیک سو جانے پاؤن کے اور نزدیک کھانے مولی کے تا بدبو
نہ لاوے کے اور حدیث بھی اصحاب مین لاتے ہین اور نزدیک پانی پینے کی طرف سے اور
نزدیک نہیق حمار کے اور مشہور اس مین استعاذہ ہے شیطان سے اور درود بھی پڑھتا دفع
شر اور طلب خیر دونون واقع ہون اور بعد از وقوع ذنب تا کفارہ اسکا ہووے اور نزدیک
ملاقات برادر مسلمان کے با مصافحہ کے اور ہر اجتماع مین خدا کے واسطے واقع ہوا اور
شعائر اسلام سے ہو اور نزدیک ختم قرآن کے اور دعاے حفظ قرآن مین اور نزدیک
افتتاح کلام جیسے خطبہ کے اور ابتداے درس علم مین خصوصاً حدیث اور نشر علم اور
وعظ اور قراءت حدیث مین اولاً و آخراً اور نزدیک استحسان کسی چیز کے اور بعض
علما نے مقام تعجب مین مکروہ رکھا ہے اور چاہیے کہ تلفظ اور کتابت مین سلام کو ساتھ
صلواۃ کے ضم کرے تتمہ صلواۃ اوپر حضرت کے جمیع اوقات مین مستحب
ہے اور مستحسن خصوصاً روز جمعہ مین کہ افضل ایام اسبوع ہے احسن مین امر
باکثار درود کے واقع ہوا ہے اور ساتھ حصول اسکے جناب نبوت مین اور ساتھ
قبول کے آن حضرت سے بشارت پہونچی ہے حدیث صحیح مین آیا ہے اکثروا
من الصلاۃ علی یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ یعنے بہت بھیجو صلواۃ اوپر میرے دن جمعہ
اور رات جمعہ مین اور سید اور صاحب مواہب نے ابن قیم سے وجہ مناسبت کی نقل
کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سید الانام ہین اور روز جمعہ سید الایام پس
صلواۃ اوپر حضرت کے اس دن مین مزیت اور مناسبت رکھتی ہے کہ وغیرہ وسکے مین نہین ہے
باحکمت اور ہر خیر اور نعمت کہ پہونچی ہے دنیا اور آخرت مین بھی اوپر دست مبارک آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچی اور اعظم کرامت کہ حاصل ہوتی ہے حضرت کو
روز جمعہ مین حاصل ہوتی ہے اور جو اور قصور جنت اور دیدار مولے تعالے و
تقدس آخرت مین اسی دن مین حاصل ہوتا ہے اور نام اسکا آخرت مین یوم المزید

کہ جمع ہوتی ہے اُس مین خلق عالم اور اسعافت کرتا ہے خدائے تعالیٰ اس مین مطالب اور حوائج
اُنکے اور نہین کرتا سائل کو اور قبول کرتا ہے دعا کو اور یہ سب حاصل نہین ہوا اُنکو مگر بسبب وساطت
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس شکر اور حق نعمت شناسی اور ادائے قلیل حق آنحضرت
سے وہ ہے کہ اکثار صلواۃ کرین اوپر اُنکے اُس دن اور رات مین واللہ اعلم وفضل معلوم ہووے کہ فوائد اور
فضائل اور نتائج اور ثمرات صلواۃ کے خارج حد وحصر اور بیان سے ہین اور جمیع خیرات اور
برکات دنیا و آخرت کو شامل اور متضمن اور اصل اُسکی امتثال امر الہی تعالیٰ شانہ اور موافقت اُسکی
اور ملائکہ شانہ کی ہے کہ فرمایا ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین
امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور احادیث صحیحہ مین آیا ہے من صلی علی واحدۃ
صلی اللہ علیہ عشرا یعنے جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود بھیجے درود بھیجے
اللہ اوپر اُسکے دس بار وجہ بالاتر اور عظیم تر اُس سے کہ رب العزت جل جلالہ وعم نوالہ اوپر کسیکے
صلوۃ اور رحمت اور برکت بھیجے اور ابو طلحہ سے روایت ہے کہ کہا باہر آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم ایک دن اور حالانکہ ظاہر ہوتے تھے اثر سرور بشرہ مبارک حضرت مین کہا یا رسول اللہ
آج کے دن اثر وفور سرور کا روئے پر نور مین تابان ہے سبب کیا ہے فرمایا آئے جبرئیل
اور کہا آیا راضی نہین کرتا تجھے یا محمد کہ پروردگار تیرا کہتا ہے درود نہین بھیجتا اوپر تیرے کوئی امت
تیری سے مگر وہ بھیجون مین اوپر اُسکے دس صلواۃ اور سلام اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ تمامی
لوگون کا اموال اور سب روز قیامت سے بہتر تھا ہے صلواۃ بھیجتے ہین اوپر میری اور بالجملہ
صلوۃ اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبع انوار و برکات اور مفتاح ابواب خیرات اور سعادت
ہے اہل سلوک کو آنا اسباب مین موجب فتح عظیم اور مواہب سنیہ کا ہے اور بعضے متاخرین
مشائخ تعالیٰ قدس اللہ اسرارہم نے فرمایا ہے کہ طریق سلوک اور تحصیل معرفت قرب الہی کا زمان
فقدان وجود اولیا و مرشد حضرت کے التزام ظاہر شریعت کا ہی ساتھ ادامت ذکر اور کثرت صلواۃ
کے اوپر حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کثرت اشتغال صلواۃ سے ایک نور باطن
مین پیدا ہوتے اور فیض اور اعانت اور امداد آنحضرت سے بے واسطے پہونچا اور حسن بصری نے
کہا ہے کہ جب بندے نے اللھم کہا گویا خدائے تعالیٰ کو ساتھ تمام اسما الٰہی کے یاد کیا اور جب صلے علے
محمد کہا بحر فضل حضرت رسالت پناہی مین خوض کیا اور ساتھ علے آلہ واصحابہ کے بحار فضائل
اور کمالات اُنکے مین پڑا آخرت بعد از خوض اور غوص کے ان بحار ناپیدا کنار مین صحیح و سالم اور بالوس
پر آنا کیا صورت رکھو اور جس وقت کہ اس فقیر کو ساتھ سفر مدینہ منورہ کے وداع کیا فرمایا
جانو کہ اس سفر مین بعد آنا ادا کرنے فرائض کے کوئی عبادت بالاتر صلوۃ سے

اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین ہے جب تعین عدد سے پوچھا گیا فرمایا شیخ اجل اکرم قطب
الوقت عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس جگہ عدد معین نہین اتنا پڑھو کہ ساتھ اوسکے رطب اللسان
اور ساتھ رنگ اوسکی کے متصبغ ہوجاؤ او فوائد عظیمہ اور مطالب مشتملہ سے وہ کہ صلواۃ اور سلام امت کا
پہونچتا ہے حضرت کو اور روایت کیا ہے ابوہریرہ نے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
سلام نہین بھیجتا میرے اوپر کوئی مگر وہ کہ اُلٹا بھیجتا ہے خداے تعالے اوپر میرے روح میری
تا وہ کہ رد کرتا ہون مین اوپر اوسکے سلام اسکا اور جواب اسکے سلام کا کہتا ہون اور دوسری
حدیث مین ابوہریرہ سے آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی درود بھیجتا ہے اوپر
میرے درود سے پہونچائی جاتی ہے میری طرف یعنے ملائکہ پہونچاتے ہین اور حدیث ابن مسعود مین آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت نے بدرستی کہ واسطے حق تعالے کے فرشتے ہین سیاحت کنندہ زمین مین پہونچاتے
ہین مجھے امت میری سے سلام اور بعض روایت مین آیا ہے کہ نام اسکا بھی لیجاتے ہین اور کہتے ہین
یا رسول اللہ فلانا فلانے کا بیٹا اوپر آپکے عرض صلواۃ اور سلام کرتا ہے بیت جان میدہم
در آرزو وصلے تا صدا آخر باز گو۔ در مجلس آن نازنین حرفی کہ ازما میرود۔ اور اعظم فوائد اور اتم رغائب
سے حصول شرف رد سلام کہ سنت مستمرہ بلکہ فرض مقررہ ہے اور کوئی سعادت بالاتر اس سے
ہو کہ دعاے خیر اور سلامت آنحضرت سے شامل حال کسی کے ہووے اگر تمام عمر مین ایک بار بھی حاصل
اور میسر ہووے موجب صد ہزار کرامت اور ثمر فراوان برکات ہے قطعہ بر سلامت تن رنجیدہ
در جواب آن لب۔ کہ صد سلام مرا بس بیک جواب بود۔ زہی سعادت آنکس کہ یارش آرد یاد۔ کہ
دہر زبند غم و محنت الم آزاد۔ اور فوائد صلواۃ سے اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
باز رکھنا پلکون کا کتابت ذنوب سے تین دن تک اور منع انتقاب لوگون کا مصلے کو اور آنا مصلے کا نیچے
سایہ عرش کے قیامت کے دن اور گرانی میزان اعمال کی اور امن عطش سے اور تکثیر ازواج
جنت مین اور حصول رشد اور ہدایت دنیا اور آخرت مین اور اشتمال صلواۃ کا اوپر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر ذکر الٰہی عز اسمہ کے اور تضمن اسکا شکر نعمت حق عز و علا کو اور معرفت
حق اور نعمت اسکی کا اور اقرار ساتھ اسکے ذکر کیا ہے ان سب کو فاکہی رحمۃ اللہ علیہ نے
رسالہ آداب زیارت مین کہ جذب القلوب مین وہان سے منقول ہے اور اس جگہ اور
اس کتاب مین اتفاق نقل کا پڑا اور حکایات اور فوائد زوائد کے بھی مذکور ہین کہ وقت ساتھ
ذکر انکے اتساع نہین لاتا ایک ان حکایات سے کہ شیخ احمد بن ابی بکر محمد رواد صوفی
محدث اپنی کتاب مین کہ شیخ مجد الدین فیروزآبادی سے باسانید کہ اسکو حاصل ہین روایت
کرتا ہے اور اس جگہ بامید اسکے کہ طالب اسے ورد اپنا کرے ثبت ہوتا ہے لاتا ہے

کہ ایک دن شبلی قدس سرہ اوپر ابو بکر مجاہد کے کہ علماء وقت اور آئمہ عصر اپنی سے تھا آیا ابو بکر بسبب اکرام اسکے کھڑا ہوا اور اوسکے ساتھ معانقہ کیا اور درمیان دو چشم اسکے بوسہ دیا خاطر مین نے کہا اے سیدی یہ معاملہ شبلی کے ساتھ کرتا ہی تو اور حال آنکہ تو اور جو کوئی کہ بغداد مین ہے اسکو مجنون پکارتے ہین کہا مین نے نہین کیا مگر وہ جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیکھا مین نے خواب مین دیکھتا ہون کہ شبلی آگئے پیغمبر خدا کے آیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمجرد دیکھنے اسکے کھڑے ہوئے اور اسے گلے لگایا اور درمیان دو چشم اسکے بوسہ دیا پس کہا مین نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ معاملہ ساتھ شبلی کے کرتے ہین آپنے فرمایا ہان بعد از نماز یہ آیت پڑھتا تھا آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص الآیۃ اور پیچھے اسکے درود اوپر میرے بھیجتا تھا اور پڑھنا اس آیہ کا پیش از شروع صلواۃ متعارف مجالس مولید اہل حرمین شریفین کا ہے زادھما اللہ تشریفا وتکریما وتعظیما اور پیچھے اس سے یہ آیت بھی پڑھتا تھا آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما بعد ازان ساتھ امتثال اس امر کے شروع صلواۃ مین کرتا اللھم صل علی محمد وعلی آلہ وسلم وصل شک نہین کہ اوپر اندازہ فضائل اور فوائد کے درود اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مدح اور ثواب فاعل اسکے کہ وارد ہوا قبائح اور مضار ترک اور ذم اور عقاب تارک اسکے کا بھی ثابت ہووے گا اسواسطے ہر عمل کہ فضیلت اور ثواب اسکا عالی تر اور کامل تر اور ترک اسکا قبیح تر اور مذموم تر اور عقاب اوپر اوسکے شدید تر اور قوی تر اور حدیث علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان البخیل اور ایک روایت مین البخیل کل البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی یعنے بخیل سخت تر اور کامل تر وہ کہ ذکر کیا جاوون مین نزدیک اسکے اور درود نہ بھیجے اوپر میرے اور اس مقدار صرف وقت اور استعمال زبان محبت اور شکر نعمت میری مین نہ کرے کہ ثواب اسکا عظیم تر اور وافر تر صرف مال اور افضل عتق رقاب سے ہے اور آسان تر اس سے اور حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ ابو القاسم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کہ فراموش کیا درود کو اوپر میرے فراموش کیا طریق جنت کو اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ خوار ہو جو وہ مرد کہ ذکر کیا جاؤن مین نزدیک اسکے اور درود نہ بھیجے اوپر میرے اور خوار ہو جو وہ مرد کہ آیا اوپر اوسکے رمضان اور گذرا پہلے اس سے کہ بخشا جاوے یعنی ماہ رمضان مین چاہیے کہ وہ کام کرے کہ سبب مغفرت اسکی کا ہووے کہ وجود ان ایام کا غنیمت ہے اور موسم مغفرت ہے اور خوار ہو جو مرد کہ پایا مان باپ اسکے نے یا ایک نے یا ایک نے ان دو سے بڑھاپے کو نہ لائے اسے بہشت مین یعنے چاہیے کہ مان باپ کی خدمت کرے اور راضی رکھے ان کو خصوصاً کبر سن مین تا مستوجب دخول جنت کا ہووے اور ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ آن حضرت

ف بخیل عرف مین اسکو کہتے ہین کہ مال اور کھانا دینے مین سستی کرے ۱۲

منبر پر آگے اور فرمایا آمین پھر منبر پر آئے اور فرمایا آمین معاذ ابن جبل رضی اللہ نے کہا یا رسول اللہ سبب کہنے ان آمیون کا کیا تھا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد جو کوئی نام لیا جاوے نزدیک اوسکے آپ کا اور درود نہ بھیجے آپ پر اور مرے اور آتش میں جاوے اور دور ڈالتا ہے اسکو خدا ے تعالی درگاہ قرب اور رحمت اپنی سے کہ آمین پس کہا مین نے آمین اور یونہی کہا جبرئیل نے حق میں اوسکے کہ پایا رمضان کو اور قبول نہ کیا گیا اوس سے اور جسنے نیکی نہ کی ماں باپ کے ساتھ اور آیا ہے کہ جو کوئی بیٹھے مجلس میں اور درود نہ بھیجے وہ سکے بخشا جاتا ہے جو کچھ کہ واقع ہو وے اوس مجلس میں تنبیہ گمان نہ لیجاوین لوگ کہ مراد بذکر آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس میں فقط لینا نام شریف کا ہے بلکہ عام تر اور شامل تر ہے ذکر اسم اور ذکر اوصاف اور احوال سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ صراحت نام شریف مذکور نہو وصل اختلاف کیا ہے درود بھیجنے میں اوپر غیر سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سائر انبیا علیہم السلام کے اور رجوع اسکا کہ سمجھا جاتا ہے کلام قوم سے تین قول ہیں ایک جماعت وہ اوسکے ہے کہ جائز نہیں صلواۃ اوپر غیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شفا میں کہتا ہے کہ روایت کیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا جائز نہیں صلواۃ اوپر غیر آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مواہب میں کہا کہ ثابت ہوئی ہے یہ روایت ابن عباس سے اور ایسا ہی بہت روایتوں میں ابی شیبہ وغیرہ سے عدم جواز منقول ہے **قول ثانی** اس باب میں کہ مخصوص نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا **صلوا علی الانبیاء قبلے فان اللہ بعثہم کما بعثنی** یعنے درود بھیجو اوپر انبیا کے کہ پہلے مجھسے ہیں پس بدرستی اللہ تعالی نے مبعوث کیا انکو جیسا کہ مبعوث کیا مجھے پس صلواۃ مخصوص ہے ساتھ انبیا کے اور انکے غیر پر جائز نہیں اور سفیان ثوری سے بھی منقول ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور روایت میں آیا ہے کہ کہا **لا ینبغی الصلوۃ علی احد الا النبیین** یعنے نہیں سزاوار بھیجنا درود کا اوپر کسی کے مگر اوپر انبیا کے اور تیسرا فرقہ کہتا ہے کہ صلواۃ بمعنے ترحم اور دعا ہے حضرت عزت جل جلالہ سے کہ رحمت کرے اوپر بندے اپنے کے **وصل** انواع عبادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شک نہیں کہ مقصود آفرینش عالم سے عبادت ہے **قولہ تعالے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون** فرمایا اللہ تعالے نے اور نہیں پیدا کیا میں نے جن اور انس کو مگر واسطے عرفان اور شناخت اپنی کے اور اختلاف علما ہے تعبد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش از بعثت آیا متعبد تھے ساتھ کسی شریعت کے شرائع پیشینہ سے جمہور اور اوپر اوسکے ہیں کہ تبع نہ تھے ساتھ کسی چیز کے اوس سے بلکہ کرتے تھے جو القا ہوتا تھا انکے دل اور حکم کرتی تھی عقل انکی ساتھ اوسکے اور بعض نے

توقف کیا ہے اس مسئلہ مین اور صاحب مواہب نے مقصد عبادات کو سات
پر ترتیب دیا ہے اول طہارت دوسرے صلوٰۃ تیسرے زکوٰۃ چوتھے صوم پانچوین حج چھٹے
دعا ساتوین تلاوت نوع اول طہارت مین اور اسمین چند اوصال ہین وصل وضو اور مسواک
اور مقدار آب وضو مین وضاءت بمعنی حسن اور لطافت سے ہے وضو مصدر بالفتح آب وضو اور
بمعنی مصدر بھی آیا ہے اور بعض نے کہا دونون لغت ہین کبھی معنی مصدر آدین اور کبھی بمعنے آب
کذا فی القاموس اور اختلاف کیا ہے علما نے وقت وجوب وضو مین بعض نے کہا ہے کہ وجوب اسکا
مدینہ مین ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور بعض اوقات
مین ایک وضو کے ساتھ چند فریضہ بھی ادا فرماتے ہین اور ابن عبد اللہ نے نقل کیا ہے کہ
کہ اتفاق اہل تفسیر اسپر بھی کہ غسل جنابت فرض کیا گیا اوپر حضرت کے مکہ مین جیسا کہ فرض کی گئی
نماز اور مسواک مشتق ہے سواک کے بمعنے مالیدن اور مالیدن دہن کے مسواک بالکسر چوب دندان
مال مسواک شد اور احادیث فضیلت اور استحباب مسواک مین بہت واقع ہوئی ہین فرمایا اگر
نہوتا خوف مشقت اوپر امت کے واجب کرتا مین اوپر انکے مسواک ہر نماز کی لئے اور مستحب ہے
کہ مسواک درخت اراک سے ہو دوسرے اور مقدار آب غسل اور وضو آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم
کا کہا ہے کہ غسل ساتھ ایک صاع پانی کے کرتے تھے کہ پانچ مد ہے اور وضو ایک مد کے ساتھ
وصل کبھی ہوتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعضاے وضو ایک بار سے زیادہ نہ دھوتے
تھے تعلیم امت کے لئے کہ اسقدر کافی ہے اور اقتصار اوپر مقدار فرض کے کہ وضو بدون اسکے درست
نہین اور کبھی تین بار دھوتے اور یہ نہایت مرتبہ تطہیر اور مبالغہ ہے اسمین اور اسباغ وضو کہ اکثر
احادیث مین امر اسکے ساتھ واقع ہوا نزدیک اکثر علما کے یہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مضمضہ اور استنشاق کبھی ساتھ ایک غرفہ کے فرماتے تھے اور کبھی ساتھ ساتھ دو کے اور کبھی ساتھ تین کے
جیساکہ غسل اعضا مین کرتے تھے اور ایک غرفہ سے آدھا مضمضہ اور آدھا استنشاق مین بکار لیجاتے تینون
صورتون مین اسی طرح وصل فرماتے اور جمع درمیان مضمضہ اور استنشاق مذہب شافعی
کا ہے اور بات پر صور متعددہ کے متصور ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ ساتھ ایک غرفہ کے مضمضہ اور
استنشاق وضو مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے سنت ہے اور امام احمد کے نزدیک فرض
اور مسح سر مین اختلاف ہے قدر واجب مین اسکے امام شافعی اور ایک جماعت کے نزدیک
واجب وہ ہے کہ جسپر اطلاق کیا جاے مسح اگرچہ ایک بال ہوا اور ایک روایت
مین تین بال اور امام مالک اور ایک جماعت اوپر اسکے ہین کہ مسح تمام سر واجب ہے
اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے ربع سر اور دلائل ان مذہب کے مذکور ہین ہر ایک سے کے

مخل مین اور غسل رجلین اکثر روایات مین مطلق آیا ہے بے ذکر عدد کے لیکن مقید بتثلیث اور تنظیف سے ہے
اسی واسطے بعضے قائل اسکے تثلیث کے نہین ہوے ہین مذکور ہے شرح ابن الہمام مین اور بعض مین دہونا
واہنا پانون تین بار اور دہویا بایان پانون تین بار ظاہرا وقت مین ساتھ ایک طریق کے واقع
ہوا ہے واللہ اعلم اور تخلیل لحیہ مین عثمان اور عمار رضی اللہ عنہما سے حدیث مروی ہے اور محدثین کو
اختلاف ہے صحت اور ثبوت اسکے مین اور راجح جانب ثبوت ہے اور وہ مستحب ہے
امام ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک اور امام احمد کے نزدیک بھی اور یہ مذہب ہے [illegible] کا اور
نزدیک بعض ائمہ اسکے مذہب کے واجب ہے از جہت حدیث انس رضی اللہ عنہ کے اور
وقت اسکا نزدیک [illegible] کے ہے اور نزدیک امام محمد کے مجرد ہے وقت [illegible]
یا وقت مسح راس کے اور تخلیل انگشتان ہاتھ اور پانون کے بھی [illegible]
مین اور وہ نزدیک ابی حنیفہ اور شافعی کے سنت ہے اور نزدیک امام احمد کے تخلیل اصابع
رجل مسنون ہے بخلاف اور تخلیل اصابع مین یدین دو روایتین ہین اشہر مین سنت اور دوسری
مین نہین اور مسح رقبہ مین بھی حدیث آئی ہے کہ فرمایا جو کوئی مسح کرے اوپر قفا کے ہمراہ مسح سر کے
نگاہ رکھا جاوے غل روز قیامت سے اور اس حدیث کو مسند الفردوس مین ابن عمر سے روایت
کیا ہے ولیکن سند اسکی ضعیف ہے اور نزدیک امام ابی حنیفہ کے مستحب ہے اور اختیار
بعض شافعیہ بھی یہی ہے اور آنحضرت کو رومال نہ تھا کہ ساتھ اسکے اعضا بعد از وضو پاک کرین بلکہ بطور خود
چھوڑ دیتے تھے کہ آپ ہی خشک ہوتے تھے اور منھ کا پونچھنا کپڑے کے کنارے سے بھی آیا ہے اور حدیث
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی اسی پر دلالت کرتی ہے لیکن جامع ترمذی مین ان دونون حدیثون
کو تضعیف کیا ہے اور کہا ہے کہ آنحضرت سے اس باب مین کچھ بصحت نہین پہونچا اور بعض کتب فقہ
مین مذکور ہے کہ اگر بقصد اظہار تکبر نہ ہووے کراہت نہ رکھے اور احادیث کہ آئی ہین دعا مین وارد ہوئی
ہین کچھ اسنے بصحت نہین پہونچا بلکہ محدثین نے بوضع ان حدیثون کے حکم کیا ہے اور منقول ہوا ہے
سے شروع وضو مین یہ لفظ ہے بسم اللہ العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام
اور وضو مین لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
وصل مسح خفین مین جاننا چاہیے کہ کتب ائمہ حدیث مین [illegible] سے مذکور ہے بروایات
متعددہ اور طرق مختلفہ کے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر اور حضر مین مسح موزہ فرماتے تھے اور
تصریح کیا ہے جماعت حفاظ نے کہ حدیث مسح خفین متواتر ثابت ہوئی ہے کہ شک اور شبہ کو اس مین
راہ نہین اور منکر اسکا نزدیک صاحب ہدایہ مبتدع اور کرخی کے نزدیک کافر ہے اور جاننا چاہیے
کہ علما نے اختلاف کیا ہے کہ مسح افضل ہے یا غسل ایک جماعت اور اسکے ہے کہ غسل

افضل ہے اسواسطے کہ غسل عزیمت ہوا اور مسح رخصت اور اخذ بعزیمت افضل عمل بہ رخصت سے اور
جواب یہ ہے کہ مسح اور غسل دونون مشروع ہین اور برابر اور ایک دوسرے سے افضل اور ارجح
نہین چھٹا تیمم مین تیمم ثابت ہے کتاب اور سنت اور اجماع سے اور خصائص اس امت سے
ہے اور آنحضرت اوپر ہر زمین کے کہ نماز ادا کرنا چاہتے خواہ سنگ خواہ خاک خواہ ریگ تیمم فرماتے
اور فرق خاک اور ریگ اور غیر اسکے مین نہ کرتے اور تیمم حکم وضو کا رکھتا ہے کہ ایک تیمم کے ساتھ چند
نماز ادا کر سکے کرنا جیسا کہ ساتھ وضو کے اور کیفیت تیمم کی دو ضربہ ہین ایک منھ کے لیے اور دوسرا
ذراعین کے لئے مرفقین تک ساتوان غسل آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین غسل بفتح
شستن وبضمتین وسکون اسم اور بالکسر ہر سے مانند گل اور خطمی وغیرہ کے۔
اغتسال غسل لا ناغسول بالفتح آب غسل مغتسل بھی ایسا ہی ہے اور جا ے غسل مغسل بکسر
سین جاے مردہ شستن غسالہ بالضم آب دست ور دو شستہ یعنی مستعمل غسل شرعی
شستہ یہ معنی لغوی اسی لفظ کے ہین اور حقیقت اغتسال کی شرع مین غسل جمیع اعضا
کا ہے اور اجرا پانی کا اوپر اور اختلاف کیا ہے وجوب دلک مین ساتھ ہاتھ کے نزدیک اکثر
علما کے واجب نہین اور مذہب ہمارا بھی یہی ہے اور اجماع ہے اوپر عدم وجوب غسل
بین الجماعتین لیکن وضو مستحب ہے اور پاک کرتے اعضا مین بجز تہ اختلاف ہے۔
حدیث میمونہ مین آیا ہے کہ میمونہ رضی اللہ عنہا بعد از غسل حضرت کو جامہ دیتی تھین کہ ساتھ
اسکے پانی اعضا سے خشک کرتے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ مکروہ ہے صحیحت یہ ہے اور مباح ہے
آٹھوان نوع دوسری نماز آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جان کہ نماز افضل اور
اشرف اور اتم اور اکمل عبادات کی ہے کہ جمع ہوتے ہین اُس مین سجود اور قیام اور قرات
اور تعدد عبادات اور عبودیات سے کہ غیر اسکے مین جمع نہین طہارت اور صمت اور استقبال
اور استفتاح اور تکبیرات اور رکوع اور سجود اور تسبیح اور دعا اور توجہ اور حضور اور
خشوع کہ ہر ایک ان سے عبادت ہے تنہا کیا جاے جمعیت ان سب کی اور فرضیت نماز
کی شب معراج مین ہوئی ہے کہ پہلے پچاس کا حکم ہوا تھا بعد ازان پچاس سے پانچ تک
آیا اور حکم ہوا کہ یہ پانچ پچاس کے حکم مین ہین کہ تبدیل نہین پاتا قول نزدیک میرے
وصل تعیین اوقات صلواۃ خمسہ مین تعیین اوقات صلواۃ بعد از رجوع آن حضرت کے
ہے معراج سے اور بعض نے کہا ہے کہ پیشتر از ہجرت ساتھ بیان جبرئیل علیہ السلام کے اور
تعلیم آن سے ساتھ بیان حضرت کے پس ندا کی کہ الصلواۃ جامعہ اور جمع ہوئے
صحابہ اور امامت کی جبرئیل نے پہلے دن اول وقت ادا ے ظہر کیا۔

اسوقت کہ آفتاب نے زوال قبول بعد از ان امامت کی اور ادا کیا عصر کو اس وقت کہ سایہ شخص
مثل اسکے ہوا مغرب اسوقت کہ آفتاب نے غروب کیا اور عشا اسوقت کہ غروب کیا شفق نے اور
صبح اس وقت کہ ظاہر ہوئی فجر دوسرے دن پھر جبرئیل آئے اور امامت کی اور پڑھا ظہر کو وقت
بلوغ ظل شی کے اسکی مثل اور پڑھی عصر وقت بلوغ ظل مثلین کو اور مغرب وقت غروب آفتاب
اس جگہ دونون دن ایک وقت مین پڑھا اور عشا یا ثلث یا نصف لیل تک شک راوی ہے اور
فجر بوقت اسفار تفصیلہ سابقا حدیث امامت جبرئیل علیہ السلام مین گذرا ہے کہ نداوی الصلوٰۃ
جامعۃ اور یہ پیش از مشروعیت اذان تھا اور اذان مدینہ مین شروع ہوئی سنہ اولی
مین ہجرت سے یا ثانی مین اور تحقیق وہ ہے کہ آن حضرت نے شب معراج مین کلمات اذان سنے
تھے لیکن حکم نہوا کہ ان کلمات کو اذان نماز کے کرین اور آن حضرت نے مکہ مین
بے اذان نماز پڑھی ہے تا مدینہ مین آئے اور اس باب مین ساتھ اصحاب کے مشاورت
فرمائی اور بعض اصحاب نے اذان کو خواب مین سنا وحی آئی کہ وہ کلمات اوپر اسمان
کے سنتے تھے اوپر زمین کے سنت اذان کی ہووین واللہ اعلم وصل افتتاح آن حضرت
مین نماز کو۔ احادیث مین آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے
اللہ اکبر فرماتے اور پیش از تکبیر نیت اوپر زبان کے یا اور کوئی لفظ مروی نہیں ہے اور محدثین
کہتے ہین کہ نیت ساتھ زبان کے پڑھنا بدعت ہے نہین کیا ہے اسکو آن حضرت نے اور کسی
نے اصحاب آنکے سے اور فقہا اختلاف رکھتے ہین تلفظ مین ساتھ نیت کے بعضے اوپر اسکے
ہین کہ بدعت ہے اسلیے کہ منقول نہین فعل اسکا آن حضرت سے اور بعضے کہتے مستحب ہے
اس لیے کہ وہ عون ہے اوپر استحضار نیت قلبی کے اور موجب جمع ہے درمیان عبادت [illegible]
لسانی اور قلبی کے اور قواعد شرع اور ضرورت عقل سے معلوم ہوا ہے کہ اگر دل ساتھ
زبان کے جمع ہووے اتم اور اکمل ہوا اور ساتھ تکبیر کے دونون ہاتھ اوٹھاتے اکثر احادیث
مین ایسا ہی واقع ہوا ہے اور بعض احادیث مین تاخیر تکبیر رفع یدین سے بھی وارد ہے اور
اٹھانا ہاتھون کا اکثر تا گوش اور کبھی تا بدوش ہوتا تھا بعد از ان داہنا ہاتھ اوپر بائین
کے زیر سینہ بالائے ناف شافعی کے نزدیک اور زیر ناف امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور
بعض اصحاب شافعی کے اور یونہین ہے مواہب مین اور ہدایہ مین مذہب شافعی
بالائے سینہ کہا ہے بعد از ان دعائے استفتاح سبحانک اللہم آخر تک اور انی وجہت
وجہی آخر تک اور سوائے اسکے اور شافعیہ اسکو گاہ بعضا نماز نصر فرض اور نفل سب پڑھتے
ہین اور ابو حنیفہ کے نزدیک نوافل اور صلواۃ لیل سے ہے اور فرض مین [illegible]

سبحانک اللّٰہم نہین ہے اور بعد از ان استعاذہ اور کہتے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
اور بعد از استعاذہ بسم اللہ الرحمن الرحیم با خفا بعد از ان فاتحۃ الکتاب پڑھتے اور آخر فاتحہ مین آمین کہتے
جہری مین بجہر اور سری مین بخفیہ اور مقتدی بھی بموافقت آمین کہتے اور مذہب امام ابوحنیفہ اخفا ہے
مطلقاً اور بعد از فاتحہ سورہ پڑھتے نماز صبح مین قراءت دراز فرماتے مقدار ساٹھ آیت سے سو
تک اور کبھی تخفیف قراءت مین کرتے اور نماز جمعہ مین سورہ جمعہ اور منافقون پڑھتے اور کبھی سبح اسم
اور غاشیہ اور جب قراءت سے فارغ ہوتے تکبیر کہتے اور رکوع مین جاتے تکبیر کہتے بے رفع
ہمارے نزدیک اور با رفع شافعی کے نزدیک اور رکوع مین دونون کف دست کو اوپر
زانو کے سخت کرتے اور درمیان انگلیون کے تفریج اور کہنیون پہلو سے دور اور پشت کو سیدھا
اور سر کو برابر پشت اور تین بار سبحان ربی العظیم کہتے اور سجدے مین ہاتھون کو پہلے سے دور
رکھتے جیسا کہ ظاہر ہوتی بیاض الابطین اور بازو اور شکم کو زانو سے دور رکھتے جیسا کہ بزغالہ آن مین
سے نکل جاوے اور سجدہ مین سر کو درمیان دونون کف کے رکھتے اور قومہ اور جلسہ
بھی اوپر اندازہ رکوع کے ہوتا تھا اور کبھی اس قدر کہ لوگون کو وہم ہوتا کہ نماز کو فراموش
کیا اور احادیث باب اطمینان اور اعتدال رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین بہت
وارد ہین ادنے اس کا وہ ہے کہ استخوان پشت سیدھی کرے اور قومہ اور جلسہ
سنت ہے وصل اور جب تشہد مین بیٹھتے بایان پانون فرش کرتے اور اوسپر بیٹھتے اور
داہنے پانون کو نصب کرتے قول امام اعظم یہی ہے اور امام شافعی کے ہان بھی یہی ہے قعدہ اولی
مین اور ثانیہ مین تورک اور جب تشہد پڑھتے دونون ہاتھ اوپر دونون زانو کے رکھتے اور عقد
اور اشارات ساتھ ہاتھ داہنے کے کرتے نزدیک شافعی کے بعقد ترپن اور صورت اسکی
وہ ہے کہ انگلیون کو بند کرے مگر مسبحہ کہ اسکو بسط کرے اور طرف ابہام نزدیک
اسفل مسبحہ اور جانب کف دست کے رکھے ایسا ہی تفسیر کیا ہے علماء شافعیہ نے عقد
پنجاہ و سہ مین اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے بعقد تسعین یعنی نوی کے اور صورت اس کی
قبض خنصر اور بنصر اور بسط مسبحہ اور رکھنا ابہام کا ہے اوپر انگشت وسطی کے اور
نزدیک امام مالک کے قبض سب انگلیون داہنے ہاتھ کا اور بسط سبابہ اور تحریک
اس کی اور وقت اشارہ کا بعض کے نزدیک وقت تلفظ الا اللہ کے ہے اور بعضون
کے نزدیک وقت تلفظ بکلمہ اللہ کے اور مشہور وہ ہے کہ نزدیک نفی کے انگشت
اٹھاوے اور نزدیک اثبات کے رکھے اور خطاب السلام علیک ایہا النبی
مین دو سوال کئے ہین ایک وہ کہ خطاب بہ بشر کرنا نماز مین منہی عنہ اور مفسد نماز

سے ہے اور جواب دیا ہے کہ یہ خصائص آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور حقیقت میں یہ دعا
ہے نماز میں اگرچہ بصیغہ خطاب ہے اور ساتھ اس تقریر کے حاصل ہوا جواب سوال دوسرے
سے کہ کہتے ہیں کیا حکمت ہے عدول میں غیبت سے طرف خطاب کے باوجودیکہ مقتضائے
سیاق لفظاً غیبت ہے اور صیغہ صلوٰۃ میں روایات متعددہ آئی ہیں اور کافی اسی قدر ہے
کہ پڑھتے ہیں اور دعا میں بعد از درود احادیث بطریق متعددہ روایات سے آئی ہیں بنا بر
تطویل نہیں لکھی گئیں اور بعد از فراغ نماز و سلام دینا اپنے وابتی آن حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم تھا کہ پندرہ نفر نے مشاہیر صحابہ سے اور بعض آنکھ نے روایت کیا ہے
وصل بیان اذکار اور دعوات میں کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از صلوٰۃ پڑھتے
تھے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا جب آنحضرت نماز سے پھر سکتے تھے یعنی سلام
دیتے تھے استغفار کرتے تھے تین بار اور پڑھنا معوذات کا بھی آیا ہے اور یہ حدیث غایت
صحت میں ہے اور مشہورترین اذکار بعد از فرائض ذکر معقبات ہے یعنی سبحان اللہ والحمد
للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور مشاہیر اوراد سے بعد نماز فرض کی پڑھنا آیۃ الکرسی کا ہے
جیسا کہ سنن نسائی میں لایا ہے اور طبرانی نے قل ہو اللہ احد بھی زیادہ کیا ہے وصل بیان
سجدہ سہو میں جاننا چاہیے کہ نسیان اوپر آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال میں اُن
چیزوں میں کہ متعلق باخبار و ابلاغ ہے جائز نہیں بالاتفاق لیکن افعال میں کیا نماز اور کیا اس کی غیر
میں اختلاف ہے مختار نزدیک اہل حق کے جواز ہے اسکا اور صاحب سفر السعادت نے کہا ہے کہ
پانچ موضع میں مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سہو فرمایا ہے نماز میں تمام
عمر میں اور غیر اس کے ثابت نہیں ہوا پہلے نماز ظہر تھی کہ تشہد اول میں بیٹھے اور اٹھے جب تمام کیا
نماز کو دو سجدے کئے اور سلام پھیرا دوسرے ایک مرتبہ پھر رکعت دوسری میں نماز ظہر سے
یا پچھلی میں سلام پھیرا اور بات کے بعد از ان یاد کیا اور تمام فرمایا اور بعد از سلام
دو سجدے کئے اور بعد از دو سجدہ پھر سلام پھیرا اور اسی حدیث میں سجدہ سہو بعد از سلام تھا
اور حدیث کو حدیث ذوالیدین کہتے ہیں کہ نام صحابی کا ہے تیسرے ایک روز پڑھی اور نماز سے باہر
آئے ایک رکعت باقی رہی تھی جو مسجد سے باہر آئے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ عقب آنحضرت
سے نکلے اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک رکعت کہ آپ نے فراموش کی آپ نے لیس رجوع
مسجد فرمائی اور بلال کو کہا تا اقامت کی اور رکعت کہ آپ نے فراموش کی تھی ادا فرمائی
سلام دیا اور پھیر پھیرے لیکن اس حدیث میں ذکر سجدہ مسکوت عنہ ہے کہ مقام نے
اسکے بیان کا اقتضا نہ کیا چوتھے پھر نماز ظہر ادا کی اور ایک رکعت نماز پڑھی صحابہ نے کہا کہ

نماز مین ایک رکعت زیادہ ہوئی فرمایا کس سبب سے کہا انہون نے پانچ رکعت پڑھین اپنے آنحضرت
دو سجدہ سہو کے حضرت نے اور سلام دیا اور اسپر اقتصار کیا اور آخر مین اس حدیث کے ہے
کہ انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون الحدیث یعنے سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مانند
تمہاری بھولتا ہون جیسا کہ تم بھولتے ہو اور پانچوین بھی ایک بار پھر نماز عصر مین تین رکعتین
پڑھین اور بدولتخانہ مراجعت فرمائی اور صحابہ بیٹھے گئے اور اعلام کیا مسجد مین پھر تشریف
لائے اور ایک رکعت ادا کی اور سلام پھیرا اور بعد از سلام دو سجدہ کئے اور دوبارہ پھر سلام
دیا **وصل** سجدہ تلاوت مین اختلاف کیا ہے علما نے حکم سجدہ تلاوت مین تو آئمہ
حنفیہ اوپر اوسکے ہین کہ واجب ہین اور امام مالک اور شافعی اوپر اوسکے ہین کہ سنت ہے اور
فعل اسکا ترک اسکے سے افضل ہے اور ایک روایت مین امام احمد سے بھی واجب ہے
اگر نماز مین ہو ورنہ اور بغیر اسکے مین واجب نہین اور مذہب امام اعظم اور جمہور آئمہ کا وہ ہے کہ واجب
ہے اوپر قاری اور سامع کے مطلقاً بشرائط صلواۃ قول مختار بھی ہے اور نزدیک حنیفہ
کے پیش از سجدہ اور بعد از سجدہ تکبیر کہین اور دونون مندوب ہین نہ واجب اور مروی
ابن مسعود سے ایسا ہی ہے اور نزدیک بعضے ان کے سلام بھی ہے لیکن تشہد کسیکے نزدیک
نہین ہے اور اگر کھڑا ہو وسے اور سجدہ مین جاوسے اولے اور افضل ہے **وصل**
اور تسبیح اس سجدے کی وہی تسبیح سجدہ نماز کی ہے شکر مین جان کہ علما نے اختلاف
کیا ہے سجدہ مفردہ مین کہ خارج صلواۃ کے کرین آیا جائز اور مسنون ہے اور عبادت اور موجب لقرب
بجناب الٰہی ہین یا نہین نزدیک بعضون کے بدعت ہے کچھ اسکی شرع اصل
نہین اور بعض کے نزدیک جائز اور مسنون اور حنیفہ سے نقل کیا ہے کہ جائز ہے مع الکراہت
تفصیل کلام اس طرح ہے کہ سجدہ خارج نماز مین کئی قسم ہے ایک سجدہ سہو ہے اور وہ
خود حکم مین سجدہ نماز کے ہے دوسرا سجدہ تلاوت اور آن تین اختلاف نہین ہے اور
سجدہ مناجات کہ بعد از نماز ہے اور ظاہر کلام اکثرین کا اسپر دال ہے کہ یہ بھی مکروہ ہے
اور ایک سجدہ شکر اوپر حصول نعمت اور اندفاع بلیات کے اور اس جگہ اختلاف ہے
نزدیک امام شافعی کے سنت ہے اور قول امام احمد اور ابی یوسف بھی یہی ہے اور
اور احادیث اور آثار اس باب مین بہت آئے ہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور
مالک کے سنت نہین بلکہ مکروہ ہے اور ایک قسم اور ہے کہ اسکو سجدہ تحیت کہین اور
بعض روایات فقہیہ مین رخصت ساتھ اسکے واقع ہے لیکن مختار کراہت اور حرمت اسکی
ہے **وصل** ذکر نماز جمعہ مین مشہور جمعہ ضم جیم اور سکون میم ہے اور ضم اوس کا اور سیوطی نے

بلفتح میم بھی کہا ہے اور زجاج سے کسرہ اسکا بھی حکایت کیا ہے اور نام اس دن کا جاہلیت مین
عروبہ بفتح عین اور ضمہ را اور باء موحدہ کے تھا اور جمعہ اسم اسلامی ہی بجہتہ اجتماع ناس کے
اس دن نماز کے لئے کذا قیل اور اختلاف کیا ہے علما نے روز جمعہ اور عرفہ مین کہ کون سا
ان دونون سے افضل ہے بعض نے کہا ہے کہ دونون مین جمعہ کا دن افضل ایام اسبوع ہے اور
روز عرفہ افضل ایام سنہ اور خصائص وفضائل یوم جمعہ کے بہت ہین ازان جملہ وہ کہ اسمین
ایک ساعت ہے کہ جو کچھ بندہ اس ساعت مین خدا سے چاہیے پاوے اور علما کو صحابہ اور
تابعین اور مین بعد ہم سے اس ساعت مین خلاف ہے اور دو قول کہے بعضے کہتے ہین
کہ وہ خواص زمان کرامت نشان رسالت سے تھا اور بعد اس کے مرفوع ہوا اور یہ قول
مردود ہے قول دوسرا اور وہ صحیح ہے کہ جیسا زمان برکت توامان حضرت مین تھا ویسا
ہی اس وقت مین بھی باقی ہے اور اس مین بھی دو قول ہین ایک جماعہ کے نزدیک وہ
ساعت مبہم ومخفی رکھی ہے جمعہ مین بنظیر شب قدر کی عشرہ اخیر رمضان مین اور اکثر اوپر اسکے
ہین کہ معین ہے اور اس جگہ اقوال متعددہ زیادہ وارد ہین تیئس قول سے بجہتہ طوالت کے
نہین لکھے گئے اور فضیلت موت مین روز جمعہ اور شب جمعہ مین سلامتی سے عذاب
قبر سے آثار بھی وارد ہین سیوطی نے جمع الجوامع مین حدیث احمد اور بیہقی سے لایا
ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ
اولیلۃ الجمعۃ الا وقاہ اللہ سبحانہ تعالی فتنۃ القبر الی آخرہ
یعنے نہین کوئی مسلمان کہ مرے دن جمعہ یا رات جمعہ مین مگر بچاوے اسے اللہ تعالے
فتنہ قبر سے اور آیا ہے کہ جب حق تعالے وتبارک برانگیختہ کرے ایام کو دن قیامت کے
اوپر ہیات اور صورت کے کہ رکھین اٹھاوے جمعہ کو روشن اور تابان کہ اہل جمعہ اسکی
روشنائی مین چلا وین اور حرمت اور کراہیت بیع نزدیک اذان جمعہ کے اور استحباب
ستر البدا از نماز خصائص جمعہ سے ہوا اور پڑھنا سورہ الم سجدہ اور سورہ ہل اتی کا نماز فجر
نماز مین۔ اور پڑھنا سورہ جمعہ یا منافقون یا سبح اسم اور سورہ غاشیہ کا نماز جمعہ مین
اور پڑھنا قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ کا نماز مغرب جمعہ مین اور پڑھنا سورہ جمعہ
اور منافقون کا نماز عشا جمعہ مین مسنون ہے حاصل کلام روز جمعہ روز شریف اور
عظیم ہے دنیا اور آخرت مین پس شرف اس کا دنیا مین معلوم ہوا اور در باب
عظمت اسکی آخرت مین ایک حدیث ہے کہ وارد ہوئی ہے مشتمل اوپر فوائد شریفہ
اور حقائق عظیمہ کے کہ دلالت رکھتی ہے اوپر اس کے کہ حاضر ہین تمام

نماز جمعہ کو وہ کہ حاصل ہوتی ہے انوار شہود اور عظمت اور جلال حق پیدا ہوا اور نمونہ ہے اس کا کہ حاصل
ہووے گا روز آخرت میں قرب پروردگار اور دیدار اسکے سے اور انعقاد عدد جمعہ میں اختلاف
علما ہے اور اس میں پندرہ قول ہیں اول یہ کہ ایک سے منعقد ہے نقل کیا اسے ابن حزم نے
ثانی دو مرتبہ مثل جماعت کے اور یہ قول بھی اور اہل ظاہر کا ہے ثالث دو مع الامام نزدیک ابی
یوسف اور محمد اور ابی اللیث کے رابع تین آدمی مع امام اعظم اور سفیان ثوری کے خامس
سات نزدیک عکرمہ کے سادس نو نزدیک ربیعہ کے سابع بارہ نزدیک ربیعہ کے دوسری
روایت میں ثامن مثل اسکے غیر امام کے نزدیک اسحق کے تاسع بیس روایت ابن
حبیب میں مالک سے عاشر تیس اسی روایت میں حادی عشر چالیس ساتھ امام کے نزدیک
شافعی کے بشرطیکہ ہوں آنکے ہر عاقل بالغ مقیم ثانی عشر نزدیک چالیس سوا امام کے
بھی شافعی کے نزدیک ثالث عشر پچاس امام احمد کے نزدیک اور ایک روایت میں عمر ابن
عبدالعزیز سے رابع عشر اسی حکایت کیا اسکو مازری نے خامس عشر جماعت کثیر بغیر حصر اور
شمار کے اور کالشکے یہی قول اخیر فتح الباری میں کہا ہے کہ ارجح الاقوال ہے اور یہ اقوال تعداد
انعقاد جمعہ مواہب لدنیہ سے منقول ہیں وصل جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ
کے لئے منبر پر تشریف لاتے بلال شروع کرتا اذان میں درپیش دست آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور زمان شریف میں غیر از اس ایک اذان کے نہ تھا اور ایسا ہی
زمان ابوبکر عمر رضی اللہ عنہما میں اور جب دورہ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ پہونچا
اور کثرت اور تفرق لوگوں میں پیدا ہوا امر کیا ساتھ اذان دوسری کے
پیش از اذان سے باہر مسجد کے بازار مدینہ مطہرہ میں اوپر زوراء
کے کہ نام ایک موضع کا ہے اور اوپر ہر تقدیر کے وہ جو خلفاء
راشدین نے کیا ہووے اسکو بدعت نہ کہنا چاہیے اور اگر بعض اسلاف
نے اطلاق بدعت اوپر اسکے کیا ہو معنی اسکے یہ کہ زمانہ حضرت نہ تھا
اور مقصود تقسیم اور تنقیح اسکی ہوگی جیسا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ
سے جماعت تراویح میں آیا ہے کہ کہا ہے نعمت البدعۃ ہذہ یعنی
اچھی بدعت ہے یہ اور حکم بدعت حسنہ کا یہی ہے اور فعل
عثمان رضی اللہ عنہ کے اجماع سکوتی تھا کہ کوئی ایک صحابہ سے اسکو
اسکو اوپر اسکے انکار نہ کرتا تھا نسبت یہ اور مشکوٰۃ میں روایت عمرو بن حریث
لایا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور سر مبارک پر حضرت

کہ دستار سیاہ تھی کہ چھوڑی نہین دو طرف اُسکے درمیان دونون شانون اپنے کے اور دن جمعہ کے
لباس مسنو و مستحب ہے اور حنفیہ کے نزدیک سب اوقات مین وصل نماز تہجد مین آن حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہجو د بمعنی نوم او ر تہجد ترک نوم جیسا کہ تاثم ترک اثم اور تحنث ترک حنث اور یہان مراد ترک
نوم بھی استیقاظ ہے اسواسطے کہ نماز تہجد بعد از نوم اور بیدار ہونے کے اس سے ہوتی تھی اور اختلاف
ہے اسمین کہ قیام لیل کہ بمعنی نماز تہجد ہے فرض تھا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یا سنت اور
دلیل طائفہ کی قول حق تعالے کا ہے فتہجد بہ نافلۃ لک یعنی پس ترک خواب کر نماز شب کے لئے اس حالیہ
مین نافلہ ہے تیرے لئے۔ ایک جماعت کہ سنت کہتی ہے نافلہ کو نفل سے کہین بمعنی زیادہ او پر فرض کے
اور وہ لوگ کہ فرض کہین نافلہ کو بمعنی زاید و رکھین کہ معنی اصل۔ لغت نفل کے ہین یعنی فریضۃ زائدۃ علی الفرض
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع کرتے تھے نماز شب کو ساتھ دو رکعت خفیف کے بعد ازان
تطویل فرماتے اور کیفیت قیام اور کمیت رکعات مین روایات متعددہ واقع ہوئی ہین مستفید مخبر ہے
اوپر مواظبت ہر ایک کے ان انواع سے اور فعل آنکے بیچ اوقات مختلفہ مین کہ بہ طریق ادخل و انسب ہے
ساتھ سلوک طریق اتباع کے اور وہ طریق احادیث صحاح مین مذکور ہے وصل آنحضرت بعد از
دو رکعت سنت فجر کے پہلوی راست او پر زمین کے رکھتے تھے اور ایک لحظہ استراحت فرماتے بخاری
اور مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جو پڑھتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعت
فجر کی اگر بیدار ہوتی مین مجھ سے بات کرتے وگرنہ اضطجاع فرماتے وقت اعلام نماز تک اور بعض اہل علم نے
اصحاب نبی اور من بعدہم سے تابعین سے کلام کو بعد از طلوع فجر فراغ نماز سے مکروہ رکھا ہے مگر وہ
جو مجلس ذکر الٰہی یا سخن ضروری ہے کہ اس سے چارہ نہووے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا انتہی
اور تکلم آنحضرت بھی اسی قبیل سے تھا وصل لیکن آنحضرت شب نصف شعبان مین کہ اکثر یہان
کے لوگ اسے شب برات کہتے ہین ثابت ہوا ہے ساتھ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا
قیام کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شب مین پس دراز کیا سجدہ کو تا گمان لیگئی
مین کہ قبض کی گئی روح مبارک آپکی پس جب دیکھا مین نے۔ یہ حال کھڑی ہوئی مین اور گئی
مین آنکی طرف اور ہلایا مین نے سرانگشت آنکا پس ہلے اور اٹھایا سر مبارک اپنا سجدہ سے اور فارغ
ہوئے نماز سے الی آخر الحدیث اور احادیث فضل شب نصف شعبان مین بہت وارد ہوئی ہین
کہ وہ افضل لیالی ہین بعد از لیلۃ القدر اور حدیث مین آیا ہے کہ کھولے جاتے ہین دروازے
رحمت کے چار شبون مین۔ شب عید الفطر اور شب نصف شعبان اور شب عرفہ وقت اذان
صبح تک اور صحت سے پہونچا ہے قیام لیل اور صوم نہار اوسکا اور آنحضرت سے بجز قیام و دوام
طول سجدہ اور استغفار واسطے اہل بقیع کے ساتھ صحت کے نہین پہونچا اس رات مین اور

اور بعض از نامۂ مشائخ مین ہی کہ اس رات مین سو رکعت لکھی مین ہر رکعت مین دو بار قل ہو اللہ محدثین کے
نزدیک صحت نہین پہونچی اور شیخ امام ابو الحسن بکری نے کہ روایات امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے لایا ہے
کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ پڑھین چار رکعت شب نصف شعبان مین اور
پڑھی بعد از سلام چودہ بار فاتحہ الکتاب اور چودہ بار قل ہو اللہ اور چودہ بار قل اعوذ برب الفلق اور
اعوذ برب الناس اور ایک بار آیۃ الکرسی بعد از ان لقد جاءکم رسول من انفسکم اور ثواب اس کا
بہت فرمایا پس محدثین کے نزدیک اس حدیث مین کلام ہے اور بیہقی کے نزدیک موضوع واللہ اعلم
اور وہ جو متعارف ہوا ہے ہمارے دیار مین روشن کرنے چراغان اور امثال اسکے سے اس رات
مین شب نا مشروع ہے اور مشابہ ساتھ دوالی ہنود کے اور رسم مجوس کی ہے لیکن قیام لیل رمضان
مین کہ اسکو تراویح کہین بیان اسکا باب صیام مین آویگا انشاء اللہ تعالے وصل بیان صلواۃ ضحی یعنی نماز
چاشت مین اور ضحوت اور ضحیہ او پر وزن عشیہ کے ارتفاع نہار کو کہین اور ضحی فوق اسکے ہے اور
بمعنی شعاع آفتاب بھی آیا ہے اور ضحا بفتح اور مد وقت بلند ہونے آفتاب کا ربع آسمان تک جان
وہ کہ متعارف بین الناس اول نہار مین نوافل سے دو نمازین ہین ایک اول روز مین بعد از
طلوع آفتاب اور بلند ہونے اسکے ایک دو نیزہ اور اسکو صلواۃ الاشراق کہین اور دوسری
بعد از بلند ہونے آفتاب کے مقدار ربع آسمان تا انتصاف نہار اسکو صلواۃ ضحی اور نماز چاشت کہین اور
احادیث مین بھی اسم صلواۃ الضحی کا شامل دو نمازون کو دونون وقتون مین آیا ہی اور ساتھ
صحت کے پہونچا کہ آنحضرت نے دونون وقت مین نماز پڑھی ہے اور امت کو ساتھ اسکے
ترغیب کیا ہے اور امر باستحباب فرمایا ہے اور ظاہر وہ ہے کہ ایک وقت ہو اور ایک نماز کو
کہ اول وقت اسکا اشراق ہو اور آخر اسکا قبل انتصاف نصف النہار تک اور جو بعض اوقات مین
دونون وقت مین نماز پڑھی ہے اس جگہ سے گمان لیگئے ہین کہ مگر اس جگہ دو وقت اور دو نماز
اور بعضی ضحوۃ الصغری اور ضحوۃ الکبری بھی کہین واللہ اعلم اور وہ جو کہا ہے علما کو کہ اختلاف ہے صلوٰۃ
ضحی بعض نے اثبات کیا ہی اور بعض نے نفی اور بعض نے سنت کہا ہے اور بعض نے بدعت
اور ہر ایک نے اپنی جانب کی روایات کو ترجیح دیا ہی ظاہر وہی کہ یہ اختلاف نماز اخیر مین ہے
کہ اسکو نماز چاشت کہتے ہین نہ نماز اولی مین کہ اسے نماز اشراق کہین اور عدد رکعات اس نماز
مین بھی اختلاف ہے اور وہ بسبب اختلاف ایام اور احوال کے موافق نشاط اور کسل ساتھ اہتمام
مہمات کے چاہیے اور اکثر علما نے اختیار چار رکعت کی ہی اسلئے کہ احادیث اسکی سب صحیح ہین اور
احادیث اور التعداد اعداد کی بعض صحیح اور بعض ضعیف واللہ اعلم وصل نماز عیدین مین جان کہ
عید کو عید اسلئے کہین کہ عود کرتی ہی اور مکرر آتی ہے اور یہ وجہ عام ہے شامل اور مواسم کو بھی

اسیلیے بعض نے قید اور زیادہ کی ہے اور کہا ہے کہ عود کرتی ہے ساتھ فرح اور سرور کے پس موجب فرح
اور سرور عید فطر مین شکرانہ تمام ہونے نعمت صیام کا ہے اور عید اضحی مین تمام ہونا نعمت حج کا اور
جمعہ کو کہ عید ہر ہفتہ ہے شکرانہ تمام نماز دن ہفتہ کا ہے اور عیدین مین اور جمعہ مین نہانا اجمل واجب
ثبات کا مسنون ہے اور در باب غسل یوم الفطر اور یوم النحر اور یوم العرفہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے دو حدیثین آئی ہین ایک بروایت فاکہ بن سعد اور دوسرے بروایت زیاد بن
عیاض الشعری کے اور کتب ستہ مین ہرگز کوئی حدیث اس باب مین منقول نہین بغیر از اثر ابن عمر
کے کہ جامع الاصول مین موطا سے لایا ہے کہ تھے عبد اللہ بن عمر کہ غسل کرتے تھے پہلے جانے سے
عیدگاہ اور تاخیر نماز عید الفطر اور تعجیل نماز اضحی مسنون ہے وصل استسقا سے آن حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین صاحب مواہب لدنیہ لکھتا ہے کہ خلاف نہین کیا کسی ایک نے
علما سے مسنونیت نماز استسقا مین الا امام اعظم نے اور نماز استسقا دو رکعت مین اور تحویل ردا کہ
منقول اور مروی ہے استسقا مین تفاول ہے ساتھ تقلیب حال کے وصل صلواۃ
کسوف مین اور مشہور لغت مین استعمال خسوف قمر مین اور کسوف شمس مین ہے اور روایت
حدیث مین بعض نے بہ کاف روایت کیا ہے دونون مین اور بعض نے بہ خا اور احادیث کہ اس باب
مین آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مذکور اور مخبر ہین سب کسوف شمس مین ہین مگر
ایک حدیث کے کہ شیخ ابن حجر نے شرح اپنی مین اوپر مشکوۃ کے خسوف قمر پر حمل کیا ہے وصل
صلواۃ الخوف مین ۔ صلواۃ خوف ثابت ہے ساتھ کتاب سنت کے اور حدیث جابر رضی اللہ
عنہ سے آیا ہے کہ کفار نے کہا اگر ہم حملہ اوپر مسلمانون کے نماز مین کرتے پارہ پارہ کرتے انکو اور
کہا کہ انکو ایک نماز ہے کہ محبوب تر ہے اموال اور اولاد سے اور وہ نماز عصر ہے اس وقت
مین اوپر انکے کرنا چاہیئے پس جبرئیل آئے اور یہ خبر حضرت کو پہونچائی پس پڑھی آن حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز خوف وصل عبادت سفر مین آداب سفر اور ادعیہ اذکار
کو وقت رکوب راحلہ اور نزول منزل مین وقت رجوع وطن تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے مروی ہے کتابون مین مذکور ہین لیکن اس جگہ دو مسئلہ مذکور ہین ایک مسئلہ قصر
اور دوسرا مسئلہ جمع قصر کہ نماز چہارگانہ مین دو رکعت ادا فرماتے یہ قول متفق علیہ ہے درمیان
علمای امت کے کسی کو اسمین خلاف نہین ہے اور صورت جمع بین الصلاتین وہ ہے کہ جب رحیل
پس از زوال واقع ہوتا نماز ظہر کو تاخیر فرماتے وقت عصر تک نزول فرماتے اور جمع کرتے
میان ظہر اور عصر اور اسکو جمع تاخیر کہین اور اگر وقت پیش از رحیل آتا کبھی نماز ظہر پڑھکر سوار
ہوتے بعد ازان جب وقت عصر آتا نزول فرماتے اور نماز عصر ادا کرتے اور اس صورت مین

جمع نہین واقع ہوتی اور بعض اوقات مین ظہر کو ساتھ عصر کے جمع کرتے اسوقت سوار ہوتے اور آسکو
جمع تقدیم کہین اور اسیطرح مغرب اور عشا مین کوچ پیشس از مغرب واقع ہوتا اور وقت مغرب کا
راہ مین آتا نماز مغرب کو تاخیر فرماتے تا وقت نزول مین مغرب اور عشا کو جمع کرتے جمع تاخیر اور
اگر وقت مغرب پیشس آتا مغرب اور عشا دونون کو جمع کرتے جمع تقدیم اور سوار ہوتے اور
امام اعظم کے نزدیک مطلق جائز نہین اور وجہ انکی قول کی وہ ہے کہ تعین اوقات نماز قطعی
ہے اور ثابت ہے بتواتر کہ شک اور شبہہ کو اسمین دخل نہین یہان تک کہ تاخیر نماز کو وقت
سے اور تقدیم نماز کو اوپر وقت کے کبائر گناہ سے ہے اور شیخ ابن حجر نے فتح الباری مین کہا کہ
بعض شافعیہ کے نزدیک ترک جمع افضل ہے اور ایک روایت مین امام مالک سے آیا ہے
کہ جمع مکروہ اور فعل آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم محض جواز کے لیے تھا واللہ اعلم تنبیہ وہ جو
گذرا بین الصلواتین مین حق مسافرین تھا لیکن جمع الصلوتین مقیم کے لئے ترمذی کہتا ہے کہ بعض نے تابعین
سے رخصت دی ہے اس مین مریض کے لئے اور ساتھ اسکے قائل ہین احمد اور اسحاق اور
مطر مین اور ساتھ اوسکے قائل ہین شافعی اور احمد اور اسحق اور قائل نہین
شافعی ساتھ جمع کے مریض کے لئے اور ابن عباس سے روایت لاتا ہے اور کہا
من جمع بین الصلوتین غیر عذر من فقد اتی بابا من ابواب الکبائر یعنے جسنے اکٹھی پڑہین
دو نمازین بے عذر پس تحقیق آیا ایک دروازہ کو دروازون کبیرہ سے ـ اور عمل اسی حدیث پر
ہے جمہور امت کے نزدیک کہ جمع نہ کیا جاوے دو نمازون مین مگر سفر اور عرفہ مین انتہی
وفصل نماز جنازہ مین مسائل کتاب الجنائز کی اور احادیث واردہ اور آداب اور مقدمات
اسکے بہت ہین فضیلت مرض اور ثواب اسکے سے اور ثواب عبادت اور آداب اسکے اور
آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عبادت کے لیے کوئی دن معین نہ تھا بلکہ سب اوقات
مین شب وروز سے عبادت فرماتے جیساکہ لوگون مین متعارف ہے کہ رات کو یا روز شنبہ
اور سہ شنبہ عبادت نامبارک ہے نہ کرتے اور آنحضرت ورد چشم کے لئے بھی عبادت
کرتے تھے اور نماز جنازہ مین کبھی چار تکبیر کہتے اور کبھی پانچ اور کبھی چھ اور عمل صحابہ بھی مختلف آیا ہے
اور ہاتھ ہر تکبیر مین اٹھاتے مذہب شافعی اور احمد کا یہی ہے اور امام مالک سے تین روایتین
ہین رفع کل مین اور عدم رفع کل مین اور رفع اول مین اور عدم رفع بواقی مین اور
اور مذہب ابوحنیفہ بھی یہی ہے اور بعض روایات مین پڑھنا فاتحہ الکتاب اور سورۃ کا جہر آ
آن حضرت سے ماثور ہے اور کہا ہے کہ جہر بنا بر تعلیم تھا تاکہ لوگ جانین سنت ہے اور آنحضرت
ہمراہ جنازہ پیادہ جاتے تھے اور راکب کو بعذر چاہیے کہ پیچھے جنازہ کے جاوے اور

پیچھے

نماز جنازہ اوپر غائب کے حضرت سے ثابت نہین الا اوپر نجاشی کے کہ حبشہ مین مرا تھا نماز پڑھی ہے اور قبور کو بلند نفرماتے اور اوپر اوسکے بنا سنگ وخشت وغیرہ سے نکرتے اور ساتھ گچ اور گل کے سخت نہ کرتے اور اوپر گور کے عمارت اور قبہ نہ بناتے اور یہ سب بدعت ہے اور مکروہ سفر السعادت مین بھی یہی لکھا ہے اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا لعنت کرے حق تعالیٰ یہود کو کہ پکڑا قبور انبیا اپنے کو مساجد اور لعنت کرے اُن عورتون کو کہ زیارت قبور جاوین اور بعض نے کہا ہے کہ یہ منع اور لعنت اول مین تھی اور بعد از رخصت عورتین بھی داخل ہین اور منع از جہت قلت صبر اور کثرت جزع اُنکی ہے اور چراغ روشن کرنا اوپر قبر کے ممنوع ہے مکروہ کہ اُسکے سایہ مین کچھ کام کرین یا لوگ راہ چلین اور نماز پڑھنا مواجہہ قبر کے مکروہ ہے اور بعضون نے مقبرون مین بھی مکروہ رکھا ہے اور عادت نہ تھی کہ لوگ جمع ہوکر میت کے لئے قرآن اور ختمات پڑھین نہ اوپر قبر اور نہ غیر اُسکے اور یہ سب بدعت ہے الا تعزیت اہل بیت اور تسلی اور صبر فرمانا اُنکو مستحب اور سنت ہے لیکن یہ اجتماع مخصوص روز سیوم اور ارتکاب تکلفات اور صرف اموال یتامی کا ہے بدعت اور حرام ہے اور حد تعزیت تین دن ہین اور بعد ازان مکروہ

وصل بعض روایت مین مراد بعض روایت یہان نمازین ہین غیر فرائض کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز شب مین بطریق راتبہ اور وظیفہ پڑھی ہین عام تر موکدہ اور غیر موکدہ ہی اسلیے چار رکعت پیش از عصر کو روایت مین ذکر کرتے ہین اور حالانکہ آنکو موکدات سے نہین گنتے اور راتبہ ظہر بروایت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے چار رکعت پہلے اُس سے اور دو پیچھے اُسکے اور اُسی پر ہے عمل اکثر صحابہ اور اہل علم اور تابعین کا اور یہی ہے مذہب امام اعظم کا اور یہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت بعد از زوال چار رکعت پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس ساعت مین دروازے آسمان کے کشادہ ہوتے ہین لیکن اسمین اختلاف ہے کہ یہ چار رکعت آیا سنت ظہر سے تھین یا نماز مستقل ورای راتبہ ظہر کے اور راتبہ مغرب دو رکعت ہین پیچھے اُس سے اور راتبہ عشا بھی دو رکعت ہین پیچھے اُسکے لیکن پڑھنا چار رکعت کا پیش عشا احادیث مین نظر سے نہین گذرا اور کتب حنفیہ مین اُسکو مستحب رکھا ہی واللہ اعلم اور بعض کے نزدیک سنت فجر واجب ہین جیسا کہ وتر اور کہتے ہین کہ سنت فجر ابتدائے عمل ہے اور وتر ختم عمل ہی اور بیٹھکر پڑھنا اُنکا بے عذر جائز نہین تنبیہ عامہ ناس مین کہ متعارف ہوا ہی کہ از سنت اخیر ظہر اور سنت مغرب اور عشا کے دو رکعت نفل پڑھتے ہین وجہ اُسکی نہین معلوم ہوتی کہ کہان سے ہی اور التزام ادا کرنا اُنکا بیٹھکر کبھی خالی غرابت سے کہ عادت لوگون کی ایسی ہے قدر بولیع ہستیری زکوۃ مین زکوۃ لغت مین بمعنی نماز اور افزونی اور طہارت اور پاکی کے ہے اور زکوۃ کو صدقہ بھی کہتے ہین اور راجح وہ ہے کہ وجوب زکوۃ بعد از ہجرت ہے سنہ ثانیہ مین پیش از وجوب رمضان یا بعد اُس سے اور فرضیت زکوۃ

چار صنف ہے ایک زرع اور ثمار یعنی مثل بقول اور خضراوات دوسری صنف بہیمۃ الانعام یعنی
شتر اور گاؤ اور گوسفند ہے تیسری صنف زر و سیم کہ قوام معاش عالم و اون کا باعتبار تقویم و اشیا
کے اسکے ساتھ ہی چوتھی صنف اموال تجارت مین جس قسم سے کہ ہو جمیع اصناف اموال مین ہر سال
مین ایک بار اور زروع اور ثمار مین بوقت حصار اور درو اور پختگی انکی کے اور شرع شریف
مین ہر صنف مین مال سے ایک نصاب معین آئی ہی جیسا کہ نقرہ دوسو درہم مین کہ روپیے
اسکے بحساب ہمارے دیار کے باون تولہ ہوتے ہین اور ذہب بیس مثقال ہین کہ بوزن اس دیار کے
ساڑھے سات تولہ ہوتے ہین اور غلات اور ثمار مین پانچ وسق کہے ہین کہ آٹھ سو من شرعی ہوتے
اور وسق سات صاع ہین اور نصاب زکوۃ گوسفند چالیس ہین اور گاؤ تیس ہین
اور شتر پانچ ہین ہی اور آن حضرت شتران صدقہ کو بدست مبارک داغ ہین فرماتے تھے
اور اکثر داغ اوپر گوش کے فرماتے اور داغ کرنے حیوانات مین علما کو اختلاف ہی صحیح وہ ہے
کہ اگر اس مین مصلحت ہو مثل علامات اور تمیز کے مختلف نہووین جائز ہے اور آدمی کے داغنے
مین بقصد علاج اسمین بھی اختلاف ہی اور صحیح حرمت اور کراہت ہے مگر بوقت انحصار علاج
کے اس مین بقول طبیب حاذق کے اور یہ متناثر اور صدقہ فطر واجب ہے اوپر ہر مسلم
مرد یا زن آزاد یا بندہ خورد یا بزرگ کے اور وجوب بندہ اور صغیر پر یعنی وجوب کے سید
اور والد پر ہی اور صدقہ فطر نصف صاع ہے گندم سے اور صاع تمر اور شعیر سے اور
وزن صاع مین اختلاف ہے یون جہانگیر شاہی نصف صاع دو سیر ہوتا ہے اور افضل
وہ ہی کہ صدقہ فطر پیش از نماز عید دیوین اور صدقہ تطوع اگرچہ امر ایجابی نہین اور
اوسکی ترک پر وعید نہین لیکن آسکو آنحضرت بہت دوست رکھتے تھی اور بہت خوش ہوتے
ہوتے تھے اور بانواع مشتی دیتے تھے نوع چوتھی بیان صیام مین۔ صوم عبارت ہے روکنا
نفس کا طعام اور شراب اور جماع سے لیکن صوم کامل وہ ہو وے کہ جوارح اور اعضا کو
معاصی اور حرکات شاغلہ سے باز رکھین اور صحیح بخاری مین فضیلت صوم مین آیا ہے کہ حق تعالی
فرماتا ہی کہ صوم میرے لئے ہی اور مین جزا دیتا ہون ساتھ اس کے اور تھی فرضیت صوم کی
سنہ ثانی مین ہجرت سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم افطار مین تعجیل اور تسحر مین تاخیر
فرماتے تھے اور صیام ایام بیض مین تاکید فرماتے اور صیام دہر سے کہتے اور روز دوشنبہ اور
پنجشنبہ مین بھی تحری صوم فرماتے اور عشرہ ذیحجہ مین کہ مراد اس سے نو روز ہین روزہ رکھتے
اور روز عاشورہ اور آخر عمر مین اگر باقی رہا مین نوین کو بھی روزہ رکھون گا اور روز عرفہ اگر حج
مین ہوتے افطار فرماتے اور فضیلت صیام شش عید مین فرمایا ہے کہ گویا چھ روزہ

متصل رمضان کے برابر صیام دہر کے ہین اور سب رمضانون مین اعتکاف فرماتے عشرہ آخر مین مگر ایک رمضان مین کہ اعتکاف فوت ہوا اسکی قضا ماہ شوال مین فرمائی نوع پانچوین بیان حج و عمرہ مین حج لغت مین بمعنی قصد آیا اور شرع مین قصد بیت اللہ وبوجہ مخصوص کے اور تحقیق لفظ مین فتح اور کسرہ حا دونون لغت مین اور عمرہ بمعنی زیارت آیا ہے اور بمعنی عمارت اور زفاف زن بھی آیا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد از ہجرت ایک حج کیا ہے کہ اسکو حجۃ الوداع اور حجۃ الاسلام کہین اور بعد وعمرہ آن آنحضرت چار کئی ہین۔ اول مرۃ حدیبیہ کہ سال ششم مین ہجرت سے بوقوع آیا ہے۔ ثانی سال ہفتم مین۔ ثالث سال ہشتم مین کہ سال فتح کیا ہے۔ رابع وہ عمرہ کہ حج کے ساتھ سال دہم مین حجۃ الوداع مین کیا اور ذبح فرمائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تریسٹھ اونٹ انکو دست مبارک سے اور یہی عدد تریسٹھ عمر شریف حضرت کے تھے۔ اور وجہ تسمیہ چاہ زمزم کی ساتھ زمزم کے از جہت بسیاری آسکے پانی کے ہو اور زمزم اور زمازم ماکثیر کو کہین اور معلوم کیا چاہیئے وہ ذبح کہ جسکے ساتھ تقرب حاصل ہوئین ہین ایک ہدی کہ اسکو حرم مین بھیجین یا لیجاوین دوسرے اضحیہ کہ روز اضحی اقربانی کرین تیسرے عقیقہ کہ مولود کے لیے ذبح کرین اور اضحیہ مین ضاحی کو چاہیئے کہ ترک قص اشعار اور اظفار کرے واللہ اعلم نوع چھٹی اذکار ودعوات واستغفار مین تھے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ذکر خدائے تعالےٰ کرتے تھے جمیع احیان اور اوقات مین اور کوئی چیز انکو ذکر حق سے نروکتی تھی اور سخن حضرت کا مجموع یاد حق اور حمد وثنا اور تحمید اور توحید اور تسبیح اور تقدیس اور تہلیل اور تکبیر مین ہوتا تھا اور سب حالت قیام اور قعود اور اضطجاع اور ذہاب وذیاب اور اکل وشرب اور نوم ویقظہ اور دلوج وخروج اور سفر اور اقامت اور رکوب وقدوم اور سائر حالات مین ذکر حق تعالےٰ سے زبان اور دل حضرت کا جدا اور منفک نہوتا تھا اور فضیلت دعا اور تحریص اور ترغیب اسکی مین آیات اور اخبار اور اثار زیادہ حد وحصر اور شمار سے وارد ہوئے ہین اور کافی ہے اسکے اثبات مین امر حق تبارک وتعالیٰ ادعونی استجب لکم پکارو مجھے قبول اور اجابت کرون مین تمہارے لئے اور قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم الدعاء مخ العبادۃ یعنی دعا مغز ہے عبادت کا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھا ئے ہین امت کو شرائط اور آداب کہ مذکور ہین کتب مین اور عمدہ سب مین اکل حلال اور صدق مقال اور جد وجہد اور عدم استعجال اور ابتدا بحمد وثنا سے ذوالجلال اور صلواۃ اور سلام اوپر حضرت اور آل اور اصحاب آنکے اوپر اور ایک آداب دعا سے رفع یدین اور بسط انکا مقابل وجہ کے اور اور بعض روایات مین خدا سے تنکین بھی وارد ہے اور حدیث بخاری مین بروایت ابی ہریرہؓ آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر پیغمبر کے لیے ایک دعا ہے مستجاب اور مین چاہتا ہون کہ پوشیدہ اور
پنہان کرون مین اپنی دعا کو شفاعت امت کے لئے آخرت مین اور تھے آن حضرت کہ استغفار کرتے
تھے ساعت بساعت اور روایت ابی ہریرہؓ مین آیا ہے کہ ستر بار اور ایک روایت مین زیادہ
ستر بار سے ہر روز اور ایک روایت مین سو بار آیا ہے اور کہا ہے کہ استغفار رکھنا حضرتؐ کا
تعلیم و تشریع ہی امت کے لئے تا ہمیشہ مستغفر اور تائب ہووین والا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
معصوم و مغفور ہین استغفار اور توبہ کس چیز سے کرین یا یہ کہ استغفار امت کے لئے ہووے وصل
قرأت آنحضرت مین صفت قرأت آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرأت مرتلہ مفسرہ تھی حرفا
بعد حرف اور مد کرتے تھے اور وقف اوپر سر آیت کے اور حدیث صحیح مین یہ آیا ہے زینوا القرآن
باصواتکم یعنی زینت اور آرایش دو قرآن کو اپنی آوازون کے ساتھ اور اختلاف کیا ہے علما نے
مسئلہ تغنی مین ساتھ قرآن کے بعض نے مطلق جائز رکھا ہے یعنی اگرچہ لازم آوے افراط وقت
مین اور اشباع حرکات اور مانند اسکے مین تغنی اگرچہ بقوانین موسیقیہ ہووے اور بعضون نے
مطلق منع کیا ہی - اور حق وہ ہے کہ تطریب اور تغنی اوپر دو وجہ کے ہے اور ایک وہ کہ اقتضا
کرے اسکو طبیعت اور سماعت کرے ساتھ اوسکے بے تکلف اور تمرین اور تعلیم کے اور وجہ دوسری
وہ کہ ساتھ صنع کے صنائع موسیقیہ سے ہووے مگر بہ تکلف اور تمرن کے اور یہی ہے کہ اسکو
سلف نے مکروہ رکھا ہے اور انکار کیا ہی قرأت کا ساتھ اس وجہ کے اور صاحب مواہب
کہتا ہے کہ ابو اسحاق ثعلبی نے ذکر اسما اس جماعت مین کہ جنھون نے مجلس سماع مین جان دی
ہے ایک مجلد تصنیف کیا ہی اور کتاب نفحات الانس مین بھی مذکور ہے وصل اور جبکہ سخن
تغنی قرآن مین واقع ہوا ہی اگر مجمل سماع غنا سے اشارہ کیا جاوے دور نہووے جاننا چاہیے کہ اس
مسئلہ مین اختلاف بہت آیا ہے قدیمًا و حدیثًا و قولًا و فعلًا بعضے ساتھ اباحت کے اسکے
قائل ہوئے ہین اور مباشرت اسکے ساتھ کی ہے اور بعض نے انکار اور اجتناب کیا ہے اور بعض
متوقف اور متردد رہے ہین اور کہا ہے کہ نہ یہ کام کرین ہم نہ انکار اور حاصل کلام اس جگہ تین طریق
ہین ایک مذہب فقہا اور یہ انکار کرتے ہین اشد انکار اور سلوک کرتے ہین مسلک تعصب اور
عناد مین اور الحاق کرتے ہین اسکے فعل کو ساتھ ذنوب کبائر کے اور اسکے اعتقاد کو ساتھ کفر اور زندقہ
اور الحاد کے اور یہ افراط اور خروج ہے طریقہ اعتدال اور انصاف سے اور دوسرا طریقہ محدثین
کا ہی اور وہ کہتے ہین کہ تحریم اسکی حدیث صحیح اور نص صریح سے ثابت نہین ہوئی ہے بلکہ جو
کچھ وارد ہوا ہے اس باب مین احادیث سے یا موضوع ہین یا مطعون اور ایسے ہی آیات قرانی
اگر تفسیر کیا ہے اسکو بعض مفسرین نے ساتھ اس چیز کے کہ دلالت اوپر حرمت غنا کے کرے

انکار اسکے لیئے تاویلات اور حائل ہی تھا اور ہین پس جب ثابت ہوئی حرمت ثابت ہوئی حل اور اباحت
مشایخ طریقہ صوفیہ کرام کا اور مذہب اُنکے اس باب مین مختلف اور افعال متعدد آ گئے ہین بعضون نے
اجتناب کیا ہے بعض نے مباشرت انکا انکار اشد اور اجتناب اقویٰ ہو اسکے کہ مذہب انکا اخذ
بعزیمت اور احتیاط اقوال اور افعال جمیع اوقات اور احوال مین لیکن اوپر بعض کے انپر
غالب آیا ذوق وسماع اور شوق اور اسکو محبت اور فتح حال اور وجد اور وجد انکا حکم والہ اسکر انکا ہے
اور صاحب کتاب الاستیناس باحکام السماع نے کہا ہے کہ غنا اوپر دو وجہ کے ہے ایک وجہ کہ جاری
ہوتی ساتھ اسکے عادت کہ استعمال کیجاتی ہے تنشیط قلوب اور محافظت اعمال اور حمل اثقال اور
قطع نفاذ طریق حج مین وصف کعبہ اور زمزم اور مقام مین اور طریق غزوہ اور وصف حرب
اور جہاد اور مبارزت مین اور مثل غنا نساء کے تسکین اطفال کے لیے اور مانند اسکے
اور یہ مباح ہے اگر سالم ہو ذکر فواحش اور محرمات سے بلکہ مندوب ہے اور سماع غنا
عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مستفیض اور مشہور ہے اور اسیطرح سعد بن المسیب سے
کہ افضل ہین تابعین مین سے اور سعید بن جبیر کہ اعظم تابعین سے ہین اور ابراہیم بن سعد
کہ امام وقت تھے اور حکایت کیا ہے صاحب تذکرہ نے کہ پوچھے گئے امام ابوحنیفہ اور سفیان
ثوری حال غنا سے پس کہا دونون نے کہ نہین غنا کبائر سے اور نہ اسواء صغائر سے اور
امام ابو یوسف کہ بسا اوقات حاضر ہوتے تھے مجلس رشید مین اور ہوتا تھا اسمین غنا پس سنتے
تھے اور روتے تھے اور پوچھا امام مالک سے پس کہا منکر نہین اس سے مگر عامی یا جاہل یا
عراقی غلیظ الطبع اور یہی حال قول ہے اوروں کا بھی واسطے طوالت کے قلم کو روکا گیا
اور امام شافعیؒ سے کہ کراہت غنا منقول ہے مراد وہ ہے کہ ترک اسکا اولیٰ ہے اور امام احمد
بن حنبل صحیح ہوا ہے اس سے روایت مین کہ سنا ہے غنا کو پاس بیٹے اپنے کے نام اسکا صالح
ہے وصل اور صاحب اقناع نے سماع مین تین قول ذکر کیے ہین حرمت اور کراہت اور اباحت
اور دلائل ہر مذہب بھی لکھے ہین لیکن مذہب اباحت کو ترجیح دیا ہے موافق مذہب اپنے
کے اور مقصود شیخ عبد الحق علیہ الرحمۃ کا نقل اقاویل سے اباحت سماع ہے تا معلوم ہو کہ مسئلہ
مختلف فیہ ہے جزم کرنا ایک جانب کا اور ترجیح اسکی اور تعصب کرنا اسمین مناسب طریقہ
اختلاف کے نہین ہے پس چاہیے کہ زبان اور قال طعن اور تشنیع اور تضلیل اور تقبیح بزرگون سے
باوجود تعارض ادلہ اور تباین طرق اور وجود علما اور فقہا اور عرفا کے اس جانب دوسری مین
قطع نظر راجع اور مرجوع سے نگاہ رکھے اور رشتہ ادب رہا نہ کرے شعر صحبت حافظ
گرچہ خوش افتاد اے دل :: جانب عشق عزیز است فرو مگذارش :: لیکن دف مختلف فیہ ہے

بعضون نے مباح کہا ہے اور بعضون نے مطلق حرام اور بعض نے فرق کیا ہے حلال حلال وار اور
اُسکے غیر مین اور جواب اباحت اُسکی کا ہے نکاح مین اور بعض نے اعلان اُسکا بدف مستحب
کہا ہے اور شاید کہ بعضے نے ہے اور عود کہ اُسکو بربط بھی کہتے ہین آئین بھی اختلاف ہوا اور وہ
کہ قول محدثین کا ہے کہ نہی شارع سے ثابت نہین ہوئی اور کوئی حدیث اس باب مین بہ ثبوت
نہین پہونچی مراد وہ ہوگی کہ نہی اُسکی علی الاطلاق اور تحریم اُسکی بذاتہ ثابت نہین ہوئی جیسے کہ
خمر اور زنا اور اُسکی امثال مین ثابت ہے لیکن نفی اور اُسکی استماع مین حیثیت اتباع سید لوگ کے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اقتداے اصحاب اور اتباع آنحضرت کہ بطریق تقرب اور تعبد اور پر
اُسکے اجماع کیا ہو خلجان باقی ہے جواب وہ ہے کہ محل اور مقام آنحضرت متعالی برتر ہے اور
اور وہ نکے اوضاع اور مشارب مختلف اور پر بعض کے جانب تورع اور اتقا غالب آئی اور
احتیاط دامن گیر ہوئی اور ذوق وجمعیت عبادات اور طاعات مین حاصل آیا اور اوپر
بعض کے سکر اور مستی نے غلبہ کیا اور ذوق اور شوق اُنکو سماع مین پایا گیا پس مدعا وہ
ہے کہ یہ امر مختلف فیہ ہے اور امر مختلف فیہ مین ایک کو دوسرے پر عیب اور طعن نکرنا چاہئے
اور ہر ایک کو اُسکے حال پر چھوڑ چاہیے بیت عیب می جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو نفی حکمت مکن
از بہر دل عامے چند واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب **وصل** طعام و شراب ولباس
ونکاح ونوم مین بروایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آیا ہے کہ کہا پر نہوا شکم پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا سا تھ سیری کے ہرگز اور تھے آنحضرت اہل وعیال اپنے مین کہ نہ طلب کرتے
تھے اُنسے کوئی طعام خاص اور شراب جو کھلاتے کھا لیتے اور جو پلاتے پی لیتے اور عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ خوش آتی تھین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا مین
تین چیزین رطب ۔ اور نسا ۔ اور طعام پس پایا اُن دو کو اور نہ پایا طعام کو اور تھا نان خورش
آنحضرت سرکہ اور فرماتے تھے نعم الادام الخل یعنے بہتر نان خورش سرکہ ہے اور جاننا چاہیے
کہ یہ ضیق اور قلت معیشت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے اصحاب رضی اللہ عنہم کو
دائمی نہ تھی اور اگر تھی نہ از جہت احتیاج اور افلاس اور نایافت کے تھی بلکہ گاہے بجہت
جود وایثار اور گاہے بجہت کراہت شبع اور کثرت اکل اور اختیار ریاضت کے تھی اور
اختیار کیا آنحضرت نے فقر کو باوجود امکان حصول توسع اور تبسط کے جیسا کہ حدیث مین
بروایت ابی امامہ آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ عرض کیا اوپر
میرے پروردگار میرے نے کہ کر دیوے میرے لیے بطحاء مکہ کو طلا مین نے قبول نہ کیا اور کہا
سیر ہوں مین ایک دن اور گرسنہ رہون مین ایک دن تا حالت سیری مین شکر کرون مین

اور حالت گرسنگی مین تضرع اور علما راضی ہین کہ آنحضرت کو فقیر اور محتاج کہین یا بہ بدو ضرورت وصف کرین اور جو مشہور ہے لوگون مین قول آنحضرت سے کہ الفقر فخری یعنے فقر بر نہ کو ہیری اور ساتھ اسکے افتخار کرتا ہون مین - کہا ہے شیخ الاسلام حافظ ابن حجر نے کہ یہ حدیث موضوع ہے فقدبر واللہ اعلم ف احادیث مین وارد اور مشتہر ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وقت جوع سنگ اوپر شکم کے باندھا ہے اور صحابہ نے بھی اور مواہب مین کہتا ہے کہ انکار کیا ہے ابو حاتم بن حبان نے احادیث وضع حجر کو اوپر بطن شریف کے اور کہا ہے کہ یہ حدیث باطل ہین اور تمسک کیا ہے ساتھ حدیث صوم وصال کے وفصل اور آنحضرت اوپر نوع مخصوص کے اغذیہ سے قصر نفر ماتے تھے اور بسبب عدم سلوک راہ تکلف اور قصد توسع اور مراعات کے اور سد راہ رہبانیت کے تناول فرماتے تھے جوکہ عادل اہل بلد کی تھی اور جو کچھ حاضر آتا لحوم اور فواکہ اور خبز اور تمر اور مانند اسکے سے اور کھایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لحم شاة اور کھانا لحم بقر کا بخصوص معلوم نہین ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تنہش کرتے تھے لحم کو یعنی بدندان کھاتے تھے استخوان سے اور کھایا ہے آنحضرت نے قدید یعنے گوشت خشک کیا ہوا اور کھایا ہے آنحضرت نے جگر بریان کیا ہوا اور کھایا ہے لحم دجاج کو روایت کیا اسے بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہم نے اور کھایا ہے لحم حمار وحش کو یعنے گورخر روایت کیا اسکو شیخین نے اور کھایا ہے گوشت شتر کو سفر اور حضر مین اور کھایا ہے گوشت خرگوش کو اور کھایا ہے دواب بحر کو - روایت کیا اسکو مسلم نے اور کھائی ہے حضرت نے نان ترکی ہوئی ساتھ روغن اور مسکہ کے اور کھائی نان ساتھ زیت کے اور کھایا ہے آنحضرت نے ککڑی کو اور دوست رکھا ہے اسکو اور کھایا ہے سلق پختہ بارد جو اور کھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خزیرہ کو اور وہ ایک طعام ہے کہ تیار کیا جاتا ہے آٹے سے اوپر مثال عصیدہ کے لیکن رقیق تر اس سے کذا قال الطیبی اور کھایا ہے آنحضرت نے اقط کو کہ اسکو فارسی جغرات کہتے ہین ڈالا جاتا ہے طعامون اور آشون مین - اور کھایا ہے رطب اور تمر اور دوست رکھتے تھے جذب کو کہ اسکو جمار بھی کہتے ہین اور وہ ایک چیز ہے کہ درخت خرما سے نکلتی ہے کہ اسکو شحمہ النخل کہتے ہین اور کھایا ہے پنیر کو اور کھایا ہے آنحضرت نے بطیخ کو ساتھ رطب کے اور ایک روایت مین طبخ واقع ہوا ہے بتقدیم طا اور تناول فرماتے آنحضرت فواکہ بلد اپنے کے بوقت ...

انکے اور پرہیز کرتے تھے اس سے اور نہیں کھایا آنحضرت نے سیر اور پیاز خام کو بلکہ منع فرمایا ہے
کہ انکو کھا کر مسجد میں نہ اوے اور مجامع کو بھی اسی پر قیاس کیا ہے اور کراہت انکی تنزیہی
ہے نہ تحریمی و فصل طریقہ تناول آنحضرت میں اور تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ تناول فرماتے تھے ساتھ تین انگشت ابہام اور سبابہ اور وسطے کے روایت کیا اسکو ترمذی
نے شمائل میں اور صاحب مواہب حدیث مرسل لایا ہے کہ آنحضرت نے ساتھ پانچ انگشت کے
کھایا ہے اور جمع میں انکے یہ ہے باختلاف احوال اور اوقات ہے اور بعد از اکل بلعق اصابع اور صحفہ
امر واقع ہوا ہے اور بعض اوقات میں چاٹنا اصابع کا اطفال اور خدام کو بھی وارد ہوا ہے اور تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہ کھاتے تھے متکی اور فرماتے تھے کہ میں بندہ ہوں بیٹھتا ہوں جسطرح
کہ بیٹھتے ہیں بندے اور کھاتا ہوں جسطرح کہ کھاتے ہیں بندے الا درصورت عارضہ رخصت ہے اور صاحب
مواہب نے کہا ہے کہ جو ثابت ہوئی کراہت اتکا کی یا ہونا اسکا خلاف ادب پس مستحب صفت جلوس
میں اکل کے لیے وہ ہے کہ دو زانو پر بیٹھے اور پشت دونوں قدم کے یا ایستادہ کرے پاے راست کو
اور بیٹھے اوپر پاے چپ کے اور جب رکھتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دست مبارک طعام میں
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے اور اگر بسم اللہ کہے کافی ہے اور حاصل ہوتی ہے سنت اور بعد
طعام کے حمد کرتے تھے خداے عزوجل کی اور صیغے حمد کے متعدد و ماثور ہیں اور اس قدر کافی
ہے کہ کہے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین یعنے سب تعریفیں ثابت
ہیں اللہ کے لیے جسنے کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور گردانا ہمکو مسلمانوں سے اور آنحضرت دھوتے تھے
دست مبارک پیش از طعام اور بعد اسکے اور نہ کھاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طعام گرم
کو اور نہیں کھایا آنحضرت نے اوپر خوان کے ہرگز اور نہیں کھائی نان تنک ولیکن کھایا ہے اوپر
سفرہ کے کہ وہ چرم یا برگ خرما سے تھا اور مواہب میں کتاب ہدی سے نقل کیا ہے کہ بعض اطبا نے
کہا ہے کہ جو کوئی چاہے حفظ صحت بعد از عشا مشی کرے باندازہ سو قدم کے اور خواب نکرے عقب اسکے
کہ مضر ہے اور نماز پڑھنا پیچھے کھانے کے آسان کرتا ہے ہضم کو و فصل بیان شرب آنحضرت میں ولیکن
شرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس تحقیق دوست رکھتے تھے آب شیریں اور سرد کو لاتے تھے
صحابہ رضی اللہ عنہم بیر سقیا سے کہ ایک چشمہ ہے کہ درمیان مدینہ اور اسکے دو دن کی راہ ہے اور
لاتے ہیں کہ آنحضرت شہد کو ساتھ آب کے مزج کرتے تھے وقت صباح اور نوش فرماتے تھے اور جب
چند ساعت اوپر اسکے گذرتیں اور جوع پیدا ہوتی جو حاضر ہوتا طعام سے تناول فرماتے اور
دوست رکھتے تھے حضرت لبن کو اور فرماتے تھے کوئی چیز نہیں کہ کفایت کرے طعام اور شراب کے
اور کام دونوں کا کرے مگر لبن ہی حضرت نے فرمایا ہے تین چیزیں اگر کوئی دیوے پھیرنا نہ چاہیے

مطلب سقیا نام چشمہ ... قنات نام ۱۲

لبن

کیں اور وسادہ اور دہن اور ایک حدیث میں طیب بجاے دہن واقع ہوا ہے اور احیانًا حضرت نے
تارع بھی کیا ہے یعنی پانی قدح کے ساتھ پیا ہے انہار وغیرہ سے نہ ساتھ منھ کے مثل چارپایون کے اور
آنحضرت پانی اوپر کھانے کے نہ پیتے تھے کہ مضر ہے اور جبتک طعام رو بانہضام نہ لاوے پانی پینا
نہ چاہیے اور پانی بیٹھ کر پیتے تھے روایت کیا اسکو مسلم نے۔ الا آب زمزم اور آب وضو اور تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پیتے تھے پانی کو تین دم کے ساتھ اور فرماتے تھے کہ یہ پینا بہت
سازندہ تر اور گوارہ تر اور شفا بخشندہ ہے اور قدح کو ہر بار دہن مبارک سے جدا کرتے اور دم لیتے
اور دم لینے کو اندر قدح کے منع فرماتے تھے اور جب نزدیک کرتے قدح کو ساتھ منھ کے تسمیہ فرماتے
اور جب جدا کرتے حمد کہتے کرتے یہ تین بار اور حدیث میں آیا ہے کہ جب رکھا جاوے مائدہ پس چاہیے
کہ نہ اٹھے آدمی اور نہ اٹھاوے اپنا ہاتھ کھانے سے اگرچہ سیر ہووے جب تک کہ فارغ ہووے
قوم کہ یہ بات خجل کرتی ہے اسکے ہمنشین کو شاید اسے حاجت باقی رہے وصل بیان لباس
حضرت میں۔ عادت شریف حضرت کی لباس میں توسع اور ترک تکلف تھا سفر السعادت
میں مرقوم ہے کہ لوگ بعد آنحضرت دو فرقے ہوے بعض نے مبالغہ کیا تزئین اور تجمل میں اور
ثیاب نفیس پہننا اختیار کیا اور اسکے مقید ہوے اور بعض نے التزام ثیاب خشن اور درشت
اور خسیس اختیار کیا اور اوسکے مقید ہوے اور یہ دونون روش خلاف طریقہ نبوی کے ہیں
توسط اور عدم تقید اور تکلف ہر حال میں محمود ہے اور اگر احیانًا لباس نفیس گران بہا کہ حضرت
کے لیے ملوک عجم ہدیۃً اور ارسال کرتے تھے با رادہ استمالت انکی خاطر کے پہنتے تھے لیکن جلد
بدن مبارک سے اتارتے تھے اور اوپر لوگون کے تقسیم کرتے تھے اور اکثر علما اور عبا و لباس
حسن اور جامہ نفیس پہنتے تھے اور نیت انکی اسمیں صالح تھی جیسا کہ آنحضرت وفود کے لیے
تجمل فرماتے تھے اور جمعہ اور اعیاد کے لیے بھی لباس جدا بناتے تھے وصل دستار مبارک
میں۔ نہ تھا عمامہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا بہت بڑا اور بھاری کہ اس کے سر مبارک
پر بار ہوتا اور صغیر کہ قاصر ہوتا وقایہ سر کو حر اور برد سے اور آیا ہے کہ چودہ گز سے زیادہ نہ تھا اور
کبھی سات گز ہوتا اور ذراع شرعی ایک ہاتھ ہے سر انگشت میانہ سے بند مرفق تک صحیح مسلم میں
حدیث عمرو بن حریث سے آیا ہے کہا دیکھا میں نے آنحضرت کو اوپر منبر کے اور تھا اوپر سر مبارک کے
عمامہ سیاہ کہ رہا کیے تھے طرف اسکے درمیان دونون شانون اپنے کے اور صاحب مواہب
ابن ارقم سے نقل کرتا ہے کہ کہا ہے یہ آستینین فراخ دراز مانند اخراج کے اور عمائم مثل ابراج حادث
میں نہیں پہنا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اور نہ کسی ایک نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے
اور مخالف ہے سنت کے اور جانب خیلا ہے اور اوپر ہر تقدیر کے وہ جو واقع ہوا ہے حرمت اور

کراہت ہے اسبال اور تطویل سے ازار اور اُسکے غیر مین بقید بقصد خیلا اور تکبر اور تزئین کے ہے
اور جو بلا قصد ہووے جیسا کہ دفع برد یا اور عارضہ کے ہو داخل اس حکم مین نہووے اور
جاننا چاہیے ازار اس جگہ کہ مذکور ہے یعنی تہ بند کے ہے لیکن وہ ازار کہ عرف عجم مین ہے اور
عرب اسکو سراویل کہتے ہین اختلاف ہی کہ آنحضرت نے اسکو پہنا ہے یا نہین اور روایت کیا گیا ہے
کہ پہنتے تھے آنحضرت سراویل کو اور پہنتے تھے صحابہؓ حضرت کے زمانہ مین واللہ اعلم اور تھا محبوب
ترین ثیاب حضرتؐ کے نزدیک قمیص اگرچہ ازار اور ردا بھی پہنتے تھے لیکن پیراہن کو بہت دوست
رکھتے تھے اور تھا طول ردا آنحضرت کا چار گز اور عرض اسکا دو گز اور ایک شبر اور پہنا ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے جبہ رومیہ تنگ آستین چنانچہ وقت وضو کے دستہای مبارک
آستین سے نکال کر اور جبہ کو اوپر کتفین اور پشت کے ڈالتے پس ہاتھ دھوتے اور یہ حالت
سفر مین تھی اور سفر مین جامہ تنگ پہنتے تھے اور صاحب مواہب نے نووی سے نقل کیا ہے
کہ اختلاف ہے علما کا ثیاب معصفر مین پس اباحت کیا ہے ایک جماعت علما نے اور صحابہ رض
اور تابعین رح اور من بعدہم نے اور امام اعظم رح اور شافعی اور مالک قائل ہین ساتھ اُسکے ولیکن کہا ہے
امام مالک نے کہ لبس غیر معصفر افضل ہی اور ایک روایت مین تجویز کیا ہے لبس اُسکا بیوت اور
سراؤن مین اور مکروہ رکھا ہے محافل اور اسواق مین اور ایک جماعت نے کہا ہی کہ مکروہ ہے
بکراہت تنزیہی اور مذہب حنفیہ مین بھی اقوال ہین اصح وہ ہے کہ مکروہ ہے بکراہت تحریمی اور
جائز ہے نماز ساتھ اُسکے بکراہت پس معلوم ہوا کہ جامہ معصفر اور مزعفر دونون منہی عنہ
ہین ولیکن تطلس کہ عبارت ہی ڈھانکنے سر سے ساتھ چادر اور مانند اُسکے اور ڈالنے دونون
طرف اُسکے اوپر کتفین کے پس کہا ہے ابن قیم جوزی نے کہ وہ مکروہ ہے منقول نہین آنحضرت
صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور حدیث بیہقی کی شعب الایمان مین حدیث
سہل بن سعد ساعدی اور ابن سعد طبقات مین حدیث انس سے ۔ اور سعید بن منصور
سنن مین یہ سب احادیث تائید کرتی ہین قول ابن قیم جوزی کو (فصل) اور لباس آنحضرت
سے خاتم تھے کہ پہنتے اسکو صحیحین مین بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم نے کیا خاتم کو نقرہ سے اور رہتی تھی وہ خاتم دست مبارک مین اور بعد آنحضرت دست ابی بکر
رضی اللہ عنہ مین اور بعد اُنکے دست عمر رضی اللہ عنہ مین اور بعد اُنکے دست عثمان رضی اللہ عنہ مین
تا آنکہ گر پڑی بیر اریس مین کہ نام ایک چاہ کا ہے جانب مسجد قبا مین اور پہننا خاتم حدید اور
صفر (پیتل) اور رصاص کا مکروہ ہے ولیکن خاتم ذہب پس صحیحین مین روایت براء ابن عازب اور ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے آیا ہی کہ کہا منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے خاتم ذہب کو اور تختم ساتھ

عقیق پس بروایت انس آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تختم کرو بنگین عقیق
اور یہ بھی سرفراز تر ہے بزینت اور نقش نگین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد رسول اللہ تھا
سطر اول مین محمد اور ثانی مین رسول اور ثالث مین اللہ یوں نہین کہا ہے صاحب مواہب نے
اور لبس دو خاتم زیادہ مین کراہت ہے خصوصاً کہ فضہ ہووے اور صاحب مواہب بھی کہتا ہے
کہ عبارت سے کراہت ظاہر ہوتی ہے نہ حرمت اور اصل مین لبس خاتم مین بھی اختلاف
ہے بعضون نے اہل علم سے مباح رکھا ہے بے کراہت اور بعض نے مکروہ رکھا ہے اگر
بقصد زینت ہووے اور بعض مکروہ رکھین مگر صاحب سلطنت اور خداوند حکم کو اور
اور حدیث مین بھی ایسا ہی آیا ہے وصل بیان نعل شریف آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نعل اُسے کہین کہ ڈھانپے ساتھ اُسکے قدم کو اور اگر ڈھانپا
جاوے ساتھ اُسکے شتالنگ موزہ ہے والانعل صحیح بخاری مین بروایت انس آیا ہے
کہ تھین نعلین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبال اور قبال زمام نعل ہے اور
وہ ایک دوال ہے کہ ہوتا ہے درمیان دو انگشت کے اور ترمذی شمائل مین روایت
ابن عباس سے لایا ہے کہ دو قبال تھے کہ دونون تھے شراک اُنکے اور بعض نے علماء حدیث
سے تمثال نعل شریف کو تالیف علیحدہ مین بیان کیا ہے اور فضل اور نفع اور برکت اسکی
بہت لکھی ہے اور مواہب مین تجربہ اسکا دفع وجع کے لیے ساتھ رکھنے اس تمثال کے
موضع وجع مین اور حصول امان کے لیے یعنی بغات اور غلبہ عداۃ سے اور حرز بہ شیطان
ملعون اور شر حاسد سے اور تیسیر طلق اوپر عورت کے ذکر کیا ہے اور قصائد انکی مدح اور بیان
فضائل مین انشا کیے ہین وصل بیان فراش مین۔ اور فراش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صحیحین مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ تھا فراش رسول خدا کہ خواب فرماتے تھے
اوپر اُسکے ایک چرم حشو پوست درخت خرما اور تھا لوفتہ اور کہا ہے کہ لیٹے تھے آنحضرت اوپر
حصیر کے اور نہ تھا اوپر بدن مبارک کے سوا ازار کے اور نشان پڑ گئے تھے حصیر کے
پہلو مین اور آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ایک قوم ہے کہ دیے گئے شتاب انکو طیبات انکی
دنیا مین اور ہم وہ قوم ہین کہ دیر رکھے گئے طیبات ہمارے آخرت مین وصل بیان نکاح و
جماع آنحضرت مین ابن سعد نے طاؤس اور مجاہد سے نقل کیا ہے کہ دیے گئے تھے آنحضرت قوت
چالیس مرد کی جماع مین اور کہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تزویج کرو اسلیے کہ افضل اس امت کا
وہ کوئی ہے کہ زیادہ ہین نسا اُسکی اشارت ہے ساتھ ذات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
یا عام ہووے۔ بروایت انس آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تفضیل دیا گیا ہون

اوپر لوگون کے ساتھ چار خصلت کے سماحت اور شجاعت اور کثرت جماع اور شدت بطش کے رواہ الطبرانی پس معلوم ہوا کہ قوت مباشرت کے نسا ر کمال انسان سے ہے اور تحقیق داؤد علیہ السلام کی ننانوے ازواج پس دوست رکھا ایک عورت کو تا سو پوری ہوئین اور سلیمان بن داؤد علیہما السلام طواف کرتے تھے اوپر نوے نسا کے اور قوت جماعی کہ آنحضرت کو تھی داخل معجزہ کہ طواف کرتے تھے ایک شب مین سب ازواج مطہرات کے اوپر کہ گیارہ یا نو تھین علی اختلاف الروایات اور یہان سے کوئی توہم فضیلت سلیمان علیہ السلام کا اوپر آنحضرت کے نہ کرے اس لیے کہ سلیمان علیہ السلام نبی ملک تھے اور دیا گیا تھا انکو ملک کہ نہین دیا گیا بعد انکے کسی کو اور یہ کثرت نسا انکو منجملہ اسکے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت اور عبودیت اور فقر اختیار فرمایا اور فوائد اور منافع نکاح اور جماع کے بہت ہین عمدہ انکا وجود تناسل اور بقا اور دوام نوع انسان جس مدت تک کہ خدا نے چاہا ہے اور قضاے حاجت اور نیل لذت اور ذوق مباشرت اور منافع نکاح سے غض بصر اور دفع احتقان منی کا ساتھ استفراغ اسکے اور حفظ عفت اور دفع مضار کہ حاصل ہوتے ہین احتقان سے اور فوائد نکاح سے زیادہ تکلیف اوپر قیام حقوق نسا کے اور صبر انکی ایذا اور کج خلقی کے اوپر اور مذہب حنفی مین مطلق تزویج افضل ہے تجرد سے وصل نوم آنحضرت مین۔ نوم آنحضرت اوپر قدر اعتدال کے تھا اور زعفرانی تھے نوم فوق قدر محتاج الیہ کے اور منع نہ کرتے تھے نفس کو قدر محتاج الیہ سے اور رات مین کبھی خواب فرماتے اور بعد از ان بیدار ہوتے اور وضو اور نماز ادا فرماتے چند بار شب مین ایسا ہی کرتے اور خواب اوپر پہلو داہنے کے فرماتے تھے اور احیاء العلوم مین لکھا ہے کہ نوم چار نوع پر ہے نوم اوپر ظہر کے عبرت پذیرون کے لیے کہ نظر کرتے ہین آسمان اور کواکب مین اور فکر کرتے ہین آیات اُسکی مین اور نوم اوپر یمین کے متعبدون اور بیدار ہونے والون کے لیے واسطے نماز شب کے اور نوم اوپر یسار کے راحت اختیار کرنے والون کے لیے ساتھ ہضم طعام کے اور نوم اوپر منہ کے یعنے اوندھا ہونا نگون بختون اور بے خبرون کے لیے قسم تیسری ذکر وقائع سنوات ہجرت مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابتدا سے تا ابتدای مرض اور وفات تک جاننا چاہیے کہ بالاتفاق مدت آنحضرت مدینہ مین دس برس تھے اور علماے سیر نے وقایع اُن دس سال کے کہ ہر سال مین وقوع پائے ہین جدا جدا ذکر کیا ہے ۱ اول وقائع بعد از قدوم شریف تا بنا مسجد قبا ہے کہ آنحضرت نے بدست مبارک اپنے کے اور خلفا نے سنگ رکھے ہین ثانی وقائع سنہ اولی ہجر اسلام عبداللہ بن سلام کا ہے

که

کہ اخبار یہود اور اولاد یوسف علیہ السلام تھا اور ثالث وقائع سنہ اولی سے پہونچنا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا زید بن حارثہ اور ابو رافع کو کہ مولی آنسرور تھا مکہ مین ساتھ پانچسو درہم اور دو شتر کے تاکہ فاطمہ
رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم اور سودہ بنت زمعہ اور اسکی مان ام ایمن کو مدینہ مین لاوین پس اس جماعت
کو لائے اور عبد اللہ بن ابی بکر بھی عیال پدر اپنی کو اٹھا کر ہمراہ اُنکے مدینہ مین لائے رابع
وقائع اسی سال سے بنا مسجد عظیم مدینہ ہے اور زمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
علامت محراب کہ اب مساجد مین متعارف ہے نہ تھی ابتدا اسکی وقت عمر بن عبد العزیز سے ہے
کہ ولید بن عبد الملک کی طرف سے امیر مدینہ تھا اور تعمیر مسجد شریف کرتا تھا اور صاحب مواہب لکھتا ہے
کہ مسجد مین ایک موضع مظلل تھا کہ وہان پناہ پکڑتے تھے اور جا سے بود و باش اپنی کرتے تھے وہ
مساکین کہ خانمان نہ رکھتے تھے اور اسکو صفہ کہتے تھے اور اہل اسکے کو اصحاب صفہ اور صحیح بخاری
مین بروایت ابی ہریرہ رضی وہ ستر تن تھے کہ نہ تھی اوپر کسی ایک کے انمین سے ردا الا ازار یا گلیم باندھتا تھا
اوپر گردن اپنی کے بعضون کو تا نصف ساق اور بعض کو تا کعبین پہونچتی تھی اور گاہے اہل صفہ
چارسو تک پہونچتے تھے اور کبھی کم ہو جاتے تھے اور گاہے بیشتر اور وقائع اسی سال سے تشریع
اذان ہے اور ذکر اسکا باب عبادات مین بہ تفصیل گذرا ہے حاجت اعادہ کی نہین ہے اور بعض نے
اسکو وقائع سنہ ثانیہ سے رکھا ہے واللہ اعلم اور وقائع سنہ اولی ہجرت سے اسلام سلمان فارسی کا ہے
کہ اصل اسکی فارس ہرمز سے ہے اور بعض نے اصفہان سے کہا ہے اور وقائع اسی سال سے ہے
باندھنا عقد مواخات کا درمیان مہاجرین اور انصار کے کہ تھے وہ ہر طائفہ سے پینتالیس تن اور
ایک قول مین پچاس مہاجرین سے اور پچاس انصار سے اور یہ عقد مواخات پیش از نزول الی
آیہ کے تھا اولی الارحام الخ اور بعد اُسکے منسوخ ہوا اور وقائع اسی سال سے ہے زیادتی
نماز حضر مین اور سخن کرنا گرگ کا ساتھ مسلمانان کے اور وقائع سنہ اولی سے ہے امر کرنا آنحضرت کا
صحابہ کو ساتھ صوم یوم عاشورہ کے اور وقائع اسی سال سے ہے وفات براء بن معرور کی اور وہ
بیچ انصار سے ہے خزرجی سلمی اور موت اسعد بن زرارہ بھی اسی سال مین ہوئی ہے اور بھی اسی
سال مین کلثوم بن الہدم نے کہ انصار سے ہے اور عثمان بن مظعون نے کہ مہاجرین سے ہے وفات
پائی **ذکر وقائع سال دوم** اور منجملہ وقائع سال دوم تحویل قبلہ ہے اور نکاح فاطمہ زہرہ
رضی اللہ عنہا ساتھ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے اور ولادت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بقول اصح
پانچ برس سے پہلے نبوت سے ہے اور شہر تزویج مین اختلاف ہے بعض کے نزدیک رمضان اور بقول
بعض رجب اور بقول بعض صفر اور بقول بعض بعد از غزوہ احد کذا فی جامع الاصول اور سن شریف
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وقت تزویج مین بعض کے نزدیک سولہ برس کا اور بقول بعض اٹھارہ برس

اور بقول بعض پندرہ برس اور تھے علی مرتضی رضی اللہ عنہ اکیس برس پانچ مہینے کے اور حدیث
مین آیا ہے کہ رنگ روی مبارک حضرت فاطمہ کا بسبب اکثر نشستن روبروے آتش اور پکانی روٹی
اور جاروب خانہ اور چکی پیسنے کے متغیر ہوا تھا اور دست مبارک ہتا ثر اور جا بجا سفید چنانچہ علی مرتضی ایک
مرتبہ بطلب خادم پیش آنحضرت تشریف لیگئے پس آنحضرت نے فرمایا مین تمکو بہ از خادم ایک چیز تعلیم
کرتا ہون کہ جسوقت سونے لگو تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر
کہو علی مرتضی کہتے ہین کہ ہرگز اس ورد کو ترک نہین کیا مین نے اور نہ شب صفین مین ۔ اور وقائع
سنہ دوم سے فرضیت ماہ رمضان اور نماز عید اور صدقہ فطر کی ہے بعد از تمادی اٹھارہ مہینے کے
قدوم آنحضرت سے مدینہ مین اور بھی اسی سنہ مین امر جہاد و قتال واقع ہوا اور اذان کیا گیا
ساتھ اسکے اور مجموع غزوات آنحضرت کو خود بہ نفس نفیس باہر آئے ہین بقول صاحب مواہب
ستائیس تھین اور صاحب روضۃ الاحباب کے نزدیک ایک قول مین اکیس اور اقوال
دوسرے مین چوبیس نقل کی ہین اور صحیح بخاری مین زید بن ارقم سے روایت کیا ہے ۔۔ بدر
اور احد اور احزاب بنو قریظہ اور بنو المصطلق اور خیبر اور فتح مکہ اور حنین اور طائف اور عدد
سرایا کا سینتالیس تھا اور بعض نے چھپن کہا ہے اور صحیح بخاری مین بروایت ابن اسحق اول
غزوہ آنحضرت ابوا بعد ازان بواط بعد ازان عشیرہ اور روایت کیا ہے احمد اور ترمذی نے ابن
عباس سے کہ رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیاہ تھا اور لوا سفید اور بروایت ابن
عدی مکتوب تھا اسمین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بھی شہر ربیع الاول سنہ دو مین اوپر
راس تیرہ مہینے کے ہجرت سے غزوہ بواط واقع ہوئی اور بعد ازان غزوہ عشیرہ اور روضۃ الاحباب
اور معارج النبوۃ مین مذکور ہے کہ اسی سفر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی مرتضی
رضی اللہ عنہ کو ملقب کیا ساتھ ابو تراب کے اور مشہور بروایت بخاری اور مسلم کے سہل بن
سعدی سے اور طرح پر ہے اور بھی اسی سال مین کرز بن جابر فہری اور شترون مدینہ کے کہ
چراگاہ مین تھے اور وہان شتر آنحضرت کے تھے اور آیا ہانک اور بھی اسی سال مین سریہ عبد اللہ
بن جحش نے کہ پسر عمہ آنحضرت اور بھائی ام المومنین زینب بنت جحش کا تھا وقوع پایا
اور اعظم وقائع کا سال دوم مین ہجرت سے واقعہ غزوہ بدر کبری اور بدر عظمی لکھے ہین
وصل اور جب لشکر اسلام جمع آیا آنحضرت نے ستو بہ صفوف کیا اور فرمایا کہ جبتک مین
نہ کہون حملہ اوپر اعدا کے نہ کرو پس اول وہ لشکر کفار سے باہر آگے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ
بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ تھے اور مبارز طلب کیے اور لشکر اسلام سے بھی تین شخص نکلے عوف
اور معاذ بیٹے حارث کے اور عبد اللہ بن رواحہ کفار نے پوچھا تم کون ہو کہا ہم ایک قوم ہین

انصار سے کہا ہم کو ساتھ تمہارے کچھ کام نہیں ہم اپنے اعمام اپنوں کو طلب کرتے ہیں اور
معوذ اور معاذ دونوں بھائی کہ بیٹے عفرا کے گئے ڈھونڈتے ابوجہل کو جب دیکھا اسکو مانند
دو چراغ کے اپنی جگہ سے کودے اور اسکو ساتھ ضرب شمشیر کے مارا اور ڈالا اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الحمد للہ الذی نصر عبدہ و اعز دینہ یعنی سب
ستایش اس خدا کو جسنے فتح مند کیا اپنے بندے کو اور غالب کیا اپنے دین کو اور فرمایا
ومات فرعون ہذہ الامۃ یعنی اور مرا فرعون اس امت کا اور ایک روایت میں آیا ہے
کہ سجدہ شکر بجا لائے اور اسی جگہ سے ہے کہ بعضے فقہا قائل ہوئے ہیں ساتھ استحباب سجدہ شکر
کے سجدہ وقت نعمت جدید ہونے اور دفع بلیہ مکروہ ہے اور کہا خطابی نے کہ شدت اجتہاد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا اس جنگ میں اور مشقت انکی دعا میں اس جہت سے تھی کہ دیکھا مسلمان
غوض کرتے تھے غمرات موت میں اور ملائکہ کھڑے ہیں قتال میں چاہا کہ آپ بھی اجتہاد
کریں جہاد میں اور جہاد اوپر دو نوع کے ہے ایک جہاد بسیف اور ایک جہاد بدعا اور
آیا ہے جس وقت کہ ملتقی ہوئیں دونوں جماعت لی آنحضرت نے سنگریزوں سے اور ڈالا
اسکو انکے مونہوں پر اور کہا شاہت الوجوہ یعنی زشت اور خراب ہووے منہ پس باقی نہ رہا
کوئی مشرک مگر وہ کہ آئی آنکھوں اور ناک انکی میں کچھ ان سنگریزوں سے اور منجملہ مرام رکھا فضل
اور اعظم فضائل اور خصائص غزوہ بدر سے حضور ملائکہ اور قتال انکا ساتھ مشرکین کے اور غزوہ
میں نہیں واقع ہوا اور تفسیر قول سبحانہ ویوم حنین میں لائے ہیں کہ اختلاف ہے آیا کہ روز
حنین میں قتال کیا ملائکہ نے یا نہیں اور اس جگہ دونوں قول ہیں قول آخر یہ ہے کہ نہیں کیا
ولیکن رد کرتی ہے اس قول کو حدیث مسلم اپنی صحیح میں سعد بن ابی وقاص سے کہ دیکھا
جانب یمین اور شمال رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روز احد دو مرد کو کہ تھے اوپر انکے
ثیاب سفید کہ نہیں دیکھا میں نے انکو ہرگز اس سے پہلے اور نہ پیچھے اس کے یعنی جبرئیل اور
میکائیل علیہما السلام کو اور قتال کرتے تھے شدت قتال اور مواہب میں ربیع بن انس سے
لائے ہیں کہ کہا مدد کی حق تعالیٰ نے مسلمانوں کو ساتھ ہزار کے پھر ہوئے تین ہزار پھر ہوئے
پانچ ہزار اور کہا ہے کہ ہوا ... تھے ملائکہ ساتھ آثار سیما کے اتفاق اور شمار ان
اور عدد شہدائے بدر کے کہ انصار میں تھے اور ... ہوئے اور سوا انکون سے چودہ
مرد بدر میں شہادت پہونچے چھ مہاجرین اور آٹھ انصار سے چھ خزرج اور دو اوس سے
وصل بیان ثبوت سماع اور علم وشعور موتی میں حدیث صحیح مسلم اور حدیث صحیح
متفق علیہ میں آیا ہے کہ میت سنتا ہے آواز کو قدم نعال مردم کو جس وقت مراجعت انکی دفن سے

اور شیخ ابن الہمام نے شرح ہدایہ مین کہا ہے کہ اکثر مشائخ حنفیہ اوپر اسکے ہین کہ میت نہین سنتی اور
جواب دیا ہے حدیث مسلم سے کہ ناطق بسماع میت ہے قرع نعال مردم کو ساتھ اسکے کہ یہ مخصوص
ہے بوقت رکھنے کے قبر مین مقدمہ سوال کے لیے اور یہ تخصیص خلاف ظاہر کے ہے اور کوئی دلیل اوپر
اسکے نہین اور ظاہر حدیث کا وہ ہے کہ یہ حالت حاصل ہے میت کو قبر مین اور زندہ کرنا میت
کو بوقت سوال ہے اور آگے اس سے زندہ کرنا مقدمہ سوال کے لیے کیا معنے رکھتے اور جواب
دیا ہے حدیث مسلم سے کہ بعض ہوا اوپر خلاف مذہب انکے لگا ہے ساتھ اسکے کہ یہ مخصوص ہے
یا آنحضرت معجزہ ہے اور جیسا کہ بروایت قتادہ لائے ہین رکھا حق تعالے نے زندہ کیا اونکو تا
سنوا وے اور ہین یہ سخن پیغمبر زیادت توبیخ اور حسرت اور ندامت کے لیے اور پوشیدہ
نہ رہے کہ حمل اوپر اسکے مجرد احتمال اور تاویل ہے اسپر نہ کرنا چاہیے جب تک کہ تمام ہووے
دلیل اوپر استحالہ سماع کے اور پروردگار عزوجل قادر ہے اوپر اسکے اور ہیئت حواس ادراک
کے لیے عادی ہے بدون اسکے بھی ہوسکتا ہے اور قوی ترین شبہات اور منکرین ہونے کا
یہ دو آئتین ہین انک لا تسمع الموتی یعنے بدرستی تو لے محمد نہین سنوا سکتا مردون کو
وما انت بمسمع من فی القبور یعنے نہین تو سنوانے والا انکا جو قبرون مین ہین اور معنی آیت کے
وہ ہین کہ تو نہین سنوا سکتا بلکہ خدا سنواتا ہے اور مراد بموتی اور من فی القبور سے کافر ہین اور
مراد ساتھ عدم استماع کے عدم اجابت حق کو ساتھ اس دلیل کے کہ یہ دونون آئتین نازل ہوئی
ہین دعوت کفار مین طرف ایمان کے اور نہ قبول کرنا انکا حق - یا مراد بموتی وموتی القلوب
آیا ہے اور ساتھ قبور کے اجساد انکے کہ اسمین دلہا سے مردہ پڑے ہین اور حاصل
کلام اخبار اور آثار سماع موتی اور علم وشعور مین بہت ہین اور کوئی دلیل قاطع اوپر خلاف
اسکے ساتھ ثبوت کے نہین ملی اور کلام اس مقام مین شرح مشکوۃ شیخ مین باستیفا مذکور ہے
چونکہ منظور یہان اب اختصار ہر جگہ ہے اسلیے زیادہ تحقیق نہین کیجاتی ہے وصل بیان اسیران
بدر مین - مروی ہے کہ جب اسیران بدر کو غل گردن اور زنجیر پانؤن مین آنحضرت پاس لائے
فرمایا کہ یہ نہین چاہتے کہ مسلمان ہووین اور بہشت مین آوین ولیکن حق تعالے نے بزور رسیمہ
اپنی درگاہ مین لاتا ہے اور بہشت مین داخل کرتا ہے اور ایسا ہی ہے حکم تکالیف شرعیہ کا
کہ حق تعالے نے اپنے بندون کو تکلیف کی ہے اور مقید اسکے ساتھ کرکے اپنی درگاہ مین
لاتا ہے اور بہشت مین داخل کرتا ہے اور اسلام حضرت عباس بن عبد المطلب مین اختلاف
ہے بعضے کہتے ہین کہ یہ قائم الاسلام تھے لیکن پوشیدہ رکھتے تھے اور بعض کہتے ہین روز
بدر اسلام لائے اور بعض نے کہا ہے کہ پیش از فتح خیبر اسلام لائے تھے اور مخفی رکھتے تھے

بروز فتح کے ظاہر کیا اور قصہ اسیران بدر کا غرائب قصص سے ہے کہ جب لائے گئے اسیران بدر
پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت نے انکے باب مین مارنے اور فدیہ لینے مین ساتھ
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مشورہ فرمایا کہ فدیہ لیکر زندہ رکھنا چاہیے شاید کہ خدا تعالیٰ
انکو توفیق اسلام عطا فرماوے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مارنا چاہیے گردنین
انکی کہ یہ ائمہ کفر ہین اور پیشوا اکافرون کے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قول
صدیق میل فرمایا اور جب فارغ ہوے آنحضرت اس قضیہ سے آخر رمضان اور اول رمضان
مین شعبان سے بھیجا زید بن حارثہ کو مدینہ مین واسطے بشارت فتح کے اور پہونچا وہ وقت ضحی مین
اسوقت کہ فارغ ہوے تھے دفن رقیہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ونیز اسواتھ وصل
احادیث فضل اہل بدر مین بہت واقع ہوئی ہین ایک انمین سے یہ حدیث ہے کہ اسکا ترجمہ یہ ہے
کہ اللہ تعالے مطلع ہوا اوپر اہل بدر کے پس کہا کرو تم جو چاہو پس تحقیق بخشا مین نے تمکو اور ایک
روایت مین پس تحقیق واجب ہوئی تمھارے لیے جنت اور اس جگہ ایک حکایت غریب ہے
کہ عامہ ناس مین شہرت رکھتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جبال بدر مین ایک موضع ہے کہ سنی جاتی ہے
اس موضع سے آواز مثل آواز نقارہ کے کہ بادشاہون کے ہان وقت فتح اور نصرت کی علامت
ہے اور کہتے ہین کہ یہ نشان ہے کہ حق تعالے نے اس وادی مین فتح اور نصرت مومنون کا کہ فتح مبین
اور نصر عزیز واقع ہوئی ہے علامت چھوڑی ہے اور شیخ قدس سرہ العزیز فرماتے ہین کہ مین جب
اس مقام شریف مین بزیارت عرصہ بدر کہ مقام فتح اور نصرت مومنون کا ہے پہونچا مشاہدہ اس مکان
اور حضور سید انام اور صحابہ کرام کا خیال آیا اور ارادہ دیکھنے اس موضع اور سننے آواز کا کہ
مشہور ہے دل مین آیا جماعہ اہل اس وادی سے کہ وہان کھڑے تھے حقیقت حال پوچھی کہا البتہ
کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہین اور بھی وقایع سال دوم سے سریہ بن عدی بن خرشہ ہے کہ بھیجا
ہے اسکو آنحضرت نے اوپر عصما یہودیہ بنت مروان زوجہ یزید بن زید حطمی یہودی کے تا قتل
کرے اسکو اور تھی وہ ملعونہ ایک زن سحا معارف زنان یہود سے سلیطہ لسان کہ پیوستہ
عیب کرتی تھی اسلام اور اہل اسلام کو اور ہجو کرتی تھی اور ایذا دیتی تھی رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو اور اسی سال مین غزوہ قرقرۃ الکدر کہ نام ایک موضع کا ہے واقع ہوا اور یہ
قرقرہ بفتح قافین نام زمین بلسار مطمئنہ کا ہے اور کدر بضم کاف اور سکون دال مہملہ ایک نوع
طیر ہے کہ اسکے رنگ مین ایک تیرگی ہے اور بعض نے اس غزوہ کو سال سوم مین رکھا ہے
بعد ازان غزوہ قینقاع اور وہ ایک بطن ہے یہود مدینہ سے کہ خاص انمین شجاعت اور صبر تھا
اور یہ غزوہ نصف شوال مین اوپر اس شہر کے ہجرت سے بعد واقعہ بدر کے ہوا تھا اور کہی

اسی سال مرا اشقی مین امیہ بن الصلت شاعر کہ جاہلیت مین باعتبار فضائل کے اپنے ہواے
نبوت اور رسالت سر مین رکھتا تھا اور جب خبر ظہور نبوت آنحضرت کی سنی بعلت حسد اور سابقہ
شقاوت ازلی کے گرفتار نکال کفران کا ہوا بعد ازان پانچوین ذیحجہ مین اور محمد بن اسحق نے کہا صفر
مین غزوہ سویق واقع ہوئی **وقائع سال سوم از ہجرت** اس سال مین غزوہ غطفان اور
اسکو غزوہ امر بفتح ہمزہ اور میم کے بھی کہین اور حاکم نے غزوہ انمار بفتح ہمزہ اور سکون نون نام
اور وہ ناحیہ نجد مین بارھوین شب مین کہ گذری تھی ربیع الاول مین واقع ہوئی اور ایک وقائع
سنہ ثالثہ ہجرت سے قصہ قتل کعب بن اشرف یہودی کا ہے کہ چودھوین شب مین ربیع الاول
سے واقع ہوا اور اسکو اہل سیر مین سریہ محمد بن مسلمہ نام کیا ہے اور بھی اسی سال مین غزوہ
بحران تھی اور اس غزوہ کو غزوہ بنی سلیم بھی کہتے ہین ناحیہ فرع سے بفتح الفاء والراء اور بھی
اسی سال مین سریہ قردہ بفتح قاف و را اور بعض نے بکسر قاف اور سکون را بھی کہا ہے نام ایک
آب کا ہے آبون نجد سے وقوع پایا اور بھی اسی سال مین بعد از قتل کعب بن الاشرف قتل
ابو رافع تاجر حجاز کا تھا اور روضۃ الاحباب مین کہتا ہے کہ بقولے قتل اسکا سال چہارم مین ہے
اور بقولے سال پنجم مین اور بقولے سال ششم مین واقع ہوا ہے اور اسی سال نصف شہر
رمضان مین سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فلذہ بتول ریحان مسموم اور امام معصوم نور دیدہ
مصطفے امام حسن مجتبی متولد ہوے اور احوال اس اہلبیت طہارت کا مفصل محل اسکے مین مسطور ہوویگا
انشاء اللہ تعالے اور بھی اسی سال مین ام کلثوم کو بعد از وفات اسکی ہمشیرہ کے کہ رقیہ تھی اور غزوہ
بدر مین وفات پائی تھی ساتھ عثمان بن عفان کے تزوج فرمایا اور اسی سال مین رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی حفصہ دختر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور زینب بنت خزیمہ کو عقد
نکاح اپنے مین لائے اور تفصیل اس احوال کی اسکے مقام مین مذکور ہوتی ہے انشاء اللہ تعالے
اور بھی اسی سال مین غزوہ احد واقع ہوئی شوال مین گیارھوین شب یا ساتوین شب
کہ گذری تھی اس سال اور بعض نے نصف شوال مین کہا ہے اور منقول مالک سے وہ ہے
کہ بعد ایک سال کے بدر سے اور بھی انھین سے منقول ہے کہ اوپر راس اکتیس مہینے کے ہجرت
سے اور اعداد اور افراد لشکر کے ہزار مرد تھے اور ایک روایت مین نو سو اور سعدین
یعنی سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ دونون زرہ پہنے ہوے آگے آگے آنحضرت کے
جاتے تھے **وصل** جب لشکر اسلام احد مین پہونچا جانبین نے صف باندھی
مسلمانون نے بیچ احد مین اور ان شعور بختون نے شورستان مین کہ وہان ہے اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود صفوف صحابہ کو درست فرماتے تھے اور ایسا کیا کہ احد پشت پیچھے اور

مدینہ مقابل شہر کے آیا اور شکر کو ن نے بھی اپنی صفین آراستہ کین خالد بن ولید کو میمنہ مین اور عکرمہ
بن ابی جہل کو اوپر میسرہ کے اور ابو سفیان کو قلب مین متعین کیا اور صفوان بن امیہ کو اور
ایک روایت مین عمرو بن العاص کو ساتھ اتباع کے برابر رخنہ کوہ کے رکھا اور عبداللہ بن جبیر
کو اوپر تیراندازون کے امیر کیا اور ابو طلحہ بن عثمہ کو دیا القصہ مسلمان اوپر لشکر ناہنجار کے غالب
آئے اور کفار نے منہ سوے ہزیمت رکھا فتح اور نصرت بجانب اسلام ہزیمت و خجلت بجانب کفار بدکار
مقرر ہوئی اور غرائب روایات سے ہے کہ معارج النبوۃ مین لایا ہے کہ آواز شیطان کی کہ قتل
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ندا کرتا تھا مدینہ مین پہونچی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جو آواز سنی باہر دوڑ
کر آئین اور روتی تھین اور ایسی ہی زنان ہاشمیہ بھی روتی تھین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فاطمہ
رضی اللہ عنہا پیچھے سننے اس آواز کے مدینہ سے احد مین تشریف لیگئین جیسا کہ ذکر شریف انکا
مین اس جگہ آویگا اور نہ حاضر ہونا عثمان کا روز احد جیسا کہ صحیح بخاری مین آیا ہے اور غائب
رہنا انکا جنگ بدر سے اور حاضر نہونا اور تخلف بیعۃ الرضوان سے کہ سائل نے ابن عمر رض
سے سوال کیا تھا پس کہا ابن عمر نے آ کہ خبر دون مین اور بیان کرون تجھسے وہ جو
پوچھا تو نے صحابہ اسوقت مین چار قسم ہوے ایک جماعت نے جنگ کی اور شہید ہوئے
اور ایک گروہ بھاگ کر زد ایا اور شعاب جبل مین مخفی ہوے اور بعض نے شہر مین جا کر قرار
پکڑا اور عثمان بن عفان از انجملہ تھے اور بعد از تمام معاملہ اور مقاتلہ اور تسکین نائرہ جنگ کے
خدمت مین حضرت کی مراجعت کی اور اس آیت نے سب سے شامل حال ہو کر رقم عفو و مغفرت
ناصیۂ حال اور نامہ اعمال انکے پر کھینچا ۔ ان الذین تولوا منکم الخ یعنی جن لوگون نے رو
گردانی کی اور ایک جماعت نے ثبات قدم اختیار کیا اور اوپر مرکز صدق کے قائم رہے
پس فرار عثمان مین روز احد کے گواہی دیتا ہون مین کہ خدا نے اسے عفو کیا اور تخلف انکا بدر
سے بجہت بیمار ہونے صاحبزادی آنحضرت کی کہ انکی تزوج مین تھین اور چھوڑا حضرت
نے انکو تیمارداری صاحبزادی کی مین اور فرمایا تمکو اجر اس مرد کا ہے جو حاضر ہوا بدر
مین اور حصہ اسکا اور غیبت انکی بیعۃ الرضوان سے پس اس جہت سے کہ بھیجا انکو حضرت
نے نزدیک اہل مکہ کے تا کہین انکو کہ حضرت معتمر آئے ہین نہ محارب اور تھی بیعۃ الرضوان بعد
جانے عثمان کے طرف مکہ کے اور پکڑا آنحضرت نے دست راست اپنا اور مارا اوپر دست
چپ کے اور فرمایا یہ دست عثمان رض کا ہے **فصل** بیان شہادت حضرت حمزہ مین اور قصہ قتل
حمزہ بن عبد المطلب مجملاً اسطرح پر ہے کہ وحشی بکینہ طعیمہ بن عدی طرف احد کے بقصد قتل
حضرت حمزہ کے جاتا تھا ہند بنت عتبہ زن ابو سفیان مادر معاویہ نے راہ مین وحشی سے

ملاقات کی اور اسکو تحریص کیا اوپر قتل حمزہ کے اور کہا کہ میرے باپ عتبہ کو حمزہ نے روز بدر مارا ہے
وحشی کہتا ہے اتفاقاً جنگگاہ مین حمزہ کو دیکھا مین نے کہ مانند شیر مست کے درمیان قوم
کے اگر صفوف لشکر قریش کو درہم برہم کرتے تھے ناگاہ سباع بن عبد العزی خزاعی جمعیت
کفار سے باہر آیا اور مبارز طلب کیا حمزہ باہر آئے اور سباع کو مارا اور مین پس سنگ
متواری تھا کمین مین جب حمزہ میرے پاس غافلانہ آئے حربہ اپنے کو انکی طرف ڈالا مین نے
پس راہ مین گرے اور ایک جماعت انکے یارون سے اوپر سر انکے آئی اور کہا یا عماہ جواب
نہ سنا جانا مین نے کہ آخر ہوئے صبر کیا مین نے تا لوگ انکے سر سے دور ہوئے پس گیا مین
اور حربہ اپنے کو اٹھا کر شکم انکا شگافتہ کیا اور جگر نکال کر ہندہ کے پاس لے گیا مین
انھون نے اسکو چبا کر پھینک دیا **وصل** اور صحابہ نے بھی اس غزوہ مین کارزار بہت
کی اور حق محبت اور اخلاص بجا لائے بعضے بشرف شہادت پہونچے اور بعضے باقی رہے رضی اللہ
عنہم اور روایت ہے قیس سے کہ اُسنے اپنے باپ سعد سے روایت کی کہ کہا علی مرتضی رضی اللہ
عنہ سے سنا ہے مین نے کہ روز احد مین فرمایا سولہ ضرب مجھے پہونچین چار ضرب مین اُن مین سے
اور پھر زمین سے گرا مین اور ہر بار کہ گرتا تھا مین ایک مرد خوبرو اور خوشبو میرے بازو پکڑتا تھا
اور مجھے قائم کرتا تھا اور کہتا تھا متوجہ ہو اوپر کفار کے ہو کہ طاعت خدا اور رسول امی مین ہے
اور وہ دونو تجھسے راضی ہین بعد از فراغ جنگ مین نے حضرت رسالت سے عرض کیا
آن سرور نے فرمایا کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے اور طلحہ رضی اللہ عنہ سے بھی روز احد مین بہت
دلاوریان وجود مین آئین کہ سبب ایجاب دخول جنت ہوئے اور ایک دلاورون ورجال
بازون درگاہ سے حنظلہ تغسیل تھا کہ اسکو غسیل الملائکہ بھی کہتے ہین اور وہ مدینہ مین تھا اور
اسی رات کدخدا ہوا تھا اور ہمراہ اپنی بی بی کے سویا تھا اور صباح غسل جنابت کرتا تھا اور
ایک جانب سر اپنے سے دھوئے تھی کہ ناگاہ سنا کہ وقت نے اوپر اصحاب کے تنگی کی اور ایک
روایت مین آیا ہے کہ غیب سے آواز آئی اُسی حالت جنابت مین بطاقت ہوا اور احد مین
آیا اور محاربہ کیا اور بہت کفار کو دوزخ مین پہونچایا اور شہید ہوا پس آنحضرت نے دیکھا کہ ملائکہ
اُسکو غسل دیتے ہین **وصل** اور ایک وقائع صعبۂ احد سے شہادت مصعب بن عمیر کی ہے اور
مصعب بن عمیر اجلۂ اصحاب اور فضلا اُنکے سے ہین اور ایک مہر وان میدان جلالت اور
سپہ سالاران معرکہ سے وہب بن قابوس مزنی اور برادرزادہ اسکا حارث بن عقبہ بن قابوس
تھے **وصل** مردانگی اور دلاوری مردان اصحاب کی یہ تھی کہ مرقوم ہوئی لیکن بعض نساء مومنات
نے کہ ہمراہ تھین اور خدمت غزوات کرتی تھین اور پانی انکو پہونچاتی تھین جہاد اور قتال کیا

چنانچہ تسبیب ہیبت کعب کہ شمشیر زن تھی پر دل اور ہر سر مبارک اور محافل کر باتفاق شوہر اپنے زید بن
عاصم اور دونوں بیٹوں اپنے عمارا اور عبداللہ کے کہ اہتمام تمام کیا اور کہیں کہ نسیبہ سعد کی اسکے کو اب
میں بھی حاضر تھی وصل حضرت پر اصحاب اور قتال انکا ساتھ کفار کے اس غزوہ میں اور مارنا اور مارے
جانا اور جان فدا کرنے آنحضرت کا کرنا اور جمعہ وفا کرنا بسبب اور زیادہ اس سے ہیں جو مذکور ہوا اور
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو خون روی پر انور سید ابرار سے ہوتا تھا میرے
پدر مالک ابن سنان شوہر اپنے کو اس موضع پر رکھا ہونٹ تھے اور نگل جاتے تھے پس لوگوں نے
اسمیں تکلم کیا آنحضرت نے فرمایا جو کوئی مس اس کرے میرے خون کو نہ پہنچے اسکو آتش دوزخ
اور روضۃ الاحباب میں شیخ ابن حجر سے نقل ہے کہ شرح صحیح بخاری کہا ہے کہ عبد الرزاق معمر سے
اور معمر زہری سے روایت کرتا ہے کہ ستر ضرب شمشیر اوپر روی مبارک حضرت کے ماریں لیکن خدا تعالی
اسکے شر سے آنحضرت کو نگاہ رکھا اور عبد الرحمن بن حمید اسیدی نے بھی اتفاقاً آنحضرت کو دیکھا دوڑا
ناگاہ ابو دجانہ نے ساتھ ایک ضرب شمشیر کے اسکو اوپر زمین کے ڈالا اور کیفیت عتبہ بن ابی
وقاص اور عبد اللہ بن شہاب کی معلوم نہیں کہ ہلاکت انکی کب اور کہاں ہوئی اور معارج النبوۃ
میں علی الاجمال کہا ہے کہ بقیہ وہ پنج نفر شوم بھی اسی سال میں باقبح وجہ ہلاک ہوئے منقول لائے
ہیں کہ جب حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بامداد طلحہ اور علی کے اس مغاک سے باہر آئے اور
اصحاب نے جانا کہ وہ سرور انبیا زندہ ہیں ہمراہ یاروں کے متوجہ احد کے ہوئے اور چاہا کہ اوپر قلعہ
کوہ کے چڑھیں بجہت ضعف کے کہ بسبب جراحات اور کوفت بدن کے ذات بابرکات میں عارض
ہوا تھا پس نہ ہوا ابی سفیان نے ساتھ ایک جماعت کے مشرکوں سے چاہا کہ دوسری طرف اوپر کوہ کے
جا کر اوپر انکے مستعلی ہوویں اور نہ چھوڑیں کہ پر شعب میں آویں آنحضرت نے دست بدعا اٹھایا اور
فرمایا اے خدا اے تعالی مت چھوڑ کہ یہ محل اپنے سے پیشتر جا سکیں الغرض ان نامردوں نے اکثر
کشتوں سے اہل اسلام سے مثلہ کیا اور شکم انکے شگافتہ کیے اور جگر انکے باہر لائے اور گوش و بینی
شہدا کی کاٹ کر رشتوں میں کھینچی الا حنظلہ غسیل الملائکہ کہ اسکو مثلہ نہ کیا بسبب اسکے کہ وہ بیٹا
ابو عامر راہب کا کہ اسکو ابو عامر فاسق کہتے تھے اور مشرکین کے ساتھ ایک تھا اور اول اس
کسی کا کہ اوپر لشکر اسلام کے تاخت لایا وہ تھا لعنۃ اللہ علیہ وصل اور جو مشرکین نے طرف مکہ کے
بازگشت کی خاطر اصحاب میں دغدغہ نے راہ پائی کہ مبادا عزیمت مدینہ کریں اور غارت اور تاراج
بوقوع آوے اسلیے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرمایا تا عقب مخالفین کے جاویں اور تحقیق
اس خبر کی کریں پس حضرت امیر المومنین بموجب فرمودہ سید المرسلین خبر لائے کہ مشرکین
مکہ کو گئے اور نماز ادا کرتے ہیں اوپر شہدا احد کے روایت میں آیا ہے کہ بعض اہل مدینہ

اور سیرے اور ہاتھ میں کر آنحضرت نے اولاً اوپر حضرت حمزہ نماز پڑھی بعد ازان جسکا جنازہ لاتے تھے
آگے حمزہ کے رکھتے تھے اور نماز پڑھتے تھے تا ستر نمازین اور حضرت حمزہ کے پڑھی گئین اور یہ بحث
بطول و تفصیل شرح سفر السعادت مین بیان کیا گیا ہے وہان چاہیے دیکھنا ۔ اور نصیحت پہنچا
ہے کہ جنگ احد مین ستر مرد مسلمانون سے مقتول ہوے چار تن مہاجرین سے اور چھیاسٹھ نفر
انصار سے اور لشکر کفار سے قریب تئیس کے واصل جہنم ہوے و قتل اور وہ جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے فضل مطلق شہادت مین وارد ہوا ہے اور روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے
کہ حق تعالے نے اوپر شہدا کے تجلی کرے اور کہے کہ طلب کرو اے شہیدا ورا جو تمہارا جی چاہے
کہین اے پروردگار ہم چاہتے ہین کہ روحین ہماری اجساد مین ہمارے دوبارہ لاوے تو اور ہمکو
دنیا مین بھیجے تا تیری رضا مین بار دوسری شہید ہوویں ہم فرمان الٰہی کہ وے کہ ہم حکم کیا ہے
تحقیق کرین دوبارہ دنیا مین اسکو نہ بھیجین اور ابی فروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے ایک دن زیارت قبور شہدا احد فرمائی اور کہا اے خدا بندہ تیرا اور رسول تیرا
بندہ تیرا اور رسول تیرا گواہ ہے کہ یہ جماعت طلب رضا تیری مین شہید ہوئی ہے اور منقول
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر سال زیارت شہدا احد جاتے تھے ۔ اور بعد آنحضرت
کے ابوبکر صدیق اور عمر فاروق بھی یہی سلوک رکھتے تھے اور اخبار و آثار فضل شہدا
احد مین بہت وارد ہین لاے ہین کہ بعد چھیالیس برس کے کشف قبور بعض شہدا احد کا
بکدام ضرورت امر عجیب واقع ہوا ویسے ہی تر و تازہ مثل غنچہ ہاے گل اپنے اکفان مین تھے
کہ گویا آج ہی دفن ہوے ہین اور لاے ہین کہ جب ابو سفیان اور مشرکین نے حرب احد
سے طرف مکہ کے مراجعت کی پھر نے اپنے سے نادم اور پشیمان ہوے اور کہا زحمت کھینچی ہے
اور لشکر جمع کیا ہے اور دہن محمد لشکر محمد مین ڈالا ہے اور اخیار اصحاب آنحضرت کو مارا ہمنے اور
ہنوز یہ کار ناتمام پھرے ہم مصلحت وہ ہے کہ پھرین ہم اور اصحاب حضرت کو بالتمام مستاصل کرین ہم
بعد ازان نکہ مراجعت کرین ہم چنانچہ عکرمہ بن ابی جہل اس باب مین موافق ابی سفیان کے تھا

وقایع سال چہارم اور ماہ صفر مین اوپر اس چھتیس مہینے کے ہجرت سے جو واقعہ ہوا
سریہ رجیع ہے اور اسی قضیہ مین حدیث عضل اور قارہ کہ نام دو موضع کا ہے ۔ اور حدیث صحیح
بخاری مین آیا ہے کہ خبیب کو جسوقت کہ محبوس تھا دیکھا کہ خوشہ انگور کھاتا ہے اور نہ تھا مکہ
مین اسوقت کوئی میوہ اور تھا وہ بستہ زنجیر یعنی نہ تھا وہ مگر رزق کہ روزی کردا تھا اسکو حق
سبحانہ نے اور جب منقضی ہوئی اشہر حرم اسوقت تنعیم مین خبیب اور زید کو اوپر دار کے کھینچا
اور خبیب نے اس حال مین قریش سے التماس کہ تا دو رکعت نماز ادا کرے حق تعالی نے اسکے

عضل بفتح عین مہملہ و سکون ضاد معجمہ و آخر لام ۱۲ منہ قارہ بقاف و راء مہملہ مخففہ ۱۲

دلوں میں ڈالا کہ التماس اسکی کو مبذول رکھا اور یہ مدت درمیان مقتولوں کے جانب سے یادگار
رہا ہے اور اوپر راس پینتیس مہینے کے ہجرت سے سریہ ابو سلمہ عبد اللہ بن اسد مخزومی وقوع میں آیا
کہ اسکیساتھ ایک سو پچاس مرد تھے انصار سے کہ ابو عبیدہ بن الجراح اور سعد بن ابی وقاص اور
اسید بن حضیر اور ارقم بن ابی الارقم وغیرہ انہیں تھے اوپر بنی اسد کے بھیجا اور بھی اوپر راس پینتیس
شہر کے عبد اللہ بن انیس کو بھیجا تا سفیان بن خالد ہذلی کو ساکن عرنہ تھا قتل کرے اور ساحت
دین اسلام کو شر و فساد اسکے سے پاک کرے اور بھی ماہ صفر میں اوپر راس چھتیس شہر
کے بعد از چار ماہ کے غزوہ احد سے واقع ہوا قصہ بیر معونہ کہ اسکو سریہ المنذر بن عمرو اور سریۃ القراء
بھی کہتے ہیں اور بیر معونہ ایک موضع ہے بلاد ہذیل میں درمیان مکہ اور عسفان کے اور بھی اسی
سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ جماعت کبار صحابہؓ سے مثل ابوبکرؓ و عمرؓ
اور علی اور طلحہ اور زبیر کے مہاجرین سے اور سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر اور سعد بن عبادہ
کے انصار سے ساتھ ایک تقریب کے کہ ارباب سیر نے ذکر کیا ہے منازل یہود بنی النضیر میں
تشریف لائے اور یہ ایک قبیلہ بڑا ہے قبائل یہود سے اور لائے ہیں کہ خیمہ آنحضرت فضائے
بنی خطمہ میں قیام کیا تھا غزور کہ ایک تیر اندازان یہود سے تھا تیر پھینکتا تھا ایک
تیر خیمہ آنحضرت میں پہونچا وہاں سے خیمہ کو دوسری جگہ استادہ کیا حضرت علیؑ
اسکی گھات میں تھے ناگاہ دیکھا کہ شمشیر برہنہ ہاتھ میں ساتھ دس مرد اور کے باہر آیا علیؑ
مرتضیٰ نے اوپر اسکے حملہ کیا اور سر اسکا تن پلید اسکے سے جدا کیا اور آگے حضرت کے
لائے پس آنحضرت نے ابو دجانہ اور سہل کو ساتھ آٹھ نفر اور کے مصحوب علی مرتضیٰؓ
کے کیا اور جماعت کو ہمراہ غزور اکے تھی سبکو قتل کیا اور سر انکے حضرت کے روبرو
لائے اور آنحضرت نے پندرہ رات دن اس جماعت کو محاصرہ میں رکھا اور ابن
ابی منافق اور قبائل اور کوئی فریادرس بنو النضیر کے نہو سکے پس آنحضرت نے ابو لیلیٰ
مازنی اور عبد اللہ بن سلام کو امر فرمایا نخلستان یہود کو قطع کریں۔ القصہ حق تعالیٰ نے خوف
دل میں بنی النضیر کے ڈالا اور رعب نے اوپر انکے غلبہ پایا کہ کسیکو اپنی طرف سے خدمت
مقدسہ حضرت نبویہ میں بھیجا کہ ہمکو چھوڑ دو تا نکل جاویں ہم اور بالوں وادی غربت میں
رکھیں ہم آنحضرت نے فرمایا کہ اسلحہ اپنے یہاں چھوڑ جاؤ اور جسقدر کہ اموال و تمہارے
چارپائے اٹھا سکیں لیجاؤ وہ لوگ بضرورت و اضطرار اس بات پر راضی ہوئے
اور اپنے گھر اپنے ہاتھ سے برباد اور خراب کیے اور کہتے ہیں کہ اسلحہ بنی النضیر پچاس زرہ
اور پچاس خود اور تین سو چالیس شمشیر تھی اور بھی اسی سال میں وفات عبد اللہ پسر عثمان

بن عفان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی واقع ہوئی۔ کہیں ایک خروس نے منقار
اُنکی آنکھ میں ماری اس سبب سے بیمار ہوے دراز دنیا سے رحلت کی اور بھی اسی سال میں
ام سلمہ کو تزویج فرمایا اور شوہر اُنکا کہ ابو سلمہ بن الاسد مخزومی تھا اُسنے وفات پائی اور
بھی اسی سال میں زینب بنت خزیمہ نے کہ ازواج مطہرات سے تھیں وفات پائی اور بھی اسی
سال میں فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف مادر حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ
عنہ نے وفات پائی اور بھی اسی سال میں چوتھی شعبان کو ریحان رسول مقبول اور نور دیدہ
بتول امام شہید سعید ابو عبد اللہ حسین متولد ہوے اور حاملہ ہوئی تھیں فاطمہ زہرہ ساتھ
امام حسین کے بعد از ولادت امام حسن کے ساتھ پچاس شب کے اور نہ تھا حضرت فاطمہ زہرہ کو
وہ جو ہوتا ہے عورتوں کو حیض و نفاس سے اور اسلیے تسمیہ کیا گیا ہے اُنکو ساتھ حورا جنت کے
اور بھی اسی سال میں غزوہ بدر موعد واقع ہوئی اور اُسکو بدر صغریٰ بھی کہیں اور بھی اسی سال
میں ایک مرد یہودی نے ساتھ زن یہودیہ کے زنا کیا پس آنحضرت نے بحکم شریعت
محمدیہ کے حکم برجم دونوں کے فرمایا اور بھی اسی سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
زید بن ثابت کو امر بہ تعلیم خط توریت فرمایا پس پندرہ دن میں اُسکو سیکھ لیا کذا فی عقد الاحبا
اور بھی اسی سال میں واقع سرقہ طعمہ بن ابیرق کا کہ ابی ظفر سے تھا کہ ایک زرہ قتادہ
بن النعمان انصاری سے کہ ہمسایہ اوسکا تھا چرائی اور انبان میں لایا اور آرد نے راہ رخنوں
سے کہ انبان میں تھا گرتا پکڑا پس ڈرا کہ حال ظاہر ہووے اُسکو گھر میں زید بن السمین یہودی
کے ڈال دیا اور بھی اسی سال میں بقول مشہور اور ایک قول کے موافق سال ششم میں اور
مطابق ایک قول کے ہشتم میں اور بعض نے اس قول کو ترجیح دی ہے تحریم خمر واقع ہوئی

و قائع سال پنجم۔ اس سال میں زینب بنت جحش کو بحکم الٰہی نکاح میں لائے اور بروز زفاف
اُنکے آیہ حجاب بقول اہل سیر نازل ہوئی اور اسی سال میں غزوہ مریسیع واقع ہوئی۔ اور یہ نام
ایک آب کا ہے خاص بنی خزاعہ کے لیے اور اُسکو غزوہ بنی المصطلق کہیں اور یہ لقب مرد کا ہے
کہ نام اسکا جذیمہ بن سعد بن عمرو ہے ایک بطن ہے خزاعہ سے اور صلق آواز سخت کو کہیں اور وقوع اس
غزوہ کا روز دوشنبہ بعد از دو شب کے کہ گذری تھیں شعبان سنہ خمس سے اور اسحاق نے سنہ ستہ
اور موسیٰ بن عقبہ نے سنہ اربع کہا اور کہا کہ یہ روانگی قلم کی ہے کہ بجای خمس کے اربع لکھا اور مختار
وہ ہے کہ سنہ خمس میں ہوا اور بھی اسی سال میں نازل ہوئی آیہ تیمم اور بھی اسی غزوہ بنی المصطلق میں

جو مسلمان عورتوں کی بندی لگئی اور شہوت نے اوپر اُنکے غلبہ کیا اور عزوبت سے قہر استیلا دیا بالطریق
ملک یمین بغیر پوچھے حضرت کے تصرف العزل کرتے تھے پس سوال کیا آنحضرت سے کہ آیا عزل جائز ہے
یا نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ تم عزل کرو نہ کرو جو کچھ پیدا ہونے والا ہے ہوگا اور
اسی جگہ سے اباحت اور حرمت دونوں مفہوم ہوتی ہیں اور مذہب فقہا نے یوں قرار پایا ہے کہ عزل امۃ (?)
میں جائز ہے اور حرہ میں جائز نہیں مگر باذن اُسکے اور مملوکہ میں کہ منکوحہ کسی کی ہو جائز نہیں الا
باذن مولی اور بھی اسی سال قصہ افک ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقع ہوا اور افک کا بیان اوپر
فتح بمعنی کذب کے ہے اور عزیمت یہ ہے کہ مسلمان ان سے بھی چند آدمی ساتھ اہل افک کے شریک ہو گئے
اور اس مرحلہ میں پیشرے مثل حسان بن ثابت شاعر اور مسطح اور بیٹا اثاثہ قرشی مطلبی کہ بیٹا خالہ ابو بکر
صدیق کا تھا اور حمنہ بنت جحش [illegible] اور زینب بنت جحش کی کہ ہمارا امومنین سے ہے اور بعضے اور لوگ
کہ نام اُنکے مذکور نہیں اور عروہ کہ راوی اس حدیث کا ہے کہتا ہے کہ مجھے علم نہیں اُنکے ناموں کا
بجز اسکے کہ سب [illegible] تھے اور مروی ہے کہ جبکہ آیات برات عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نازل ہوئیں
قاذفوں کو طلب کیا اور حد قذف کہ اسی تازیانہ ہے ہر ایک کو ان چار میں سے مارے اور پانچویں سال
میں ہجرت سے غزوہ خندق نے وقوع پایا اور غزوہ خندق اسلیے کہتے ہیں کہ اس غزوہ میں ایک
خندق کھودی تھی گرد مدینہ مطہرہ کے اور شیخ ولی الدین بن عراقی نے کہا کہ مشہور وہ ہے کہ سنہ پانچ میں
وقوع ہوا اور بعضے [illegible] مدار سفوات کا اوپر روضۃ الاحباب کے رکھا ہے سنہ خاص میں ذکر کیا ہے
القصہ محاربات اور مقاتلات میان دو لشکر کے واقع ہوئے خصوصاً علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے
اس غزا میں مباحث حد قیاس عقل سے زیادہ وقوع میں آئے اور بھی اسی سال میں متصل واقع
خندق کے غزوہ بنی قریظہ کہ قبیلہ عظیم تھا یہود کا مثل بنی النضیر کے کہ اُنکا واجلہ فرمایا تھا واقع ہوئی
اور وہ وقائع اسی سال سے وہ کہ بلال بن حارث مزنی ساتھ ساتھ چار سو نفر کے قبیلہ مزینہ سے حضور
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آئے اور بدولت اسلام مستسعد ہوئے پس آنحضرت نے انکو فرمایا
منازل میں جاؤ جہاں تم رہو گے مہاجرین میں داخل ہو اور اسی سال میں خسوف واقع ہوا کہ یہودان
مدینہ کہتے تھے اوپر ماہ کے سحر کیا ہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز خسوف ادا کرتے تھے تا ماہ
منجلی ہوا اور بھی اسی سال میں غزوہ دومۃ الجندل واقع ہوا اور وہ نام ایک کوہ کا ہے کہ وہاں سے
کوفہ تک دس مرحلہ ہے اور دمشق تک بھی دس مرحلہ ہے کذا قیل اور بعض نے کہا ہے کہ دومۃ الجندل
ایک قلعہ ہے کہ اساس اسکا اوپر سنگ کے رکھا ہے اور محصول موضع کا خرما اور جو ہے اور بعضوں نے کہا ہے
کہ ایک شہر ہے کہ میان اُسکے اور دمشق کے مسافت پانچ شب کی ہے اور بعد اسکا مدینہ سے پندرہ یا سولہ
شب اور تسمیہ اسکا ساتھ اس نام کے دومی بن اسمعیل کے ہے کہ نزول کیا تھا اس جگہ اور بھی اس سال

ماہ ذیحجہ میں سریہ ابو عبیدہ بن الجراح تھا اور معارج النبوۃ میں لایا ہے کہ آنحضرتؐ نے ابو عبیدہ بن
بن الجراح کو ساتھ ایک جماعت کے طرف سیف البحر کے بھیجا تھا اور زاد انکا اس سفر میں خرما تھا اور
روضۃ الاحباب میں ذکر اس سریہ کا پایا نہیں جاتا ہاں اور آخر سال ششم میں سریہ محمد بن مسلمہ میں
لایا ہے اسقدر کہا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتھ چالیس مرد کے
کشتگان انکی میں بھیجا تھا اس جماعت سے انتقام کھینچا - **وقائع سال ششم** اس سال میں
بقول جمہور حج اسلام فرض ہوا اور ایک جماعت علما کا یہ قول ہے کہ فرضیت حج اسلام کی سال نہم میں
ہے اور بھی اسی سال میں بقول جمہور مورخین کے اور اہل سیر کے غزوہ ذات الرقاع واقع ہوئی اور
ابن اسحق کے نزدیک سنہ رابع میں ہے بعد از واقعہ بنی النضیر کے اور نزدیک ابن سعد اور ابن حبان کے سنہ
خامسہ میں اور بخاری نے اسکو بعد از خیبر کہا ہے اور بھی اسی سال میں غزوہ بنو لحیان واقع ہوا ربیع الاولے
اور ابن اسحق کے نزدیک جمادی الاولے میں اوپر راس چھ مہینے کے قریظہ سے اور ابن
حزم نے کہا ہے کہ صحیح وہ ہے کہ سنہ خمس میں وقوع پایا اور بھی اسی سال میں محمد بن مسلمہ کو
ساتھ تیس سوار کے ربیع الاول میں اوپر ایک جماعت کے بنی کلاب سے موضع ضریہ میں
کہ درمیان اسکے اور مدینہ کے چھتیس میل ہے بھیجا اور بھی اسی سال میں غزوہ قرد کہ نام ایک
آب کا ہے اور مسافت ایک برید کی مدینہ سے اور اسکو غزوہ غابہ بھی کہتے ہیں نام ایک موضع کا ہے اور
غابہ اصل میں معنی بیشہ وقوع پایا اور وقوع اس غزوہ کا پیش از حدیبیہ ہے باتفاق اہل سیر کے اور بھی
اسی سال میں عکاشہ بن محصن اسدی کو ساتھ چالیس مرد کے طرف ایک قوم کے بنی اسد کی بھیجا
ایک موضع میں کہ اسکو غمر کہتے ہیں اور اسی سال میں بار دوسری زید بن حارثہ کو موضع عیص کہ اوپر
چار میل کے مدینہ سے تھا جمادی الاولے میں ساتھ ستر سوار کے واسطے طلب کاروان قریش کے
کہ شام سے آتے تھے بھیجا پس آئے اور لیا جو کچھ کہ انکے پاس تھا اور اسی سال میں زید بن حارثہ کو
رمضان میں وادی القری میں بھیجا اور ایک سریہ زید بن حارثہ کو رمضان میں طرف ام قرفہ فاطمہ
بنت ربیعہ بن زید فزاریہ کے کہ ناحیہ ام القری میں تھا اور مسافت سات شب کے مدینہ سے
بھیجا اور دوسری سریہ زید بن حارثہ کو طرف طرف کے اور یہ ایک آب ہے اور چھتیس میل کے مدینہ
سے بھیجا اور دوسری سریہ زید طرف حسمی کے نزدیک وادی القری کے اور تھا جمادی الاخری میں
پھر سریہ زید کو طرف وادی کے رجب میں اور بھی اسی سال میں عبد الرحمن بن عوف
کو قبیلہ بنی کلب میں ایک موضع میں کہ اسکو دومۃ الجندل کہتے ہیں بھیجا اور اسی سال میں
حضرت علی بن ابیطالب کو قبیلہ بنی سعد بن ابی بکر میں ساتھ سو مرد کے موضع فدک میں بھیجا اور
اسی سال میں قصہ عکل اور عرینہ واقع ہوا اور اسکو سریہ کرز بن جابر فہری بھی کہتے ہیں اور فتح الباری

مین کہا کہ ابن التین نے زعم کیا ہے کہ عرینہ اور عکل نام ایک قبیلہ کا ہی اور یہ گمان اسکا غلط ہے
بلکہ یہ دو قبیلہ ہین متغایر عکل عدنان سے اور عرینہ قحطان سے اور ایک وقائع اس سال مین
سریہ عبد اللہ بن رواحہ ہے طرف اسیر بن زارم یہودی کے خیبر مین اور وقائع اس سال سے پہونچنا
عمرو بن امیہ الضمری کا تنہا طرف ابو سفیان بن حرب کے مکہ مین اور اسی سال مین روز دوشنبہ
غرہ ذیقعدہ سنہ ششم ہجرت سے اتفاق عمرہ حدیبیہ مین کہ نام ایک موضع کا ہے اور نو میل کے مکہ
سے اور وہ مابین حل اور حرم کے وصل جب دریافت کیا مشرکین قریش نے کہ آنحضرت
اور ہمراہیان انکا بہ نیت عمرہ محرم اور ترک محاربہ اور مقاتلہ اور قتل اور قتال انکے متوجہ ہین مغرور ہوے اور
اور جہل اور بد ناہنجاری اور بد بختی اپنی سے قائم ہوکر بہ نیت تمرد اور سرکشی کی تحکم کی اور
لوگون کو اثبات مدعی اپنی کے لیے بہیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان لاے اول
بدیل بن ورقہ خزاعی ساتھ ایک جماعت کے قبیلہ سے کہ عہد جاہلیت اور اسلام مین مخلصون اور
محبون درگاہ نبوت سے رہتے تھے اور ہمیشہ اخبار اور اسرار اہل مکہ کو مدینہ مین پہونچاتے تھے
اور اس بدیل بن ورقہ نے اسوقت مین سلک اہل اسلام مین انتظام نہ پایا تھا اور بعضون نے
اسکو صحابی متقدم الاسلام مین لکھا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اسلام لایا وہ اور بیٹے اسکے عبد اللہ
اور حکیم بن حزام بروز فتح مکہ کے اور حاضر ہوا وہ اور بیٹا اسکا حنین اور طائف اور تبوک مین اور مارا گیا
عہد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور بعض نے کہا ہے کہ مارا گیا بروز صفین اور لاے ہین کہ جب جانب قریش
لوگ آئے اور سعی انکی نے رفع قساوت قریش اور شدت ان اشقیا مین سود نکیا آنحضرت نے بھی چاہا
کہ کسی کو بھیجین کہ اس باب مین سعی کرے پہلے ایک مرد کو بھیجا کہ نام اسکا خراش بن امیہ یعنی خزاعی
تھا اور اسکو سواری کے لیے ایک شتر دیا تھا تا انکی دلنشین کرے کہ آنا آنحضرت کا بزیارت کعبہ اور
ادای عمرہ کے ہے نہ محاربہ اور قتال کے جب قریش پاس پہونچا انھون نے اسکے شتر کو پے کیا اور ارادہ
اسکے قتل کے ایک جہت ہوئی اسکی قوم کہ مکہ مین تھی حمایت کی اور نجات اور خلاص دیکر طرف رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھیجا اور روضۃ الاحباب مین کہا ہے کہ ان پچاس مرد کو کفار قریش سے کہ محمد
بن مسلمہ لایا تھا آنسرور نے اسی روز انکے ساتھ لطف فرمایا اور سب کو اٹھا بھیج دیا اور موافق اس روایت کے
آنا عثمان رضی اللہ عنہ کا اسوقت مین ہوا کہ آنحضرت نے بعد از وقوع صلح اور فراغت کے کتابت
صلح نامہ سے سہیل بن عمرو کو اپنے پاس نگاہ رکھا کہ جبتک عثمان نہ آوین تجھکو نہین
چھوڑتے ہم پس اسنے قریش کو لکھا کہ عثمان بھیج دو تا مین خلاصی پاؤن پس عثمان آئے
اور سہیل کو رخصت کیا کذا فی المواہب واللہ اعلم وصل بعد ازان خویطب بن عبد العزی اور
مکرز بن حفص اور سہیل بن عمرو نے تمہید بساط مصالحہ کیا۔ پہلی بات کہ کہی سہیل نے یہ تھی کہ امسال

حضرتؐ یہاں سے پھر جاویں اور سال دیگر آن سر و عمرہ ادا فرماویں اور دس برس میں تمہارے اور ہمارے درمیان صلح ہو ہووے جہاد اور مقاتلہ اور جدال مرتفع ہووے اور بلاد اور دیار میں امن و سلامت آمد و رفت آپس میں کریں اور ایک دوسرے سے تعرض نہ کریں اور ہم سوگند اور ہم عہد آپس میں اور تعرض نہ پہونچاویں اور یہ بھی شرط کی کہ سال آئندہ بھی اگر آویں زیادہ تین دن کے نہ رہیں اور شمشیروں کو جلباب میں رکھیں اور شرط دوسری وہ کہ جو کوئی بغیر اذن اپنے ولی کے اگر تمہارے آوے اسکو آپ کے ہمارے بھیج دو اور اگرچہ مسلمان ہووے اور جو کوئی تم میں سے ہمارے پاس آوے اسکو الٹا نہ بھیجیں ہم مسلمانوں نے اس شرط سے تعجب کیا اور قیل و قال کلام بعد از تقریر اور تمہید ثبات شرائط صلح اور احضار آلات اور ادوات کتابت کے آنحضرتؐ نے یوس بن خولی انصاری کو کہ صنعت کتابت و خط میں مہارت رکھتا تھا بلایا تا کہ کتابت عہدنامہ قیام کرے سہیل نے کہا اے محمد چاہیئے کہ یہ عہد علی بن ابی طالب لکھیں اور اسی لیے حضرتؐ واسطے پڑھنے سورہ توبہ کے کہ اسمیں بیان نقض عہد اور توبہ منافقین کا ہے بعد از بھیجنے ابوبکر کے حج کے لیے اور امیر حاج کرنا انکو علی کو بھیجا وصل اور جب کتابت صلحنامہ باتمام پہونچی اور ایک جماعت نے اعیان صحابہ سے اور بعضے مشرکین نے بھی گواہی اپنی ثبت کی آنحضرتؐ نے صحابہ کو فرمایا کہ اب تم اور شتران اپنی ہدی کو کھینچو اور احرام سے باہر آؤ اور لائے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ہیں شتر کہ ایک ان میں شتر ابی جہل کا تھا بدست مبارک اپنے کے نحر فرمایا اور باقی کو ساتھ ناجیہ بن جندب کے دیا تا کہ مکہ میں لیجا کر مروہ میں ذبح کریں اور گوشت فقرا اور مساکین کو وہاں کے قسمت کیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ ہیچ شتران ہدی کو حدیبیہ میں نحر فرمایا اور اسی سال میں آنحضرتؐ نے رسل اور مناشیر اوپر آفاق اور سلاطین اکناف کو بھیجے اور بعض اہل سیر یہ کہتے ہیں کہ یہ ارسال محرم کے سال ہفتم میں تھا ظاہر جواخر سال ششم اور اول سال ہفتم کا تھا اور ارادہ ارسال سال ششم میں تھا اور سال ہفتم میں پہنچ وجود کے آیا یا بعض رسل سال ششم میں تھا اور بعض سال ہفتم میں اسی لیے اشتباہ نے راہ پائی واللہ اعلم اور ملوک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ انکی طرف لکھے ایک نجاشی تھا بادشاہ حبشہ اور ہرقل بادشاہ روم اور کسری بادشاہ مدائن اور مقوقس والی اسکندریہ اور حارث بن ابی شمر غسانی حاکم شام اور ہوذہ بن علی حنفی والی یمامہ یہ چھ شخص ہیں کہ انکی طرف نامہ لکھے اور بعض نے اہل سیر سے ساتواں منذر بن مساوی حاکم بحرین کو کہا ہے اور اسی سال میں غضبہ خواہیت ثعلبہ بن قیس بن مالک بن خزرج کا ساتھ رشیع اوس کے اوس بن اخرم انصاری کے تھا اور وقائع سال ششم سے مسابقت بھی میان شتران اسپان اور طور یت اور سکی وہ ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان اپنے اسپ اور شتر اپنے دوڑاویں اور مابین

مسابقت کرین تا دیکھا جاوے کہ اسپ پیشتر کس کا آگے جاتا ہے اور یہ بات اعداد آلات جہاد سے ہے اور وقائع سال ششم سے وفات ام رومان والدہ عائشہ صدیقہ کی ہے اور اسم اسکا زینب بنت عامر ہے اور نسب انکے مین اختلاف بہت ہے باوجود اتفاق کے اوپر اس قول کے کہ بنی غنم بن مالک بن کنانہ سے تھی اور آخر اس سال مین اوپر ایک قول کے اول سال ہفتم مین ابوہریرہ اوسی اسلام لایا اور کلام شرح اسلام اور سائر احوال اسکے مین بہت ہین وقائع سال ہفتم اس سال مین غزوہ خیبر وقع ہوا اور خیبر نام ایک مدینہ کبیر کا ہے خداوند حصون عدیدہ اور مزارع کثیرہ کا اوپر آٹھ منزل کے مدینہ سے بجانب شام کذا فی المواہب وصل اہل خیبر نے جو اوپر عزیمت خیر البشر کے اطلاع پائی کنانہ بن ابی الحقیق کو پاس ہم سوگندون اپنے غطفانیون کے بھیجا اور استمداد چاہی اور وقائع سے جو اس غزوہ مین وقوع پایا ایک وہ تھا کہ ہوا ان ایام مین بہت گرم تھی محمود بن مسلمہ بھائی محمد بن مسلمہ کا بجہت شدت حرارت ہوا کے اور ثقل سلاح کے سایہ حصار ناعم مین تصور اسکے کہ وہان کوئی اہل قتال سے نہین ہے سو گیا تھا ایک نامرد نامردون انکے سے کہ کنانہ ابن الحقیق تھا یا مرحب یہودی علی اختلاف القولین اور صحیح قول اول ہے ایک سنگ حصار سے ڈالا اور اوپر سر محمود کے لگا اور سر اسکا ٹوٹا اور انہین دنون مین بروز جمعہ زخم شہادت پاکر فردوس جنت مین دوڑا اور واقعہ دوسرا وہ کہ حباب بن المنذر نے بغرض حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچایا کہ یہ درخت خرما یہود کے نزدیک فرزندون سے احب ہین حکم ہوتا ان نخیل کو قطع کرین تا حسرت انکو زیادہ ہووے پس اصحاب اس کام مین مشغول ہوے جو ابوبکر صدیقؓ نے کہ قلب شریف انکا محل رفق اور رحم اور رقت تھا اوپر اسکے خبر پائی حضرت پاس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ حق تعالے نے وعدہ کیا ہے آپکے ساتھ کہ خیبر فتح ہو ویگا اور اس وعدہ کو وفا کریگا پس قطع نخیلات سے کیا فائدہ کہ اگر حکم ہووے کہ ہاتھ قطع نخیلات سے باز رکھین بہتر ہووے فرمایا باز رکھین اور دوسرا واقعہ وہ کہ ایام محاصرہ مین مہم صعب مسلمانون کو بجہت شدت مجاعت کے پیش آئی چنانچہ قریب ہلاک کے تھے پس آنحضرت نے درگاہ صمدیت سے مسئلت کی تا عسرت انکی مبدل بہ یسر ہووے اور ہمت راحت مستقل اور ایک حصن کہ اسمین طعام بہت ہووے فتح کرے پس رایت ہاتھ مین منذر بن الحباب کے دیا اور سپاہ مسلمانون نے یکبار حملہ کیا اور اپنے تئین اوپر دروازے حصن صعب کے پہونچایا اور بقتال مشغول ہوئے تا حصار مفتوح ہوا اور اقمشہ اور امتعہ اور اطعمہ بہت اس قلعہ سے نکلے اور خمر بہت بہائی وصل جو ارادت الٰہی اسپر جاری ہوئی تھی کہ یہ فضل خاص یعنی فتح خیبر مزید اختصاص بجناب ولایت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے رکھی ہرچند قلعہ قموص تمام قلاع خیبر سے سخت تر اور محکم تر تھا اوپر ہاتھ اس رضی اللہ عنہ کے فتح کرنے کے مقدمہ اساس فتح

سائر قلاع اور دیار خیبر کیا اگرچہ بعض اُنمین مثل قلعہ نطاہ اور صعب وغیرہ کے پیشتر اُس سے بھی مفتوح
ہو گئے ہین لیکن اتمام فتح خیبر اور کمال منسوب بجناب مرتضوی ہے اور از امام محمد باقر سلام اللہ
علیہ وعلی آبائہ العظام واولادہ الکرام سے منقول ہے کہ کہا جب علی مرتضی کرم اللہ
وجہہ نے در خیبر پکڑا اور ہلایا تا جگہ سے اُکھاڑین تمام حصار ہلگیا چنانچہ صفیہ بنت حیی بن اخطب بالاے تخت
سے گر پڑے اور منہ اُسکا مجروح ہوا اور معارج مین نقل کیا ہے کہ وزن اُسکا آٹھ سو من کا تھا اور
مواہب مین لایا ہے کہ اُکھاڑا علی رضی اللہ عنہ نے باب خیبر کو کہ تحریک نہ کیا اُسکو ستر مرد نے
مگر بعد از مشقت بسیار الغرض جب اہل حصن قموص اور سائر حصون نے اس قدرت اور قوت
حضرت امیر سے مشاہدہ کیا فریاد برلائے کہ الامان الامان پس علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے باشارہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امان اُنکو دی مشروط باین شرط کہ ہر مرد سر دار طعام اُٹھا کر اس دیار
سے باہر جاوے اور نقود وامتعہ اور اسلحہ اور تمام اموال اہل اسلام کے واسطے چھوڑین
اور کوئی چیز پوشیدہ و پنہان نرکھین اور اگر کچھ مال سے ظاہر ہووے کہ بن کہے لیگئے اُن
بھی مثل امان کے اُنسے مسلوب ہووے پس جب خبر فتح خیبر کی جناب رسالت کو
پہونچی شکرانہ اس نعمت کا بجا لائے کہ بسبب ظہور عزت اسلام کا ہوا پس جسوقت علی مرتضی رضی
اللہ عنہ مہم کفار قرار دیکر متوجہ بارگاہ رسالت پناہ ہوئے آنحضرت بجہت تہنیت اُس رضی اللہ عنہ
کی باستقبال اور استبشار خیمہ سے باہر تشریف لائے اور حضرت علی کو گلے سے لگایا
اور درمیان ہر دو چشم اُنکے بوسہ دیا اور جسوقت تمام غنائم جمع ہوئے قسمت فرمایا بعد از
اخراج خمس کے مرد پیادہ کو ایک سہم اور راکب کو دو سہم ایسا ہی تفسیر کیا ہے اس حدیث کو
نافع نے اور ثابت و محقق ہوا ہے کہ اس غنائم سے بجز حضار معرکہ خیبر اور کو کچھ نہین دیا الا ایک
جماعت کو مہاجرین حبشہ سے کہ روز فتح کے راہ دریا سے پہونچی تھی مثل جعفر بن ابی طالب اور
زوجہ اُنکی اسما بنت عمیس اور باون یا ترپن نفر اشعریین سے کہ ابو موسے اشعری رئیس اُنکے تھے

وصل ذکر غزوہ خیبر اور اُسکے احکام مین اول ذکر تزویج ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا
اور صفیہ بنت حیی بن اخطب یہودی کی ہین کہ ذکر اُنکا گذرا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب
حکم جاری ہوا بندی نسا اور ذریت یہود مین از انجملہ حضرت صفیہ تھین اور سہم دحیہ
کلبی مین آئی تھین لوگون نے کہا کہ وہ جمیلہ اور سیدہ قبیلہ اور دختر ایک ملک کی ملوک
یہود سے ہین اور وہ اولاد ہارون پیغمبر علیہ السلام سے ہین مناسب وہ ہے کہ مخصوص بحضرت
ہووین کہ صحابہ مین امثال دحیہ بہت ہین اور غنیمت مین مثل صفیہ کم اور اُنکی تخصیص سے ساتھ
دحیہ کے سبب آزار نواظر بہتون کا صحابہ سے ہوگا پس مصلحت عامہ اُسمین وہ ہے کہ

مستر دکیا دین وجہ سے اور مخصوص کیا دین با آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے زوجات
ام المومنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ کا تھا اور مان اسکی صفیہ بنت ابی العاص
بن امیہ عم عثمان تھی اور وہ پہلے زوجہ عبد اللہ بن ابی جحش برادر زینب بنت جحش کی تھی اور ہمراہ
اسکے حبشہ مین ہجرت کی تھی ہجرت ثانیہ اور اس سے جنی تھی حبیبہ کو کہ کنیت کی گئی تھی ساتھ
اسکے یعنی ام حبیبہ اور نام اسکا رملہ تھا اور بعض نے ہند کہا ہے اور اول صحیح تر ہے بعد
ازان مرتد ہوا عبید اللہ اور دین اور دین نصاری مین آیا اور مرا حبشہ مین اور ثابت رہی ام حبیبہ
اوپر اسلام کے اور دوسرا وقائع اس غزوہ سے زہر دینا اہل خیبر کا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو اخبار صحیحہ مین آیا ہے کہ جب خیبر فتح ہوا اور آنحضرت قلعہ قموص مین تشریف لاے زہر
دیا حضرت کو زینب بنت حارث یہودی نے کہ برادر زادہ مرحب کا تھا اور وہ زن سلام
بن مشکم کی اور واقع اس غزوہ سے وہ ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از
رجعت کے خیبر سے منزل صہبا مین پہونچے اور صفیہ کے ساتھ زفاف فرمایا اسی منزل مین نماز
عصر ادا کی اور بعد اسکے سر مبارک کنار حضرت علیؓ مین رکھا تھا کہ آثار وحی کے اوپر آنحضرت کے
ظاہر ہونا پکڑا اور علی مرتضیٰ نے نماز عصر نہ پڑھی تھی اور زمان وحی ایسا دراز ہوا کہ آفتاب نے
غروب کیا جب وحی منجلی ہوئی آنحضرت نے علی مرتضیٰؓ سے پوچھا کہ نماز عصر تمنے ادا کی کہا نہین
یا رسول اللہ پس آنحضرت نے مناجات کی اور کہا خداوندا اگر علیؓ تیری طاعت اور طاعت
تیرے رسول کی مین تھا آفتاب کو اوپر اسکے رد کر کہ نماز عصر ادا کرے پس حق تعالے نے
مسئلت اپنے حبیب کو اجابت کیا اور آفتاب بعد از انکہ افق مغرب مین فرو ہوا تھا طالع ہوا شعاع
اسکی اوپر کوہ دہا مون کے پڑی اور خلائق نے برائے العین مشاہدہ کیا اور حضرت علی نے وضو
کیا اور نماز عصر ادا کی اور ایک وقائع اس غزوہ سے قصہ لیلۃ التعریس ہے اور تعریس اترنا
مسافر کا آخر شب مین خواب اور استراحت کے لیے تنبیہ اس جگہ اشکال وارد کرتے ہین کہ
حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے تنام عینانی ولا تنام قلبی یعنی سوتی ہین آنکھین
میری اور جاگتا ہے دل میرا پس باوجود بیداری دل کے کیا تھا کہ طلوع فجر سے آگاہ نہوے جواب
اسکے مین طول ہے لیکن قول شیخ عبد الحق قدس سرہ جواب مین لکھا جاتا ہے کہ ہان دل بیدار تھے
اور خواب کو آنکھین تاثیر نہین لیکن ہو سکتا ہے کہ ایک حالت اور شہود حاصل ہووے کہ بسبب
استغراق کے اس حالت مین ماسوا کے اس شہود کے اور معانی ذاہل اور غافل ہووین
پس باعث عدم ادراک اوسیان غفلت او نوم کا نہووے بلکہ طریان ایک حالت عظیم کا
اوپر دل شریف نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اسکو بجز خدا کے عز وجل اور کوئی نہ پہچانے

قائم اور بعض متصوفہ نے کہا ہے کہ یہ خواب اور فراموشی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابتلاے الٰہی تھا اور یہ اخذ تدبیر اور ترک تفویض سے کہ بلال کو اور بیدار نگاہبانی شب کے مقرر کیا جا ہے تھا کہ حق تبارک اور تعالے لے پر چھوڑ دے کہ خود محافظت اسکی کرتا اور یہ اصل عظیم ہے نزدیک اس طائفہ کے کہ اسکو اسقاط تدبیر اور ترک اختیار کہتے ہین اور وقائع اس غزوہ سے ایک وہ تھا کہ حرام کیا لحم حمر اہلیہ کو جیسا کہ حدیث مین آیا ہے چونکہ اس مسئلہ مین اختلاف ہے بجہت طوالت کے نہین لکھا گیا اور منجملہ وقائع اس غزوہ سے تحریم اکل ثوم ہے اور صحیح وہ ہے کہ اکل بصل اور ثوم حرام نہین اور مکروہ ہے اکل اسکا مساجد اور مجالس خیر مین کہ متاذی ہو وین لوگ ساتھ اسکے اور تحریم اکل ہر ذی ناب کی سباع سے اور تحریم بیع مغانم پیش از قسمت اور نہی وطی سے پیش از استبرا اور نہی متعہ نسا سے کہ نکاح ہے تا مدت معین بھی وقائع اسکے سے ہے اور متعہ مباح تھا اول اسلام مین غزوہ خیبر تک پس حرام کیا گیا اس غزوہ مین بعد از ان مباح کیا گیا فتح مکہ مین کہ مراد لوم اوطاس ہی کہ بعد از فتح مکہ ہے اور وقائع اس غزوہ سے قصہ اس مرد کا ہے کہ قتال کیا جیسا کہ نہ چھوڑا جماعت مشرکین سے کسی ایک کو آخر اپنے تئین آپ شمشیر ہلاک کیا اور وقائع سے ہی اگرچہ داخل غزوہ خیبر نہین لیکن تابع اور متصل ساتھ اسکے ہے فتح فدک کہ نام ایک موضع کا ہے نزدیک خیبر کے اور یہی اسی سال مین عمرۃ القضا کہ صلح حدیبیہ مین قرار پایا تھا واقع ہوا اور وقوع اسکا ماہ ذیقعدہ سنہ ۷ مین ہجرت سے تھا بعد از ان جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میمونہ بنت حارث کو آنحضرت کے لیے خواستگاری کرے میمونہ نے اپنی عم کو یعنی عباس بن ابیطالب رض کے تفویض کیا اسلیے کہ بہن اسکی ام الفضل گھر مین عباس رضی اللہ عنہ کے تھی پس عباس رض نے حضرت کے ساتھ عقد اسکا کیا اور آنحضرت احرام مین تھے اور بعضے کہتے ہین کہ احرام سے نکلے تھے اور اس جگہ دو داستان ہین کہ روضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ مین اس سال مین بعد از ذکر عمرۃ القضا کے بیان کی ہین اگرچہ ذکر اسکا ذکر ارسال رسل اور مراسیل مین بجانب ملوک کہ سال ششم مین وقوع پایا بہت مناسب تھا لیکن جو رعایت نہین منظور اور معتبر پڑھی یہ دو قضیہ اسسال یعنی ہفتم مین لکھے اول ارسال نامہ طرف جبلہ بن ایہم غسانی کے کہ بعد حارث بن ابی شمر غسانی بادشاہ غسان تھا۔ دوم اسلام فروہ بن عمرو جذامی کہ قبل بادشاہ روم سے عامل تھا اور یہ حال اسکے عرض باب تھا سے وقوع پایا وقائع سال ہشتم اوائل سال ماہ صفر مین بقول جمہور اہل سیر اسلام خالد بن الولید اور عمرو ابن العاص اور عثمان بن طلحہ کا اور خالد بن الولید بن المغیرہ قرشی مخزومی اور عمرو بن العاص ابن وائل قرشی سہمی اور عثمان بن طلحہ عبدری حجبی کلید

اسکے ہاتھ پر بھی مسلمان ہوا اور بعضون کے نزدیک اسلام انکا اور آخر سنہ سبع مین واقع ہوا اور بعض نے سنہ خمس بھی کہا ہے اور اسی سال مین غالب بن عبد اللہ لیثی کو طرف بنی الملوح کے بھیجا تھا موضع کدید وزن جدید مین پہونچے اور یہ امارت ہوئی اوپر سوا اُس جماعت کے شبخون لیگئے اور بہت شتر اُنکے ہانک لاسکے اور بھی اسی سال مین غالب بن عبد اللہ کو جانب فدک بھیجا تا کہ بدلہ کفار وہان کے سے انتقام کھینچے اور بھی اسی سال مین اور سریہ بھی وقوع پایا مشتی السیر تصحیح موتہ ہوا اور وہ نام ایک موضع کا ہے نزدیک بلقار کے کہ وہان سے بیت المقدس دو مرحلہ ہے اور ذکر اسکا ارسال نامہ مین بہ ہرقل گذرا ہے اور یہ سریہ مجملہ اور سرایا کے مشہور ہے بصعوبت اور بشدت محاربہ اور مقاتلہ کے اور بھی اسی سال مین سریہ عمرو بن العاص کا ارسال ہوا طرف ذات السلاسل کے تھا تسمیہ کیا گیا بذات السلاسل اس جہت سے کہ مشرکون نے باندھا تھا اپنے تئین آپس مین بسلاسل تا نہ بھاگین اور بعض نے کہا اسی جہت سے کہ سلاسل نام ایک پانی کا ہے کہ یہ سریہ وہان واقع ہوا اور اسی وادی القرا کے اوپر مسافت دس دن کی مدینہ سے اور وقوع اسکا جمادی الآخر سنہ ثمان مین تھا اور بعض نے سنہ سبع مین کہا ہے اور ساتھ اسی کے جزم کیا ہے ابن ابی خالد نے کتاب صحیح بخاری مین اور اسی سال مین ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتھ تین سو نفر کے مہاجرین و انصار سے جیسا کہ صحیحین وغیرہ ہما مین آیا ہے اور روایت نسائی مین بضع عشر زیادہ کیا امیر بنا کر طرف قبیلہ جہینہ کے بھیجا اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اس درمیان مین تھے اور مدینہ سے پانچ دن کی راہ ہے اور اس سریہ کو سریۃ الخبط اور سریہ سیف البحر بھی کہتے ہین اور خبط نام اس برگ کا ہے کہ درخت سے جھاڑا ہوا ہو اور وقوع اس سریہ کا رجب سنہ ثمان مین تھا اور شیخ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری مین قول بوقوع اُسکے سال ہشتم ناپسند کیا ہے پس صحیح وہ ہے کہ یہ سریہ سنہ ستہ مین ہو وے پیش از قضیہ حدیبیہ کے انتہی اور بھی اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو اوپر ایک طائفہ کے امارت دی کہ بجانب اضم کہ اوپر تین برید کے مدینہ سے ہے بھیجا اور بھی اسی سال مین فتح مکہ زادہا اللہ تعظیماً و تشریفاً واقع ہوئی اور یہ فتح عظیم و مبین ہے کہ سورۂ کریمہ انا فتحنا لک فتحاً مبیناً ساتھ اسکے ناطق اگرچہ جماعت مفسرین اوپر اسکے ہین کہ مراد ساتھ اس فتح مبین کے فتح حدیبیہ ہے و حصل جو ارادہ سفر مکہ معظمہ کا مصمم ہوا بعض صحابہ کو بھیجا تا قبائل عرب کو اسلم اور غفار اور جہینہ اور اشجع اور سلیم وغیرہم سے کہ داخل حوزۂ اسلام ہوئے تھے خبر کرین اور جمع لاوین اور تہیہ اسباب حرب کرین پس باہر آئے آنحضرت دسوین ماہ رمضان روز چہار شنبہ بعد العصر سنہ ثمان مین ہجرت سے جیسا کہ واقدی نے کہا اور نزدیک احمد کے باسناد صحیح ابی سعید سے آیا ہے کہ کہا باہر آئے ہم عام الفتح

دوسری رمضان میں لیں وہ جو واقدی نے کہا ہے اور بعض اس تاریخ میں اور کئی اقوال کہے ہیں
بارھویں سولھویں سترھویں اٹھارھویں انیسویں وہ قول سابق اقرب بصحت ہیں اور دوم صحیح تر ہے
واللہ اعلم و فصل جو طواف سے باہر ہو فارغ ہوئے تمام نظر بیت الحرام میں نجاس اصنام سے اگر
ساحت عزت اور حرمت اسکے کو پاک کیا اور ارباب سیر نے لکھا ہے کہ مشرکون نے تین سو ساٹھ بت
اطراف نواحی خانہ کعبہ میں نصب کیے تھے جو وقت نماز پیشین آیا بلال کو فرمایا کہ اوپر بام کعبہ کے
جاکر اذان کہے اور یہ بھی ایک وقت شریف اور ایک قسمت عظیم ہے کہ دست ادراک اسکے
دامان اجلال میں نہایت پہونچتا حقیقت عظمت اس وقت کی عشقیون سے پوچھنا چاہیے کہ یہ اواز
وہان تک پہونچی ہو بلکہ وہان سے بھی گذری ہو اور کلمات اذان کے بھی اسی مقام میں باب
جیسا کہ باب اذان میں گذرا و فصل اور اگرچہ حضرت نے امن دیا اہل مکہ کو اور منع فرمایا
انکے قتل سے ولیکن ایک جماعت کو استثنا کیا اس حکم سے اور ہدر کیا خون انکا اور حکم کیا اگر
جہان پاؤ قتل کرو اور حرم میں ولیکن بعد از حکم ساتھ ہدر دم اونکے قتل کیے گئے بعضے اسمین سے تائب ہوا اور بعض
اور ایمان کے امون ہوگئے اور نجات پائی اور مجموع اُنکے مردون سے گیارہ تن عورتون سے چھ
اور درمیان مردون سے چار آدمی مقتول ہوئے اور سات امون رہے اور عورت سے چار
قتل ہوئین اور ایک میں اختلاف ہے اور دو امون ہوگئین اب نام سب مردون اور
عورتون کے ذکر کرین ہم تاکیفیت حال ظاہر ہووے اول انکا نام ابن خطل ہے دوم عبداللہ
بن ابی السرح کہ جسکو قتل اسکے لیا گیا پاس عثمان بن عفان کے اور مخفی ہوا سوم عکرمہ
بن ابی جہل تھا چہارم صفوان بن امیہ کہ سرگروہ کفار قریش اور مفتر قوم اپنی کا تھا پنجم
حویرث بن نقیذ بضم نون بفتح قاف تصغیر و ذال معجمہ بر لفظ تصغیر اور یہ شقی شاعر تھا اور ہجو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت کرتا تھا ششم مقیس بن صبابہ ہفتم ہبار
ابن الاسود اس سے بہت ایذا جناب مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تھی
ہشتم حارث بن طلاطلہ اور وہ جملہ موذیان آنحضرت سے تھا نہم کعب بن زہیر کہ ہجو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی ہجو کرتا تھا دہم وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ تھا یازدہم عبداللہ بن الزبعری شاعر
عرب تھا اور رسول مقبول اور اُنکے یارون کی ہجو کرتا تھا اور وہ عورتین کہ روز فتح مکہ حکم قتل
اور ہدر دم واسطے اُنکے وقوع ہوا چھ ہیں بعض اُنمیں سے امون ہوئین اور مقتول اول ہند بنت عتبہ زن
ابوسفیان دوم اور سوم قریبہ بقاف و یا بصیغہ تصغیر اور فرتنا بفتح فا و سکون را و فتح تا و نون
دو لونڈیان مغنیہ تھین از ان ابن خطل کے کہ ہجو آنحضرت پڑھتی تھین تغنی میں بسبب قریبہ
مقتول ہوئی اور فرتنا بھاگ گئی اور اسکے لیے حضرت سے امان چاہی چہارم ارینب لاۃ ابن خطل مذکور

او

اور وہ بھی اسوقت ماری گئی پنجم سارہ مولاۃ ابو طالب اور بعض نے عمرو بن ہشام کہا ہے ششم ام سعد
اُسے بھی مارا فصل سابقاً معلوم ہوا کہ خروج مدینہ سے روز چہارشنبہ تھا دسوین رمضان کے بعد از
عصر یا بقول بعض کہ انیسوین ہے اور دخول مکہ اور فتح اُسکی بیسوین ماہ مذکور مین ہوئی اور سید عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بقیہ ماہ اور چھ روز ماہ شوال سے مکہ مین توقف کیا اور قضایا سے کہ ایام توقف
مکہ معظمہ مین واقع ہوئے وہ تھا کہ ایک مرد نے آنحضرت سے کہا کہ مین نے نذر کی تھی کہ جو خدا
تعالے فتح کرے مکہ اوپر رسول مقبول اپنے کے بیت المقدس مین جا کر نماز پڑھون مین اپنے حضرت نے
فرمایا کہ یہین پڑھ اور وقائع سے کہ ان ایام مین وقوع پایا وہ ہے کہ خالد بن ولید کو ساتھ تیس سوار
کے موضع نخلہ مین روانہ کرکے بتخانہ عزی کے لیے کہ نام ایک بت کا ہے بھیجا فصل اور وقائع سال
ہشتم سے غزوہ حنین ہے کہ نام ایک موضع کا ہے مکہ اور طائف مین اور نام ایک بیابان کا بھی کہتے ہین
اسکے اور مکہ تین شب راہ درمیان مین قریب طائف کے اور اسکو غزوہ ہوازن بھی کہتے ہین کہ نام
ایک قبیلہ کا ہے ساکن اس زمین مین فصل آنحضرت نے جو طائف سے ارتحال فرمایا اور جعرانہ
تشریف لائے کہ غنائم حنین کو وہان جمع کیا تھا اور چھ ہزار بردہ اور چوبیس ہزار شتر اور
زیادہ چالیس ہزار سے غنم اور چار ہزار اوقیہ فضہ بیس دست نوال بذل اموال اور پر جود خلائق
کے کھولا خصوصاً ساتھ مولفۃ القلوب کے کہ ہنوز نور ایمان نے اونکے دلون مین قوت قبول
کی نہ تھی اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قسمت غنائم سے فارغ ہوئے اور عزیمت
رجوع نے مدینہ مطہرہ مصمم پایا شب چہارشنبہ کہ بارہ شب ماہ ذیقعدہ سے باقی تھین موضع
جعرانہ سے احرام عمرہ باندھا اور مکہ مین آئے اور ارکان بجا لاکر مراجعت فرمائی اور اسی
سال مین چاہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سودہ بنت زمعہ کو کہ امہات المومنین سے
تھین طلاق دیوین اور ایک روایت مین ہے کہ طلاق دی پھر تقدیر سودہ نے کہا بخدا سوگند
کہ دوستی مرد کی میرے دلمین نہین رہی لیکن چاہتی ہون مین کہ فردائے قیامت مجھے زنان
حضرت مین حشر کرین اور مجھے یہ سعادت کافی ہے اور نوبت اپنی عائشہ صدیقہ کو بخشی تا یہ بھی
باعث محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہووے انکی نسبت اور بھی اسی سال مین ماریہ قبطیہ
سے ایک پسر پیدا ہوا اور نام اسکا ابراہیم رکھا ولادت اسکی سنہ ثمان مین اور وفات سنہ عشر
مین اور مدت عمر اسکی سولہ مہینے اور ایک روایت مین اٹھارہ مہینے اور بعض کتب مین ایک سال
اور دس مہینے اور چھ روز اور بھی اسی سال مین زینب دختر آنحضرت کہ منکوحہ ابو العاص بن
الربیع تھین بروضہ رضوان پہونچین اور اُنسے دو فرزند رہے ایک پسر مسمی بہ علی کہ قریب بلوغ
پہونچا تھا اور ایک دختر مسماۃ بامامہ اور اسی سال مین اور بقول سال ہفتم مین استحادہ منبر نے

وقوع پایا یعنے مسجد آنحضرت مین ایک منبر تیار کیا اور اوپر اُسکے خطبہ فرماتے تھے اور پہلے اس سے
نہ تھا اور وقائع اسی سال سے قضیۂ قدوم وفد عبد القیس بن قصی پدر قبیلہ ہے اسد سے احفاد ربیعہ
سے وقائع سال نہم ماہ محرم سنہ نہم ہجرت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمال
تعین کیے تا اُن قبائل مین کہ مسلمان ہو گئے ہین جاوین اور زر زکوۃ اموال اُنسے لیوین چنانچہ
عیینہ بن حصین فزاری کو ساتھ پچاس سوار کے مہاجرین اور انصار سے اوپر تمیم کے بھیجا عیینہ
مع ہمراہیوں اپنے کے دیار عجا الفین مین پہونچا اکثروں کے گھر خالی پائے مردوں سے دست بغارت
دراز کیا گیارہ مرد اور پندرہ عورتین اور ایک روایت مین گیارہ عورتین اور تیس لڑکوں کو بردہ لیکر
مدینہ مین مراجعت کی اور اسی سال مین ولید بن عقبہ قرشی اموی کو کہ بھائی عثمان بن عفان کا تھا
اخذ صدقات کے لیے جانب بنی المصطلق کے بھیجا اور اسی سال مین قطبہ بن عامر بن حدیدہ کو
ہمراہ بیس مرد کے قبیلہ خثعم کی طرف بھیجا اور امر کیا ساتھ لوٹ لینے اُنکے بعد ازان ضحاک
بن سفیان بن عوف کلابی کو کہ شجاع تھا اور اُسکو برابر سو سوار عدد کرتے تھے بھیجا اور
بھی اسی سال مین علقمہ بن مجزز مدلجی منسوب بن حجرۃ کو ربیع الآخر مین اور حاکم نے کہا صفر
مین امیر تین سو نفر کا قرار دیکر اوپر ایک جماعت کے حبشہ سے کہ نواحی جدہ مین آگئے تھے
اور غارت گری کرتے تھے بھیجا اور بھی اسی سال مین آنحضرت صلے علیہ وآلہ وسلم نے ایلا کیا
ازواج اپنے سے اور ایک مہینہ نزدیک اُنکے نہ گئے اور ایلا لغت مین سوگند ہے اور نزدیک
فقہا کے سوگند کھانا مرد کا ہے کہ ساتھ زن اپنی کے قربان اور اتصال نکرے مدت چار مہینے
کے اور وقائع عظیمہ سال نہم سے غزوہ تبوک ہے اور تبوک نام ایک موضع کا ہے میان
مدینہ اور شام کے اوپر چودہ مرحلہ کے مدینہ سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ نام ایک حصن کا
ہے اور قاموس مین نام زمین کا درمیان مدینہ اور شام کے اور بعض نے کہا تبوک نام ایک چشمہ
کا ہے اُس زمین مین اور ایک ان وقائع سے بھیجنا خالد بن ولید کا ہے بجانب اکیدر کہ حاکم
دومۃ الجندل کا تھا جاننا چاہیے کہ مختلف اِس غزوہ کے قوم منافقین سے بہت تھے اور
معذور بعذر صحیح اور غیر صحیح بھی تھے پس وہ لوگ کرنے عذر اور شک دار تیاب سے اُس غزوہ
مختلف ہو گئے پانچ نفر اصحاب سے تھے ابوذر غفاری اور ابو خیثمہ سالمی اور کعب بن مالک اور
مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ اور اس سال مین بعد از انصراف کے تبوک سے تتابع
وفود واقع ہوا اور وفود اور وفادات بمعنی دخول اور ورود کے آوے اور وفد ایک جماعت
کہ اختیار کیجاوے بھیجنے کے لیے پاس عظما کے اور واحد وافد اسکا ہے مثل کتب اور راکب کے
اور بعض نے کہا کہ ابتدا اسے وفود بعد از رجوع آنحضرت تھا جعرانہ سے کہ اواخر سنہ ثمان مین ہے

اور

سطر ۱۰ [illegible] بجیم و فتح [illegible] | سطر ۱۱ مجزز بضم میم و سکون دال مہملہ و کسر لام | سطر ۱۲ اکیدر بضم ہمزہ و فتح کاف و سکون تحتانیہ

اور اکثر اوپر آنیکے ہین کہ بعد از رجوع غزوہ تبوک سے تھا اور ہوا سبب وہ ہے کہ وفد اعراب سنوات
سابقہ مین بھی آئی ہے ولیکن کثرت اور تتابع اور توالی سنہ تاسع مین واقع ہوئی اور جماعت کثیر نے
علماء حدیث اور سیر سے وفود کو ضبط کیا ہے اور مجموع اس چیز کا کہ ذکر کیا ہو زیادہ اوپر ساٹھ کے
ہین ایک وفد بنی اسد بن خزیمہ تھا دس نفر اس قوم سے آئے اور مسلمان ہوئے اور منت رکھی
کہ سال قحط مین راہ دور و دراز قطع کرکے بطوع و رغبت سے آئے کوئی لشکر اوپر ہمارے گئے
آوے اسلام مین آئے ہین تم اور دوسرے وفد فزارہ قریب بیس مرد کے آئے اور اظہار اسلام
کیا انکی مین خارجہ بن حصن اور حر بن قیس بن حصین فزاری تھا اور بہ سبب قحط قوم کے آئے تھے اور وفد
بنی مرہ تیرہ مرد آئے اور مسلمان ہوئے اور پیشوا انکا حارث بن عوف تھا اور وفد بنی البکا آئے
اور بشرف اسلام مشرف ہوئے انمین معاویہ بن ثور بن عبادہ بن البکا ایک مرد تھا کہ سو برس
کی عمر رکھتا تھا اور وفد کنانہ آئے اور مسلمان ہوئے اور پیشوا اس وفد کا واثلہ بن الاسقع لیثی تھا
اور وفد بنی بلال بن عامر تھا اور درمیان انکے زیاد بن عبد اللہ بن مالک اور عبید اللہ بن عوف
بن اخزم اور قبیصہ بن مخارق تھے زیاد گھر مین ام المومنین میمونہ کے گیا کہ خالہ اسکی تھی اور وفد
عامر بن صعصعہ آئے اور درمیان انکے عامر بن الطفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب اور اربد
بن ربیعہ اور روایت مین قیس اور خالد بن جعفر اور حبان بن اسلم بن مالک اور یہ چند نفر رؤسا
قوم اور شیاطین انکے ہین اور یہ عامر بن الطفیل وہی شقی ہے کہ ستر قراء کو قتل پہونچایا اور
اربد نے بجلیان گرین جیسا کہ ذکر وقائع سال چہارم مین قصہ بیر معونہ مین گذرا اور وفد عبد القیس ہے
اور ذکر وفد عبد القیس کا سال ہشتم مین بتفصیل گذرا موافق اسکے کہ روضۃ الاحباب مین ہے
ذکر کیا گیا ہے اور وفد بلی تھا اور رویفع بن ثابت بلوی کہ آنحضرت کی خدمت مین رہتا تھا قوم
انکی سے تھا کہا یا رسول اللہ یہ قوم میری ہین اور وفد تجیب لخم تا اور یہ صیغہ تبایع کے احباب
سے اور تیرہ تن تھے کہ زکوۃ مواشی اور اموال کی لائے تھے اور حضرت نے انھین مرحبا کہا
اور کہا زکوۃ مال کو پھیر لیجاؤ اپنے دیار مین اور اوپر فقرا وہان کے قسمت کرو کہا ہم نہین
لائے مگر وہ کہ ہمارے فقرا سے زیادہ ہے اور وفد دارم قبیلہ لخم سے اور وہ دس مرد تھے
اور پیشوا انکا ہانی بن حبیب نام رکھتا تھا آنحضرت کے لیئے چند اسپ اور قبائے زربفت اور
ایک مشک خمر بسم ہدیہ لایا اور آنحضرت نے فرمایا کہ خمر کو حق تعالے نے حرام کیا ہے اور ایک وفد
ہوازن وقت رجوع آنحضرت مین بجانب جعرانہ طائف سے آئے اور التماس سبی اور اموال
انکے کا کہ مسلمانون کے ہاتھ پڑا تھا کیا پس التماس انکا دربارہ سبی قبول نہ پڑا اموال مین اور
وفد ثقیف تھا بعد از قدوم کے تبوک سے اور اصل انکے قصہ کی وہ ہے کہ جب آنحضرت پھری

طائف سے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جلا یا ہمکو تیروں ثقیف نے دعا کرا وپر ثقیف کے اور
وفد کندہ کہ نام ایک قبیلہ کا ہے یمن سے لقب ثور بن عفیر کا ہے پدر قبیلہ یمن کا اسواسطے کہ
کفران نعمت پدر کیا اور ملحق ہوا اپنے احوال کے ساتھ مشق کنود سے ساتھ ضم کے بمعنی ناسپاسی
کرنے اور وفد اشعریین اور اہل یمن مین ایسا ہی واقع ہوا ہے یہ ترجمہ اور صاحب مشیخ ابن حجر
سے نقل کیا ہے کہ مراد بعض اہل یمن سے ہیں غیر اشعریین کے اور وہ وفد حمیر ہے اور وفد ہمدان نام
قبیلہ کا ہے یمن سے اور وفد مزینہ کہ نام ایک قبیلہ کا ہے اور وفد دوس ہے نام ایک قبیلہ کا کہ ابو ہریرہ
وہین کے ہین اور وفد بہرا کہ نام قبیلہ کا ہے یمن سے تیرہ مرد تھے جو مدینہ مین آگئے اوپر دروازہ
مقداد بن اسود کے پس مرحبا کہا انکو اور آگے لاتا کاسہ بزرگ حیس سے پس کھایا اس سے تا سیر
ہوئے اور وفد عذرہ کہ نام ایک موضع کا ہے معروف شام مین اور اکثر اہل اسکے بعشق مبتلا ہو وین
اور اسی مین جان دیتے ہین اور وفد محارب ہے عرض کیا آنحضرت نے اوپر اس قبیلہ کے اسلام
اور دعوت کیا انکو پس آئے اسنے دس مرد اور مسلمان ہوئے اور پھر طرف اہل اپنی
گئے اور وفد ہے ہارا او پر وزن غراب کے نام ایک قبیلہ کا ہے سال ہشتم مین وقت
انصراف کے جعرانہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیس بن سعد بن عبادہ کو ساتھ
چارسو آدمی کے انکی طرف بھیجا اور وفد غسان سنہ عشر مین تھا رمضان سے اور یہ بنی نفر
تھے اور وفد بنی سبس کہ کسی کو ملازمت آنحضرت مین بھیجا اور کہا یا رسول اللہ جماعہ قرار
ہمارے پاس آئے اور کہا کہ اسلام نے ہجرت مقبول نہین اور ہمارے پاس اموال
ومواشی ہین اگر حکم ہو ان سبکو بیچکر ہجرت کرین ہم پس فرمایا آنحضرت نے تقوے اختیار
کرو جہان کہین رہو اور وفد ازد نام پدر قبیلہ کا ہے یمن سے اور انصار سب اسکی اولاد مین
اور وفد بنی المستفق نام پدر قبیلہ کا ہے اور وفد بنی النخع ایک قبیلہ ہے یمن سے اور
وفد خولان کہ نام قبیلہ کا ہے اور وہ دس نفر تھے کہا یا رسول اللہ ہم آپکے پاس
آئے ہین اس حال مین کہ ایمان بخدا اور تصدیق برسالت آپکی رکھتے ہین ہم اور وفد محارب
ہے اور یہ لفظ او پر وزن سحاب کے نام پدر قبیلہ کا ہے قبائل مدحج سے پندرہ مرد آئے
اور سرائے رملہ بنت الحارث مین نزول کیا اور وفد غامد نام پدر قبیلہ کا ہے کہ نسبت
کی جاتی ہے انکی طرف غامد کے اور وفد بجیلہ ہے جریر بن عبداللہ بجلی منسوب بہ بجیلہ
ساتھ ایک سو پچاس مرد کے آیا اور وفد بنی حنیفہ تھا جو یہ لوگ مدینہ مین سرائے رملہ
بنت الحارث مین باشارت حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اترنا کیا اور وفد فیروز
دیلمی کہ خواہرزادہ نجاشی کا تھا اور ایمان لایا اور یہ فیروز وہ ہے کہ جسنے اسود عنسی کو

کہ دعوی پیغمبری کیا تھا بقتل پہونچا یا اور اسی سال نہم مین عبد اللہ بن ابی سلول منافق کہ
رئیس منافقون کا تھا اور آخر شوال مین بیمار رہا اور مرض بدنی کو ساتھ مرض قلبی کے کہ لازم
حال منافقین کا ہے کیا اور ماہ ذیقعدہ مین مرگیا اور وقائع سال نہم سے موت نجاشی حاکم
حبشہ کی ہے مروی ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہ کہا بروز فوت نجاشی کے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج ایک مرد صالح تمھارا بھائی اصحم مرگیا ہے اٹھو اور
اسکی نماز پڑھو اور آمرزش چاہو بھائی اپنے کی لیے اور بھی اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ذیقعدہ مین اور ایک قوم کے نزدیک ذیحجہ
مین اور بعضے کہتے ہین کہ سلخ ذیقعدہ مین حج کو بھیجا اور اسی سال مین بقول اکثر اہل سیر کے قضیہ
لعان واقع ہوا اور مشکوۃ مین دو حدیثین اسی باب مین لایا ہے ایک درمیان عویمر بن الحارث
عجلانی کے اور میان اسکی زوجہ کے کہ نام اسکا خولہ بنت قیس تھا تنبیہ علما نے اختلاف
کیا ہے حکم مین اس شخص کے کہ مارا ایک مرد کو کہ پایا ساتھ زن اپنی کے کہ زنا کرتا ہے
جمہور اوپر اسکے ہین کہ مارا جاوے اس شخص کو مگر وہ کہ چار گواہ گذرانے اوپر زنا کے یا
اقرار کرین وارث قتیل کے لیکن فیما بینہ وبین اللہ کچھ نہین اگر صادق ہووے کذا قیل
وقائع سال دہم وقائع اس سال کے وفود وغیرہ سے بہت ہین اور بعضے وفود کو ایک
جا جمع کیا ہر سال مین کہ ہووے جیسا کہ گذرا اور بعض وفود یہان ذکر کرینگے ہم اور ایک انمین
سے بھیجنا خالد بن الولید کا ہے ساتھ جماعت کے طرف بنی الحارث بن کعب کے اور انکو
فرمایا کہ تین نوبت انکو دعوت باسلام کر اگر قبول کرین درمیان انکے قیام کر اور تعلیم قرآن
اور سنت انکے بیچ عمل مین لا اور اگر قبول نہ کرین اسلام مقاتلہ کر اور اسی سال مین
ایک مکتوب بہ نصاری النجران کہ نام ایک موضع کا ہے یمن مین نام کیا گیا ساتھ نجران
بن زید بن سبا کے بھیجا اور انکو دعوت باسلام کی پس اس جماعت نے بعد از مشاورت
بیکدیگر چودہ مرد کو اپنی قوم سے اختیار کیا اور مدینہ مین آئے تا احوال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو تحقیق کرین اور خبر انکو پہونچا دین ایسا ہی ہے روضۃ الاحباب مین اور مواہب لدنیہ مین کہا ہے
کہ وہ ساٹھ سوار سوار تھے اور اسی سال مین باذان حاکم یمن نے وفات پائی اور جو خبر اسکے فوت
کی بیچ شریف حضرت مین پہونچی اسکی مملکت کو قسمت فرمایا بعض اُس سے اوپر پسر اسکے شہر بن باذان
کے اور بعض اُس سے ساتھ ابوموسی اشعری کے اور ایک ناحیہ یعلی بن امیہ کو اور تھوڑا معاذ
بن جبل کو ارزانی رکھا اور بھی اسی سال مین پیش از حجۃ الوداع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ابوموسی اشعری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو بجانب یمن بھیجا بعد ازان خالد بن الولید کو بھی

پیش از حجۃ الوداع سنہ عشر مین ربیع الاول یا ربیع الآخر یا جمادی الاول مین طرف عبد المدان کے کہ ایک قبیلہ ہے نجران مین بھیجا اور وہ ایمان لائے اور بعد ازان بھیجا علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کو یمن جانب مین شہر رمضان سنہ عشر مین ساتھ تین سو سوار کے اور وقائع کلیہ عظیمہ سنہ عشر سے حج کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے حجۃ الوداع کہ اُسکو حجۃ الاسلام بھی کہتے ہین اور بیان کہتے ہین کہ وہ کیا مقام ہے کہ اُسمین فرض کو نفل کے لیے ترک کرین کہتے ہین کہ وہ عرفات ہے کہ اُسمین فرض کہ وقت عصر ہے بجہت نفل کہ دعا بعرفات ہے ترک اور بعد ازان مکہ جمع بین الصلوٰتین عرفہ مین متفق علیہ ہے امت مین وصل اور اثنائے طریق مراجعت مین جب منزل غدیر خم مین پہنچے کہ نواحی جحفہ سے ہے میان مکہ اور مدینہ کے منہ طرف یارون کے کیا اور فرمایا کیا نہین جانتے تم کہ مین اولیٰ ہون اور دوست تر ہون ساتھ مومنون کے ذاتون اُنکی سے اور اسوقت فرمایا خدا مولا میرا اور مین مولا سب مومنون کا ہون بعد ازان حضرت علی ابن ابیطالب کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا خداوندا جسکا مین مولیٰ ہون پس علی اُسکا مولیٰ ہے خداوندا دوست رکھ اُسکو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اُسکو کہ دشمن رکھے علی کو اور ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہے کہ یاری دے اُسکو کہ یاری دے علی کو اور چھوڑ اور یاری نہ دے اُسکو کہ چھوڑے اور نہ یاری دے علی کو اور پھیر حق طرف علی کے جسطرف کہ وہ پھیرے اور اسی سال مین جریر بن عبد اللہ بجلی کو اور بھیجا ذی الکلاع بن ناکور بن حبیب بن مالک بن حسان بن تبع کے کہ ایک ملوک طائف سے تھا اور خلق اُسکو بخدائے پرستش کرتی تھی اور بلیغ اُسکی ہوئی تھی بھیجا اور ہنوز جریر نے اُسکے پاس مراجعت نہ کی تھی کہ حضرت نے وفات پائی اور ذی الکلاع تا زمان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے تھا اور مواہب لدنیہ مین مفہوم ہوتا ہے کہ اوپر ہاتھ جریر کے اسلام لایا اور اسی سال مین ابراہیم بن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اور اسی دن کسوف ہوا لوگون نے کہا کہ کسوف آفتاب بسبب حسرت اُنکے ہے **وقائع سال یازدہم** ذکر مرض و وفات و ماتعلق بہا لائے ہین کہ جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع سے مراجعت فرمائی بعض اشقیا اور دجال کو دعویٰ نبوت پیدا ہوا مسیلمہ بن ثمامہ اور اسود بن کعب عنسی اور طلیحہ بن خویلد اسدی اور ایک عورت کہ نام اُسکا سجاح بنت الحارث بن سوید تمیمیہ تھا آنے مسیلمہ کے کہ مشہور ترین ابن اشقیا کا تھا اور اُسے مسیلمہ کذاب بھی کہتے تھے اور وہ اپنے تئین رحمن الیمامہ کہواتا تھا اور طلیحہ بن خویلد قبیلہ بنی اسد سے تھا کہ بعد از رحلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خروج کیا اور عروج پایا اور عیینہ بن حصین فزاری کہ ذکر اُسکا سابق غزوہ حنین اور ہوازن مین گذرا ہے ہمراہ قبیلہ فزاری کے مرتد ہو کر انکار کیا تھا اور اُسکے ساتھ گرویدہ ہوگئے

اور

اور اسود عنسی منسوب ہے عنس بن مذحج اور عبہلہ نام اسکا ہے اور اسکو ذی الخمار بھی کہتے ہین
کہ خمار اوڑھنے اپنے کے ڈالتا تھا اور تمام قصہ اور شرح اوسکے حال اور رفتار اور مال اس ملعون کا یہ
ہے کہ باذان ابناے فارس سے یمن مین گماشتہ کسریٰ اور آخر مین توفیق اسلام پائی اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو حکومت صنعاے یمن مقرر رکھی جب مر گیا حضرت نے مال اسکا
قسمت کیا جیسا کہ ذکر اسکا گذرا افراد مین سے کہ عامل رسول مقبول تھا اور قبیلہ مراد سے کہ ایک
مکتوب حضرت کو لکھا اور کیفیت دروغ سے اعلام کیا حضرت نے معاذ بن جبل اور ابو موسیٰ اشعری کو نامہ
لکھا اشعری [illegible] طریق سے ہو سکے دفع شر اسود مین کوشش کرین اور [illegible] فساد پس متابعان
نبوی سب ایک جگہ جمع ہوئے اور مرزبانہ کو پیغام بھیجا اور مرزبانہ نے فیروز دیلمی کو کہ پسر عم مرزبانہ اور خواہر
زادہ نجاشی تھا مقرر کیا انھون نے اسکو بقتل پہونچایا اور سجاح بنت الحارث بن سوید بنی یربوع سے
ایک زن تھی کہ بنی تغلب مین دعوی نبوت کیا اور قوم اسکی گرویدہ ہوئی اور زمان اور مکان
اسکا ساتھ مسیلمہ کے نزدیک تھا اور آخر غزوات اور سرایات سریہ اسامہ بن زید بن حارثہ ہے کہ اسکو
روز دوشنبہ بست و ششم ماہ صفر سنہ یازدہم مین ہجرت سے بجانب ابنی کہ دیار روم سے ہے اور قتل
اسکے باپ کا تھا سریہ موتہ مین امیر کیا کہ اوپر سر اس جماعت کے تاخت لاوے اور آتش انکے خانمان
مین مارے اور جانے مین جلدی کرے اور جو ماہ ربیع الآخر آیا اسامہ نے بجانب اپنے توجہ کی اور انکے
اہل پر ظفر پائی اور اکثر کو انکے قتل کیا اور بعض اشجار اور منازل اور بساتین اور زراعات کو جلایا اور
قاتل پدر اپنے کو بقتل لایا اور غنیمت بسیار حاصل کی اور مراجعت کی اور مدت غیبت اس جیش کی چالیس
دن تھی واقعہ ابتداے مرض حضرت تا رحلت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ حق تعالےٰ نے ایک بندہ کو اپنے بندون سے مخیر کیا درمیان اسکے کہ دیوے
اسکے زیب و زینت حیات دنیا اور درمیان اسکے کہ نزدیک اسکے ہے اجر اور ثواب آخرت سے
پس اختیار کیا اس بندہ نے اس چیز کو کہ نزدیک پروردگار کے ہے اور رغبت کی دنیا مین پس رو دیے
ابوبکر ساتھ سننے اس خبر کے اور فرمایا حضرت نے کہ باقی نہ رہے مسجد مین کوئی دریچہ مگر دریچہ ابوبکر اور
کہا ہے کہ اس کلام مین اشارہ ہے بتفرد ابوبکر کے ساتھ خلافت کے اور یہ بات مرض موت مین فرمائی
فوت سے پانچ شب پہلے اور آخر صفر سال مذکور مین مامور ہوے آنحضرت کہ اہل گورستان
بقیع کے لیے استغفار کرین اور جیسا کہ بزیارت بقیع اور استغفار کے لیے انکی مامور ہوے ایسا ہی
بزیارت شہداے احد اور دعا انکے لیے مامور ہوئے اور ابتداے مرض آنحضرت کا خانہ میمونہ مین تھا
انکی نوبت مین اور جو شدید ہوا مرض حضرت کا جمع ہوئین سب ازواج مطہرات حضرت کی اور
حضرت نے فرمایا مین کل کہان ہونگا اور مکرر فرمایا اس سخن کو اور مقصود آنحضرت وہ تھا کہ ایام

مرض مین عائشہ صدیقہ کے گھر مین ہووین اور ایک روایت مین ہے کہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا نے
کہا کہ اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شاق ہوگا کہ تردد فرماوین گھرون مین ہر ایک کے
ازواج سے پس سب راضی ہوئین کہ ساتھ خانہ عائشہ ہووین پس باہر آئے خانہ میمونہ سے دونون ہاتھ
اوپر دوش اہل بیت کے رکھکر چنانچہ پاے مبارک اوپر زمین کے کھینچتے تھے اور سر مقدس ساتھ
خرقہ کے باندھا تھا اٹھا کر گھر مین حضرت عائشہ کے لائے اور روایت عائشہ مین آیا ہے
کہ کہا نہ دیکھا مین نے کسیکو مرض اسکا صعب تر ہووے مرض پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے اور منقول ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا آیا مین پاس آنحضرت کے اور قطیفہ اوپر
لپیٹا تھا پس پاتا تھا مین حرارت تپ کی بالائے قطیفہ سے اور تحمل نہ رکھتا تھا میرا ہاتھ کہ اوپر
بدن آنحضرت کے پہونچا عرض مین پس تعجب کیا مین نے فرمایا بلا کسی کے بلائے انبیا سی سخت تر
نہین لاجرم جیسی کہ بلا انکی مضاعف ہے اجر انکا بھی مضاعف لیکن جزع اور فزع بلا مین اور آہ و نالہ
اوراس مین کیا حکم رکھتے یہان سخن ہے جزع اور فزع کے معنی بے صبری اور بے وفاقی کے ہے
اور کراہت بلا اور فرار اس سے حرام ہے نے خلاف اور آہ و نالہ کہ بقصد اظہار غربت اور شکستگی
اور بیچارگی کہ لازم حال بندگی کا ہے اور اضطراب بیقراری بھی کہ شدت مرض اسکی صعوبت سے عارض
ہووے اور بر ہے اور داخل جزع و فزع اور کراہت بلا اور شکایت مبتلی سے نہین اور مروی ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب مرضون اپنے مین خدا تعالی سے عافیت اور شفا چاہتے مگر مرض
موت مین دعا شفا نفرماتے تھے فصل منجملہ وقائع کہ ایام مرض مین ہوئی واقع مشہور کہ کتب صحاح مین
مذکور اور مسطور ہے وہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہین اشتداد مرض مین کہ اصحاب حجرہ
شریف مین مجتمع تھے فرمایا کہ دوات اور صحیفہ اور ایک روایت شانہ میرے پاس لاؤ تا تمھارے لیے
وصیت لکھون مین کہ بعد میرے ہرگز ضلالت نکرو تم پس اصحاب نے اختلاف کیا بعضون نے کہا
جو فرمایا اسپر عمل کرو تا حضرت جو چاہین لکھین بعض نے کہا مناسب نہین کہ آنحضرت کو اس عمل مین
مشغول بتکلیف رکھین ہم کہ وقت انکا تنگ ہے اور عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی جانب مین تھے کہا
کہ درد و الم اوپر حضرت کے غالب ہے اور قرآن درمیان ہمارے ہے اور ہمکو کافی ہے یہانتک کہ
اختلاف پڑا اور اصوات بلند ہوئین پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ
جاؤ کہ منازعت اور رفع اصوات حضور رسول خدا مناسب نہین باوجود اسکے تین وصیتین فرمائین
ایک یہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے اخراج کرین اور دوسرے وہ کہ جا عہد وفود کو کہ پاس تمھارے
آوین انکو جائزہ اور انعام دینا چاہیے جیسا کہ مین دیتا ہون اور تیسری وصیت راوی نے فراموش کی یا اظہار
اسکے مین مصلحت نہ دیکھی کذا قال العلماء واللہ اعلم اور انجملہ امر کرنا آنحضرت کا ہے ابی بکر صدیق رضی کو

یاد اسے نماز با مردم اور یہ لاسے ہین کہ آنحضرت نماز پڑھاتے تھے لوگون کو مابین مرض مین مگر تین دن
کہ حکم ہوا ابو بکر پڑھاوین اور بعضون نے سترہ نمازین کی ہین اور جو ادا ان کی گئی نماز عشا کے لیے
فرمایا امر کرو ابابکر کو کہ ادا کرین نماز ساتھ لوگون کے اور امامت کرین انکو اور روایت کی ہے ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا نماز نہین پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے کسی کی امت اپنی
سے مگر خلف ابی بکر رضی اللہ عنہ کے اور ایکبار خلف عبدالرحمن بن عوف کے سفر مین ایک رکعت پوشیدہ
نرہے کہ تخصیص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بامامت اور مبالغہ
کرنا ہمین دلیل ہے واضح اہل سنت اور جماعت کے واسطے اوپر تقدیم اسکے خلافت کہ باوجود
صحابہ کے قریش سے اور حضور علی مرتضے رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسکی تخصیص کی اور تقدیم
فرمائی پس اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صدیق اکبر تھے مقتدین اور متقدم تھے اوپر سائر صحابہ کے
اور معلوم کرنا چاہیے کہ بعضے لوگ منع کرتے ہین ادا کرنے نماز سے مقبرہ مین اور حدیث بھی اس
باب مین روایت کرتے ہین پس بعضے منع روایت کرتے ہین مطلق نظر بظاہر حدیث اور بعضے کہتے ہین
کہ اگر خاک پاک ہووے ریم اور خون اور نجاسات سے کہ جدا ہووے اموات سے جائز ہے وہو المختار
اور بوسہ دینا قبر کو اور سجدہ کرنا اسکو اور گرد کرنا حرام اور ممنوع ہے اور بوسہ دینے قبر والدین مین
روایت فقہی نقل کرتے ہین اور صحیح وہ ہے کہ جائز نہین اور از انجملہ وہ ہے کہ آنحضرت کو سات دینار
تھے سبکو بفقرا قسمت کیا الا چھ یا سات اس سے گھر مین باقی رہے تھے پس نہ گئے عالم سے تا انفاق
نہ کیا انکو اور از انجملہ وصایا سے آنحضرت شان انصار مین ہے وصل اور اس چیز سے کہ واقع ہوئے
ایام مرض مین قریب بروز رحلت وہ ہے کہ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ برگشت کیا آنحضرت
نے پردہ کو کہ اوپر در خانہ کے تھا پس نگاہ کی بجانب مردم کہ مسجد مین تھے نماز فجر مین اور ابو بکر نماز
پڑھاتے تھے پس تبسم فرمایا اور ابو بکر نے چاہا کہ جاوے اپنی سے بستر جاوین پس اشارہ کیا
صحابہ کو فرمایا کہ اپنے اپنے حال پر قائم رہو اور تمام کرو نماز اپنی کو پس چھوڑ دیا پردہ اور رحلت
پائی اسی دن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور از انجملہ وہ ہے کہ مروی ہے ابی ہریرہ رضی اللہ سے
کہ جبرئیل آئے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض مین کہ قبض کی گئی روح
مبارک اسمین اور کہا خدا ے تعالے سلام بھیجتا ہے اوپر تیرے اور کہتا ہے کہ اپنے تئین کسطرح پاتا
اور کیا حال رکھتا ہے تو کہا دردناک پاتا ہون اپنے تئین یا امین اللہ پس فاطمہ رضی اللہ عنہا
سے فرمایا کہ میرے فرزندون کو میرے سامنے لاؤ پس فاطمہ زہرا حسن اور حسین علیہما
التحیۃ والرضوان کو سامنے حضرت کے لائین جگرگوشگان رسول مقبول نے جب اپنے جد امجد کو
اس حال مین دیکھا گریہ آغاز کیا اور ایسے روئے کہ انکے رونے سے جو گھر مین تھے سب رو گئے

پس آنحضرت نے اونکو پیار کیا اور دلاسا دیا اور در باب تعظیم و احترام اور نسبت انکی صحابہ اور تمام
امت کو وصیت فرمائی اور لاتے ہین کہ جو ملک الموت بصورت اعرابی آئے اور اون چاہا فرمایا کہ ہوتا
او وہین پس آئے اور کہا السلام علیک ایہا النبی پس فرمایا اے ملک الموت پیشتر آ ور اور
جس کام کے لیے مامور ہوئے ہو عمل کرو پس ملک الموت نے روح اطہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو قبض کیا اور با علی علیین لیگئے اور صحت ہو پہنچا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
رحلت فرمائی فاطمہ زہرا نے ندبہ و زاری کی کہتے ہین کہ بعد گذرنے آنحضرت کے کسی نے فاطمہ رض
کو خندان نہ دیکھا اور عائشہ صدیقہ رض بھی زاری کرتی تھین اور صحابہ بعد از فوت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سراسیمہ اور حیران ہوگئے اور انکے ہوش مسلوب ہوا اور حواس معطل ہوگئے بعض کے زبان بند
ہوگئی اور ہوش مطلق نہ رہا حال عثمان بن عفان اسی قبیل سے تھا اور بعضے جان باختہ تھے اور طاقت
حرکت نہ رہی مثل علی مرتضی کے اور اثبت اور اشجع انکے ابوبکر تھے باوجود یکہ افصح اصحاب تھا شک
تھا اور اوپر خاتا تھا آہ و نالہ انکا اور ساتھ اسکے استدلال کیا ہے اوپر شجاعت ابوبکر رضی اللہ عنہ
کے اور بعض لاغر و کاہیدہ ہوکر اس عالم سے گئے اور بعض نے دعا کی کہ خدایا وندا ہمکو نابینا کر
کہ طاقت نظر کی اوپر منبر اور روضہ کے نرکھین ہم سب اہل مدینہ اور اصحاب نے دل اوپر وفات
حضرت کے رکھا اور استرجاع کیا اور کہا انا للہ وانا الیہ راجعون بعد ازان ابوبکر رض
صدیق تعزیہ اور تسلیہ اہلبیت بجا لائے اور کہا کار غسل اور تجہیز و تکفین جسے تعلق رکھے ساتھ
اسکے قیام کرو اور آپ ہمراہ اکابر مہاجرین اور اشراف انصار کے سقیفہ بنی ساعدہ مین واسطے
قرار دینے امر خلافت کے کہ اہم مہام دین اور موجب انتظام و التیام مہام اسلام کا تھا مشغول
ہوگئے اور تفصیل کلام اس مقام مین بہت ہے مجمل اسکا وہ کہ مہاجرین اور انصار مین خلاف پڑا
اور کہا انصار نے ہم مین سے ایک امیر اور تم مین سے ایک امیر پس بحدیث الائمة من قریش
ثابت ہوا کہ امامت حق قریش کا ہے اور جو تقدم اور رجحان ابوبکر رض صدیق کا اوپر اون و قلوب
مین راسخ اور ثابت ہوا خصوصا ایام مرض مین انکی تقدیم سے نماز وغیرہ کے لیے قرار اوپر ابوبکر
صدیق رض کے پایا اور اجماع اوپر اسکے منعقد ہوا و فصل بیان کیفیت غسل و تجہیز مین جو فرمایا تھا
آنحضرت علیہ السلام نے ابتدا سے مرض مین کہ غسل دیوے مجھکو مرد اہلبیت میرے سے اور
ابوبکر صدیق نے کہا کہ کار غسل و تجہیز و تکفین ساتھ انکے تعلق رکھے لاجرم اہل بیت اور علی رض اور
عباس وغیرہ ساتھ اس کار کے مشغول ہوگئے اور کہا [illegible] سے کہ تا دروازہ حجرہ بند کرین اور
تکفین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تین جامہ سفید سحولی مین واقع ہوئی اور سحولی [illegible]
[illegible] منسوب ہے سحول بھی قصبہ [illegible] اور یہ روایت اشہر اور اکثر ہے [illegible] سحول ایک نام قریہ کا ہے

مین سے اور بعضے سین بھی آیا ہے منسوب بطول یعنی جامہ سفید اور پہنے ہوتا کہ پنبہ سے اور نماز ادا کرنا
اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بجماعت نہ تھا ایک جماعت آتی تھی اور نماز پڑھتی تھی پھر جماعت
اور باہر آتی تھی پس جماعت دوسری آتی تھی اور ادا کے نماز کرتی تھی اول مرد آئے جب مرد فارغ
ہوئے تو نساء آئین بعد ازان صبیان جیسا کہ ترتیب معروف جماعت مین مقرر ہے اور امامت نہین
کی اوپر جنازہ حضرت کے کسی نے اور وفات شریف روز دوشنبہ تھی و سہ شنبہ تمام روز جسم مبارک کا
رہا بیت مین اور لوگون نے نماز پڑھی اور دفن کئے گئے چہار شنبہ کو اور دفن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم مین بھی اختلاف واقع ہوا بعضون نے کہا کہ گھر مین جس جگہ مقبوض ہوئے اور ایک زمرہ نے
کہا مسجد مین اور ایک فرقہ نے کہا بقیع مین اور ایک جماعت نے کہا کہ وہین لیجانا چاہیے اور
بعض نے کہا قدس مین کہ قبور انبیا ت وہین ہین ابو بکر صدیق نے کہا کہ سنا مین نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ دفن نکیا جاوے کوئی پیغمبر الا اسی جگہ کہ قبض کی گئی ہو
روح اسکی اور بنائی گئی قبر شریف خشت خام سے اور بلند کی گئی زمین سے مقدار ایک شبر اور ایک
روایت مین چار انگشت بھی آیا ہے اور روایات مختلف آئی ہین کہ قبر شریف مسنم ہے یا مسطح بقول اکثر مسنم
ہے اور جو امام حسن مجتبے نے ارتحال فرمایا عائشہ سے التماس کیا کہ حجرہ تمہارا ہے اگر تجویز کرو امام حسن کو
جد انکے مین دفن کرین حضرت عائشہ نے قبول کیا اور کہا بہتر مرحبا لیکن مروان اس زمانہ مین جانب معاویہ کے
حاکم تھا دفن انکے سے مانع آیا اس جگہ مین بعد ازان عائشہ صدیقہ نے عبد الرحمن بن عوف کو بھی چاہا تھا
کہ وہان مدفون ہوئین میسر نہوا اور ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نزول
کرین عیسے ابن مریم اور نکاح کرین اور پیدا ہووے انکے لیے اولاد اور اقامت کرین بیچ زمین پینتالیس برس
پس وفات پاوین اور دفن کیے جاوین میری قبر مین پس مبعوث ہوئین اور عیسے ابن مریم ایک قبر سے بیچ میانہ
ابو بکر اور عمر کے اور مراد ساتھ قبر کے یہان مقبرہ ہے اور جبکہ دفن آنحضرت سے فارغ ہوے صحابہ نے خاک حسرت
اور ندامت اوپر سر وقت اور حال اپنے کے ڈالی اور آتش فراق اس محبوب دو جہان مین جلتے تھے اور گریہ
زاری کرتے تھے خصوصا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے کہ مصیبت زدہ تر اور بیکس تر اور نالان تر تھین اور دو حسن اور
حسین علیہما السلام مین نگاہ کرتی تھین اور اوپر یتیمی اپنی اور نامرادی کے اور فرزندونکے روتی تھین اور اس
جانب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اسی حجرہ مین کہ دار السرور بیت الوصال تھا مسکن حزن و مقام الفراق ہوا بے
خانماں ہو کر روز و شب گریان تھین فروزہ ندیدم چو برفت از نظرم صورت دوست ٭ ہمچو چشمے کہ چراغش نہ مقابل برود
اور ہر کلام نے اہل بیت کرام اور صحابہ عظام سے مراثی کہ وفات آنحضرت مین بسلک نظام کھینچے ہین لکھنے لگین
طوالت کلام و ملل اور جملہ آیات سے کہ ظاہر ہوئین بعد از وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ ایک
عامل کہ آنحضرت کا سے اسپ سوار ہوتے تھے جبدان خرن کیا کہ اپنے تئین چاہ مین ڈالا اور ناقہ

آنحضرتؐ علف کھاتی تھی اور پانی نہ پیتی تھی تا آنکہ مرگئی اور ظہور اُن چیزوں کا خبر دی تھی بعد از
موت کہ ظاہر ہونگی بہت ہیں خارج عدد و حد سے **وصل** جاننا چاہیے کہ حیات انبیا و صلواۃ اللہ وسلامہ علیہم
اجمعین کی متفق علیہ ہے درمیان علماء ثلث کے اور کسیکو خلاف نہیں ہے اس کا بلکہ اور قوی تر وجود حیات
شہدا اور مقتولین فی سبیل اللہ سے کہ معنوی اخروی ہے عنداللہ اور حیات انبیا حسی دنیاوی ہے اور
اور احادیث اور آثار اسمین واقع ہیں برابر حال صحیح عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا خدا کے
فرشتے ہیں سیاح زمین میں پہونچاتے ہیں مجھے اعمال تمہارے جو بہتر ہیں شکر خدا کرتا ہوں میں اور انکے
اور وہ جو بد ہیں استغفار کرتا ہوں انکے لیے اور اس چیز سے کہ دلالت رکھے اوپر وجود سرور عالم صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر مکرم میں واقعہ سلطان نور الدین شہید کا ہے ششصد ہجری میں دریا دیکھا آنحضرتؐ
کے منام میں ایک شب میں تین بار اور خبر دیا انکو شر و نصرانی سے کہ نیت نبش قبر شریف نقب زنی بھی جنت
کیا تھا اور پہونچا اسکا بجمعیت ہزار شخص کے مدینہ طیبہ میں اور پایا ان دو ملعونوں کو اور احراق انہیں دونوں
کو اور حفر خندق حوالی حجرہ شریفہ کے اور بھر دیا اسکا رصاص **وصل** بیان ازواج میں پہلے آنحضرتؐ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عقد نکاح میں لائے خدیجہ بنت خویلد کو بعد ازاں سودہ بنت زمعہ کو اور وہ حضرت
پاس بوڑھیا ہو گئیں اور حال انکے طلاق دینے کا کہ حضرت نے چاہا تھا سابقاً مذکور ہوا بعد ازان
عائشہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر کو نکاح میں لائے مکہ میں ہجرت سے دو برس پہلے و بقولی تین سال
پیش از ہجرت ماہ شوال میں اور وہ اسوقت شش سالہ تھیں اور ہم بستر کیا انکو مدینہ میں ماہ
شوال میں سال دوم ہجرت سے اور وہ نہ سالہ تھیں اور جب آنحضرت نے وفات پائی وہ ہیژدہ
سالہ تھیں اور انھون نے وفات پائی مدینہ میں سترھویں رمضان سنہ اٹھاون میں اور بقیع میں
مدفون ہوئیں اور سوا اسکے بھی منقول ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی باکرہ کو بجز عائشہ
صدیقہ کے تزوج نہیں فرمایا اور کنیت عائشہ ام عبداللہ ہے اور بعد ازان حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ
عنہ کو نکاح میں لائے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو طلاق
دی پس نازل ہوئے جبرئیل علیہ السلام اور کہا تمکو خدا تعالی فرماتا ہے کہ رجعت کرو کہ حفصہ بہت روزہ دار
اور نماز گزار ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجعت فرمائی
بجہت مہربانی اوپر عمر رضی اللہ عنہ کے واللہ اعلم اور نکاح میں لائے ام حبیبہ بنت ابی سفیان کو
اور وہ اسوقت حبشہ میں تھیں مہر دیا انکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے نجاشی بادشاہ
حبشہ نے چار سو دینار اور متولی امر نکاح انکے عثمانؓ بن عفان ہوئے اور بقول بعض خالد بن سعید بن العاص
اور وفات پائی سال چہل و چہارم میں اور نکاح میں لائے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اور وفات پائی انھون نے
سال باسٹھ ہجری میں اور وہ آخرین ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو فات میں بقول آخرین سبکے

میمونہ تھین اور نکاح مین لائے زینب بنت جحش کو اور وہ دختر عمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی تھین اولاً عقد نکاح زید بن الحارثہ مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئین بعد
ازان زید نے طلاق دی اسوقت ازواج مطہرات مین داخل ہوئین اور وفات پائی مدینہ مین
سال بستم مین اور وہ اولین ازواج آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھین وفاتین اور پہلے وہی اٹھائی
گئین اوپر نعش کے اور مراد نعش سے وہ ہے کہ اوپر جنازہ کے چند چوب نصب کئے گئے بشکل گہوارہ تا
باستر زیادہ ہووے اور نکاح مین لائے جویریہ بنت حارث کو اور غزوہ بنی مصطلق مین اسیر ہوکر
آئین تھین کہ بیان اسکا سابق غزوات مین مذکور ہوا اور وفات پائی سال پنجاہ وششم مین اور نکاح
لائے صفیہ رضی اللہ عنہا کو اور وہ نسل ہارون علیہ السلام سے تھین اسیر ہوئین غزوہ خیبر مین پس آزاد
کیا انکو اور آزادی مہر انکا مقرر فرمایا وفات پائی سال پنجاہم مین اور نکاح مین لائے میمونہ کو اور وہ
خالہ خالد بن الولید اور عبداللہ بن عباس کی ہین وفات پائی اسی جگہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو
نکاح مین لائے تھے اور نام اس موضع کا سرف ہے سال پنجاہ و یکم مین لیکن بقولی سال شصت وششم مین اور
اوپر تقدیر آخیر کے آخر ازواج مطہرات مین سے ہوئین وفات مین اور یہ جماعت مذکورہ وہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اونکی سر سے انتقال کیا اور وہ بعد آنحضرت باقی رہین تھین سوائے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے
اور نکاح مین لائے زینب بنت خزیمہ کو سال سیم ام مین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس زندہ رہین مگر تھوڑے
دن دو یا تین مہینے بعد ازان وفات پائی اور سوائے انکے تھین کہ آنحضرت انکو نکاح مین لائے یا خطبہ کیا اور
اور یہ امر بانجام نپہونچا از انجملہ فاطمہ بنت ضحاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو نکاح مین لائے جو آیہ تخییر نازل
ہوئی مخیر کیا اس امر مین کہ صحبت آنحضرت مین رہے یا دنیا اختیار کرے اسنے دنیا کو اختیار کیا پس آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو جدا کیا بعد ازان پشک شتر التقاط کرتی تھی مین بدبخت ہون کہ اختیار کیا مینے دنیا
کو اور از انجملہ شراف خواہر دحیہ کلبی کہ نیز فی چاہا اسکو اور دخول نفرمایا اور خولہ بنت ہذیل اور وہ وہی ہے کہ بخشا
اپنے نفس کو آنحضرت یعنی بغیر مہر کے نکاح مین آئی اور بقولے بخشندہ اپنے نفس کی ام شریک تھی
اور اسما جونیہ کہین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ دست مبارک سے اسکو مس فرماوین
کہا بخدا آپسے پناہ چاہتی ہون مین پس آنحضرت نے مفارقت فرمائی اور عمرہ بنت یزید اور ایک زن غفاری
اور عالیہ بنت ظبیان اور ان سبکو طلاق دی قبل از دخول اور بنت الصلت اور وہ مرگئی پہلے اس سے
کہ آنحضرت ساتھ اسکے نزدیک ہووین اور ایک زن اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا نزدیک
ہونا اسکے ساتھ فرمایا اپنا نفس مجھے دے کہا کوئی زن رکھے اپنے نفس کو ساتھ بازاری کے دیتی ہے
پس آنحضرت نے اسکو جدا کیا اور خطبہ فرمایا ایک زن کو اسکے پدر نے کہا کہ وہ داغ سفید رکھتی تھی حالانکہ
اسکو کوئی علت نہ تھی جب رجوع کیا داغ سفید پایا اور خطبہ فرمایا ایک زن کو اسکے پدر سے آسنے

صفت بیان کی اور کہا زیادہ اس سے وہ ہے کہ کبھی بیمار نہین ہوئی ہے فرمایا اسکو نزدیک خدا کے کچھ ضرر
نہین ہوئی ہے پس ترک کیا اور تھا مہر ازواج آنحضرت پانسو درہم ہر زن کا اور یہ قول صحیح اقوال ہے مگر صفیہ
اور ام حبیبہ جیسا کہ گذرا **فصل** بیان اولاد مین اولاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قاسم ہے اور کنیت آنحضرت
کی ساتھ نام اسیکے کے تھی اور عبداللہ کہ طیب اور طاہر دونون لقب اسکے ہین اور باعتبار ایک قول کے طیب بھی
طاہر کے تھا اور زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور سب دخترون مین چھوٹی حضرت فاطمہ
تھین اور یہ سب پسر حضرت کے مرے تھے طفولیت مین پیش از اسلام اور دخترون نے وقت اسلام پایا اور مسلمان
ہوئین اور یہ سب جماعت بطن خدیجہ سے تھین بعد ازان بطن ماریہ قبطیہ سے مدینہ مین ابراہیم پیدا ہوئے اور طفل
ہیتا دروزہ ہو کر گذر گئے اور بقولے سات مہینے کے تھے اور بقولے ہزدہ ماہہ اور سب اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے حیات آنحضرت مین وفات پائی الا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کہ وفات انکی چھ مہینے بعد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے تھی پس زینب نکاح مین ابی العاص کے تھی پیدا ہوا اس سے ایک لڑکا کہ نام اسکا علی تھا
کہ حالت صغر مین گذر گیا اور ایک دختر امامہ نام کہ جوان ہوئی امیر المومنین علی اسکو نکاح مین لائے بعد از فاطمہ
رضی اللہ عنہا کے اور بعد علی مرتضے کے مغیرہ بن نوفل بن الحارث اپنے نکاح مین لایا اور اس سے ایک
فرزند متولد ہوا یحیے نام اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کہ نکاح امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ مین تھین
متولد ہوئے انسے حسن اور حسین اور محسن اور رقیہ اور زینب اور ام کلثوم اور محسن صغر سن مین گذر گئے
اور رقیہ بھی قبل از بلوغ اور زینب کو عبداللہ بن جعفر نکاح مین لائے پس پیدا ہوا ایک پسر
علی نام اور نزدیک اسکے مرا اور ام کلثوم سے نکاح کیا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے پس
ایک پسر زید نام پیدا ہوا اور بعد عمر رضی اللہ عنہ کے عون بن جعفر نے زنی چاہا بعد انکے محمد
بن جعفر نے , انکے بعد عبداللہ بن جعفر نے اور رقیہ بنت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک
امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے تھین پس متولد ہوا انسے ایک پسر عبداللہ نام کہ صغر سن
مین گذر گیا اور رقیہ نے وفات پائی جسدن زید بن حارث بشارت فتح بدر کی مدینہ مین
لایا پس آنحضرت عثمان بعد انکے نکاح مین لائے ام کلثوم کو اور وہ بھی عقد عثمان مین متوفی
ہوئین ماہ شعبان سال نہم مین اور پیش از عثمان رقیہ عتبہ پاس اور ام کلثوم عتیبہ پاس
کہ دونون پسر ابولہب کے تھے **فصل** اسامی اعمام اور عمات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم یہ ہین حارث اور قثم اور زبیر اور حمزہ اور عباس اور ابوطالب اور عبد الکعبہ اور حجل اور ضرار اور
غیداق اور ابولہب اور صفیہ اور عاتکہ اور اروی اور ام حکیم اور برہ اور امیمہ اور اس جماعت سے تین شخص
اسلام لائے حمزہ اور عباس اور صفیہ **فصل** اسامی موالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زید بن الحارث اور پسر اسکا اسامہ
اور ثوبان اور ابوکبشہ اور وہ بدر مین حاضر تھا جسدن کہ عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے وفات پائی اور انسہ اور شقران کہ آنحضرت

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اُسکے وارث ہوئے تھے اپنے پدر سے اور لقیط اُسکو عبدالرحمن بن عوف
سے خرید کیا اور رباح دیا اُسکو عیینہ نے مارا اور ابورافع اُسکو عباس نے خدمت آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین گذرانا تھا جسوقت کہ خبر اسلام عباس کی پہونچائی آنحضرت نے اُسکو آزاد
فرمایا اور اُسکے نکاح مین دیا سلمی کو کہ مولاۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تھی پس اُس سے
ایک پسر پیدا ہوا عبیداللہ نام تو یہ منشی امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ کا تھا اور ابو موہیبہ اور
فضالہ اور اُسنے شام مین وفات پائی اور رافع کو اس جماعت کو ہین سے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے آزاد کیا اور مدعم کہ اُسکو ابو رفاعہ غزالی نے گذرانا تھا اور وہ مارا گیا غزوہ وادی القری
مین اور کرکرہ اور اُسکو ہودہ بن علی حنفی نے پیشکش بھیجا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
اُسکو آزاد کیا اور زید جد ہلال بن یسار اور عبید اور طہمان اور یا ابو زیعلی ہدیہ مقوقس سے اور واقد
ابو واقد اور ہشام اور ابو ضمیرہ ذہنی سے تھا اور روز حنین اُسکو آزاد کیا اور ابو عسیب احمر نام
اور ابو عبید اور ابو سفینہ کہ پہلے غلام ام سلمہ کا تھا بعد ازان آزاد کیا اور شرط کی کہ جبتک زندہ
رہے خدمت آنحضرت کرے کہا اگر شرط نکرتے تو بھی مفارقت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نکرتا
مین اور ابو ہند اور انجشہ کہ حدی کہتا تھا شترون اور ابو امامہ اور بعض اہل سیر نے زیادہ اس
سے شمار کیے ہین **وصل** جواری آنحضرت صلے علیہ و آلہ وسلم سلمی اور ام رافع اور رضوی اور امیمہ
اور ام ضمیرا اور ماریہ اور شیرین اور ام ایمن کہ برکہ اُسکا نام تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنی
کنار مین رکھتا تھا اور چھٹا اسامی بنی قریظہ سے میمونہ بنت سعد اور عفرہ اور خویلہ وغیرہما **وصل** اسامی
خادمان آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم انس بن مالک اور ہند اور اسماء دختران حارثہ اور ربیعہ
بن کعب اسلمی اور عبداللہ بن مسعود اور عقبہ بن عامر اور بلال اور سعد اور ذو مخبر یا ذو مخمر کہ برادرزادہ
یا خواہرزادہ نجاشی کا تھا اور بکیر بن شداخ اللیثی اور ابوذر غفاری **وصل** اسامی نگاہبانون آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سعد بن معاذ کہ روز بدر حراست کی اور ذکوان بن عبد قیس اور محمد
بن مسلمہ انصاری کہ روز احد دونون نے حراست کی اور زبیر نے روز خندق اور عباد بن
بشر اور سعد بن ابی وقاص اور ابی ایوب اور بلال وادی القری مین اور جسوقت یہ آیۃ نازل ہوئی
واللہ یعصمک من الناس موقوف رکھا کہ کوئی نگاہبانی نکرے **وصل** اسامی ایلچیان آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی بجانب بادشاہون روزگار کے عمرو بن امیہ کو طرف نجاشی کے بھیجا اور نجاشی لقب پادشاہ حبشہ
اور نام اُسکا اصحمہ تھا اور ترجمہ اصحمہ کا زبان عبری مین عطیہ ہے پس رکھا نامہ آنحضرت اپنی دونون آنکھون پہ
اور اترا تخت سے اور بیٹھا اوپر زمین کے اور اسلام لایا اور وفات پائی ایام حیات آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سال نہم مین پس آنحضرت نے غائبانہ اوپر اُسکے نماز جنازہ ادا کی اور

و دحیہ کلبی کو بجانب بادشاہ روم کے کہ نام اُسکا ہرقل تھا پس ثابت ہوئی نزدیک اُسکے نبوت
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ دلائل کے اور ارادہ اسلام کیا مگر قوم اُسکی نے اُسکے ساتھ
موافقت نکی اور بخوف ازالہ سلطنت کے اسلام نلایا اور عبد اللہ بن حذافہ کو طرف کسری بادشاہ
فارس کے پس کسرے نے پارہ پارہ کیا نامہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حق تعالے پارہ پارہ کریگا سلطنت اُسکی پس عنقریب مرگیا اور حاطب
بن ابی بلتعہ کو بجانب مقوقس کے بھیجا اور مقوقس لقب اس بادشاہ کا ہے کہ مصر اور اسکندریہ اُسکے
تصرف میں ہووے پس نزدیک باسلام آیا اور ہدیہ بھیجا بخدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ماریہ قبطیہ
اور شیرین اور ایک خچر سفید کہ دلدل نام تھا اور لقب سے ہزار دینار اور بیس جامہ بھی اور عمرو بن العاص
کو بجانب جیفر اور عبد اللہ پسران جلندا کے بادشاہان عمان کے دونوں مسلمان ہوئے اور
مانع نہ آئے عمرو کو رعیت سے اخذ زکوۃ میں اور امضائے قضا میں پس عمرو انمین رہا تا آنکہ
آنحضرت نے وفات پائی اور سلیط بن عمرو کو طرف ہوذہ بن علی رئیس یمامہ کے پس اُسنے اکرام سلیط
کیا اور خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کہ بھیجا کہ کیا اچھی چیز ہے جسکی طرف تم دعوت کرتے
ہو اور میں خطیب اور شاعر اپنی قوم کا ہوں پس مجھے بعض تصرف امر خلافت میں دو پس آنحضرت نے
قبول نفرمایا اور ہوذہ مسلمان نہوا اور شجاع بن وہب کو بجانب حارث غسانی بادشاہ بلقا کے
کہ ایک شہر ہے شام سے پس رد کیا نامہ آنحضرت کو اور کہا میں مع لشکر اس جہت کو روانہ ہوتا ہوں
بادشاہ روم نے اس ارادہ سے منع کیا اور مہاجر بن امیہ کو بجانب حارث حمیری کے یمن میں بھیجا
اور علاء بن حضرمی کو طرف منذر بن ساوی بادشاہ بحرین کے پس مسلمان ہوا اور ابوموسی اشعری
اور معاذ بن جبل کو بجانب یمن پس مسلمان ہوئی رعیت یمن کی اور اُنکے سب بادشاہ بغیر قتال
کے **وصل** اسامی نویسندگان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء اربعہ اور عامر بن فہیرہ
اور عبد اللہ بن ارقم اور ابی بن کعب اور ثابت بن قیس بن شماس اور خالد بن سعید اور حنظلہ بن ربیع
اور زید بن ثابت اور معاویہ اور شرحبیل بن حسنہ **وصل** اسامی نجبائے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یعنی وہ لوگ کہ زیادت عنایت مخصوص تھے خلفاء اربعہ اور جعفر اور ابوذر اور مقداد اور
سلمان اور حذیفہ اور عبد اللہ بن مسعود اور عمار اور بلال **وصال** اسامی عشرہ مبشرہ خلفاء اربعہ
اور سعد بن ابی وقاص اور زبیر بن العوام اور عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ بن عبید اللہ اور
ابو عبیدہ بن الجراح اور سعد بن زید **وصل** دواب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
افراس سے دس راس تھے اور اس جگہ اختلاف بھی ہے سکب اور ادہم اُسکے پیر و ذراع سوا
تھے پیشانی اور چہرہ اُسکے سفید تھے الا دست راست کہ ہمرنگ بدن تھا اور یہ گھوڑا بھی مناسب تھا

اور

اور سواری بدن بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسابقت اوپر اُسکے فرماتے پس سبقت کرتے
اور خوشوقت ہوتے اور مرتجز وہی ہے کہ جریمہ بن ثابت نے اُسکے حق مین گواہی دی اور لزاز ہدایا ئی
مقوقس سے اور تحیف ہدیہ ربیعہ اور ظرب ہدیہ فروہ جذامی اور ورد ہدیہ تمیم داری اور فرس اور
ملاوح اور سبحہ اسکو تاجران مین سے خریدا تھا اور سبقت کی اوپر اُسکے تین بار پس دست
مبارک اوپر منہ اُسکے کے پھیرا اور فرمایا انت الا بحر یعنی نہین تو مگر دریا اور سبحہ کشادہ
گام اور تیز رو کہین اور ساتھ تین راس دُلدل ہدایا سے مقوقس سے اور وہ اول اسپ
ہے کہ اسلام مین اوپر اُسکے سوار ہوے اور فضہ قبول فرمایا اسکو ابو بکر صدیق سے اور ایلیہ
ہدیہ بادشاہ ایلہ سے اور سرکار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک دراز گوش تھا کہ اسکو
یعفور کہتے تھے اور منقول نہین کچھ بعض گاوسہ سرکار آنحضرت مین اور آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو بیس ناقہ شیردار تھین غابہ مین اور وہ ایک موضع ہے قریب مدینہ کے اور
ہدیہ بھیجا طرف آنحضرت کے سعد بن عبادہ نے ناقہ شیردار مہاشی بن عقیل سے اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ناقہ تھی قصوی نام کہ اوپر اُسکے ہجرت کی تھی اور
جب وحی نازل ہوتی کوئی چیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متحمل نہوتی الا قصوی کہین
کہ عضبا اور جدعا بھی نام اسکا ہے ایک بار ایک دن شتر اعرابی کے ساتھ دوڑایا شتر نے
سبقت کی اور یہ امر اوپر مسلمانون کے شاق آیا آنحضرت نے فرمایا لازم ہے اوپر اللہ تعالی کے
کہ کوئی چیز امور دنیا سے غالب نہ آوے الا ایک وقت اسکو مغلوب کرے اور سرکار آنحضرت مین
سو راس بز تھین اور ایک بز بھی کہ شیر نوشی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مخصوص
اور مہیا کی تھی اور ایک خروس تھا سفید رنگ وصل اسلحہ مین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم پاس نو شمشیرین تھین از انجملہ ذو الفقار کہ غنائم بدر مین اموال بنی الحجاج سے
ہاتھ آئی تھی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا گویا اُسکے ایک طرف مین
شکست پڑی ہے اور تعبیر کی کہ مسلمانون کو ہزیمت رو دیوے اور وہ صورت روز احد متحقق
ہوئی اور تین شمشیرین اموال بنی قینقاع سے ہاتھ مین لاتے تھے قلعی اور تبار اور حتف اور
منجملہ سیوف سے مخذم اور رسوب تھین اور ایک اور سیف اپنے پدر سے میراث پائی تھی اور عضب
کہ سعد بن عبادہ نے گذرانی تھی اور قضیب کہ وہ اول شمشیر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اسکو حائل کیا اور پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار نیزے تھے نام ایک کا مثنی اور تین باقی
بنی قینقاع سے ہاتھ آئے تھے اور ایک نیم نیزہ تھا کہ اُسکا نام بیضا تھا روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عیدین مین اور ایک چوب سیاہ تھی بقامت ایک ذراع اور نیم عصا کہ اسکو عرجون کہتے تھے اور ایک عصا

بار یک کہ اسکو مشوق کہتے تھے اور چار کمانین اور ایک ترکش اور ایک سپر کہ اوپر اسکے صورت کرکس
بنائی تھی بخدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہم ہدیہ آئی تھی آنحضرت نے دونون ہاتھ اپنے
اوپر اسکے رکھے پس وہ صورت معدوم ہوئی انس رضی اللہ عنہ نے کہا نعل اور قبیعہ شمشیر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا سیم سے تھا اور درمیان نعل اور قبیعہ کے چند حلقہ سیم تھے اور قبیعہ ایک چیز ہے
کہ نزدیک مقبض کے سیم وغیرہ سے بناتے ہین اور نعل ایک چیز ہے کہ جانب پایہ شمشیر کے سیم وغیرہ سے
تیار کرین اور پیش آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دو زرہ تھین کہ انکو صالح بنی قینقاع سے تصرف مین
لائے تھے ایک سعدیہ اور دوسری فضہ اور ایک زرہ تھی کہ اسکو ذات الفضول کہتے تھے پہنا اسکو
روز حنین مین اور کہتے ہین کہ نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زرہ حضرت داؤد علیہ السلام کی تھی
کہ انھون نے روز قتل جالوت پہنی تھی اور پیش آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خود تھا کہ اسکو ذو السبوغ
کہتے تھے اور ایک کمر بند تھا ادیم سے اور اسمین تین حلقہ سیم سے اور نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سفید تھا **فصل** اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی چھوڑے دو جامہ حبرہ اور حبرہ
ایک نوع ہے چادرون مین سے اور ازار عمانی اور دو جامہ صحاری اور ایک قمیص صحاری اور ایک قمیص
سحولی اور ایک جبہ یمنیہ اور خمیصہ چادر علمدار اور ایک گلیم سفید اور چند کوفیہ خرد وغیر بلند تین یا چار اور ایک
لحاف رنگین بورس اور پاس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ظرف تھا چرم سے کہ اسمین آئینہ
اور شانہ عاج اور سرمہ دان اور مقراض اور مسواک رکھتے تھے اور فراش آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم چرم سے تھا اور حشو اسکا بجائے پنبہ لیف خرما تھا اور ایک قدح تھا کہ تین
جگہ سے بصفائح سیم مضبوط کیا تھا اور ایک پیالہ سنگ سے اور ایک آوند کلان صفر سے کہ اسمین
حنا اور وسمہ کرتے تھے یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو سر پر رکھتے تھے جسوقت
کہ سر مبارک مین اثر حرارت پاتے تھے اور پیالہ تھا شیشہ سے اور ایک آوند تھا مہیا
واسطے غسل کے صفر سے اور پیالہ تھا کلان اور پیمانہ تھا پیمایش صدقہ فطر کے لیے کہ
چہارم حصہ صاع کا تھا اور ایک انگشتری تھی سیم سے کہ نگین اسکا بھی سیم سے تھا اور اوپر اسکے
کلمہ محمد رسول اللہ کندہ تھا اور تیوسے نگین آہن سے تھا اور جاے وصل نگینہ ساتھ حلقہ سیم
مضبوط کے تھا اور نجاشی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دو موزہ سادہ ہدیہ بھیجا
تھا پس آنحضرت نے پہنا اسکو اور پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک گلیم تھا سیاہ اور
عمامہ کہ اسکو سحاب کہتے تھے اور پیش آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دو جامہ تھے نماز جمعہ کے لیے سوا ان دو
جامون کے کہ سایر ایام مین پہنتے تھے اور رومال تھا کہ رو مبارک بعد وضو خشک فرماتے تھے **فصل** کمال صوری
آنحضرت کہ شامل ہو ساتھ تحقیق علو مکان اسکے نزدیک خداتعالے کے منقسم ہے اوپر تین قسم کے اول ذاتی کے

اور

اور قسم ثانی فعلی جیسا کہ نماز روزہ اور صدقہ اور امثال اسکے قسم ثالث قولی قسم اول ذات شریفہ اور صورت جمیلہ انکی ہے اور یہی ذات شریف حضرت کی اجمل وذوات اور اکمل وافضل واطہر وانوار اور صورت شریفہ احسن واجمل واجلی صور اسکے صور کی اور علمائے کرام رحمہم اللہ نے حلیہ شریف حضرت کا جو انکو پہونچا اور انکی فہم میں آیا منضبط اسکو کیا اور صفحہ بیان پر لکھا اور مقصود اس سے تصور جمال اور مطالعہ کمال حضرت کا نصب العین کرنا اور ہر ساعت اسکو ملحوظ رکھنا اور مشق اور مراقبہ اسکا کرنا ہے اس حیثیت کے ساتھ کہ دائم وجمال حضرت کا نظر میں رہے اور منافرت نکرے اور یہ اقرب طرق ہے واسطے حصول کمال قرب اور وصال کے اور اگر استطاعت اسکی ہو طریق اتصال ودوام کے میسر ہو یا نہ ہو وقت صلوات اور سلام میں کہ اقرب طرق ہے روشنی راہ کے لئے اور حضور درگاہ کے لیے نگاہ رکھو واللہ ولی التوفیق اور قسم ثانی کہ فعلی ہے افعال زکیہ اور احوال حضرت کے ہیں کہ معلوم اور ماثور ہیں اور صحف اور دفاتر اس ملون اور مشحون اور کافی ہیں اس باب میں وہ کہ کل عالم اور اعمال وحسنات انکی میزان حضرت میں ہیں اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سب کو فرمائیں راہیں ہدایت وارشاد کی اور باہر لائے خلق کو ضلالت اور غوایت سے اور وضع فرمائے احکام اور روش صلوۃ وصیام اور حلال وحرام کی وصل کیفیت تعلق میں جناب معلی القاب اور علوشان آنجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاننا چاہیے کہ جو دوست رکھا حضرت کو حق تبارک وتعالیٰ نے شفیع کیا تھا امت میں انکو حق کے لیے کہ وہ لوازم قرب وعزت ومحبت سے ہے اور عام کیا انکو شفا کے لیے اور نہیں ہے کسی کو خلق سے عموم شفاعت بجز حضرت کے اور اسی جہت سے وعدہ کیا اسکو ساتھ وسیلہ کے کہ مقام محمود ہے اور حقیقت میں نہیں معنی وسیلہ کے مگر واسطہ وصول کا بمطلوب اور وہ شفاعت ہے اور پہنچے جانا اور پہچانا اس مقصد کو بیں لازم پکڑ انجیل حجاب اور قوت یابیدگی اور تحقیق نہیں جاننا اور پہچاننا طالب کسی چیز کو کہ لائق بحال اسکے ہے مگر بواسطہ شیخ مرشد کے کہ راہ بتا دے اسکو یا بواسطہ جذب الٰہی کے کشف کرے وہ اور پہ آسکے اور اگر شیخ میسر آوے تو لازم پکڑے اہل اللہ کو اور جملہ طرق اہل اللہ کی چار چیزیں ہیں ایک فراغ قلب اور خالی ہونا اسکا میل ماسوی اللہ سے دنیا اور آخرت میں اور دوم اقبال علی اللہ بکلیہ ساتھ عقد محبت کے منزہ علل سے بے فتور اور عدم التفات اور طلب عوض کے اور سوم دوام مخالفت نفس کی ہر چیز میں کہ طلب کرے ان امور سے متعلق ہیں بمصالح اور اعظم مخالفات نفس کا ذکر اسوی اللہ سے نظراً اور اعتقاداً اور اعتماداً اور علماً اور چہارم دوام ذکر حضرت اللہ سبحانہ جل وجلال اسکے خواہ ذکر لسانی ہو ویا ذکر قلبی یا ذکر روحی یا سری یا مجموع وصل نوع ثانی کہ تعلق معنوی ہے بجناب محمدی وہ بھی دو قسم ہے قسم اول دوم استحضار اس صورت بدیع المثال کا اور اگر ہے طالب کو کہ احیاناً بدیدار فائض الانوار آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منام میں مشرف

ہوا ہے پس استحضار کرے اُسی صورت کو کہ منام میں دیکھی ہے اور اگر ہرگز مشرف نہیں ہوا صفات آنحضرت
جیسا یاد کرے اور درود بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہووے حال ذکر میں گویا کہ حضرت آپکے
روبرو حاضر ہیں حالت حیات میں اور رکھتا ہو حضرت کو متادب با جلال و تعظیم و ہیبت و حیا اور اگر نہو سکے
اُس سے یہ صورت بصفت مذکورہ پس اگر گاہی بزیارت قبر شریف اور قدم مبارک کے مشرف ہوا ہے تو استحضار
اسکا کرے اپنے ذہن میں اور درود بھیجے گویا کہ استادہ ہے پاس قبر شریف کے با جلال و تعظیم یہاں تک کہ
مشاہدہ کرے روحانیت حضرت کو ظاہر ہوا ہو اور بزیارت قبر شریف اور قدم مبارک کبھی مستعد نہیں ہوا پس
دائم صلواۃ و سلام بھیجے اوپر حضرت کے اور تصور کرے کہ وہ سنتے ہیں درود و سلام اسکا پس لازم پکڑے
اس طریق کو کہ اسمیں ہے سعادت کبریٰ اور مکافات زلفیٰ واللہ الموافق والمعین اور شیخ ثانی معنوی یعنی استحضار حقیقت
کاملہ موصوفہ باوصاف کمال حضرت کا میان جمال و جلال کے متجلی اور باوصاف عند الکبیر متعال کے مشرف ہونا
الٰہی سے آباء واجداد میں محیط ساتھ کل کمال حقی وخلقی کے مستوجب ہر فضیلت وجودی صورتاً اور معناً حقیقتاً اور
غیباً و شہادۃً وظاہراً و باطناً اور اگر نہو سکے کہ استحضار کرے ان سب کو البتہ چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم برزخ کلی ہیں تمام حقائق وجود قدیم و حدیث میں پس ہوں گے بیچ حقیقت ہر ایک کی جہتیں سے ذات و صفات و آثار
کہ وہ مخلوق ہیں نور ذات سے جامع اسماء و صفات و افعال و آثار اور سکے علماً و عیناً پس جس وقت متکلم ہو تو لائق
طالبین کو استشعار مرقومۃ الذکر آسان ہو اور استحضار کمال ظہوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جیسا کہ فرمایا الشاہ
اللہ تعالیٰ نے [illegible] حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ظہور ہے ہر عالم میں لائق حال اس
عالم کے پس نہیں ظہور اسکا عالم اجسام میں مثل ظہور اسکے عالم ارواح میں اسلئے کہ عالم اجسام میں تنگی
ہے گنجائش نہیں رکھتا اس چیز کی گنجائش رکھتا ہے عالم ارواح اور نہیں ظہور حضرت کا عالم ارواح
میں مانند ظہور آپکے عالم معنی میں اسلئے کہ عالم معنی الطف و اوسع ہے عالم ارواح سے اور نہیں ظہور آنحضرت
کا ارض میں مثل ظہور آپکے سما میں اور نہیں ظہور آپکا سموات میں مانند ظہور آپکے کرسی و عرش سے
اور نہیں ظہور انکا بیچ عرش کے مثل ظہور آپکے عند اللہ فوق العرش کے نہیں وہاں این و کیف پس آپ کا
مقام میں اعلیٰ ہوتا ہے اور اکمل اور اتم ظہور آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام انزل
و اسفل ہے اور ہر ظہور کو ایک جلالت اور ہیبت ہے بقدر تحمل کے یہاں تک کہ نہیں ہوتا
ہے اس محل میں کہ استطاعت تدبر کرے [illegible] اسکو کوئی انبیا اور اولیا سے وصل ملازمت حضور
آنحضرت شریف اور دوام مشاہدہ اس صورت لطیف کا ساتھ معانی عزیزہ و شریفہ کے اگر نہ
تصور اور خیال اور تفکر سے ہو وے شعور سالک کا اور یہ حجاب بزرگ ہے اور موجب قبول کا درگاہ
ہمیشہ اسکی کے ہے اور یہ محبت اسکی ہے کہ اسلئے تعلق پکڑتی ہے خیال اسکی ساتھ جمال آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس عاشق ہوتا ہے دل اسکا اوپر صورت روحانیہ حضرت کی پس قرب

ہوتا ہو ایسے پس ہوتا ہے نزدیک آنکے اور ساتھ اُنکو اور جب کہ ہوا نتیجہ صلواۃ بزبان کا پس کیا ہوگا نتیجہ صلواۃ القلب درج اور سے بڑا اور نہین صلواۃ مگر قرب و اجتماع اور اتصال اور اقبال جب کہ وارد ہوئی آیا لغت مین اور جو نتیجہ عمل ظاہری کا کہ تھا صلواۃ کا اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس ہوگا قرب بڑا اُن سے جنت مین نتیجہ عمل باطن کا کیا ہوگا اور وہ قرب ہی مقعد صدق مین نزدیک مالک مقتدر کہ وہان نہ آنکھ سے اور کیفیت قائم فصل چوتھی بیان خلافت خلفاء راشدین اور اہل بیعت و عشرہ مین بیان اخبار خلافت خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بعد رحلت حضرت ختم رسالت کے یہ حال ہوا کہ عمر بن الخطاب نے کہا کہ جو کوئی یہ کہیگا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی مین اسکا سر اپنی شمشیر سے جدا کرونگا رسول خدا مرے نہین بلکہ حق تعالیٰ نے انکو رفع سما فرمایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آیت پڑھی وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین مگر ایک رسول اور انکے پہلے بھی رسول گذر چکے ہین پس اگر وہ مرگیا یا مارا گیا تم لوگ اپنے الٹے پاؤن پھر جاؤ گے ہین سب لوگ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے گرد خصوصاً ثقیفہ بنی ساعدہ بیعت جاری کی بعد ازان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی انکی بیعت کرنے سے تمام لوگون نے بیعت کی اور یہ حال ہوگیا کہ سب آدمی بیعت پر مستعد ہوگئے یہ بیعت درمیان عشرہ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری نبوی مین واقع ہوئی مگر بنی ہاشم اور زبیر اور عتبہ بن ابی لہب اور خالد بن سعید بن العاص اور مقداد بن عمرو اور سلمان فارسی اور ابوذر اور عمار بن یاسر اور براء بن عازب اور ابی بن کعب اور یہ سب حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ساتھ تھے لیکن بیعت کرنا علی مرتضیٰ کا ساتھ ابوبکر صدیق کے روایت قاضی جمال الدین بن واصل مین آیا ہے اور بروایت زہری کے عائشہ صدیقہ سے خلاف اسکے بیان بارھوین اور تیرھوین سال ہجری کا تیرھوین سال ہجری مین جنگ یرموک بسبب فتح ہونے شام کے واقع ہوئی تھی اس وقت ہرقل درمیان حمص تھا جب اسکو خبر پہونچی کہ روم کا لشکر یرموک مین شکست کھا گیا تب اسنے حمص سے کوچ کیا اور رومی لوگ اسکے مسلمانون سے درمیان مین گر گئے اور جبکہ خالد بن الولید اور ابوعبیدہ کو جنگ یرموک سے فراغت ہوگئی تب انھون نے بصرہ کا قصد کیا والی بصرہ نے بہت گروہ واسطے مقابلہ کے جمع کئے پھر اونھون نے صلح کرلی اور صلح اس بات پر ٹھہری کہ ہر راس پر ایک دینار اور ایک جریب گیہون دیا کرین وفات خلیفہ اول واضح کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سبب

اختلاف ہی کہتے ہین کہ یہودیون نے برنج مین ملاکر زہر کھلایا تھا اور کوئی کہتا ہو کہ کسی رفیق نے
کسی چیز مین زہر ملاکر آنکو اور حارث بن کلاہ کو دونون کو دیا تھا حارث نے کہا کہ یہ تو زہر آلودہ
کھانا کھایا ہے ایک برس مین وہ زہر اثر کریگا چنانچہ بعد برس روز کے ایسا ہی اتفاق ہوا کہ دونون
نے انتقال کیا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ نے ایک سرد روز مین غسل کیا بسبب اُس غسل کرنے کے بخار لاحق ہوا چنانچہ پندرہ روز
تک بیمار رہے یہانتک کہ نماز کو بھی باہر نہ آسکے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی تھی کہ وہ
نماز پڑھا دیا کرین اور خلافت بھی آنکے اور خلافت بھی انکو سپرد کی تھی بعد ازان شام کے وقت شب
شنبہ کو میان مغرب اور عشا کے ہفتہ آخر جمادی الاول درمیان ۱۳ سنہ ہجری کے وفات پائی اس سے
معلوم ہوا کہ کل مدت خلافت انکی دو برس تین مہینہ دن تھی اور عمر شریف ترسٹھ ۶۳ برس کی اور انکو
بعد وفات کے انکی زوجہ اسماء بنت عمیس نے غسل دیا اور جس تابوت مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُٹھائے گئے تھے اُس تابوت مین خلیفہ اول رکھے گئے اور حضرت عمر نے انکی نماز جنازہ مسجد نبوی مین پڑھائی
اور بعد حفر قبر کے سر انکا دونون مونڈھون پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کر کے دفن کیا
حلیہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نوشش قد سپید چہرہ اور معروق الوجہ تھے یعنی عروق آنکے
چہرہ کی نمودار رہتی تھین اور آنکھین غائر اور ناک باہر کو اٹھا ہوا اور [illegible] انگشتان پر
بال تھے اور حنا اور وسمہ کا خضاب کیا کرتے تھے اور انکے فضائل مین بہت احادیث
وارد ہین ایک اُنمین سے وہ کہ اخراج کیا ابن حسین نے کہا نہین پیدا ہوا ذریت آدم مین بعد نبیین
و مرسلین کے افضل ابوبکر سے رضی اللہ عنہ بیان خلافت خلیفہ دوم عمر ابن الخطاب
رضی اللہ عنہ بن نفیل بن عزی سے لوگون نے اُس سال مین بیعت کی جس سال مین حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ فوت ہوئے پس بعد خلافت حضرت عمر نے خطبہ پڑھا اور لوگون کو سنایا کہ اے
لوگو قسم ہے خدا کی کہ میرے نزدیک قوی تر ضعیف سے وہ ہے جو اپنا حق پاوے اور ضعیف تر قوی سے
وہ ہے کہ حق اسکا لیا جاوے اور اول مین یہ احکام اصدار فرمائے کہ خالد بن ولید کو سرداری سے
موقوف و معزول کیا اور ابو عبیدہ کو جیش اور شام کا سردار مقرر فرماکر روانہ کیا اور حضرت عمر کا اول
اول نام امیر المومنین رکھا گیا تھا اسلئے کہ حضرت ابوبکر خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کہلاتے تھے انکو کسی نے امیر المومنین نہین کہا یہ خطاب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جاری ہوا پس
پس ابو عبیدہ بعد روانگی دمشق کے باب الجابیہ کی طرف اترے اور خالد جانب شرق باب توما
اور عمرو بن العاص دوسری طرف اور شہر دمشق کا محاصرہ قریب ستر رات کے رہا آخر الامر خالد نے
اپنی طرف سے بزور شمشیر فتح کیا اور باشندگان دمشق نے دوسری جانب سے باہر آکر

ابو عبیدہ سے صلح کرلی اور دروازہ واکیا ابو عبیدہ انکو امن دیکر اندر گئے اور خالد سے درمیان شہر کے
ملاقات حاصل ہوئی پھر ابو عبیدہ نے خبر دمشق فتح حضرت عمر کی خدمت میں لکھ بھیجی واضح ہو کہ ملک عراق بھی بنصرت
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فتح ہوا بیان سنہ ۱۴ ہجری ماہ محرم سنہ ۱۴ ہجری میں خلیفہ دوم نے
تعمیر بصرہ کے لیے حکم دیا چنانچہ بنا اس شہر کے لئے اس سال میں نشان کئے گئے بقول بعض چند برس بعد
سال میں حکم بنا بصرہ صادر ہوا تھا اور اسی سال میں ابو قحافہ پدر خلیفہ اول نے وفات پائی عمر انکی
ستانوے برس کی تھی مگر بعد انتقال خلیفہ اول کے انکا انتقال ہوا بیان سنہ پندرہ ہجری سال
پانزدہم ہجری میں شہر حمص بعد محاصرہ مدت طویل کے فتح ہوا اور بعد فتح دمشق کے مسلمانوں کے ہاتھ آیا بعد فتح
اسکے رومیوں نے صلح چاہی پھر ابو عبیدہ اور باشندگان شہر میں صلح ہوگئی جیسے باشندگان حماۃ سے
اور اسی طرح باشندگان معرہ سے کہ زمانہ سابق اسکو معرۃ الحمص کہتے تھے صلح واقع ہوئی کہ اب مشہور بمعرۃ النعمان
النصاری ہے پھر ابو عبیدہ مذکور نے لاذقیہ کو فتح کیا اور شیزر بعد ازان جبلہ اور انطرطوس بعد ازان قنسرین میں
ابو عبیدہ اور خالد پہونچے اور وہیں بہت رومی پوشیدہ تھے انسے خوب جنگ واقع ہوئی آخر الامر مسلمان فتحیاب ہوئے اور بعد
اہالی اس شہر کی صلح قرار پائی مثل صلح اہل حمص کے لیکن خالد اور ابو عبیدہ نے وہان کے سکان سے کہا کہ صلح منظور
آخر الامر ہم اس شہر کو ویران کرینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا بعد ازان حلب اور انطاکیہ اور منبج اور دلوک اور سرمین اور تیزین اور عزاز کو
فتح کیا اور اطراف شام پر غالب آئے پھر خالد نے مرعش کو فتح کیا اور وہاں کے رہنے والوں کو جلاوطن کرکے تمام
شہروں کو ویران کیا اور قلعہ حدث کو فتح کیا اسی سال میں اور بعضے کہتے ہیں سولھوان سال تھا اور ہرقل مایوس ہوکر ملک
شام سے قسطنطنیہ کو چلا گیا مگر تھوڑی دور جاکر پھر متوجہ بطرف شام ہوا پھر قیساریہ اور صبصیہ کو فتح کیا اور اسی شہر میں
حضرت یحیی ابن زکریا علیہما السلام کی قبر ہے اور نابلس اور لد اور یافا یہ سب بلاد فتح کیے اور بیت المقدس کا محاصرہ
مدت دراز تک رہا آخرکار سکان بیت المقدس نے ابو عبیدہ سے کہا کہ مثل اہل شام ہمسے صلح کرلو بشرطیکہ عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ ہمسے صلح کریں یہ حال ابو عبیدہ نے حضرت عمر کو لکھ بھیجا چنانچہ خلیفہ ثانی نے حضرت علی مرتضی کرم
اللہ وجہہ کو بجای اپنے مدینہ منورہ میں چھوڑ کر آپ تشریف لائے اور بیت المقدس کو فتح کیا اور اسی سال
میں حضرت عمر نے منشی اور دیوان مقرر کئے اور انعام اور بخشش مسلمانوں کے لئے ٹھہرائی قبل ازین کسیکو کچھ
بجز مال غنیمت نہ ملتا تھا اور بعضے کہتے ہیں یہ امر سنہ بیس ہجری میں مقرر ہوا اس تفصیل سے حضرت
عباس رضی اللہ عنہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے واسطے پچیس ۲۵ ہزار اور جسکو قرابت قریب
بجناب حضرت رسالت مآب تھی اسکے لئے زیادہ مقرر کی پس اہل بدر کے لئے پانچ ہزار اور اصحاب
حدیبیہ اور بیعت الرضوان تک چار ہزار اور من بعد انکے تین ہزار اور اہل قادسیہ اور یرموک کو ایک
ہزار اور جو انکے پیچھے تھے انکو پانسو پھر تین سو پھر ڈھائی سو پھر ڈیڑھ سو اسی سے تنخواہ العاملون کی مقرر ہوئی
بیان سنہ ۱۶ ہجری درمیان اس سال کے مسلمانوں نے مدائن میں داخل ہوکر

جسکو پایا قتل کیا اور سپاہ سے کہ ایک محل سفید تھا اوسکا محاصرہ کیا اور سعد بن وقاص اوسمین فروکش ہوئے اور محل کسری کو مسجد جامع بناکر نماز پڑھنی شروع کردین اور جسقدر کہ مال کہ تمام سیم وزر اور ظروف اور لباس سے ہاتھ آیا اسکو ضبط کیا تفصیل اوسکی مین طوالت ہے اور اسی سال جبلہ بن ایہم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پاس لبنان و شوکت و حشمت تمام داخل ہوا ازان بعد اسی سال مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کو تشریف لے گئے اور جبلہ نے بھی حضرت کے ساتھ حج کیا اتفاقًا اثنائے طواف مین کہ جبلہ کررہا تھا کوئی شخص قوم فزارہ کا جبلہ کے ملبوس سے الگ کر نکلا جبلہ نے اوسکو ایک گھونسا ناک پر ایسا مارا کہ ناک اوسکی بیٹھ گئی وہ عمر رضی اللہ عنہ پاس فریادی آیا حضرت نے اوسکی طلبی فرماکر کہا کہ فدیہ دے وگرنہ وہ بھی ایک گھونسا ایسا ہی مارے گا جبلہ نے کہا کہ بادشاہ اور بازاری برابر نہین حضرت عمر نے فرمایا اسلام نے دونون کو مستوی اور برابر کردیا جبلہ نے کہا مجھے یہ خیال تھا کہ مسلمان ہونے سے میری عزت زیادہ ہوجاویگی زمانہ جاہلیت سے حضرت نے فرمایا اس خیال کو دل سے دور کر جبلہ نے کہا مین تمہارا ہوا جاتا ہون حضرت نے فرمایا مین تیرا سر تن سے جدا کردونگا جبلہ نے کہا آجکی رات مجھے مہلت ہوجا جب رات ہوئی جبلہ مع اپنے جاہ و حشم شام مین چلا گیا اور وہان سے قسطنطنیہ مین اور وہان جاکر پانسو آدمی اوسکی قوم کے ہمراہ ہوگئے اور نصرانی اختیار کیا بیان سنہ ۱۶ سترہ ہجری کا درمیان اس سال کے شہر کوفہ موسس اور مخطط ہوا اور عمر رضی اللہ عنہ نے معتمر ہوکر بیس دن مکہ مین قیام کیا اور مسجد حرام کو وسیع کیا اور جنھون نے انسے بیعت نہ کی تھی انکے خانمان بیچکر اوسکی قیمت بیت المال مین داخل کی اور ام کلثوم دختر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے کہ بشکم فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا سے تھین نکاح کیا اور مغیرہ بن شعبہ کو حاکم بصرہ مقرر کیا اتفاقًا وہ ام جمیل دختر ارقم سے جو قبیلہ عامر بن صعصعہ سے تھی چار شخصون نے دیکھا کہ جماع کررہا ہے یہ حال نکبت مآل اوسکا حضرت عمر کو لکھ بھیجا کہ حضرت نے اوسے عہدہ سے معزول فرمایا کر ابو موسیٰ اشعری کو والی بصرہ مقرر کیا ذکر سنہ ۱۸ ہجری اور اس سال مین مسلمانون نے اہواز کو فتح کیا اور ہرمزان کہ اس ملک پر مستولی ہو رہا اور امرا مرکبار فارس سے تھا بعد وقوع قصہ دراز کہ اوسکے لکھنے مین طوالت کلام ہوتی ہے مشرف باسلام ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکے لیے دو ہزار دینار مقرر فرمائے اور اسی سنہ مین درمیان مدینہ منورہ اور حجاز کے بڑا قحط واقع ہوا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس کو اپنے ہمراہ لیکر شہر کے باہر نماز استسقا ادا کی اور برکت دعای حضرت عباس کے خوب بارش ہوئی اور اسی سال مین ایک وبا جسکو طاعون عمواس کہتے ہین ملک شام مین ظاہر ہوئی چنانچہ اسی وبا مین ابو عبیدہ بن الجراح کہ جنکا نام عامر بن عبد اللہ بن الجراح الفہری ہے اور عشرہ مبشرہ سے ہین فوت ہوئے بعد ازان معاذ بن جبل انصاری

اور عمرو بن العاص الغرض کہ پندرہ ہزار آدمی اُس وبا مین شہید ہوا اور یہ ہوا آو باقی ایک مہینہ کامل رہی
پھر بصرہ مین بھی یہ وبا پھیل گئی اور اسی سال مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملک شام کو تشریف لیے گئے
اور جو لوگ کہ وہان مرگئے تھے انکی میراث تقسیم فرماکر ماہ ذیقعدہ مین مراجعت فرمائی۔ ذکر سنہ ۱۹ اور ۲۰
ہجری درمیان سال کے مصر اور اسکندریہ اوپر ہاتھ عمرو بن العاص اور زبیر العوام کے فتح ہوا اور سنہ ۲۰ مین بلال
بن رباح مؤذن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوا اور باب صغیر کے نزدیک مدفون ہوئے ذکر سنہ ۲۱
ہجری اس سال مین جنگ نہاوند ہمراہ عجمیون کے واقع ہوئی کہ اونکی سات ڈیڑھ لاکھ آدمی تھا اور سپہ سالار اونکا
فیرزان بعد وقوع جنگہای شدید کے مسلمانون نے عجمیون کو شکست دی اور قتل کیا اور سپہ سالار بھاگ گیا اور اسی
سال مین دینور اور صیمرہ اور ہمدان اور اصفہان فتح ہوئے اور اسی سال مین خالد بن الولید نے
وفات پائی لیکن مدفون ہونے اونکے مین اختلاف ہے بعض کے نزدیک حمص اور بعض کے نزدیک
مدینہ مین ذکر سنہ ۲۲ ہجری اس سال مین آذربایجان اور رے اور جرجان اور قزوین اور
ریحان اور طبرستان یہ سب بلاد فتح ہوئے اور عمرو بن العاص شہر برقہ پہنچے وہان کے باشندون نے
جزیہ دینے پر صلح کرلی پھر بجانب طرابلس جاکر انکا محاصرہ کیا اور بزور شمشیر فتح کیا اور انھون مین
تیس ستے اوپر ملک خراسان کے جنگ کی اور یزدجرد لڑا اور ہرات بزور شمشیر مسلمانون کے قبضہ مین آیا
اسی سال مین ابی بن کعب بن قیس جو اولاد ملک نجار سے ہین اور کنیت اونکی ابا منذر ہے فوت ہوئے
یہ کاتب وحی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھے ذکر وفات خلیفہ دوم سنہ ۲۳ ہجری کا
واضح ہو کہ درمیان اسی سال ابولولو نے کہ جسکو فیروز بھی کہتے ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان
نماز فجر پہلو مین زیر ناف خنجر مارا یہ واقعہ چھبیسویں تاریخ ماہ ذالحجہ کو ہوا چنانچہ ہفتہ کے روز وفات پائی
اور یکشنبہ کو مدفون ہوئے انھون نے کل دس برس اور چھ مہینے آٹھ دن خلافت کی قبر
انکی پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہے بوقت وفات
باب خلافت مین یہ ارشاد ذکر کیے گئے تھے کہ حضرت علی مرتضیٰ اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد
رضی اللہ عنہم جس سے راضی ہون وہ امیرالمومنین مقرر ہو چنانچہ حضرت علی نے عبدالرحمن بن عوف سے
درباب خلافت کہا انھون نے انکار کیا حلیہ حضرت عمر رضی اللہ کا یہ ہے کہ دراز قد سفید رنگ سر
پر بال نہ تھے عمر شریف پچپن سال اور بقول بعض ساٹھ اور بعض کے نزدیک
برس کی تھی اور فضیلت وزہد والمعارف اور شفقت مین مسلمانون پر
تفوق رکھتے تھے اور فضائل اونکے شمار سے خارج ہین ذکر سنہ ۲۴
ہجری درمیان اس سال کے بعد از وفات عمر رضی اللہ عنہ اہل مشورت مثل
علی مرتضیٰ اور حضرت عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن

رضی اللہ عنہم جمع ہوئے اور بہت گفتگو اس باب مین تین روز تک رہی آخر سب تنگ ہو کر یہ تجویز کی
کہ جسکو عبد الرحمن خلیفہ مقرر کر دین اسکی اطاعت کرین یہ حال سنکر حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ
حضرت عباس پاس تشریف لے گئے اور صلاح فرمائی آنحضون نے فرمایا کہ مین تمہارے مقدمہ مین دست
انداز نہین ہوتا مین نے اول یہ کہا تھا کہ اس امر مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کر لو
کہ امر خلافت بعد وفات حضرت کے کس سے متعلق رہیگا تمنے انکار کیا۔ الغرض عبد الرحمن نے روبرو سب
اہل مشورہ کے اپنی خلافت سے دست بردار ہو کر علی مرتضے کو بلایا اور کہا اے علی خدا کے وعدہ اور
عہد کو صادق جانکر اوسکی کتاب اور اسکی حبیب کی سنت پر عمل کرتا اور دونون خلفا کے طریق پر
چلنا علی مرتضی نے جواب دیا کہ مجکو بھی امید ہے کہ حسب علم اور طاقت اپنی کے اقتدا واقتفاء
کتاب سنت کا کرونگا پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور آپ نے بھی یہی کہا جو حضرت علی مرتضے سے
کہا تھا اور دست مبارک حضرت عثمان کا پکڑ کر کہا اے خدا اے عالم الغیب تو دانا اور بینا ہے میرا
گواہ رہنا کہ مین نے بار اپنا اوپر گردن عثمان کے رکھدیا یہ کہکر بیعت کر لی اس امر سے حضرت مرتضے
علی کو نسبت عبد الرحمن کو گونہ تکدر حاصل ہوا یہ حال دیکھکر مقداد بن الاسود نے عبد الرحمن بن عوف سے
کہا کہ تمنے وسنے حق علی مرتضی مین مداہنہ کیا آنحضون نے جواب دیا کہ اے مقداد مین نے بہت سعی اور
کوشش اس باب مین کی تمنے کیا کون مقداد نے کہا مجھے بہت تعجب ہے قریش سے کہ آنحضون
نے ایسے شخص کو منظور نہ کیا میرے نزدیک کوئی مرد ان سے بہتر علم اور عدل مین نہین ہے
عبد الرحمن نے کہا اے مقداد خدا سے ڈرو مبادا تو کسی فتنہ مین گرفتار ہو جاوے۔ پس حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے اپنے اقارب اور رشتہ دار ملکون پر مسلط کیے اسوقت عبد الرحمن بن عوف
نے لوگون سے کہا کہ یہ سب تمہاری کام ہین آنحضون نے کہا مجھے یہ معلوم اور خیال نہ تھا چنانچہ عبد الرحمن
نے جدائی حضرت عثمانؓ مین انتقال کیا ذکر خلافت خلیفہ سوم واضح ہو کہ بتاریخ تیسری
محرم سنہ چوبیس ۲۴ ہجری مین حضرت عثمانؓ بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس
بن عبد مناف سے لوگون نے بیعت کی اور بعد اخذ بیعت حضرت عثمانؓ منبر پر آئے اور
خطبہ بلیغ ادا فرمایا بعد ازان منبر پر سے اترے اور وہ لوگ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
زمانہ مین حاکم تھے انھین کو برس دن تک مقرر رکھا پھر مغیرہ بن شعبہ کو جو حاکم کوفہ تھا معزول
کیا اور سعد بن ابی وقاص کو اسکی جگہ مقرر کیا بعد چندے اونکو معزول کیا اور ولید بن عقبہ
بن ابی معیط جو بھائی مادرزاد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تھے حاکم کوفہ کیا
ذکر سنہ پچیس ہجری اور اس سال مین ابوذر غفاری کہ صحابی تھے وفات
پائی ذکر سنہ ۲۶ چھبیس ہجری اور اس سال مین حضرت عثمان نے عمرو بن العاص کو

عمرو

مصر سے معزول کر کے انکی جگہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عامری کو مقرر کیا ذکر سنہ ۲۷ھ اور سنہ ۲۸
ہجری اور اس سال میں حضرت عثمان سے معاویہ نے اجازت لڑائی کی سمندر میں حاصل
کی تھی اسوقت معاویہ نے ایک لشکر جزیرۂ قبرس کی طرف روانہ کیا اور عبداللہ بن سعد بھی
مصر سے وہاں جا پہونچے دونوں نے مجتمع ہوکر وہاں کے باشندوں سے جنگ کی آخرالامر
سات ہزار دینار سالانہ بطور جزیہ مقرر ہوگیا اور صلح قرار پائی ذکر سنہ ۲۹ انتیس ہجری درمیان
اس سال کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابوموسی اشعری کو حکومت بصرہ سے معزول کیا اور عبداللہ
بن عامر کو بجای انکے نصب کیا پھر ولید بن عقبہ کو کوفہ سے معزول کیا کہ انہ نے حالت سکر میں نماز فجر پڑھائی
تھی ذکر سنہ ۳۰ ہجری اس سال میں عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہوا کہ درباب قرآن مجید لوگوں میں
اختلاف ہورہا ہے اہل عراق یہ کہتے ہیں کہ ہمارا قرآن صحیح ہے بہ نسبت اہل شام کے کیونکہ ابوموسی اشعری
کے قرآن سے نقل حاصل ہوئی ہے اور اہل شام یہ کہتے تھے کہ ہمارا بہت صحیح ہے کہ ہمکو مقداد بن اسود
سے پہونچا ہے اسیطرح اور اطراف میں بھی اختلاف واقع تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صحابہ
سے مشورہ کیا آخرالامر یہ مقرر ہوا کہ جو قرآن بخلافت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ لکھا گیا ہے اور [illegible]
موجود ہے وہاں سے لیکر شہرت دیجیے اور جمیع نسخ قرآن مشتہرہ سوا اسکے احراق کر دیے جاویں چنانچہ
ایسا ہی عمل میں آیا اور اس کلام اللہ سے نقل لیکر اور اونٹ پر لاد کر بلاد و امصار میں جا بجا روانہ کیے
اور کاتب یہ لوگ تھے زید بن ثابت عبداللہ بن زبیر اور سعید بن العاص عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام
المخزومی ذکر سنہ ۳۱ ہجری اس سال میں یزدجرد بن شہریار بن پرویز جو آخر میں بادشاہان ملک فارس
کا تھا ہلاک ہوا اور اسکے سبب ہلاک میں اختلاف ہے اور اسی سال میں اہل خراسان نے بغاوت اختیار
کی اور ابوسفیان بن حرب بن امیہ نے اسی سال میں وفات پائی ذکر سنہ ۳۲ بتیس ہجری کی درمیان اس
سال کے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ صحابی جلیل القدر عظیم الشان قرا عشرہ مبشرہ میں تھے
وفات پائی ذکر سنہ ۳۳ ہجری اس میں ایک گروہ کوفے نے یہ کلام کرنے شروع کیے کہ حضرت
عثمان نے اکثر اقارب سے اوپر ملکوں کے عامل مقرر فرمائے ہیں حالانکہ انکو لیاقت حکومت نہیں ہے
چنانچہ یہ خبر سعید بن العاص والی کوفہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجی انھوں نے حکم کیا کہ
جو لوگ یہ بات کہتے ہیں انکو معاویہ کے پاس ملک شام کی طرف روانہ کر دو جب وہ معاویہ بن سفیان کے
پاس گئے انسے بہت سا مباحثہ کیا آخرش معاویہ نے انکو ڈرایا اور کہا مبادا اسمیں کوئی فتنہ پیدا ہو جاوے
انھوں نے دوڑ کر ریش معاویہ از راہ بے ادبی پکڑلی آسنہ اس حال کی حضرت عثمان کو اطلاع
دی عثمان نے لکھ بھیجا کہ ان سبکو سعید بن العاص کے پاس روانہ کر دو ان لوگوں نے وہاں جاکر
بھی وہی کلام بیجا کا شروع کیے اور اہل کوفہ بھی ان لوگوں کے ہمراہ ہو گئے ذکر سنہ ۳۴ ہجری

اس سال میں سعید بن العاص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پاس آئے اور سب معاملہ کہ انکے ساتھ اہل کوفہ نے
کیا تھا بیان کیا اور کہا کہ وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ابو موسی اشعری ہمارا سردار مقرر ہو اور میان اسی سال کے
مقداد بن الاسود فوت ہوا عمر اسکی ستر برس کی تھی ذکر وفات خلیفہ سوم سنہ پینتیس ہجری درمیان اس
سال کے ایک جماعت ملک مصر سے کہ جمعیت ہزار آدمی کی تھی اور بقول بعضے سات سو کی اور بعضی پانسو بیان کرتے
ہیں اور علی ہذا القیاس ایک گروہ کوفہ سے اور ایک بصرہ سے آئی مصر سے جو آئی تھی انکی یہ خواہش تھی کہ حضرت
علی رضی اللہ عنہ مسند نشین خلافت ہوویں اور کوفی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اور بصرہ والے چاہتے تھے کہ طلحہ رضی اللہ
عنہم کو خلیفہ قرار دیویں یہ خواہش لیکر مدینہ میں داخل ہوئے جب کہ روز جمعہ ہوا اور حضرت عثمان نماز جمعہ کے
لیے گھر سے باہر آئے اور نماز جماعت ادا فرمائی بعد ادای نماز منبر پر جا کر خطبہ پڑھا اور ان گروہوں نے جو اطراف
سے آئے تھے مخاطب ہو کر ارشاد کیا کہ اللہ جل شانہ جانتا ہے اور ساکنین مدینہ بھی واقف ہیں کہ تمکو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے نفرین فرمائی ہے یہ سنتے ہی ان لوگوں نے حملہ کیا اور سب کو جوش آیا اور لوگوں نے سنگ باری شروع کی حتی کہ
حضرت عثمان کو لوگوں نے منبر سے گھر پہونچایا اسلیے کہ انکے اسی ہنگامہ میں ایک پتھر لگ گیا تھا اور منبر کے پاس سے
بیہوش ہو کر گر پڑے تھے جب یہ معاملہ پیش آیا عثمان رضی اللہ عنہ نے زبانی کسی شخص کے کہلا بھیجا کہ تم یہاں سے
چلے جاؤ چنانچہ وہ چلے گئے اور باشندگان مدینہ سب اپنے گھروں میں بیٹھ رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
چالیس روز تک اور بقول بعض پچاس روز تک اپنے گھر میں محصور رہے۔ بعد ازان حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت عثمان کے
پاس آئے اور یہ صلاح کی کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ مروان کو عہدہ منشی گری سے موقوف کیجیے اور عبد اللہ بن
ابی سرح کو مصر سے معزول کرو حضرت عثمان نے قبول کیا اور حضرت علی نے لوگوں کو سمجھا کر پھرایا
اور وہ بات رفت و گذشت ہو گئی اور محمد بن ابی بکر کو حاکم مصر مقرر کیا اور محمد کے ساتھ ایک گروہ مہاجرین
اور انصار کا کیا یہ لوگ ہنوز اثنای راہ میں تھے کہ ایک سوار ناقہ سوار چلا آتا دیکھا اور وہ اسی راہ میں ملا انھوں نے
پوچھا کہ کہاں جاتا ہے اسنے کہا کہ مصر کے حاکم پاس انھوں نے کہا کہ مصر کا حاکم تو یہی یعنی محمد بن ابی بکر ہے اسنے جواب دیا
کہ یہ نہیں میں دوسرے حاکم پاس جاتا ہوں جو ابن سرح ہے یہ سنکر انھوں نے اسکو پکڑ لیا اسکے پاس ایک نامہ نکلا کہ اسپر حضرت
عثمان کی مہر تھی اور لکھا تھا کہ جس وقت محمد بن ابی بکر مع اپنے ہمراہیوں کے تیرے پاس پہونچے اور کہے کہ تو معزول ہے قبول
نکرنا اور کسی حیلے سے اسکو مار ڈالنا اور اس نامہ پر جو یہ ہمراہ لایا ہے کچھ عمل نہ کرنا پس یہ نامہ دیکھتے ہی محمد بن ابو بکر نے
مع مہاجرین اور انصار کے بجانب مدینہ مراجعت کی اور سب اصحاب کو جمع کیا اور نامہ دکھایا اور حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ سے اسکا حال پوچھا انھوں نے کہا واقعی مہر تو میری ثبت ہے اور خط بھی میرے کاتب کا ہے لیکن میں نے
نہیں لکھوایا اور اس امر پر قسم کھائی اسوقت لوگوں نے کہا کہ مروان کو ہمارے سپرد کرو عثمان رضی اللہ
عنہ نے سپرد مروان میں ابا فرمایا اس سبب سے دشمنی اور کینہ زیادہ ہوا اور سعی اور کوشش انکے قتل میں کرنے لگے حسن بن
علی و عبد اللہ بن زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم نے کسیکو اندر جانے نہ دیا اور منع کیا حتی کہ حضرت امام حسن مجروح ہوئے آخر کار وہ لوگ دیوار پر

چڑھ گئے اور ہمسایہ کے گھر میں سے عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں جا کر اونکو شہید کیا آپس میں محمد بن ابی بکر بھی شریک تھا
اور بوقت شہادت عثمان رضی اللہ عنہ روزہ دار تھے اور تلاوت قرآن میں مشغول تھے یہ واقعہ جانکاہ اٹھارہ میں
ذیحجہ ۳۵ سنہ ہجری میں واقع ہوا۔ مدت خلافت بارہ برس بارہ روز کم اور عمر آپکی میں اختلاف ہے بعضے چھیاسی برس اور
بیاسی اور بعضے نوے کہتے ہیں اور بعضے سوا اسکے اور بھی کچھ بیان کرتے ہیں اور جنازہ شریف بسبب مخالفت ان لوگوں
کے تین روز تک دفن نہیں ہوا بعد ازاں علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ انکو دفن کرو حلیہ انکا میانہ قد خوبصورت داغ چیچک
چہرہ پر تھے ریش مبارک بڑی اور رنگ گندم گون مقدم راس پر بال نہ تھے اور ریش مبارک کو زرد کرتے تھے اور دو دختر
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تزویج فرمائی تھی اسلئے انکو ذوالنورین کہتے ہیں اور کاتب انکا مروان
بن الحکم بن العاص پسر عم انکا تھا اور قاضی زید بن ثابت اور فضائل انکے بہت ہیں از انجملہ یہ ہے کہ ایک بار جیش العسرۃ
کے لئے بہت سے مال دیے تھے اور جب مجاہدین غزوہ تبوک میں بہت گرسنہ تھے اسوقت حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ نے غلہ کثیر موافق گذارہ لشکر کے خرید کر اور چودہ اونٹ بار کر کے بھیجا تھا جب وہ سامان پیغمبر
آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچا اسوقت حضرت نے دست بدعا اٹھایا اور یہ دعا فرمائی کہ بار خدایا میں ان سے راضی
اور خوشنود ہوں عثمان سے تو بھی راضی ہو اور بسبب شہید ہونے حضرت عثمان کے بہت فتنہ اور فساد ہو گیا ذکر خلافت
خلیفہ چہارم واضح ہو کہ نام پاک ابن ابیطالب کا علی کرم اللہ وجہہ تھا اور یہ بیٹے عبد المطلب کے ہیں جو رسول مقبول کے جد بزرگوار
تھے اور والدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہیں پس مرتضیٰ ماں کی طرف سے بھی ہاشمی ہیں
اور اپنے دادا کی طرف سے بھی غرض روز جمعہ جس روز حضرت عثمان مقتول ہوئے اسی روز حضرت علی کرم
اللہ وجہہ سے لوگوں نے بیعت کر لی مگر کیفیت بیعت میں اختلاف ہے بعضے یہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب جمع ہو کر جن میں طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما بھی تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے
پاس آئے اور استفسار کیا کہ آپکو خلیفہ مقرر کریں جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد کیا کہ مجھے اسکی کچھ حاجت
نہیں جسکو تم اختیار کرو میں بھی راضی ہوں سب نے عرض کی کہ ہم سوا آپکے کسیکو اختیار نہیں کرتے اس امر میں بہت سی
تکرار رہی سب نے کہا آپ ہمارے نزدیک احق اور اقدم ہیں اول طلحہ بن عبید اللہ نے اور آنجناب امیر المومنین کی بیعت
کی مگر چونکہ ایک ہاتھ طلحہ کا جنگ احد میں جاتا رہا تھا بیعت میں ٹوٹا ہاتھ دیا یہ حال دیکھکر کہا انا للہ وانا الیہ
راجعون بیعت تمام ہوتی نہیں معلوم ہوتا بعد ازاں زبیر نے بیعت کی حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم میری بیعت
سے راضی ہو فبہا والا میں تمہاری بیعت پر راضی اور موجود ہوں دونوں نے کہا کہ نہیں ہم ہی آپکی بیعت
کرتے ہیں اور بعض روایات سے یوں ثابت ہوتا ہے کہ بعد انعقاد بیعت دونوں نے یہ اظہار کیا
کہ ہمنے تو بخوف جان اپنی کے بیعت کی تھی پھر دونوں بعد چار مہینے کے بیعت سے مکہ کو چلے گئے
اور سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن عمر اور انصار نے بھی بیعت نہ اختیار کی ۔ اور سعد بن زید اور
عبد اللہ بن سلام ۔ اور صہیب بن سنان اور اسامہ بن زید اور قدامہ بن مظعون اور مغیرہ بن شعبہ نے بھی

بیعت سے انکار کیا اور حسان بن ثابت اور کعب بن مالک اور مسلمہ بن مخلد اور ابو سعید خدری اور
نعمان بن بشیر اور محمد بن مسلمہ اور فضالہ بن عبید اور کعب بن عجرہ اور زید بن ثابت ان لوگوں نے
بیعت قبول کی اور بوقت مقتول ہونے حضرت عثمان کے ابن عباس مکہ میں تشریف رکھتے تھے
پھر مدینہ میں تشریف لائے اور حضرت علی مرتضیٰ پاس جب گئے تو مغیرہ بن شعبہ کو انکے پاس
سے نکلتے دیکھا پوچھا کہ مغیرہ کیوں آیا تھا علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ پہلے تو اسنے یہ مشورت دی تھی کہ معاویہ
وغیرہ عمال عثمانیہ کو بالفعل معزول کرنا مناسب نہیں اپنی اپنی جگہ پر قائم رہیں جبتک کہ بیعت
نہ لیں اور امر خلافت مستقر اور مستحکم ہو جاوے میں نے اس بات سے انکار کیا تھا آج اگر
یہ کہا کہ جو آپکی راے عالی میں آوے کیجئے ہماری بھی وہی راے ہے ابن عباس نے فرمایا
کہ پہلے تو آپکو اسنے نصیحت کی بات کہی تھی اب دوسری دفعہ اسکے خلاف بری نصیحت
دی مجھکو خوف ہے کہ مبادا اہل شام نہ پھر جاویں اور طلحہ اور زبیر کی طرف سے بھی مجھے اطمینان نہیں
میرے نزدیک صلاح یہ ہے کہ معاویہ کو ابھی آپ موقوف اور معزول حکومت سے نفرماویں کیونکہ اگر
اسنے بیعت آپکی قبول کر لی تو پھر ہر ایک کا معزول اور موقوف کر دینا کچھ کام نہیں رکھتا علی مرتضیٰ
رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے خدا کی وہ بدون ذائقہ تلوار راہ پر نہ آویگا اسوقت حضرت ابن عباس نے
کہا امیر المومنین آپ مرد شجاع ہیں صاحب راے نہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے غصہ ہو کر کہا کہ ہمکو ان
باتوں سے کیا کام ابن عباس کہتے ہیں اسوقت میں نے یہ کہا کہ جو حضرت کو اچھا معلوم ہو وہ کیجئے
ہم تو تابع مرضی حضرت کے ہیں اور پھر وہ مدینہ سے نکل کر مکہ میں چلے گئے ذکر سنہ ۳۶
ہجری کے درمیان اس سال کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی طرف سے عامل اور حاکم
مقرر کر کے اطراف اور بلاد کو روانہ فرمائے اور اعمال عثمانیہ کو معزول فرمایا تفصیل اس اجمال کی
یہ ہے کہ عمارہ بن شہاب کو کہ مہاجرین سے تھے کوفہ کا عامل مقرر کیا اور عثمان بن حنیف انصاری کو بصرہ
کا اور عبید اللہ بن عباس کو ملک یمن کا صوبہ دار کیا قیس بن سعد بن عبادہ انصاری کو مصر پر متعین فرمایا
اور سہیل بن حنیف انصاری کو شام کا عامل معین فرما کر روانہ کیا جب یہ شخص تبوک پہونچا
وہاں اسنے چند سوار عرب کے ملے اور پوچھا تو کون شخص ہے اسنے کہا کہ امیر شام انھوں نے کہا اگر
تجھے سوا حضرت عثمان کے کسی اور نے بھیجا ہے تو لوٹ جا پھر اسنے کہا کیا حال تم عثمان
رضی اللہ عنہ سے مطلع نہیں ہو کہا کہ ہاں ہم سن چکے ہیں سہیل یہ حال سنکر الٹا پھر آیا اور قیس بن
سعد والی مصر ہو گیا اور عثمان بن حنیف جب بصرہ میں پہونچا ایک فرقہ نے اسکی اطاعت منظور
کی اور دوسرے نے مخالفت اور عمارہ سے کوفہ کی راہ میں طلیحہ بن خویلد الاسدی نے کہا اہل
کوفہ تو امیر کے خون کا بدلا لینا چاہتے ہیں وہ بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں رجعت کر آیا اور والی کوفہ

ابوموسیٰ اشعری تھا اور عبید اللہ جب یمن میں پہونچا وہاں کا عامل یعلی بن منیہ تمام زر محصولہ و موجودہ لیکر بجانب مکہ روانہ ہوا اور حضرت عائشہ اور طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم سے جا ملا اور وہ سب زر انکے حوالے کر دیا

بیان حضرت عائشہ و طلحہ و زبیر کے جانے کا بجانب بصرہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا کہ حضرت عثمان نے شربت شہادت چکھا یہ امر نہایت دشوار گذرا اور طالب قصاص ہوئیں اور طلحہ و زبیر و عبد اللہ بن عامر اور ایک گروہ بنی امیہ سے معاون اور معاضد عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہوئے اور ایک لشکر عظیم مجتمع ہو گیا بعد از مشاورت یہ اقرار پایا کہ بجانب بصرہ جا کر اپنا تسلط کر لینا چاہیے اور معاویہ ملک شام میں علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے سمجھ لیگا اتفاقاً اس اثنا میں عبد اللہ بن عمر بھی مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ میں وارد ہو گئے انھی لوگ طالب بیعت ہوئے انھوں نے ابا کیا وہ سب جماعۂ صحابہ ہمراہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بصرہ کو روانہ ہوئے اور یعلی بن منیہ نے عائشہ صدیقہ کو ایک شتر کہ سو دینار کو خرید کیا تھا نذر گذرانا اور بقول بعضے اسی کا خرید تھا اور اسکو عسکر کہتے تھے

بیان مجمل جنگ جمل کا واضح ہو کہ درمیان اس جنگ کے ایک گروہ اہل کوفہ سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو گئے اور ایک جماعت حضرت عائشہ و طلحہ و زبیر کے اور نصف جمادی الاخر میں بمقام خریبہ مقابلہ واقع ہوا حضرت علی نے زبیر کو کہلا بھیجا کہ مجھ سے کچھ کہنا ہے الغرض جس وقت زبیر مقابلہ میں آئے علی مرتضیٰ نے یاد دلایا کہ ایک روز تم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم درمیان نخلستان کے گئے تھے اور پیغمبر خدا نے مجھکو دیکھکر تبسم فرمایا تھا تم نے باعث تبسم پوچھا حضرت نبی نے ارشاد کیا کہ اے زبیر اسمیں کچھ بات ضحک کی نہیں تم علی سے محبت رکھتے ہو تو تم نے کہا تھا میں انسے محبت رکھتا ہوں آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں تم انسے مقابلہ کرو گے تمنے کہا تھا یہ کب ہو سکتا ہے زبیر یہ بات سنکر کہنے لگے کہ قسم ہے مجکو اب میں تم سے ہرگز نہیں لڑنے کا اسلیے کہ مجھے حدیث حضرت کی یاد آ گئی زبیر کے بیٹے نے کہ درباب نہ لڑنے کے حضرت علی سے جو تمنے قسم کھائی ہے اسکا کفارہ ادا کرو چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام مکحول کو آزاد کیا جنگ کے لئے اور جانبین سے جنگ ہونے لگی اور حضرت عائشہ اس شتر پر کہ جسکا عسکر نام تھا سوار تھیں آخر الامر حضرت عائشہ اور طلحہ اور زبیر کو شکست ہوئی اور مروان بن الحکم نے طلحہ کے ایک ایسا تیر مارا کہ وہ شہید ہوئے اور زبیر رضی اللہ عنہ بجانب مدینہ روانہ ہوئے اور بہت سے لوگ اس جنگ میں شہید ہوئے اسوقت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس شتر کو ذبح کر ڈالو چنانچہ ایک شخص نے اسے ایسا ضربہ مارا کہ وہ گر پڑا اور عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی ہودج میں تا شب بیٹھی رہیں آخر محمد بن ابی بکر برادر عائشہ صدیقہ نے انکو بصرہ میں مکان عبد اللہ بن خلف میں اتارا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تمام مقتولین اصحاب جمل کی لاشوں کو ملاحظہ کیا اور نماز جنازہ پڑھکر انکو دفن کیا اور زبیر جنگ جمل سے بارادۂ مدینہ منورہ جاتے تھے جبکہ اوپر چشمہ بنی تمیم کے پہونچے وہاں احنف بن قیس بیٹھا تھا لوگوں نے اس سے کہا کہ یہ زبیر آتے ہیں احنف نے کہا کہ دونوں لشکروں کو مقابلہ کروا کر آپ چلے آتے عمر بن جرموز المجاشعی نے جب اس سے یہ کلام سنا وہاں سے اٹھکر زبیر رضی اللہ عنہ کے تعاقب ہوا

بیان ہے کہ وہ وادی سباع مین پہونچے وہان انکو سوتا پاکر اوسر مبارک انکا جسد مطہر سے کاٹکر حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی خدمت لیگیا حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مین نے سنا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ قاتل زبیر جہنمی ہے - ازان بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم مدینہ مین جاکر اپنے گھر مین بیٹھو چنانچہ وہ ماہ رجب اسی سال مین تشریف لے گئین اور بہت لوگون نے انکی مشایعت کی اور علی رضی اللہ عنہ نے سب مایحتاج انکے لئے مہیا کر کے حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو فرمایا کہ ایک منزل تک تم جاکر انکو پہونچا دو چنانچہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مکہ معظمہ مین تشریف لے گئین اور اس سال کا حج ادا فرما کر مدینہ کو مراجعت کی اور منقول ہے کہ تعداد مقتولین جنگ جمل فریقین سے دس ہزار مرد تھے - بعد ازان حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عباس کو حاکم بصرہ مقرر کیا اور آپ کوفہ کو تشریف لے گئے اور وہان کا انتظام فرما کر پھر تمام عراق مین وخراسان وغیرہ کا سواے شام کے انتظام کیا اور جریر بن عبد اللہ بجلی کو بطرف شام باین ارادہ روانہ کیا کہ معاویہ سے اقرار بیعت کروالی اور یہ کہے کہ جس بیعت مین سب مہاجرین وانصار داخل ہو چکے ہین تم بھی داخل ہو چنانچہ جریر معاویہ پاس گیا معاویہ نے بیعت کرنے مین تاخیر و درنگ کی اس اثنا مین عمرو بن العاص فلسطین سے معاویہ پاس آیا اور دیکھا کہ سب اہل شام اوپر اخذ قصاص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متفق ہین عمرو مذکور نے ان لوگون سے کہا کہ تم اوپر حق کے ہو اور معاویہ سے یہ مشورہ کیا کہ مین اور تم متفق ہو کر علی مرتضی سے جنگ کرین لیکن باین شرط کہ جب تمھاری فتح ہو تو مجھکو حاکم مصر کرنا اسنے منظور کیا چنانچہ اسوقت مین جانب علی رضی اللہ عنہ سے قیس بن سعد بن عبادہ مصر پر تھا ایک فرقہ عثمانیہ نے اسکی اطاعت نہ اختیار کی تھی اور جدا ایک دیہ مین قریب مصر کے جسکو خربتا کہتے ہین جا رہے تھے اور قیس سے نہ ملے تھے اور قیس نے بھی بنا بر مصلحت وقت کچھ انسے تعرض نہ کیا تھا ہر چند معاویہ نے بہت خطوط بھیجے اور چاہا کہ قیس مجھسے متفق ہو جاے اسنے قبول و منظور نہ کیا تب تنگ ہو کر قیس کی طرف سے ایک خط جعلی بنا کر روبرو سب کے پڑھا اور آگاہ کیا کہ قیس مجھ سے متفق ہے چنانچہ اسی واسطے ان لوگون سے جو اسکی فرمانبرداری سے خارج ہو کر خربتا مین جا رہے ہین کچھ تعرض نہین کیا اور نہ جنگ کی جب یہ خبر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو معلوم ہوئی قیس مذکور کو مصر سے معزول فرما کر بجاے اسکے محمد بن ابی بکر کو حاکم ملک مقرر کیا جب محمد بن ابی بکر مصر مین گئے اسوقت قیس نے انکو یہ وصیت کی کہ اہل خربتا سے تم ہرگز متعرض نہونا انھون نے نہ مانا اور ایک قاصد زبانی اہل خربتا کو پیام بھیجا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیعت اختیار کرو ورنہ زمین مصر سے خارج ہو انھون نے جواب دیا کہ ہم بیعت نہین کرتے ہمکو مہلت دو تا دیکھین کیا انجام کار کیا ہوتا ہے محمد بن ابی بکر نے نہ مانا اور انکار کیا ذکر سنہ سینتیس ۳۷ ہجری واضح ہو کہ درمیان اس سنہ کے

جانبین کے لشکر صفین مین پڑے تھے اور تمام ماہ محرم گزر گیا کہ جنگ نہوئی اور خط وکتابت طرفین سے جاری تھی مگر کچھ قرار نہ پایا آخر الامر ابتداے ماہ صفر مین جنگ شروع ہوئی کہتے ہین کہ نوے لڑائیان صفین مین واقع ہوئین اور ایک سو دس روز جانبین کا قیام اسجگہ رہا اور شام کی طرف کے پینتالیس ہزار آدمی مارے گئے اور اہل عراق کے پچیس ۲۵ ہزار شہید ہوئے کہ جنمین چھبیس ۲۶ آدمی جنگ بدر کے تھے اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے اپنے یارون سے تاکیداً یہ فرمایا کہ جب تک طرف ثانی سبقت بجنگ نکرین تم ہرگز ابتدا بجنگ نکرنا اور مفرور کو قتل نکرنا اور انکے اسلحہ اور اموال سے مزاحم ہونا اور کسی کا ستر وا نکرنا القصہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ حضرت علی کی جانب سے خوب لڑے باوجودیکہ عمر انکی نوے برس کی تھی اور ہاتھ مین رعشہ اور باواز بلند یہ کہتے تھے کہ ہم تمسے علی تاویل القرآن محاربہ کرتے ہین کہ باوجود ادعای اسلام کے خلافت علی مرتضی سے اختلاف وانحراف کرتے ہو اور وقت شہادت تک جنگ سے دست بردار نہوے اور ایک حدیث صحیح متفق علیہ مین وارد ہوا ہے کہ رسول خدا صلعم نے عمار کے حق مین ارشاد فرمایا تھا کہ تو ایک فرقہ باغیہ سے حرب کریگا کہتے ہین کہ قاتل عمار ابو عادیہ ہے اسنے ایک نیزہ مارا کہ اسکے صدمہ سے زمین پر گرے ایک دوسرے شخص نے سر انکا تن سے کاٹ لیا اور دونون مخاصمت کرتے ہوے عمرو ومعاویہ پاس آئے لطلب انعام معاویہ نے جواب مین کہا کہ تم دونون جہنمی ہو اور عمرو نے کہا کہ مین اگر بیس برس پہلے اس سے مرجاتا تو خوب ہوتا الغرض جبکہ عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے اسوقت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے بارہ ہزار مرد سے لشکر معاویہ پر حملہ کیا کہ تمام صفوف لشکر طرف ثانی شکستہ ہوگئین اور باواز بلند معاویہ سے فرمایا کہ خونریزی خلق اللہ سے کچھ فائدہ مترتب نہین آؤ ہم تم باہم لڑلین عمرو نے معاویہ سے کہا کہ علی بات تو انصاف کی کہتے ہین کہا خاک انصاف ہے مین خوب جانتا ہون کہ جو کوئی انسے لڑا ہے وہ کبھی فتحمند نہین ہوا عمرو نے کہا پھر لڑائی چھوڑے بھی نہین بنتی اور بوقت جنگ معاملہ دگرگون معلوم ہوا اور علی مرتضی کی طرف کے مبارز غالب آگئے اسوقت کلام مجید نیزون پہ رکھکر باواز بلند کہا کہ یہ کلام اللہ ہمارے تمہارے درمیان ہے اسوقت اہل عراق نے علی مرتضی کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کی کہ آپ قرآن کو نہین مانتے حضرت علی نے جواب مین ارشاد کیا کہ تم اپنے حق وصدق پر معاندین ومخالفین سے محاربہ کیے جاؤ کہ لوگ دیندار نہین اور نہ صاحب قرآن ہین انکو خوب جانتا ہون تمہارے خدع اور فریب کے لیے قرآن نیزون پر بلند کیے ہین جب مسعود بن فدک تمیمی اور زید بن حصین الطائی جو کہ وہ علی رضی اللہ عنہ مین موجود تھے اور انکا لقب خارجی مقرر ہوا انھون نے یہ بات کہی کہ یا علی قرآن کو اپنا اور مسلم رکھنا چاہیے جب قرآن درمیان آیا اور انکا رجوع نہین ورنہ ہم آپ کو سپرد مخالفین کردینگے حضرت علی نے جواب دیا کہ اگر تمھین میری اطاعت منظور ہے تو جنگ کرو اور اگر نہین منظور ہے تو تمہارے راے مین آوے وہ بات کرو انھون نے کہا کہ حضرت کسی کو بھیجکر اشتر کو بلوا لیجیے

چنانچہ ایسا ہی کیا لیکن اشتر نہ آیا اور کہا کہ یہ ساعت بیان سے حرکت و جنبش کی نہین پس فرقہ باغیہ نے کہا
کہ تمنے اُسکو حکم جنگ دے رکھا ہے بلا کیون نہین لیتے حضرت علی رضی اللہ نے فرمایا مین تمہارے سامنے دو بار
بلا چکا تم سنتے تھے کہا پھر دوبارہ آدمی اُسکے بلانے کو بھیجئے نہین تو ہم آپکو معزول کر دینگے غرضکہ اشتر
حضرت پاس حاضر ہوا اور کہا کہ ان لوگون نے آپکو فریب دیا ہے اور سب فریب مین آگئے پس چند
مرد قاریون نے اس جانب سے معاویہ سے دریافت کیا کہ کس لئے تمنے قرآن اُٹھایا ہے کہا مین چاہتا ہون کہ
ایک ہماری طرف سے اور ایک تمہاری جانب سے حکم مقرر ہووے اور اُنسے یہ کہا جاوے کہ جو کتاب اللہ مین
ہو روبرو یقین اوپر اُسکے عمل کرین اُسوقت اشعث بن قیس اقبح الخوارج حاضر تھا اُسنے کہا ہم تو ابو موسی
اشعری سے راضی ہین حضرت علی نے فرمایا کہ میرے نزدیک صلاح نہین اُنھون نے کہا ہم تو اُنھین سے راضی
ہین آپ نے فرمایا وہ مرد ثقہ نہین اگر ابن عباس ہو تو بہتر ہے اُن لوگون نے کہا ہم ایسا شخص چاہتے ہین کہ نسبت
اُسکو آپ سے اور معاویہ سے برابر ہو حضرت علی نے فرمایا اشتر کو مقرر کرو اُسکو نہ مانا غرض ناچار ہو کر علی مرتضی
نے اُنکے کہنا منظور کیا ابی موسی اشعری کو اپنی جانب سے حکم مقرر کیا۔ اور عمرو بن العاص بن وائل معاویہ کی
طرف سے منصف قرار پایا یہ دونون حکم علی مرتضی پاس حاضر ہو گئے اور اقرار جانبین سے لکھنا قرار ٹھہرا کہ
عبارت اُسکی یہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ اقرار نامہ ہے جسکے اوپر فیصلہ کیا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے
اتنی سی عبارت جو تحریر مین آئی تھی کہ عمرو نے کہا یہ امیر تمہارے ہین ہمارے نہین احنف نے کہا لفظ امیر المومنین
محو نہ کرو اشعث بن قیس نے کہا محو کرنا ضرور چاہیے چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اس لفظ کے
لکھنے کی کچھ ضرورت نہین اور فرمایا اللہ اکبر آج کے روز شریک ہوا مین سنت رسول مقبول مین اسلئے کہ جسوقت
مین نے جنگ حدیبیہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اقرار نامہ لکھنا شروع کیا جب محمد
رسول اللہ مین نے لکھا کفار نے کہا کہ آپ رسول اللہ نہین اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھئے اُسوقت آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا تھا کہ اسکو محو کر دو مین نے عرض کی کہ میری طاقت نہین اور مجھسے نہین
ہو سکتا کہ مین محو کر دون غرضکہ حضرت نے اپنے دست مبارک سے اسکو محو کر دیا اور مجھسے فرمایا کہ تجھے بھی ایسا ہی
معاملہ درپیش آویگا آخر الامر یہ اقرار نامہ تیرھوین تاریخ صفر سنہ ۳۷ ہجری کو قلم بند ہوا اور یہ وعدہ قرار پایا کہ علی مرتضے
اور معاویہ مقام دومۃ الجندل مین درمیان رمضان شریف کے ملاقات کرین اور اگر اس سال نہ اتفاق ہو
تو سال آیندہ اذرح مین مجتمع ہون اسلئے علی مرتضی بجانب عراق تشریف لے گئے اور کوفہ مین آ گئے
اور اسی سال مین حضرت رضی اللہ عنہ نے حسب وعدہ ابو موسی اشعری کو چار سو آدمی کا سردار
مقرر کر کے روانہ کیا اُنمین عبد اللہ بن عباس بھی تھے اور حکم کیا کہ اُنکے پیچھے نماز پڑھنا اور معاویہ نے عمرو بن
العاص کو ہمراہ چار سو آدمی کے روانہ کیا متعاقب آپ بھی آکر مقام اذرح پر مل گیا اور در باب خلافت
مین الحکمین گفتگو ہوئی ابو موسے نے کہا کہ ہم دونون کی رائے اس بات پر متفق ہے

کہ جس امر مین بھلائی اہل اسلام کی ہو وہ امر کرنا چاہیے عمرو نے کہا راستی ہے ذرا آگے بڑھکر بیان کیجیے
ابو موسی نے کہا کہ مین نے دونون کی بیعت سے خلع کیا اب تم لوگ جسکو پسند کرو اُسکو تجویز مقرر کر لو یہ بات کہکر علٰحدہ
ہو گیا عمرو حکم دوم نے ابو موسی کی جگہ کھڑے ہو کر یہ بیان کیا کہ تم نے سنا جو ابو موسی نے کہا مین نے بھی اُسکے صاحب
علی مرتضی کی خلافت سے تبرا کیا اور اپنے صاحب معاویہ کی خلافت سے کہ وہ مقرر کیا ہوا عثمان کا اور اُنکے
خون کا طالب ہے راضی ہون کہ سب سے حق ہے اُنکی جگہ قائم مقام ہونیکا اُسوقت ابو موسی نے خفا ہو کر اُسکے حق
مین بددعا کی اور کہا کہ اے عمرو تو نے مجھ سے فریب کیا تو گنہگار ہوا یہ کہکر وہ فوراً سوار ہو کر بطرف مکہ معظمہ روانہ
ہوا اور عمرو مع اہل شام بجانب معاویہ اور سب خلافت معاویہ سے راضی اور خوش ہوئے اُسی روز سے حضرت علی مرتضی
کے امر مین ضعف آ گیا اور معاویہ کو قوت و توانائی ہوئی اور خوارج نے علی مرتضی کی بیعت خلافت کا انکار
کیا آپنے اُنسے اپنے حق کا دعوی کیا اُنھون نے نہ مانا - اور جو قاصد حضرت علی مرتضی کا اُنکے پاس جاتا تو اُسکا سر کاٹ
ڈالتے تھے اور یہ چار ہزار آدمی تھے ہرچند حضرت علی کرم اللہ وجہہ انکو وعظ اور پند فرماتے تھے اور جنگ و جدل سے
مانع آتے لیکن سود مند نہوتا تھا آخر الامر علی مرتضی نے بجانب کوفہ مراجعت کی اور لوگونکو اوپر جنگ معاویہ کے
برانگیختہ کیا لیکن ہمت اُنکی ہو گئی تھی سب نے کہا بالفعل ہم بسبب کسل و ماندگی کے جنگ ناممکن ہے جب آرام
کر لینگے بعد تسکین و اطمینان کے جنگ کرینگے اسی واسطے علی مرتضی کو تشریف لیجانی کوفہ کی ضرورت ہوئی ذکر سنہ
اڑتیس ہجری اس سال مین معاویہ عمرو بن العاص کے ہمراہ لشکر آمادہ کر کے اوپر مصر کے روانہ کیا اُسوقت محمد بن
ابو بکر نے حضرت علی سے مدد طلب کی آپنے اُنکی اعانت کیلیے اشتر کو روانہ فرمایا جبکہ اشتر دریای قلزم کے متصل
پہونچا کسی نے شہد مین زہر ملا کر اُسے کھلا دیا وہ مر گیا اور عمرو مصر کے قریب جا پہونچا اصحاب محمد بن ابی بکر اُس سے
لڑے لیکن عمرو نے انکو شکست دی اور لوگ منتشر اور پراگندہ ہو گئے محمد بن ابی بکر بھاگ کر اوپر خرابہ کے
پہونچا تھا کہ اُنکو گرفتار کر لیا اور معاویہ بن خدیج کے پاس روانہ کر دیا اُسنے اُسے قتل کر کے لاش اُسکی مردار مین
پھینکوا دی اور آگ سے جلا کر نیست و نابود کر دی اور عمرو مصر مین داخل ہوا تمام اہل مصر نے معاویہ سے بیعت کی
جب یہ خبر عائشہ صدیقہ کو پہونچی کہ بھائی میرا محمد بن ابی بکر اسطرح مقتول ہوا بہت جزع و فزع فرمائی اور بعد
ہر نماز کے معاویہ اور عمرو بن العاص کے لیے بددعا شروع کی اور تمام اہلبیت اس دعاء بد مین شریک عائشہ صدیقہ
تھی اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسکے مقتول ہونے کا حال سنا بہت رنجیدہ خاطر ہوئے پھر معاویہ نے
اپنا لشکر اوپر عاملین علی کے واسطے غارت کے بھیجا چنانچہ نعمان بن بشیر انصاری کو بجانب عین التمر اور
سفیان بن عوف کو بجانب ہیت اور انبار اور مدائن کے روانہ کیا اور عبد اللہ بن سعدہ الفزاری کو
سمت شام روانہ کیا - حضرت علی نے بھی سوار بنا بر مقابلہ روانہ فرمائے تیما مین جنگ باہم واقع ہوئی
اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہرچند مواعظ بلیغہ ارباب حرب مقابلہ با لشکر معاویہ لوگونکو فرماتے تھے لیکن
کوئی متاثر نہوتا ذکر سنہ ۳۹ انتالیس ہجری اس سال مین عبد اللہ بن عباس عامل بصرہ نے زیاد کو

بجانب ملک فارس روانہ کیا زیاد نے وہان خوب بندوبست کیا یہانتک کہ اہل فارس نے کہا کہ عہد
نوشیروان سے آجتک ہمنے ایسا نظم و نسق نہین دیکھا ذکر سنہ ۴۰ ہجری درمیان اس سال کے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ عراق مین تھے اور معاویہ شام مین اور ملک مصر مین بھی معاویہ کا تصرف مین
تھا اور عبداللہ بن عباس جو علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے عامل یمن تھے وہ چلے آئے اور دو بیٹے صغیر السن
انکے معاویہ نے گرفتار کرکے مروا ڈالے بیان شہادت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ راویان اخبار جہان
گداز اور ناقلان آثار غم طراز یون لکھتے ہین کہ تین شخص نے اہل خوارج سے یعنے عبدالرحمن بن ملجم المرادی اور
عمرو بن بکر التمیمی اور برک بن عبداللہ التمیمی کہ جسکو حجاج بھی کہتے ہین باہم مشورہ کیا ابن ملجم نے کہا کہ
مین تو مہم علی کو کافی ہون اور برک نے کہا کہ مین اوپر قتل معاویہ کے مستعد ہون اور عمرو ابن بکر
بولا کہ عمرو بن العاص سے مین سمجھ لونگا یہ عہد و پیمان باہم متفق ہوگیا عبدالرحمن بن ملجم نے دو آدمی ایک
کہ وردان قبیلہ تیم الرباب سے دوسرا شبیب بن الاشجع کو ہمراہ لیکر اوپر ارادہ قتل علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے
تیار ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز فجر کے لیے تشریف لائے تھے سبقت کرکے ایک ضرب شمشیر ماری طاق پر لگی
وہ بھاگ گیا اور وردان بھی مفرور ہوا ابن ملجم نے پیشانی نورانی علی مرتضی رضی اللہ عنہ پر ایک ضرب
لگائی لوگون نے اُسے گرفتار کر لیا اور پاس حضرت علی کے آئے آپنے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو
طلب فرمایا اور تقوی و پرہیزگاری کی وصیت فرمائی اور کلمہ توحید اوپر زبان مبارک کے جاری تھا
کہ روح مطہر نے بجانب ملاء اعلی پرواز کیا انا للہ و انا الیہ راجعون علیہ شریف گندم گون میانہ قد فراخ
چشم کبیر البطن دراز ریش سینہ مبارک پر بہت بال تھے اور پیشانی کم خوبصورت کثیر التبسم بیان فضائل
بروایت ابن سعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آیا کہ فرمایا نہ نازل ہوئی کوئی آیۃ مگر شان نزول اسکی اور
مکان نزول اور شخص منزل علیہ مجھکو معلوم تھا اسلیے کہ میرے رب نے مجھے بخشا تھا قلب فہمیدہ اور زبان گویا
اور مروی ہے ابن سعد وغیرہ سے کہ روایت کی ابی الطفیل سے کہا فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھو مجھ سے حال
کتاب اللہ کا نہین ہے کوئی آیۃ مگر بدرستی کہ مین پہچانتا ہون کہ رات مین نازل ہوئی یا دن مین یا صحرا مین
یا جبل مین اور منجملہ کرامات انکے سے ایک یہ ہے کہ کچھ بات آپنے ارشاد کی پس تکذیب کیا اُس قول کو ایک مرد
نے پس فرمایا کہ مین تیرے واسطے دعا کرتا ہون اگر ہے تو کاذب اُس نے کہا بہتر دعا کرو پس دعا کرد اوپر
اُسکو حتی کہ نہ حرکت کی وہان کہ جاتی رہی بینائی اُسکی غرضکہ فضائل و کرامات انکی بہت ہین بسبب طوالت کلام
نہین لکھے گئے بیان خلافت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ واضح ہو کہ بوقت وفات علی مرتضی کے سب مسلمانون نے
امام حسن رضہ سے بیعت کی اور ابن عباس نے انکو لکھا کہ قوی اور مضبوط رہنا چاہیے اوپر جہاد دشمن کو اور قیس بن
سعد بن عبادہ انصاری نے جب امام حسن سے بیعت کی کہا کہ کشادہ کرو اپنا ہاتھ جنگ مخالفین پر اور کتاب
اللہ اور سنت رسول اللہ پر وثوق امام ہمام نے جواب دیا کہ ہان کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کہ دونون ثابت ہین اور

ہر ایک جو آپ سے بیعت کرتا تھا یہ شرط و عہد فرماتے تھے کہ میرے مطیع اور منقاد رہنا جسکو میں معاف کرون تم بھی درگذر کرنا اور جس مین جنگ کرون تم بھی جنگ کرنا اس فرمانے سے سب کو شک پیدا ہوا کہ حضرت امام ارادہ جنگ رکھتے ہین ذکر سنہ اکتالیس ہجری اس سال امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور وہ آخر خلفائے راشدین مہدیین کے ہین ساتھ نص اپنے جد شریف صلی اللہ علیہ وسلم کے متولی امر خلافت ہوئے بعد قتل پدر بزرگوار اپنے کے ساتھ مبایعت اہل کوفہ کے پس اقامت فرمایا خلافت کو چھ مہینے چند روز خلافت حق و امام عدل و صدق محقق خبر جد امجد صادق مصدوق اپنے کے کہ خلافت میرے بعد تیس برس ہے الی آخر الحدیث اور یہ چھ مہینے مکمل اور متمم ان تیس برس کے تھے اور بعد انقضائے ان چھ مہینے کے چالیس ہزار آدمی لیکر بجانب معاویہ تشریف لے گئے اور معاویہ بھی متوجہ ہوا پس جسوقت کہ ملاقی اور تقابل فئتین ہوا معلوم کیا امام حسنؓ نے کہ غلبہ احد الفئتین بدون قتال و جدال اکثر ناممکن پس لکھا معاویہ کو کہ امر خلافت مفوض ہے انکی طرف بشرطیکہ خواہان ہو اہل مدینہ اور حجاز اور عراق سے کوئی چیز جس طرح کہ تھا ایام خلافت علی رضی اللہ عنہ مین اور اسپر کہ ادا کرے ان سے دیوان انکو پس قبول کیا معاویہ نے جو امام حسن نے چاہا تھا اور بھیجا کاغذ سفید اور کہا جو چاہو لکھو لو بعد ازان امام حسن رضی اللہ عنہ نے بالائے منبر صعود فرمایا پس بعد حمد و ثنا کے ارشاد کیا کہ تم جانتے ہو کہ اللہ تعالی نے کرو و شرہ دفعہ ہدایت کی ساتھ جد امجد میرے اور نکالا تمکو ضلالت سے اور نجات دی تمکو جہالت سے اور عزت دی تمکو بعد ذلت کے اور کثرت بعد قلت پھر فرمایا کہ معاویہ نے منازعت کی میرے ساتھ اس امر مین کہ وہ میرا حق تھا نہ اُسکا پس بنظر صلاح امت اور قطع فتنہ مسلم اور مصالحہ کیا مین نے ساتھ معاویہ کے اور موقوف کی جنگ باوجودیکہ تم نے بیعت میرے ساتھ اس امر پر کی تھی کہ جس سے صلح کرون تم بھی صلح کرو اور جس سے مین جنگ کرون تم بھی جنگ کرو پس میرے نزدیک حقن دماء بہتر ہے سفک دماء سے پس وجہ اس صلح سے ظاہر ہوا معجزہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے حق مین فرمایا یہ میرا بیٹا سید ہے اور قریب ہے کہ صلح واقع ہو بسبب اسکے درمیان جماعتین عظیمتین کے مسلمین سے رواہ البخاری بیان فضائل روایت کی ہے ترمذی نے براء سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالانکہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ دوش مبارک پر سوار تھے اور حضرت فرماتے تھے یا الہی مین اسکو دوست رکھتا ہون پس تو بھی دوست رکھ اسکو اور روایت کیا ابن عمر سے بخاری نے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونون ریحان میرے ہین دنیا سے اور ترمذی انس سے روایت کرتا ہے کہ کہا سوال کیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون اہلبیت سے آپکے نزدیک زیادہ محبوب ہین فرمایا حسنؓ اور حسینؓ غرضکہ احادیث فضائل حسنین مین بکثرت وارد ہین لکھنا انکا طول

بیان مآثر امام ہمام یعنے حسن رضی اللہ عنہ سید حلیم کریم زاہد صاحب سکینہ اور وقار اور حشمت جواد اور
ممدوح ایسا ہی کہا ہے ابو نعیم نے حلیہ میں اور روایت کیا ہے حاکم نے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا بدرستیکہ حج
کیے امام حسن رضی اللہ عنہ نے پچیس حج پیادہ پا اور آپکے مراکب روبرو کھینچے جاتے تھے اور روایت ہے
ابو نعیم سے کہ باہر آئے امام حسن اپنے مال سے دو بار اور قسمت کیا مال اپنا بدینے تین بار یہانتک کہ ایک پاپوش
دیتے تھے اور ایک رکھتے تھے اور ایک موزہ رکھتے تھے اور ایک دیتے تھے اور اتفاقاً ایکبار سُنا حضرت نے کہ کوئی
شخص خدای عز و جل سے دس ہزار درم مانگ رہا تھا پس بھیجدیے وہ اُسکو اُس کے پاس اور تھی جود و عطا
امام حسن علیہ السلام کی ہر برس لاکھ درہم ایک سال ایسا اتفاق ہوا کہ معاویہ نے اُسکو روکا اور نہ بھیجا
اس سبب سے امام معصوم کو اضافت شدید حاصل ہوئی چاہا کہ لکھکر اپنی طرف سے معاویہ کو یاد دہی فرماوین
لیکن دست مبارک کو لکھنے سے روکا پس دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں کہ حضرت
پوچھتے ہیں اے حسن کیونکر ہے تو میں نے کہا بخیریت اے پدر بزرگوار اور شکوہ کیا میں نے تاخیر مال کا پس فرمایا
کیا مانگی تونے دولت تاکہ لکھو طرف مخلوق کے کہ مثل تیرے ہے اور یاد دلاوے اُسکو کہا میں نے ہاں یا رسول
اللہ پس کیا کروں پس فرمایا کہ اللّٰھم اقذف فی قلبی آخر دعا تک کہ صواعق محرقہ میں مرقوم ہے اور
لکھنا تمام قصہ میں عبارت سے طویل ہے اسلیے نہیں لکھا بیان سبب وفات اور تھا سبب موت امام حسن
علیہ السلام کا یہ کہ جعدہ بنت الاشعث بن قیس الکندی زوجہ حضرت پاس یزید نے زہر بھیجا کہ دیوے
امام حسن علیہ السلام کو اور اُسکو اپنے نکاح میں لادے بعد اُسکے اور وعدہ کیا اُسکے لیے دینا لاکھ درم کا پس زہر دیا
اُسنے اور بیمار رہے امام حسن چالیس دن پس وفات پائی بھیجا جعدہ نے طرف یزید کے پیام اور اُسکے
طالب لاکھ درم موعود کی پس ایفاے وعدہ کیا اور کہا میں ناراض تھا کہ تو حسن پاس رہے کیونکر خوش
آوے مجھکو اپنے پاس رکھوں تجھکو اور سنہ وفات امام حسن علیہ السلام میں اقوال ہیں بعضے انچاس یا اڑتالیس
پچاس اور بعضے اکاون کہتے ہیں لیکن اکثر اوپر ثانی کے ہیں اور تھا سبب مرض آنحضرت اسہال کبدی کا
اور پارہ پارہ ہونا امعا کا یعنے ہنگام اجابت دستوں کے پارہ ہا جگر اور روده بریده ہوکر نکلتے تھے پس
ہر گاہ قریب ہوئی اُنکی وفات آئے امام حسین علیہ السلام اور کہا اے میرے بھائی کس نے تیرے ساتھ یہ
حرکت کی کہا امام نے کیا چاہتا ہے کہ اُسکو قتل کرو فرمایا ہاں کہا قاتل میرا وہی ہے جسکا میں گمان رکھتا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ
شدید الانتقام ہے وہ کفایت کرتا ہے اور اگر جسپر میرا گمان ہے وہ نہیں پس نہیں چاہتا ہوں میں کہ میرے
انتقام میں کوئی بے گناہ مارا جاوے بعد ازان کہا ہر آئینہ تحقیق پلایا گیا مجھکو زہر کئی بار اور نہیں
پلایا گیا مجھکو سخت تر اس سے اور بھی روایت کیا امام معصوم نے خواب میں دیکھا کہ گویا درمیان
آنکھوں میری کے قل ہو اللہ احد مکتوب ہے جو یہ خواب ساتھ سعید بن المسیب کے بیان کیا کہا کہ زمان
وفات جناب امام حسن قریب پہونچا ہے پس جب وقت رحلت قریب آیا امام حسین کو وصیت فرمائی

عائشہ رضی اللہ عنہا سے چاہا کہ بعد مرگ مجھے اپنے گھر مین جگہ دیوین اور انھون نے وعدہ کیا ہے پس
بعد میرے وفات کے جنازہ میرا آگے روضہ رسولؐ خدا کے لیجانا اور عائشہ صدیقہ سے بعد حصول اجازت کے
مجھے جوار مزار جد امجدؐ میرے کے دفن کرنا لیکن مین جانتا ہون کہ بنی امیہ اس کام سے باز نہ آوینگے پس
اُنسے منازع نہ کرنا اور جنازہ میرا بقیع مین لیجانا اور دفن کرنا چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا اور تھی عمر شریف
اُنکی سینتالیس برس اور چھ مہینے کوئی دن کم اور پیدائش پندرھوان شعبان سال سوم مین ہجرت سے
بروایت صحیح اور بعض کے نزدیک رمضان مین بیان امام حسین علیہ السّلام اور سبب شہادت
اُنکی کا وہ ہے کہ جب مالک اور بادشاہ ہوا یزید مرید اور تسلط پایا اوپر مملکت اور وہ ماہ رجب سال شصتم مین
ہجری سے شہر دمشق مین اتفاق پڑا پس لکھے نامے طرف اقالیم کے حکام واسطے لینے عقد بیعت کے اپنے لیے
اور لکھا نامہ ولید بن عتبہ اپنے عامل کو کہ مدینہ مین تھا واسطے لینے بیعت کے امام حسین علیہ السلام سے
پس آپنے ابا اور انکار فرمایا بیعت سے اسلیے کہ یزید ظالم اور فاسق اور دائم الخمر تھا۔ الغرض ولید بن عتبہ نے
حضرت امام حسینؑ کو بلایا حضرت ساتھ جماعہ غلامون اور اپنے موالیون اپنے قصر امارت لے گئے اور سب کو اپنے
دروازہ سرا سے ولید کے چھوڑکر تنہا اُسکے پاس گئے وہ براہ تعظیم پیش آیا اور عرض نامہ یزید عنید کا کرکے خواہان
بیعت ہوا حضرت نے جواب مین ارشاد کیا کہ مین یزید سے بیعت نہین کرونگا کہتے ہین کہ مروان خبیث شرارت
اپنی سے باز نہ آیا اور ہاتھ خبیث طینت سے نہ اُٹھایا اور ولید سے کہا کہ ای امیر حسینؑ کو بے اخذ بیعت
یہان سے جانے نہ دی کہ بار دیگر اوپر اُسکے قدرت نہ پاویگا تو حبس کر اور اُس سے بیعت لے اور اگر بیعت
نہ کرے حکم اُسکے ہلاک کا دے تا خلیفہ تجھسے راضی ہووے۔ ولید نے کہا ای اوپر تیرے ای مروان مجھے اوپر
مارڈالنے حسینؑ کے ترغیب کرتا ہے تو اگر شرق سے غرب تک تمام مجھے بخشین مین ہرگز قصد اُسکے مارڈالنے کا
نہ کرونگا مروان خاموش ہوا اور امام حسین علیہ السّلام نے وہان سے مراجعت بدولت خانہ فرمائی
اور تہیہ روانگی مکہ معظمہ مشغول ہوے اور چوتھی تاریخ شعبان مین داخل مکہ ہوے اور وہان اقامت
اختیار کی جو خبر خروج حضرت امام حسین علیہ السلام کی مدینہ منورہ سے اور وصول مکہ معظمہ مین دیار و
امصار مین مشتہر ہوئی اور لوگون نے اطراف وجوانب سے اوپر اس سانحہ کے وقوف پایا اہل کوفہ نے
باطاعت و انقیاد آنجناب کے متفق ہوکر بہت سے نامے علی سبیل التواتر و التعاقب اوپر طلب کے کھینچے
جسوقت قریب ایکسو پچاس نامون کے ہر گروہ اور جماعت سے امام حسین علیہ السلام پاس آئے
اُسوقت اپنے روانہ فرمایا اپنے پسر عم مسلمؑ بن عقیلؑ کو اُنکی طرف اور تاکید و ترغیب فرمائی اُنکو
اوپر نصرت اور حمایت مسلم کے پس ہرگاہ حضرت مسلم نے رخت اقامت بجانب کوفہ کھینچا خانہ مختار
بن عبید مین اور بیعت کی حسین کی اُنکے ہاتھ خلق بسیار نے زیادہ بارہ ہزار سے یہ خبر نعمان بن بشیر کو
کہ حاکم کوفہ جانب یزید سے تھا اور صحابی تھا پہونچی پس تہدید کی لوگونکو اوپر اس کام کے اور زجر و تہدید یہ کہتا

ہو کر زیادہ متعرض اور مانع ہوا یہانتک کہ نوبت بارہ ہزار گذر کر اٹھارہ ہزار اور ایک روایت مین تیس ہزار اور ایک مین چالیس ہزار تک پہونچی اور حال تغافل و نہادن اور ترغیب علے رواد خفیہ اور پوشیدہ نعمان بن بشیر کا کہ مرد صحابی تھا سبب ظاہر و ہویدا ہوا بعضے بدنہادون نے یزید کو حقیقت حال سے آگاہ کیا اور ساتھ سعایت اور شکایت نعمان کے مشغول ہوے اور لکھا مسلم بن یزید حضرمی نے اور عمارہ بن ولید بن عقبہ نے طرف یزید کے اور آگاہ کیا امر مسلم اور میل اہل کوفہ سے بجانب انکے پس معزول کیا یزید نے نعمان کو اور حاکم کیا بجای اُسکی عبید اللہ بن زیاد کو اور تھا وہ حاکم بصرہ پس سایان سفر کیا عبید اللہ نے بصرہ سے طرف کوفہ کے اور داخل ہوا وقت شب سمت بیابان بلباس حجازیون کے اور تو ہم مین ڈالا لوگون کو کہ حسین ہین پس لوگ باستقبال پیش آئے تاریکی شب مین اور سلام کیا اور کہا مرحبا تجکو ای پسر رسول خدا آیا تو نیک آنا پس خاموش رہا ابن زیاد تا آنکہ داخل ہوا مکان نشست حاکم مین جب صبح ہوئی جمع کیا ابن زیاد نے لوگونکو اور پڑھی اوپر اُنکی سند اپنی حکومت کی اور تہدید و تخذیر کی اہل کوفہ کو مخالفت یزید سے اور متفرق کیا جماعت مسلم کو ساتھ قوت تدبیر کی اور پوشیدہ ہوے مسلم خانہ ہانی بن عروہ مین پس بھیجا ابن زیاد باعنا د محمد بن اشعث کو ساتھ ایک فوج کے طرف گھر ہانی بن عروہ کے پس لائے اُسکو اور قید کیا اُسکو ابن زیاد نے اور محبوس کیا سب روسا کوفہ کو اپنے پاس قصر مین اور پہونچی یہ خبر مسلم کو پس آواز دی ہواخواہون اور رفیقون اپنون کو پس جمع ہوے ہمراہ اُنکے چالیس ہزار آدمی اور احاطہ کر لیا قصر ابن زیاد کو پس امر کیا ابن زیاد نے سارے روسای کوفہ کو ساتھ فہمائش عزیزون اور قریبون اپنے کے کہ باز رکھین اُنکو رفاقت مسلم سے پس سمجھایا امیرون نے اپنے عزیزون کو اور سب متفرق ہو گئے اور شام تک چالیس ہزار سے پانسو باقی رہے جب تاریکی شب تمام ہوئی وہ پانسو بھی چلے گئے اور باقی رہے حضرت مسلم تن تنہا پس آمد و شد کرتے تھے راہ مین یہانتک کہ آئے گھر مین ایک عورت کے اور طلب کیا اُس سے پانی پس پلایا پانی مسلم کو اور داخل کیا اپنے گھر مین اور تھا بیٹا اُس زن کا مولی یعنے غلام آزاد کیا ہوا محمد بن اشعث کا پس گیا وہ اور خبر کی محمد کو اور خبر کی محمد نے عبید اللہ کو پس بھیجا ابن زیاد نے عمرو بن حریث کوتوال اور محمد بن اشعث کو پس محاصرہ کیا ان دونون نے خانہ اُس زن کا کہ نام اُسکا طوعہ تھا اور قصد گرفتاری حضرت مسلم کا مصمم کیا چونکہ حمیت شجاعت بنی ہاشم نے پنہان بیٹھنا گھر مین گوارا نہ کیا پس باہر باشمشیر کہ جنگ کرتے تھے اُنکے ساتھ پس پیش آیا محمد بن اشعث ساتھ امان کے اور لایا ابن زیاد کے پاس مسلم پس ابن زیاد نے اُنکو گردن مارا اور ڈالا تن مبارک اُنکا طرف لوگون کے اور اوپر دار کے کھینچا ہانی کو اور تھا یہ واقعہ تیسری ذیحجہ سال شصتم مین ہجری کے اور مارا ابن زیاد باعناد نے محمد اور ابراہیم دونون بیٹون مسلم کو اور سر مسلم اور سر اُن دونون مظلومون کے اوپر نیزہ کے رکھکر در بدر پھرایا ذکر روانگی حضرت امام حسین علیہ السلام سمت کربلا و مبتلا شدن بکرب و بلا اب اصغاے حال حضرت اور روانگی اُنکی مکہ سے طرف کوفہ کے اور پہونچنا کربلا مین اور مبتلا ہونا ساتھ کرب و بلا کے - اس سانحہ ہوش ربا پر گوش عبرت نیوش رکھنا چاہئے

کہ جس روز یعنی تیسری ذی الحجہ کو روز شہادت حضرت مسلم تھا روانہ ہوئے امام حسین علیہ السلام بجانب کوفہ اور بقول بعض روز ترویہ یعنی آٹھوین ذی الحجہ کو اور سبب روانگی آنحضرت یہ تھا کہ مسلمؑ بن عقیل نے باصرار تمام التماس قدوم مین لکھا تھا اس لیے آنجناب تصمیم عزم روانگی کا مکہ سے بکوفہ فرمایا اور جسوقت امام حسینؑ نے تہیہ سامان سفر فرمایا منع کیا اُنکو ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور ابوسعید خدری اور ابو واقد لیثی نے پس نہ رکے رو کنے اُنکے سے اور فرمایا مین سنا ہے اپنے پدر بزرگوار سے اور اُنھون نے رسول مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر آئینہ ایک گوسفند ہووے کہ کعبہ سبب اُسکے حلال ہووے پس نہون مین وہ گوسپند اور جاننا چاہیے کہ مصداق حدیث مذکور کا عبداللہ بن زبیر تھے کہ اُنکو اندر مکے مارا اور یہ سفک دم باعث ادنیٰ استحلال کعبہ ہوا ہر چند کہ یہ کشت و خون بجور و ظلم واقع ہوا لیکن چونکہ منجر بہ ہتک حرمت کعبہ ہوا جناب سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا نے ساتھ کمال حزم و احتیاط مراعات آداب کعبہ کے گوارا نہ کیا اور روانہ ہوئے ساتھ جمعیت بیاسی تن سے اہل بیت اور یارون اور غلامون اپنے کے پس سُنی اثنای راہ مین خبر قتل مسلمؑ کی اور انتشار اُنکی جماعت کا پس ارادہ بازگشت کیا لیکن فرزندان عقیل نے کہا کہ قسم بخدا ہم نہین پھرینگے تا انتقام اپنے باپ کا ان اشقیا سے نہ لیوینگے پس فرمایا سید الشہدا نے کہ بہتر نہین ہے حلاوت زندگی مین بعد تمھارے بالجملہ چو پسران عقیل سنگ راہ مراجعت کے ہوئے حضرت متوجہ عراق ہوئے تاکہ وہ پہونچے اس جگہہ کہ دو منزل تھی کوفہ سے۔ پس ملاقی ہوا آنحضرت سے حرؑ بن یزید ریاحی کہ ہمراہ اُسکے ہزار سوار مسلح ہمراہ تھے ابن زیاد سے تھا پس کہا حرؑ نے حسینؑ سے کہ ابن زیاد نے مجھے بھیجا ہے تمھاری طرف اور حکم کیا ہے کہ جدا نہون مین تم سے تا آنکہ لیجاؤن تمھین اُسکے پاس اور بخدا کہ مین اس امر سے کارہ ہون پس نہین مجھے بازگشت بکوفہ اور نہ راہ طرف جدائی تمھارے سے کے پس حسینؑ نے حر کو کہا کہ مین نہین آیا اس شہر مین تا نہین پہونچے میرے پاس نامے اہل کوفہ کے اور نہین آئے میرے نزدیک اُنکی جانب سے ایلچی اور تم اہل کوفہ سے ہو اگر قائم اور ثابت رہو اپنی بیعت پر آؤن تمھارے شہر مین وگرنہ مراجعت کرون مین پس کہا حرؑ نے یا امام حسینؑ بخدا سوگند مجھے حال نامون اور ایلچیون بھیجنے کا معلوم نہین اور نہین ممکن مجھے کہ بازگشت بکوفہ کرون مین اور نہین چھوڑنے کا حضرت کو تا وہ کہ لیجاؤن آپکو ابن زیاد پاس اور درازی کلام فیمابین واقع ہوئی قصہ کوتاہ جب امام حسینؑ علیہ السلام نے مرضی حر کی دریافت کی عنان عزیمت کوفہ سے معطوف فرمائی اور سابق قضا اور قاید قدر نے اُن کو شان کشان کربلا مین لا ڈالا واقعہ کربلا یہ واقعہ لائق سُننے اور کارگذاری دیکھنے تقدیر کا ہے

جب حضرت امام حسینؑ راہ کوفہ سے پھرے اور متوجہ ہوے بسمت کربلا اور پہونچے وہان دوسری تاریخ محرم سال شصت و یکم مین اور نام اُس مکان کے سے استفسار فرمایا کہا اس مکان کو کربلا کہتے ہین پس فرمایا کہ یہ جگہ کرب و بلا ہے پس تمام قوم اور آنحضرت وہان فروکش ہوے اور اسباب و اثقال اپنے وا کیے اور فرود آیا حرؔ اور اُسکا لشکر مقابل حسینؑ کے زمین کربلا مین ترجمۂ طبری مین مرقوم ہے کہ جب امام حسینؑ کربلا مین پہونچے خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ جماعت کثیر کے ملائکہ سے تشریف لائے اور حسینؑ کو گلے سے لگایا اور فرمایا اے فرزند دلبند میرے جانتا ہون مین کہ دشمن درپے قصد آزار تیرے کے ہین اور درصدد قتل تیرے کے پڑے ہین پس یہ سب میری شفاعت سے قیامت مین محروم ہین اور نزدیک ہے کہ خدای تعالیٰ تجھے بدرجۂ شہادت پہونچا دیگا اور بہشت تیرے لیے آراستہ ہے اور مان باپ تیرے منتظر بیٹھے ہین پس جناب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دست مبارک اوپر سینہ امام حسین کے رکھ کر فرمایا اللّٰھم اعط الحسین صبرًا واجرًا یعنے یا الٰہی عطا فرما حسین کو صبر اور اجر۔ پس حسینؑ خواب سے بیدار ہوے اور اہل بیت اپنے سے یہ خواب بیان کیا سب رونے لگے اور آیۂ کریمہ انا للہ وانا الیہ راجعون اوپر زبان کے جاری کی القصہ جو خبر وصول امام مقبول جگر گوشۂ بتول کی کوفہ مین بزمین کربلا گوش ابن زیاد ملعون پہونچی اور وہ جور تعدی اُسکے ہاتھ سے وقوع مین آیا اُس کو سننا چاہیے کہ لکھا ابن زیاد نے نامہ بجانب امام حسین واسطے طلب بیعت یزید کے پس ہرگاہ پہونچا نامہ آگے امام حسین کے پڑھا اور اُسکو پھینک دیا اور فرمایا قاصد سے کہ میرے پاس اُس نامہ کا جواب نہین ہے۔ پس رجوع کی ایلچی نے بجانب ابن زیاد کے پس شدید ہوا غصہ اُسکا اور جمع کیا لوگون کو اور سامان لشکر درست اور سردار لشکر عمر و بن سعد کو تجویز گردانا اور تھا ابن زیاد کہ حاکم کیا تھا ابن سعد کو اپنے خروج سے واسطے جنگ حسین کے پس کہا ابن سعد کو ابن زیاد نے کہ خروج کر جنگ حسین کے لیے اور مسترد کر دے ہمکو سند ہماری کہ حکومت رے اور اُسکی اضلاع کی تجھے ہمنے دی ہے اور اپنے گھر بیٹھ پس اختیار کی ابن سعد نے ولایت اور بقول حکم ابن زیاد مشغول ہوا اور نکلا قتال امام حسینؑ کے لیے ساتھ لشکرون کے پس ہمیشہ ابن زیاد تجہیز لشکر اور سامان ابن سعد کے لیے کرتا تھا تا آنکہ مجتمع اور فراہم ہوے نزدیک عمر ابن سعد کے بائیس ہزار سوار و پیادہ سے اور اُترے اوپر کنارے آب فرات کے اور حائل ہوے حسینؑ اور اُنکے اصحاب اور پانی کے درمیان مین اور تھے اکثر محاربین بجنگ وہی لوگ کہ جنھون نے نامہ لکھ کر طالب بیعت کے حضرت سے ہوے تھے کہتے ہین کہ جب لشکر ابن سعد آمادہ و مستعد بجنگ امام حسین کے ہوا حضرت بھی اپنے مقام سے متحرک ہو کر روبرو اُنکے کھڑے ہوے اور

انکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ دیکھو مین کون ہون تامل کرو کہ تمہین خونریزی میری اور ہتک حرمت میری درست
ہے یا نہین اور علی ہذا القیاس بہت فضائل اور مناقب اپنے بیان فرمائے اور حجت اوپر اعدا کے تمام فرمائی
پس جب لشکر ابن سعد نے پانی اوپر حضرت اور لشکریان حضرت کے بند کیا کار اوپر اہل بیت کے تنگ ہوا
اور امام حسین علیہ السلام نے ابن سعد کو لکھا کہ تین کام سے کام اختیار کرو یا تو مجھے جانب مکہ جانے دو یا اجازت دو کہ مین
رخت ہمت اپنا اوس شہر کی طرف کھینچون اور وہان جا رہون یا مجھکو یزید پاس بھیجدو لیکن اوسنے نہ مانا اور کام اوپر
حضرت اور اہل بیت کے تنگ پڑا اور ترجمہ صواعق سے منقول ہے کہ جسوقت امام حسینؑ کو اوپر یہ سختی گذری
نصیحت اپنے بھائی امام حسن ع کی یاد کرتے تھے اور روتے تھے کہ وقت رحلت کے فرمایا تھا کہ اے حسین سفہاء کوفہ
اور انکی اخوان کے پر غدر رہنا اور انکی اقوال پر خروج نہ کرنا کہ موجب خفت اور پریشانی ہوویگا جب نوبت یہانتک
پہونچی پس مردمان ہمراہ کو بلایا اور جمع کیا اور کہا کہ جو اوپر تمہاری حق تھا رفاقت کا بجا لائے تم تھوڑی اور طرف
ثانی بہت ہین مین نے اپنی بیعت سے تمکو خارج کیا جسطرف چاہو جاؤ واضح ہو کہ مین جان سے ناامید ہوا سب نے عرض کی کہ
یہ کبھی نہوگا کہ تمکو دست اعدا مین مبتلا چھوڑکر اپنی جان سلامت لیجا دین ہم فردائی قیامت جد امجد
تمہارے کے سامنے کیا عذر کرینگے ہم سب اپنی جانین تمہارے آگے فدا کرینگے پس سب نے ہمت کر کے جیت باندھی اور ہاتھ
اپنی حیات سے دھویا اور سب منتظر شہادت بیٹھے کہ لشکر ابن سعد مقابلہ آکر آمادہ کارزار ہوا پس وہ جو
اتفاق پڑا اب اسکو سننا چاہیے کہ جسوقت یقیناً جانا کہ البتہ جماعہ ابن سعد قتال کریگی امر فرمایا اپنے اصحاب کو پس
بنائی خندق گرداگرد لشکر کے اور ایک جہت واسطے قتال کے رکھی اسی اثنا مین لشکریان ابن سعد سوار ہوا اور نرغہ
کرلیا لشکر امام حسین ع کو اور جنگ شروع ہوئی پس جسوقت لشکریان ابن سعد نے جانا کہ ہمراہیون امام حسین نے دل بھرکر
رکھا ہے فرداً فرداً عمدہ جنگ انکی سے ہم بر نہ آسکینگے تیر برسانے شروع کیے یہانتک کہ جو کوئی لشکریان حسین ع
سے جنگ کے لیے جاتا زندہ نہ پھرتا اور کشتہ ہوتے تھے اہل بیت امام حسین اور یاران انکے سے ایک پیچھے
ایک کے یہانتک کہ کشتہ ہوئے زیادہ اوپر پچاس کے القصہ جب یہانتک حال پہونچا اسوقت امام حسین ع
نے فریاد و استغاثہ کیا کہ آیا کوئی فریادرس ہو کہ ہماری فریادرسی کرے یا دافع کہ دفع کرے حرم محترم پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے اور واقع مین یہ استغاثہ فقط بنا بر اتمام حجت تا معلوم ہو کہ اس حال مین کون
مدعیان اسلام سے شریک مصیبت امام انام ہوتا ہے کہ ناگاہ حر بن یزید ریاحی کہ پہلے ذکر انکا
گذر چکا ہے اوپر گھوڑے کے سوار ہوکر متوجہ بطرف امام حسین کے ہوا اور کہا اے فرزند
رسول مقبول اول خروج لایا اوپر تیرے اور تیرے گروہ مین ہون پس فرما مجھکو تا ہوون مین
کشتہ تیری مددگاری تا پاؤن فردا اسے قیامت شفاعت تیرے جد کی پس حملہ کیا اوپر لشکر
ابن سعد کے پس مقابلہ کیا ساتھ اس قوم کے یہانتک کہ مارا گیا ساتھ اسکے بھائی اور دو
بیٹے اور ایک مولا اسکا بھی یعنی غلام آزاد کیا ہوا پس جو موالیان اور یاران حسین ع ایک ایک نے

داد شجاعت میدان جنگ مین دیکر اپنی جانین فدا ے تو لاے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اہل بیت مصطفی کے کین اور سواے تن چند عزیزون اور اقربا کے نزدیک ہے کہ جناب سید الشہدا نے
فرمایا کہ اب نوبت میری ہے اور چاہا کہ صف قتال سے باہر آکر متوجہ بہ لشکر اعدا ہوویں کہ سب برادر اور
برادرزادے اور تمام عزیزون نے فریاد کی کہ جبتک ایک تن ہم مین سے جان قالب مین رکھے ممکن
نہین کہ حضرت کو بنابر جنگ روانہ ہونے دیوین پس جسوقت یہ بھی مرتبہ بعد آخری بدرجہ شہادت
فائز ہوے چار ناچار نوبت مقابلہ سید الشہدا علیہ السلام کی تن تنہا ساتھ لشکر اشقیا کے پہونچی پس
اشتداد پایا قتال نے یہانتک کہ کشتہ ہوے سب یار اور فرزند اور بھائی اور عم زاد سید الشہدا اکیلے
اور باقی رہے آنحضرت علیہ السلام تن تنہا پس مبارزت فرمائی نفیس نفیس اس حال مین شمشیر برہنہ کی
دست مبارک مین تھی پس بہت مقابلہ کیا اور ہر شخص کو مارا کہ آتا تھا مقابلہ مین تا آنکہ جماعہ کثیر دست
تیغ بیدریغ حضرت سے بہ ورطہ دوزخ مین پڑی اور تزلزل عجیب اور لغزش غریب نے لشکر مخالف مین راہ پائی
پس جب عرصہ مقاتلہ اوپر اعدا کے تنگ ہوا دوسرے حملہ کیا اور حضرت باران سہام پر رکھ لیا جب
اس سے عقدہ کشائی نہ ہوئی شمر ذی الجوشن نے اور حیلہ اٹھایا اور آتش تدبیر تازہ کی کانون
فریب مین ڈالی اور آگے آیا ساتھ لشکر اپنے کے پس حائل ہوا درمیان امام مظلوم رضی اللہ عنہ اور
حرم محترم کے پس فریاد کی حسین علیہ السلام نے کہ واے اوپر تمھارے اے گروہ شیطان قتال ساتھ
تمھارے مین کرتا ہون پس کس لیے تم متعرض ہوتے ہو حرم محترم کے کہ وہ قتال نہین کرتے پس کہا
شمر ملعون نے اپنے رفیقون سے باز رہو عورتون سے اور قصد کرو طرف حسینؑ کے پس خود منع
اپنے یارون کے متوجہ آنحضرت ہوا پس ایک جانب سے جماعہ شمر لعین اور دوسری جانب سے
فوج دوسری نے حملہ لاکر جناب سید الشہدا کو پس و پیش سے درمیان مین لے لیا اور اسقدر تیر
اور نیزے دونون طرف سے اوپر سروقت امام مظلوم کے برسائے کہ اس یکہ تاز میدان وفا نے
جام التسلیم و رضا ہاتھ مین لیکر اور پشت اسپ سے جدا ہو کر اوپر زمین شہادت کے گرے عنان
عزیمت کی مسافت اس جہان سست بنیان سے کھینچکر رخت اقامت بفردوس اعلی کھینچا
اور از بسکہ تن مبارک بکثرت جراحات سہام و رماح غربال ہو گیا تھا خولی ابن یزید نے گھوڑے
سے اتر کر چاہا کہ بقطع سر مبارک مشغول ہو کہ ہاتھ اسکا کانپا اور شبل ابن یزید اور بقولے
شبل ابن نزید نے گھوڑے سے اتر کر سر مبارک کو تن سے جدا کیا اور آگے اپنے بھائی کے ڈالا
بعد ازان وہ جو ہاتھ لشکریان شمر اور ابن سعد ملعون سے اوپر بقیہ آل طہ و یٰسین کے گذریان
اسکا وہ ہے کہ آئے اوپر حرم محترم کے اور اسیر کیا بارہ شخص کو نوجوان بنی ہاشم سے اور سب
عورتون کو حکم کیا ابن سعد اور شمر نے ایک گروہ کو پس سوار ہوے اپنے گھوڑون پر اور

ٹکڑا کیا تن نازنین حسینؑ کو اور روندا اور بھیجا سر مکرم معظم کو ساتھ بشیر بن مالک اور خولی بن یزید
کے طرف ابن زیاد کے۔ اب اسامی شہدای اہلبیت کے ساتھ جناب سیدالشہدا کے کربلا میں شہید
ہوئے سننا چاہیے اور سر بکنار غم دیدہ پر غم سے ماتم ان اخیار اہل عالم میں برسانا چاہیے پہلے شہید ہوئے
ساتھ سیدالشہدا کے پانچ شخص اُنکے بھائیوں سے عباس بن علی عثمان بن علی محمد بن علی عبداللہ
بن علی جعفر بن علی۔ اور تین پسران امام حسن علیہ السلام سے قاسم بن حسن عبداللہ بن حسن عمر
بن حسن۔ اور کہا گیا ابوبکر بن حسن اور شہادت پائی ہمراہ سیدالشہدا کے دو بیٹوں انکے نے علی اکبر
پس بہر آئینہ مقاتلہ کیا بحضور پدر بزرگوار اپنے کے تا آنکہ شہید ہوئے معرکہ جنگ میں اور شہادت
پائی اور عبداللہ شہید ہوئے صغر سن میں پہنچا انکے حلق معصوم پر ایک تیر بدبخت کا بدبختوں
فوج اعدا سے کنار پدر بزرگوار میں اور جان دی۔ اور شہید ہوئے ساتھ امام مظلوم کے محمد اور
عون دونوں بیٹے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے اور عبداللہ اور عبدالرحمن اور جعفر بیٹے
عقیل بن ابی طالب کے پس یہ جماعت ہمراہ سیدالشہدا کے سوا یا سترہ مرد اخیار اہل بیت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شہید ہوئے اور وقوع پایا روز عاشورہ شہادت اُس شاہ شہیدان نے
سال اکسٹھ میں ہجرت سے اور مقام شریف حضرت کا اسدن بقول صحیح چھپن سال اور پانچ مہینہ
اور پانچ دن۔ القصہ جو سر مبارک سیدالشہداؑ سر اور شہیدان کربلا کے ساتھ اسیروں اہلبیت
رسول خدا کے کوفہ میں پہنچا جو کچھ دست عناد و جور یزید و ابن زیاد سے نسبت بدودمان مصطفیٰ
گذرا شمہ اُس سے لکھا جاتا ہے کہ جسوقت اسیران اہل بیت رسالت اور سیدانیان خاندان
نبوت یا سیدالشہدا اور تمام شہدا کربلا کے داخل کوفہ ہوئے ابن زیاد ملعون نے قصر امارت
اپنی کو آراستہ کیا اور ساتھ ہیبت و وقار کے کوشک میں بیٹھکر دربار عام کیا جب وضیع شریف
مردم کوفہ سے حاضر آئے شرفا کے اہل بیت مصطفیٰ اور ذکور و اناث ذریت رسول خدا کو سر
مبارک سیدالشہدا اور تمام شہدا کربلا کے داخل کوفہ ہوئے ابن زیاد نے چوب طلب کیا اسکو
تبسم کرتا تھا اور ایک چوب کہ اُسکے ہاتھ میں تھی لب و دندان مبارک پہ بار بار مارتا تھا
زید بن ارقم صحابی کہ صحابہ کبار سے اُس مجلس موجود تھے کہا کہ اے ابن زیاد اپنا چوب
کو دندان مبارک حسینؑ سے جدا کر اور ایسی مت مار بخدا سوگند کہ میں نے بارہا دیکھا ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لب و دندان حسینؑ کو بوسہ دیتے تھے بعد ازاں زید بن ارقم
سے ضبط گریہ نہو سکا خون آنکھوں سے روان کیا ابن زیاد شقاوت نہاد نے جو یہ حالت زید ارقم کا سنا اور
حال اسکے گریہ کا بچشم خود دیکھا کہا بخدا اگر حسینؑ نے تیری چشم پر آب کیا اگر تو پیر نہوتا اور سن فرتوت نہ پہنچتا
البتہ میں تجکو گردن مارتا پس زید بن ارقم نے کہا اے ابن زیاد ایک اور حدیث بیان کرتا ہوں کہ سنو جب

آرزو کی اور غصہ تیری کا ہونا سابق سے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ حسن کو
ران راست پر اور حسینؑ کو ران چپ پر بٹھا کر دست مبارک اوپر سرون انکے پھیر کر فرماتے تھے کہ بار خدایا
مین انکو اور مومنین صالحین کو تیری سپرد کرتا ہون پس اے ابن زیاد راست کہہ کہ ساتھ امانت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا کرتا ہے اور کہا اے لوگو حق سبحانہ تعالیٰ تمسے خوشنود نہو کہ ابن فاطمہ زہرا کو شہید کیا تمنے
اور ابن مرجانہ یعنی ابن زیاد کو اپنا امیر کیا اور کہتے ہین کہ سمرہ بن جندب صحابی فی کہ حاضر بن مجلس تھا جب
ضرب چھڑی ران اوپر لب و دندان شاہ شہیدان کے ملاحظہ کی دست ضبط سے باہر آکر ساتھ یزید پلید کے مخاطب
ہوکر کہا کہ کاٹے اللہ تعالیٰ تیرا ہاتھ کہ چوب اوپر لب و دندان حسینؑ کی کہ بوسہ گاہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم تھے مارتا ہے تو یزید عنید غصہ ہوا اور کہا اے سمرہ اگر شرف صحبت تیری کا ساتھ رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مانع نہوتا ابھی تجھے گردن مارتا سمرہ نے کہا سبحان اللہ کہ میرے حق مین لحاظ صحبت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتا ہے اور تو ساتھ جگر گوشگان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور فرزندان بتول رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایسا معاملہ کیا تو نے کہ کوئی کافر بھی مسلمانون سے نکرے یہ
کہا اور اس مجلس سے اٹھ کھڑے ہوے **فائدہ** جواز لعن یزید عنید حاصل کلام یہ کہ اسبات مین شک
نہین کہ یزید مرید آمر اور راضی اور مستبشر قتل امام حسین علیہ السلام سے تھا یہی ہے مذہب مختار
جمہور اہل سنت وجماعت کا چنانچہ کتب معتبرہ مثل مفتاح النجا مرزا محمد بدخشی اور مناقب السادات
ملک العلما قاضی شہاب الدین دولت آبادی اور شرح عقائد نسفی ملا سعد الدین تفتازانی اور
تکمیل الایمان شیخ عبد الحق محدث دہلوی وغیرہ مین اسفار معتبرہ سے باشواہد اور دلائل مذکور و
مسطور ہے چنانچہ استاد الہند صاحب تحفہ اثنا عشریہ علیہ الرحمۃ رسالہ حسن العقیدہ مین کہ شاہ کرادیم
کلمہ علیہ ما یستحقہ کے تعلیق فرمایا ہے لکھتے ہین کہ علیہ ما یستحقہ کنایہ ہے لعنت سے اور کنایہ ابلغ ہے
تصریح سے بیان دفن سر مبارک دفن سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام مین اختلاف ہے **قول**
محقق یہ ہے کہ سر مبارک کو مدینہ منورہ مین بمکان بقیع مدفون کیا چنانچہ قرطبی سے منقول ہے
کہ یزید پلید نے سر مبارک کو امام حسین کے مدینہ منورہ مین بھیجا ہے اور اسکو نزدیک نزد دیک
مزار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دفن کیا اور خلاصۃ الوفا مین مروی ہے کہ جسد مبارک سید الشہدا کا
کربلا مین ہے اور سر مبارک بقیع مین پہلوی حضرت امام حسن علیہ السلام مین اور وہ جو کہتے ہین کہ سر مطہر کو
کربلا مین دفن ہے صحت نہ رکھے صحیح اور معتمد وہی قول اول ہے کہ سر مبارک مدینہ منورہ مین
مدفون بمکان بقیع ہے بیان روانگی اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسوی مدینہ منورہ منقول ہے کہ یزید علیہ
ما یستحقہ نے اہل بیت رسول مقبول اور ذریت بتول روانہ مدینہ کیا اور نعمان بن بشیر کو ساتھ
ایک جماعہ کے سواروں سے مقرر کیا کہ انکو مدینہ مین پہونچا دے چنانچہ امام علی بن الحسین سید الشہدا

سر اور مردان شہدا کے دشت کربلا سے لیکر ہمراہ زنان و یتیمان اہل بیت کے روانہ مدینہ منورہ کی ہوئے اور یہ
روانگی جاری حالیہ ذلت و خواری نہ تھی جو قافلہ اہلبیت نبوت دمشق سے عازم مدینہ ہوا نعمان بن بشیر کو کہ
طرف یزید مرید سے متعین تھا توفیق سعادت ازلی ساتھ حسن خدمت کرا اپنی خدمت سید الشہدا سے پیش آیا
اور مراتب اطاعت و تعظیم و تکریم و اعزاز و احترام جیسا کہ چاہیے اپنی طرف سے بجا لا کر مدینہ مطہرہ میں
پہنچایا اور جس روز کہ خبر مراجعت اہل بیت رسالت کی مدینہ میں پہنچی اولاد مہاجرین و انصار سب چھوٹے بڑے
اہالی مدینہ صغار و کبار سے استقبال کے لیے دوڑے تو جو دیکھا ذریت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اور جگر گوشہاے بتول کو مبتلا بمصیبت دیکھا ایسی ایک حالت غم و الم اور گریہ و زاری اوپر انکے
گذری کہ خارج حیطہ شرح اور بیان سے ہے جو حالت کہ عارض حال ام المومنین حضرت ام سلمہ
رضی اللہ عنہا کی ہوئی وہ بیان نہیں کیجاتی کہ افراد افراد زنان و یتیمان اہل بیت کو بکنار لیتی تھیں
اور روتی تھیں تا آنکہ ہمراہ ذریت بتول کے متوجہ روضہ مقدسہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کے ہوکر زار زار روتی تھیں اور بزبان حال یہ ابیات کہتی تھیں ابیات یا رسول اللہ
سر بر آر از روضہ سر تا بنگری + اہل بیت خویشتن را زار و غمناک و حزین + در بلای دشمنان دین
گرفتار آمدہ + کس مبادا در جہان یا رب گرفتار اینچنین + پوشیدہ نہ رہے کہ بیان واقعہ کربلا اور
مصائب اہل بیت مصطفی علیہ التحیۃ والثنا کے کہ دل قلم اسکی تحریر سے خون اور دیدہ دوات تقریر
اسکی سے جیحون ہے ایسی نہیں کہ حیطہ احصار میں سما دیں یا میزان استیفا میں تلیں اور بھی روایات
خالی تعزیہ و افراط سے اور بیان واقعی عاری غلط و اغلاط سے نہیں ہیں لہذا اوپر تحریر مجمل کے اکتفا کیا اور
ہاتھ اور قلم کو اسکی تفصیل سے کھینچا بیان اخبار اس واقعہ ہائلہ میں اخبار و آثار اس باب میں بہت
وارد ہیں اُنہیں سے جو کہ مشہور و متواتر ہیں نقل کیے جاتے ہیں ان سب سے وہ ہے جو روایت کی طبرانی نے
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ البتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ خبر دی مجھے جبرئیل
علیہ السلام نے بانیکہ فرزند میرا حسینؑ کشتہ ہووے گا بعد میرے زمین طف میں اور لائے میرے
پاس یہ خاک پس آگاہ کیا مجھکو کہ وہ مرقد اسکا ہووے پوشیدہ نہ رہے کہ طف بالفتح والتشدید
ایک موضع ہے قریب کوفہ کہ بالفعل مشہور ہے یہ کہ کربلا اور از انجملہ وہ ہے جو کہ لایا ابو داؤد و حاکم ام الفضل
دختر حارث یعنی مادر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے فرمایا کہ آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام پس خبر دی مجھے یہ کہ امت میری قریب ہے
کہ مارے میرے بیٹے حسینؑ کو اور دی خاک سرخ زمین مقتل اسکے سے مجھکو اور لایا اسحاق
بن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک روز پہلوے مبارک اپنے پر استراحت فرمایا [illegible]

درحالیکہ اندوہگین تھے اور غمگین اور دست مبارک آنحضرت میں خاک سُرخ تھی اُسکو زیر و بالا کرتے تھے
کہا میں نے یہ کیا خاک ہے اے پیغمبر خدا فرمایا خبر دی مجھے جبرئیل نے کہ تحقیق یہ فرزند میرا حسین علیہ السلام
کشتہ ہوویگا زمین عراق میں اور یہ خاک اُس مقام کی ہے اور برلایا ابن عساکر محمد بن عمر بن حسین سے
کہا کہ تھا میں ہمراہ حسین علیہ السلام کے اوپر رود نہروان کربلا کے کہ وہ قطعہ فرات کے ہیں پس نظر کی حسین
علیہ السلام نے طرف شمر ذی الجوشن کے پس فرمایا راست ارشاد کیا خدا اور رسول خدا نے اور فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گویا دیکھتا ہوں طرف سگ ابلق کے کہ منہ ڈالتا ہے خون میں
میرے اہل بیت کے اور تھا شمر لعین ابرص کہ جلد اُسکے بدن کی بدنی داغوں سفید ہوکر دورنگی پیدا
کی تھی فی الواقع کہ ملعون نسبت اوروں کے زیادہ تر حریص خون اہل بیت تھا جیسا کہ مخبر صادق
نے اشارہ ساتھ اسکے فرمایا اور اخراج کیا ابونعیم نے اصبغ بن نباتہ سے کہا کہ آئے ہم ہمراہ رکاب حضرت علی
رضی اللہ عنہ کے اوپر موضع قبر حسین رضی اللہ عنہ کے پس فرمایا علی مرتضیٰ نے کہ یہ جگہ ہے اُنکے شتروں
کی ہے اور موضع خیمہ گاہ اور مکان اراقہ انکے خون کا اور کئی نوجوانوں کا آل محمد سے خون ہوگا کہ کشتہ
ہوونگے اس میدان میں کہ رودیگا اوپر انکے آسمان اور برلایا حاکم اور بیہقی ام سلمہ سے کہا کہ دیکھا میں نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں اور حالانکہ سر و ریش مبارک آنحضرت کی خاک آلودہ تھی
پس کہا میں نے کیا حال ہے اے پیغمبر خدا فرمایا کہ ابھی مقام قتل امام حسین میں حاضر تھا اور اخراج کیا
بیہقی اور ابونعیم نے بصرہ ازدیہ سے کہا کہ جس وقت شہید ہوئے امام حسین علیہ السلام خون برسایا
آسمان نے پس صبح کی ہمنے باین حال کہ خم اور سبو ہمارے اور ہر ظرف کہ ہمارے گھر میں تھا پر خون تھا
اور برلایا ابونعیم طریق سفیان سے جدا اپنے سے کہا کہ حاضر ہوئے دو مرد قتل امام حسین کو پس ایک انمین سے
دراز ہوا عضو تناسل اسکا یہانتک کہ لپیٹا تھا اور کمین کو کمر میں باندھتا تھا اور کمین کمر گردن میں مثل
ریسمان لپیٹا کرتا تھا اور دوسرا پس حال اسکا یہانتک کہ پہونچا کہ استقبال کرتا تھا پکھال پر از آب
کو ساتھ دہن اپنے کے یہانتک کہ سارا پی جاتا تھا پانی اسکا اور سیراب ہوتا اور علی ہذا القیاس قاتلان
دیگر ساتھ عذاب و نکال کے مبتلا ہوکر واصل جہنم کے ہوے اور باقی آثار دردناک ماتم نوحہ جن پر اسکو سننا چاہیے اور
اخراج کیا ابونعیم نے حبیب بن ثابت سے کہا سنا میں نے ایک زن کو جنوں سے کہ روتی تھی اوپر حسین کے در
حالیکہ کہتی تھی مسح کیا اوپر سر یا پیغمبر نے پیشانی اسکی کو پس تھا واسطے اسکے نور اور لمعان رخسار دوگین
اور پدر اور مادر انکے تھے بہترین قریش سے اور تھا جد اسکا بہترین جد ہائے یہ تھا نوحہ جنیہ کا اور
پوشیدہ نہ رہے کہ مراد اس مقام پر نوحہ سے پڑھنا ساتھ یاد کرنے اوصاف حمیدہ اور خصال پسندیدہ حضرت
امام حسین علیہ السلام کی سے نوحہ متعارفہ اور رسوم اہل بدعت اور مجہول زبان جاہلیت کہ وہ
باتفاق علماء حرام اور احادیث صحیح میں وعید شدید اوپر اسکے وارد ہوئی ہے اور برلایا ابونعیم

طریق عبداللہ بن لہیعہ سے کہ محدث مشہور ہے ایسا نقل ہوا کہ جس وقت شہید ہوئے امام حسین علیہ السلام قطع
کیا سر مبارک اُنکا اور بیٹھے منزل اول میں کہ پینے لگے نبیذ کو پس نکلا اوپر اُنکے ایک قلم آہن سے لیا لکھی ایک سطر
خون سے کہ آیا امید رکھتی ہیں وہ گروہ کہ قتل کیا امام حسین کو شفاعت اُنکے جد کی دن حساب کے اوپر ارباب بصیرت
اور اصحاب معرفت کو پوشیدہ اور پنہاں نہ رہا ہو کہ سب آثار غریبہ اور شواہد عجیبہ کہ بیان اُنکا گذرا براہین ساطع
اور حجت قاطع ہیں اوپر عظمت واقعہ کربلا اور شہادت سید الشہدا کے لیکن ایک امر عجیب تر اس سے
قصور میں نہ آوے ساتھ گوش ہوش کے سننا چاہیے جیسا کہ ارشاد کیا جاتا ہے اور ختم کلام اوپر اُسکے
ہوتا ہے اور اخراج کیا ابن عساکر نے منہال بن عمرو سے کہا کہ میں نے بخدا سوگند دیکھا سر امام حسینؑ کو
اُسوقت کہ اٹھایا تھا اوپر نیزہ کے اور میں دمشق میں تھا اور آگے سر مبارک کے ایک مرد پڑھتا تھا
سورۂ کہف تا آنکہ پہونچا اس آیت پر کہ معنی اُسکی یہ ہیں آیا سمجھا تو کہ اصحاب کہف اور رقیم اعجوبہ ہیں
سے کشتہ ہونا میرا اور اوپر نیزے کے اٹھایا جانا میرے سر کا عجب تر ہے بیان حال قاتلان خسران مآل
میں اوپر اُنکی کہ مضمون مجمع تفصیح کتب تواریخ کا کیا پوشیدہ نہ رہا ہو کہ ہر شخص کہ مباشر قتل اور سہیم و
شریک قاتلین اور راضی اور خوشنود بشہادت شاہ شہیدان ہوا قطع نظر عذاب نکال کہ اخروی ہے
کہ مستحق اور سزاوار اُسکا ہے اس دار ناپائدار میں ساتھ سزا اعمال اپنے کی پہونچا بعضے بقتل پہونچے
اور بعضے نابینا ہوئے اور بعضے رو سیاہ اور بعض کا اندک فرصت میں ملک و دولت ہاتھ سے گیا اور
بعضے تشنگی میں مرگئے اور بعض ساتھ عقوبات کے مبتلا ہوئے۔ یہ ہے شمہ حال نکبت مآل
عوام سے کہ حاضر معرکہ کربلا تھے۔ اب حال پر اختلال خواص کا مثل یزید عنید اور ابن زیاد
شیخ فساد اور ابن سعد اور شمر بد سیر اور نظرا اُنکے کا مجملا سننا چاہیے کہ یزید علیہ ما یستحقہ نے جو
قتل امام حسینؑ سے دل خوش کیا حق تعالیٰ نے سر آمد اشقیا کو قطع نظر امراض جسمانی سے
کہ ہر چند شاق تر ہوویں لیکن بلحاظ سزا اسکے اعمال اُسکو احتمال اُنکا سہل ہے ساتھ ارتکاب
افعال شنیعہ کے مبتلا کیا کہ صورت عذاب الٰہی کی بے شائبہ تکلف ناصیہ حال اس بد مآل سے
نمودار تھی اور منجملہ اُسکے تخریب مدینہ منورہ ہے کہ تو بیدا اسکو سے تین روز تک عوام و خواص
سکنہ اس بلدۂ طیبہ نے قتل اور غارت سے امان نہ پائی اور سات سو صحابہ سے کشتہ ہوئے
اور خانہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا امان نہ پائی اور صحابہ سو مرد مقتول ہوئے
اور خانہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا تاراج کیا اور تین روز تک نمازی مشرف
نہ نماز مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہ ہوا اور سگ و گربہ اور منبر منیف کے مسجد
شریف کے جابجا رکھتے تھے سوائے اسکے اور اعمال قبیحہ کہ قلم اُسکی تحریر سے گریز کرتا ہے یزید نے
مسجد نبوی میں کہ مورد جنود ملائکہ مقدسہ تھی ظہور میں لائے اور ازانجملہ ہتک حرمت کعبہ معظمہ ہے

کہ نگہبانی شامیون نے صحن حرم پر ہوگیا اور ستون مسجد کے شکستہ اور لباس کعبہ کو سوختہ کردیا اور پردہ
کہ اوپر دروازہ کعبہ کے کشیدہ تھا اُسکو ہیزم تنور کا کیا یہانتک کہ چند روز خانہ کعبہ بے لباس
اور اہل بیت اسد ایذا و ہراس مین رہا اور رحلت اور اباحت منہیات شرعیہ کے قتل نا دلواطت
اور شرب خمر اور تزویج برادر یا خواہر اور امثال اُسکے کہ دلیل صریح اوپر تاسید کفر
اور کافری اُسکی کے ہین بجائے خود مصرح ہے القصہ اس شور بخت نے تین سال اور سات مہینہ
یا ہیلا ایسے عقوبات کے بادشاہی کی اور پندرھوین ربیع الاول کو مقام حمص مین کہ ایک شہر
بلاد شام سے ہے واصل جہنم ہوا اور سنین عمر اُسکی انتالیس کو پہونچے تھے کہ با طوق لعنت اور سلاسل
نکبت دنیا سے گیا معاویہ پسر یزید کو کہ حیات یزید مین ولی عہد اور خلیفہ کیا تھا اوپر تخت
سلطنت کے بیٹھایا بمجرد یکہ معاویہ بادشاہ ہوا منبر پر گیا اور بعد حمد خدا کے نعل وصلے اور نعت
سرور انبیا علیہ الصلوۃ والثنا کے کہا کہ خلافت آئین مضبوط خدا اور خلفائے باصفا کا ہے میرے جد
معاویہ بن ابو سفیان نے ارادہ خلاف ساتھ علی مرتضی کے کہ احق و الیق بخلافت تھے نزاع اور جدال کیا بعد
اُسکے میرا پدر کہ کسی طرح کی اہلیت و استحقاق نہ رکھتا تھا اوپر تخت سلطنت کے بیٹھا اور استحکام
اپنی حکومت کے لیے امام حسین بن علی جیسے فرزند رسول مقبول کو قتل کیا جہان عمر اور نکال و وبال
دارین بطمع حکومت چند روزہ ہمراہ اپنے لے گیا یہ کہکر زار زار رویا اور کہا کہ مین جانتا ہون کہ محاربہ ساتھ
امام حسین کے بہت برا تھا کہ میرے پدر نے کیا بازگشت اُسکی سوی جہنم ہے مین اس خلافت مین
لذت نہین پاتا اولاد ابو سفیان سے جسکو چاہو امیر کرو مین عقد بیعت کرون مسلمانون سے یہ کہکر باہر
آیا پس منبر سے اُترا اور بیٹھا اور دروازہ اپنے گھر کا اوپر منہ خلائق کے بند کیا اور بعد ازان
بجوار رحمت حق کے ملا۔ اور ابن زیاد شقاوت بنیاد و قتال مختار بن عبید ثقفی مین مارا گیا اور ابن سعد
اور شمر کو بھی مختار نے بعد تسلط اپنے کے اوپر کوفہ کے قتل کیا اور مفتاح النجاۃ سے منقول ہے کہ واقعہ
مختار مین ستر ہزار آدمیون شام سے مقتول ہوئے اور یہ واقعہ روز عاشورہ سنہ ۶۷ ہجری بعد
اور چھ برس کے معرکہ کربلا سے اتفاق پڑا اور بروایت صحاح مروی ہے کہ جب سر ابن زیاد اور اُسکے
سرداروں کا روبرو مختار کے حاضر کیا گیا ناگاہ ایک سانپ آیا اور درمیان مقتولون کے جاکر سوراخ بینی
ابن زیاد مین گیا اور اندر کے قرار پکڑ کر اُسکے منہ سے باہر آیا اور پھر اُسکی بینی مین جاکر غائب ہوا الغرض
ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر اور عمرو بن الحجاج اور قیس بن اشعث کندی اور خولی بن یزید اور سنان
بن انس نخعی اور عبد اللہ بن قیس اور حکیم بن طفیل اور یزید بن مالک وغیرہ اعیان یزید سے ساتھ
عقوبتون کے مبتلا ہوکر کشتہ ہوئے اور ان سب کو تن بریدہ سم اسپون کے چھوڑے اور گھوڑے اوپر
اُنکے دوڑائے یہانتک کہ عظام اُنکے ریزہ ریزہ ہوگئی اور ساتھ خاک کے برابر ہوگئی اور پوشیدہ نہ رہے

کہ کتب تواریخ مین اختلاف ہے بعض مین ذکر قتل ابن سعد اور شمر وغیرہ کا پہلے ابن زیاد سے ہے۔ اور
بعض مین اُسکے پیچھے اور کسی طرح ہو منتقم حقیقی نے سزای اعمال قاتلون سید الشہدا کی ہنوز کہ یادگار
اُنکی کنار مین رکھی اگرچہ شقاوت ازلی نے آخرکار اوپر ناصیہ اعتقاد مختار کے تفصیل حال پرمال
اُسکی کتب تواریخ مین مسطور ہے پس جبکہ اوپر کوفہ کے اور اطراف و جوانب اُسکے مسلط ہوا اور دعوی اوپر
عبداللہ ابن زبیر کے کیا پس عبداللہ برادر زادہ مختار نے وقوف پا کر مصعب بن زبیر اپنے بھائی کو واسطے
محاربہ مختار کے نامزد کیا جو مصعب بن زبیر بمحاربہ مختار روانہ ہوا اور میان مصعب اور مختار کے
طرح جدال و قتال واقع ہوئی اور فتح نصیب مصعب کے ہوئی اور مختار اس معرکہ مین مقتول ہوا
بعد چندے کہ مصعب بن زبیر نے اوپر کوفہ اور اُسکے نواحی کے استیلا پایا عبدالملک بجنگ مصعب کے لیے
اُٹھا اور ہنگام قتال گرم کیا آخر الامر فتحیاب ہوا اور مصعب بن زبیر اور ابراہیم بن مالک اشتر
مقتول ہوے اور ابن عمر لیثی سے منقول ہے کہ عبدالملک سے کہا کہ مین نے سر مبارک امام حسین
علیہ السلام کا دارالامارہ مین روبرو ابن زیاد کے دیکھا بعد ازان سر ابن زیاد کا آگے مختار کے اور
پس ازان سر مختار کا حضور مصعب مین اور بعد سر مصعب کا تیری مجلس مین دیکھتا ہون اس
دارالامارہ سے پناہ بخدا مکان ہے کہ بازگشت روس رؤسا اسکو ہوئی عبدالملک باضطراب تمام
کی مجلس سے اُٹھا اور کہا کہ بناء اس قصر کی نامبارک ہے منہدم کردو پس جب عبدالملک نے
اوپر مصعب کے ظفر پائی اور کشتہ ہوا مصعب کوفہ اور اُسکے نواحی تصرف مین عبدالملک کے آئی
چاہا کہ سپاہ کو واسطے قتل عبداللہ بن زبیر کے مکہ مین بھیجے اول بلہ مین کسی نے اجابت نہ کی کہ
حرم خدا مین کہ جدال و قتال اسمین حرام ہے کیونکر محاربہ عمل مین آوے ایک دن حجاج نے
آگے عبدالملک کے حاضر ہو کر کہا کہ مین نے کل رات خواب مین دیکھا کہ سر ابن زبیر کا اُسکے تن سے
کاٹا ہے مین نے عبدالملک نے جانا کہ حجاج راضی بعزیمت مکہ واسطے قتال ابن زبیر کے ہے پس اپنی
فوج کو بنام حجاج کر کے مکہ مین بھیجا حجاج کہ اصل اُسکی طائف سے تھی جب وہان پہنچا
اور سپاہ جمع کی اور متوجہ بسمت کعبہ ہوا اور نائرۂ قتال کو ساتھ ابن زبیر کے اشتعال مین لایا اور ظلم
اور گستاخیون کے باندھکر دامن محافظت آداب کعبہ کو یکسر ہاتھ سے اعتقاد سے چھوڑا تا وقتیکہ
حرم محترم ساتھ خون کشتون کے رنگین ہوا اور عبداللہ بن زبیر نے شربت شہادت چکھا بعد اُسکے
کار ہر علاقہ بھی طے ہوا حکومت مروانیون نے شام اور عراق اور حجاز مین استقرار پکڑا اور ہزار ماہ تک
دوام و استمرار پایا۔ اور وجہ تفسیر سورۂ انا انزلناہ مین بذیل کریمہ لیلۃ القدر خیر من الف شہر
کے حضرت امام حسین سے مروی ہے کہ مراد ہزار ماہ سے مدت سلطنت بنی امیہ ہے جو ظہور مین آیا یہ روداد
وقائع کہ ترتیب حوالہ قلم اختصار رقم کے کیا اور من بعد اُسکے دو چار وقائع مشہورہ دیگر انبیا معروف الانبیا

کلام اسکے بیان ہوسکے کسی طرح مناسب جانے **فصل پانچوین بیان خلفاے بنی امیہ اور فضائل اہلبیت**
اور احوال امام اعظم مین خلفای بنی امیہ چودہ ہین اونمین کا معاویہ بن ابی سفیان اور آخر خلیفہ
مروان الجزری ان خلفانے کچھ دنون نوّے برس سلطنت کی تھی جسکی تخمینا ہزار مہینے ہوتے ہین اور
معاویہ بن ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بیعت معاویہ کی اس روز
ہوئی کہ جس روز جانبین کی صلح جمع ہوے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ بیت المقدس مین بعد شہید ہونے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیکن بیعت نامہ اس روز مرقوم ہوا جس روز امام حسن علیہ السلام نے خلع
خلافت فرماکر سپرد معاویہ کی جیسے معاویہ ہمیشہ خلیفہ رہا بیان سنہ ۴۲ اور ۴۳ ہجری اس سال مین
عمرو بن العاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن عمرہ بن حصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی نے وفات
پائی یہ عمرو مذکور ایک ان تین مین کا ہے جو ہجو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا کرتے تھے اور دوسرا ابوسفیان
بن حرب اور عبداللہ بن الزبعری تھے اور تینون ہی شخص حضرت کی طرف سے جواب دیتے تھے حسان بن ثابت
اور عبداللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک بیان سنہ ۴۴ ہجری اس سال مین معاویہ نے زیاد بن سمیہ کو اپنے
کنبے مین ملا لیا تھا اسکا حال یہ ہے کہ سمیہ ایک کنیز تھی حارث بن کلاہ ثقفی کی آخر ایک غلام رومی سے
اسکا نکاح کردیا تھا اس غلام سے ایک فرزند پیدا ہوا پھر ایسا اتفاق ہوا کہ ابوسفیان کچھ ایام جاہلیت
مین بجانب طائف گئے تھے وہان جاکر ابو مریم کلال کے گھر مین اترے کہ وہ مسلمان ہوگیا تھا اور حالت
نشہ مین ابوسفیان کو خواہش عورت کی ہوئی ابی مریم نے کہا سمیہ موجود ہے پس ابوسفیان
نے اس صحبت کی اسکو حمل رہا اس حمل سے زیاد پیدا ہوا اور جس سال مین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ہجرت کی اسی سال مین وہ زیاد کو جنی تھی مگر جب زیاد جوان ہوا تو فصیح و بلیغ ہوا اور
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے ایام خلافت مین اسکو حاکم فارس کر دیا تھا جسوقت حضرت امام حسن
نے خلع خلافت فرمایا ابن زیاد نے بیعت معاویہ اختیار نہ کی اور رک گیا معاویہ کو اندیشہ پیدا ہوا کہ
مبادا ابن زیاد میرا مقابلہ کرے جب یہ حال مغیرہ بن شعبہ نے دیکھا وہ معاویہ کے پاس گیا سنہ ۴۵
ہجری مین معاویہ نے اسکے روبرو زیاد کا شکوہ کیا اور کہا کہ وہ فارس مین باغی ہو بیٹھا ہے اور میری
اطاعت نہین قبول کرتا مغیرہ نے کہا مجھے آپ اجازت دیجیے مین اسکو جاکر فہمایش کردون
معاویہ نے حکم دیا اور ایک نامہ زیاد کو لکھا کہ ہمنے تجکو امان دی کچھ خوف نہ کرنا چنانچہ مغیرہ وہان
گیا چونکہ درمیان مغیرہ اور ابن زیاد کے دوستی اور اتحاد کمال تھا اسکو ہمراہ معاویہ کے پاس
لاکر بیعت کرادی۔ پھر معاویہ نے لوگونکو جمع کیا اور ابو مریم شراب فروش کو بھی جسنے سمیہ کو
ابوسفیان پاس حاضر کیا تھا درمیان طائف شہادت کے لیے طلب کیا اسنے گواہی دی کہ
زیاد کا نسب ابوسفیان سے ثابت ہے بعد اس گواہی کے معاویہ نے زیاد کو اپنے نسب مین داخل کیا

یہ امر لوگوں پہ شاق گذرا اور سب کو یہ معلوم ہوا خصوصاً بنی امیہ کو اسلیے کہ زیاد دراصل تھا اولاد
ایک غلام رومی سے وہ امیہ عبد شمس کے نسب میں داخل ہوا الغرض معاویہ نے زیاد کو حاکم بصرہ
کر دیا اور خراسان اور سیستان کو اسکی مضافات سے یہاں تک کہ سندھ اور بحرین اور عمان یہ سب اسکے
متعلق ہو گئے بیان سنہ ۴۵ھ ہجری اس سال میں زیاد بصرہ کو گیا اور وہاں جا کر خوب
انتظام اور انتساق کیا اور لوگوں کو سزائیں دیں یہاں تک کہ وہ سب ڈر گئے اور بعد فوت مغیرہ
اُسکو حاکم کوفہ کر دیا چنانچہ زیاد وہاں گیا اور سمرہ بن جندب کو اپنا خلیفہ کر کے بصرہ میں چھوڑ گیا یہ شخص بھی
زیاد کی خاصیت رکھتا تھا یعنی خونریزی اور قتل میں اُسی کے مثل تھا اور عمال معاویہ حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سب کیا کرتے تھے اور حضرت علی کا نام لیتے تھے بلکہ ابو تراب
کہا کرتے تھے اور فی الحقیقت حضرت علی کو یہ کنیت بہت پسند آتی تھی اور اسی سال میں عبدالرحمن
بن خالد بن ولید فوت ہوئے کہ اہل شام تمام اُنکی جانب میل رکھتے تھے معاویہ نے ایک نصرانی سے اُنکو
زہر دلوایا بیان سنہ ۴۶ھ چھیالیس اور سنہ ۴۷ھ سینتالیس ہجری اس سال قیس بن عاصم بن سنان
بن خالد فوت ہوئے یہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس قاصد بنی تمیم ہو کر آئے تھے اور بشرف
اسلام مشرف ہوئے کہتے ہیں کہ قیس بن عاصم باخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ متصف تھے
بیان سنہ ۴۸ھ اڑتالیس ہجری درمیان اس سال کے معاویہ نے لشکر کثیر اوپر قسطنطنیہ کے ہمراہ
سفیان بن عوف کے روانہ کیا اُنھوں نے وہاں جا کر بلاد روم اور قسطنطنیہ کو محاصرہ کیا چنانچہ
اس لشکر میں ابن عباس اور عمرو بن زبیر اور ابو ایوب بھی شریک تھے یہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم ہمراہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنگ بدر اور احد اور ساتھ علی مرتضی کے جنگ صفین اور ما سوا اُسکے اور
محاربہ میں شامل رہے ہیں بیان سنہ ۴۹ھ انچاس اور سنہ ۵۰ھ پچاس ہجری اس سال میں بلدہ
قیروان موسس ہوا اور سنہ ۵۵ھ پچپن میں طیار ہو گیا حال اسکا یہ ہے کہ معاویہ نے عقبہ بن نافع کو
افریقیہ پر والی کیا یہ صحابی صلحا سے تھے جب افریقیہ پر گئے وہاں کے باشندوں کو قتل کیا اسلیے
کہ وہاں کے مکان کا یہ دستور تھا کہ بعد مراجعت لشکر اسلام مرتد ہو جایا کرتے تھے اور اسی سال
میں وحیہ کلبی بن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ کہ جو منسوب ہے طرف کلب بن وبرہ کے وفات پائی یہ صحابی
جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام اکثر بصورت وحیہ کلبی
میرے پاس آیا کرتے تھے بیان سنہ ۵۱ھ اکاون ہجری اسی سال میں سعید بن زید جو ایک صحابی
عشرہ مبشرہ میں سے ہیں فوت ہوئے بیان سنہ ۵۲ھ اور سنہ ۵۳ھ ہجری اسی سال میں زیاد بن
امیہ درمیان ماہ رمضان کے بسبب عارضہ خارش کے فوت ہوئے اور پیدائش اُنکی سنہ ۱ھ ہجری میں
ہوئی تھی بیان سنہ ۵۴ھ اور سنہ ۵۵ھ اور سنہ ۵۶ھ ہجری اس سال میں معاویہ نے بن عثمان بن عفان کو حاکم

خراسان کیا انھون نے نہر جیحون سمرقند اور صغد ملک تک پہونچائی اور کفار کو شکست دیکر تباہ
تر گئی اور انکو صلح کرکے فتح کیا جو لوگ کہ ہمراہ انکے اس جنگ مین مقتول ہوئے انمین سے قثم بن عباس ہین
یہ بھی متصل سمرقند مدفون ہوئے اور انکے بھائی عبداللہ بن عباس طائف مین شہید ہوئے اور
فضل شام مین اور معبد افریقیہ مین اور اسی سال معاویہ نے لوگون سے اخذ بیعت اپنے بیٹے یزید
کے لیے ٹھہرائی اور اپنا ولیعہد کیا چنانچہ اہل شام اور اہل عراق نے بیعت کی مروان بن الحکم کہ
معاویہ کی طرف سے متولی مدینہ منورہ کا تھا کہ یزید کی بیعت مدینہ والے بھی اختیار کرین حضرت
امام حسین علیہ السلام نے منظور نہ کی اور عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر اور عبداللہ بن زبیر رضی
عنہم نے بھی بیعت یزید اختیار نہ کی ان لوگون کے انکار سے اور بھی باز رہے آخر الامر معاویہ ہزار سوار
اپنے ہمراہ لیکر حجاز مین آیا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس باب مین گفتگو رہی لیکن انجام کار اور لوگون نے
بیعت یزید سوائے اشخاص محدودۃ الذکر کے قبول کی لیکن معاویہ نے یزید سے بابت انکے کہہ رکھا تھا کہ
عبدالرحمن سے ڈرتا رہنا اور ابن عمر ایک مرد پارسا ہے اور امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے پاس
قرابت رسول ہے اُن سے درگذر کرنا اور ابن زبیر اگر تیرے ہاتھ لگے اس سے درگذر نہ کرنا بیان ۵۵ھ
اور ۵۶ھ ہجری درمیان اس سال کے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر رضی اللہ
عنہ نے وفات پائی اور انکے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر بھی اسی سال مین فوت ہوئے
بیان ۵۷ھ لغایت ۵۸ھ ہجری اس سال مین سعید بن العاص نے بروز جنگ بدر ایک کافر کو قتل کیا تھا
سال اول ہجری مین ہوا تھا اور انکے والد عاص نے بروز جنگ ایک کافر کو قتل کیا تھا اور
اسی سال مین حطیہ نے کہ جسکا نام جرول بن مالک تھا وفات پائی وجہ تسمیہ انکی حطیہ بسبب
کوتاہی قد کی تھی اول یہ شخص مسلمان ہوا پھر مرتد ہوگیا پھر مسلمان ہوا اور اسی سال مین
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور یہ اُن اشخاص سے ہین جو دائم خدمت رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین رہا کرتے تھے اور اُن سے احادیث کثیر مروی ہین اور انکی روایت کو صحیح سمجھتے
ہین بیان ۶۰ھ ساٹھ ہجری واضح کہ درمیان اس سال کے ماہ رجب مین معاویہ ابی سفیان نے
پائی وفات اور انتیس سال تین مہینہ ستائیس دن خلافت کی اور عمر انکی ستتر برس اور بقول بعضی
اسی برس اور بعضی کے نزدیک اور بھی روایت ہے ضحاک بن قیس نے انکی نماز جنازہ پڑھی کہ یزید بن معاویہ
اسوقت وہان موجود نہ تھا حوارین مین کہ مضافات حمص سے ہے وہان تھا بعد وفات اسکو آگاہ
کیا چنانچہ بعد دفن معاویہ کے اسنے آنکر قبر پر نماز پڑھی بیان احوال معاویہ اپنے باپ ابی سفیان کے
ساتھ بروز فتح مکہ مسلمان ہوگئے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رکتابت لیا کرتے تھے حضرت عمر رضی
نے اپنی خلافت مین انکو عامل شام کا کر دیا چنانچہ چار برس انکے سامنے حاکم رہے اور حضرت عثمان رضی نے

اپنی مدت خلافت میں بھی قائم رکھا چنانچہ بارہ برس اُنکی خلافت سرداری کرتے رہے اور چار برس تک
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے محاربہ کرکے شام پر غالب آئے غرض بتقدیر چالیس برس تک ملک شام کی سلطنت کیا
عثمان کا یہ حال تھا کہ علیم اور استوار اور تیز فہم اور سیاست ملک خوب جانتے تھے اور حلم اور غصہ کے غالب تھا
اور سخاوت بھی بہت کرتے تھے اور اقربا سے سلوک بیان اعتبار یزید واضح ہو کہ یزید بن معاویہ خلیفہ ثانی ہے
بنی امیہ کے اور ماہ رجب سنہ ۶۰ ہجری میں جبکہ یزید خلیفہ ہو چکا۔ اُسوقت اپنے عامل جو مدینہ میں
تھا یہ کہلا بھیجا کہ حسین بن علی اور عبداللہ بن زبیر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کو کہو کہ میری بیعت
منظور کریں ابن عمر نے یہ جواب دیا کہ اگر اور لوگ یزید سے بیعت کریں گے اسوقت کیا مضائقہ میں
بھی موجود ہوں اور حضرت امام حسین اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما دونوں بجانب مکہ معظمہ روانہ ہوئے
اور بیعت یزید منظور نہ کی سنہ ۶۱ اور سنہ ۶۲ اور سنہ ۶۳ ہجری اس سال میں سب اہل مدینہ نے
متفق ہو کر بیعت یزید کی چھوڑ دی اور اسکے نائب عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو مدینہ سے نکال دیا
جب یہ حال یزید کو معلوم ہوا مسلم بن عقبہ کو بالشکر روانہ بجانب مدینہ طیبہ کیا اور حکم دیا کہ بعد جب
مدینہ فتح ہو کر لشکر میں دینا حکم کہ تین روز تک قتل عام ہو رہے اور غارت اموال و امتاع ہو بعد ازاں
اصلاح ہو سب سے اقرار کرا لینا کہ ہم غلام اور تابعدار یزید کے ہیں یہ اقرار لیکر بعد بیعت کرنا اور بعد از
حصول فراغت بیعت مکہ جانا چنانچہ مسلم مذکور دس ہزار سوار اہالی شام کو ہمراہ لیکر مدینہ منورہ پر چڑھ گیا
تمام مہاجرین و انصار مدینہ کے اس سے لڑے اور فضل بن عباس بن ربیعہ بن الحرث بن عبدالمطلب
شہید ہوئے اور علی ہذا القیاس ایک جماعت اشرف انصار سے محاربہ خوب واقع ہوا اور آخر الامر
اہل مدینہ کو شکست ہوئی مسلم نے حسب الحکم یزید پلید کے تین روز تک قتل عام کیا اور دست غارت
دراز اور یہ جنگ ستائیسویں ذی الحجہ سنہ ۶۳ کو واقع ہوئی غرضکہ مسلم نے باقی ماندگان مدینہ سے کہا
کہ اقرار کرو کہ ہم سب یزید کے تابعدار اور غلام ہیں پس جب یہاں کی مہم سے انفراغ کلی حاصل ہوئی اسوقت
بجانب مکہ روانہ ہوا بیابان سنہ ۶۴ ہجری اور چونکہ مسلم مذکور مریض تھا قبل از پہنچنے مکہ معظمہ کے
مر گیا اور اسکے قائم مقام امیر لشکر حصین بن نمیر السکونی ہوا یہ واقعہ درمیان ماہ محرم سنہ مذکور کے
واقع ہوا۔ غرضکہ حصین اوپر مکہ معظمہ کے گیا اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو چالیس دن تک
محاصرہ کیا اور خانہ کعبہ کی بہت سی بے ادبی کی جب حصین کو معلوم ہوا کہ یزید مر گیا اُسنے عبداللہ بن زبیر سے
کہا کہ میری رائے یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم اپنے مقتولین کے خون کا دعویٰ کریں اور اگر تم میرے پاس آؤ تو میں
تمہاری بیعت اختیار کروں اور بجانب شام روانہ ہوں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے انکار کیا اور حصین بمعیت لشکر شام روانہ ہوا
مگر بعد از روانگی حصین کے عبداللہ بن زبیر کو نہ متفق ہونے پر ندامت حاصل ہوئی اور جو لوگ بنی امیہ کے باقی ماندہ مدینہ
میں رہ گئے تھے وہ سب ہمراہ حصین کے بجانب ملک شام راہی ہو گئے بیان مرگ یزید پلید بن معاویہ واضح ہو کہ یزید

بن معاویہ درمیان ایک قریہ کے مضافات حمص کے جو دمشق میں ہے چودھویں ربیع الاول سنہ ۶۴ چونسٹھ ہجری میں فوت ہوا
عمر اسکی اڑتیس برس کی تھی اور خلافت تین برس چھ مہینے حلیہ اسکا گندم رنگ سفید چشم منہ پر داغ چیچک کے
داڑھی خوبصورت دراز قد انتساب معاویہ بن یزید واضح ہو کہ معاویہ بن یزید بن معاویہ تیسرا خلیفہ خاندان
بنی امیہ کا ہے جب یزید بن معاویہ فوت ہوا اسوقت لوگوں نے یزید کے بیٹے معاویہ کی بیعت اختیار کی یہ
شخص جوان اور دیندار تھا اسکی خلافت کل تین مہینے رہی اور بعضے کہتے ہیں کہ چالیس روز بعد اسکے
فوت ہوا عمر اسکی اکیس برس کی تھی اور آخر ایام زندگانی میں اپنے قریبا کے کہا کہ مجھ سے کار خلافت نہیں ہوسکتا اور
نہ کوئی شخص مجھکو مثل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے معلوم ہوتا ہے کہ اسکو میں خلیفہ مقرر کردوں اور نہ مثل اہل شوریٰ کے
کوئی ہے اسلیے تم سب کو اختیار ہے جسکو پسند کرو خلیفہ کرلو یہ کہکر اپنے گھر میں چلا گیا اور تا وقت وفات باہر نہ
آیا کہتے ہیں کہ اُسنے بوقت مرگ یہ وصیت کردی تھی کہ ضحاک بن قیس تا قائم مقرر ہونے کسی کے لوگوں کو
نماز پڑھایا کرے بیعت کرنا لوگوں کا عبد اللہ بن زبیر سے جبکہ معاویہ بن یزید فوت ہوا اسوقت لوگوں
نے مکہ میں عبد اللہ بن زبیر کی بیعت کی اور مروان بن الحکم مدینہ میں تھا اُسنے قصد کیا کہ مکہ میں جا کر عبد اللہ بن
زبیر کی بیعت کروں لیکن پھر وہ ہمراہ انکے جو لوگ بنی امیہ میں سے ملک شام کو جاتے تھے چلا گیا کہتے ہیں کہ ابن زبیر نے
اپنے عامل کو جو مدینہ منورہ میں تھا یہ لکھا کہ کوئی بنی امیہ میں سے وہاں رہنے نہ پاوے اگر ابن زبیر ہمراہ
حصین کے ملک شام کو چلا جاتا اور بنی امیہ سے سازش کر لیتا تو ابن زبیر کو خلافت مقرر ہوجاتی لیکن تقدیر سے
کچھ چارہ نہیں ہوسکتا جس وقت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی مکہ میں بیعت ہوگئی اور عبید اللہ بن زیاد
والی بصرہ ملک شام کو راہی ہوا اسوقت تمام اہل بصرہ نے ابن زبیر سے بیعت کرلی اور عراق و حجاز اور
یمن کے لوگ سب مطیع ہوگئے اور ضحاک بن قیس نے بھی عبد اللہ بن زبیر کی مخفی بیعت کرلی تھی اور حمص
میں نعمان بن بشیر انصاری نے بھی بیعت کی قریب تھا کہ تمام امر خلافت طرف عبد اللہ بن زبیر کے راجع
ہوجاوے اسلیے کہ یہ فرد زمانہ اور پارسا اور شجاع تھے الا دو نقص بھی تھے ایک بخل اور دوسرے ضعیف الرائے
بیان اخبار بن الحکم واضح ہو کہ بنی امیہ کا چہارم خلیفہ مروان بن الحکم ہے یہ مروان ایام خلافت ابن زبیر میں ملک شام
پر قائم ہوا اور تمام بنی امیہ کا چہارم خلیفہ مروان بن الحکم ہے یہ مروان ایام خلافت بن الحکم کا ہوگیا اسوقت
مروان نے بجانب مصر خروج کیا اور پیشتر از روانگی اپنے کی عمرو بن سعید بن عاص کو روانہ کیا اسنے مصر میں داخل ہوکر
ابن زبیر کے عامل کو اخراج کیا اور باشندگان مصر نے مروان بن الحکم کی بیعت کی بعد انتظام و تنسیق
مصر کے مروان بجانب دمشق آیا اور تا اختتام ۶۵ھ ہجری کے مروان بالاستقلال ملک شام اور مصر کا خلیفہ تھا
ابن زبیر درمیان عراق اور حجاز اور یمن کے خلیفہ تھے اور اسی سال میں ابن زبیر نے کعبہ معظمہ کو از سرنو تعمیر کیا
بیان ۶۵ھ ہجری وفات مروان سبب مروان بن الحکم کا یہ ہوا کہ اُسکی زوجہ ام خالد بن یزید
بن معاویہ نے گلا اُسکا گھونٹ ڈالا اور پکاری کہ ہائے میرا زوج مر گیا یہ واقعہ تیسری رمضان سنہ ۶۵ھ

مذکور میں ہوا اور اسکو دمشق میں دفن کیا عمر اسکی تریسٹھ برس اور مدت خلافت نو مہینے اور آٹھ روز تھی از
احوال مروان اسکے باپ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخراج فرمایا تھا وہ بجانب طائف چلا گیا حتی کہ خلافت
ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما تک وہین رہا مگر خلیفہ سوم عثمان رضی اللہ عنہ نے اسکو بلا لیا تھا اور یہ مروان وہی ہے جسنے طلحہ کو
بضرب تیر جنگ جمل میں شہید کیا بیان اخبار عبدالملک واضح ہو کہ عبدالملک پانچوں خلیفہ خلفاء بنی امیہ کا
تیسری رمضان سنہ ۶۵ ہجری میں لوگوں نے اس سے بیعت کی اور خلافت اسکی ملک شام اور مصر میں مستقل ہوئی
خروج مختار ثقفی سنہ ۶۶ ہجری درمیان اس سال کے مختار نے شہر کوفہ سے بنا بر انتقام خون سید الشہداء کے
خروج کیا اور ساتھ اسکے لوگ بہت شریک ہوگئے اور کوفہ پر غالب آیا اور جم غفیر کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور طلب انتقام خون امام ہمام پر بیعت کی اور مختار نے فقط قاتلین سید الشہداء سے تعارض کیا اور کہا کہ شمر
ذی الجوشن کو میرے حوالہ کر دو یہاں تک کہ اوپر اسکے فتح پائی اور قتل کیا اور خولی الاصبحی کے گھر کو جسنے
سر مبارک امام حسین علیہ السلام کا جسد مطہر سے جدا کیا تھا محاصرہ کیا اور بعد قتل اسکے گھر کو جلا دیا اور
عمر بن وقاص کو کہ جملہ مقاتلین سے تھا قتل کیا اور ابن عمر کو بھی اور دونوں کے سر محمد بن حنفیہ پاس کہ
حجاز میں تھے بھیج دیے اور یہ واقعہ ماہ ذی الحجہ سال مذکور میں گذرا تھا قتل عبید اللہ بن زیاد سنہ ۶۷
ہجری نبوی صلعم اس سال میں درمیان ماہ محرم کے مختار مذکور نے لشکر آمادہ کیا واسطے جنگ
عبید اللہ بن زیاد کے کہ اوپر موصل کے تسلط رکھتا تھا اور ابراہیم بن اشتر نخعی کو اس لشکر کا سپہ سالار
مقرر کیا القصہ بوقت مقابلہ جانبین خوب جنگ واقع ہوئی اور ابن زیاد کے لوگ بھاگ گئے اور
عبید اللہ بن زیاد ابراہیم بن اشتر کے ہاتھ سے اسی معرکہ میں بعد وقوع جنگ عظیم کے مقتول ہوا
ابراہیم نے اسکا سر کاٹ کر ہمراہ اور سروں کے مختار پاس روانہ کر دیا اسطرح حق تعالی جل شانہ نے
انتقام امام ہمام کا بدست مختار اخذ کیا۔ ہر چند کہ نیت مختار کی بخیر تھی لیکن یہ ظاہر کار نیک اس سے
سے ظہور میں آیا اور اسی سال میں ابن زبیر نے اپنے بھائی مصعب کو اوپر بصرہ کے حاکم مقرر کیا
مصعب نے مہلب بن ابی صفرہ کو خراسان سے طلب کیا وہ فوج اور مال کثیر ہمراہ لیکر مصعب
پاس آیا اور دونوں متفق ہو کر کوفہ پہ پہونچے اور مختار سے لڑے مختار کو بعد جنگ عظیم شکست حاصل
ہوئی اور کوفہ میں مختار کو محصور کیا وہ لیکن حالت محاصرہ میں بھی خوب لڑا یہانتک کہ مقتول ہوا
اور اسکے اعوان و انصار نے مکان خالی کر دیا مصعب نے سب کے سر یک قلم جدا کیے کہتے ہیں کہ اس
جنگ میں سات ہزار آدمی مقتول ہوئے مختار ماہ رمضان میں شہید ہوا عمر اسکی سڑسٹھ برس اور
بقولے بعض اکہتر اور بعض کے نزدیک ایک کم ستر اور سوا اسکے اور بھی منقول ہے اور ابو بحر ضحاک بن
قیس بن معاویہ بن حصین بن عبادہ نے کوفہ میں وفات پائی یہ شخص تابعین سے بڑے رتبہ کا گذرا ہے
اور یہی ضحاک بن قیس مشہور بہ احنف تھا اور ہمراہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے جنگ صفین میں

حاضر ہوا اور جنگ جمل مین جانبین سے کسی سے شریک نہین ہوا **بیان** سنہ اڑسٹھ ہجری اس سال
عبداللہ بن عباس طائف مین عازم ملک بقا ہوئے اور محمد بن حنفیہ طائف مین رہا کیے یہانتک کہ
حجاج بن یوسف مکہ مین آیا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہجرت سے پیشتر تین برس پیدا ہوے
تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکے لیے دعا فرمائی تھی کہ اے خدا اسکو علم دین کا
فقیہ کر چنانچہ ایسے ہی عالم عدیم المثال ہوے کہ بسبب وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
اُنکو بسبب کثرت علم حبر کہا کرتے تھے **بیان** سنہ اکہتر اور بہتر اور اکہتر ہی **وقتل مصعب** واقع
ہوکہ درمیان سنہ ہجری کے عبدالملک نے سامان جنگ مہیا کرکے بجانب عراق کوچ کیا اور ادھر سے
مصعب نے بھی سامان جنگ کرکے اُسکا مقابلہ کیا جانبین سے محاربہ شروع ہوا الا افسوس کہ اہل عراق نے
عبدالملک سے خفیہ سازش کرلی تھی مصعب کو چھوڑ کر اُس سے جا ملے باوجود اُسکے مصعب خوب لڑے
آخرالامر شہید ہوے مع اپنے فرزند دلبند کے عمر اُنکی چھتیس برس کی تھی ماہ جمادی الاول سنہ مذکورہ مین
اور مصعب اور عبدالملک سے قبل از خلافت مصعب دوستی تھی اور مصعب کی دو زوجہ تھین ایک سکینہ بنت الحسین اور
دوسری عائشہ بنت طلحہ ان دونون سے ایک مرتبہ نکاح کیا تھا القصہ بعد اس واقعہ کے عبدالملک کوفہ
مین گیا اور وہان کے باشندون نے اس سے بیعت کی اور دونون عراق اُسکے زیر حکم ہوگئے **بیان**
سنہ بہتر ہجری اس سال مین عبدالملک مذکور نے حجاج بن یوسف ثقفی کو لشکر دیکر بجانب مکہ معظمہ
بارادۂ جنگ عبداللہ بن زبیر کے روانہ کیا چنانچہ حجاج مذکور ماہ جمادی الثانی سنہ مذکور مین بسمت
مکہ شریف راہی ہوا اور طائف مین درمیان اُسکے اور اصحاب ابن زبیر کے جنگ واقع ہوئی اُسنے جملہ
اصحاب ابن زبیر پر حملہ کیا انجام کار ابن زبیر مکہ مین محصور رہے اور حجاج بن یوسف ابن زبیر کا محاصرہ
کیے رہا مگر ابن زبیر نے اپنے تئین سپرد کردینے سے لڑنا بہتر اور مناسب جانا اور جمادی الاخر سنہ
مین شہید ہوے اور عمر اُنکی بہتر برس کی تھی اور یہ اول فرزند ہین جو مہاجرین مین سے بعد ہجرت
متولد ہوے اور نو برس خلافت کی کہتے ہین کہ یہ شخص کثیر العبادت تھے کہ چالیس برس اپنے بچھونے سے
چادر نہ اُتاری تھی اور اسی سال مین شہید ہوے ابن زبیر کے اہل حجاز اور یمن نے عبدالملک سے
بیعت کی اور سب نے اُسکی اطاعت منظور کی اور اسی سال عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما
مارے اور تمام سال محاصرہ رہا **بیان** قتل ابن زبیر سنہ ہجری اور حجاج بن یوسف ابن زبیر کا
فوت ہوے یہ واقعہ تین مہینے بعد شہید ہونے ابن زبیر سے وقوع مین آیا اور عمر انکی ستاسی
کی تھی **بیان** سنہ چوہتر ہجری اس سال مین حجاج نے کعبۃ اللہ کو منہدم کرکے جسطرح پر کہ زمانہ پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا اُسی طور سے تعمیر کیا اور حجاج امیر حجاز مقرر ہوا **بیان**
سنہ پچہتر ہجری اس سال مین عبدالملک نے طرف حجاج کے ایک پروانہ در باب ولایت

عراق کے بھیجا کہ اُسکا بھی تم انتظار کرو چنانچہ وہ مدینہ سے کوفہ کو گیا اور زمانہ حجاج مین ایک شخص مسمی بہ
شبیب خارجی پیدا ہوا اور اُسنے بہت لوگونکو اپنے ہمراہ جمع کرکے حجاج سے مقابلہ کیا بعد جنگ کثیر کے
مآل کار جمعیت شبیب خارجی مین تفرقہ پڑا اور وہ گھوڑے سے گرکے ایک نہر مین ڈوب گیا اور علی ہذا
القیاس ادہر حجاج کے عبدالرحمن بن اشعث نے خروج کیا اور سب حجاج کے لشکر کو شکست دیکر تقویت حاصل کی
اور عبدالملک نے حجاج کو لشکر شام سے امداد اور کمک بھیجی یہانتک کہ عبدالرحمن کو شکست ہوئی اور سپاہ اسکی متفرق
ہوگئی اور ہزیمت پاکر بادشاہ ترک پاس چلا گیا حجاج ایک ایلچی واسطے طلب عبدالرحمن کے بادشاہ ترک
پاس بھیجدیا اور کہدیا کہ اگر عبدالرحمن مذکور کے سپرد کرو گے مین بھی تاخیر عمل مین آویگی تجھسے فوراً عازم
استطرف کا جان لینا بمجرد استماع اس سخن کے بادشاہ ترکستان نے عبدالرحمن کو مع اسکے چالیس ہمراہیون کے
گرفتار کرکے حجاج پاس بھیجدیا مگر عبدالرحمن نے درمیان ایک منزل کے ایک مکان مرتفع سے اپنے تئین
گراکر ہلاک کیا بیان سنہ چھہتر اور ستتر اور اٹھتر اور اناسی اور اکاسی ہجری اسی سال مین
مہلب بن ابی صفرۃ الازدی نے وفات پائی یہ شخص اپنی دلاوری مشہور تھے اور انکو حجاج نے والی
خراسان کردیا اور مہلب مذکور مرو الرود مین کہ نام ایک جگہ کا ہے فوت ہوا اور یزید بن المہلب کو
خلیفہ اپنا چھوڑا بوقت مرگ مہلب نے اپنی اولاد کو بلاکر ایک دستہ تیرون کا دیا اور کہا کہ تم ان تیرونکو
مجتمع توڑ سکتے ہو انھون نے کہا کہ نہین پھر پوچھا کہ ایک ایک توڑ سکتے ہو انھون نے جواب دیا کہ البتہ کہا کہ
بس یہی حال تمہارا ہی یعنے اگر تم متفق رہوگے کوئی اوپر تمہارے غالب نہوسکیگا اور اگر متفرق ہوجاؤگے
تو ہلاک ہوگے بیان سنہ ۸۲ بیاسی ہجری اور اسی سال مین خالد بن یزید بن معاویہ نے بھی وفات پائی
یہ شخص بنی امیہ مین سخاوت و فصاحت اور عقلمندی مشہور تھا بیان سنہ تراسی ہجری اور اس سال
مین حجاج نے ایک شہر مسمی بہ واسط آباد کیا بیان سنہ چوراسی اور پچاسی ہجری اور
سنہ پچاسی مین عبدالعزیز بن مروان نے وفات پائی عمر اسکی سات برس کی تھی مصر مین فوت ہوا سنہ ۸۶ھ
درمیان ماہ شوال اسی سال کے عبدالملک بن مروان نے وفات پائی عمر اسکی سات برس کی تھی اور مدت
خلافت اسکی تیرہ برس چار مہینے سات دن کم ہے اور اسکو منہ بدبو آیا کرتی تھی اور بسبب صفت بخل کے
اسکو رشح الحجر بھی کہا کرتے تھے یہ شخص بڑا مضبوط اور عاقل اور فقیہ اور عالم دیندار تھا جب خلیفہ ہوا
صحبت دنیا نے سب بھلادیا اور دینداری جاتی رہی اور بدل گیا اور ہی کچھ ہوگیا بیان خلافت
ولید بن عبدالملک واضح ہو کہ یہ چھٹا خلیفہ بنی امیہ کا ہے بعد مرنے عبدالملک کے ولید کو لوگون نے
بیعت کی نصف ماہ شوال سنہ ۸۶ ہجری کا بیعت بسبب ایفا اس عہد کے کہ اسکے باپ سے ہوگیا تھا اور
اسکو تعمیر مکانات کا بہت شوق تھا اور سب کام اسکے مستحکم اور مضبوط اور اسکے ایام خلافت مین اکثر بلاد و
امصار مفتوح ہوئے ازانجملہ جزیرہ اندلس اور ماوراءالنہر اور اسیکے ایام خلافت مین خراسان اور

عراقین کا حجاج والی ہوا اور خط کتابت اطراف میں جاری ہوئی اور مسلمہ بن عبدالملک نے بلاد روم میں خط
وکتابت کر کے انکو فتح کیا اور لوگوں کو مقید کیا اور محمد بن قاسم ثقفی نے بلاد ہند کو فتح کیا اور درمیان انہی کے سنہ ۸۶
مذکور نے اپنے چچا کے بیٹے عمر بن عبدالعزیز کو والی مدینہ مقرر کر کے روانہ کیا وہ مدینہ میں جا کر اپنے نیا مروان کا
مکانوں میں فروکش ہوا اور دس فقیہ مدینہ کو جمع کیے وہ لوگ یہ ہیں عروہ بن الزبیر بن العوام اور عبید اللہ بن عتبہ
بن مسعود اور ابوبکر بن عبدالرحمن اور ابوبکر بن سلیمان اور سلیمان بن یسار اور قاسم بن محمد بن ابوبکر الصدیق اور سالم
بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر رض اور عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اور
خارجہ بن زید بن ثابت ان سب کو بلا کر عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ کوئی امر اور کسی بات کا
فیصلہ بدون تمہاری رائے کے نہ کیا کروں اور جو تمکو میری طرف سے کسی امر میں ظلم اور جور معلوم ہو وہ مجھکو جتا دیا
جتا دینا سب نے یہ رائے پسند کی بیان سنہ ستاسی اور اٹھاسی ہجری اس سال میں ولید نے عمر ابن عبدالعزیز
کو حکم دیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد اور گرد کو ڈھا کر ایک مسجد کلان ہر گز کی طرح تیار کرے
اور ان بیوت کی قیمت بیت المال میں سے دے کر منہدم کر دینا چاہیے چنانچہ سب اہل مدینہ راضی ہوئے اور معمار اور
مزدور عمارت مسجد کے لیے ولید پاس حاضر ہوئے اور عمر ابن عبدالعزیز اس امر سے علیحدہ ہو گیا اور اسی سال
اٹھاسی ہجری میں ولید مذکور نے مسجد جامع دمشق کی تعمیر شروع کی اور اسکی تعمیر میں زر خطیر صرف کیا بیان
سنہ نواسی سے ترانوے تک اس سال میں ولید نے عمر بن عبدالعزیز کو مدینہ سے معزول کیا بیان سنہ ۹۴ھ
اس سال میں حجاج نے سعید بن جبیر کو قتل کیا اس سبب سے کہ سعید حجاج کی اطاعت چھوڑ کر عبدالرحمن
بن اشعث کا تابع ہوا وہ حجاج سے خائف ہو کر مکہ معظمہ میں مقیم ہوئے چنانچہ حجاج نے ولید کو لکھا بھیجا کہ جو لوگ بھاگ کر
مکہ میں جا رہے ہیں انکو میرے پاس روانہ کرو چنانچہ ولید نے حسب الایما اسکے اپنے عامل مکہ کو جو خالد بن عبداللہ
القسیری تھا یہ حکم صادر کیا کہ جن لوگوں کو حجاج نے طلب کیا ہے جلد انکے پاس کر دے روانہ اس نے لوگوں کو
اسکے پاس بھیجدیا حجاج نے سعید بن جبیر کا سر تن سے جدا کیا سعید بن جبیر بڑے عالم تھے تابعین میں انہوں نے علم
عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے کیا تھا اور علم میں اپنا رکھتے تھے اور اسی سال میں
سعید بن المسیب جو تابعین میں فقہائے کبیر سے شمار کیے جاتے تھے فوت ہوئے وہ بھی اسی سال میں اور
کہتے ہیں کہ سنہ چورانوے میں علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب نے جو معروف تھے با امام زین العابدین مدینہ منورہ
میں وفات پائی اور بقیع میں مدفون ہوئے عمر شریف انکی اٹھاون برس کی تھی بیان سنہ پچانوے ہجری
درمیان اس سال کے حجاج بن یوسف ثقفی والی عراقین اور فوت ہوا اسکی چون برس کی تھی
اور بیس برس تک حاکم عراق رہا کہتے ہیں کہ حجاج صاحب الصفین سپیت آواز فصیح الکلام تھا اور
منقول ہے کہ مقتولین از دست حجاج ایک لاکھ بیس ہزار آدمی تھے وفات ولید بن عبدالملک سنہ چھیانوے
ہجری واضح ہو کہ ماہ جمادی الآخر سنہ مذکور میں ولید بن عبدالملک بن مروان فوت ہوا مدت خلافت ولید میں

عبد الملک نو برس سات مہینے تھی اور دمشق کے چھوٹے دروازہ کے باہر مدفون ہوا۔ اور عمر بن عبد العزیز
اسکے چچا کے بیٹے نے اسپر نماز پڑھی عمر اسکی بیالیس برس چھ مہینے کی تھی ہمیشہ خلل نزلہ ناک میں پانی جاری رہتا تھا
اور بیٹے اسکے اٹھارہ تھے اور ولید نے تعمیر مسجد دمشق کیلیے اکثر کاریگر بلاد روم اور تمام بلاد اسلام سے طلب کیے تھے اس مسجد کے
پہلو میں ایک کنیسہ تھا اسکو منہدم کرکے مسجد میں شامل کر لیا تھا اور باپ اسکا عبد الملک بہت فصیح اللسان تھا اپنے بیٹے
ولید کی لکنت زبان کے سبب کہا کرتا تھا کہ لائق ملک عرب حکومت نہیں ہے بیان خلافت سلیمان بن عبد الملک یہ
ساتواں خلیفہ خلفای بنی امیہ کا ہے جب اسکا بھائی ولید مر گیا اسوقت لوگوں نے اسکی بیعت خلافت جمادی الآخر
سنہ ۹۶ ہجری میں اختیار کی اور سلیمان بوقت وفات ولید شہر رملہ میں تھا جب اسنے خبر وفات اپنے بھائی ولید کی پائی بعد سات
دن کے وہ دمشق میں آیا اور اہل دمشق سے بخصائل پسندیدہ پیش آیا اور حجاج کے ظلم کو بحوادہ مرتفع کیا اور اپنے
چچا کے بیٹے عمر بن عبد العزیز کو وزیر اور مشیر اپنا مقرر کیا اور اسی سال میں مسلمہ بن عبد الملک نے بلاد روم پر غزا
اور جہاد کیا بیان سنہ ستانوے اور اٹھانوے ہجری اور بیان اس سال کے سلیمان بن عبد الملک نے لشکر لے کر
واسطے جنگ قسطنطنیہ کے خروج کیا اور اسنے اہل قسطنطنیہ پر زور دے پڑا رہا یہانتک کہ خبر آئی سلیمان مر گیا اور
اسی سال میں یزید بن مہلب بن ابی صفرہ والی خراسان نے کہ سلیمان بن عبد الملک کی طرف سے والی تھا
جرجان اور طبرستان کو فتح کیا وفات سلیمان بن عبد الملک سنہ ۹۹ ہجری اسی سال میں درمیان
ماہ صفر کے سلیمان بن عبد الملک نے وفات پائی دو برس آٹھ مہینے خلافت کی عمر اسکی پینتالیس برس کی تھی
گندم رنگ خوبصورت نیک سیرت مائل بنسوان تھا بیان خلافت عمر بن عبد العزیز واضح ہو کہ عمر بن
عبد العزیز بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف یہ شخص آٹھواں خلیفہ خلفای بنی امیہ
سے ہے والدہ عمر بن عبد العزیز کی ام عاصم بنت عاصم بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی ہے اسکی
خلافت کے لیے سلیمان بن عبد الملک نے حالت مرض شدید میں وصیت کی تھی جب وہ مر گیا اسوقت منابر
کیا کرتے تھے جب عمر خلیفہ ہوا اسنے یہ رسم بد موقوف کر دی یہاں صفر میں میں خلیفہ مقرر ہوا اور لوگوں نے اسکی
بیعت کی بیان موقوف کرنے سب علی مرتضی کا واضح ہو کہ جمیع خلفای میں سب علی مرتضی تا ایام دولت سلیمان بن عبد الملک اوپر
منابر کیا کرتے تھے جب عمر خلیفہ ہوا اسنے یہ رسم بد موقوف کر دی اور اپنے تمام نائبوں کو جابجا لکھا کہ اسیا حکم
بھیجے باز آویں اور موقوف کر دیں چنانچہ بروز جمعہ خطبہ پڑھا اور آخر خطبہ یہ آیت پڑھی انّ اللہ یامر
بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون یعنے
اللہ تعالی حکم کرتا ہے ساتھ انصاف کے اور احسان کے اور ساتھ دینے حق رشتہ داروں کے اور اہل حقوق
کے اور منع کرتا ہے بیحیائی اور برے کام اور ظلم و ستم سے نصیحت کرتا ہے کہ تم یاد رکھو اسی
روز سے سب علی مرتضی موقوف ہو گئی اور سب خطیبوں نے اس آیت کا پڑھنا خطبہ میں مقرر کیا
اور باعث صدور اس امر نیک اور کار خیر کے کثیر بن عبد الرحمن اخزاعی نے اس خلیفہ کی مدح

کی ہے **بیان سنہ ۱۰۱ اور ایکسو ایک ہجری اور وفات عمر بن العزیز** پوشیدہ نہ ہے کہ درمیان ۱۰۱ ہجری کے عمر بن عبدالعزیز پچیسوین تاریخ ماہ رجب دن جمعہ کے ماہ خرمین فوت ہوا اور دیر سمعان مین مدفون ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ دیر سمعان ہی مین انتقال ہوا اور وہین مدفون ہوا قاضی جمال الدین بن واصل مولف تاریخ ابوالفدا یہ لکھتا ہے کہ ظاہر میرے نزدیک دیر سمعان معروف یہ دیر نقیرہ ہے جو کہ مضافات معرۃ النعمان سے ہے قبر اسکی وہان مشہور ہے اور اکثر ناقلین بیان کرتے ہین کہ یہ شخص زہر دیا گیا تھا سبب اسکے کہ بنی امیہ نے یہ خیال کیا کہ اگر یہ شخص مدت دراز تک زندہ تو رہا رہے ہاتھ سے بالکل سلطنت گئی اس لیے کہ بعد اپنے جسکو لائق خلافت جانیگا اسکو ولیعہد مقرر کریگا اسواسطے لوگون نے اسکو شربت مین زہر پلا دیا پیدایش اسکی بموجب ایک قول کے مصر ہے سنہ اکسٹھ مین خلافت کل دو برس پانچ مہینے کی عمر اسکی چالیس برس چند ماہ کی تھی نیکی سیرت نیکسار رکھتا تھا اور تابع خلفائے راشدین کا تھا بیان خلافت یزید بن عبدالملک مخفی اور محتجب نہ ہے کہ یزید بن عبدالملک بن مروان بن ابی الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبدالشمس بن عبدمناف نوان خلیفہ خلفاے بنی امیہ سے ہے اور مان اسکی عاتکہ بنت یزید بن معاویہ بن ابی سفیان اور ایام خلافت یزید بن عبدالملک مین یزید بن مہلب بن ابی صفرہ نے خروج کیا اس سے بہت لوگ متفق ہو گئے تھے یزید نے اپنے بھائی مسلمہ کو واسطے جنگ کے روانہ کیا چنانچہ اسنے حرب کی اور یزید بن مہلب اور تمام اولاد مہلب بن ابی صفرہ کو ہلاک کیا یہ لوگ بہ کرم و شجاعت مشہور ہین **بیان سنہ ۱۰۲ ہجری** اس سال مین عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ایک فقیہ فقہاے سبعہ سے جو مدینے مین تھے فوت ہوا یہ عبیداللہ برادر زادہ عبداللہ بن مسعود صحابی کا ہے اور بیان فقہاے سبعہ علی سبیل الترتیب یون ہے **اول** عبیداللہ بڑا عالم علماے تابعین سے ہے اور اسنے بہت صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے **ثانی** عروہ بن الزبیر بن العوام بن خویلد القرشی اور والدہ عروہ کی اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ ہے یہ فقیہ بھائی عبداللہ بن زبیر کا ہے اور اسنے درمیان ۹۴ اور بقول بعض چورانوے مین وفات پائی پیدایش اسکی ۲۲ ہجری مین ہوئی تھی **ثالث** قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما ہین یہ فاضل اپنے زمانہ مین سب سے افضل تھے **رابع** سعید بن المسیب قرشی تھا یہ علم حدیث اور فقہ کے جامع ہے اور زاہد اور عابد دو برس خلافت رضی اللہ عنہ سے گذر رہے تھے کہ تولد انکا ہوا اور ۹۱ یا ۹۲ یا ۹۴ یا ۹۵ ہجری مین علے اختلاف الروایات وفات پائی **خامس** سلیمان بن یسار مولای حضرت میمونہ زوجہ مطہرہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہین اور اکثر روایت ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے کرتے ہین انھون نے ۱۰۷ ایکسو سات ہجری مین اور کچھ بھی بیان کرتے ہین وفات پائی عمر انکی تہتر برس کی تھی

سادس ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام بن المغیرہ المخزومی القرشی ہیں انکی کنیت اور نام ایک ہے
یہ عالم سادات تابعین سے ہیں مشہور راہب قریش دادا انکا حارث بھائی ابوجہل بن ہشام تھا انہوں
نے ۹۴ھ ہجری میں وفات پائی اور خلافت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں پیدا ہوئے تھے سابع خارجہ
بن زید بن ثابت انصاری ہیں باپ انکا زید بن ثابت اکابر صحابہ میں مشہور تھا جنکی شان میں رسول خدا
نے ارشاد کیا تھا کہ زید علم فرائض کو سب سے زیادہ جانتا ہے خارجہ مذکور درمیان ۹۹ھ ہجری اور بقول
بعض ۱۰۰ھ ہجری میں فوت ہوئے مدینہ منورہ میں بہر تقدیر زمانہ عثمان بن عفان کا ادراک کیا یہی سات
علماء فقہائے مدینہ کے مشہور ہیں بیان وفات یزید بن عبدالملک کا سنہ ایک سو چار اور ایک سو
پانچ ہجری اس سال بتاریخ ایک سو پانچ میں تاریخ پچیسویں شعبان کو یزید بن عبدالملک نے وفات پائی
عمر اسکی چالیس برس کی تھی بعضے اور کچھ بھی بیان کرتے ہیں اور چار برس ایک مہینہ خلافت کی اور اپنے
بھائی ہشام کو اپنا ولیعہد کر دیا تھا بوقت مرگ اپنے بیٹے ولید بن یزید بن عبدالملک کی وصیت کی تھی
کہ بعد ہشام وہ خلیفہ ہو اور یزید کے حق میں دو عورتیں تھیں کہ آخر ذلیل اور مبتلا تھا ایک حبابہ اور
دوسری سلامۃ القس چنانچہ حبابہ کے مرنے کے سترہ دن پیچھے مر گیا بیان خلافت ہشام بن عبدالملک
واضح ہو کہ یہ دسواں خلیفہ خلفائے بنی امیہ میں سے ہے عمر انکی بوقت خلیفہ ہونے کے چونتیس برس
کئی مہینے کی تھی اور بوقت وفات یزید بن عبدالملک کے ہشام وہاں موجود نہ تھا اسکے پاس قاصد
گیا اور وہاں سے سوار ہو کر وارد دمشق ہوا بیان سنہ ایک سو چھ سے ایک سو دس تک اس
سال میں حسن بن الحسن بصری نے وفات پائی نوے برس کا تھا ایام خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں پیدا ہوا تھا اور یہ
پیشواے تابعین سے ہیں اور انہیں دنوں میں محمد بن سیرین نے بھی انتقال کیا اور سیرین انکا باپ
انس بن مالک کے غلام تھے بعد ادا کرنے بدل کتابت کے آزاد ہو گئے تھے اور محمد بن سیرین نے بہت صحابہ سے
روایت رکھتا ہے از انجملہ ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر وغیرہ رضی اللہ عنہم سے
اور نامور تابعین میں سے تھے فن تعبیر میں خوب دخل تھا بیان سنہ ایک سو گیارہ ہجری سے
ایک سو سولہ ہجری تک درمیان انہیں سنین کے امام محمد باقر بن زین العابدین بن حسین بن علی
بن ابی طالب رضی اللہ عنہم نے جہان فانی سے انتقال فرمایا عمر شریف انکی ستر سال وجہ تسمیہ انکا باقر بسبب
تبحر کے علوم میں تھا پیدایش انکی ۵۷ ہجری میں ہوئی جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے
اسوقت انکا سن شریف تین برس کا تھا وفات پائی انکی حمیمہ میں جو ایک شہر ہے واقع ہوئی اور
بعد وفات جنازہ انکا وہاں سے لیجا کر بقیع میں دفن کیا بیان سنہ ایک سو سترہ ہجری کے درمیان
اس سال کے اور بقول بعض ایک سو بیس میں نافع مولی عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ فوت
ہوئے مذکور اکابر تابعین سے گذرے ہیں عبداللہ بن عمر اور ابا سعید الخدری سے بہت کچھ سنا ہے اور

نافع الزہری اور مالک بن انس سے روایتیں کی ہیں اہل حدیث بیان کرتے ہیں کہ امام شافعیؒ مالک بن
انسؓ سے روایت کرتے ہیں اور وہ نافعؒ سے اور نافع ابن عمرؓ سے بیان سنہ ایکسو اٹھارہ اور
ایکسو انیس ہجری اس سال میں مسلمانوں نے ترکستان کے ملکوں میں جنگ کی اور فتحیاب ہوئے
اور اموال کثیرہ غنیمت لائے اور اکثر ترکوں کو قتل کیا اور سلطان ترک کو بھی مار ڈالا اس جنگ میں
سپہ سالار مسلمانوں نے اسد بن عبد عبد القسری تھا بیان سنہ ایکسو بیس ہجری اس سال میں ابو سعید
عبد اللہ بن کثیر نے جو کہ ایک قاری قرار سبعہ سے تھا انتقال کیا بیان سنہ ایکسو اکیس ہجری اسی
سال میں مروان بن محمد بن مروان نے کہ جزیرہ ارمینیہ پر حاکم تھا صاحب السریر کہ ہر سال ستر ہزار
راس بطور جزیہ ارسال کیا کرتا تھا انہیں توقف کیا اس نے اس سے محاربہ کیا اور اسی سال میں مسلمہ
بن عبد الملک نے بلاد روم کے قلعہ جات بزور شمشیر فتح کیے اور غنیمت بہت ہاتھ آئی اور انہیں سنین میں نصیر
بن سیار نے اوپر بلاد ماوراء النہر کے جہاد کیا اور ترکستان کے بادشاہ کو قتل کیا اور ہر وہاں فرغانہ کو
وہاں جا کر اسیر و گرفتار کیا اور اسی سال میں اور بموجب قول بعض ۱۲۲ھ ہجری میں زید بن علی
بن الحسین ابن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم نے اوپر اہل کوفہ کے خروج فرمایا اور دعوت بیعت
کی چنانچہ اکثروں نے انکی بیعت کی اور ان ایام میں والی کوفہ ہشام کی طرف سے یوسف بن عمر
الثقفی تھا اسنے لشکر جمع کر کے حضرت زید سے جنگ کی اتفاقاً ایک تیر پیشانی نورانی پر بزرگ تمام پہنچا
ہر چند لوگوں نے انکو دولتخانہ میں لیجا کر تیر کھینچا لیکن اسی حال میں طائر روح انکا بروضہ رضوان
فوراً پرواز کر گیا جبکہ یوسف والی مصر کو یہ خبر پہنچی اسیوقت لاش مبارک منگوا کر اور سر تن مطہر سے
جدا کر کے ہشام بن عبد الملک پاس بھیجدیا اور جسد اطہر کو بالائے دار کھینچا اور تا حیات ہشام وہ جسم
عالیمقام اوپر دار کے لٹکا رہا جب ہشام مرگیا اور ولید خلیفہ ہوا اسنے حکم دیا کہ اس لاش کو احراق کرو
اور ہنگام شہادت زید عمر شریف بیالیس برس کی تھی بیان سنہ ایکسو باتیس اس سال میں
ایاس بن معاویہ بن قرہ المزنی نے کہ مشہور بغایت ذکا تھا اور ایام خلافت عمر بن عبد العزیز میں
قاضی بصرہ نے وفات پائی بیان سنہ ایکسو تیئیس اور ایکسو چوبیس ہجری انہیں سنین
میں اور بعضے کچھ اور بھی روایت کرتے ہیں محمد بن مسلم بن عبد اللہ بن شہاب القرشی نے وفات پائی عمر
انکی بہتر برس تھی مشہور بہ زہری منسوب بہ زہرہ بن کلاب ہیں زہری تابعین میں بڑے تھے دس صحابہ کرام
کو دیکھا تھا اور زہری سے اکثر ائمہ نے مثل مالک و سفیان ثوری وغیرہ کے روایت کی ہے عادت زہری کی ایک
عادت یہ تھی کہ جب گھر میں بیٹھتے کتابوں کو گرد اپنے رکھتے اور مطالعہ ہر کتاب مشغول ہوتے بیان سنہ ایکسو پچیس ہجری
وفات ہشام اس سال میں ہشام بن عبد الملک چھٹی تاریخ ربیع الاول کو فوت ہوا ایام خلافت انیس برس نو مہینے
کچھ اوپر بیماری ورم گلو کی تھی عمر پچپن برس کی رصافہ میں مدفون ہوا اپنے بعد کئی بیٹے چھوڑے از انجملہ ابو عبد الرحمن

کہ والی اندلس تھا جبکہ سلطنت بنی امیہ زائل ہوگئی تھی اور شہر رصافہ کو ہشام نے از سر نو آباد کیا تھا اسلیے اچھا ہوا وہانکی
بہت خوب تھی یہ شہر اسنے اسلیے آباد کیا تھا کہ خلفای بنی امیہ بخوف وبا صحرا مین بھاگ جایا کرتے تھے **بیان خلافت**
ولید بن یزید بن عبد الملک واضح ہو کہ یہ گیارھوان خلیفہ خلفای بنی امیہ کا ہی بعد ہشام کے ۱۲۵ ہجری مذکور سے روز
چہارشنبہ لوگون نے ولید سے بیعت کی لیکن ولید نے فسق و فجور آغاز کیا اور خراج اہل شام سے زیادہ طلب کیا
اور تاریخ ابن اثیر مین لکھا ہی کہ اسی سال ابن قاسم بن ابی برقاری نے وفات پائی **بیان سنہ ایک سو چھبیس ہجری**
و مقتول شدن ولید بن یزید اس سال مین ولید بن یزید بن عبد الملک نے خالد بن عبد اللہ القسری
یوسف بن عمر کے حوالہ کیا کہ عامل اسکی طرف سے اوپر عراق کے تھا اسنے خالد کو بعد اشکنجہ کے قتل کیا اور ولید بھی اسی
سال مقتول ہوا حال یہ ہی کہ یزید بن ولید بن عبد الملک نے ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ مذکور مین بسبب کثرت عشق بازی
اور لہو و لعب و شرب خمر و ہم صحبتی فساق کے قتل کیا اور جانب ولید سے جو عبد الملک بن محمد بن حجاج دمشق تھا
وہ وبا کے خوف سے ایک دیہہ مین کہ مشہور بقبلین تھا فروکش ہوا اسلیے یزید بے خوف وخطر دمشق مین داخل ہوا اور
لشکر اور رعیت بھی اسکی ہمراہ ہوگئی اسنے دو سو سوار واسطے گرفتار کرنے عبد الملک عامل ولید کی بجانب قطن
روانہ کیے انھون اسکو گرفتار کر لیا اور امان کا وعدہ کیا بعد ازان یزید نے لشکر ولید بن عبد الملک کی گرفتاری
کے لیے طیار کرکے روانہ کیا اور سپہ سالار اس لشکر کا عبد العزیز بن الحجاج بن عبد الملک تھا جب یزید بن
ولید نے دمشق مین عروج پکڑا اسوقت مین بعضے ولید نے اسکو خبر دی کہ ولید مقام اغدف مین جو مضافات عمان سے
ہی قیام رکھتا ہی پس ولید ہمراہ بہیون کو لیکر سوار ہوا اور داد جوانمردی دی اور خوب لڑا مگر ہمراہی اسکے سب بھاگ
گئے جب وہ تنہا رہگیا لاچار ایک مکان مین مخفی ہوکر دروازہ بند کر لیا پس لوگون نے اسکا محاصرہ کیا اور اسی مکان
مین اندر جاکر مار ڈالا اور سر کاٹ لائے اور یزید بن ولید پاس بھیجدیا یزید نے اپنے پدر ولید کا سر کٹا ہوا
جو دیکھا سجدہ شکر بجا لایا اور اس سر کو بالاے نیزہ رکھکر دمشق مین مشتہر کیا یہ شخص اٹھائیسون جمادی الآخر
سنہ ۱۲۶ مذکور مین مقتول ہوا اور اسنے ایک برس تین مہینے خلافت کی عمر اسکی چالیس برس کی تھی اور بعضے
اور کچھ بھی بیان کرتے ہین ولید جوانان بنی امیہ مین ظرفا مین شمار کیا جاتا تھا مگر مشرب خمر اور
لہو و لعب اور سماع اور غنا مین شب و روز منہمک تھا **بیان خلافت یزید بن ولید** معلوم ہوا کہ
بارھوان خلیفہ خلفای بنی امیہ کا یہ ہی اٹھائیسوین جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ ہجری مین یزید الناقص متمکن مسند
خلافت ہوا اور وجہ تسمیہ اس یزید کا ناقص یہ تھا کہ عشر خراج مین جو ولید نے مقرر کیا تھا یزید نے اسکو
ناقص اور کم کر دیا تھا اور خراج ہشام کے وقت مین معین اور مقرر تھا وہی بدستور سابق رہنے دیا
اسلیے اسکو یزید ناقص کہتے ہین جب ولید مقتول ہوا اور یزید مسند خلافت پر قائم ۔ اسوقت اہل حمص نے
اس سے پھر کر اسکے بھائی عباس کے گھر پر چڑھائی کی اور سب مال و منال اسکا غارت کیا اور اسکی حرم کو بھی نکالا
اور [illegible] اور ارادہ کیا کہ یزید سے دمشق مین جاکر محاربہ کیا بمجرد استماع اس خبر کے یزید نے بھی ایک

لشکر آمادہ کرکے اسکے مقابلہ کے لیے روانہ کیا اور مقابلہ فریقین کا ثنیۃ العقاب میں واقع ہوا اور جنگ
شدید عمل آئی مگر اہل حمص کو شکست ہوئی اور بمجبوری انکو اقرار آیا اکثر نے بیعت کی بعد ازاں
باشندگان فلسطین نے اور عامل شہر مذکور کے ماتحت لوگوں نے فلسطین سے نکال دیا اور یزید بن سلیمان بن عبد الملک کو
اپنا سردار گردانا اُسنے یزید ناقص کی لڑائی کے لیے سب کو فراہم کیا یزید کو جب یہ خبر پہنچی اُسنے ایک لشکر
بسر کردگی سلیمان بن ہشام بن عبد الملک کے روانہ کیا اُسنے بہ حکمت عملی جمعیت خلائق میں منتشر کردیا
پس ازاں سلیمان بن ہشام بجانب طبریہ گیا اور اہل طبریہ نے بیعت بنام یزید ناقص اختیار کی بعد ازاں
یزید نے یوسف بن عمر کو عراق سے معزول کیا اور منصور بن جمہور کو وہاں کا عامل مقرر کیا اور عراق
اور خراسان کو فراہم کردیا اس سبب سے نصر بن سیار حاکم خراسان بھی [illegible] ہوگیا - پھر یزید بن ولید نے منصور
بن جمہور کو عراق سے معزول کرکے اسکی جگہ عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز کو مقرر کیا اور اسی ۱۲۶ ہجری
میں مروان بن محمد یزید سے منحرف ہوگیا اور اسی سال میں یزید ناقص نے [illegible] ذیحجہ کو
ارتحال عالم بقا کیا دمشق میں مدت خلافت پانچ مہینے بارہ روز عمر اسکی تیس برس کی تھی اور بعضے
کچھ اور بھی روایت کرتے ہیں حلیہ اسکا رنگ اسکا گندم رنگ طویل القامت خرد سر [illegible] جب
یزید بن ولید فوت ہوا بعد اسکے اسکا بھائی ابراہیم جو خلیفہ سیزدہم خلفائے بنی امیہ کا ہے مسند نشین
خلافت ہوا مگر اسکی خلافت نے رونق و استقرار نہ پایا کبھی امیر تصور کیا جاتا تھا اور کبھی
مثل رعایا اس طور پر چار مہینے گذارے اور بعضے کہتے ہیں کہ ستر روز خلافت غیر مستقلہ کی بیان
۱۲۷ ہجری اور اسی سال میں عبد الرحمن بن القاسم بن محمد بن ابو بکر الصدیق رضی اللہ
عنہ نے وفات پائی اور اس سال میں عبد الرحمن مروان بن محمد بن مروان بن الحکم امیر جزیرہ نے شام کا
قصد کیا تاکہ ابراہیم بن ولید کو خلافت سے معزول کرے جب وہ قنسرین میں پہنچا سب وہاں کے
باشندے اسسے متفق ہوگئے جب مروان قریب دمشق آگیا اسوقت ابراہیم نے بمقابلہ اسکے ایک
لشکر ہمراہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک کے روانہ کیا جمعیت ایک لاکھ بیس ہزار آدمی اور مروان
ہمراہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک کے روانہ کیا جمعیت ایک لاکھ بیس ہزار آدمی اور
مروان بن محمد لشکر میں فقط اسی ہزار جوان تھے اول روز سے تا وقت عصر خوب جنگ رہی
اور بہت آدمی جانبین کے کام آئے مگر لشکر ابراہیم کو شکست ہوئی اور سپہ سالار لشکر سلیمان بن ہشام
بجانب دمشق بھاگ گیا اور ابراہیم سے جاملا دونوں نے متفق ہوکر دونوں بیٹے ولید بن یزید کو جو قید میں
تھے مار ڈالا پھر ابراہیم وہاں سے بھاگ کر روپوش ہوگیا اور سلیمان بن ہشام نے اور بیت المال کے
قفل توڑ کر خوب غارت کیا اور اپنے ہمراہیوں اور سپاہ پر تقسیم کرکے دمشق سے باہر آیا بیان
خلافت مروان بن محمد جو خلیفہ چہاردہم سب سے پچھلا امیہ کا ہے اور در بیان اسی ۱۲۷ ہجری کے

ابراہیم بن ولید اور سلیمان بن ہشام کو طلب کیا انھوں نے مروان سے عرض کیا کہ اگر ہماری جان بخشے تو ہم حاضر
ہوں چنانچہ انکو اذن دیا گیا اور حاضر ہو کر مروان کی بیعت کی اور اسی سال میں اہل حمص مروان سے پھر گئے چنانچہ
مروان خراسان سے حمص کو گیا اور بعد از جنگ بسیار اسکو فتح کیا کہ اس اثنا میں خبر آئی کہ اہل غوطہ بھی سرکش
ہو گئے ہیں اور یزید بن خالد کو اپنا مستولی کر لیا ہے اور اہل دمشق کو محصور [illegible] اسلیے مروان نے دس ہزار سوار جرار بسرکردگی ابو
الورد اور [illegible] بن الصباح کے [illegible] بھیجے ان دونوں نے دمشق میں جا کر باشندگان غوطہ پر حملہ کیا اور ظفریاب
ہوئے اور مال بہت ہاتھ آیا اس بات کو کچھ عرصہ نہ گزرا تھا کہ اہل فلسطین جادۂ اطاعت سے منحرف ہو گئے اور
انکا ثابت بن نعیم سردار [illegible] تھا جب مروان نے صورت حال اس [illegible] پر معلوم کی فوراً ابو الورد کو لکھا کہ بطرف فلسطین
روانہ ہو چنانچہ [illegible] اہل طبریہ کو شکست دیکر اور پھر فلسطین کے حملہ کیا اور ثابت بن نعیم کو شکست دی گیا اور معاویہ
اسکے سب بھاگ گئے بعد ازان مروان قرقیسیا میں گیا اس جگہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک نے مروان مذکور سے
بغاوت اختیار کی اور ستر ہزار آدمی اہل شام کے اور ایک لشکر قنسرین کا اپنے ہمراہ لیکر مستعد جنگ ہوا غرضکہ
فیمابین جنگ عظیم واقع ہوئی اور سلیمان بن ہشام کو شکست ہوئی کہ تیس ہزار آدمی سے زیادہ اسکے لشکر کے
مقتول اور باقی متفرق ہوئے پھر بقیۃ السیف نے مجتمع ہو کر دوبارہ مروان سے مقابلہ کیا اور شکست پائی پھر
اہل حمص مروان سے باغی ہو گئے چنانچہ مدت دراز تک مروان انکا محاصرہ کیے رہا آخر کو امان چاہی اور
سلیمان کی طرف سے جو حاکم تھا اسکو مروان کے سپرد کر دیا اور اسی سال میں محمد بن واسع الازدی زاہد نے
انتقال کیا اور عبد اللہ بن اسحق جو عبد الشمس کے اخبار سے تھا اور کنیت ابو بحر اور علم نحو اور لغت میں
امام وقت تھا فوت ہوا کہتے ہیں کہ یہ شخص فرزدق شاعر کو نسبت خطا اور غلطی کرتا تھا اور اسکی ہجو لکھی تھی
بیان سنہ ایکسو اٹھائیس ہجری کا اس سال میں مروان بن محمد نے یزید بن ہبیرہ کو بجانب عراق
واسطے مقابلہ خوارج روانہ کیا اور اسی سال میں عاصم بن ابی النجود کہ قراء سے تھے فوت ہوئے بیان
سنہ ۱۲۹ ہجری کا اس سال میں بنی العباس نے خراسان میں لوگوں کو [illegible] کرنا شروع
کیا اور ابراہیم نے ابو مسلم کو خراسان سے طلب کیا وہ اسکی طرف روانہ ہوا تھا کہ ابراہیم نے بدست
ایک قاصد کے منع کر بھیجا کہ تو اپنے کام میں مشغول رہ مگر جو کہ تیرے پاس ہے ہمراہ مسمی قحطبہ کے ادھر
روانہ کر دے اس نے جسقدر مال کہ اسکے پاس تھا بھیج دیا اور آپ خراسان میں چلا آیا اور رفتہ رفتہ مستعد
اظہار دعوت بنی العباس کیا یعنے لوگوں سے کہا کہ بنی العباس دعوی خلافت رکھتے ہیں سب نے قبول کیا
اور درمیان ابو مسلم اور نصر بن سیار امیر خراسان کے جو بنی امیہ کے طرف سے تھا اکثر لڑائی [illegible]
[illegible] تھے اور اسی اثنا میں ابو مسلم نے بعض عمال نصر بن سیار کو جو بلاد خراسان پر حکومت رکھتے تھے قتل کیا
اور مال و اسباب انکا لوٹ لیا ابو مسلم باشندگان [illegible] سے ہے جو کہ سواد کوفہ سے ہے مشہور کا تھا بیان سنہ ۱۳۰
اس سال میں ابو مسلم شہر مرو میں داخل ہوا اور نصر بن سیار مرو سے بھاگ گیا اور اسی سال میں [illegible]

کہتے ہین کہ ۱۳۶ھ مین ربیعہ الرّاے بن فروخ فقیہ ساکن مدینہ طیبہ فوت ہوئے انھون نے اکثر صحابہ سے ملاقات کی ہے بیان سنہ ایکسو اکتیس ہجری اسی سال مین نصر بن سیار مرو درمیان ساوہ قریب رے کے وفات پائی عمر اسکی پچاس برس کی تھی اور اسی سال مین ابوحذیفہ واصل بن عطا معتزلی ہوا فوت اسکی پیدایش ۸۰ھ ہجری کی ہے اُس نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے اخذ علم کیا تھا اور اُس مسئلہ مین مخالف مذہب اپنے اُستاد کے تھا کہ اصحاب کبائر جو ہین نہ مسلمان ہین نہ کافر اسلیے وہ اور اُسکے تبع مشہور معتزلہ ہین واصل عطا قوم کا حلاج نہ تھا بلکہ سوت کاتنے والیون کو دوست رکھتا تھا اور اسی سال مین مالک بن دینار جو ایک موالی اسامہ بن لوی القرشی سے تھا فوت ہوا یہ شخص عالم و زاہد مشہور تھا بیان سنہ ایکسو بتیس ہجری اس سال مین قحطبہ بہت لشکر خراسان سے لیکر طالب یزید بن ہبیرہ امیر عراق کا ہوا یہ مروان بن محمد خلیفہ بنی امیہ کی طرف سے عراق کا عامل تھا بوقت مقابلہ یزید بن ہبیرہ کو شکست ہوئی اور قحطبہ گم ہو گیا بعضے کہتے ہین ڈوب گیا اور بعضے کہتے ہین وہ مقتول ہوا بعد اُسکے بیٹا اُسکا حسن بن قحطبہ قائم مقام اپنے پدر کا ہوا اور اسی سال مین ابوالعباس السفاح کی بیعت ہوئی نام اُسکا عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس ہے یہ شخص درمیان ماہ ربیع الاول اور بقول بعض ربیع الآخر کوفہ مین خلیفہ ہوا اور اپنے بھائی عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد کو بجانب حسن بن قحطبہ روانہ کیا اور یحییٰ بن جعفر بن تمام بن عباس کو پاس حمید بن قحطبہ بھائی حسن کے درمیان مدائن روانہ کیا اور چند ماہ ابوالعباس السفاح نے لشکر مین قیام کرکے کوچ کیا اور شہر ہاشمیہ مین فروکش ہوا یہ شہر ہاشمیہ کوفہ مین ہے

بیان اخبار مروان و قتل شدن او

واضح ہو کہ مروان بن محمد بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اخیر خلیفہ ہے خلفای بنی امیہ کا اُسکو مروان الجعدی کہا کرتے تھے وہ خراسان مین تھا وہان بارادہ گرفتاری ابوعون عبدالملک بن یزید الازدی کے جو کہ بنی العباس کی جانب سے شہر اور پر غالب تھا چلا جب مقام زاب پر پہونچا وہان فروکش ہو کر ایک خندق کندہ کروائی کہ ساتھ اُسکے ایک لاکھ بیس ہزار جوان جنگی تھے اور دوسرے جانب سے ابوعون بھی شہر مع اپنی جمعیت کے بطرف زاب روانہ ہوا اور عقب اُسکے ابوالعباس السفاح بھی لشکر کر آیا اور ساتھ اُس کے ہمراہ چند سپہ سالار تھے از انجملہ مسلمہ بن محمد بن عبداللہ الطائی اور چچا سفاح کا عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباس تھا مروان ایک جسر بالاے زاب بناکر طرف عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباس کے عبور کیا اور عبداللہ بن علی بھی بجانب مروان متوجہ ہوا اور بجانب یمین ابوعون اور بجانب یسار ولید بن معاویہ بعد تقابل جانبین جنگ شروع ہوئی اور مروان کو بسبب دل برداشتگی اور تکاسل لشکر کے شکست ہوئی اور بھاگا حالت فرار مین اکثر آدمی غرق ہوے اور شکست مروان کو اوپر زاب کے ہفتہ کو گیارہوین جمادی الآخر ۱۳۲ھ ہجری مین ہوئی تھی بعد از شکست موصل مین آیا پھر وہان سے کوچ کرکے

حران مین آیا اور بیس روز اُس جگہ قیام کیا کہ اس اثنا مین لشکر سفاح کا آ پہونچا مروان مع اسباب اور
اہلبیت اپنے کے بطرف حمص مفرور ہوا اور جب عبد اللہ بن علی حران مین داخل ہوا اسوقت مروان حمص سے
بھاگ کر دمشق مین اور وہان سے فلسطین مین آیا اور عبد اللہ بن علی نے دمشق فتح کیا اور وہان سے کوچ کر کے
فلسطین مین آئے اور سب اصحاب مروان بھاگ گئے اور انکو مین ایک نیزہ مروان کی ایسی لگا کہ مر گیا
ایک انار فروش نے باشندہ گاؤن کوفہ سے اُسکا سر کاٹ ڈالا مروان مذکور ستائیسوین تاریخ ۱۳۲ مذکور مین مقتول
ہوا اور دونون بیٹے اُسکے عبد اللہ اور عبید اللہ بجانب حبشہ بھاگ گئے اہل حبشہ اُنسے متوجہ لڑے چنانچہ عبد اللہ مقتول
ہوا اور تین بیٹیان مروان کی صالح بن عبد اللہ بن عباس کے روبرو حاضر کی گئین ان کے باب مین حکم ہوا
کہ انکو بجانب حران روانہ کرو عمر مروان کی باسٹھ برس کی تھی اور مدت خلافت اسکی پانچ برس
نو مہینے پندرہ دن کنیت اُسکی ابا عبد الملک ہے ماں اُسکی ام ولد کردیہ تھی حلیہ مروان سفید رنگ
بزرگ چشم کلان سر ریش انبوہ ریش سفید باقی سیاہ بیان مقتولین بنی امیہ واضح ہو کہ سلیمان بن ہشام
بن عبد الملک کو سفاح نے حکم دیا مگر سدیف شاعر نے چند شعر درباب قتل اُسکے پڑھے وہ سنکر سفاح نے حکم دیا
کہ سلیمان کو مار ڈالو اور عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس پاس ستر آدمی بنی امیہ مین سے قریب نوے
مجتمع ہو کر ہمراہ اُسکے سفرہ پر کھانا کھانے کو حاضر ہوئے اسوقت شبل بن عبد اللہ غلام بنی ہاشم
عبد اللہ عم سفاح کے پاس حاضر ہوا اور چند بیتین اُنکے باب مین پڑھی عبد اللہ نے حکم دیا کہ ان سبکو
مار ڈالو اور بنی امیہ کی قبرین اکھاڑ کر پھینک دو چنانچہ معاویہ بن ابی سفیان اور یزید بن معاویہ
اور عبد الملک بن مروان اور ہشام بن عبد الملک کی قبرین اکھاڑ کر پھینک دین اور اجسام اُنکے بعد
سولی دینے کے جلا دیے اور جسکو اولاد بنی امیہ سے پایا قتل کیا غرضکہ کوئی خلفای بنی امیہ سے باقی نرہا
بجز چند اطفال شیر خوار کے یا جو کوئی اندلس کی طرف بھاگ گیا تھا اور اسی طرح سلیمان بن علی
بن عبد اللہ بن عباس نے بصرہ مین ایک جماعت بنی امیہ کو قتل کیا اور لاشین اُنکی راہ مین
ڈلوا دین کتون نے پھاڑ ڈالا اور جو کہ بنی امیہ سے رہ گیا تھا جب کہ اُسنے یہ حال دیکھا کسی جانب
کو بھاگ گیا اور جبال مین روپوش ہو گیا وصل فضائل اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین منقول ہے
صواعق سے واضح ہو کہ اکثر آیات اور احادیث فضائل اہلبیت مین وارد ہین کہ اُن سب کے لکھنے مین
طوالت کلام حاصل ہوتی ہے اسلیے چند آیات و احادیث انمین سے بطور تحریر لائی جاتی ہین اول آیات
قرآنی سے کہ شان اہلبیت مین نازل ہوئی ہین یہ ہے آیۃ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم
تطہیرا یعنے سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہے خدا تعالی تا لیجاوے تم سے پلیدی اے اہلبیت پیغمبر
اور پاک کرے تمکو حق پاک کرنے کا اکثر مفسرین اسطرف گئے ہین کہ یہ آیۃ نازل ہوئی شان مین حضرت
علی اور فاطمہ اور حسین رضی اللہ عنہم کے اور بعض نے کہا ہے کہ ازواج کی شان مین ہے اس لیے

کہ بیت مین سکنا ی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی ساتھ دلیل خطاب آیہ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن کے کہ
انھین کی شان مین ہے اور اہلبیت نسبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جن لوگونپر صدقہ حرام ہے اور
اس باب مین بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین بعض کو ان مین صلاحیت ہے دلیل ثانی کی اور منقول ابن حجر
سے ہے حدیث اول منجملہ احادیث فضائل سے ہے بروایت احمد ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ یہ آیہ
کسی شخص کی شان مین نازل ہوئی تھی مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مرتضی علی و فاطمہ زہرا
اور حسنین رضی اللہ عنہم کے لیے اور ابن جریر نے مرفوعاً بایں لفظ روایت کیا ہے نزلت ھذہ الآیۃ فی خمسۃ
فی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفی علی وحسن وحسین وفاطمۃ اور طبرانی نے بھی روایت کیا ہے
اور روایت دیگر مین بعد از تطہیر اسکے یہ وارد ہوا ہے انا حرب لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم
وعدو لمن عاداھم یعنے مین لڑنے والا ہون جو ان سے لڑے اور صلح کرنیوالا ہون جو انسے صلح
کرے اور دشمن ہون جو ان سے دشمنی کرے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ بقیہ حضرات ان اور اقارب اور
ازواج اپنے کو ساتھ ان چار کے منضم کیا۔ آیہ دوسری آیات فضائل اہل بیت آیۃ ان اللہ وملئکتہ
الی آخرہ دلیل اسپر رکھتی ہے کہ صلوۃ اوپر اہلبیت کے مامور ہے اسلیے کہ حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو قائم مقام اپنے نفس کا کیا ہے جسوقت انکو تحت عبا لائے فرمایا
اللھم انھم منی وانا منھم فاجعل صلواتک ورحمتک ورضوانک ومغفرتک علی وعلیھم
یعنے الہی یہ سب مجھ سے ہین اور مین ان سے پس کر صلوۃ اور رحمت اور مغفرت اور خوشنودی اپنا
اوپر میرے اور اوپر انکے اور امام فخر الدین رازی لکھتے ہین کہ اہلبیت رسول برابر رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہین پانچ چیز مین اول سلام مین فرمایا السلام علیک ایھا النبی اور حق
اہلبیت مین آیہ سلام علی آل یاسین ثانی صلوۃ مین اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اوپر اہلبیت آنحضرت کے تشہد مین۔ ثالث طہارت مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
حق مین فرمایا طہ اور باب اہلبیت مین ویطھرکم تطھیرا رابع تحریم صدقہ مین اوپر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خامس محبت مین قال اللہ تعالی فاتبعونی یحببکم اللہ۔ وقل لا اسئلکم
علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی آیۃ چوتھی آیات فضائل اہلبیت سے آیہ وقفوھم انھم مسئولون
ہے یعنے عقائد اور اعمال انکے سے پوچھینگے۔ واسطے زیادتی توبیخ انکے کہ آیا حق موالات اور مواسات
اور دوستی کا جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی وصیت کی تھی بجا لائے تا انکے ثواب کو
پہونچین یا انکو ضائع کیا اور اسکی بجا آوری اہمال تا عقاب اور وبال اعمال کی انکی طرف عاید
ہووے نقل ہے زید بن ارقم سے پوچھا کہ اہلبیت حضرت رسالت کون ہین کہا اہل بیت وہ ہین
صدقہ اوپر انکے حرام ہے اور روایت کی ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے کہ وہ رسول خدا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہ تحقیق چھوڑتا ہوں میں درمیان تمہارے دو چیزیں نفیس اگر انکو ساتھ
متمسک ہو بعد میرے کبھی گمراہ نہو گے ایک ایک اُن دونوں سے اعظم ہے اور وہ ایک کتاب اللہ کہ ایک رسی کھینچی ہوئی ہے زمین سے
آسمان تک دوسری عترت اور میرے اہلبیت حکم انکا آپس میں ایک ہے اور جدا نہو ویں گی اس وقت تک کہ وارد ہوویں میرے
پاس اوپر حوض کوثر کے پس نظر کرو کہ میرے بعد تعظیم و تکریم انکی کس طور سے بجا لاتے ہو اور ایک روایت میں آیا ہے
کہ فرمایا چھوڑتا ہوں میں تمہارے کتاب خدا اور اپنی سنت اور مراد سنت سے بولنے اطلاق شریعت پر ہے اور احادیث
میں کہ قرآن اُنکے ساتھ ناطق نہیں ہوا اور اوامر اور نواہی سے قولا اور فعلا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صادر ہوا یا پایا
اگر مطلق سنت مراد لیویں تو سنت میں کتاب اللہ بھی ذکر اُس کا مستغنی ہے اور حاصل کلام وہ کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترغیب فرمائی ہے اپنی امت کو کہ بعد قرآن و سنت اُن لوگوں کو کہ انکو نسبت اہلبیت اور علماء اہلبیت میں
اہلبیت سے متمسک ہوا اور مجموع ان احادیث کا پایا انکا قیامت مستفاد ہوتا ہے اور روایت طبرانی اور ابو الشیخ میں آیا
ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حرمات خدا تعالی تین ہیں جس نے کہ محافظت ثلثہ اختیار کی محافظت اپنی
دین اور دنیا کی بجا لایا اور جس نے کہ محافظت نہ کی محافظت دارین اپنے کی بجا نہ لایا کہا میں نے کیا ہیں فرمایا حرمت
اسلام اور میری حرمت اور حرمت صلہ رحم میری کی۔ اور ابن سعد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
میں اور میرے اہلبیت جنت میں ایک درخت ہیں اور شاخیں اُس درخت کی دنیا میں ہیں پس جو کوئی چاہے قرب پروردگار
اپنے کا راہ ہمیں اور اطاعت اختیار کرے آیہ پانچویں آیات فضائل اہلبیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قول حق تعالی کا آیہ
واعتصموا بحبل اللہ جمیعا یعنے تم سب ہاتھ مارو اور التجا کرو بحبل یار و ساتھ حبل اللہ کے کہ وہ دین حق تعالی کا
ہے یا عہد اُسکا یا قرآن یا متابعت رسول انس و جان یا اہلبیت جیسا کہ ثعلبی نے اپنی تفسیر میں امام جعفر صادق رضہ
سے روایت کی ہے آیت چھٹی آیات فضائل اہلبیت کی ام یحسدون الناس علی ما آتاھم اللہ من فضلہ یعنے
بلکہ حسد لیجاتے ہیں اوپر ان لوگوں کے کہ دیا اللہ نے اپنے فضل سے مراد ہے ناس اس آیہ میں اہلبیت ہیں اور مراد
اعطاء فضل سے نبوت اور کتاب اور نصیحت اور اعزاز دین ہے آیہ ساتویں آیات فضائل اہلبیت کی آیہ وما کان
اللہ لیعذبھم وانت فیھم یعنے نہیں اللہ تعالی کہ عذاب کرے انکو اے نبی قریش کو حال آنکہ تو انمیں ہے اور
احادیث میں وارد ہوا ہے جیسے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امان اہل ارض ہیں اہلبیت آنحضرت بھی امان اہل
زمین ہیں اور منجملہ احادیث وہ ایک جماعت ذی سند قوی روایت کی ہے کہ نجوم امان اہل سما ہیں اور میرے اہلبیت امان
میری امت کی اور بھی ایک روایت قوی میں وارد ہوا ہے کہ اہلبیت میری امان اہل ارض ہیں جب وہ ہلاک ہوں گے پہونچیگا
اہل ارض کو آیات کہ اُسکو ساتھ موعود ہیں اور طرق متعددہ سے کہ بعض اُنکے مقوی بعض ہیں وارد ہوا ہے کہ مثل میرے اہلبیت کی
درمیان تمہارے مثل کشتی نوح کے ہے جو کہ اوپر اُسکے سوار ہوا نجات پائی اور جس نے اُس سے تخلف و انحراف کیا ہلاک ہوا یا ڈوبا اور بعض نے
علما سے کہا ہے احتمال رکھتا ہے کہ مراد اہلبیت سے کہ امان اہل زمین ہیں اُنکے علما ہوں اسلئے کہ انکے علما ہادی راہ ہیں مثل
نجوم کی جس سے راہ پاتے ہیں کہ وہ معدوم اور مفقود ہوں جو علامات کہ موعود اہل ارض ہیں ظاہر ہوویں آیہ آٹھویں

فضائل اہلبیت سے آیہ انی لغفار لمن تاب و آمن و عمل صالحا ثم اهتدی کی ہے یعنی تحقیق میں البتہ بخشنے والا ہوں
زندہ ہون اسکو جسنے کہ شرک سے توبہ کی اور ایمان لایا اور پرہیز سے اور نیک کام کیے پھر راہ راست پائی آٹھویں
آیات فضائل اہلبیت سے آیہ فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم
و نساءنا و نساءکم و انفسنا و انفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنة اللہ علی الکذبین یعنے پس جو کوئی جھگڑا اور حجت
کرے ساتھ تیرے اے محمد درباب عیسیٰ پیچھے آنے اور حاصل ہونے اسکے علم سے تجھکو کہ وہ بندہ اور رسول ہے پس کہہ آوین ہم
اپنے بیٹوں اور تمہارے بیٹوں کو اور عورتین اپنی اور عورتین تمہاری کو اور آپ نزدیک اور تمہارے نزدیک پھر مباہلہ کرین
ہم پس گردانیں ہم لعنت خدا کی اوپر دروغ گویوں کے یعنے نفرین کرین ہم اوپر اہل کذب کے تفسیر جامع البیان
مین لایا ہے مراد بانفسنا رسول اللہ صلی اللہ و آلہ وسلم اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں اسلیے کہ حضرت
علی مرتضیٰ کو نفس اپنا پڑھا ہے اور مراد بابناءنا حسنین رضی اللہ عنہما ہین اور مراد بنساءنا سے حضرت فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا پس بیان سے معلوم ہوا کہ اس آیت سے یہی مراد ہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اولاد علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما
اور انکے ذریت فرزند پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین اور ساتھ آنحضرت کے نسب ہین نسبت نامہ تحقیق فائدہ دنیا
اور آخرت مین واسطے تعمیم فائدہ کے ایک حدیث بھی ذکر کرتے ہین ہم صحبت سے پہنچا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اسوقت اوپر منبر کے تھے فرمایا کیا حال اس قوم کا جو کہتے ہین کہ رحم اور قرابت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے نفع نہین بخشتی انکی قوم اور امت کو روز قیامت سوگند بخدای عز و جل تحقیق کہ رحم اور قرابت میری
متصل اور پیوند میرے ہین دنیا و آخرت مین اے لوگو بدرستی کہ مین آگے تمہارے ہونگا ورود مین
اوپر حوض کے آیہ دسوین آیات فضائل اہلبیت سے آیہ ولسوف یعطیک ربک فترضی ہے یعنے عنقریب ہے کہ
عطا کرے تجھے آفریدگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مرتبہ شفاعت درباب گنہگاران امت کے
پس خوشنود ہووے تو یعنے یہانتک تیرے لیے بخشے کہ تو بس راضی ہوا ہین اور طبرانی نے علی رضی اللہ
عنہ سے یون روایت کی ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا ہین نے کہ فرمایا اول واردان حوض
میرے اہلبیت ہونگے اور جو کوئی محبت رکھتا ہو انسے میری امت سے اور حافظ ابو داؤد دمشقی نے روایت کی ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے فاطمہ سبب یہ نام کا کہ فاطمہ رکھا ہین نے جانتی ہے تو
اور علی نے مجھسے وجہ تسمیہ اسکی پوچھتا تھا پس فرمایا ان اللہ قد فطمها و ذریتها عن النار یعنے بدرستی خدا تعالیٰ
نے دور کیا ہے اسکو اور اسکی ذریت کو آتش دوزخ سے اور طبرانی نے بسند قوی کہ رجال اسکے ثقات ہین روایت
کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ خدا تعالیٰ تجکو اور کسی کو تیری اولاد کو عذاب
نکریگا آیہ گیارھوین آیات فضائل اہلبیت سے آیة ان الذین آمنوا و عملوا الصلحت اولئک هم خیر البریة
یعنے بدرستی جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے پس وہ لوگ بہترین خلائق ہین اور قرطبی نے ام سلمہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جس شب مین کہ میری نوبت تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

میرے پاس تھی اس ہنگام میں فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بیچ حجرہ میں آئیں اور علی کرم اللہ وجہہ عقب انکے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی تو اور تیرے ساتھ اصحاب تیرے بہشت میں داخل ہوگا۔ آیہ بارہویں آیات فضائل
اہلبیت آیہ وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا واتبعون ھذا صراط مستقیم اور بیشک وہ البتہ علم ہے
قیامت کا پس نہ شک کرو تم اسمیں اور پیروی کرو میری یہ راہ سیدھی ہے۔ مقاتل بن سلیمان اور اُنکے اتباع نے
مفسرین سے کہا ہے کہ آیت شان مہدی میں ہے جیسا کہ آویگا احادیث صحیحہ میں کہ وہ اہلبیت نبوی سے ہوگا اور اُسوقت میں
آیہ دال ہے ساتھ برکت اور کثرت کے نسل فاطمہ رضی اللہ عنہا اور علی رضی اللہ عنہ میں اور دال ہوا اوپر اسکے کہ نسل انکی
مفتاح باب حکمت اور معدن رحمت ہیں۔ اور ایک روایت احمد ابو داؤد اور ترمذی سے وہ ہے کہ دنیا تمام
اور آخر نہیں ہونے کی جبتک کہ مالک دنیا نہ ہو ایک مرد میرے اہلبیت سے کہ اسم اوسکا موافق اسم میرے کے ہو
زمین کو پر از عدل کرے جیسا کہ جور اور ظلم سے بھری ہوئی ہو اور اسکے زمانہ میں باران آسمان سے برسے اور
زمین گیاہ اگا دے اور جو کوئی چیز اپنے نفس میں نگاہ نہ رکھے اور یہ مرد درمیان انکے سات برس یا نو برس
رہے اسطرح کہ زندے تمنا کرینگے مردوں کی کہ زندہ ہوتے یعنی کہیں کاشکے خویش اور اقربا ہمارے زندہ ہوتے تا
مشاہدہ اس نعمت اور دولت کا کہ ہم رکھتے ہیں کرتے۔ آیت تیرہویں آیات فضائل اہلبیت سے
آیہ وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماھم ہے اخراج کیا ثعلبی نے تفسیر اس آیت میں ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے اعراف ایک موضع بلند ہے صراط کے اوپر اُسکے عباس اور حمزہ اور علی بن
ابی طالب و جعفر ذوالجناحین ہونگے پہچانینگے اپنے محبوں کو ساتھ سفیدی چہرہ کے اور دشمنوں اپنوں کو
ساتھ سیاہی چہرہ کی۔ چودھویں آیت آیات فضائل اہلبیت سے آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی
القربیٰ یعنی نہیں طلب کرتا میں اوپر ابلاغ پیام الٰہی کے کوئی اجر دیگر محبت اور مودت بیچ ذوی القربیٰ کے تئیں
ابن عباس سے منقول ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ مدینہ منورہ میں تشریف لائے اکابر انصار نے
خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آکر کہا کہ تم ہماری بہن کے بیٹے ہو اور راہ دین میں ہمکو ہدایت
کرتے ہو اور اخراجات تمہارے بہت ہیں اور مداخل کم اگر فرماؤ قدرے مال کہ پیدا کیا ہے ہمنے بطیب انفس
نفس کے لادیں ہم تا بقدر ما یحتاج علیہ ضروریات میں خرچ فرماویں اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی قل لا اسئلکم
علیہ اجرا الخ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہیں مانگتا میں تمسے ساتھ پہونچانے پیغام الٰہی کے کچھ
مزدوری الا المودۃ فی القربیٰ مگر محبت اور دوستی میری خویش اقربا کی آیہ ومن یقترف حسنۃ نزد لہ
فیہا حسنا یعنے جو کوئی کسب کرے نیکی زیادہ کریں ہم اُسکے لیے اسمیں خوبی یعنے دوچند کریں ہم ثواب
اسکی نیکی آیہ ان اللہ غفور شکور بخشنے والا ہے بدیوں کا ستائش کرنے والا ابرار کا ہے۔ تفسیر اس آیہ میں مروی ہے
بروایت احمد و طبرانی اور ابن ابی حاتم کے ابن عباس سے کہ جب یہ آیہ نازل ہوئی اصحاب نے کہا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خویش اقربا آپکے کہ دوستی انکی واجب ہے کون ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا علی اور فاطمہ اور دونوں بیٹے اُنکے غرضکہ یہ آیت متضمن ہے طلب محبت اہلبیت نبوت میں اور
وہ کہ محبت کمال ایمان سے ہے پس لازم ہے کہ افتتاح اس مقصد کا ساتھ آیۂ دوسری کے کریں اور ہم
بعد ازاں وہ احادیث کہ اس باب میں وارد ہیں ایراد کریں قال اللہ تعالیٰ آیۂ ان الذین اٰمنوا وعملوا
الصلحٰت سیجعل لھم الرحمٰن ودًّا یعنے فرمایا اللہ تعالیٰ بدرستی جو لوگ کہ ایمان لاؤ اور کام کیے اچھے
عنقریب پیدا ہو کہ پیدا کرے اُنکے لیے حق تعالیٰ دوستی دل خلق میں یعنے محبت اُنکی دلوں میں ڈالے بغیر اسباب
اور بے وسایط کے جیسا کہ صحیح میں آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جب وقت خدا تعالیٰ نے
کسی بندے کو اپنے بندوں میں سے دوست رکھے جبرئیل دوست رکھو اور منادی کرے آسمان میں
کہ خدا تعالیٰ فلانے بندے کو دوست رکھتا ہے تم بھی دوست رکھو پس اہل آسمان اُسکو دوست رکھیں
بعد ازاں وضع کری محبت اُسکی زمین میں تا اہل زمین اُسکو دوست رکھیں دیلمی نے روایت کی ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تادیب کرو اپنی اولاد کو اوپر تین خصلتوں کے۔ اول ساتھ دوستی پیغمبر صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے ساتھ محبت اہل بیت کے تیسرے ساتھ قرآن کے نقل ہے کہ دختر ابولہب ہجرت
کرکے مدینہ منورہ میں آئی بعض لوگوں نے کہا اُسکو کہ یہ ہجرت تجھکو کچھ فائدہ نہ دیوے اسلیے کہ تو دختر حطب
ناری کی ہے اُس دختر نے یہ حرف سمع مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچایا پس آنحضرت صلعم
غضبناک ہوئے اور منبر پر جاکر فرمایا کیا ارادہ کیا اُس قوم نے کہ مجھکو ستاتے ہیں دربابِ خویش اقربا میرے کے جانو
اور معلوم کرو کہ وہ شخص خویش و اقربا میرے کو ستاوے گو یا اُسنے مجھے ستایا اور جسنے مجھکو ستایا خدا کو ستایا اور روایت اہل
حدیث کی ابی عاصم اور طبرانی اور ابن سندہ اور بیہقی نے بالفاظ متقاربہ کی ہے اور نام اُس دختر کا ایک روایت میں مورد
وارد ہوا ہے اور ابو الشیخ اور دیلمی نے روایت کی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی حق میری عترت کا
اور حق انصار اور عرب کا نہ جانے پس وہ ایک اُن تین میں سے ہے۔ یا منافق یا ولد الزنا یا ایسا مرد ہے کہ مادر اُسکی غیر
طہر میں ساتھ اُسکے حاملہ ہوئی ہے اور بصحت پہونچا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے چھہ تن ہیں کہ اُنکو
لعنت کی ہے میں نے اور خدا تعالیٰ نے بھی اُنکو لعنت کی ہے اور سب پیغمبروں نے اول جو کوئی کہ زیادتی کرے کتاب اللہ
میں کوئی چیز ثانی وہ کہ اعتقاد بقضا و قدر نہ رکھتا ہو ثالث وہ کہ تسلط حاصل کرکے کسی قوم پر بجبر تا ذلیل کرے جسکو
خدا تعالیٰ نے عزیز کیا ہے اور عزیز کرے جسکو خدا تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے رابع وہ جو کہ حلال جانے کہ حق تعالیٰ نے
حرام کیا ہے خامس جو کوئی حلال جانے میری عترت سے وہ خدا تعالیٰ نے حرام کیا ہے سادس جو کہ ترک سنت
میری کا کرے اور ایک روایت میں زیادہ ہے سابع کہ احمد نے ابو داؤد سے نقل کیا ہے سب
علی اور سب اہلبیت اور علماء کرام ... کیا ہے سزاوار وہ ہے کہ اکرام ساکنان بلدہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کریں اگرچہ اُن سے کوئی بدعت یا مثل اُسکے کوئی چیز صادر ہوئی ہو ساتھ رعایت حرمت
جوار و تشریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس بطریق اولیٰ تعظیم وتکریم اور محبت جگر گوشگان رسول مقبول

اور توریت مینون کی فرض اور واجب ہی اور آیہ مذکورہ اشارہ ہی اوپر ترغیب کے ساتھ صلہ اہل بیت کے اور انکے
مشہر کرنے رویانی نے مرفوعا روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ
میرے ساتھ متوسل ہووے اور اوسکو میرے نزدیک نعمت کہ سبب اوسکے روز قیامت مین اوسکے لیے شفاعت کرون
چاہیے کہ ساتھ میرے اہل بیت کے متوصل ہووے اور انکو خوش رکھے اور عسکری نے انس سے روایت کی کہ کہا ایک زمانہ
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین تھے اس اثنا مین علی کرم اللہ وجہہ آئے اور سلام کیا اور کھڑے رہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم وجوہ اصحاب مین نظر فرماتے تھے تا دیکھین کہ کون شخص صحابہ سے انکو جگہ دیتا ہے اوسوقت ابو بکر
رضی اللہ عنہ جانب راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے اپنی جگہ سے اوٹھے اور کہا یا ابا الحسن آؤ اور یہان
بیٹھو اوسوقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ درمیان ابو بکر رضی اللہ عنہ و آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھے اور آنحضرت
خوش ہوا اور مروی ہی کہ جب علی مرتضی اور ابو بکر رضی اللہ عنہما بعد از وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ پاس قبر
آنحضرت آئے حضرت علی ابو بکر کو کہتے تم آگے ہوا ابو بکر کہتے تقدیم نہین کرتا مین اوپر ایسے شخص کے کہ سنا مین نے پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکے حق مین کہ فرمایا منزلت علی کرم اللہ وجہہ کی میرے نزدیک مثل منزلت میری کے
ہی نزدیک میرے پروردگار کے اور بخاری مین ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ جسوقت مین کہ قحط اور کم باران ہوتی تھی حضرت
عباس پاس واسطے استسقا کیلیے آتے تھے اور کہتے تھے کہ پیش ازین ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متوسل
ہوتے تھے ہم ایام قحط مین پس برکت دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق تعالی باران عطا فرماتا تھا اور اب
عم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ کرتے ہین اور امید عطا باران تیری درگاہ سے رکھتے ہیم بعد ازان حق تعالی
باران رحمت سے نہایت مرحمت فرماتا تھا اور مروی ہی بروایت ابن عبد البر کہ کاہی ایسا اتفاق نہین ہوا کہ حضرت
عباس رضی اللہ عنہ گذرے ہون عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما کے ایسے وقت کہ وہ سوار ہون مگر یہ کہ فرود آئے
تھے جب تک کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اونکے سامنے سے گذر رہے تھے بعد ازان سوار ہوتے اس لیے کہ مکروہ
جانتے تھے اس امر کو کہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیادہ پا ہووین اور وہ سوار اور دارقطنی نے روایت کی ہی کہ
عمر رضی اللہ عنہ علی کرم اللہ وجہہ سے سوال مسایل کرتے تھے اور وہ جواب دیتے تھے اسوقت عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا بخدا پناہ اس سے کہ مین زندہ رہون درمیان قوم کے کہ ابو الحسن نہوین مروی ہی کہ عبد اللہ بن مثنی بن حسن سبط
زمانہ حداثت اپنی مین نزدیک عمر بن عبد العزیز کے آئے جب عمر بن عبد العزیز نے اونکو دیکھا مجلس اپنی سے اوٹھ کر
استقبال اونکا لیا اسکی قوم نے صدد راس امر کے اوسکو ملامت کی عمر نے جواب مین کہا کہ ایک ثقات روات نے مجھے
خبر دی ہی کہ زبان مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود سنا ہے مین کہ فرمایا سوا اسکے نہین کہ فاطمہ زہرا
ایک ٹکڑا ہی مجھ سے خوش کرتا ہی مجھے جو کہ خوش کرتا ہی اوسکو اور مین جانتا ہون کہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اگر زندہ ہوتین
تو شاد و خرم ہوتین اس تعظیم و تکریم سے کہ نسبت بیٹے اونکے بجا لایا مین اور خطیب نے روایت کی ہی کہ امام احمد حنبل پاس
اگر کوئی لڑکا یا جوان قریش سے یا اشراف اور سادات سے آتا اوسکو آگے بٹھلاتے اور آپ پیچھے اور امام اعظم تعظیم او

توقیر سادات اور اہل بیت کی اور امام شافعی بنا پر مبالغہ تعظیم کے و توقیر کے اور دوستی اور محبت اہل بیت کی مشہور
اور معروف بہ تشیع ہوئے وصل بیان میں اوسکی جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دیدی کہ میرے اہل بیت کو
بعد میرے پہنچیگا امت میری سے قتل اور نافرمانبرداری اور تحقیق کہ دشمن اس قوم ہماری کے نسبت ہمارے
اور ہمارے اہل بیت کے بنی امیہ اور بنی مغیرہ اور بنی مخزوم ہیں اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے
وصل مناقب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور اونکے اصحاب میں منقول خزانۃ الروایات
سے فتاوی مضمرات میں لکھا ہے کہ امام ابی حنیفہ نعمان بن ثابت نے ادراک کیا ہے آخر عہد علی بن ابی طالب
کا اور اٹھا لیگئے انکے باپ اونکے حال آنکہ ابو حنیفہ صغیر السن تھے پس دعا فرمائی اونکے لیے حضرت مرتضی علی رضی
اللہ عنہ نے ساتھ برکت کی ایسا ہی ذکر کیا ہے نجم الدین نسفی نے اور یہ قول صحیح ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے سماع
حدیث ساتھ صحابہ رضوان اللہ کے کی ہے بعض اونمیں مذکور ہیں چنانچہ اونسے انس بن مالک اور عبد اللہ بن
حسین الزبیر اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور واثلہ بن الاسقع اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم ہیں اور بعض اناث
مثل عائشہ بنت عجرد کے اور ابو حنیفہ نے اخذ کیا ہے علم اکثر رجال سے مگر نسبت امام اعظم فقہ میں بجانب
حماد بن سلیمان کے ہے اور حماد تلامذہ ابراہیم نخعی کے ہیں اور ابراہیم نخعی نے اخذ علم علقمہ اور اسود اور
قاضی شریح سے کیا ہے اور ان سب نے حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے اور انھوں نے رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور فتاوی صوفیہ و تجنیس و مزید میں کہا ہے بقول صحیح کہ ابو حنیفہ بھی تابعین سے ہیں اور بصرہ میں
خلف بن ایوب بلخی سے منقول ہے کہ بیشک اللہ تعالی نے رکھا علم کو بعد اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
صحابہ میں اور بعد صحابہ تابعین میں پھر اونکے بعد امام اعظم اور اونکے یاروں میں اس بات سے جو چاہے راضی ہووے اور جو
چاہے غصہ ہووے اور مضمرات میں کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ ہم پاتے ہیں توریت میں جو حق تعالی نے نازل کیا
اوپر موسی اور بیشک اللہ تعالی کیلیے عنقریب ہے کہ ہووے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک نور کہ کنیت کیا جاوے ساتھ
ابو حنیفہ کے اور حکایت کی ہے کہ محمد بن علی بن الحسین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم نے ملاقات کی ابو حنیفہ سے پس فرمایا
اے ابو حنیفہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ مسائل وضع کرتا ہے بقیاس اور ترک کرتا ہے بقیاس اور ترک کرتا ہے احادیث میرے
جد امجد کی پس عرض کی ابو حنیفہ نے یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت سے تین مسائل پوچھتا ہوں مجھے جواب
دیجیے ایک انمیں سے یہ ہے کہ نماز افضل ہے اور اعظم شان میں یا روزہ فرمایا نماز کہا امام اعظم نے اگر ہوتا میرا قول ساتھ
قیاس کے البتہ کہتا میں کہ حائضہ جب پاک ہووے حیض سے قضا کرے نماز اور نہ قضا کرے روزے لیکن کہتا ہوں میں اتباعاً للخبر
کہ ہے حائض روزہ ہی کی قضا کرے نماز نہیں اور دوسرا مسئلہ ہے کہ منی انجس ہے یا قذرہ ہے یا بول فرمایا بول کہا ابو حنیفہ نے اگر ہوتا
قول میرا ساتھ قیاس کے البتہ کہتا میں کہ غسل بول [illegible] قیاس ہے لیکن کہتا ہوں ساتھ وجوب غسل کے بعد خروج منی
بالاتفاق [illegible] ساتھ آیہ [illegible] اور تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ عورت ضعیف و [illegible] یا مرد فرمایا محمد بن علی رضی اللہ عنہما نے
[illegible] پس عرض کی ابو حنیفہ نے اگر میرا قول بقیاس ہوتا سو کہتا میں اور اخبار کے البتہ ہوتی تضعیف میراث میں

مرد کے لیے مثل حصہ دو عورتوں کے ہی کہ فہ
عورت حقیقیہ کے الحق لیکن کہتا ہوں میں جیسا کہ فرمایا حق تعالی نے
میں اگر بیان کیا میں نے کتاب اللہ اور احادیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ازاں علی تعامل الصحابہ پس ازاں اوسکے
اجماع امت سے پھر اگر نہیں پایا میں کوئی چیز ان اشیاء اربع سے کہتا ہوں میں ساتھ اجتہاد اور قیاس کے پس اکرام فرمایا
محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ نے ابو حنیفہ کو اور ہمراہ ومہربانی اور عزت کیا اوس اور ترک کیا قول مخالفین اور معاندین کا
اسکا باب میں روضۃ میں لکھا ذکر ہے کہتا ہوں میں ابا الفضل کو حکایت کرتے ہیں مہال ابو حنیفہ رحمۃ کہ دوکرتے رات
تین حصہ ایک حصہ پڑہتے تھے اور ایک نماز کے لیے اور ایک نوم کے لیے اتفاقاً گذری ایک دن کرکوں میں بازی
کرتے تھے پس بولا ایک انمیں سے کہ دیکھو ایک مرد یہی ہیں سوتا تمام شب نماز پڑہتا ہی صبح تک پس اوسنے
امام اعظم اور کہا ای نفس ڈر اللہ سے کہ لوگ گمان کرتے ہیں تجھ سے جو چیز کہ نہیں بیچ تیرے نہ سوتے ابعد اسکے
کسی رات یہاں تک کہ روایت کیا ہی کہ امام اعظم نے نماز فجر پڑھی ہی ساتھ وضو عشا کے چالیس برس تک منقول ہی
ہی کہ ولادت ابو حنیفہ کی سنہ ۸۰ اسی ہجری میں ہوئی ہی اور سر اجیہ میں ہی وفات پائی ابو حنیفہ نے کہ عمر
اونکی ستر برس کی تھی سنہ ۱۵۰ ایک سو پچاس ہجری النبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ؛؛

تمت

خاتمۃ الطبع

حمد و نعت کے بعد خریداروں کو بشارت ہوا اور خدا پرستوں کو بشاشت کہ ان ایام میمنت التیام میں نسخہ
نادرہ روزگار و شہیرۂ ہر دیار و امصار یعنی جلد اول و جلد دوم عجائب القصص اردو ترجمہ قصص الانبیاء
مولفہ و مترجمہ عالم اجل فاضل اکمل حامی دین متین جناب مولوی محمد فخر الدین صاحب مرحوم عبارت
سلیس قدیم اردو زبان اور مضامین نہایت نفیس جلد دو جلدوں میں احوال جناب حضرت خیر البشر آدم
علیہ السلام و سائر انبیاء اعظم سے جناب خاتم نبوت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تک اسطرح
بیان ہی کہ ہر صفحہ میں تجلی طور کا لمعان ہی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے تا حیات خاتم انبیا کرام حال دیکھیے
جیسے جیسے اعلی اور افضل ترین آفرینش کی سیر کیجیے در حقیقت حضرت مترجم و مولف نے لعل بے بہا واسطے
شائقان علی الخصوص اہل اسلام کے احسان فرمایا ہے نہایت ضیای خاطر ارباب دین و قلوب متدین مومنین
خفا سے نکالا ہے الحمد للہ کہ اب پانچویں مرتبہ مطبع منشی نول کشور صاحب واقع کانپور میں بسرپرستی
عالیجناب معلی القاب منشی پراگ نرائن صاحب بہادر گوو دام اقبالہ مالک مطبع مذکور کامل منشی
بھگوان دیال صاحب عاقل الخبیر مطبع کے اہتمام بلیغ اور مساعی جمیلہ دیگر کارپردازان مطبع
سے ماہ فروری سنہ ۱۹۰۶ع میں حلیۂ طبع سے محلی ہوا والحمد للہ علی ذالک وصلی وسلم علی رسولہ

اشتہار

جواہر غیبی

مطبع ہذا مین بفضلہ تعالی جہان اور کتابین تصوف اور تہذیب اخلاق کی اردو و فارسی عربی انواع انواع عجائب و بدائع کی موجود ہین منجملہ انکے کتاب مستطاب جامع حقائق و معارف ہادی اعمال و وظائف مصداق فیہ لاریب الموسوم بہ جواہر غیبی جو تصوف مین ایک اعلی درجہ کی کتاب ہے اور ہدونات تہذیب اخلاق مین لاجواب ہے مشتاقین معائنہ تجلیات یزدانی کیواسطے آئینہ خدا نما ہے شائقین مشاہدہ انوار سبحانی کے لیے اول درجہ کا ہادی و رہنما ہے کلیم رہرو طور سینا ہے اشتہاہ ہے خضر راہ رفاہ ہے چشم بینائی نے کاہیکو ایسی کتاب دیکھی ہوگی گوش شنوا نے ایسی نایاب کم سنی ہوگی ان خوبیونکے سوا یہ خوبی اور زیادہ ہے کہ ہر قسم کی اشغال و اوراد و وظائف بوجوہ احسن مولف علیہ الرحمۃ نے ارقام فرمائے ہین کیا کیا طرق افکار بتائے ہین عبارت فارسی ہے مگر سلیس اعلی درجہ کی ہے آئینہ کیطرح صاف ہے مثال سینہ صافی دلان شفاف ہے الحق کہ تصوف مین یہ بڑی مبسوط کتاب ہے جو اپنی خوبیون مین اپنا آپ ہی جواب ہے مولف اسکے قطب الارشاد شمس الاوتاد عاشق اللہ حضرت سید مظفر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہین مسودہ تقطیع کتابی کر ۹۰۳ صفحہ پر یہ کتاب ختم ہوئی ہے بیمانہ ورق کتاب ۹-۱۳ خریدارونکو بارسال زر قیمت بہنگام طلب یا بذریعہ ویلو پی ایبل مطبع منشی نولکشور صاحب واقع شہر لکھنؤ اور کانپور سے مل سکتی ہے قیمت کاغذ سفید کندہ - کاغذ سفید و شتائی (؟) سے قیمت ہے علاوہ ...

اشتہار

ضرور ملاحظہ فرمائیے

تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا

یون تو خدا کے فضل و کرم سے اس مطبع مین سیر و تواریخ کی اعلی اور ادنی انواع انواع طرز کی کتابین موجود ہین لیکن یہ تفریح الاذکیا احوال الانبیا اسم با مسمی کتاب ہے کتب سیر و تواریخ مین ایک اعلی درجہ کی کتاب ہے اسکی مولف رحمۃ اللہ الی یوم القیام نے اس کتاب کو دو جلد مین تقسیم کیا پہلی جلد مین احوال ابو البشر سیدنا حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام سے لیغایت تفریح صفحہ ششم تا احوال حضرت زکریا و یحیی و عیسی علیہم السلام بیان فرمایا ہے اور دوسری جلد مین اول سے آخر تک تمام احوال خاتم الانبیا رسول خدا احمد محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الاتقیاس لکھا ہے غرض سیر و تواریخ مین یہ ایک بہت بڑی جامع اور مبسوط کتاب ہے اسکی تعریف جسقدر لکھیے مختصر ہے اسکی خوبی آپ دیکھیے پڑھیے مضامین اسکے نفیس عبارت اسکی سلیس زبان اسکی قدیم اردو محاورات اسکے صاف ہین مولف اسکی عالم نامی مقتدا العلما زبدۃ العرفا حضرت مولانا ابو الحسن حسن مرحوم کاکوروی ہین اسکی دونون جلد کے ضخامت کی تفصیل مع تشریح بیمانہ اوراق حسب ذیل ہے پہلی جلد سوا اسکے اوراق فہرست نفس مضامین و تکمیل پیچ کتابی صفحہ (۲) سے صفحہ ۹۷۲ پر ختم ہے دوسری جلد سوا اسکے اوراق مشتہر صدر صفحہ (۲) سے صفحہ ۵۸۴ پر ختم ہے بیمانہ اوراق ۹-۱۳ خریدارونکو بارسال زر قیمت یا بذریعہ ویلو پی ایبل مطبع منشی نولکشور صاحب واقع لکھنؤ و واقع کانپور سے مل سکتی ہے قیمت ہر دو جلد معہ محصول ڈاک علاوہ ہے